اَشرفی

بہشتی زیور

اکمل و مُدلّل

مُصنّفہ

حکیمُ الاُمّت حضرت مولانا

اشرف علی صاحب قدس سرہ العزیز

وہ مشہور زمانہ کتاب جو دینی مسائل کا ایک گرانمایہ ذخیرہ ہے اور کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ حواشی میں مسئلہ کا حوالہ اصل فقہی کُتب سے دیا گیا ہے جس نے اسکی افادی حیثیت میں ایک اہم اضافہ کر دیا ہے

قیمت:- مُکمّل گیارہ حِصّص
(سولہ روپے)

جلد — 2

ناشر:- ایچ۔ ایم سعید کمپنی ادب منزل۔ پاکستان چوک۔ کراچی

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No. 057230
MAILSI

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
DIGITAL LIBRARY

ساتواں حصّہ

اشرفی ۸۶ء

بہشتی زیور اکمل و مکمل و مدلل

مع

ضمائم جدیدہ و قدیمہ مفیدہ و تصحیح الاغلاط وغیرہ

(مصنفہ)

حضرت حکیم الامت مولانا و سیدنا الحاج والحافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(جس کے ہر حصّہ کو)

جناب مولانا مولوی ابو سعید محمد حیات صاحب سنبھلی عفی عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ عربیہ مراد آباد نے

متن کے مطابق مفید ضروری اور اہم حواشی پیچیدہ مسائل کے متعلق سلیس عبارت میں تشریح و صحت

و شبہات کے بارے میں بحث متبحر علمائے کرام کے اسناد۔ فقہائے عظام کے دلائل علمائے متقدمین و

متاخرین کا نظریہ اور بہت سے اہم اور کارآمد امور کو حوالۂ قلم کر کے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے

ناشر: ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، پاکستان چوک۔ کراچی

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی

اِس (ساتویں) حصے کی اجمالی حالت[1] اور اُس کے پڑھانے کا دستور العمل[2]

نمبر۱۔ اِس حصے میں کچھ مضامین آداب اعمال کے متعلق ہیں۔

نمبر۲۔ زیادہ مضامین اصلاح[3] قلب کے متعلق ہیں جس کو تصوف اور درویشی کہتے ہیں اور یہ سب بھی شرع کے اور حکموں کی طرح ضروری ہیں اِن سے بے پروائی نہ برتنا چاہیئے۔

نمبر۳۔ اگر چوتھا، پانچواں حصہ لڑکیوں کی سمجھ میں آنا مشکل ہو تو تیسرے حصے کے بعد یہ حصہ پڑھا دیا جائے اور حصے میں اختیار ہے چاہے اس سے پہلے پڑھا دیں چاہے اس سے پیچھے پڑھاویں۔

نمبر۴۔ پڑھنے والی جو بات یا جو کام اس حصے کے مضمون کے خلاف کرے خواہ پڑھانے والی خواہ ساتھ کی کوئی پڑھنے والی اُس کو فوراً ٹوک دے کہ تو نے پڑھا یوں ہے اور پھر اُس کے خلاف کرتی ہے اس ٹوکنے سے اُس کو یاد آجاوے گا اور پھر یاد رہے گا۔

نمبر۵۔ اور خود پڑھانے والا بھی اس پر عمل کرے اُس کا بڑا اثر ہے۔

نمبر۶۔ اگر اس کو بھی شروع سے لڑکیاں تختی یا کاغذ پر روز لکھ لیا کریں تو خط بھی صاف ہو جاوے اور کتاب کے مضامین بھی خوب ذہن میں آجاویں لیکن اگر کسی موقع پر لکھنا سیکھنا مصلحت[4] کے خلاف ہو تو پھر لڑکی لکھنا نہ سیکھے کیونکہ لکھنا آبرو سے زیادہ پیاری چیز نہیں

نمبر۷۔ اگر ان پڑھ عورتوں کو یہ حصہ پڑھ پڑھ کر سنایا کریں تو ان کا دل اور عادتیں بھی سنور جاویں بلکہ پڑھنے والیوں کو بھی تاکید چاہیئے کہ ہمیشہ آموختہ[5] سمجھ کر پھر کریں تو نصیحت ہمیشہ تازہ ہوتی رہے

نمبر۸۔ مناسب ہے کہ ایک وقت معین کر کے سب آدمی اپنے گھر کے لوگوں کو یہ رسالہ پڑھ کر سنایا کریں تاکہ جو ان پڑھ ہیں اُن کو بھی نفع ہو۔

محمد اشرف علی عفی عنہ

[1] یعنی اس میں جو کچھ بیان ہوگا اس کا مختصر بیان ۱۲

[2] یعنی قاعدہ جس کے موافق کام مناسب ہوگا ۱۲

[3] قلب دل کو کہتے ہیں اصلاح کے معنی درستی کے ہیں مطلب یہ ہوا کہ دل کی درستی کے مضامین اس میں آئیں گے ۱۲

[4] یعنی یہ ڈر ہو کہ لکھنا سیکھنے کے بعد غیر مردوں سے خط و کتابت جاری ہو جائے گی تو نہ سکھانا چاہیئے ۱۲

[5] یعنی جو کچھ پہلے پڑھ لیا ہے ۱۲ منہ غفرلہ

فہرست مضامین حصہ ہفتم بہشتی زیور

صفحہ	مضمون
۵	اصلی انسانی زیور
۶	وضو اور پاکی کا بیان
〃	نماز کا بیان
۷	مرت اور وصیت کا بیان
〃	زکوٰۃ و خیرات کا بیان
〃	روزے کا بیان
〃	قرآن مجید کی تلاوت کا بیان
۸	دعا اور ذکر کا بیان
۹	قسم اور منت کا بیان
۱۰	معاملوں کا یعنی برتاؤ کا سنوارنا
〃	لینے دینے کا بیان
۱۱	نکاح کا بیان
〃	کسی کو تکلیف دینے کا بیان
۱۲	عادتوں کا سنوارنا
۱۳	کھانے پینے کا بیان
〃	پہننے اور مختصر بیماری علاج کا بیان
۱۴	جواب دینے سلام کرنے کا بیان
۱۵	بیٹھنے لیٹنے چلنے کا بیان
〃	سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان
۱۶	زبان کے بچانے کا بیان
۱۷	متفرق باتوں کا بیان
〃	دل کا سنوارنا
〃	زیادہ کھانے کی حرص کی برائی
〃	اور اس کا علاج

صفحہ	مضمون
۱۸	زیادہ بولنے کی حرص کی
〃	برائی اور اس کا علاج
۱۹	غصہ کی برائی اور اس کا علاج
〃	حسد کی برائی اور اس کا علاج
۲۰	دنیا اور مال کی محبت کی برائی
〃	اور اس کا علاج
۲۲	کنجوسی کی برائی اور اس کا علاج
〃	نام اور تعریف چاہنے کی برائی
	اور اس کا علاج
۲۳	غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج
〃	آنے کی اور اپنے آپ کو اچھا
	سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج
۲۴	نیک کام دکھلاوے کیلئے کرنے
	کی برائی اور اس کا علاج
〃	ضروری بتلانیکے قابل بات
۲۵	ایک اور ضروری کام کی بات
〃	توبہ اور اس کا طریقہ
۲۶	خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ
۲۶	اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس
〃	کا طریقہ
〃	صبر اور اس کا طریقہ
۲۷	شکر اور اس کا طریقہ
〃	خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور
	اس کا طریقہ

صفحہ	مضمون
۲۸	خدا تعالیٰ سے محبت کرنا اور
〃	اس کا طریقہ
〃	خدا تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا
	اور اس کا طریقہ
〃	صدق یعنی سچی نیت اور اس
	کا طریقہ
〃	مراقبہ اور اس کا طریقہ
۲۹	قرآن شریف پڑھنے میں دل
	لگانے کا طریقہ
〃	نماز میں دل لگانے کا طریقہ
۳۰	پیری مریدی کا بیان
۳۱	پیری مریدی کے متعلق بعض
	باتوں کی تسلیم
۳۴	مرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس
	طرح رات دن رہنا چاہیئے
۳۵	رسول اللہ صلعم کی حدیثیں
	سے بعض نیک کاموں کے ثواب اور
	بری باتوں کے عذاب کا بیان
	تاکہ نیکی کی رغبت اور برائیوں سے نفرت ہو
〃	عیب حاصل رکھنے کا بیان
〃	دکھلاوے کے واسطے کوئی کام کرنا
〃	قرآن و حدیث کے حکم پر چلنا
〃	نیک کام کی راہ نکالنا یا
	بری بات کی بنیاد ڈالنا

صفحہ	مضمون
۳۶	دین کا علم ڈھونڈھنا
〃	دین کا مسئلہ چھپانا
〃	مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا
۳۷	پیشاب سے احتیاط نہ کرنا
〃	وضو اور غسل میں خوب خیال
	سے پانی پہنچانا
〃	مسواک کرنا
〃	وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا
〃	عورتوں کا نماز کیلئے باہر نکلنا
〃	نماز کی پابندی اول وقت نماز پڑھنا
〃	نماز کو بری طرح پڑھنا
〃	نماز میں اوپر یا ادھر ادھر دیکھنا
۳۹	نماز پڑھنے کے سامنے سے
	نکل جانا
〃	نماز کو جان کر قضا کر دینا
〃	غریب قرضدار کو مہلت دیدینا
〃	قرآن پڑھنا
۴۰	اپنی جان یا اولاد کو کوسنا
〃	حرام مال کمانا اور اس سے
	کھانا پہننا
〃	دھوکا کرنا۔ قرض لینا
۴۱	مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق مارنا
〃	سود لینا دینا کسی کی زمین دبا لینا
〃	مزدوری فوراً دے دینا

صفحہ	مضمون
۴۱	اولاد کا مرجانا
۴۲	غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا
"	عورت کا باریک کپڑا پہننا
"	عورت کو مردوں کی سی وضع اور صورت بنانا
"	شان دکھلانے کو کپڑا پہننا
"	کسی پر ظلم کرنا۔
۴۳	تکبر اور تعلق کرنا۔ اچھی بات دوسروں کو بتانا اور بری بات سے منع کرنا
"	مسلمان کا عیب چھپانا
۴۴	کسی کی ذات یا نقصان پر خوش ہونا کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا
"	چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا
"	ماں باپ کا خوش رکھنا
"	رشتے داروں سے بدسلوکی کرنا
۴۵	بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا
"	پڑوسی کو تکلیف دینا
"	مسلمان کا کام کر دینا
"	شرم اور بے شرمی
۴۶	خوش خلقی اور بدخلقی
"	نرمی اور درشت کلامی
"	کسی کے گھر میں جھانکنا
"	کنسوئیں لینا یا باتیں کرنے والی

صفحہ	مضمون
	کے پاس جا گھسنا
۴۷	غصہ کرنا۔ بولنا چھوڑ دینا
۴۷	کسی کو بے ایمان کہدینا یا پٹکار ڈالنا
"	کسی مسلمان کو ڈرا دینا
۴۸	مسلمان کا عذر قبول کر لینا
"	چغلی کھانا
"	غیبت کرنا۔
"	کسی پر بہتان لگانا
"	کم بولنا
۴۹	اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا
"	اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا
"	سچ بولنا اور جھوٹ بولنا
"	ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کہنا
"	اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا
۵۰	ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو
"	راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جس کے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو
"	وعدہ اور امانت پورا کرنا
"	کسی پنڈت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے

صفحہ	مضمون
	پاس جانا
۵۱	کتا پالنا یا تصویر رکھنا۔
"	بدون لاچاری کے الٹا لیٹنا
"	کچھ دھوپ کچھ سایہ میں بیٹھنا لیٹنا
"	بدشگونی اور ٹوٹکا
"	دنیا کی حرص نہ کرنا
۵۲	موت کی یاد رکھنا اور بہت دنوں کے لئے بندوبست نہ
"	سوچنا اور نیک کام کے لئے وقت کو غنیمت سمجھنا
"	بلا اور مصیبت میں صبر کرنا
"	بیمار کو پوچھنا
"	مردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کو تسلی کرنا۔
۵۳	چلا کر اور بیان کر کے رونا
"	یتیم کا مال کھانا
۵۴	قیامت کے دن کا حساب کتاب
"	بہشت دوزخ کا یاد رکھنا تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا
۶۲	خاص قیامت کے دن کا ذکر
۶۳	بہشت کی نعمتوں اور دوزخ

صفحہ	مضمون
	کی مصیبتوں کا ذکر
۶۶	ان باتوں کا بیان کہ ان کے بدون ایمان ادھورا رہتا ہے۔
۶۸	اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی
۶۹	نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان
۷۲	عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

ضمیمۂ اولیٰ حصۂ ہذا

صفحہ	مضمون
۷۶	قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت
۸۲	ضمیمۂ ثانیہ از تسہیل تصد السبیل

ختم شد

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے

کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجئے مجھے
اور جو بدزیب[1] ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے

تاکہ اچھے اور برے میں مجکو بھی ہوا متیاز
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھلجائے یہ راز

یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری

سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
پر نہ میری جان ہو نا تم کبھی اُن پر فدا

سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے

تم کو لازم ہے کہ دم مرغوب[2] ایسے زیور ات
دین دنیا کی بھلائی جس سے یکساں آے ہات

سر پہ جھومر عقل[3] کا رکھنا تم اے بیٹی مدام[4]
چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی سب انسان کے کام

بالیاں ہوں کان میں یکسان گوش[5] ہوش کی
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری

اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں

کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
کان میں رکھو نصیحت دین جو اور لائق کتاب

اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں

قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم[6] و خرسند[7] ہو

ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں

ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے

کیا کروگی اے مری جاں زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہیے بیٹی بس ان جنجال کو

سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بصر[8]
تم رہو ثابت[9] قدم ہر وقت راہ نیک پر

سیم و زر[10] کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے[11] پاؤں پھسلے گر نہ میری جان کہیں

---

[1] بدزیب کے معنے بدصورت اور بدشکل ۱۲
[2] مرغوب اس چیز کو کہتے ہیں جس کی خواہش ہوتی ہے اور جس کو جی چاہتا ہے ۱۲
[3] مدام کے معنے ہمیشہ ۱۲
[4] گوش کے معنی تو کان کے ہیں مگر یہاں مراد یہ ہے کہ خوب کان لگا کر سننا ۱۲
[5] گوش ہوش سے مراد عقلمندی اور دانائی ۱۲
[6] دل آویز دل کو لبھانے والی یعنی پسندیدہ اور مرغوب ۱۲
[7] یعنی کتاب کے ورقوں میں جو نصیحتیں لکھی ہیں ان کا دھیان رکھو
[8] خرم و خرسند یعنی خوش و خرم ۲
[9] نور بصر سے لڑکی مراد ہے ۱۲
[10] ثابت قدم یعنی پاؤں جمائے ہوئے ۱۲
[11] سیم و زر چاندی اور سونا ۱۲
[12] راستی کے معنی سچائی کے ہیں ۱۲

عہ - یعنی جھومر کی طرح عقل کی حفاظت کرنا اور ہر کام عقل سے لیا کرنا ۱۲-

بہشتی زیور کا ساتواں حصہ

آداب[1] اور اخلاق اور ثواب اور عذاب کے بیان میں

عبادتوں[2] کا سنوارنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

وضو اور پاکی کا بیان

عمل[1] وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو عمل[2] تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے عمل[3] پاخانہ پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرو نہ پشت کرو عمل[4] پیشاب کی چھینٹوں سے بچو اس میں بے احتیاطی کرنے سے قبر کا عذاب ہوتا ہے عمل[5] کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو شاید اس میں کوئی سانپ بچھو وغیرہ نکل آئے عمل[6] جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو عمل[7] پیشاب پائخانے کے وقت باتیں مت کرو عمل[8] جب سو کر اٹھو جب تک ہاتھ اچھی طرح نہ دھو لو پانی کے اندر نہ ڈالو عمل[9] جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس کو مت برتو اس سے برص کی بیماری کا اندیشہ ہے جس سے بدن پر سفید سفید داغ ہو جاتے ہیں +

نماز کا بیان

عمل[1] نماز اچھے وقت پر پڑھو رکوع سجدہ اچھی طرح کرو جی لگا کر پڑھو عمل[2] جب بچہ سات برس کا ہو جائے اس کو نماز کی تاکید کرو جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھواؤ عمل[3] ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کی پھول پتی میں دھیان لگ جائے عمل[4] نمازی[8] کے آگے کوئی آڑ ہونا چاہیے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی کھڑی کر لو یا کوئی اونچی چیز رکھ

---

[1] آداب ادب کی جمع ہے جس کے معنے طریقہ کے ہیں و اخلاق خلق کی جمع ہے جس کے معنے عادات کے ہیں ۱۲

[2] ۵۲- حدیث شریف میں ہے استنزہوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ ۱۲

[3] ۵ یہ حکم بھی حدیث شریف میں موجود ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ فانہ لا یدری این باتت یدہ یعنی وہ شخص نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گذاری ہے ۱۲

[4] ۵ یہ حکم بھی حدیث شریف میں موجود ہے مگر یہ نہی تحریمی نہیں ہے ۱۲

[5] ۵ کیونکہ بے وقت نماز پڑھنے والوں کے لئے قرآن شریف میں بڑی دھمکی آئی ہے ۱۲ محشی عفرلہ۔

[6] ۵ از تعلیم الدین وغیرہ ۱۲

[7] ۵ اس کا پورا بیان بہشتی زیور حصہ دوم میں اچھی طرح گزر چکا ہے وہاں ضرور دیکھ لو ۱۲

لو اور اس چیز کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو عمل[۵] فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اُس جگہ سے ہٹ کر سنت نفل[۱] پڑھو عمل[۲] نماز میں اِدھر اُدھر مت دیکھو اُوپر نگاہ مت اُٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جمائی[۲] کو دور کرو عمل[۲] جب پیشاب پائخانے کا دباؤ ہو تو پہلے اس سے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو عمل[۳] نفلیں اور وظیفے اتنے شروع کرو جس کا نباہ ہو سکے ❖

موت اور مصیبت کا بیان

عمل[۱] اگر پرانی مصیبت یاد آجائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۵ پڑھ لو۔ جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا عمل[۲] رنج کی کیسی ہی ہلکی بات ہو اس پر اِنَّا لِلّٰہِ[۱] پڑھ لیا کرو ثواب ملے گا ❖

زکوٰۃ و خیرات کا بیان

عمل[۱] زکوٰۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جائے جو مانگتے نہیں آبرو تھامے گھر میں بیٹھے ہیں عمل[۲] خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دیدو عمل[۳] یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر اور خیرات دینا کیا ضرور ہے۔ ضرورت کے موقعوں[۴] پر ہمت کے موافق خیر خیرات کرتی رہو عمل[۴] اپنے رشتہ داروں کو دینے سے دُہرا ثواب ہے ایک خیرات کا دوسرے رشتہ دار سے احسان کرنے کا عمل[۵] غریب پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو عمل[۶] شوہر کے مال سے اتنی خیرات مت کرو کہ اُس کو ناگوار ہو ❖

روزے کا بیان

عمل[۱] روزے میں بیہودہ باتیں کرنا لڑنا بھڑنا بہت بُری بات[۵] ہے اور کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بڑا گناہ ہے عمل[۲] نفل روزہ شوہر سے اجازت لے کر رکھو جب کہ وہ گھر پر موجود ہو عمل[۳] جب رمضان شریف کے دس دن رہ جائیں ذرا عبادت[۶] زیادہ کیا کرو۔

قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

عمل[۱] اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر مت چھوڑ دو۔ پڑھے جاؤ ایسے شخص کو

۱؎ اس کی وجہ امام شعرانی نے میزان میں یہ بیان کی ہے کہ ایک ٹکڑا زمین کا دوسری زمین پر فخر کرتا ہے ..... تو جس زمین پر فرض نماز پڑھی گئی ہے اس کو اس زمین پر فخر کا موقع ملنا چاہیئے جس پر نفل پڑھے جائیں علاوہ ازیں قیامت کے دن ہر زمین گواہ بنے گی کہ جو پر اس نے نماز پڑھی تو فرض کا گواہ نفل کے گواہ سے الگ ہونا بہتر ہے ۱۲

۲؎ جمائی کے روکنے کا ایک مجرب عمل علامہ شامی نے لکھا ہے کہ آدمی جمائی آنے کے وقت یہ خیال کرے کہ شیطان کی طرف سے جمائی ہے اور انبیاء علیہم السلام اس سے محفوظ اور مامون ہیں ۱۲

۳؎ یعنی ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور سب کے سب اس کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں ۱۲

۴؎ یہاں تک کہ چراغ گل ہو تب بھی اور کانٹا لگے تب بھی ۱۲

۵؎ حدیث میں ہے کہ اگر کوئی تم سے لڑائی جھگڑا کرے اور تم روزہ سے ہو تو یہ کہدو کہ بھائی میں جھگڑا نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں روزہ سے ہوں ۱۲

۶؎ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جب رمضان کا آخر عشرہ شروع ہوتا تھا تو آپ عبادت کیلئے اپنی کمر کس لیا کرتے تھے کیونکہ شب قدر اسی عشرہ کی طاق راتوں میں پائے جانے کا خیال زیادہ ہے ۱۲

عہ یعنی آخر آیت تک (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۱۲ - عہ علاوہ زکوٰۃ کے اور خیر خیرات بعضے موقعوں پر واجب اور بعضے موقعوں پر مستحب ہے ۱۲

دسرا ثواب ملتا ہے عمل[۲] اگر قرآن شریف پڑھا ہو اس کو بھلا دمت[۱] بلکہ ہمیشہ پڑھتی رہو نہیں تو بڑا گناہ ہوگا عمل[۳] قرآن شریف جی لگا کر خدا سے ڈر کر پڑھا کرو۔

دُعا اور ذکر کا بیان

عمل[۱] دعا مانگنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔ خوب شوق[عہ] سے دعا مانگو۔ گناہ کی چیز مت مانگو اگر کام ہونے میں دیر ہو جائے تو تنگ[۲] ہو کر مت چھوڑ دو۔ قبول ہونے کا یقین رکھو عمل[۲] غصے میں آکر اپنے مال و اولاد و جان کو مت کوسو شاید قبولیت کی گھڑی ہو عمل[۳] جہاں بیٹھ کر دنیا کی باتوں اور دھندوں میں لگو وہاں تھوڑا بہت اللہ و رسول کا ذکر بھی ضرور کر لیا کرو نہیں تو وہ باتیں سب وبال جان ہو جائیں گی عمل[۵] استغفار بہت پڑھا کرو اس سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہوتی ہے عمل[۵] اگر نفس کی شامت سے گناہ ہو جائے تو توبہ میں دیر مت لگاؤ اگر پھر ہو جائے پھر جلدی توبہ کر دیوں مت سوچو کہ جب توبہ ٹوٹ جاتی ہے پھر ایسی توبہ سے کیا فائدہ عمل[۶] بعضی دعائیں خاص خاص وقت پڑھی جاتی ہیں۔ سوتے وقت یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی جاگتے وقت[عہ] یہ دعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ صبح کو یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ۔ شام کو یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ۔ کھانا کھا کر یہ دعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَفَانَا وَاٰوَانَا۔ بعد نماز صبح اور بعد نماز مغرب اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار پڑھو اور بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار پڑھو۔ سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھو سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

عہ اور رو کر دعا مانگو اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنا لو ۱۲

عہ۔ یعنی جب سو کر اٹھو ۱۲

۱ حدیث میں ہے کہ جو آدمی قرآن شریف پڑھ کر بھول جائے تو قیامت کے دن وہ اندھا اٹھے گا اور قرآن شریف سے بھی یہی مضمون نکلتا ہے ۱۲

۲ کیونکہ حدیث میں ہے کہ آدمی کی دعا خدائے تعالیٰ قبول فرماتا ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے اور جلدی یہ ہے کہ یوں کہے کہ میں بہت روز سے دعا کرتا ہوں مگر اب تک قبول نہیں ہوئی ۱۲ منہ غفرلہ

۳ یعنی اے خدا میں تیرے نام سے مرتا اور زندہ ہوتا ہوں ۱۲

۴ سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے ہم کو مار کر زندہ کر دیا اور اسی کی طرف نشر یعنی پھیلنا ہے ۱۲

۵ یعنی اے خدا تیرے ہی ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے ہی ساتھ شام کی اور تیرے ہی ساتھ زندہ ہوں گے اور تیرے ہی ساتھ مریں گے اور تیری ہی طرف پھیلنا ہے یعنی یہ سب باتیں تیرے ہی کرنے سے ہوں گی ۱۲

۶ یعنی سب تعریف اس خدا کے لئے جس نے ہم کو کھلایا پلایا اور ہم کو مسلمانوں میں سے بنایا اور ہماری ضرورتیں پوری کیں اور ہم کو ٹھکانا دیا ۱۲

۷ یعنی اے خدا ہم کو دوزخ سے پناہ دے ۱۲

۸ یعنی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے کہ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ زمین میں ضرر دیتی ہے نہ آسمان میں اور وہ سننے جاننے والا ہے ۱۲

۹ یعنی وہ پاک ذات ہے جس نے ہمارے لئے اس سواری کو تابع کیا اور ہم اس کو مطیع بنا نہیں سکتے تھے اور ہم سب کے سب اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ۱۲۔

کسی کے گھر کھانا کھاؤ تو کھا کر یہ پڑھو اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ[1] چاند دیکھکر یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ[2] کسی مصیبت زدہ کو دیکھکر یہ دعا پڑھو اللہ تعالیٰ تم کو اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا[3]۔ جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ[4] وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ۔ دولہا یا دلہن کو نکاح کی مبارکی دو تو اس طرح کہو بَارَکَ اللّٰہُ[5] لَکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ جب کوئی مصیبت آئے تو یہ دعا پڑھو یَا حَیُّ[6] یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پانچوں نمازوں کے بعد اور سوتے وقت یہ چیزیں پڑھ لیا کرو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تین بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور صبح کے وقت سورہ یٰسین ایک بار اور مغرب کے بعد سورۂ واقعہ[7] ایک بار اور عشاء کے بعد سورۂ ملک ایک بار اور جمعہ کے روز سورۂ کہف ایک بار[8] پڑھ لیا کرو اور سوتے وقت آمَنَ الرَّسُوْلُ بھی سورت کے ختم تک پڑھ لیا کرو اور قرآن کی تلاوت روز کیا کرو جس قدر ہو سکے اور یاد رکھو کہ ان چیزوں کا پڑھنا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں۔

قسم اور منت کا بیان

عمل[1] اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم مت کھاؤ جیسے اپنے بچے کی اپنی صحت کی اپنی آنکھوں کی ایسی قسم سے گناہ ہوتا ہے اور جو بھولے سے منہ سے نکل جائے فوراً کلمہ پڑھ لو

---

[1] یعنی اے خدا ان لوگوں کو اس چیز میں برکت دے جو تو نے ان کو نصیب کی ہے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحمت فرما ۱۲

[2] یعنی اے خدا اس کو ہمیں امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ دکھلا میرا رب اور تیرا اللہ تعالیٰ ہی ۱۲

[3] یعنی سب تعریف اس خدا تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت بخشی کہ جس کے ساتھ تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ہے فضیلت دینا ۱۲

[4] یعنی میں تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارے اخیر وقت کے عمل خدائے تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں ۱۲

[5] یعنی خدائے تعالیٰ تم دونوں کے لئے برکت دے اور تم دونوں پر برکت فرمادے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ جمع رکھے ۱۲۔

[6] یعنی اے حی و قیوم میں تیری رحمت سے فریاد چاہتا ہوں ۱۲

[7] یعنی میں اس خدا سے مغفرت چاہتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی حی (زندہ) اور لوگوں کے کام بنانے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۱۲

[8] یعنی کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

عمل[1] اس طرح سورۂ واقعہ پڑھنے سے محتاجی سے محفوظ رہو گی ۱۲ منہ

عمل[2] جہاں تک ہو سکے روزمرہ کم سے کم قرآن مجید کی دس آیتوں کی تو تلاوت کر ہی لیا کرو کیونکہ حدیث میں ہے کہ اتنی آیتیں تلاوت کرنے والا بھی قرآن کی تلاوت کرنے والوں میں شمار ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

عمل۱ اس طرح سے کبھی قسم مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں چاہے سچی ہی بات ہو عمل۲ اگر غصے میں ایسی قسم کھا بیٹھو جسکا پورا کرنا گناہ ہو تو اس کو توڑ دو اور کفارہ ادا کر دو جیسے یہ قسم کھالی کہ باپ یا ماں سے نہ بولوں گی یا اور کوئی قسم اسی طرح کی کھا لو۔

معاملوں کا یعنی برتاؤ کا سنوارنا

لینے دینے کا بیان

معاملہ۱ روپئے پیسے کی ایسی حرص مت کرو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ رہے اور جو حلال پیسہ خلاد ے اس کو اُڑاؤ نہیں۔ ہاتھ روک۱ کر خرچ کرو بس جہاں سچ مچ ضرورت ہو وہیں اٹھاؤ۔ معاملہ۲ اگر کوئی مصیبت زدہ لاچاری میں اپنی چیز بیچتا ہو تو اُس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ یا اس کی مدد کر دیا مناسب داموں سے وہ چیز خرید لو معاملہ۳ اگر تمھارا قرضدار غریب ہو اس کو پریشان مت کرو بلکہ اُس کو مہلت۲ دو یا کچھ یا سارا معاف کر دو معاملہ۴ اگر تمھارے ذمہ کسی کا چاہتا ہوا اور تمھارے پاس دینے کو ہے اس وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے معاملہ۵ جہاں تک ممکن ہو کسی کا قرض مت کرو ادا اگر مجبوری سے لو تو اس کے ادا کرنے کا خیال رکھو بے پروا مت بن جاؤ اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سُنے اُلٹ کر جواب مت دو ناراض نہ ہو معاملہ۶ ہنسی۳ میں کسی کی چیز اُٹھا کر چھپا دینا جسمیں وہ پریشان ہو بہت بُری بات ہے معاملہ۷ مزدور سے کام لے کر اس کی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔ معاملہ۸ قحط کے دنوں میں بعضے لوگ اپنے یا پرائے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں اُن کو لونڈی غلام بنانا حرام ہے معاملہ۹ اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دے دی یا کھانے میں ڈالنے کو ذرا سا نمک دیدیا تو ایسا ثواب ہے جیسے وہ سارا کھانا اُسے دیدیا۔ معاملہ۱۰ پانی پلانا بڑا ثواب ہے جیسے کسی مُردے کو زندہ کر دیا معاملہ۱۱ اگر تمھارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمھارے پاس رکھی ہو تو یا تو دو چار آدمیوں سے اُس کو ذکر دو یا لکھوا کر رکھ لو شاید مرمرا

۱؎ یعنی نہ تو اسراف کرو اور نہ بخل بلکہ درمیانی چال چلو کہ ضرورت ہو تو ضرور خرچ کرو اور بلا ضرورت خرچ نہ کرو یہی تعلیم قرآن شریف میں موجود ہے ۱۲

۲؎ کیونکہ تنگدست کو معاف کر دینے اور مالدار کو مہلت دینے کی فضیلت حدیث میں آئی ہے کہ ایک اسرائیلی کی جب وفات ہو گئی تو اس سے دریافت کیا گیا کہ کوئی بھلا کام تو نے کیا ہے اس نے کہا میرے علم میں تو میرا کوئی کام بھلا نہ تھا پھر اس سے کہا گیا کہ ذرا غور کر اور سوچ کر بتا اس نے پھر بھی یہی کہا کہ میرے علم میں تو کوئی بھلا کام ہے نہیں البتہ یہ عادت میری ضرور تھی کہ میں خرید و فروخت میں لوگوں سے اچھا معاملہ برتتا تھا کہ مالدار کو مہلت دیدیتا تھا اور تنگدست کو معاف کر دیتا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل فرما دیا ۱۲ مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۳

۳؎ یہ مضمون بھی حدیث شریف میں ہے اس کے الفاظ یہ ہیں عن السائب من یزید عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاخذ احدکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیرد الیہ رواہ الترمذی و ابو داؤد ۱۲ مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۹

جاؤ تو تمہارے ذمہ کسی کا رہ نہ جائے ❊

نکاح کا بیان

معاملہ[1] اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دیندار آدمی سے ہو دولت و حشمت پر زیادہ خیال مت کیا کرو خاصکر آج کل زیادہ دولت والے انگریزی پڑھنے سے ایسے بھی ہونے لگے ہیں کہ کفر کی باتیں کرتے ہیں ایسے آدمی سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا تمام عمر بدکاری کا گناہ ہوتا رہے گا۔ معاملہ[2] اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کا بیان اپنے خاوند سے کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آگیا تو پھر روتی پھریں گی۔ معاملہ[3] اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کا پیغام آچکا ہے اور کچھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے ایسی جگہ تم اپنی اولاد کے لئے پیغام مت بھیجو ہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دوسرا آدمی جواب دیدے تب تم کو درست ہے معاملہ[4] میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا اپنی سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت ناپسند ہے اکثر دولھا دلھن اس کی پروا نہیں کرتے معاملہ[5] اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلاح لے تو اگر اس موقع کی کوئی خرابی یا برائی تم کو معلوم ہو تو ظاہر کردو یہ غیبت حرام نہیں ہاں خواہ مخواہ کسی کو برا مت کہو معاملہ[6] اگر خاوند مقدور والا ہو اور بی بی کو ضرورت کے لائق بھی خرچ نہ دے تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر فضول خرچی کرنے کو یا دنیا کی رسمیں پورا کرنے کو لینا درست نہیں ❊

کسی کو تکلیف دینے کا بیان

معاملہ[1] جو شخص پورا حکیم نہ ہو اس کو کسی کی ایسی دوا دارو کرنا درست نہیں جسمیں نقصان کا ڈر ہو اگر ایسا کیا گنہگار ہوگا۔ معاملہ[2] دھار والی چیز سے کسی کو ڈرانا چاہے ہنسی میں ہو منع ہے شاید ہاتھ سے نکل پڑے۔ معاملہ[3] چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کرکے دو یا چارپائی وغیرہ پر رکھدو دوسرا آدمی ہاتھ سے اٹھالے معاملہ[4] کتے بلی کو بند رکھنا جس میں وہ بھوکا پیاسا تڑپے بڑا گناہ ہے معاملہ[5] کسی

[1] یہ مضمون حدیث شریف میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ کسی عورت سے نکاح چار باتوں میں سے ایک بات کے سبب کیا جاتا ہے یا تو اس کے مالدار ہونے کے سبب یا اس کی حسب نسب کے سبب یا اسکی خوبصورتی کے سبب یا اس کی دینداری کے سبب لہذا تجھکو (اے مخاطب) دیندار عورت پر کامیابی حاصل کرنی چاہیئے ورنہ تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں ۱۲ یہ حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے۔

[2] مگر طحاوی وغیرہ کی عبارتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت جائز ہے کہ جب لڑکی والے کا میلان پیام کیطرف ہو چکا ہو اور اگر ابھی تک اس کا میلان ہی نہیں ہے بلکہ صرف پیام کو سن لیا ہے اور جواب مظہر میلان میں نہیں دیا ہے تو کچھ حرج اس میں نہیں ہے کہ دوسرا آدمی بھی اپنا پیام دیدے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محشی عفرلہ و لوالدیہ و لاساتذہ

[3] حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دوزخ میں دیکھا جس نے بلی کو باندھ رکھا تھا اگر آزاد چھوڑتی تو وہ زمین کے کیڑے جو ہے وغیرہ کھاتی پھرتی مگر بندھی ہونے کے سبب نہ خود شکار کرسکی نہ اس عورت نے اسے کھانے کو دیا آخر کار بلی مرگئی ایسے ہی چوہے دان میں جب چوہا پھنس جائے تو فوراً اس کو مار ڈالیں

(باقی ص ۱۲ حاشیہ پر)

گنہگار کو طعنہ دینا بُری بات ہے ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں۔ معاملہ ۶ بیخطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں دیکھو جب گھورنا تک درست نہیں تو ہنسی میں کسی کو اچانک ڈرا دینا کتنی بُری بات ہے معاملہ ۷ اگر جانور ذبح کرنا ہو چھری خوب تیز کر لو بے ضرورت تکلیف نہ دو۔ معاملہ ۸ جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو نہ بہت زیادہ اسباب لادو نہ بہت دوڑاؤ اور جب منزل پر پہونچو اول جانور کے گھاس دانے کا بندوبست کر دو۔

عادتوں کا سنوارنا

کھانے پینے کا بیان

ادب ۱ بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کئی قسم کی چیز ہے جیسے کئی طرح کا پھل کئی طرح کی شیرینی اس وقت جس چیز کو جی چاہے جس طرف سے چاہو اُٹھا لو ادب ۲ انگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سالن ہو تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو ادب ۳ اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اس کو اُٹھا کر صاف کر کے کھا لو شیخی مت کرو۔ ادب ۴ خربوزے کی پھانکیں ہیں یا کھجور و انگور کے دانے ہیں یا مٹھائی کی ڈلیاں ہیں تو ایک ایک اٹھاؤ دو دو ایک دم سے مت لو ادب ۵ اگر کوئی چیز بدبودار کھائی ہو جیسے کچا پیاز لہسن ۱ تو اگر محفل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ صاف کر لو کہ بدبو نہ رہے ادب ۶ روز کے خرچ کے لئے آٹا چاول ناپ تول کر پکاؤ اندھا دھند مت اُٹھاؤ ادب ۷ کھا پی کر اللہ تعالےٰ کا شکر کرو ادب ۸ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو ۹ ادب بہت جلتا کھانا مت کھاؤ ادب

(بقیہ حاشیہ صلا کا)
یا کہیں آبادی سے دور چھوڑ دیں اس کو دن بھر مقید نہ رکھیں اور جس طرح جانوروں کو قید کرنا گناہ ہے ایسے ہی جانوروں کی ضرورت کے وقت خدمت کرنا بھی ثواب ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک فاحشہ زانیہ عورت صرف اس وجہ سے جنت میں داخل کی گئی کہ جب اس نے ایک کتے کو سخت پیاسا دیکھا تو اور کوئی چیز پانی کنوئیں سے نکالنے کی نہ پاکر اپنے پاؤں سے موزہ نکالا اور اس میں پانی بھر کر اس کو پلایا ۱۲

۱ اور گندنا اور مولی اور حقہ سگریٹ سب کا یہی حکم ہے البتہ پکی ہوئی پیاز لہسن کا یہ حکم نہیں ہے کیونکہ اس کے کھانے سے منہ میں بدبو نہیں آتی ہے اور ان چیزوں کو کچی کھا کر مسجد میں جانا سخت گناہ ہے ۱۲

ع۔ ہاں اگر کہیں ایسی جگہ گر گیا جہاں سے اُٹھا کر کھانے کو دل نہیں قبول کرتا اور دل متلی کرنے کا اندیشہ ہے تو ایسی حالت میں اگر نہ کھاؤ تو کچھ حرج نہیں مگر اس کو کہیں ایسی جگہ اٹھا کر رکھ دو جہاں اس کی بے توقیری نہ ہو ۱۲ محشی۔

عہ۔ اور کلّی بھی کرو ۱۲ محشی۔

سہ۔ ہاں اگر وہ کھانا ایسا ہو کہ ٹھنڈا ہو کر بدمزہ ہو جاوے گا تو اس کے گرم ہونے کی حالت میں بھی کھا لینے کا کچھ ڈر نہیں ۱۲ محشی

ادب[۱۰] مہمان کی خاطر کرو اور اگر تم مہمان ہو جاؤ تو اتنا مت ٹھہرو کہ دوسرے کو بوجھ لگنے لگے ادب[۱۱] کھانا مل کر کھانے سے برکت[۱] ہوتی ہے۔ ادب[۱۲] جب کھانا کھا چکو اپنے اٹھنے سے پہلے دسترخوان اٹھوا دو اس سے پہلے خود اٹھنا بے ادبی ہے اور اگر اپنی ساتھن سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو تھوڑا تھوڑا کھاتی رہو تاکہ وہ شرم کے مارے بھوکی نہ اٹھ جائے اور اگر کسی وجہ سے اٹھنے ہی کی ضرورت ہو تو اس سے عذر کر دو ادب[۱۳] مہمان کو دروازے تک پہنچانا سنّت ہے ادب[۱۴] پانی ایک سانس میں مت پیو تین سانس میں پیو اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر دو اور بسم اللہ کر کے پیو اور بعد کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو ادب[۱۵] جس برتن سے زیادہ پانی آجانے کا شبہ ہو یا جس برتن کے اندر کا حال معلوم نہ ہو کہ اس میں شاید کوئی کیڑا کانٹا ہو ایسے برتن سے منہ لگا کر پانی مت پیو ادب[۱۶] بے ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو ادب[۱۷] پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو جو تمھارے داہنی طرف ہو اس کو پہلے دو اور وہ اپنے داہنی طرف والی کو دے اسی طرح اگر کوئی اور چیز بانٹنا ہو جیسے پان عطر مٹھائی سب کا یہی طریقہ ہے ادب[۱۸] جس طرف سے برتن ٹوٹ رہا ہے اُدھر سے پانی مت پیو۔ ادب[۱۹] شروع[۲] شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو اور شب کو بسم اللہ کر کے دروازے بند کر لو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گل کر دو[۳] اور چولھے کی آگ بجھا دو یا بادو۔ ادب[۲۰] کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو تو ڈھانک کر بھیجو ٭

پہننے اوڑھنے کا بیان

ادب[۱] ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ رضائی وغیرہ اس طرح مت لپیٹو کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں مشکل ہو ادب[۲] کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو مثلاً داہنی آستین داہنا پائنچہ داہنی جوتی اور بائیں طرف سے نکالو ادب[۳] کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھو گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ ادب[۴] ایسا لباس مت پہنو جس میں بے پردگی ہو ادب[۵] جو امرد عورتیں

[۱] حدیث میں آیا ہے کہ کچھ لوگوں کو یہ شکایت تھی کہ ہم کھاتے ہیں مگر کسی طرح پیٹ نہیں بھرتا آپ نے ارشاد فرمایا شاید تم الگ الگ بیٹھ کر کھاتے ہو انھوں نے اقرار کیا کہ جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے اکٹھے ہو کر کھایا کرو ۱۲

[۲] اس وجہ سے کہ اس وقت اندھیرا ہونے لگتا ہے چھوٹے بچے کہیں ڈر نہ جائیں۔

[۳] کیونکہ لمبا اوقات جلتا چھوڑ دینے سے آگ لگ جاتی ہے۔ کبھی چوہا ہی بتی کو منہ میں دبا کر لے جاتا ہے کیونکہ اس کا تیل چوستا ہے اگر وہ کھینچ کر کپڑے یا پتوں وغیرہ کی طرف لے گیا تو یا تو تیل سے کپڑے خراب ہوں گے یا آگ لگ جائے گی ۱۲

[۴] یعنی سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور اس نے مجھے یہ نصیب کیا حالانکہ اس کے حاصل کرنے کی نہ مجھے قوت تھی اور نہ ہے اور نہ اس کی برائی سے بچنے کی مجھے طاقت ہے ۱۲ محشی غفرلہٗ۔

بہت قیمتی پوشاک اور زیور پہنتی ہیں ان کے پاس زیادہ مت بیٹھو خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔ ادب ۶ پیوند لگانے کو ذلت مت سمجھو ادب ۷ کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو اور نہ میلا کچیلا پہنو بیچ کی راہ ۸ رہو اور صفائی رکھو ادب ۹ بالوں میں تیل کنگھی کرتی رہو مگر ہر وقت اسی دھن میں مت لگی رہو۔ ہاتھوں میں مہندی رکھو ادب ۱۰ سرمہ تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاؤ ادب ۱۱ گھر کو صاف رکھو۔

بیماری اور علاج کا بیان

ادب ۱ بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو ادب ۲ بیماری میں مد پرہیزی مت کرو ادب ۳ خلاف شرع تعویذ ۱ گنڈہ ٹونکہ ہرگز استعمال مت کرو ادب ۴ اگر کسی کو نظر لگ جائے جس پر شبہ ۲ ہو کہ اس کی نظر لگی ہے ۳ اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موقع دھلوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائے گی۔ ادب ۵ جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا خون بگڑ جانا ایسے بیمار کو چاہیئے کہ خود سب سے الگ الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو ۞

خواب دیکھنے کا بیان

ادب ۱ - اگر ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھو اور کروٹ بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہ ہوگا ادب ۲ اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو

---

۱ جس تعویذ یا گنڈے کے الفاظ مہمل یا مشکوک ہوں ان سے بچنا چاہیئے کیونکہ کبھی ان میں شرک ہی ہو البتہ اگر معنی صاف ہوں اور کوئی شبہ شرک کا ان میں نہ ہو تو وہ جائز ہے ۱۲

۲ اور حدیث میں آیا ہے کہ جب اس آدمی سے جس کی نظر لگی ہے منہ ہاتھ کا دھون مانگا جائے تو اس کو انکار نہ کرنا چاہیئے کیونکہ نظر لگنے میں کسی آدمی کا اختیار نہیں ہے تاکہ اس کو شرم آئے یہ بے اختیاری چیز ہے اس کی کوئی خطا کوئی قصور نہیں ہے ۱۲

ع - یعنی دریافتی حالت پر رہو ۱۲ محشی۔

عہ - اس مقام پر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اول تو خواہ مخواہ کسی پر شبہ نہ کرے ..... بلکہ شبہ کرنے میں بہت احتیاط سے کام لے پھر اگر کسی خاص وجہ سے شبہ پکا ہو تو ہر کسی سے یہ نہ کہے کہ تو اپنا منہ وغیرہ دھو دے بلکہ یہ دیکھ لے کہ اگر اس کہا جائیگا تو یہ برا نہ مانے گی جب معلوم ہو جائے کہ وہ برا نہ مانے گی تب کہے یہ حکم تو شبہ کرنیوالی سے متعلق ہے رہی وہ عورت جس پر شبہ کیا گیا ہے اس کو چاہیئے کہ اگر کسی کو پانی کی ضرورت ہو تو وہ انکار نہ کرے بلکہ دھو دے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس سے اس امر کی درخواست کی جائے تو اس کو چاہیئے کہ انکار نہ کرے اور اپنے اعضائے مذکورہ کو دھو دے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اگر شبہ صحیح ہے تب تو دوسرے کا فائدہ ہے اور اگر صحیح نہیں ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں لہذا انکار نہ کرنا چاہیئے ۱۲ تصحیح الاغلاط

عقلمند یا تمہارا چاہنے والا ہو تاکہ بُری تعبیر نہ دے ادب جھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔

سلام کرنے کا بیان

ادب آپس میں سلام کیا کرو اس طرح السلام علیکم اور جواب اس طرح دیا کرو وعلیکم السلام اور سب طریقے واہیات ہیں، ادب جو پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے ادب جو کوئی دوسرے کا سلام لائے یوں جواب دو علیہم وعلیکم السلام ادب اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا اسی طرح ساری محفل میں سے ایک نے جواب دے دیا وہ بھی سب کی طرف سے ہو گیا۔

بیٹھنے لیٹنے چلنے کا بیان

ادب بن ٹھن کر اترائی ہوئی مت چلو ادب الٹی مت لیٹو ادب ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو ادب کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو ادب اگر تم کسی لاچاری کو باہر نکلو تو سڑک کے کنارے کنارے چلو بیچ میں چلنا عورت کے لئے بے شرمی ہے۔

سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان

ادب کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو ادب کوئی عورت محفل سے اُٹھ کر کسی کام کو گئی اور عقل سے معلوم ہوا کہ پھر آئے گی ایسی حالت میں اُس جگہ کسی اور کو بیٹھنا نہ چاہیئے وہ جگہ اسی کا حق ہے ادب اگر دو عورتیں ارادہ کر کے محفل میں پاس پاس بیٹھی ہوں تم ان کے بیچ میں جا کر مت بیٹھو البتہ اگر وہ خوشی سے بٹھا لیں تو کچھ ڈر نہیں ادب جو عورت تم سے ملنے آئے اس کو دیکھ کر ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ جس میں وہ یہ جانے کہ میری قدر کی ادب محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو جہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ ادب جب چھینک آئے منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو ادب جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو اگر نہ رُکے تو منہ ڈھانک لو۔ ادب بہت زور سے مت ہنسو ادب محفل میں ناک منہ چڑھا کر منہ بھلا کر مت بیٹھو عاجزی

---

۱ مگر چھوٹا بڑے کو سوار پیدل کو اور چلنے والا کھڑے یا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے ۱۲

۲ قرآن شریف میں ہے کہ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا مت چل زمین پر اکڑ کر کیونکہ تو ہرگز نہیں پہنچ سکتا زمین کو اور ہرگز نہیں پہنچ سکتا پہاڑوں کی درازی کو ۱۲

۳ کیونکہ اس سے بیماری کا ڈر ہے ۱۲

۴ ایسے ہی اس صورت میں بھی وہاں نہ بیٹھو کہ جب کوئی عورت اپنی چادر یا رضائی وغیرہ رکھ کر نہیں جائے کیونکہ وہ اپنی علامت وہاں رکھ چکی ہے یا کسی عورت نے اپنی برابر میں ایک کپڑا رکھ دیا ہو اور وہ کہے کہ یہاں فلاں عورت بیٹھے گی کیونکہ یہ کپڑا اسی کا رکھا ہے ۱۲

۵ بائیں ہاتھ سے منہ ڈھکنا چاہیئے لیکن اگر نماز پڑھتی ہو اور قیام کی حالت ہو یعنی کھڑے ہونے کی تو اس وقت دایاں ہاتھ منہ پر رکھنا چاہیئے ۱۲ کذا فی الشامی

۶ اور فقط علیہم السلام کہنا بھی حدیث میں آیا ہے غرض دونوں طرح درست ہے ۱۲۔

سے غریبوں کی طرح بیٹھو کوئی بات موقع کی ہو بول چال بھی لو البتہ گناہ کی باتیں مت کرو ادب[۱] محفل میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔

زبان کے بچانے کا بیان

ادب[۱] بے سوچے کوئی بات مت کہو جب سوچ کر یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بُری نہیں تب بولو ادب[۲] کسی کو بے ایمان کہنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار خدا کا غضب پڑے دوزخ نصیب ہو خواہ آدمی کو خواہ جانور کو یہ سب گناہ ہے[۳] جس کو کہا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ سب پھٹکار لوٹ کر اس کہنے والے پر پڑتی ہے ادب اگر تم کو کوئی بیجا بات کہے بدلے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو اگر ذرا بھی زیادہ کہا پھر تم گنہگار ہو گی ادب[۴] دو غلی بات منہ دیکھے کی مت کرو کہ اُس کے منہ پر اس کی سی اور اس کے منہ پر اس کی سی ادب[۵] چغلخوری[۶] ہرگز مت کرو نہ کسی کی چغلی سنو ادب[۶] جھوٹ ہرگز مت بولو ادب[۷] خوشامد سے کسی کے منہ پر تعریف مت کرو اور پیٹھ پیچھے بھی حد سے زیادہ تعریف مت کرو ادب[۸] کسی کی غیبت[۸] ہرگز مت کرو اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُنے تو اس کو رنج ہو چاہے وہ بات سچی ہی ہو اور اگر وہ بات ہی غلط ہے تو بہتان ہے اس میں اور بھی زیادہ گناہ ہے ادب[۹] کسی سے بحث مت کرو اپنی بات کو اونچی مت کرو ادب[۱۰] زیادہ مت ہنسو اس سے دل کی رونق[ع] جاتی رہتی ہے ادب[۱۱] جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اُس شخص کے لئے دُعائے مغفرت کیا کرو اُمید ہے کہ قیامت میں معاف کر دے ادب[۱۲] جھوٹا وعدہ مت کرو ادب[۱۳] ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے ادب[۱۴] اپنی کسی چیز یا کسی ہنر پر بڑائی مت جتلاؤ ادب[۱۵] شعر اشعار کا دھندا مت رکھو البتہ اگر مضمون خلاف شرع نہ ہو اور تھوڑی سی آواز سے کبھی کبھی کوئی دعا یا نصیحت کا شعر پڑھ لو تو ڈر نہیں۔ ادب[۱۶] سنی سنائی ہوئی باتیں مت کہا کرو کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں ؛

ع اور چہرہ کی رونق بھی جاتی رہتی ہے ۱۲

۱؎ حدیث شریف میں صاف موجود ہے کہ جب کوئی کسی کو کافر کہتا ہے تو ضرور ایک نہ ایک کافر ہو جاتا ہے اگر وہ شخص واقع میں کافر ہے تب تو وہی کافر ہے ورنہ کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ عن ابی عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما بخاری و مسلم ۱۲

۲؎ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بدترین آدمی وہ ہوگا جو دنیا میں دو منہ والا تھا کہ ان کے سامنے ان کی سی کہہ دی اور ان کے سامنے ان کی سی ۱۲ یہ بھی بخاری و مسلم میں ہے

۳؎ حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں چغل خور نہ جائے گا ۱۲

متفرق باتوں کا بیان

ادب ۱ خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو اس[1] سے اس کام میں آسانی ہوتی ہے جس کام کے لئے خط لکھا گیا ہو ادب ۲ زمانے کو برا مت کہو ادب ۳ باتیں بہت چبا چبا کر مت کرو نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو ضرورت کے قدر بات کرو ادب ۳ کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ ادب ۴ کسی کی بری صورت یا بری بات کی نقل مت اتارو ادب ۵ کسی کا عیب دیکھو تو اس کو چھپاؤ گاتی[عہ] مت پھرو ادب ۶ جو کام کرو سوچ کر انجام سمجھ کر اطمینان سے کرو جلدی[2] میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں ادب ۷ کوئی تم سے مشورہ لے تو وہی صلاح دو جس کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتی ہو ادب ۸ غصے کو جہاں تک ہو سکے روکو ادب ۹ لوگوں سے اپنا کہا سنا معاف کرا لو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت[3] ہوگی ادب ۱۰ دوسروں کو بھی نیک کام تبلاتی رہو بری باتوں سے منع کرتی رہو البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ ایذا پہونچائے گا تو خاموشی جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتی رہو اور بدون لاچاری کے ایسے آدمیوں سے نہ ملو۔

دل کا سنوارنا

زیادہ کھانے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج

بہت سے گناہ پیٹ کے زیادہ پالنے سے پیدا ہوتے ہیں اسمیں کئی باتوں کا خیال رکھو مزیدار کھانے کی پابند[عہ] نہو۔ حرام[3] روزی سے بچو۔ حد سے زیادہ نہ بھرو بلکہ دو چار لقمے کی بھوک رکھکر کھاؤ اس میں بہت سے فائدے ہیں۔ ایک تو دل صاف رہتا ہے جس سے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اور اس سے خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے دوسرے دل میں رقت اور

عہ۔ ہاں کسی کی سخت ضرورت کے وقت ظاہر کر دینا مضائقہ نہیں مثلاً اگر ظاہر نہ کریں تو ایسے شخص سے جس میں وہ عیب ہے لوگوں کو دھوکا ہوگا اور ان کا نقصان ہوگا تو ایسے وقت عیب ظاہر کر دینا بہتر اور ثواب ہے اور بعضی صورتوں میں واجب ہے ۱۲

عہ کبھی کبھی کھا لو تو مضائقہ نہیں پابندی نہ کرو ۱۲

---

[1] یہ مضمون حدیث شریف کا ہے اور یہ مضمون بھی حدیث میں ہے کہ کسی مضمون کو لکھنے میں کوئی بات یاد نہ رہے تو قلم کان میں رکھ لیا کرو اس سے مضمون یاد آجاتا ہے ۱۲

[2] حدیث شریف میں ہے کہ جلدی کرنا کام شیطان کا ہے اور انجام سوچنا غور و فکر کرنا رحمان کا ۱۲

[3] کیونکہ حقوق العباد اللہ تعالیٰ بھی معاف نہ کرے گا جب تک کہ خود اہل حق نہ معاف کر دیں اس لئے اس کا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے ۱۲

[3] کیونکہ جو جسم حرام غذا سے پلتا ہے جنت اس پر حرام ہوتی ہے مگر بچپن میں جو ماں باپ کھلاتے ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہے یہ حکم بالغ ہونے کے بعد کا ہے ۱۲

نرمی رہتی ہے جس سے دُعا اور ذکر میں لذّت معلوم ہوتی ہے تیسرے نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی۔ چوتھے نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھکر خدا کا عذاب یاد آتا ہے اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے۔ پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے چھٹے طبیعت ہلکی رہتی ہے نیند کم آتی ہے تہجد اور دُوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی۔ ساتویں بھوکوں اور عاجزوں پر رحم آتا ہے بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحمدلی پیدا ہوتی ہے ۔

زیادہ بولنے[1] کی حرص کی بُرائی اور اس کا علاج

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزہ آتا ہے اور اس سے صدہا گناہ میں پھنس جاتا ہے[2] جھوٹ اور غیبت اور کوسنا کسی کو طعنہ دینا اپنی بڑائی جتلانا خواہ مخواہ کسی سے بحثا بحثی لگانا امیروں کی خوشامد کرنا ایسی ہنسی کرنا جس سے کسی کا دل دُکھے ان سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے اور اس کے رُوکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منہ سے نکالنا ہو جی میں آتے ہی نہ کہہ ڈالے بلکہ پہلے خوب سوچ سمجھ لے کہ اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے یا ثواب ہے یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے اگر وہ بات ایسی ہے جس میں تھوڑا یا بہت گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان بند کر لو اگر اندر سے نفس تقاضا کرے تو اس کو یوں سمجھاؤ کہ اس وقت تھوڑا سا جی کو مار لینا آسان ہے اور دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو اور اگر نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے تو بھی مت کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہکر چپ ہو جاؤ ہر بات میں اسی طرح سوچا کرو تھوڑے دنوں میں بُری بات کہنے سے خود نفرت ہو جائے گی اور زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو جب تنہائی ہو گی خود ہی زبان خاموش رہے گی[3]۔

---

[1] حدیث شریف میں ہے کہ من سکت سلم ومن سلم نجی یعنی جو خاموش رہا وہ صحیح سالم رہا اور جو سالم رہا اس نے نجات پائی ۱۲۔

[2] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے اس چیز کا کون ذمہ دار بنتا ہے جو دونوں جبڑوں کے مابین ہے یعنی زبان تاکہ میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہو جاؤں اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱ اور ایک حدیث میں ہے کہ بعض دفعہ بندہ خدائے تعالیٰ کی رضا کی بات کہہ جاتا ہے جس کی طرف اس کو دھیان بھی نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے درجے بلند فرما دیتا ہے اور کبھی خدا تعالیٰ کی ناراضی کا کلمہ جو بے سوچے بول دیتا ہے تو اس سے دوزخ میں گر جاتا ہے ۱۲ از بخاری شریف۔

[3] اسی لئے مشہور ہے کہ السلامۃ فی الوحدۃ یعنی تنہائی میں سلامتی ہے کہ بہت سے گناہوں سے آدمی بچتا ہے۔ ۱۲۔

عہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہائی بہتر ہے بُرے ہمنشیں سے اور اچھا ہمنشیں بہتر ہے تنہائی سے اور کلام بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بُری بات سے ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۲

غصّے کی بُرائی اور اُس کا علاج

غصّے میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اس لئے زبان سے بھی جا بیجا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اس لئے اس کو بہت روکنا چاہیئے اور اس کو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ کرے کہ جس پر غصّہ آیا ہے اُس کو اپنے رُوبرو سے فوراً ہٹا دے اگر وہ نہ ہٹے خود اس جگہ سے ٹلجائے پھر سوچے کہ جس قدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کی خطاوار ہوں اور جیسا میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ میری خطا معاف کردیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہیئے کہ میں اس کا قصور معاف کردوں اور زبان سے اعوذ باللہ کئی بار پڑھے اور پانی پی لے یا وضو کرلے اس سے غصہ جاتا رہے گا پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اس وقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینا مناسب معلوم ہو مثلاً سزا دینے میں اُسی قصوروار کی بھلائی ہے جیسے اپنی اولاد ہے کہ اس کو سُدھارنا ضرور ہے اور یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہے جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا اب مظلوم کی مدد کرنا اور اس کے واسطے بدلہ لینا ضرور ہے اس لئے سزا کی ضرورت ہے تو اول خوب سمجھ لے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا ہونی چاہیئے جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلّی ہو جائے تو اُسی قدر سزا دیدے چند روز اس طرح غصّہ روکنے سے پھر خود بخود قابو میں آجاوے گا تیزی نہ رہے گی اور کینہ بھی اسی غصہ سے پیدا ہو جاتا ہے جب غصّہ کی اصلاح ہو جائے گی کینہ بھی دل سے نکل جائے گا۔

حسد[2] کی برائی اور اس کا علاج

کسی کو کھاتا پیتا یا چلتا پھولتا عزت آبرو سے رہتا ہوا دیکھکر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اس کے زوال سے خوش ہونا اس کو حسد کہتے ہیں یہ بہت بُری چیز ہے اس میں گناہ بھی ہے ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گذرتی ہے غرض اس کی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں اس لئے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہیئے اور علاج اس کا یہ ہے کہ اوّل یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھی کو نقصان اور تکلیف

[1] حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھ کو وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا غصہ مت کر اس نے پھر بھی عرض کیا تو آپ نے پھر بھی فرمایا اس نے پھر بھی عرض کیا آپ نے پھر بھی فرمایا ۱۲
اور ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پہلوان لوگ سخت نہیں ہیں بلکہ سخت آدمی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳۳

[2] حاسد ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے کیونکہ مقصد حاسد کا تو حاسد کے اختیار میں نہیں ہے لہٰذا ہمیشہ حسد کی آگ میں جلتا رہے گا ۱۲۔

ہے اس کا کیا نقصان ہے اور وہ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں کیونکہ حدیث میں[1] ہے کہ حسد[ع] نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حسد کرنے والی گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلاں شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا اس کو نعمت کیوں دی یوں سمجھو کہ تو بہ تو بہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتی ہے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا اور تکلیف ظاہری ہے کہ ہمیشہ رنج و غم میں رہتی ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہے گی بلکہ اس کا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنے والی کی نیکیاں اس کے پاس سے چلی جائیں گی جب ایسی ایسی باتیں سوچ چکو تو پھر یہ کرو کہ اپنے دل پر جبر کر کے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے زبان سے دوسروں کے روبرو اس کی تعریف اور بھلائی کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دونی دیں اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اس کی تعظیم کرے اور اس کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ آسانی ہو جائے گی اور حسد جاتا رہے گا ✤

دنیا اور مال[ک] کی محبت کی برائی اور اس کا علاج

مال کی محبت ایسی بری چیز ہے کہ جب یہ دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں سماتی کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی ادھیڑ بن رہے گی کہ روپیہ کس طرح آئے اور کیونکر جمع ہو زیور کپڑا ایسا ہونا چاہیئے اس کا سامان کس طرح کرنا چاہیئے اتنے برتن ہو جائیں اتنی چیزیں بن جائیں ایسا گھر بنانا چاہیئے باغ لگانا چاہیئے جائداد خریدنا چاہیئے جب رات دن دل اسی میں رہا پھر خدائے تعالیٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اس کی محبت جم جاتی ہے تو مر کر خدا کے پاس جانا اس کو برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے الفاظ یہ ہیں ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب ۱۲ ابوداؤد ۱۲ اور حسد کرنے والی اکثر عورتیں ہوتی ہیں چنانچہ اس کا مشاہدہ ہے کہ عورتیں ذرا ذرا سی بات پر حسد کرنے لگتی ہیں اور ایک غبطہ ہوتا ہے وہ جائز ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کی نعمت کو دیکھ کر یہ آرزو کرے کہ خدایا جیسی نعمت اس کے پاس ہے ویسی ہی ہم کو بھی مل جائے بشرطیکہ وہ نعمت نعمت ہو کوئی ناجائز بات نہ ہو ۱۲ محشی غفرلہ

[2] حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے اس کے الفاظ یہ ہیں حب الدنیا راس کل خطیئۃ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا کو دوست رکھتا ہے وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے اور جو اپنی آخرت کو دوست رکھتا ہے وہ اپنی دنیا کا نقصان کرتا ہے لہذا اس چیز کو پسند کرو جو باقی رہنے والی ہے اور اس کو ترک کرو جو فنا ہونے والی ہے اس کو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم تو میری عبادت کیلئے تیار رہ میں تیرا سینہ تمنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی دور کر دونگا اور اگر تو ایسا نہ کریگا تو میں تیرا ہاتھ کام سے خالی نہ کروں گا اور محتاجی کو دور نہ کرونگا یعنی کام سے بھی فرصت نہ ہوگی اور محتاجی بھی رہے گی ۱۲

ع مطلب یہ ہے کہ جس پر حسد کیا گیا ہے قیامت میں حاسد کی نیکیاں اس کو دی جاویں گی اور یہ اپنی اپنی نیکیوں سے خالی ہو جاوے گا تو گویا اس کے اعمال برباد گئے ۱۲

مرتے ہی یہ سارا عیش جاتا رہے گا اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوٹنا بُرا معلوم ہوتا ہے اور جب اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو توبہ توبہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے ایک بُرائی اس میں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اس کو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا نہ اپنا اور پرایا حق سوجھتا ہے نہ جھوٹ اور دغا کی پرواہ ہوتی ہے بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آئے لے کر بھر لو اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے جب یہ ایسی بُری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیئے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت باہر کرے سو علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے پھر اس میں جی لگانا کیا فائدہ بلکہ جس قدر زیادہ جی لگے گا اُسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی دوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائے یعنی بہت سے آدمیوں سے میل جول لین دین نہ بڑھائے ضرورت سے زیادہ سامان چیز بست مکان جائداد جمع نہ کرے کاروبار روزگار تجارت حد سے زیادہ نہ پھیلائے ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے غرض سب سامان مختصر رکھے تیسرے فضول خرچی کرنے سے آمدنی کی حرص بڑھتی ہے اور اس کی حرص سے سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں چوتھے موٹے کھانے کپڑے کی عادت رکھے پانچویں غریبوں میں زیادہ بیٹھے امیروں سے بہت کم ملے کیونکہ امیروں سے ملنے میں ہر چیز کی ہوس پیدا ہوتی ہے چھٹے جن بزرگوں نے دنیا چھوڑ دی ہے ان کے قصے حکایتیں دیکھا کرے ساتویں جس چیز سے دل کو زیادہ لگا ہو ہو اس کو خیرات کر دے یا بیچ ڈالے انشاء اللہ تعالیٰ ان تدبیروں سے دنیا کی محبت دل[1] سے نکل جائے گی اور دل میں جو دور دور کی اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ یوں جمع کریں یوں سامان خریدیں یوں اولاد کے لئے مکان اور گاؤں چھوڑ جائیں جب دُنیا کی محبت جاتی رہے گی یہ امنگیں خود دفع ہو جائیں گی ؛

[1] اس قسم کے مضمون سنا کرے کہ جس سے دنیا کی محبت گھٹے اور اپنے سے نیچے درجہ کے لوگوں پر نظر ڈالا کرے تاکہ زیادتی کی حرص نہ ہو منجملہ اس مضمون کے ایک یہ حدیث ہے کہ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں جن میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے میت کے گھر کے آدمی اور اس کا مال اور اس کے اعمال ساتھ جاتے ہیں مگر گھر والے اور مال واپس آجاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ جاتا ہے لہٰذا عمل ہی کو ٹھیک کرانا اہم ہو ۱۲

ع۔ اس مضمون میں امام غزالی قدس سرہ کی تصانیف بہت سہل اور مفید ہیں ۱۲

کنجوسی کی بُرائی اور اُس کا علاج

بہت سے حق جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے جیسے زکوٰۃ۔ قربانی کسی محتاج کی مدد کرنا اپنے غریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے اس کا گناہ ہوتا ہے یہ تو دین کا نقصان ہے اور کنجوس آدمی سب کی نگاہوں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے یہ دنیا کا نقصان ہے اس سے زیادہ کیا بُرائی ہوگی علاج اس کا ایک[1] تو یہ ہے کہ مال اور دُنیا کی محبت دل سے نکالے جب اس کی محبت نہ رہے گی کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اُس کو کسی کو دے ڈالا کرے اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر ہمت کر کے اس تکلیف کو سہارے جب تک کہ کنجوسی کا اثر دل سے نہ نکل جائے یوں ہی کرے ٭

نام اور تعریف چاہنے[2] کی بُرائی اور اُس کا علاج

جب آدمی کے دل میں اس کی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرتا ہے اس کی بُرائی اوپر سُن چکی ہو اور دوسرے شخص کی بُرائی اور ذلت سن کر جی خوش ہوتا ہے یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا بُرا چاہے اور اس میں یہ بھی بُرائی ہے کہ کبھی ناجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے مثلاً نام کے واسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اُڑایا فضول خرچی کی اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا کبھی سودی قرض لیا یہ سارے گناہ اس نام کی بدولت ہوئے اور دنیا کا نقصان اس میں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہیں گے اور نہ میں رہوں گی تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے دوسرا علاج یہ ہے

---

[1] اکثر لوگوں کو جو دنیا دار خدا سے غافل ہیں مالداری بڑھتی ہے اس کو خوبی کا سبب نہ جاننا چاہیئے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم خدائے تعالیٰ کو دیکھو کہ کسی بندہ کو باوجود گناہگار ہونے کی اس کی پسندیدہ اور من چاہی چیزیں دیتا ہے تو جانو کہ یہ ایک قسم کی ڈھیل ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا دستور ہے کہ جب لوگوں کو خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت ہوتی ہے ہر طرح کی خوش عیشی اور نعمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں پھر جب وہ اس پر اترانے لگتا ہے تو اچانک ایک دم اس کو پکڑ لیتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے امتحان میں نہ ڈالے ۱۲

[2] جس طرح تعریف کی خواہش بُری بات ہے ایسے ہی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو حد سے زیادہ تعریف کرنے والے یا کسی لالچ سے تعریف کرنیوالے ہیں تو ان کے منہ پر خاک ڈالو ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۲

عہ جس کو عربی میں حُبِّ جاہ کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے تو خلاف نہ ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے مثلاً گھر کی بچی ہوئی باسی روٹیاں غریبوں کے ہاتھ سستی بیچنے لگے اس سے خوب رسوائی ہوگی ۔

غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں یا دینداری میں یا مال اور سامان میں یا عزت آبرو میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اور دوسرے سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس کے دل[1] میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں بہت نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی برائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ برا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہونچانا چاہتا ہے علاج اس کا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہیں ابھی سب لے لیں پھر شیخی کس بات پر کروں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے اس وقت اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی اور جس کو اس نے حقیر سمجھا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اس کی تعظیم کیا کرے شیخی دل سے نکل جائے گی اگر اور زیادہ ہمت نہ ہو تو اپنے ذمے اتنی ہی پابندی کرلے کہ جب کوئی چھوٹے درجے کا آدمی ملے اس کو پہلے خود سلام کرلیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی[2] آجائے گی ۔

اترانے اور[3] اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھے یا کپڑا زیور پہن کر اترائے اگرچہ دوسروں کو بھی برا اور کم نہ

---

[1] اس حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں کہ عن ابن مسعودؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ولا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر یعنی آگ میں کوئی شخص کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا نہ داخل ہوگا اور جنت میں کوئی شخص جس کے دل میں رائی کے دانہ کی برابر تکبر ہوگا نہ داخل ہوگا ۱۲ مگر آدمی چاہتا ہے کہ کپڑا اچھا پہنے اور جوتا اچھا پہنے اس کا نام تکبر نہیں ہے بلکہ یہ جمال ہے اور اللہ تعالیٰ بھی جمیل ہونے کے سبب جمال کو پسند فرماتا ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ اترائے اور دوسرے لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھے ۱۲ محشی محمد حیات عفرلہ ولوالدیہ ولاساتذہ

[2] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں نجات دینے والی اور تین ہی ہلاک کرنے والی ہیں نجات دینے والی تو یہ تین ہیں کہ ظاہر اور باطن میں خدائے تعالیٰ سے ڈرے اور خوشی میں اور غصہ میں حق بات کہے اور مالداری میں اور فقیری میں میانہ چال چلے اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی یہ ہیں کہ خواہش نفسانی کا پیرو رہے بخل اور کنجوسی پن کرے اپنے آپ کو اچھا سمجھے اور اپنے

عہ ۔ کثرت نوافل بھی تکبر کا عمدہ علاج ہے ۱۲ محشی

عہ ۔ جس کو عربی میں عُجب کہتے ہیں ۱۲

آپ کو اچھا سمجھنا تینوں میں زیادہ بری چیز ہے ۱۲ یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہے ۱۲

سمجھی یہ بات بھی بُری ہے حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اپنے کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کو اپنی بُرائیاں کبھی نظر نہ آئیں گی۔ علاج اس کا یہ ہے کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں یہ خدائے تعالیٰ کی نعمت ہے میرا کوئی کمال نہیں اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرے اور دعا کیا کرے کہ اے اللہ اس نعمت کا زوال نہ ہو۔

نیک کام دکھلاوے کیلئے کرنے کی برائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوا کئی طرح کا ہوتا ہے کبھی صاف زبان سے ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا قرآن پڑھا ہم رات کو اٹھے تھے کبھی اور باتوں میں ملا ہوتا ہے مثلاً کہیں بدوؤں کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے کہا کہ نہیں صاحب یہ سب باتیں غلط ہیں ہمارے ساتھ ایسا ایسا برتاؤ ہوا تو اب بات تو ہوئی اور کچھ لیکن اس میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انھوں نے حج کیا ہے کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سے سب کے روبرو تسبیح لے کر بیٹھ گئی یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پڑھتی ہے مگر چار عورتوں کے سامنے ذرا سنوار سنوار کر پڑھنا شروع کر دیا کبھی صورت شکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کر کے گردن جھکا کر بیٹھ گئی جس میں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑی اللہ والی ہیں ہر وقت اسی دھیان میں ڈوبی ہیں رات کو بہت جاگی ہیں نیند سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ دکھلاوا اور بھی کئی طور پر ہوتا ہے اور جس طرح بھی ہو بہت بُرا ہے قیامت[1] میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلاوے کے لئے کئے ہوں ثواب کے بدلے اور اُلٹا عذاب دوزخ کا ہوگا علاج اس کا وہی ہے کہ جو کہ نام اور تعریف چاہنے کا علاج ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں کیونکہ دکھلاوا اسی واسطے ہوتا ہے کہ میرا نام ہو اور میری تعریف ہو۔

ضروری جتلانے کے قابل بات

ان بُری باتوں کے جو علاج بتلائے گئے ہیں ان کو دو چار بار برت لینے سے کام

[1] جس کو عربی میں ریاء کہتے ہیں ۱۲

[1] حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص دکھانے کے لئے نماز پڑھتا ہے وہ مشرک ہے اور جو دکھانے کے لئے روزہ رکھے وہ بھی مشرک ہے اور جو دکھانے کے لئے خیرات کرے وہ بھی مشرک ہے ۱۲

نہیں چلتا اور یہ برائیاں نہیں دُور ہوتیں مثلاً غصّے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے میں نہ آئے کہ میرا نفس سنور گیا ہے بلکہ بہت دنوں تک ان علاجوں[1] کو برتے اور جب غفلت ہو جائے افسوس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے مدتوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان برائیوں کی جڑ جاتی رہے گی +

ایک اور ضروری کام کی بات

نفس کے اندر جتنی برائیاں ہیں اور ہاتھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کے علاج کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ جب نفس سے کوئی شرارت اور برائی یا گناہ کا کام ہو جائے اس کو کچھ سزا دیا کرے اور دو سزائیں آسان ہیں کہ ہر شخص کر سکتا ہے ایک تو یہ ہے کہ اپنے ذمے کچھ آنہ دو آنے روپیہ دو روپے جیسی حیثیت ہو جرمانے کے طور پر ٹھہرا لے جب کبھی بُری بات ہو جایا کرے وہ جرمانہ غریبوں کو بانٹ دیا کرے اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے دوسری سزا یہ ہے کہ ایک وقت یا دو وقت کھانا نہ کھایا کرے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ اگر کوئی ان سزاؤں کو نباہ کر برتے انشاء اللہ تعالیٰ سب برائیاں چھوٹ جائیں آگے اچھی باتوں کا بیان ہے جن سے دل سنورتا ہے۔

توبہ اور اس کا طریقہ

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف[2] ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کرے گا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات گناہ کی ہو ہی جاتی ہے ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا طریقہ اس کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو جو عذاب کے ڈراوے گناہوں پر آئے ہیں اُن کو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دُکھے گا اس وقت چاہئے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کو قضا بھی کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع کئے ہیں اُن سے معاف

[1] بلکہ ہمیشہ ان علاجوں پر کاربند رہنا چاہیے کیونکہ نفس بہت مکار ہے دھوکا دے کر مارتا ہے اس کی چالیں بہت ہیں آدمی ان سے بدنشوا ری بچ سکتا ہے ۱۲

[2] بہت سے صحابہ کے واقعات میں ہے کہ وہ روزانہ اپنے اعمال کی جانچ کیا کرتے تھے اور حدیث میں ہے حاسبوا قبل ان تحاسبوا کا اسی طرف اشارہ ہے اور جب نفس سے کوئی خطا ہو جاتی تھی تو اس کو سزا دیا کرتے تھے کبھی پیروں پر کوڑے مارا کرتے تھے اور کبھی کھانا نہ کھاتے تھے ۱۲

[3] حدیث شریف میں ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے بالکل بے گناہ اور حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے اور دستِ مبارک میں ایک چھڑی تھی راستہ میں ایک درخت آیا جس کے پتے خشک ہو چکے تھے آپ نے اپنی چھڑی اس ٹہنی میں ماری تو پتے جھڑ پڑے پھر فرمایا کہ دیکھو جس طرح یہ پتے گر گئے اسی طرح توبہ کرنے سے آدمی کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲

[4] اور اپنی عادتوں کا اخلاق درست ہو جانے کے بعد بھی امتحان کرتی رہے مرتے وقت تک نفس کی شرارت سے بے خبر نہ ہونا چاہیے نفس بہت شریر ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں ۱۲۔

بھی کرائے یا ادا کرے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں ان پر خوب کڑھے اور رونے کی شکل بنا کر خدائے تعالیٰ سے خوب معافی مانگے۔

خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اُس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے[1] ڈرو اور خوف ایسی اچھی چیز ہے کہ آدمی اس کی بدولت گناہوں سے بچتا ہے۔ طریقہ اس کا وہی ہے جو طریقہ توبہ کا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اُس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو اور اُمید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے نیک کاموں کے لئے دل بڑھتا ہے اور توبہ کرنے کی ہمت ہوتی ہے طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے[2]۔

صبر[3] اور اس کا طریقہ

نفس کو دین کی بات پر پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا اس کو صبر کہتے ہیں اور اس کے کئی موقعے ہیں ایک موقع یہ ہے کہ آدمی چین امن کی حالت میں ہو خدائے تعالیٰ نے صحت دی ہو مال و دولت عزت آبرو نوکر چاکر اہل اولاد گھر بار ساز و سامان دیا ہو ایسے وقت کا صبر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو خدائے تعالیٰ کو بھول نہ جائے غریبوں کو حقیر نہ سمجھے اُن کے ساتھ نرمی اور احسان کرتا رہے۔ دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اس وقت نفس سستی کرتا ہے جیسے نماز کے لئے اٹھنے میں یا نفس کنجوسی کرتا ہے جیسے زکوٰۃ خیرات دینے میں ایسے موقع میں تین طرح کا صبر درکار ہے ایک عبادت سے پہلے کہ نیت درست ہے اللہ ہی کے واسطے وہ کام کرے نفس کی کوئی غرض نہ ہو دوسرے عبادت کے وقت کم ہمتی نہ ہو جس طرح اُس عبادت کا حق ہے اس طرح ادا کرے تیسرے عبادت کے بعد کہ اُس کو کسی کے روبرو ذکر نہ کرے۔ تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے اس وقت کا صبر یہ ہے کہ نفس کو گناہ سے روکے چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف

[1] وہ آیت یہ ہے کہ وایای فارہبون ۱۲ یعنی مجھ ہی سے ڈرو ۱۲ محشی غفرلہ ولاسلافہ

[2] خدائے تعالیٰ نے صابرین کی تعریف قرآن شریف میں بھی کی ہے کہ ان اللہ مع الصابرین یعنی خدا تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے ۱۲ اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہد ہونا یہ نہیں ہے کہ آدمی حلال کو حرام اور مال کو ضائع کرے بلکہ زاہد ہونا یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اس پر اس شے سے زیادہ بھروسہ نہ کرے جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور مصیبت کے وجود کی طرف تجھ کو اس وجہ سے رغبت زیادہ ہو کہ اس کے ہونے سے تجھ کو ثواب ہوتا ہے اور مصیبت کے نہ ہونے کی رغبت کم ہو کیونکہ اس میں ثواب حاصل نہ ہوگا ۱۲

پہنچائے بُرا بھلا کہے اُس وقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش ہو جائے پانچواں موقع مصیبت اور بیماری اور مال کے نقصان یا کسی عزیز قریب کے مر جانے کا ہے اس وقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلاف شرع کلمہ نہ کہے بیان کرکے بہ رد ے طریقہ سب قسم کے صبروں کا یہ ہے کہ ان سب موقعوں کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے کہ یہ سب باتیں میرے فائدے کے واسطے ہیں اور سوچے کہ بے صبری کرنے سے تقدیر تو ٹلتی نہیں ناحق ثواب بھی کیوں کھویا جائے ۞

شکر اور اس کا طریقہ

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب وہ ہم کو ایسی ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کرو اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی بڑے شرم کی بات ہے یہ خلاصہ ہے شکر کا۔ یہ ظاہر ہے کہ بندہ پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں اگر کوئی مصیبت بھی ہے تو اس میں بھی بندے کا فائدہ ہے تو وہ بھی نعمت ہے جب ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ خوشی اور محبت رہنا چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ کے حکم کے بجا لانے میں کمی نہ کرنی چاہیئے طریقہ اس کا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرے اور سوچا کرے

خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ بدون خدائے تعالیٰ کے ارادہ کے نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے نہ نقصان پہنچ سکتا ہے اس واسطے ضرور ہوا کہ جو کام کرے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرے نظر خدا تعالیٰ پر رکھے اور کسی مخلوق سے زیادہ امید نہ رکھے نہ کسی سے زیادہ ڈرے یہ سمجھ لے کہ بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ کر نہیں سکتا اس کو بھروسہ

عہ بیماری پر صبر کرنا فقر و فاقہ پر صبر کرنے سے زیادہ دشوار ہے اور اسی لئے اس کا ثواب بھی زیادہ ہے ۱۲

عہ۔ کیونکہ اس پر صبر کرنے سے ثواب بھی ہوتا ہے اور نفس کی اصلاح بھی ہوتی ہے کہ وہ ذلیل ہوتا ہے اور کبھی کوئی عمدہ عوض دنیا میں بھی مل جاتا ہے ۱۲ عہ یعنی تدبیر کرے کیونکہ تدبیر کرنا اللہ پاک کا حکم ہے مگر اس کو مستقل نہ سمجھے بلکہ یوں سمجھے کہ کام کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اگر وہ چاہیں گے تو تدبیر اثر کرے گی ورنہ نہیں ۱۲

عہ قرآن شریف میں ہے ان شکرتم لازیدنکم وان کفرتم ان عذابی لشدید یعنی اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو زیادہ دوں گا اور ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے ۱۲

عہ شکر صرف اسی کا نام نہیں ہے کہ آدمی زبان سے یہ کہتا رہے کہ خدایا تیرا شکر ہے بلکہ اس کی تابعداری کرنا شکر ہے اگر زبان سے شکر ادا کرتا رہے اور اعمال بد کرے یہ شکر نہیں ہے ۱۲

عہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب داخل ہوں گے اور وہ سب ایسے ہوں گے کہ نہ منتر کرتے ہوں گے اور نہ بری فال لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہوں گے ۱۲۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۵۲

اور توکل کہتے ہیں۔ طریقہ اس کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کو اور مخلوق کے ناچیز ہونے کو خوب سوچا اور یاد کیا کرے ؛

خدائے تعالیٰ سے محبّت کرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھنچنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سن کر اور ان کے کاموں کو دیکھ کر دل کو مزہ آنا یہ محبّت ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے اور اُنکی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور اُن کو جو بندے کے ساتھ محبّت ہے اُس کو سوچا کرے ؛

خدائے تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اُس کا طریقہ

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے سب میں بندے کا فائدہ اور ثواب ہے تو ہر بات پر راضی رہنا چاہیئے نہ گھبراوے نہ شکایت حکایت کرے طریقہ اس کا اسی بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے سب بہتر ہے۔

صدق یعنی سچّی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کام کرے اس میں کوئی دُنیا کا مطلب نہ ہو نہ تو دکھلاوا ہو نہ ایسا کوئی مطلب ہو جیسے کسی کے پیٹ میں گرانی ہے اُس نے کہا لاؤ روزہ رکھ لیں روزے کا روزہ ہو جائے گا اور پیٹ ہلکا ہو جائے گا یا نماز کے وقت پہلے سے وضو ہو مگر گرمی بھی ہے اس لئے وضو تازہ کر لیا کہ وضو بھی تازہ ہو جائے گا اور ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے یا کسی سائل کو دیا کہ اس کے تقاضے سے جان چھٹی اور یہ بلا ٹلی یہ سب باتیں سچّی نیت کے خلاف ہیں۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے اگر کسی ایسی بات کا اس میں میل پائے اُس سے دل کو صاف کرلے ؛

مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہے ظاہر کی بھی اور دل کی بھی اگر بُرا کام ہوگا یا بُرا خیال لایا جائے گا شائد اللہ تعالےٰ دنیا میں یا آخرت میں سزا دیں دوسرے عبادت کے وقت یہ دھیان جمائے کہ وہ میری عبادت کو دیکھ رہے ہیں اچھی طرح بجا لانا چاہیئے طریقہ اس کا یہی ہے کہ کثرت سے ہر وقت یہ سوچا

لہ اللہ والوں کے پاس بیٹھا کرے اُن سے بھی محبت کیا کرے اُن کی محبت خدائے تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہے اور ایک یہ کہ جب دنیا میں کسی سے محبت کرے تو اللہ ہی کی وجہ سے کرے اور جب کسی سے عداوت کرے تو بھی اللہ ہی کے واسطے کرے یہ بھی خدا تعالیٰ سے محبت کا ذریعہ ہے ۱۲

۲ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کے ثواب کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی سو جس کی ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہوئی ہو اس کی ہجرت اللہ و رسول کی طرف مانی جائے گی اور جس نے کسی عورت سے نکاح کرنے یا مال حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف مانی جائے گی ۱۲

۳ جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام بصورت انسان سائل بن کر حاضر ہوئے تھے تو اس وقت منجملہ اور سوالوں کے ایک سوال یہ بھی کیا تھا کہ احسان کیا چیز ہے تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ احسان یہ ہے کہ تو خدائے تعالیٰ کی اس طور پر عبادت کرے کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ تجھ سے ممکن نہ ہو کہ یہ خیال کرے تو یہی خیال رکھ کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے ۱۲

کرے تھوڑے دنوں میں اس کا دھیان بندھ جائے گا پھر انشاء اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگی۔

قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتی ہو تو اس وقت جہاں تک ہو سکتا ہے خوب بنا کر سنوار کر سنبھال کر پڑھتی ہو۔ اب یوں کیا کرو کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو پہلے دل میں سوچ لو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتی ہو اور یوں سمجھو کہ گویا اللہ تعالیٰ خوب سن رہے ہیں اور یوں خیال کرو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سنوار کر پڑھتے ہیں[1] تو اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اس کو تو خوب ہی سنبھال سنبھال کر پڑھنا چاہیئے یہ سب باتیں سوچ کر اب پڑھنا شروع کرو اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل ادھر اُدھر بٹنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کے سوچنے کو پھر تازہ کر لو انشاء اللہ تعالیٰ اس طریقے سے صحیح اور صاف بھی پڑھا جائے گا اور دل بھی اُدھر متوجہ رہے گا۔ اگر ایک مدت تک اسی طرح پڑھو گی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادے نہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب وَبِحَمْدِكَ کہہ رہی ہوں پھر دھیان کرو کہ اب وَتَبَارَكَ اسْمُكَ منہ سے نکل رہا ہے اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو۔ پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کو سوچ سوچ کر کہو غرض منہ سے جو نکالو دھیان بھی اُدھر رکھو ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا[2] پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں[ع] مزہ آئے گا۔

ع اور اگر اذکار نماز کے معنی سمجھتی ہو تو معنی کا بھی خیال کرے اس خیال سے ثواب بھی بڑھ جائے گا (باقی ص۳۰ پر)

[1] اور قرآن شریف کے سنبھال کر پڑھنے کا خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے یعنی ورتل القرآن ترتیلا ترتیل سے یہی مراد ہے کہ سنبھال سنبھال کر حروف ادا کئے جائیں ۱۲ محشی غفرلہ ولوالدیہ لاسلافہ

[2] اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب یعنی نماز بغیر دل کو حاضر کئے نہیں ہوتی اس سے مراد یہ ہے کہ کامل نماز اس کے بغیر نہیں ہوتی بلکہ ناقص ہوتی ہے اور اگر اس کے باوجود بھی دھیان اور خیالات ادھر ادھر جائیں تو اس کی وجہ سے نماز کا ترک کرنا درست نہیں البتہ جہاں تک ہو سکے خیالات کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے بعض لوگ نماز ترک کرتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ نماز تم نے کیوں نہیں پڑھی تو وہ جواب یہ دیتے ہیں کہ اس وقت دل حاضر نہ تھا اور بغیر دل حاضر ہوئے نماز نہیں صحیح ہوتی یہ ایک غلط حیلہ ہے نماز ترک کرنے کا جو خدائے تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں ۱۲

پیری مریدی کا بیان

مرید بننے کے کئی فائدے ہیں ایک[1] فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں اُن کے برتاؤ کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اُس کا ٹھیک راستہ بتلا دیتا ہے دوسرا فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعضی دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے ایک تو اُس کی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بُری بات کی پیر سے شرمندگی ہوگی تیسرا فائدہ یہ کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اُس کا طریقہ ہے ہم بھی اُسی کے موافق چلیں۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا۔ پھر اُس نصیحت پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے اور اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اُن کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے وہ معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اوّل پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جس میں یہ باتیں نہ ہوں اُس سے مرید نہ ہو ایک[1] یہ کہ وہ پیر دین[2] کے مسئلے جانتا ہو شرع سے ناواقف نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ اس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصے میں پڑھے ہیں ویسے اُس کے عقیدے ہوں جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اُس میں اُن کے خلاف نہ ہو۔ تیسرے[3] کمانے کھانے کے لئے پیری مریدی نہ کرتا ہو چوتھے کسی ایسے بزرگ کا مرید ہو جس کو اکثر[2] اچھے لوگ بزرگ سمجھتے ہوں۔ پانچویں۔ اُس پیر کو بھی اچھے لوگ اچھا کہتے ہوں چھٹے اس کی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پیدا ہو جائے یہ بات اس کے اور مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی

[1] اگر دین کے سب مسئلہ نہ جانتا ہو تو ضروری ضروری تو ضرور ہی جانتا ہو ۱۲

[2] اکثر کا لفظ اس وجہ سے بڑھا دیا کہ اس زمانہ میں ایسا بزرگ تو ملنا بہت دشوار ہے کہ جس کو سب مسلمان بزرگ مانتے ہوں کیونکہ اختلافات کی ہوا بہت چل چکی ہے ۱۲

(بقیہ صفحہ ۲۹ کا حاشیہ) اور دھیان بھی ادھر ادھر نہ بٹے گا اور نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کے معنی چند روز میں یاد ہو سکتے ہیں ۱۲ محشی

[3] مقصود اصلی یہ ہے کہ پیر کسی خلاف شریعت بات پر مصر نہ ہو اور یہ کہنا کہ جو جو مسئلے تم نے اس میں پڑھے ہیں کوئی اس میں ان کے خلاف نہ ہو یہ عنوان بطور مثال اور سمجھانے کی غرض سے ہے نہ کہ اسی میں منحصر کر دیا ہے اور اگر کسی کا پیر شافعی وغیرہ اہل حق میں سے ہو تو اُس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ۱۲ تصحیح الاغلاط۔

اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو سمجھو کہ یہ پیر تاثیر والا ہے اور ایک آدھ مرید کے بُرے ہونے سے شبہہ مت کرو اور تم نے جو سُنا ہوگا کہ بزرگوں میں تاثیر ہوتی ہے وہ تاثیر یہی ہے اور دوسری تاثیر کو مت دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اُسی طرح ہوتا ہے وہ ایک چھو کر دیتے ہیں تو بیماری جاتی رہتی ہے وہ جس کام کے لئے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی کے موافق ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ان تاثیروں سے کبھی دھوکا مت کھانا۔ ساتویں اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ ملاحظہ نہ کرتا ہو بیجا بات سے روک دیتا ہو جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو ماں باپ سے پوچھکر اور اگر تمھاری شادی ہو گئی ہے تو شوہر سے پوچھکر اچھی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنے کی نیت سے مرید ہو جاؤ اور اگر یہ لوگ کسی مصلحت سے اجازت نہ دیں تو مرید ہونا فرض تو ہے نہیں مرید مت ہو البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بدون مرید ہوئے بھی اس راہ پر چلتی رہو۔

اب پیر نئی مریدی کے متعلق بعضی باتوں کی تعلیم کی جاتی ہے

تعلیم پیر کا خوب ادب رکھے اللہ کے نام لینے کا طریقہ وہ جس طرح بتلائے اس کو نباہ کرے اس کی نسبت یوں اعتقاد کرے کہ مجھ کو جتنا فائدہ دل کے درست ہونے کا اس سے پہونچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ سے نہیں پہنچ سکتا ہے تعلیم اگر مرید کا دل اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اوپر کی سب باتیں ہوں مرید ہو جائے تعلیم کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیری کی بات دیکھکر اپنی عقل سے کچھ نہ کرے پیر سے پوچھ لے اور جو کوئی نئی بات بھلی یا بُری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کر لے تعلیم پیر سے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہونے کے وقت اُس کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے رومال یا کسی اور کپڑے سے یا خالی زبان سے مریدی درست ہے تعلیم اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شخص اچھا تھا اب بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے

---

۱۱ کیونکہ سچے ایمان والے کی علامت حدیث میں یہ بھی آئی ہے کہ لایخاف فی اللہ لومۃ لائم یعنی خدائے تعالیٰ کے احکام سنانے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے اور امور دین میں مداہنت یعنی لگی لپٹی نہ رکھے بلکہ صاف صاف بیان کرے ۱۲ منشی عفرلہ

۱۲ تاکہ ان کے منع کرنے پر بھی اس کا ترک کرنا درست نہ ہو فرض کام کو اگر ماں باپ یا شوہر منع کرے تو اس کا کہنا نہ مانو اور صرف مباح یا زیادہ سے زیادہ مستحب کام کو اگر وہ کسی مناسب وجہ سے منع کریں تو ان کا کہا مان جاؤ جس طرح نفل روزہ کے متعلق حکم ہے کہ عورت اپنے شوہر کی بلا اجازت نہ رکھے اگر وہ منع کر دے تو نہ رکھے ۱۲

اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے لیکن اگر کوئی ہلکی سی بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے فرشتہ تو ہے نہیں اس سے غلطی ہو گئی ہو تو بہ سے معاف ہو سکتی ہے ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد خراب نہ کرے البتہ اگر وہ اس بیجا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے تعلیم پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اس کو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے تعلیم فقیری کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ ان کا ظاہری مطلب خلاف شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے اسی طرح جو شعر اشعار خلاف شرع ہیں ان کو کبھی زبان سے نہ پڑھے تعلیم بعضے فقیر کہا کرتے ہیں کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیر کا راستہ اور ہے یہ فقیر گمراہ ہیں ان کو جھوٹا سمجھنا فرض ہے۔ تعلیم اگر پیر کوئی بات خلاف شرع بتلائے اس پر عمل درست نہیں اگر وہ اس پر ہٹ کرے تو اس سے مریدی توڑ دے تعلیم اگر اللہ کا نام لینے کی برکت سے دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں یا جاگتے میں کوئی آواز یا غیبی معلوم ہو تو بجز اپنے شیخ کے کسی سے ذکر نہ کرے نہ کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کرنے سے وہ دولت جاتی رہتی ہے۔ تعلیم اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر بتلایا اور کچھ مدت تک اس کا اثر یا مزہ دل پر کچھ معلوم نہ ہو تو اس سے تنگ دل یا پیر سے بد اعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ اللہ کا نام لینے کا دل میں ارادہ پیدا ہوتا ہے اور اس نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور ایسے اثر کا کبھی دل میں خیال نہ لائے کہ مجھ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت ہوا کرے مجھ کو ہونے والی باتیں معلوم ہو جایا کریں مجھکو خوب رونا آیا کرے مجھکو عبادت میں ایسی بے ہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر ہی نہ رہے کبھی کبھی یہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اگر ہو جائیں تو خدائے تعالیٰ کا شکر بجا لائے اور اگر نہ ہوں یا ہو کر کم ہو جائیں یا جاتی رہیں تو غم نہ کرے البتہ خدانہ کرے اگر شرع کی پابندی میں کمی ہونے لگے یا گناہ ہونے لگیں یہ بات البتہ غم کی ہے جلدی ہمت کر کے اپنی حالت درست کرے اور پیر کو اطلاع دے اور وہ جو بتائیں اس پر عمل کرے تعلیم دوسرے بزرگوں کی یا

۱ کیونکہ انبیا علیہم السلام کے سوا کوئی معصوم نہیں ہے کسی پیر یا کسی عالم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس سے بدگمان ہو کر اس سے پھر جانا بری بات ہے ۱۲ محشی غفرلہ

۲ ایسے ہی بعض جاہل فقیروں کے خلاف شرع جو قصے مشہور ہوتے ہیں ان سے بھی بچنا چاہیئے اگرچہ تاویل کر کے ان کے مطلب کو درست کر سکتے ہوں کیونکہ ایسے چٹکلوں کی ضرورت کیا ہے سیدھی سادی باتیں نصیحت کی یاد کرنی چاہئیں اتنے بیچ میں پڑنے کی کیا حاجت ہے مگر عام آدمی ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں اور جو ایسے چٹکلے پڑھتا ہو اس کو قابل تعریف جانتے ہیں اور جو پیر سیدھی سادی باتیں کرے اس کو پھیکا پیر سمجھتے ہیں یہ خیال غلط ہے ۱۲ محشی غفرلہ ولاسلافہ۔

دوسرے خاندان[1] کی شان میں گستاخی نہ کرے نہ اور جگہ کے مریدوں سے یوں کہے کہ ہمارے پیر تمہارے پیر سے یا ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے بڑھکر ہے ان فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے۔ تعلیم ۱۲ اگر اپنی کسی پیر بہن پر پیر کی مہربانی زیادہ ہو یا اس کو وظیفہ و ذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اس پر حسد نہ کرے۔

مرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیئے

(۱) ضرورت[1] کے موافق دین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پاچھ کر (۲) سب گناہوں سے بچے (۳) اگر کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرے (۴) کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے کسی کی برائی نہ کرے (۵) مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے (۶) اگر اس کی خطا پر کوئی ٹوکے اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کرے (۷) بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا۔ (۸) بہت نہ ہنسے[1] بہت نہ بولے خاص کر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے (۹) کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے (۱۰) شرع کا ہر وقت خیال رکھے (۱۱) عبادت میں سستی نہ کرے (۱۲) زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔ (۱۳) اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے سب کی خدمت کرے بڑائی نہ چاہے (۱۴) اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے (۱۵) بددین آدمی سے دور بھاگے (۱۶) دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے کسی پر بدگمانی نہ کرے اپنے عیبوں کو دیکھا کرے اور ان کی درستی کیا کرے (۱۷) نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے (۱۸) دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو (۱۹) اگر اللہ کے نام میں مزہ آئے دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر

[1] پیروں کے خاندان بہت سے ہیں جیسے چشتی۔ نقشبندی۔ قادری۔ سہروردی وغیرہ ۱۲ محشی

[1] مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ کے ضروری مسئلے دیکھے اور وہ باتیں جن کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے یا جن کا عقیدہ رکھنا شرک یا بدعت ہے ان کو سمجھے اور وہ باتیں جانے جن سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور وہ باتیں سمجھ لے جن سے خرید و فروخت ناجائز ہوتی ہے یا کن کن صورتوں میں سود ہوتا ہے جو حرام ہے ۱۲

[1] بہت ہنسنے کی ممانعت اور زیادہ رونے کا حکم قرآن شریف میں خدائے تعالیٰ نے دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری عمر میں کبھی کھل کھلا کر نہیں ہنسے ۱۲ محشی غفرلہ

بجالائے (۲۰) بات نرمی سے کرے (۲۱) سب کاموں کے لئے وقت مقرر کرلے اور پابندی سے اس کو بنا ہے (۲۲) جو کچھ رنج و غم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے پریشان نہ ہو اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھکو ثواب[1] ملے گا (۲۳) ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا[2] کے کاموں کا ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے (۲۴) جہانتک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے خواہ دنیا کا یا دین کا (۲۵) کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے (۲۶) خدائے تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے (۲۷) خدائے تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے (۲۸) نعمت تھوڑی ہو یا بہت اُس پر شکر بجالائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو (۲۹) جو اس کی حکومت میں ہیں اُن کی خطا و قصور سے درگذر کرے (۳۰) کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو چھپائے البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو (۳۱) مہمانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور درویشوں کی خدمت کرے (۳۲) نیک صحبت[3] اختیار کرے (۳۳) ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے (۳۴) موت کو یاد رکھے (۳۵) کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے گناہ پر توبہ کرے (۳۶) جھوٹ ہرگز نہ بولے (۳۷) جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے (۳۸) شرم و حیا اور بردباری سے رہے ان باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں (۴۰) اللہ تعالےٰ سے دعا کیا کرے کہ وہ نیک راہ پر قائم رکھے ؛

---

[1] کیونکہ مومن آدمی کو ذرا ذرا سے نقصان پر اجر ملتا ہے لیکن صبر اور تحمل کا ٹھیک ہونا شرط ہے ۱۲

[2] کیونکہ ہر دم دنیا کا حساب کتاب رکھنے سے دنیا کی محبت غالب ہوتی ہے اور دنیا کی محبت بتایا جاچکا ہے کہ ہر گناہ اور قصور کی جڑ ہے چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ جتنے گناہ آدمی کرتا ہے سب کی اصل کسی نہ کسی درجہ میں دنیا ہی نکلتی ہے سچ فرمایا ہے ولا تجعل الدنیا اکبر همک ولا مبلغ علمک من الدنیا ۱۲

[3] صحبت سے زیادہ جلد اور تیز اثر لانے والی کوئی دوسری چیز نہیں جس کی صحبت ہوگی اسی کا اثر آئے گا اور قیامت کے دن آدمی اپنے ہم صحبت کے ساتھ ہوگا اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ہمیشہ بری صحبت سے بچاؤ اس میں دین اور دنیا دونوں کا نفع ہے ۱۲ مجتبیٰ -

رسول[1] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب کا اور بُری باتوں کے عذاب کا بیان تاکہ نیکیوں کی رغبت ہو اور برائیوں سے نفرت ہو

نیّت خالص رکھنا

(۱) ایک شخص نے پکار کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا نیت کو خالص رکھنا[ف] مطلب یہ ہے کہ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سارے[ع] کام نیت کے ساتھ ہیں[ف] مطلب یہ کہ اچھی نیّت ہو تو نیک کام پر ثواب[ع] ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا۔

دکھلاوے کے واسطے کوئی کام کرنا

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب سنوائیں گے اور جو شخص دکھلانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب دکھلائیں گے (۴) اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھوڑا سا دکھلاوا بھی ایک طرح کا شرک ہے۔

قرآن وحدیث کے حکم پر چلنا

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت میری اُمّت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے اس وقت جو شخص میرے طریقے کو تھامے رہے اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملیگا

(۶) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اس کو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی

ع۱ - از ترغیب و ترہیب منذری ۱۲

ع۲ اور اسی طرح بُری نیت سے عذاب ہوتا ہے

---

[1] لفظ عن عمر بن الخطاب رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما لامرء ما نوی الی آخرہ ۱۲ مشکوٰۃ شریف

[2] عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ ۱۲

[3] وفی معناہ ما عن محمود بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر قال الریاء رواہ احمد ۱۲۔

[4] لفظہ من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید ۱۲ مشکوٰۃ شریف

[5] لفظہ وعن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی المؤطا ۱۲ مشکوٰۃ شریف ص ۳۱

قرآن دوسری نبی کی سنت یعنی حدیث ✤

نیک کام کی راہ نکالنا یا بُری بات کی بنیاد ڈالنا

(۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نیک راہ نکالے پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا ثواب بھی ملے گا اور جتنوں نے اس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اُس کو ثواب ملے گا اور اُن کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی اور جو شخص بُری راہ نکالے پھر اور لوگ اُس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا بھی گناہ ہوگا اور جتنوں نے اُس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں بھی کمی نہ ہوگی ف مثلاً کسی نے اپنی اولاد کی شادی میں رسمیں موقوف کریں یا کسی بیوہ نے نکاح کرلیا اور اس کی دیکھا دیکھی اوروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والی کو ہمیشہ ثواب ہوا کرے گا ✤

دین کا علم ڈھونڈھنا

(۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اُس کو دین کی سمجھ دے دیتے ہیں ف یعنی مسئلہ مسائل کی تلاش اور شوق اُس کو ہو جاتا ہے۔

دین کا مسئلہ چھپانا

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپا لیوے تو قیامت کے دن اُس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی ف اگر تم سے کوئی مسئلہ پوچھے اور تم کو خوب یاد ہو تو سستی اور انکار مت کیا کرو اچھی طرح سمجھا دیا کرو ✤

مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر علم ہوتا ہے وہ علم والے پر وبال ہوتا ہے بجز اس شخص کے جو اُس کے موافق عمل کرے ف دیکھو کبھی برادری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلے کے خلاف نہ کرنا ✤

۱؎ لفظ عن بلال بن الحارث المزنی قال قال رسول اللہ من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہ اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزار ہم شیئا رواہ الترمذی ۱۲

۲؎ لفظہ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین ۱۲

۳؎ لفظہ من ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار رواہ احمد وابو داؤد مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۴

۴؎ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علم لا ینتفع بہ کمثل کنز لا ینفق منہ فی سبیل اللہ یعنی جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی خزانہ ہو کہ اُس میں سے اللہ کے نام کا بالکل نہ دیا جائے ۱۲

پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

(۱۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے[۱]

وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہونچانا

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو ایسی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ دھل[ع] جاتے ہیں ف ناگواری کبھی سستی سے ہوتی ہے کبھی سردی سے[۲]

مسواک کرنا

(۱۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کرکے پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک کئے پڑھی جائیں۔[۳]

وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہونچانا

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر ایڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ بڑا عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا ف انگوٹھی چھلا چوڑیاں چھڑے اچھی طرح ہلا کر پانی پہنچایا کرو اور جاڑوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں خوب پانی سے تر کیا کرو اور بعضی عورتیں منھ سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں ان سب باتوں کا خیال رکھو۔[۴]

عورتوں کا نماز کے لئے باہر نکلنا

(۱۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لئے سب سے اچھی مسجد ان کے گھروں کے اندر کا درجہ ہے ف معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا[۵]

---

[۱] لفظ استنزہوا عن البول فان عامۃ عذاب القبر منہ ۱۲

[۲] عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحوا اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ ۱۲

[۳] وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفضل الصلوٰۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا رواہ البیہقی ۱۲ مشکوٰۃ شریف ص۴۵

[۴] لفظ عن عبد اللہ بن عمرو قال رجعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ حتی اذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضأنا وہم عجال فانتہینا الیہم واعقابہم تلوح لم یمسہا الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواہ مسلم ۱۲ مشکوٰۃ شریف

ع اس لئے کہ احتیاط نہ کرنے میں قوی احتمال ہے کہ نجاست اس مقدار تک پہنچ جاوے جس کے ہوتے ہوئے نماز درست نہیں ہوتی اور جب نماز صحیح نہ ہوئی تو عذاب کا ہونا ظاہر ہے ۱۲

ع یہاں گناہ سے گناہ صغیرہ مراد ہیں جو ہمیشہ وضو سے معاف ہوتے ہیں مگر ناگواری کی حالت میں وضو کرنے سے بہت کثرت سے معاف ہوتے ہیں اور جب گناہ نہیں ہوتے تو جنت میں بڑے بڑے درجے بلند کئے جاتے ہیں ۱۲ محشی

نہیں اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جب اس کے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملانے کو یا رسموں کے پورا کرنے کو گھر سے نکلنا تو کتنا بُرا ہو گا۔

نماز کی پابندی

(۱۶) فرمایا رسول اللہ[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے کے سامنے ایک گہری نہر بہتی ہو اور وہ اُس میں پانچ وقت نہایا کرے ف مطلب یہ کہ جیسے اُس شخص کے بدن پر ذرا میل نہ رہے گا اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اُس کے سارے گناہ دُھل جائیں گے (۱۷) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔

اول وقت نماز پڑھنا

(۱۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ[2] علیہ وسلم نے کہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کی خوشی ہوتی ہے ف بیبیو تم کو جماعت میں جانا تو ہے ہی نہیں پھر کیوں دیر کیا کرتی ہو۔

نماز کو بُری طرح پڑھنا

(۱۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بے وقت نماز پڑھے اور وضو اچھی طرح نہ کرے اور جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کالی بے نور ہو کر جاتی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے مجھ کو برباد کیا یہاں تک کہ جب اپنی خاص جگہ پہونچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اُس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے ف بیبیو نماز تو اسی واسطے پڑھتی ہو کہ ثواب ہو پھر اس طرح کیوں پڑھتی ہو کہ اُلٹا گناہ ہو۔

نماز میں اُوپر یا اِدھر اُدھر دیکھنا

(۲۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نماز میں اُوپر مت دیکھا کرو کبھی تمہاری نگاہ چھین لے جائے (۲۱) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر دیکھے اللہ تعالےٰ اس کی نماز کو اُسی پر اُلٹا

[1] لفظ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایتم لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ہل یبقی من درنہ شیٔ قالوا لا یبقی من درنہ شیٔ قال فذالک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا متفق علیہ ۱۲ مشکوٰۃ شریف ص ۵۷

[2] لفظ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ والوقت الآخر عفو اللہ رواہ الترمذی ۱۲

[3] وفی معناہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الصلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا رواہ مسلم ۱۲ صفحہ ۶۰

[4] عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتہین اقوام عن رفعہم ابصارہم عند الدعاء فی الصلوٰۃ او لتخطفن ابصارہم رواہ مسلم ۱۲

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ایاک والالتفات فی الصلوٰۃ فان الالتفات فی الصلوٰۃ لمکتۃ فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضۃ رواہ الترمذی ۱۲

ہٹا دیتے ہیں ف یعنی قبول نہیں کرتے ۔

نماز پڑھتے کے سامنے سے نکل جانا

(۲۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نماز کے سامنے سے گذرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا اس کے نزدیک بہتر ہوتا سامنے سے نکلنے سے ف لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گذرنا درست ہے

نماز کو جان کر قضا کر دینا

(۲۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب خدا کے پاس جائے گا تو وہ غضب ناک ہوں گے ۔

قرض دے دینا

(۲۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصے ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے

غریب قرضدار کو مہلت دے دینا

(۲۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک قرض ادا کرنے کے وعدہ کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دے دیا اور جب اس کا وقت آجائے اور پھر مہلت دی تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپئے سے دونا روپیہ روزمرہ خیرات دیا ۔

قرآن پڑھنا

(۲۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے اور نیکی کا قاعدہ ہے کہ اس کے بدلے دس حصے ملتے ہیں اور میں (الٓمٓ) کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ف تو اس حساب سے تیس حرفوں پر تیس نیکیاں ملیں گی ۔

ع یعنی پورا ثواب نہیں ملتا ۱۲ مرقاۃ

۱ وعنہ ابی جہیم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری حال اربعین یوما او شہرا او سنۃ ۱۲ متفق علیہ

۲ وفی معناہ فی حدیث عبد اللہ ابن عمر ابن العاص وعن لم یجد فقط علیہما لم تکن لہ نورا ولا برہانا ولا نجاۃ و کان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف رواہ احمد ۱۲ مشکوٰۃ شریف ص ۵۹ ۔

۳ وعن ابی ہریرۃ ان النبی قال کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا تجاوز عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا فلقی اللہ فتجاوز عنہ ۱۲ متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۱

۴ وفی معناہ عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ علی رجل حق فمن آخرہ کان لہ بکل یوم صدقۃ ۱۲

۵ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرء حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف میم حرف رواہ الترمذی والدارمی ۱۲ مشکوٰۃ ص ۱۸۲

اپنی جان یا اولاد کو کوسنا

(۲۷) فرمایا رسول اللہ[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تو اپنے لئے بددعا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے اور نہ اپنے کار خدمت کرنے والے کے لئے اور نہ اپنے مال و متاع کے لئے کبھی ایسا نہ ہو کہ تمھارے کوسنے کے وقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ اس میں خدا سے جو مانگو اللہ تعالیٰ وہی کر دیں ۔

حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پہننا

(۲۸) فرمایا[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہوگا وہ بہشت میں نہ جائے گا دوزخ ہی اس کے لائق ہے (۲۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوئی کپڑا دس درہم کو خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے تن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اُس کی نماز قبول نہ کریں گے ف ایک درم چونی سے کچھ زائد ہوتا ہے ۔

دھوکا کرنا

(۳۰) فرمایا[3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہم لوگوں میں سے دھوکا بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے ف خواہ کسی چیز کے بیچنے میں دھوکا ہو یا اور کسی معاملہ میں سب برا ہے

قرض لینا

(۳۱) فرمایا[4] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرجائے اور اس کے ذمے کسی کا کوئی دینار یا درہم رہ گیا ہو تو وہ اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا جہاں نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا ف دینار سونے کا دس درہم کی قیمت کا ہوتا ہے (۳۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے جو شخص مرجائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا مددگار ہوں اور جو شخص مرجائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اُس شخص کی نیکیوں سے لے لیا جائے گا اور اس روز دینار درہم کچھ نہ ہوگا ف مددگار کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کا بدلہ اُتار دوں گا ۔

[1] وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعو علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ یسال فیہا عطاء فیستجیب لکم رواہ مسلم ۱۲ صفحہ ۱۹۴

[2] وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولی بہ رواہ احمد والدارمی ۱۲ صفحہ ۲۴۲

[3] وفی معناہ عن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من باع عیبا لم ینبہ لم یزل الملائکۃ تلعنہ ۱۲ رواہ ابن ماجہ

[4] وفی معناہ عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الدین ماسور بدینہ یشکو الی ربہ الوحدۃ یوم القیمۃ رواہ فی السنۃ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفس المومن معلقۃ بدینہ حتی یقضی عنہ رواہ الشافعی ۱۲ صفحہ ۲۵۲

مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا

(۳۳) فرمایا رسول[1] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقدور والے کا ٹالنا ظلم ہے ف جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا جس کی مزدوری چاہتی ہو اس کو خواہ مخواہ دوڑاتی ہیں جھوٹے وعدے کرتی ہیں کہ کل آنا پرسوں آنا اپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پروائی کرتی ہیں ٭

سود لینا دینا

(۳۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے[2] پر اور سود دینے والے پر لعنت فرمائی ہے ٭

کسی کی زمین دبا لینا

(۳۵) فرمایا رسول[3] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بالشت بھر زمین بھی ناحق دبالے اس کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جائے گا ٭

مزدوری فوراً دے دینا

(۳۶) فرمایا رسول[4] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مزدور کو اس کے پسینے خشک ہونے سے پہلے مزدوری دیدیا کرو (۳۷) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں میں خود دعویٰ کروں گا ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے کہ کسی مزدور کو کام پر لگایا اس سے کام پورا لے لیا اور اس کی مزدوری نہ دی ٭

اولاد کا مرجانا

(۳۸) فرمایا رسول[5] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو میاں بیوی مسلمان ہوں اور اُن کے تین بچے مرجائیں اللہ تعالیٰ اُن دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت میں داخل کریں گے بعضوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دو مرے ہوں اپنے فرمایا کہ دو میں بھی یہی ثواب ہے پھر ایک کو پوچھا آپ نے ایک میں بھی فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اُس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے کہ جو حمل گر گیا ہو وہ بھی اپنی ماں کو آنول[6] نال سے پکڑ کر بہشت کی طرف کھینچکر لے جائے

ع آنول نال اور نال ایک ہی بات ہے ۱۲

[1] وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بطل الغنی ظلم فاذا اتبع احدکم علی ملئ فلیتبع ۱۲ صف ۲۵۱

[2] عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء رواہ مسلم ۱۲ صف ۲۴۴

[3] عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من الارض فانہ یطوقہ یوم القیمۃ من سبع ارضین متفق علیہ ۱۲ صف ۲۵۴

[4] وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا الاجیر اجرۃ قبل ان یجف عرقہ رواہ ابن ماجۃ ۱۲ صف ۲۵۸ مشکوٰۃ

[5] وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسوۃ من الانصار لایموت لاحد لکن ثلثۃ من الولد فتحتسبہ الا دخلت الجنۃ فقالت امرۃ منہن او اثنان یا رسول اللہ قال او اثنان رواہ مسلم وعن العلاء ابن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یتوفی لہما ثلثۃ الا ادخلہما اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاہم فقالوا یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد ثم قال والذی نفس بیدہ ان السقط لیجر امہ بسبرہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ رواہ احمد مشکوٰۃ ص ۱۹۱ ٭

گا جبکہ مان نے ثواب کی نیت کی ہو ف یعنی ثواب کا خیال کر کے صبر کیا ہو ٭

غیر مردوں کے رو برو عورت کا عطر لگانا

(۳۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گذرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی بدکار ہے ف جہاں دیور۔ جیٹھ۔ بہنوئی۔ یا چچازاد ماموں زاد پھوپھی زاد بھائی کا آنا جانا ہو عطر نہ لگائے ٭

عورت کا باریک کپڑا پہننا

(۴۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی عورتیں نام کو تو کپڑا پہنے ہیں اور واقع میں ننگی ہیں ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھنے پائیں گی ٭

عورت کو مردوں کی سی وضع اور صورت بنانا

(۴۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہنا وا پہنے ف ہمارے ملک میں کھڑا جوتا یا اچکن مردوں کی وضع ہے عورت کو ان چیزوں کا پہننا حرام ہے ٭

شان دکھلانے کو کپڑا پہننا

(۴۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں نام و نمود کے واسطے کپڑا پہنے خدائے تعالیٰ اس کو قیامت میں ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگائیں گے ف مطلب یہ کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوب شان بڑھے سب کی نگاہ میرے ہی اوپر پڑے عورتوں میں یہ مرض بہت ہے ٭

کسی پر ظلم کرنا

(۴۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو مفلس کیسا ہوتا ہے انھوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال و متاع نہ ہو آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے

۱؎ وفی معناہ عن عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لن یصلح ان یری منہا الا ہذا وہذا واشار الی وجہہ وکفیہ رواہ ابو داود ۱۲

۲؎ وعنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال رواہ البخاری ۱۲

۳؎ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیمۃ رواہ احمد ۱۲ مشکوۃ ص ۲۷۵

۴؎ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم وقذف ہذا واکل مال ہذا وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایا ہم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار ۱۲ ص ۴۳۵ مشکوۃ

کہ قیامت کے دن نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ سب لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کسی کو بُرا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھا لیا تھا۔ اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں کچھ دوسرے کو مل گئیں اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

رحم اور شفقت کرنا

(۴۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے۔

اچھی بات دوسروں کو بتلانا اور بُری بات سے منع کرنا

(۴۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹا دے اور اگر اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کر دے اور اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو تو دل سے بُرا سمجھے اور یہ دل سے بُرا سمجھنا ایمان کا ہارا درجہ ہے ف بیبیو اپنے بچوں اور نوکروں پر تمہارا پورا اختیار ہے ان کو زبردستی نماز پڑھواؤ اگر ان کے پاس کوئی تصویر کاغذ کی یا مٹی کی یا چینی کی یا کپڑے کی دیکھو یا کوئی بیہودہ کتاب دیکھو فوراً توڑ پھوڑ ڈالو ان کو ایسی چیزوں کے لئے یا آتشبازی اور کنکوے کے لئے یا دیوالی کی مٹھائی کے کھلونے کے لئے پیسے مت دو۔

مسلمان کا عیب چھپانا

(۴۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا عیب چھپائیں گے اور جو شخص مسلمان کا عیب کھولدے اللہ تعالیٰ اس کا عیب کھول دیں گے یہاں تک کہ کبھی اس کو گھر میں بیٹھے فضیحت کر دیتے ہیں۔

ف ہو مروی فی حدیث طویل عن ابی عمر مرفوعا ص ۴۲۲ مشکوٰۃ

۱؎ عن جریر ابن عبد اللہ قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس متفق علیہ ۱۲

۲؎ عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم ۱۲ ص ۴۳۶ مشکوٰۃ

۳؎ وفی معناہ عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای عورۃ فسترہا کان کمن احیی موؤدۃ رواہ احمد وعن معاذ ابن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مؤمنا من منافق بعث اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیمۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یریدبہ شینہ حبسہ اللہ علی جسر جہنم حتی یخرج مما قال رواہ ابوداؤد ۱۲

کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا

(۴۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں خوشی ظاہر مت کرو اللہ تعالےٰ تو اس پر رحم کریں گے اور تم کو اس میں پھنسا دیں گے ؎

کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

(۴۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلاوے تو جب تک یہ عار دلانے والا اس گناہ کو نہ کرے گا اس وقت تک نہ مرے گا ف یعنی جس گناہ سے اُس نے توبہ کر لی ہو پھر اُس کو یاد دلا کر شرمندہ کرنا بُری بات ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت کے طور پر تو کہنا درست ہے لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھ کر یا اس کو رسوا کرنے کے واسطے کہنا پھر بھی بُرا ہے۔

چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

(۴۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے کو بہت بچائیو کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ان کا مواخذ کرنیوالا بھی موجود ہے ف یعنی فرشتہ ان کو بھی لکھتا ہے پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے ؎

ماں باپ کا خوش رکھنا

(۵۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے

رشتے داروں سے بدسلوکی کرنا

(۵۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جمعے کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادت درگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اُس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

عہ والدین کے حقوق کا تفصیلی بیان بہشتی گوہر کے ضمیمہ میں اور ازالۃ الدین میں کیا گیا ہے ۱۲

ے عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظہر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ و تبتلیک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ۱۲ صف ۴۱۴

ے عن خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی ۱۲ صف ۴۱۴

ے عن عبد اللہ ابن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب فی رضی الوالد و سخط الرب فی سخط الوالد ۱۲ صف ۴۱۹ مشکوٰۃ شریف

ے فی معناہ عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنزل الرحمۃ علی قوم فیہم قاطع رحم رواہ البیہقی یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت اس قوم پر نہیں اترتی کہ جس میں کوئی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا ہو ۱۲۔

بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا

(۵۲) فرمایا رسول[1] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے ذمے رکھے بہشت میں اس طرح پاس پاس رہیں گے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتلایا اور دونوں میں تھوڑا فاصلہ رہنے دیا (۵۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے واسطے پھیرے جتنے بالوں پر کہ اس کا ہاتھ گزرا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ احسان کرے جو کہ اس کے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں ؛

پڑوسی کو تکلیف دینا

(۵۴) فرمایا رسول[2] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھکو تکلیف دی اس نے خدائے تعالیٰ کو تکلیف دی اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑے وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالیٰ سے لڑا ف مطلب یہ کہ بے وجہ یا ہلکی ہلکی باتوں پر اس سے رنج و تکرار کرنا برا ہے ؛

مسلمان کا کام کر دینا

(۵۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس[3] کے کام میں ہوتے ہیں ؛

شرم اور بے شرمی

(۵۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے بے شرمی بدخوئی کی بات ہے اور بدخوئی دوزخ میں لے جاتی ہے ف لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کرو جیسے بیاہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتیں ایسی شرم بے شرمی سے بھی بدتر ہے

[1] عن سہیل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ہکذا اشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینہما شیئا ۱۲ صحیح ۲۲۷

[2] قلت فی معناہ عن عبدالرحمن ابن ابی قراد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یحب اللہ ورسولہ او یحبہ اللہ ورسولہ فلیصدق حدیثہ اذا حدث ویؤد امانتہ اذا ائتمن ویحسن جوار من جارہ ۱۲ صحیح ۴۲۷

[3] نفظ کان اللہ فی عون العبد ما کان فی عون اخیہ وفی حاجتہ اخیہ او کما قال ۱۲

[4] وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار صحیح ۴۳۱

خوش خلقی اور بد خلقی

(۵۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے پتھر کو پگھلا دیتا ہے اور بد خلقی عبادت کو اسطرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے (۵۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[۱] نے کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ پیارا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے نزدیکی والا شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھکو برا لگنے والا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے دور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق برے ہوں ٭

[۱] عن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من خیارکم احسنکم اخلاقا رواہ البخاری ۱۲ صفحہ ۹۱۲۰

نرمی اور روکھاپن

(۵۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالےٰ مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ سختی پر نہیں دیتے (۶۰) فرمایا رسول[۲] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محروم رہا نرمی سے وہ ساری بھلائیوں سے محروم ہو گیا ٭

[۲] عن جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یحرم الرفق یحرم الخیر رواہ مسلم ۱۲ وعن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالےٰ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف ومالا یعطی علی ماسواہ رواہ مسلم ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۳۱

کسی کے گھر میں جھانکنا

(۶۱) فرمایا رسول[۳] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک اجازت نہ لے لے کسی کے گھر میں جھانک کر نہ دیکھے اور اگر ایسا گیا تو یوں سمجھو کہ اندر ہی چلا گیا ف بعضی عورتوں کو ایسی شامت سوار ہوتی ہے کہ دولہا دلہن کو جھانک جھانک کر دیکھتی ہیں بڑی بے شرمی کی بات ہے حقیقت میں جھانکنے میں اور کیواڑ کھول کر اندر چلے جانے میں کیا فرق ہے بڑے گناہ کی بات ہے ٭

[۳] اس کی وجہ یہ ہے کہ پردہ اسی واسطے شریعت نے مقرر کیا ہے کہ اجنبی مرد کی عورت پر اور اجنبی عورت کی مرد پر نظر نہ پڑے اور جب نظر پڑ گئی تو پردہ کس بات کا رہا ۱۲

کنسوئیں لینا یا باتیں کرنے والوں کے پاس جا گھسنا

(۶۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ پھونکا جاوے گا ٭

غصّہ کرنا

(۶۳) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجکو کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجکو جنّت میں داخل کردے آپ نے فرمایا کہ غصّہ مت کرنا اور تیرے لئے بہشت ہے

بولنا چھوڑ دینا

(۶۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور جو تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور اسی حالت میں مرجائے وہ دوزخ میں جائے گا ؛

کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا

(۶۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہہ دے کہ او کافر تو ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کردے (۶۶) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ (۶۷) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے آسمان کے دروازے بند کرلئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اُترتی ہے وہ بھی بند کرلی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانہ نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر نہیں تو اُس کے کہنے والے پر پڑتی ہے ف بعضی عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں کسی کو بے ایمان کہہ دیتی ہیں یہ بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور یا اور کسی چیز کو ؛

کسی مسلمان کو ڈرا دینا

عہ سائل کو غصّہ کی اصلاح کی ضرورت تھی مرض کے موافق طبیب روحی صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج بتلا دیا ۱۲ محشی

عہ۔ مطلب یہ ہے کہ کسی دنیاوی وجہ سے بولنا چھوڑ دے ۱۲ محشی

سہ۔ یعنی گناہ میں گویا دونوں باتیں برابر ہیں اور یہی مطلب ہے اس کے آگے کی حدیث کا ۱۲ محشی

۱ عن ابی ہریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال لا تغضب ۱۲ رواہ البخاری ص ۹۰۳ ج ۲

۲ عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما الذی یبدأ بالسلام ۱۲ بخاری و مسلم صفحہ ۳۲۷ ج ۲

۳ عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اہلا والا رجعت الی قائلہا ۱۲ ابوداؤد ۱۲

(۶۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈراوے (۶۹) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناحق[1] اس طرح نگاہ بھر کر دیکھے کہ وہ ڈر جائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو ڈرائیں گے ف اور اگر کسی خطا قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے ۔

مسلمان کا عذر قبول کر لینا

(۷۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر کرے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہ آنے پائے گا ف یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے اور پھر وہ معاف کرائے تو معاف کر دینا چاہیئے ۔

چغلی کھانا[2]

(۷۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چغلخور جنت میں نہ جائے گا ۔

غیبت کرنا[3]

(۷۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اس کے پاس لائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو کھا پس وہ شخص اس کو کھائے گا اور ناک بھوں چڑھاتا جائے گا اور غل مچاتا جائے گا ۔

کسی پر بہتان لگانا

(۷۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کو ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے لہو اور پیپ کے جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دیں گے یہاں تک کہ اپنے کہے سے باز آئے اور توبہ کرے ۔

کم بولنا[4]

(۷۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چپ رہتا ہے بہت آفتوں سے

[1] یعنے بلا استحقاق ۔ اور اگر اس کی کوئی خطا ہو اور اس پر بطور نصیحت اس کو گھورے اور خفا ہو تو جائز ہے اور بدلہ بھی لینا درست ہے بشرطیکہ اپنی طرف سے کچھ زیادتی نہ ہو جائے مگر چونکہ اس کا صحیح اندازہ دشوار ہے اس لئے احتیاط اس میں ہے کہ معافی دیدے ۱۲

[2] عن حذیفہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ وفی روایۃ مسلم تمام ۱۲ صفحہ ۴۱۱

[3] حدیث میں تو یہ مضمون بلفظہ موجود ہے اور قرآن کریم میں اس کے قریب ہے کہ ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ یعنی تم میں کا کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کا ایک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو ضرور تم اس کو برا جانو گے ۱۲

[4] عن عبداللہ ابن عمرو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا رواہ احمد والدارمی ۱۲ صفحہ ۴۱۳ مشکوۃ شریف

بچا رہتا ہے (۷۵) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ کے ذکر کے اور باتیں زیادہ مت کیا کرو کیونکہ سوائے اللہ کے ذکر کے بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو ۞

اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا

(۷۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے واسطے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیتے ہیں ف یعنی ذلیل کر دیتے ہیں ۞

اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا

(۷۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا آدمی جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا ۞

سچ بولنا اور جھوٹ بولنا

(۷۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سچ بولنے کے پابند رہو کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھلاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھلاتا ہے اور جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں ۞

ہر ایک کے منہ پر اُسی کی سی بات کہنا

(۷۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے دو منہ ہوں گے قیامت میں اس کی دو زبانیں ہوں گی آگ کی ف دو منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے منہ پر اُس کی سی کہہ دی اور اس کے منہ پر اس کی سی کہہ دی ۞

اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا

(۸۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائے اس نے کفر کیا یا یوں فرمایا کہ اُس نے شرک کیا ف جیسے بعضے آدمیوں کی عادت

ع یہ کفر اور شرک حقیقی نہیں ہے بلکہ صورت شرک اور کفر کی سی ہے اور پہلے بعض حصوں میں اس کی تحقیق گذر چکی ہے ۱۲

۷۴۷

۱ عن عمر قال رہو علی المنبر یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تواضع للہ رفع اللہ فہو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس عظیم ومن تکبر وضعہ اللہ فہو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر حتی لہو اہون علیہم من کلب او خنزیر ۱۲ صفحہ ۴۳۲

۲ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر ۱۲ صفحہ ۴۳۳

۳ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ الی آخرہ الحدیث ۱۲ صفحہ ۴۱۲

۴ عن عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذا وجہین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ لسانا من نار ۱۲ الدارمی ۱۲

۵ وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک رواہ الترمذی ۱۲ صفحہ ۲۹۶

ہوتی ہے اس طرح قسم کھاتے ہیں تیری جان کی قسم۔ اپنے دیدوں کی قسم۔ اپنے بچے کی قسم یہ سب منع ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایسی قسم کبھی منہ سے نکل جائے تو فوراً کلمہ پڑھ لے ✤

ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو

(۸۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم میں اس طرح کہے کہ مجھ کو ایمان نصیب نہ ہو تو اگر وہ جھوٹا ہوگا تب تو جس طرح اس نے کہا ہے اسی طرح ہو جائے گا اور اگر سچا ہوگا تب بھی ایمان پورا نہ رہے گا ف اسی طرح یوں کہنا کہ کلمہ نصیب نہ ہو یا دوزخ نصیب ہو یہ سب قسمیں منع ہیں یہ عادت چھوڑنی چاہیئے۔

راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جس کے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو

(۸۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا راستے میں اس کو ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی ملی اس نے اس کو راستے سے الگ کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اس کو بخش دیا ف اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز راستے میں ڈالنا بُری بات ہے بعضی بے تمیز عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ آنگن میں پیڑھی بچھا کر بیٹھتی تھیں آپ تو اُٹھ کھڑی ہوئی اور پیڑھی وہیں چھوڑ دی بعضی دفعہ چلنے والے اس میں اُلجھ کر گر جاتے ہیں اور منہ ہاتھ ٹوٹتا ہے اسی طرح راستے میں کوئی برتن چھوڑ دینا یا چارپائی یا کوئی لکڑی یا سل بٹہ ڈالنا سب بُرا ہے

وعدہ اور امانت پورا کرنا

(۸۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں ف اور جس کو عہد کا خیال نہیں اس میں دین نہیں

کسی پنڈت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا

(۸۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غیب کی باتیں بتلانے والے کے

ف یعنی ایسے لوگوں کا دین اور ایمان ناقص ہے ۱۲

لہ وعن ثابت بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی ملۃ غیر الاسلام کاذبا فہو کما قال وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال انی بری من الاسلام فان کان کاذبا فہو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما رواہ ابوداؤد صفحہ ۲۹۷ مشکوٰۃ

ف ایک حدیث میں ہے کہ ایمان کی بہت سی شاخیں ہیں سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے ۱۲

ف لفظ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ او کما قال ۱۲

ہ وعن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسئلہ عن شئی لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم ۱۲ صفحہ ۳۹۲

پاس آئے اور کچھ باتیں پوچھے اور اس کو سچا جانے اس شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی ف اس طرح اگر کسی پر جن بھوت کا شبہ ہوجاتا ہے بعضی عورتیں اس جن سے ایسی باتیں پوچھتی ہیں کہ میرے میاں کی نوکری کب لگ جائے گی میرا بیٹا کب آئے گا یہ سب گناہ کی باتیں ہیں ۔

کتا پالنا یا تصویر رکھنا

(۸۵) فرمایا رسول اللہ[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے ف یعنی رحمت کے فرشتے نہیں آتے بچوں کے کھلونے جو تصویر دار ہوں وہ بھی منع ہیں ۔

بدون لاچاری کے اُلٹا لیٹنا

(۸۶) رسول اللہ[2] صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو پیٹ کے بل لیٹا تھا آپ نے اس کو اپنے پاؤں سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے ۔

کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

(۸۷) رسول اللہ[3] صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں ۔

بدشگونی اور ٹوٹکا

(۸۸) فرمایا رسول اللہ[4] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدشگونی شرک ہے (۸۹) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹوٹکا شرک ہے ۔

دُنیا کی حرص نہ کرنا[5]

(۹۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی حرص نہ کرنے سے دل کو بھی چین ہوتا ہے اور بدن کو بھی آرام ملتا ہے (۹۱) اور فرمایا رسول اللہ[6] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بہت سی بکریوں میں دو خونی بھیڑیے چھوڑ دیئے جائیں جو اُن کو خوب چیریں پھاڑیں کھائیں تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی جتنی بربادی

[1] عن ابی طلحۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب و تصاویر متفق علیہ ۱۲ صفحہ ۳۸۵

[2] عن ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ لا یحبہا اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی ۱۲ صفحہ ۴۲ مشکوٰۃ شریف محمد حیات غفرلہ۔

[3] عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیٔ فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس و بعضہ فی الظل فلیقم رواہ ابو داؤد ۱۲ صفحہ ۴۰۵

[4] عن قطن ابن قبیصۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت رواہ ابو داؤد ۱۲

[5] وعنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہرم آدم و یشب منہ اثنان الحرص علی المال والحرص علی العمر ۱۲ صفحہ ۴۴۹

[6] عن کعب بن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ۱۲

آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے

موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کیلئے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کے لئے وقت کو غنیمت سمجھنا

(۹۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چیز کو بہت یاد کیا کرو جو ساری لذتوں کو قطع کر دے گی یعنی موت (۹۳) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور جب شام کا وقت تم پر آئے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور بیماری آنے سے پہلے اپنی تندرستی سے کچھ فائدہ لے لو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ پھل اٹھالو ف مطلب یہ کہ تندرستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اس کو لگائے رکھو ورنہ بیماری اور موت میں پھر کچھ نہ ہو سکے گا

بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

(۹۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو جو دکھ۔ مصیبت۔ بیماری رنج پہنچتا ہے یہاں تک کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالےٰ اس کے گناہ معاف کرتے ہیں ؛

بیمار کو پوچھنا

(۹۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں ؛

مُردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا

(۹۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مردے کو غسل دے تو گناہوں سے ایسا

ع یعنی صغیرہ گناہوں سے ۱۲ محشی

۱ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مایصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا سقم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ ۱۲ متفق علیہ

۲ عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیا الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح الخ ۱۲ صفحہ ۱۳۵

پاک ہوجاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور جو کسی مُردے پر کفن ڈالدے تو اللہ تعالےٰ اس کو جنّت کا جوڑا پہنائیں گے اور جو کسی غمزدہ کو تسلّی کرے اللہ تعالیٰ اس کو پرہیزگاری[ع] کا لباس پہنائیں گے اور اس کی رُوح پر رحمت بھیجیں گے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلّی دے اللہ تعالیٰ اُس کو جنّت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی دو جوڑے پہنائیں گے کہ ساری دنیا بھی قیمت میں اُن کے برابر نہیں۔

چلّا کر اور بیان کرکے رُونا

(۹۷) رسول[۱] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرکے رونے والی عورت پر اور جو عورت سننے میں شریک ہو اس پر لعنت فرمائی ہے ف بیبیو خدا کے لئے اس کو چھوڑ دو۔

یتیم کا مال کھانا

(۹۸) فرمایا رسول[ع] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں بعضے آدمی اس طرح قبروں سے اٹھیں گے کہ اُن کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے کسی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ[ع] نے قرآن میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں ف ناحق کا مطلب یہ ہے کہ اُن کو وہ مال کھانے کا اُس میں سے اُٹھانے کا شرع سے کوئی حق نہیں بیبیو ڈرو ہندوستان میں ایسا بُرا دستور ہے کہ جہاں خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مرا سارے مال پر بیوہ نے قبضہ کیا پھر اُسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مصلیوں کا کھانا سب کچھ کرتی ہیں حالانکہ اس میں ان یتیموں کا حق ہے اور سارے خرچ سابھے میں سمجھتی ہیں اور ویسے بھی رُوز کے خرچ میں اور پھر ان بچّوں کے بیاہ شادی میں جس طرح اپنا جی چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں شرع

[۱] عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ رواہ ابوداؤد ۱۲

[ع] قلت وقریب منہ یا عن ابی برزۃ قبلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی برودانی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ۱۲

[۲] یقظۃ ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ۱۲

ع یعنی تقویٰ رحمت فرمائیں گے ۱۲ محشی

سے کوئی مطلب نہیں اس طرح ساجھے کے مال سے خرچ کرنا سخت گناہ ہے ان کا حصہ الگ رکھدو اور اس میں سے خاص اُن ہی کے خرچ میں جو بہت لاچاری کے ہیں اٹھاؤ اور مہمانداری اور خیر خیرات اگر کرنا ہو اپنے خاص حصے سے کرو وہ بھی جب کہ شرع کے خلاف نہ ہو نہیں تو اپنے مال سے بھی درست نہیں خوب یاد رکھو نہیں تو مرنے کے ساتھ ہی آنکھیں کھل[عہ] جائیں گی

قیامت کے دن کا حساب کتاب

(۹۹) فرمایا رسول[۱] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے گا جب تک کہ چار باتیں اس[عہ] سے نہ پوچھی جائیں گی ایک[۱] تو یہ کہ عمر کس چیز میں ختم کی۔ دوسری[۲] یہ کہ جانے ہوئے مسئلوں پر کیا عمل کیا۔ تیسری[۳] یہ کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں اُٹھایا۔ چوتھی[۴] یہ کہ اپنے بدن کو کس چیز میں گھٹایا ف مطلب یہ کہ یہ سارے کام شرع کے موافق کئے تھے یا اپنے نفس کے موافق (۱۰۰) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں سارے حقوق ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ[عہ] والی بکری کے خاطر بدلہ لیا جائے گا ف یعنی اگر اس نے ناحق سینگ مار دیا ہوگا ✤

بہشت دوزخ کا یاد رکھنا

(۱۰۱) رسول[۲] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ دو چیزیں بہت بڑی ہیں ان کو مت بھولنا یعنی جنت[۱] اور دوزخ[۲] پھر یہ فرما کر آپ بہت روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آخرت کی باتیں جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم کو معلوم ہو جائیں تو جنگلوں کو چڑھ جاؤ اور اپنے سر پہ خاک ڈالتے پھرو ف بیبیو یہ ایک[۱۰۱]

عہ یعنی عذاب ہوگا ۱۲ محشی

عہ بہت سے متقی حساب سے مستثنیٰ بھی کئے جائیں گے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ۱۲ محشی

عہ اگرچہ جانور غیر مکلف ہیں مگر اظہار عدل کیلئے حق تعالیٰ ایسا کریں گے نہ باعتبار مکلف ہونے کے خوب سمجھ لو ۱۲ مرقاۃ

---

[۱] عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول قدما ابن آدم یوم القیمۃ حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ۱۲ اصف ۲۴۳

[۲] اور کچھ لوگ بے حساب بھی جنت میں جائیں گے چنانچہ اس حدیث میں ہے عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی ۱۲ مشکوۃ شریف صفحہ ۴۸۶

سوا ایک حدیثیں ہیں اور کئی جگہ اس کتاب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس حدیثیں[1] یاد کر کے میری اُمت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اٹھے گا تم ہمت کر کے یہ حدیثیں اوروں کو بھی سناتی رہا کرو انشاء اللہ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اُٹھو گی کتنی بڑی نعمت کیسی آسانی سے ملتی ہے

تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں۔ لوگ خدائی مال کو اپنی ملک سمجھنے لگیں۔ اور زکوٰۃ کو ڈانڈ کی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں اور مرد بیوی کی تابعداری[2] کرے اور ماں کی نافرمانی کرے اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمے ہوں یعنی بدذات[2] اور رذیل لالچی اور بدخلق اور جو جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اس کے سپرد ہو اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہم کو تکلیف نہ پہنچائیں اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے اور ناچنے گانے والی عورتوں کا رواج ہو جائے اور ڈھولک سارنگی طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں اور پچھلے لوگ امت کے پہلے بزرگوں[3] کو برا بھلا کہنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سُرخ آندھی آئے اور بعضے لوگ زمین میں دھنس جائیں اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سور کتے ہو جائیں اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تاگے میں پرو رکھے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے جھٹ جھٹ گرنے لگیں اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ

[1] اگر حفظ یاد نہ ہوں تو کتابوں سے نقل کر کے پہنچائے خواہ اس طرح پہنچائے کہ زبان سے ان کو سنائے یا کسی کتاب میں چھاپ دے یا ہاتھوں سے لکھ کر لوگوں میں مشہور کرے سب کی یہی فضیلت ہے ۱۲

[2] بدذات سے مراد وہی لوگ ہیں جن کی عادتیں اور اخلاق کمینہ ہوں خواہ کسی قوم اور برادری کے ہوں ۱۲

[3] اگرچہ یہ سب علامتیں حدیثوں میں ترتیب کے ساتھ ایک جگہ مذکور نہیں ہیں مگر حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے علامات قیامت میں سب کو حدیثوں کی کتابوں سے نکال کر لکھا ہے ۱۲

[2] از قیامت نامہ شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲

[2] یعنی خلاف شرع موقع پر ۱۲

بولنا ہر ہمجا جائے اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے اور حیا شرم جاتی رہے اور سب طرف کافروں کا زور ہو جائے اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں جب یہ ساری نشانیاں ہو چکیں اُس وقت سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں کی عملداری ہو جائے اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سے سیّدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اُس کے حکم احکام چلنے لگیں اُسی عرصہ میں رُوم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے دشمن جماعت شہر قسطنطین[1] پر چڑھائی کر کے اپنا عمل دخل کر لیں وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے ساتھ شامل کر کے اُس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاریٰ ملی موافق تھے اُن میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب[2] کی برکت سے فتح ہوئی مسلمان اس کے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی اسی میں بات بڑھ جائے یہاں تک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور شام کے ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل دخل ہو جائے اور یہ نصاریٰ اس دشمن جماعت سے صلح کر لیں اور پیچھے مسلمان مدینہ کو چلے جائیں اور خیبر[3] کے پاس تک نصاریٰ کی عملداری ہو جائے اس وقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ حضرت امام مہدی[4] علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیئے تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینے منوّرہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے لئے میرے سر نہ ہوں مدینہ منوّرہ سے مکّہ معظّمہ کو چلے جائیں گے اور اس زمانہ کے ولی جو ابدال کا درجہ رکھتے ہیں سب حضرت امام کی تلاش میں ہوں گے اور بعضے لوگ جھوٹ موٹ بھی دعویٰ مہدی ہونے کا کرنا شروع کر دیں گے غرض امام خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور حجر اسود

[1] اصل میں لفظ قسطنطنیہ ہے یہ شہر ترکوں کا دار الخلافت ہے قسطنطن بادشاہ کی طرف منسوب ہے ۱۲

[2] صلیب عربی لفظ ہے اس کے معنی سولی کے ہیں اس کی شکل کو عیسائی لوگ پوجتے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا ان کے عقیدے میں انکا سولی پر چڑھنا تمام امت عیسائی کے لئے کفارہ ہے لہذا صلیب بڑی برکت والی شے ہوئی ۱۲

[3] امام مہدی کے بارہ میں یہ حدیث ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسنؓ کو فرمایا تھا کہ یہ میرا بیٹا سیّد ہے جیسا کہ رسول خدا نے اس کا نام سیّد رکھا ہے اور قریب ہے کہ اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبی کے ہم نام ہو گا کہ اخلاق میں تو وہ تمہارے نبی کے مشابہ ہو گا مگر خلقت میں مشابہ نہ ہو گا پھر پورا قصہ ذکر کیا کہ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا ۱۲۔

[4] خیبر مدینہ کے پاس ایک جگہ ہے ۱۲ مخشی

اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے کہ بعضے نیک لوگ اُن کو پہچان لیں گے اور ان کو زبردستی گھیر گھار کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کر لیں گے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو سب لوگ جتنے وہاں موجود ہوں گے سُنیں گے وہ آواز یہ ہو گی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے ہوئے امام مہدیؑ ہیں اور حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں غرض جب آپ کی بیعت کا قصہ مشہور ہو گا تو مدینہ منوّرہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی تھیں وہ مکہ چلی آئیں گی اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیا سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بھی عرب کی بہت فوجیں اکٹھی ہو جائیں گی جب یہ خبر مسلمانوں میں مشہور ہو گی ایک شخص خراسان[1] سے حضرت امام کی مدد کے واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا جس کے لشکر کے آگے چلنے والے حصّے کے سپہ دار کا نام منصور ہو گا اور راہ میں بہت سے بد دینوں کی صفائی کرتا جائے گا اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد میں ہو گا اور سیّدوں کا دشمن ہو گا چونکہ حضرت امام بھی سیّد[2] ہوں گے وہ شخص حضرت امام کے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہنچے گی اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھیرے گی سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے صرف دو آدمی بچ جائیں گے جن میں سے ایک تو حضرت امام کو جا کر خبر دے گا اور دوسرا اس سفیانی کو خبر پہنچائے گا اور نصاریٰ سب طرف سے فوجیں جمع کریں گے اور مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کریں گے اس لشکر میں اس روز اسّی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئے حضرت امامؑ مکّے سے چل کر مدینے تشریف لائیں گے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی زیارت کر کے شام کے ملک کو روانہ ہوں گے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائیں گے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آ جائے گی حضرت امامؑ کی فوج تین حصّے ہو جائے گی ایک حصّہ تو بھاگ جائے گا، ایک حصّہ شہید ہو جائے گا اور ایک

---

[1] خراسان اصل میں مشرق کو کہتے ہیں مگر چونکہ یہ ملک بھی جو کہ ایران میں واقع ہے بجانب مشرق ہے یعنی فارس اور عراق سے اس لئے اس ملک کا یہ نام ہوا ۱۲ غیاث

[2] قولہ سیّد ہوں گے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ حسنؓ کی اولاد سے ہوں گے یا حسینؓ کی تو ممکن ہے کہ دونوں کی اولاد میں سے ہوں تو اظہر یہ ہے کہ باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے اس کی نظیر ایسے سمجھو کہ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک اسحٰق علیہ السلام دوسرے اسمٰعیل علیہ السلام تو حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں تو سینکڑوں نبی ہوئے جو انبیاء بنی اسرائیل کہے جاتے ہیں مگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں صرف ایک ہی نبی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے جو ایک ہی ان تمام نبیوں سے بڑھے ہوئے ہیں اسی طرح حضرت امام حسینؓ کی اولاد میں تو بہت سے امام ہوئے مگر حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے امام مہدیؑ ہوں گے جو خاتم الاولیا قرار دیئے جائیں گے ۱۲

کو فتح ہوگی اور اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہوگا کہ حضرت امام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کریں گے اور بہت سے مسلمان آپس میں قسم کھائیں گے کہ بے فتح کئے ہوئے نہ ہٹیں گے پس سارے آدمی شہید ہو جائیں گے صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امامؑ اپنے لشکر میں چلے آئیں گے اگلے دن پھر اسیطرح کا قصہ ہوگا کہ قسم کھا کر جائیں گے اور تھوڑے سے بچ کر آئیں گے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا آخر چوتھے روز یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کریں گے اور اللہ تعالےٰ فتح دیں گے اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہے گا اب حضرت امامؑ ملک کا بندوبست شروع کریں گے اور سب طرف فوجیں روانہ کریں گے اور خود ان سارے کاموں سے نپٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنے کو چلیں گے جب دریائے روم کے کنارے پر پہونچیں گے تو بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کریں گے جب یہ لوگ شہر کی فصیل[1] کے مقابل پہونچیں گے اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑیں گے اور کفار کو قتل کریں گے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کریں گے اور حضرت امامؑ سے جب بیعت ہوئی تھی اس وقت سے اس فتح تک چھ سال یا سات سال کی مدت گزرے گی حضرت امامؑ یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آگیا اور تمھارے خاندان میں فتنہ و فساد کر رہا ہے اس خبر پر حضرت امامؑ شام کی طرف سفر کریں گے اور تحقیق حال کے واسطے نو یا پانچ سواروں کو آگے بھیجدیں گے ان میں سے ایک شخص آکر خبر دے گا کہ وہ خبر محض غلط تھی ابھی دجال نہیں نکلا حضرت امام کو اطمینان ہو جائے گا اور پھر سفر میں جلدی نہ کریں گے اطمینان کے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہونچیں گے وہاں پہنچ کر تھوڑے ہی دن گزریں گے کہ دجال بھی نکل[2] پڑے گا اور دجال یہودیوں

[1] فصیل کے معنے فاصلہ کی چیز کے ہیں یہاں شہر پناہ یعنی وہ دیوار مراد ہے جو شہر کے آس پاس بنائی جاتی ہے ۱۲

[2] قیامت کی علامتیں دو قسم کی ہیں بعض تو وہ جن سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ قیامت اب نزدیک ہے ان میں سے ایک علامت دھواں ہے دوسری دجال کا نکلنا اور بعض علامات وہ ہیں جو خاص قیامت کے وجود ہی کے وقت ہوں گی ان میں سے مغرب کی طرف سے آفتاب کا طلوع ہونا اور زلزلہ اور آگ کا نکلنا ہے ۱۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر یہ بات واضح ہے کہ حق تعالےٰ کانا نہیں مگر مسیح دجال کانا ہوگا دائیں آنکھ میں اس کی ٹینٹ ہوگا ۱۲

کی قوم میں سے ہوگا اوّل شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور دعویٰ نبوت کا کرے گا پھر اصفہان میں پہنچے گا وہاں کے ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور خدائی کا دعویٰ شروع کر دے گا اسی طرح بہت سے ملکوں پر گذرتا ہوا یمن کی سرحد تک پہونچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے بددین ساتھ ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے قریب آکر ٹھیرے گا لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پائے گا پھر وہاں سے مدینے کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہوگا جس سے اندر نہ جانے پائے گا مگر مدینہ کو تین بار ہلائے[1] آئے گا اور جتنے آدمی دین میں سست اور کمزور ہیں سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہوں گے اور دجّال کے پھندے میں پھنس جائیں گے اس وقت مدینے میں کوئی بزرگ ہوں گے جو دجّال سے خوب بحث کریں گے دجّال جھلا کر ان کو قتل کر دے گا اور پھر چلا کر پوچھے گا اب تو میرے خدا ہونے کے قائل ہوتے ہو وہ فرمائیں گے کہ اب تو اور بھی یقین ہو گیا کہ تو دجّال ہے پھر وہ ان کو مارنا چاہے گا مگر اس کا کچھ بس نہ چلے گا اور ان پر کوئی چیز اثر نہ کرے گی وہاں سے دجّال ملک شام کو روانہ ہوگا جب دمشق کے قریب پہونچے گا اور حضرت امام وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہوں گے کہ عصر کا وقت آجائے گا اور مؤذن اذان کہے گا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اترتے نظر آئیں گے اور جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے پر آکر ٹھہریں گے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائیں گے حضرت امامؑ سب لڑائی کا سامان ان کے سپرد کرنا چاہیں گے وہ فرمائیں گے لڑائی کا انتظام آپ ہی رکھیں[2] میں خاص دجّال کے قتل کرنے کو آیا ہوں غرض جب رات گذر کر صبح ہوگی حضرت امامؑ لشکر کو آراستہ فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا ایک نیزہ منگا کر دجّال کی طرف بڑھیں گے اور اہل

[1] اس لئے کہ ایک بزرگ خدا کے نیک بندہ کو بلا گناہ قتل کیا یا اس وجہ سے کہ حدیث میں ہم کو پہلے سے بتلا دیا گیا ہے کہ مدینہ کی ایک بزرگ ہستی کو دجّال قتل کر دے گا اور تو نے اسی کے مطابق کیا لہٰذا یہ اور بھی تیرے دجّال ہونے کی دلیل ہو گئی ۱۲

[2] اس میں اس طرف اشارہ ہوگا کہ امامت اور پیشوائی تو تمہاری ہی ہے لیکن میں ایک فوجی کی مانند خاص دشمن کے قتل کے لئے بھیجا گیا ہوں یا اس سے امت محمدیہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور پیش امامت بھی حضرت امام مہدیؑ ہی کریں گے ۱۲

[3] عربی میں زلزلہ کہتے ہیں اور یہ لفظ اردو میں بھی مشہور ہے ۱۲

اسلام دجّال کے لشکر پر حملہ کریں گے اور بہت سخت لڑائی ہوگی اور اس وقت حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک نگاہ جائے وہاں تک سانس پہونچ سکے اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگا دیں وہ فوراً ہلاک ہو جائے دجّال حضرت عیسٰی السلام کو دیکھ کر بھاگے گا آپ اس کا پیچھا کریں گے یہاں تک کہ باب لُد ایک مقام ہے وہاں پہونچکر نیزے سے اس کا کام تمام کریں گے اور مسلمان دجّال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کریں گے پھر حضرت عیسٰی علیہ السّلام شہر دل شہر ولد تشریف لے جاکر جتنے لوگوں کو دجّال نے ستایا تھا سب کی تسلی کریں گے اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس وقت کوئی کافر نہ رہے گا پھر حضرت امامؑ کا انتقال ہو جائے گا اور سب بندوبست حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے ہاتھ میں آجائے گا پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے اُن کے رہنے کی جگہ جہاں شمال کی طرف کی آبادی ختم ہوئی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور اُدھر کا سمندر زیادہ سردی کی وجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ اس میں جہاز بھی نہیں چل سکتا حضرت عیسٰی علیہ السلام مسلمانوں کو خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لے جائیں گے اور یاجوج ماجوج بڑا اُدھم مچائیں گے آخر کو اللہ تعالیٰ اُن کو ہلاک کریں گے اور حضرت عیسٰی علیہ السّلام پہاڑ سے اُتر آئیں گے چالیس برس کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السّلام وفات فرمائیں گے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے میں دفن ہوں گے اور آپ کی گدی پر ایک شخص ملک یمن کے رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام جہجاج ہوگا اور قحطان کے قبیلے سے ہوں گے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے ان کے بعد آگے پیچھے اور کئی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہوں گی اور بُری باتیں بڑھنے لگیں گی اس وقت آسمان پر ایک دھواں سا چھا جائے گا اور زمین پر برسے گا جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو بے ہوشی ہوگی چالیس روز کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانہ کے قریب بقرعید کا مہینہ ہوگا دسویں تاریخ کے بعد دفعۃً ایک رات اتنی لمبی ہوگی

لہ اکثر حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدیؑ سات برس حکومت کریں گے لیکن ایک حدیث میں یوں ہے کہ سات برس زندہ رہیں گے یا آٹھ یا نو برس ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۱

سلہ کیونکہ ان کو اسی طرح خدائے تعالیٰ کا حکم ہوگا ۱۲

سلہ جس کے متعلق قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ وہم من کل حدب ینسلون ۱۲۔

سلہ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر عیسٰی اور میں دونوں ایک نئی قبر سے ابوبکر اور عمر کے درمیان میں قیامت کے دن اٹھیں گے۔ ابن الجوزی نے کتاب الوفا میں اس کو نقل کیا ہے ۱۲

کہ مسافروں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے سوتے اُگتا جائیں گے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کے لئے چلانے لگیں گے اور کسی طرح صبح ہی نہ ہوگی یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بے قرار ہو جائیں گے جب تین راتوں کے برابر وہ رات ہو چکے گی اُس وقت سورج تھوڑی روشنی لئے ہوئے جیسے گہن لگنے کے وقت ہوتا ہے مغرب کی طرف سے نکلے گا اس وقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگا جب سورج آتنا اونچا ہو جائے گا جتنا دوپہر سے پہلے ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹے گا[1] اور دستور کے موافق غروب ہوگا پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور رونق دار نکلتا رہے گا اس کے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ[2] آکر پھٹ جائے گا اور اس جگہ سے ایک جانور بہت عجیب شکل و صورت کا نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں پھر جائے گا اور ایمان والوں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ اس کا روشن ہو جائے گا اور بے ایمانوں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کر دے گا جس سے اس کا سارا چہرہ میلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت دینے والی چلے گی اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ مر جائیں گے جب سب مسلمان مر جائیں گے اس وقت کافر حبشیوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہو جائے گا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کریں گے اور حج بند ہو جائے گا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اُٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اُٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا[3] اس وقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں اور سواریوں پر پیدل اُدھر جھک پڑیں گے اور جو رہ جائیں گے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہانکتی ہوئی شام میں پہنچا دے گی اور حکمت اس میں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق اسی

[1] حدیث میں ہے کہ جب سورج مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا تو اس وقت سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے لیکن اس وقت کا ایمان قابل اعتبار نہ ہوگا قرآن شریف میں ہے لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ۱۲

[2] زلزلہ کے معنی ہلا چلا جس کو بھونچال بھی کہتے ہیں ۱۲

[3] حدیث میں ہے کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر بدترین مخلوق پر اور جب تک زمین میں اللہ اللہ کہنے والا ایک بھی رہے گا قیامت نہ آئے گی ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۷۲

ملک میں جمع ہوگی پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی اور اس وقت دنیا کو بڑی ترقی ہوگی تین چار سال اسی حال سے گذریں گے کہ دفعۃً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا اول ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اس کی ہیبت سے سب مر جائیں گے زمین و آسمان پھٹ جائیں گے اور دنیا فنا ہو جائے گی اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اُس وقت سے صور کے پھونکنے تک ایک سو بیس برس کا زمانہ ہوگا اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہو گیا۔

خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صور پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی چالیس برس اسی سنسان کی حالت میں گذر جائیں گے پھر حق تعالیٰ کے حکم سے دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور پھر زمین آسمان اسی طرح قائم ہو جائے گا اور مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور میدانِ قیامت[1] میں اکٹھے کر دیئے جائیں گے اور آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا جس کی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگوں کے گناہ ہوں گے اُتنا ہی زیادہ پسینہ نکلے گا اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائیں گے جو نیک لوگ ہوں گے اُن کے لئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنا دی جائے گی اس کو کھا کر بھوک کا علاج کریں گے اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائیں گے پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہو جائیں گے اس وقت سب مل کر اول حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پھر اور نبیوں کے پاس اس بات کی سفارش کرانے کے لئے جائیں گے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہو جائے سب پیغمبر کچھ کچھ عذر کریں گے اور سفارش کا وعدہ نہ کریں گے سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی درخواست کریں گے آپ حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقام محمود[2] میں (کہ ایک مقام کا نام ہے) تشریف لے جا کر شفاعت فرمائیں گے حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ہم نے سفارش قبول کی

[1] اس میدان کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے کہ وہ سفید زمین ہوگی جس طرح چھنے ہوئے صاف آٹے کی روٹی ہوتی ہے اس زمین میں کسی کے لئے کوئی علامت ظاہر نہ ہوگی یعنی بالکل صاف چٹیل میدان ہوگا ۱۲ بخاری و مسلم۔

[2] یہ وہ مقام ہے جو خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا اس موقع پر آپ سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ایسے الفاظ کے ساتھ کریں گے کہ اس سے پہلے نہ کی ہوگی تب خدا تعالیٰ فرمائیں گے سر اُٹھا لو جو مانگو گے وہ دیا جائے گا اذان کے بعد دعا میں اسی مقام کا ذکر ہے ۱۲

اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرما کر حساب کتاب کئے دیتے ہیں۔ اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہوں گے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لیں گے پھر حق تعالیٰ کا عرش اُترے گا اس پر حق تعالیٰ کی تجلی ہوگی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور اعمال نامے اُڑائے جائیں گے ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آجائیں گے اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی جس سے سب نیکیاں بدیاں معلوم ہو جائیں گی اور پل صراط پر چلنے کا حکم ہوگا جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ[1] پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اگر خدائے تعالیٰ نے معاف نہ کر دیئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے ایک مقام ہے اعراف جنت و دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا اس کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور عالم اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گناہ گار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کریں گے ان کی شفاعت قبول ہوگی اور جس کے دل میں ذرا ظہور[2] سا بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں گے وہ بھی آخر کو جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے اور دوزخ میں خالی وہی لوگ رہ جائیں گے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا جب سب جنتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانے ہو جائیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ کے بیچ میں موت کو ایک مینڈھے کی صورت میں حاضر کر کے جنتیوں دوزخیوں کو دکھلا کر اُس کو ذبح کرا دیں گے اور فرما دیں گے کہ اب نہ جنتیوں کو موت آئے گی نہ دوزخیوں کو آئے گی سب کو اپنے اپنے ٹھکانے پر ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا اس وقت نہ جنتیوں کی خوشی کی کوئی حد ہوگی اور نہ دوزخیوں کے صدمے اور رنج کی کوئی انتہا ہوگی ✦

بہشت[ع] کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا ذکر

[1] پل سے پار ہونے والے مختلف مرتبوں کے ہوں گے بعض وہ جو بجلی کی طرح تیزی سے پار ہو جائیں گے اور بعض ہوا کی طرح اور بعض پرندوں کی طرح اور بعض پیدل چلنے والوں کی طرح اس حالت میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے یہ فرماتے ہوں گے کہ یارب سلم سلم یعنی میرے رب سلامتی سے پار کر دے یہاں تک کہ بعض لوگ بچوں کی طرح جو تڑکے بل سرکتے ہوں گے اور دوزخ کی گہرائی ستر برس کے راستہ کی برابر ہوگی ۱۲۔ مشکوٰۃ شریف ۴۹۵

[2] حدیث میں صاف آیا ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا ۱۲

ع از تیسیر و مشکوٰۃ شریف ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک[1] بندوں کے واسطے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی آدمی کے دل میں اُن کا خیال آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنّت کی عمارت میں ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی اور اینٹوں کے جوڑنے کا گارا خالص مشک کا ہے اور جنّت کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے جو شخص جنّت میں چلا جائے چین سکھ میں رہے گا اور رنج و غم نہ دیکھے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کو اُسی میں رہے گا کبھی نہ مرے گا نہ اُن لوگوں کے کپڑے میلے ہوں گے نہ ان کی جوانی ختم ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنّت میں دو باغ تو ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان چاندی کا ہوگا اور دو باغ ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان سونے کا ہوگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ[2] علیہ وسلم نے کہ جنّت میں سو درجے اُوپر تلے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان میں فاصلہ ہے یعنی پانچ سو برس اور سب درجوں میں بڑا درجہ فردوس ہے اور اسی سے جنّت کی چاروں نہریں نکلی ہیں یعنی دودھ اور شہد اور شراب طہور اور پانی کی نہریں اور اس سے اوپر عرش ہے تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دیئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنّت میں جتنے درخت ہیں سب کا تنہ[ع] سونے کا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[3] نے کہ سب سے پہلے جو لوگ جنّت میں جائیں گے ان کا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند پھر جو ان سے پیچھے جائیں گے اُن کا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا نہ وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پائخانہ کی نہ

[1] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر واقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین ۱۲ بخاری و مسلم

[2] عن عبادۃ ابن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض والفردوس اعلاہا درجۃ منہا تفجر انہار الجنۃ الاربعۃ ومن فوقہا یکون العرش فاذا سالتم اللہ فاسئلوہ الفردوس رواہ الترمذی مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۹۶

[3] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یمرضون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء ۱۲ بخاری و مسلم ماخوذ از مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۶

ع تنہ فارسی میں درخت کے دھڑ کو کہتے ہیں جڑ سے لگا کر مقام شاخوں تک جہاں سے اس کی شاخیں آگنی شروع ہوتی ہیں ۱۲

تھوک کی نہ رینٹھ کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ کسی نے پوچھا کہ پھر کھانا کہاں جائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ڈکار آئے گی جس میں مشک کی خوشبو ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت والوں میں جو سب سے ادنیٰ درجہ کا ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تجکو دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دیدیں تو راضی ہوجائے گا وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں ارشاد ہوگا جا تجکو اتنا دیا اور اس سے دس گنا دیا اور اس کے پانچ حصے کے برابر دیا وہ کہے گا اے رب میں راضی ہوگیا پھر ارشاد ہوگا جا تجکو اتنا دیا اور اس سے دس گنا دیا اور اس کے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجکو ملے گا اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس سے دس حصے زیادہ کے برابر اس کو ملے گا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھیں گے کہ تم خوش بھی ہو وہ عرض کریں گے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے آپ نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں ارشاد ہوگا کہ ہم تم کو ایسی چیز دیں جو ان سب سے بڑھکر ہو وہ عرض کریں گے کہ ان سے بڑھکر کیا چیز ہوگی ارشاد ہوگا کہ وہ چیز یہ ہے کہ میں تم سے ہمیشہ خوش رہوں گا کبھی ناراض نہ ہوں گا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جنت والے جنت میں جا چکیں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو میں تم کو دوں وہ عرض کریں گے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کر دیئے ہم کو جنت میں داخل کر دیا ہم کو دوزخ سے نجات دے دی اور ہم کو کیا چاہیئے اس وقت اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دیں گے اتنی پیاری کوئی نعمت نہیں جس قدر اللہ تعالیٰ کے دیدار میں لذت ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہوگیا پھر ہزار برس اور دھونکا یہاں تک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس اور دھونکا یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی اب وہ بالکل سیاہ تاریک ہے اور فرمایا

لہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوقد علی النار الف سنۃ حتی احمرت ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی ابیضت ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی اسودت فہی سوداء مظلمۃ رواہ الترمذی ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری یہ آگ جس کو جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے ستر حصے تیزی میں کم ہے اور وہ ستر حصے اس سے زیادہ تیز ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے چھوڑا جائے اور ستر برس تک برابر چلا جائے جب جا کر اس کی تلی میں پہنچے اور فرمایا رسول اللہ[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو لایا جائے گا اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے جس سے اس کو گھسیٹیں گے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب میں ہلکا عذاب دوزخ میں ایک شخص کو اس کے پاؤں میں فقط آگ کی دو جوتیاں ہیں مگر اس سے اس کا بھیجا ہنڈیا کی طرح پکتا ہے اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کسی پر عذاب نہیں اور فرمایا رسول[2] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایسے بڑے سانپ ہیں جیسے اونٹ اگر ایک دفعہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک لہر اٹھتی رہے اور کچھ ایسے ایسے بڑے ہیں جیسے پالان[3] کسا ہوا جو وہ اگر کاٹ لیں تو چالیس برس تک زہر چڑھا رہے اور ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج نماز میں جنت اور دوزخ کا ہو بہو نقشہ دیکھا نہ آج تک میں نے جنت سے زیادہ کوئی اچھی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔

ان باتوں کا بیان کہ ان کے بدون ایمان ادھورا رہتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی اور ستر باتیں ایمان کے متعلق ہیں سب میں بڑی بات تو لا الٰہ الا اللہ[4] ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانٹا لکڑی پتھر پڑا ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو اس کو ہٹا دے اور شرم و حیا بھی ایمان کی ان ہی باتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاقہ رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہوگا جس میں

[1] وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا رواہ مسلم ۱۲

[2] عن عبد اللہ بن الحارث ابن جزء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی النار حیات کامثال البخت تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا وان فی النار عقارب کامثال البغال الموکفۃ تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا رواہما احمد مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۸

[3] یعنی خدائے تعالیٰ کو ایک جاننا اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دل سے یقین کرنا اور زبان سے کلمہ کے الفاظ ادا کر دینا اس واسطے کہ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں کفار صدہا دفعہ اپنی زبان سے ادا کر دیتے ہیں اگر محض اس کلمہ کو زبان سے ادا کر دینے کا نام اسلام ہے تو بہت سے کافر جو واقع میں کافر ہیں مسلمان ہو جائیں گے بلکہ شاید ہی کوئی کافر باقی رہے ۱۲

[4] یعنی کاٹھی ۱۲

[5] یعنی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲

سب باتیں ہوں اور جس میں کوئی بات ہو کوئی نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضرور ہے اس لئے ہر ایک کو لازم ہوا کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ رہ جائے اس لئے ہم اُن باتوں کو لکھ کر بتلائے دیتے ہیں وہ سب سات اوپر ستر ہیں تیس تو دل سے متعلق ہیں (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (۲) یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں پہلے ناپید تھیں پھر خدا کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں (۳) یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں (۴) یہ یقین کرنا کہ خدائے تعالیٰ نے جتنی کتابیں پیغمبروں پر اُتاری تھیں سب سچی ہیں البتہ اب قرآن کے سوا اوروں کا حکم نہیں رہا (۵) یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں البتہ اب فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے (۶) یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی سے خبر ہے اور جو ان کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (۷) یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے (۸) جنت کا ماننا (۹) دوزخ کا ماننا (۱۰) اللہ تعالےٰ سے محبت رکھنا (۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا (۱۲) اور کسی سے اگر محبت یا دشمنی کرے تو اللہ ہی کے واسطے کرنا (۱۳) ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا (۱۴) گناہوں پر پچھتانا[1] (۱۵) خدائے تعالیٰ سے ڈرنا (۱۶) خدائے تعالیٰ کی رحمت کی اُمید رکھنا (۱۷) شرم کرنا (۱۸) نعمت کا شکر کرنا (۱۹) عہد[2] پورا کرنا (۲۰) صبر کرنا (۲۱) اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا (۲۲) مخلوق پر رحم کرنا (۲۳) جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اس پر راضی رہنا (۲۴) خدا پر بھروسہ کرنا (۲۵) اپنی کسی خوبی پر نہ اترانا (۲۶) کسی سے کینہ کپٹ نہ رکھنا (۲۷) کسی پر حسد نہ کرنا (۲۸) غصہ نہ کرنا (۲۹) کسی کا بُرا نہ چاہنا (۳۰) دنیا سے محبت نہ رکھنا اور ساٹھ باتیں زبان کے متعلق ہیں (۳۱) زبان سے کلمہ پڑھنا (۳۲) قرآن کی تلاوت کرنا۔ (۳۳) علم سیکھنا (۳۴) علم سکھلانا (۳۵) دُعا کرنا (۳۶) اللہ کا ذکر کرنا (۳۷) لغو اور گناہ کی بات سے جیسے غیبت۔ گالی۔ کوسنا۔ خلاف شرع گانا ان سب سے بچنا اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق ہیں (۳۸) وضو کرنا۔ غسل کرنا۔ کپڑے کا

[1] کہ افسوس مجھ سے یہ گناہ ہوئے نہ کرتا تو اچھا ہوتا اور آئندہ نہ کرنے کا خیال دل میں خوب جما لینا ۱۲ محشی غفرلہٗ

[2] یعنی اگر کسی سے کسی جائز کام کے کرنے کا عہد اور وعدہ یا قول و قرار کیا ہو کیونکہ قرآن شریف میں حق تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان العہد کان مسئولا قیامت کے دن عہد کے متعلق سوال ہوگا کہ اس کو پورا کیا تھا یا نہیں اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن غدار کے چوتڑ پر ایک جھنڈا کسا ہوگا جس کو دیکھ کر ہر آدمی جان لے گا کہ یہ غدار ہے یعنی اس نے دنیا میں عہد کر کے اس کو توڑ دیا تھا ۱۲

پاک رکھنا (۳۹) نماز کا پابند رہنا (۴۰) زکوٰۃ۔ صدقۂ فطر دینا (۴۱) روزہ رکھنا (۴۲) حج کرنا (۴۳) اعتکاف کرنا (۴۴) جہاں رہنے میں دین کی خرابی ہو وہاں سے چلا جانا (۴۵) منّت خدا کی پوری کرنا (۴۶) جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اُس کو پورا کرنا (۴۷) ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا (۴۸) جنابت کا بدن ڈھانکنا فرض ہے اس کو ڈھانکنا (۴۹) قربانی کرنا (۵۰) مردے کا کفن دفن کرنا (۵۱) کسی کا قرض آتا ہو اُس کا ادا کرنا (۵۲) لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا (۵۳) سچی گواہی کا نہ چھپانا (۵۴) اگر نفس تقاضا کرے[1] نکاح کر لینا (۵۵) جو اپنی حکومت میں ہیں اُن کا حق ادا کرنا (۵۶) ماں باپ کو آرام پہنچانا (۵۷) اولاد کو پرورش کرنا (۵۸) ناتے داروں سے بدسلوکی نہ کرنا (۵۹) آقا کی تابعداری کرنا (۶۰) انصاف کرنا (۶۱) مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا (۶۲) حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلاف شرع بات میں نہ کرے (۶۳) لڑنے والوں میں صلح کرا دینا (۶۴) نیک کام میں مدد دینا (۶۵) نیک راہ بتلانا بُری بات سے رُوکنا (۶۶) اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق سزا دینا (۶۷) اگر وقت[2] آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا (۶۸) امانت ادا کرنا (۶۹) ضرورت والے کو قرض دینا (۷۰) پڑوسی کی خاطر داری رکھنا (۷۱) آمدنی پاک لینا (۷۲) خرچ شرع کے موافق کرنا۔ (۷۳) سلام کا جواب دینا (۷۴) اگر کوئی چھینک لے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اُس کو یَرْحَمُکَ اللّٰہ[3] کہنا (۷۵) کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا (۷۶) خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچنا (۷۷) راستے میں سے ڈھیلا۔ پتھر۔ کانٹا، لکڑی ہٹا دینا اگر الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو "فروع الایمان" ایک کتاب ہے اس میں دیکھ لو۔

[1] بشرطیکہ نکاح کے مصارف ادا کرنے کی قوت رکھتا ہو ورنہ روزے رکھا کرے جس کو گھٹانا چاہیے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ۱۲۔

[2] یعنی جہاد کی جو شرطیں ہیں وہ سب پائی جائیں یہاں ان شرطوں کے بیان کرنے کا موقع نہیں ہے یوں ہی بلا انتظام کفار سے لڑنا شریعت میں بُرا ہے بلکہ یہ ایک قسم کا فساد اور بدامنی ہے ۱۲

[3] اور پھر یرحمک اللہ کا جواب چھینکنے والے کو یہ دینا کہ یہدیکم اللہ و یصلح بالکم ۱۲۔

اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی

اوپر جتنی اچھی اور بُری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے اسمیں دو چیزیں کھنڈت ڈال دیتی ہیں ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گود میں بیٹھا

ہوا طرح طرح کی باتیں سوجھاتا ہے نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہے[1] اور برے کاموں میں اپنی ضرورتیں تبلاتا ہے اور عذاب سے ڈراؤ تو اللہ تعالےٰ کا غفور رحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اس کو سہارا دیتا ہے اور دوسرے کھنڈرات ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اُس سے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں وہ یا تو عزیز قریب ہیں یا جان پہچان والے ہیں یا برادری کنبے کے ہیں یا اس کی بستی کے ہیں بعضے گناہ تو اس واسطے ہوتے ہیں کہ اُن کے پاس بیٹھکر اُن کی بُری باتوں کا اثر اس میں آجاتا ہے اور بعضے گناہ ان کی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعضے اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں ہلکا پن نہ ہو اور بعضے گناہ اس لئے ہوجاتے ہیں کہ وہ لوگ اس کے ساتھ بُرائی کرتے ہیں کچھ وقت اُس برائی کے رنج میں کچھ وقت اُن کی غیبت میں اور کچھ وقت ان سے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہے اور پھر اس سے طرح طرح کے گناہ پیدا ہوجاتے ہیں غرض ساری خرابی اس نفس کی تالعداری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی اُمید رکھنے کی ہے اس لئے ان کی خرابی سے بچنے کے واسطے دو باتیں ضروری ٹھہریں ایک تو اپنے نفس کو دبانا اور اس کو کبھی بھلا پھسلا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پرواہ نہ کرنا کہ وہ اچھا کہیں گے یا بُرا کہیں گے اس واسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے ✦

نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کرلو اس وقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہوسکے سارے خیالوں سے خالی کرکے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سوداگر کی سی ہے پونجی[2] تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے اگر یہ دولت حاصل کرلی تو سوداگری میں نفع ہوا اور اگر اس عمر کو یوں ہی کھو دیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا اور یہ پونجی

[1] کہ اگر یہ نیک کام تو کرے گا تو فلاں فلاں نقصانات دنیا کے ہوجائیں گے یا مثلاً سردی کا موسم ہے جاڑا لگے گا اگر جماعت کی نماز کیلئے جائیں گے لہٰذا اسی جگہ تیمم پڑھ لینی چاہئے ۱۲ غفرلہٗ

[2] پونجی اس مال کو کہتے ہیں جس سے سب آدمی تاجر یا مالدار کہلاتا ہے اور ظاہر ہے عمر سے زیادہ قیمتی چیز انسان کے لئے کچھ نہیں کیونکہ اسی عمر میں آدمی نیک کام کرکے جنت حاصل کرسکتا ہے جس میں ایک کروڑ برابر جگہ دینا اور اس کی سب چیزوں سے بڑھکر ہے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے زمانہ کی قسم کھا کے ارشاد فرمایا ہے کہ بجز ایمان دار نیکوکاروں کے سب انسان ٹوٹے میں ہیں اور وجہ ظاہر ہے کہ وہ اپنی پونجی یعنی عمر برباد کر رہے ہیں ۱۲ محشی غفرلہٗ۔

ایسی قیمتی ہے کہ اس کی ایک کھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اس کی برابری نہیں کر سکتا کیونکہ اول تو خزانہ اگر جاتا رہے تو کوشش سے اس کی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا ہے اور یہ عمر جتنی گذر جاتی ہے اس کا ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آسکتا نہ دوسری عمر اور مل سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدائے تعالیٰ کی خوشی اور دیدار آتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا اس واسطے یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی اور اے نفس اللہ تعالےٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی خدائے تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے اور اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل و جان سے آرزو کرے کہ مجکو ایک دن کی اور عمر مل جائے تو اس ایک دن میں سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کر لوں اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کر لوں کہ پھر ان گناہوں کے پاس نہ پھٹکوں گا اور وہ سارا دن خدائے تعالیٰ کی یاد اور تابعداری میں گذاروں جب مرنے کے وقت تیرا یہ حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دل میں تو یوں ہی سمجھ لے کہ گویا میری موت کا وقت آگیا تھا اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن اور دیدیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم نہیں کہ اور دن نصیب ہوگا یا نہیں سو اس دن کو تو اسی طرح گزارنا چاہیئے جیسا عمر کا اخیر دن معلوم ہو جاتا اور اس کو گذارتا یعنی سب گناہوں سے پکی توبہ کرلے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالیٰ کے دھیان اور خوف میں گذار دے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے جب وہ سارا دن اس طرح گذر جائے پھر اگلے دن یونہی سوچے کہ شاید عمر میں کا یہی ایک دن باقی رہا ہو اور اے نفس اس دھوکے میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے کیونکہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کر دیں گے اور بفرض[ع] نہ دیں گے بھلا اگر نہ ہونے لگے تو اس وقت کیا کرے گا اور اس وقت کتنا پچھتانا پڑے گا اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہو گیا تب بھی تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام

ع۱ پھر خاص کرامت محمدیہ کیلئے اللہ تعالےٰ نے اور بھی اس پونجی کو گرانقدر یعنی زیادہ قیمتی کر دیا ہے اس وجہ سے کہ ان کی عمریں تھوڑی رکھی ہیں مگر ان کے تھوڑے سے کام پر زیادہ اجر اور ثواب کا وعدہ فرمایا ہے مثلاً عرفہ کے دن روزہ رکھنے پر ایک برس قبل اور ایک برس بعد تک کے گناہ کا معاف فرمانا اور شب قدر کی ایک ہی رات کی عبادت پر ایک ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ ثواب دینا وغیرہ ۱۲

ع۲ اس لیے کہ اگرچہ ان کی رحمت کے ان کے غضب پر غالب ہونے سے یہ توقع ضرور رکھتے ہیں کہ وہ ایسا ہی کریں گے مگر پھر بھی وہ حاکم مختار ہیں کسی کے پابند تو نہیں ان کے اختیارات بدستور قائم ہیں ۱۲ محمد حیات مخشی غفرلہ۔

ع۱ یا لکسر ۱۲ مخشی

اور مرتبہ ملے گا وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا پھر جب تو اپنی آنکھ سے اوروں کو ملتا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر حسرت اور افسوس ہوگا اس پر اگر نفس سوال کرے کہ تبلاؤ پھر میں کیا کروں اور کس طرح کوشش کروں تو تم اُس کو جواب دو کہ تو یہ کام کر کہ جو چیز تجھ سے مر کر چھوٹنے والی ہے یعنی دُنیا[1] اور بُری عادتیں تو اُس کو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے اور بدون اُس کے تیرا گذر نہیں ہوسکتا یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کو راضی کرنے کی باتیں اُس کو ابھی سے لے بیٹھ اور اُس کی یاد اور تابعداری میں لگ جا اور بُری عادتوں کا بیان اور اُن کے چھوڑنے کا علاج اور خدا تعالیٰ کے راضی کرنے کی باتوں کی تفصیل اور اُن کے حاصل کرنے کی تدبیر خوب سمجھا سمجھا کر اُوپر لکھدی گئی ہیں اُس کے موافق کوشش اور برتاؤ کرنے سے دل سے بُرائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں اور اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس تیری مثال بیمار کی سی ہے اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے اور گناہ کرنا بدپرہیزی ہے اس واسطے اس سے پرہیز کرنا ضرور ہوا اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لئے تبلا رکھا ہے۔ بھلا سوچ تو سہی اگر دنیا کا کوئی ادنیٰ سا حکیم کسی سخت بیماری میں تجکو یہ تبلادے کہ فلانی مزیدار چیز کھانے سے جب کبھی کھائے گا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو سخت تکلیف میں مبتلا ہوجائے گا اور فلانی کڑوی بدمزہ دوا روز مرہ کھاتے رہو گے تو اچھے رہو گے اور تکلیف کم رہے گی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہے اس لئے اس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزیدار چیز ہو اس کو ساری عمر کے لئے چھوڑ دے گا اور دوا کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کر کے روز کے روز اس کو نگل جایا کرے گا تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزیدار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اُن مزیدار چیزوں کا نقصان تبلایا ہے اور اُن ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنّت ہے تو اے نفس تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان کی محبت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا یقین کرلے اور اس کا پابند ہوجائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالےٰ

[1] یعنی سانس بند ہونے کی دیر ہے پھر یہ سب عالم خواب و خیال بھی نہ رہے گا یہ خیال نہ کر کہ یہ چند روزہ زندگی ہے اس میں خوب مزے اڑا لینا چاہئے کیونکہ اس تھوڑی سی زندگی ہی میں جو کچھ کرنا ہے کر سکتے ہیں عقلمند وہ ہے جو انجام کو سوچے کہ بیشک تھوڑی سی مدت عیش اڑالے گا لیکن اس عیش کی تلخی بعد موت معلوم ہوگی اور یہاں کا عیش وہاں کی سختی کے مقابلہ میں کچھ بھی ہستی نہیں رکھتا چنانچہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا عیش دنیوی اڑانے والا دوزخ کے ادنیٰ درجہ کا عذاب دیکھ کر کہے گا کہ میں نے کبھی عیش دیکھا ہی نہیں کہ کیسا ہوتا ہے ۱۲

کے کہنے پر دل کو نہ جمائے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چرائے تو کیا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ اللہ تعالےٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام کی دنیا کے تھوڑے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی آنی سخت اور دراز تکلیف سے دنیا کی تھوڑے دنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے اور نفس سے یوں کہو کہ اے نفس دُنیا سفر[1] کا مقام ہے اور سفر میں پورا آرام ہرگز میسر نہیں ہوا کرتا طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں مگر مسافر اس لئے ان تکلیفوں کو سہار کر لیتا ہے کہ گھر پہونچکر پورا آرام مل جائے گا بلکہ اگر ان تکلیفوں سے گھبرا کر کسی سرائے میں ٹھیر کر اس کو اپنا گھر بنالے اور سب سامان آسائش کا وہاں جمع کرلے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب نہ ہو[2] اسی طرح دنیا میں جب تک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہیئے عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں مشقت ہے اور بھی طرح طرح مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے وہاں پہونچکر سب[3] مصیبت کٹ جائے گی یہاں کی ساری محنت مشقت کو جھیلنا چاہیئے اگر یہاں آرام ڈھونڈا تو گھر جاکر آرام[4] کا سامان ملنا مشکل ہے بس یہ سمجھکر کچھ دنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہیئے اور آخرت کی درستی کے لئے ہر طرح کی محنت کو خوشی سے اُٹھانا چاہیئے غرض ایسی ایسی باتیں نفس سے کرکے اس کو راہ پر لگانا چاہیئے اور روزمرہ اسی طرح سمجھانا چاہیئے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اس طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش نہ کروگی تو اور کون آئے گا جو تمہاری خیر خواہی کرے گا اب تم جانو تمہارا کام جانے ۔

عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

عام آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو وہ جن سے دوستی اور ہمن ساتھن ہونے کا علاقہ ہے دوسرے وہ جن سے صرف جان پہچان ہے تیسرے وہ جن سے جان پہچان

[1] سفر بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مسافر کسی شہر میں جاکر وہاں کی سرائے یا مسافرخانہ میں مقیم ہو جائے تو گو مسافر وہ بھی ہے لیکن سفر کی کلفت زیادہ نہیں رہتی ہے یہ دنیا کا مسافر ایسا بھی نہیں کیونکہ فرمادیا کہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنی دنیا میں تو اس طرح رہو کہ جیسے اس میں تو مسافر ہے یعنی نہ تو کسی کو پہچانتا ہے اور نہ تجھے کوئی پہچانتا ہے بلکہ یہ بھی نہیں اس طرح بسر کر کہ ٹھیرا ابھی کہیں جاکر مقیم بھی نہیں ہوا راستہ ہی چل رہا ہے ۱۲

[2] چنانچہ جس نیک بندہ نے دنیا میں ہمیشہ تکلیف ہی اُٹھائی ہو کبھی کوئی عیش اس نے نہ دیکھا ہو جنت کے عیش کا ادنیٰ درجہ حاصل ہونے کے بعد یہ کہے گا کہ میں تکلیف کو جانتا بھی نہیں کہ کیسی ہوتی ہے ۱۲

بھی نہیں اور ہر ایک کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ الگ ہے سو جن سے جان پہچان بھی نہیں اگر اُن کے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو اِدھر اُدھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں اُن کی طرف کان مت لگاؤ وہ کچھ واہی تباہی بکیں اُن سے بالکل بہری بنجاؤ اُن سے بہت مت ملو اُن سے کوئی اُمید اور انجامت کرو اور اگر کوئی بات اُن میں خلاف شرع دیکھو تو اگر یہ اُمید ہو کہ نصیحت مان لیں گی تو بہت نرمی سے سمجھاؤ اور جن سے دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے ان میں اس کا خیال رکھو کہ اوّل تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو کیونکہ ہر آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوتا البتہ جس میں یہ پانچ باتیں ہوں اس سے راہ و رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں اوّل یہ کہ وہ عقلمند ہو کیونکہ بیوقوف آدمی سے اوّل تو دوستی کا نباہ نہیں ہوتا دوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر بیوقوفی کی وجہ[1] سے اور اُلٹا نقصان کر گزرتا ہے جیسے کسی نے ریچھ پالا تھا ایک دفعہ یہ شخص سو گیا اور اس کے منہ پر بار بار مکھی آ آ کر بیٹھتی تھی اُس ریچھ کو جو غصہ آیا مکھی کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اُٹھا کر لایا اور تاک کر اس کے منہ پر کھینچ مارا مکھی تو اُڑ گئی اور اس بیچارے کا سر کھیل ہو گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کے اخلاق اور عادات اور مزاج اچھا ہو اپنے مطلب کی دوستی نہ رکھے اور غصّے کے وقت آپے سے باہر نہ ہو جائے ذرا ذرا سی بات میں طوطے کی سی آنکھیں نہ بدلے تیسری بات یہ کہ دیندار ہو..... کیونکہ جو شخص دیندار نہیں ہے جب وہ خدا تعالیٰ کا حق نہیں ادا کرتا تو تم کو اُس سے کیا اُمید ہے کہ اُس سے وفا ہو گی دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار اس کو گناہ کرتے دیکھو گی اور دوستی[2] کی وجہ سے نرمی کرو گی تو خود تم کو بھی اس گناہ سے نفرت نہ رہے گی تیسری خرابی یہ ہے کہ اُس کی بُری محبت کا اثر تم کو بھی پہنچے گا اور ویسے ہی گناہ تم سے بھی ہونے لگیں گے۔ چوتھی بات یہ کہ اس کو

[1] کیونکہ جو لوگ ہر طرح کے آدمیوں کے ساتھ بیٹھا اٹھا کرتے ہیں اور ہر طرح کی باتوں میں گھستے ہیں قیامت کے دن جب وہ اس پر عذاب پائیں گے تو یہ عذر کریں گے کہ وکنا نخوض مع الخائضین یعنی افسوس ہے کہ دنیا میں ہم تمام گھسنے والوں کے ساتھ گھس جاتے تھے یہ نہ دیکھتے تھے کہ یہ بات سننے کے قابل ہے یا نہیں ۱۲ محشی

[2] کیونکہ جب دوستانہ ہے تو زبان سے نصیحت کرنا ممکن ہے اور جب زبان سے اُس کو نصیحت نہ کی تو ایمان کے ایک بڑے جز کو چھوڑ دیا خواہ تم تو گناہ کی بات کبھی نہ کرو کیونکہ قرآن شریف میں ہے علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم الخ

[1] مثل مشہور ہے کہ دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ المرء مع خلیلہ الخ یعنی آدمی قیامت کے دن اپنے دوست کے ساتھ ہو گا لہٰذا دیکھ بھال کر دوست بنائے کہ جس کو دوست بناتا ہے اس کا ساتھ قیامت میں فائدہ دے گا یا نقصان"

[2] چنانچہ یہ بات بارہا تجربہ کی گئی ہے کہ اچھے نیک آدمی بھی اپنے بعض میل کے آدمیوں کی نامناسب باتوں پر بھی چپ رہتے ہیں یہ بھی گناہ ہے کیونکہ

دُنیا کی حرص نہ ہو کیونکہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے ضرور دُنیا کی حرص بڑھتی ہے جب ہر وقت اُس کو اُسی دھن اور اسی چرچے میں دیکھو گی کہیں زیور کا ذکر ہے کہیں پوشاک کی فکر ہے کہیں گھر کے سامان کا دھندا ہے تو کہاں تک تم کو خیال نہ ہوگا اور جس کو خود حرص نہ ہو موٹا کپڑا ہو مُوٹا کھانا ہو ہر وقت دُنیا کی ناپائداری کا ذکر ہو اس کے پاس بیٹھ کر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہے وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے **پانچویں بات یہ** کہ اس کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو کیونکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا کچھ اعتبار نہیں[1] خدا جانے اس کی کس بات کو سچّا سمجھ کر آدمی دھوکے میں آجائے۔ اِن پانچ باتوں کا خیال تو دوستی پیدا کرنے سے پہلے کر لینا چاہیے اور جب کسی میں یہ پانچوں باتیں دیکھ لیں اور راہ و رسم پیدا کر لی اب اس کے حق اچھی طرح ادا کرو وہ حق یہ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اُس کی ضرورت میں کام آؤ اگر خدائے تعالیٰ گنجائش دیں اُس کی مدد کرو اس کا بھید کسی سے مت کہو جو کوئی اس کو بُرا کہے اس سے خبر مت کرو جب وہ بات کرے کان لگا کر سنو اگر اس میں کوئی عیب دیکھو بہت نرمی اور خیر خواہی سے تنہائی میں سمجھا دو اگر اُس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگذر کرو اس کی بھلائی کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی رہو۔ اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہے ایسے آدمیوں سے بڑی احتیاط درکار ہے کیونکہ جو دوست ہیں وہ تمھارے بھلے میں ہیں اور جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلے میں نہیں تو بُرائی میں بھی نہیں اور یہ جو بیچ کے رہ گئے جن سے نہ دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں زیادہ تکلیف اور بُرائی انہیں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر جڑیں کھودتے ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت عیب ڈھونڈھا کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو اور اُن کی دُنیا کو دیکھ کر حرص مت کرو کیونکہ اس کی طرف سے پھر تمھارے ساتھ اور زیادہ بُرائی ہوگی تو تم سے اس کی سہار نہ ہو سکے گی اور اسی دھندے میں لگ جاؤ گی اور دُنیا اور دین دونوں کا نقصان ہوگا اس واسطے درگذر

[1] جھوٹ بولنا بہت ہی خطرناک چیز ہے اور جھوٹ اس قدر بڑا گناہ ہے کہ شرک اور کفر بھی اسی کی ایک فرد اور مثال ہے کیونکہ جو آدمی خدا تعالیٰ کا سا جھی اور شریک ٹھہرا لیتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے محشی عفرلہٗ

[2] اس زمانہ میں ایسے آدمیوں کی کثرت ہے اس حرکت کا نام آجکل کے لوگ ہوشیاری رکھتے ہیں اور جس میں یہ بات نہ ہو اس کو بیوقوف سمجھتے ہیں اور جو کچھ تھوڑی اس زمانہ کے مطابق تعلیم پائے ہوئے ہیں وہ اس حرکت کو پالیسی کہتے ہیں گو یا نفاق اور جھوٹ اُن کے نزدیک موجود ہی نہیں اللہ تعالےٰ ہماری حالت پر رحم فرمائیں اور ایسے لوگوں سے مامون اور محفوظ رکھیں ۱۲

ہی بہتر ہے اور اگر کوئی تمھاری عزت آبرو خاطر داری کرے یا تمھاری تعریف کرے اور محبت ظاہر کرے تو تم اس دھوکے میں مت آجانا اور اس بھروسے مت رہنا کیونکہ بہت کم آدمی ہیں جن کا ظاہر باطن ایک سا ہو اور بہت کم اطمینان ہے کہ اُن کے یہ برتاؤ صاف دل سے ہوں اس کی اُمید ہرگز کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمھاری غیبت کرے تم سُن کر نہ غصہ ہو نہ تعجب کرو کہ اس نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میرے احسان کا یا میرے بڑے ہونے کا یا میرے علاقے کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اگر انصاف کر کے دیکھو تو تم بھی خود سب کے ساتھ[1] آگے پیچھے ایک حالت پر نہیں رہ سکتی ہو سامنے اور برتاؤ ہوتا ہے اور پیچھے اور برتاؤ پھر جس بلا میں خود مبتلا ہو اور دوسرے پر کیوں تعجب کرتی ہو خلاصہ یہ کہ کسی سے کسی طرح کی بھلائی کی اُمید مت رکھو نہ تو کسی قسم کے فائدہ پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو بڑھنے کی اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی جب کسی سے کوئی اُمید نہ رکھو گی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی برتاؤ کرے کبھی ذرا بھی رنج نہ ہوگا اور خود جہاں تک ہو سکے سب کو فائدہ پہنچاؤ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یہ یقین ہو کہ وہ مان لے گا تو اس کو تبلا دو نہیں تو خاموش رہو اگر کسی سے کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اور اس شخص کے لئے دعا کرو اور اگر کسی سے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچے یوں سمجھو کہ میرے کسی گناہ کی سزا[2] ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو اور اس شخص سے رنج مت رکھو غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو دیکھو نہ برائی کو بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو اور ان سے ہی کام رکھو اور ان کی ہی تابعداری کرو اور یاد میں لگی رہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔

تمت

[1] درحقیقت بات بھی یہی ہے کہ جب ہمارے سامنے کوئی کسی کی غیبت کرنے لگتا ہے تو ہم بھی اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اس کی مروت داری کے سبب غیبت کرنے سے منع کرنے کی ہمت نہیں پڑتی ۱۲

[2] کیونکہ کوئی شخص دنیا میں کسی کو فائدہ پہونچاتا ہے نہ نقصان جو کچھ نفع نقصان ہم کو پہنچتا ہے وہ سب اس خدائی طرف سے ہوتا ہے جس کو ہماری بھلائی اور برائی کا پورا علم ہے کہ ہماری بھلائی پر کسی کے نفع پہونچاتا ہے اور برائی پر کسی سے نقصان غرض ہر نفع نقصان کا بیج ہم خود ہی بوتے ہیں ۱۲

[3] جو آدمی ہر نفع نقصان کو خدائے تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھتا ہے وہ مخلوق اور خالق دونوں کے نزدیک بھلا ہوتا ہے اور اس کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نقصان اس کی طرف سے آیا ہے جس کی قوت ہم سے کہیں زیادہ ہے اور ہم اس کا کچھ بس نہیں کر سکتے اور جو اس کے عوض راحت اور آرام بھی دے سکتا ہے ۱۲

[4] ہاں ظاہر و باطن یکساں رکھنے کی سخت کوشش کرو انشاء اللہ تعالیٰ جلد یہ مرض نفاق جاتا رہے گا ۱۲

ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور مسمّاۃ بہشتی جوہر

حصّہ ہفتم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شبہ حق تعالیٰ نہیں دیکھتے (یعنی توجہ نہیں فرماتے فقط) تمھارے جسموں کی طرف اور نہیں دیکھتے (فقط) تمھاری صورتوں کی طرف (اور یہ خیال نہ کرو کہ جب ظاہری اعمال جو فقط ظاہری اعضا سے ادا کئے جاویں اور ان میں قلب کو توجہ نہ ہو مقبول نہیں تو اعمال قلبیہ بھی مقبول نہ ہوں گے اور نیز ظاہری اعمال مقبول ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں اس لئے کہ فرماتے ہیں) ولیکن دیکھتے ہیں تمھارے دلوں کی طرف (مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتے جو فقط ظاہر ہی میں اچھے معلوم ہوتے ہوں اور اخلاص اور توجہ قلبی سے خالی ہوں مثلاً کوئی عبادت کرے اور بظاہر تو عبادت میں مشغول ہے مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور دل میں تمیز نہیں ہوتی کہ خدائے تعالیٰ کے سامنے کھڑا[1] ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہے تو ایسے اعمال مقبول نہیں ہوتے اور یہ غرض نہیں ہے کہ ظاہری اعمال کا بالکل اعتبار ہی نہیں بلکہ اعتبار ہے لیکن اس شرط سے کہ توجہ اور اخلاص قلبی بھی اس کے ساتھ ہو جیسا کہ حدیث

[1] مثلاً نماز پڑھنے کھڑا ہے لیکن دھیان دنیا کے مشغلوں میں ہے تو یہ نماز محض ایک ورزش ہی کیا ہے اس کا باطنی اثر کیا ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ کسی ایسے آدمی کی عبادت جس کا دل کھیل کود میں ہو قبول نہیں فرماتے ۱۲

ز قرآن سے ثابت ہے کیونکہ قلب خاص محلِ[1] نظرِ الٰہی ہے اور جس طرح اس کو ظاہری طبّی تشریح میں سلطان البدن[2] ہونے کا شرف حاصل ہے اسی طرح رُوحانی اور باطنی تشریح میں بھی ملک الجوارح[3] ہونے کا فخر میسّر ہے جب تک اس کی حالت درست نہ ہوگی کوئی صورت فلاح[4] اور نجات کی حاصل نہیں ہو سکتی مثلاً کوئی ظاہر میں مسلمان ہو دل سے نہ ہو تو اس کے اسلام کا خداوند کریم کے نزدیک کچھ بھی اعتبار نہیں اور علیٰ ہذا القیاس کوئی محض دکھانے یا ایسی ہی اور کسی غرض فاسد کے لئے نماز صدقہ وغیرہ عبادت کرے تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں پس معلوم ہوا کہ فلاحیت دارین اور مقبولیت عند اللہ تعالیٰ کا مدار اصلاح قلب[5] پر ہے لوگوں نے آج کل اس میں بہت بڑی کوتاہی کر رکھی ہے فقط ظاہری اعمال تو کچھ تھوڑے بہت کرتے بھی ہیں اور ان کا علم بھی حاصل کرتے ہیں مگر اصلاح اور قلب کی دُرستی و اِصلاح کی کچھ بھی فکر نہیں گویا کہ یوں خیال کرتے ہیں کہ اصلاح باطن اور ریا[6]۔ حقد و حسد[7] وغیرہ کا علاج اور اس سے محفوظ ہونا کچھ ضرور نہیں فقط ظاہری اعمال کو واجب سمجھتے ہیں اور اُن کو نجات کے لئے کافی خیال کرتے ہیں حالانکہ اصلی مقصود اصلاح قلب ہے جیسا کہ حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے اور اعمالِ ظاہری ذریعہ ہیں قلب کے درست ہونے کا اور ظاہر اور باطن میں کچھ ایسا قدرتی علاقہ[8] ہے کہ بغیر ظاہری حالت درست کئے ہوئے باطنی حالت درست نہیں ہوتی اور جب تک ظاہری اعمال پر دوام نہ ہو صلاح باطنی دائم نہیں رہتی اور جب باطنی حالت درست ہو جاتی ہے تو ظاہری اعمال خوب اچھی طرح ادا ہوتے ہیں اور یہاں سے کوئی بے عقل یہ شبہ نہ کرے کہ ظاہری اعمال کی فقط اس وقت تک حاجت ہے جب تک کہ قلب کی حالت دُرست نہیں ہوتی اور جب قلب درست ہو گیا تو پھر ظاہری اعمال کی کچھ حاجت نہیں خواہ کریں یا نہ کریں اس لئے کہ یہ عقیدہ کفر ہے اور وجہ اس کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ جب قلب درست ہوگا تو وہ حتی المقدور[9] ہر وقت طاعت الٰہی میں مصروف[10] رہے گا اور یہی علامت ہے اس کے دُرست ہونے کی کیونکہ مقصود اصلاحِ قلب سے یہی ہے

[1] یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر عبادت گذار دل کی طرف جاتی ہے اگر وہ ٹھکانے پر ہوتا ہے تو یہ اس کی عبادت کی مقبولیت کی نشانی ہوتی ہے ورنہ نہیں ۱۲

[2] یعنی بدن کا بادشاہ ۱۲

[3] یعنی اعضاء کا بادشاہ ۱۲

[4] فلاح کے معنی کامیابی اور مقصد کا حاصل ہو جانا ۱۲

[5] یعنی دل کے درست ہونے پر ۱۲

[6] ریا کے معنی تو کسی اچھے کام کو غیر اللہ کے دکھانے کیلئے کرنا۔

[7] حقد بھی حسد ہی کو کہتے ہیں مگر اتنا فرق ہے کہ حسد تو ظاہر ہوتا ہے اور حقد چھپا ہوا ہوتا ہے جسے کینہ کہتے ہیں ۱۲

[8] یعنی وہ تعلق جس کو قدرت نے پیدا کیا ہے بندہ کا اس میں کچھ اختیار نہیں ۱۲

[9] یعنی جہاں تک ممکن ہے ۱۲

[10] مصروف بمعنی مشغول ۱۲

کہ طاعت الٰہی ہو اور اس کا شکر کیا جاوے اور پروردگار کی نافرمانی اور ناشکری نہو اور نماز روزہ وغیرہ کا طاعت الٰہی میں داخل ہونا بہت ظاہر ہے تو جب یہ طاعات چھوڑ دی گئیں تو پھر قلب کہاں درست رہا اگر درست رہتا تو شب و روز مثل اولیائے کرام اور انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کے طاعت الٰہی میں ضرور مصروف رہتا کیا لغو و باللہ کسی بے عقل اور احمق کو یہ وسوسہ ہو سکتا ہے کہ کسی کا قلب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بھی زیادہ صاف اور صالح ہے جو اس کو عبادت ظاہری کی حاجت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو باوجود اکمل الکاملین[1] اور افضل المرسلین ہونے کے اس قدر[2] ظاہری اعمال میں مصروف ہوتے تھے جس سے دیکھنے والوں کو بھی رحم آتا تھا اور تا حیات[3] یہی حالت رہی اور آپ کی یہ کیفیت حدیث کی کتابوں میں خوب اچھی طرح مذکور اور مشہور ہے خوب سمجھ لو لہٰذا مسلمانو خوب سمجھ لو جس طرح اعمال ظاہریہ مثل صوم و صلوٰۃ وغیرہ کا ادا کرنا اور ان کے ادا کرنے کا طریقہ جاننا واجب ہے اسی طرح اعمال ظاہریہ مثل صوم و صلوٰۃ وغیرہ کا ریاء و نمود وغیرہ سے محفوظ رکھنا یا حقد و حسد و غضب وغیرہ سے قلب کو صاف رکھنا اور ان اعمال کے ادا کرنے کا طریقہ بھی جاننا واجب ہے جن میں بعض اعمال تو محض قلب سے تعلق رکھتے ہیں جیسے گناہ کا قصد کرنا[4] حقد یا حسد کرنا اور اخلاص پیدا کرنا اور بعض میں قلب اور دیگر اعضاء بھی شریک ہیں جیسے صلوٰۃ و صوم و حج و صدقہ وغیرہ صرح به الامام الغزالی[5] رض واقره علیه العلامة ابن عابدین اور حدیث میں ہے رکعتان من ورع (ای متوقی الشبهات) افضل من الف رکعة من مخلط رای لا یتقی الشبهات والظاهر ان المراد بالالف التکثیر لا التحدید) فرع[6] عن السنن (قال الشیخ

[1] یعنی سب کاملوں سے زیادہ کامل اور افضل مرسلین کے معنی سب رسولوں سے بڑھکر ۱۲

[2] یعنی جب تک زندہ رہے ۱۲

[3] یعنی محض قصد کرنا کہ گناہ کا قصد بھی گناہ ہے اور حقد و حسد پہلے معلوم ہو چکا ہے اور اخلاص کے معنی خالص کرنے کے ہیں مراد یہ ہے کہ جو عبادت کی جائے وہ خالص خدا تعالیٰ کے لئے کی جائے جس کو قرآن شریف میں مخلصین لہ الدین کے الفاظ سے ارشاد فرمایا ہے ۱۲

[4] اور البتہ کیا عمدہ بات ہے جو بیان کی حضرت عائشہ نے اپنے قول میں سہ
اے وہ ذات جس نے جو کی دو روٹی سے بھی پیٹ نہ بھرا اور اے وہ شخص جس نے چٹائی کو تخت کے مقابلہ میں پسند کیا اے وہ شخص جو نہیں سویا کبھی تمام رات دوزخ کے پیدا کرنے والے کے عذاب کے ڈر سے ۱۲

عه ولنعم ما اجادت عائشة فی قولها سه یا من لا یشبع من خبز الشعیر + یا من اختار الحصیر علی السریر + یا من لم یزل اللیل کله + من خوف عذاب رب السعیر ۱۲

عه وکذلك جاء تفسیر الورع فی الحدیث ۱۲

سه قلت معناه رواه الدیلمی فی مسند الفردوس مرفوعًا منه ۱۲

حدیث حسن لغیرہٖ کذا فی العزیزی شرح الجامع الصغیر یعنی دو رکعت نماز ایسے پرہیزگار کی جو شبہ کی چیزوں سے بھی بچتا ہو اُس شخص کی ہزار رکعت نماز سے افضل ہے جو شبہ کی چیزوں سے نہ بچے آہ۔ ظاہر ہے کہ یہ فضیلت بغیر صفائی قلب اور اصلاح باطن کے میسّر نہیں ہو سکتی جو امراض باطنی[1] سے تندرست نہیں وہ تو واجبات بھی ٹھیک طور سے نہیں ادا کر سکتا۔ اور حرام چیزوں سے بچنے پر بھی پورا قادر نہیں پھر مشتبہات چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہے جو اس کو یہ فضیلت میسّر ہو تقویٰ اور صفائی باطن کے ساتھ جو کچھ بھی عبادت ہوتی ہے وہ باقاعدہ اور مقبول ہوتی ہے اگرچہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو لہٰذا مسلمان کو لازم ہے کہ ظاہر و باطن کی کامل طور سے اصلاح کرے یہی ذریعہ نجات کا ہے اور فقط ظاہری اعمال کو بغیر درستی باطن کے لئے کافی نہ سمجھے دیکھو اگر کوئی شخص بہت سی نمازیں پڑھے اور نیت یہ ہو کہ لوگ ہم کو بزرگ سمجھیں اور ہماری تعریف[2] کریں تو کیا وہ عذاب سے بچ جائے گا حالانکہ نماز تو ایسی چیز ہے کہ اگر اس کو کوئی باقاعدہ[3] اور اخلاص سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے ادا کرے تو اس عذاب سے بھی بچ جاوے جو ترک نماز پر ہوتا ہے اور ثواب بھی حاصل ہوتا ہے مگر افسوس کہ اُس شخص نے بوجہ مرض ریا[4] اور حُبّ ثناء[5] کے اُس نماز کو برباد کر دیا پس اُس کو چاہئے کہ اپنے ان امراض کا علاج کرے ورنہ عنقریب سخت ہلاکی میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ جب مرض بڑھتا ہے گا اور علاج نہیں ہوگا تو ظاہر ہے کہ انجام ہلاکت[6] ہوگا۔ بھائیو جب تم بیمار ہو اور تمہارا جسم مریض ہو تو کیا یہ گوارا کروگے کہ مرض میں مبتلا رہو اور باوجود قدرت کے علاج نہ کرو یہاں تک کہ وہ مرض تم کو ہلاک کر دے ہرگز نہیں گوارا کر سکتے حالانکہ اس مرض سے جو تکلیف ہوگی وہ جسمانی تکلیف اور پھر وہ بھی چند روزہ دنیا ہی میں ہے پس جب یہ گوارا نہیں تو روحانی امراض میں مبتلا رہنا جس کی وجہ سے ایسی جگہ تکلیف ہو جہاں ہمیشہ رہنا ہے گوارا کرنا عقل سلیم[7] کے بالکل خلاف ہے لہٰذا ہر انسان کو لازم ہے کہ جسم و قلب و ظاہر و باطن کی خوب اصلاح کرے اور عقل سلیم سے کام لے کر فلاح[8] دارین کو اپنا قبلۂ مقصود[9] سمجھے خوب کہا ہے ؎

[1] یعنی جس میں اندرونی بیماریاں موجود ہیں وہ واجبات کو ادا اور حرام کاموں سے پرہیز ہی نہیں کر سکتا ان چیزوں سے وہ کب بچ سکتا ہے جو نہ تو صاف طور سے حلال ہیں نہ صاف طور سے حرام بلکہ ان میں شبہ اس کا بھی ہے اور اس کا بھی ۱۲

[2] یعنی اس غرض سے نماز پڑھی تاکہ لوگ اس کی تعریف کریں کہ صاحب فلاں آدمی بڑا نمازی ہے ۱۲

[3] جس طرح دنیا میں ظاہری بیماری کا بھی یہی حال ہے کہ اگر اس کا علاج نہیں کیا جائے اور بیماری مہلک ہو تو اس کا انجام ہلاکت ہوتی ہے ۱۲

[4] عقل سلیم سے مراد وہ عقل ہے جو عیب سے صحیح و سالم ہو ۱۲

[5] یعنی دونوں جہاں کی کامیابی اور دونوں جہاں میں مقصد کا ملنا ۱۲

[6] قبلۂ مقصود یعنی سب مقصدوں سے بڑا مقصد کہ اس سے زیادہ کسی چیز کو مقصد نہ جانے بلکہ اور مقاصد کو اسی مقصد کا ذریعہ یقین کرے ۱۲

کیا وہ دنیا جسمیں ہو کوشش دین کے واسطے ✤ واسطے واں کے بھی کچھ یا ست ہیں کے واسطے

حدیث میں ہے عن النعمان بن بشیر مرفوعاً فی حدیث طویل الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب (متفق علیہ) یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اس بات سے کہ بدن میں ایک جزو (اور وہ ایک بوٹی) ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ جزو فاسد ہو جاتا ہے تو تمام بدن فاسد اور خراب ہو جاتا ہے اور آگاہ رہو کہ وہ جزو دل ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے (مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اعضا کی درستی اور اطاعت خداوندی بجالانا موقوف ہے قلب کی درستی پر کیونکہ قلب سلطان البدن ہے اور رعیت کی صلاح[1] موقوف ہوتی ہے سلطان کے صالح[2] ہونے پر سو اعضا نیک کام جب ہی کریں گے جب کہ قلب صالح ہو لہٰذا اصلاح قلب میں کوشش کرنا واجب قرار پایا اس طور کہ طاعت خداوندی واجب ہے خواہ وہ اطاعت فقط قلب سے تعلق رکھتی ہو یا اس میں قلب کے ساتھ اعضاء و جوارح[3] کا بھی دخل ہو اور اطاعت کا صحیح اور مقبول ہونا موقوف ہے صلاحیت قلب پر نتیجہ یہ نکلا کہ اصلاح قلب واجب ہے خوب سمجھ لو دیکھئے شریعت نے ایسی حالت میں جبکہ انسان کو بھوک کی خواہش ہو اور اس حالت میں نماز پڑھنے سے طبیعت پریشان ہو تو یہ حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ پہلے کھانا کھا لو پھر نماز[4] پڑھو بشرطیکہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جاوے تو اس میں حکمت یہ ہے کہ مقصود عبادت سے حق تعالیٰ کے سامنے حاضری اور اظہار عبدیت ہے اس طرح کہ ظاہر و باطن اس کے کام میں مشغول ہوں اور غیر اللہ تعالیٰ کی طرف حتی الامکان توجہ نہ رہے اور جب بھوک لگی ہوگی تو گو ظاہر ہے بدن نماز میں مشغول ہوگا لیکن قلب پریشان ہوگا اور یہی دل چاہے گا کہ جلدی سے نماز سے فارغ ہو جاویں تاکہ جلد کھانا مل جاوے پس حق تعالیٰ کے سامنے جس طرح حاضری چاہئیے تھی اس میں بہت بڑا خلل واقع ہوگا اس واسطے ایسی حالت میں نماز کو مکروہ[5] کہا گیا جس سے یہ معلوم ہو گیا کہ اصل محل[6] نظر خداوندی قلب ہے اور شریعت مقدسہ

[1] صلاح کے معنی درستی کے ہیں ۱۲
[2] صالح بمعنی نیک ۱۲
[3] جوارح جارحہ کی جمع ہے معنے تو اس کے زخم کرنیوالی شے کے ہیں مگر یہاں اعضا ہی مراد ہیں ۱۲
[4] یہ مسئلہ شامی میں موجود ہے بلکہ اگر بھوک خوب نہ بھی لگی ہو لیکن کھانے کے بے مزے ہو جانے کا اندیشہ ہو تب بھی اس کی وجہ سے سنتوں میں تاخیر اور جماعت کا ترک جائز ہے بشرطیکہ وقت نہ جانے دے ۱۲ شامی ج ۱ ص ۶۳۷
[5] یعنی وہ اصلی شے کہ جس پر خدا تعالیٰ کی نظر پڑتی ہے ۱۲
[6] یعنی عیب اور نقصان سے پاک یا کمی زیادتی سے بری ۱۲

نے اس کی اصلاح کا بہت بڑا انتظام کیا ہے بزرگان دین نے اِصلاح قلب کے لئے برسوں مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں اس مختصر رسالہ میں بوجہ خوف طوالت[1] زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا ورنہ کتابیں کی کتابیں اس فن میں موجود ہیں اگر اُن کتابوں کا خلاصہ بھی لکھا جاوے تو ایک بڑی ضخامت[2] کی کتاب ہو جائے گی اس حدیث سے قلب کی اصلاح کی بڑی تاکید ثابت ہوتی ہے کہ مدار اصلاح طاعت قلب ہی پر رکھا گیا ہے حدیث میں ہے عن ابن عباس مرفوعًا قال رکعتان مقتصدتان[3] خیر من قیام لیلة والقلب ساہ رواہ ابی الدنیا فی التفکر کذا فی کنز الاعمال یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعت نماز درمیانی طور پر پڑھنا بہتر ہے رات بھر نماز پڑھنے سے ایسی حالت میں کہ قلب غافل ہو اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے تفکر میں روایت کیا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھے اور درمیانی طور پر ادا کرے اس طرح کہ اُس کے فرائض و واجبات اور سنن کو حضور قلب کے ساتھ ادا کرے گو طویل قرأۃ وغیرہ نہ ہو ایسی دو رکعتیں نہایت عمدہ اور مقبول ہیں رات بھر غفلتِ قلب[4] کے ساتھ نماز پڑھنے سے اس حدیث سے اہتمام قلب[5] کی کسقدر تاکید معلوم ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ فی الحقیقت[6] فعل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے کہ کیسا کام کیا اور کمیت مطلوب نہیں ہے کہ کتنا کام کیا اگرچہ تھوڑا ہی کام ہو مگر باقاعدہ اور عمدہ ہو وہ حق تعالیٰ کے یہاں محبوب اور مقبول ہے اور اگر بہت سا کام ہو لیکن بے قاعدہ اور بے ضابطہ[7] غفلت سے ہو وہ ناپسند ہے خوب سمجھ لو[8]

ما نصیحت بجائے خود کردیم	روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبتِ کس	بر رسولاں بلاغ باشد و بس

تمت

[1] طوالت کے معنے لمبے ہونے کے ہیں ۱۲
[2] ضخامت کے معنے حجم اور موٹاپے کے ہیں ۱۲
[3] یعنی وہ چیز جس کے بغیر اطاعت ٹھیک نہیں ہوسکتی دل کی درستی ہے ۱۲
[4] غفلت قلب سے مراد یہ ہے کہ دل کی توجہ خدا تعالیٰ سے ہٹی ہوئی ہو اور اس کے ماسوا کی طرف لگی ہوئی ہو ۱۲
[5] یعنی دل کی درستی کو بڑی ضروری چیز سمجھنے کی تاکید ۱۲
[6] فی الحقیقت کے معنی حقیقت میں اور واقع میں ۱۲
[7] ضابطہ بھی قاعدہ ہی کو کہتے ہیں ۱۲
[8] یعنی ہم موقعہ پر بضوت کر چکے اور اس میں ایک زمانہ صرف کیا اگر اس پر بھی کوئی آدمی رغبت کے کان اس طرف نہ لگائے تو پیام پہنچانے والوں پر تو صرف پیام کا پہنچا لازم ہے ۱۲

ضمیمہ ثانیہ بہشتی زیور حصہ ہفتم

از تسہیل قصد السبیل

عام عورتوں کو نصیحت

شرک کی باتوں کے پاس مت جاؤ۔ اولاد کے ہونے یا زندہ رہنے کے لئے ٹونے ٹوٹکے مت کرو۔ فال مت کھلواؤ۔ فاتحہ نیاز ولیوں کی مت کرو۔ بزرگوں کی منّت مت مانو۔ شب برات۔ محرّم۔ عرفہ۔ تبارک کی روٹی۔ تیرہ تیزی کی گھونگنیاں کچھ مت کرو۔ جس سے شرع میں پردہ ہے چاہے وہ پیر ہو اور چاہے اور کیسا ہی نزدیک کا ناتہ دار ہو جیٹھ خالہ کا یا پھوپھی کا یا ماموں کا بیٹا یا بہنوئی یا نندوئی یا منھ بولا بھائی یا منھ بولا باپ اُن سب سے خوب پردہ کرو۔ خلاف شرع لباس مت پہنو جیسے کلیوں دار پائجامہ یا ایسا کرتا جس میں پیٹ۔ پیٹھ یا کلائی یا بازو کھلے ہوں یا ایسا باریک کپڑا جس میں بدن کے یا سر کے بال جھلکتے ہوں یہ سب چھوڑ دو لانبی آستینوں کا اور نیچا اور موٹے کپڑے کا کرتہ بناؤ اور ایسے ہی کپڑے کا ڈوپٹہ ہو اور دھیان کرکے سر پر سے مت ہٹنے دو ہاں اگر گھر میں خالی عورتیں ہوں یا اپنے ماں باپ حقیقی بھائی وغیرہ کے سوا گھر میں کوئی اور نہ ہو تو اس وقت سر کھولنے میں ڈر نہیں۔ کسی کو جھانک تاک کر مت دیکھو بیاہ شادی مونڈن۔ چلہ چھٹی۔ ختنہ عقیقہ منگنی چوتھی وغیرہ میں کہیں مت جاؤ نہ اپنے

۱ عموماً جاہل عورتیں اولاد کے جینے یا جننے کے واسطے کھلا کھلا شرک کرلیتی ہیں یہ بات ہر جگہ مشہور و معروف ہے بجز اللہ کی خاص بندیوں کے اکثر عورتیں اس میں مبتلا ہیں ۱۲

۲ پہلے گزر چکا ہے کہ بری فال ناجائز ہے اور نیک فال درست ہے مگر غیب کی خبر دینا یا پوچھنا ہر حالت میں شرک ہے ۱۲

۳ کیونکہ یہ لباس مردوں کے ساتھ خاص ہے اور جو عورت مردوں کا لباس اختیار کرتی ہے اس پر خدائے تعالیٰ کی پھٹکار ہوتی ہے ۱۲

اسی طرح چڑھاں جوتا بھی عورتوں کو ناجائز ہے اس میں بعض خاص گھرانوں کی عورتیں بھی مبتلا ہیں توبہ کی ضرورت ہے ۱۲

۴ وغیرہ سے مراد چچا تایا ماموں۔ بھانجا بھتیجا ہے ۱۲

یہاں کسی کو بلاؤ۔ کوئی کام نام کے واسطے مت کرو۔ کو سننے اور طعنہ دینے اور غیبت[1] سے زبان کو بچاؤ۔ پانچوں وقت نماز اول وقت پر پڑھو اور جی لگا کر تھام تھام کر پڑھو رکوع سجدہ اچھی طرح کرو۔ ایام سے جب پاک ہو خوب خیال رکھو کسی وقت کی نماز ایام بند ہونے کے بعد رہ نہ جائے۔ اگر تمھارے پاس زیور۔ گوٹہ۔ لچکا وغیرہ ہو تو حساب کر کے زکوٰۃ نکالو۔ بہشتی زیور پڑھا کرو یا سُن لیا کرو اور اس پر چلا کرو۔ خاوند کی تابعداری کرو اس کا مال اُس سے چھپا کر خرچ مت کرو۔ گانا کبھی مت سُنو اگر تم قرآن پڑھی ہوئی ہو تو روزانہ قرآن پڑھا کرو جو کتاب پڑھنے یا دیکھنے کے لئے مول لینا ہو پہلے کسی عالم کو دکھلا لو اگر وہ صحیح اور معتبر بتلا دیں تو خریدو ورنہ مت لو۔ جہاں رسم رسوم کی مٹھائی وغیرہ تقسیم ہوتی ہو وہاں مت جاؤ اور نہ بانٹنے میں شریک ہو۔

خاص ذکر و شغل کرنے والوں کو نصیحت

اُوپر کی نصیحتیں دیکھ لو ہر بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے کا اہتمام[2] کرو اس سے دل میں گہرا نور پیدا ہوتا ہے اگر کوئی شخص کوئی بات تمھاری طبیعت کے خلاف کرے تو صبر کرو۔ جلدی سے کچھ کہنے سننے مت لگو خاص کر غصہ کی حالت میں سنبھلا کرو کبھی اپنے کو صاحب کمال مت سمجھو۔ جو بات زبان سے کہنا چاہتے ہو پہلے سوچ لیا کرو جب خوب اطمینان ہو جائے کہ اس میں کوئی خرابی نہیں اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس میں کوئی دین یا دُنیا کی ضرورت ہے یا فائدہ ہے اس وقت زبان سے نکالو کسی بُرے آدمی[3] کی بھی بُرائی نہ کرو نہ سُنو۔ کسی ایسے درویش پر جس پر کوئی حال درویشی کا غالب ہوا اور وہ کوئی بات تمھارے خیال میں دین کے خلاف کرتا ہو اُس پر طعنہ[4] مت کرو۔ کسی مسلمان کو اگرچہ

[1] یعنی عیب کرنا عورتوں کی خاصیت ہے اسی طرح خاوند کی ناشکری جب دو چار عورتیں جمع ہوتی ہیں تو اکثر نے یا تو دوسروں پر لعن طعن شروع کر دیا یا اپنا دکھڑا رونے لگیں ہمیشہ ہر حالت میں خوش و خرم رہنا اور خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے جو خدا کا شکر ادا کرے گی وہ اپنے شوہر کی بھی ناشکر نہ بنے گی ۱۲

[2] یعنی خیال رکھو کوشش میں کمی نہ کرو بے پروائی نہ برتو ۱۲

[3] کیونکہ جب وہ بُرا ہے تو زمانہ جانتا ہے کہ وہ بُرا ہے ہم بُرا نہ کہیں گے تو کیا وہ اچھا ہو جائے گا جب بھی بُرا ہی رہے گا لیکن ہم کو اس کے بُرا کہنے سے کئی رکعت کا ثواب ہو گا اس کی جگہ سبحان اللہ پڑھنا ہزار درجہ بہتر ہو گا البتہ اگر اپنے کسی چھوٹے کو اس کے منہ پر نصیحت کے ارادہ سے بُرا کہا جائے تو اس میں حرج نہیں ہے ۱۲

[4] یعنی اسکو بُرا مت کہو کیونکہ اسمیں تمھارا کوئی دینی فائدہ نہیں بلکہ بعض وقت غیبت کا گناہ ہو گا اور نہ اس کی باتوں پر عمل کرو نہ اُس کے پاس بیٹھو کہ یہ بھی مضر ہوتا ہے بس الگ رہو نہ دوستی کرو نہ دشمنی ۱۲ شبیر علی۔

وہ گنہگار یا چھوٹے درجے کا ہو حقیر مت سمجھو مال و عزّت کی طمع و حرص مت کرو تعویذ گنڈوں کا شغل مت رکھو اس سے عام لوگ گھیرتے ہیں جہاں تک ہو سکے ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہو اس سے دل میں نور اور ہمّت و شوق بڑھتا ہے دنیا کا کام مت بڑھاؤ۔ بے ضرورت سامان جمع مت کرو۔ جہاں تک ہو سکے تنہا رہا کرو بے فائدہ اور بے ضرورت لوگوں سے زیادہ مت ملو اور جب ملنا ہو خوش خلقی سے ملو اور جب کام ہو جاوے فوراً اُن سے الگ ہو جاؤ خاص کر جن پہچان والوں سے بہت بچو یا تو اللہ والوں کی صحبت ڈھونڈھو یا ایسے معمولی لوگوں سے ملو جن سے جان پہچان نہ ہو ایسے لوگوں سے نقصان کم ہوتا ہے اگر تمہارے دل میں کوئی کیفیت پیدا ہو یا کوئی علم عجیب آئے اپنے پیر کو اطلاع کرو اپنے پیر سے کسی خاص شغل کی درخواست[1] مت کرو۔ ذکر سے جو اثر پیدا ہو سوائے پیر کے کسی سے مت کہو، بات کو نباہا مت کرو بلکہ جب تم کو اپنی غلطی معلوم ہو جائے فوراً اقرار کر لو ہر حالت میں اللہ پر بھروسہ رکھو اُسی سے اپنی حاجت عرض کیا کرو اور دین پر قائم رہنے کی درخواست کرو والسّلام۔

[1] یعنی اس سے کوئی وظیفہ خصوصیت کے ساتھ اپنے لئے مت پوچھو بلکہ جو وظیفے پیر عام طور سے سب مریدوں کو بتلائے اُسے تم بھی عمل میں لاؤ ۱۲

حصّہ ہفتم بہشتی زیور مع ضمائم قدیمہ و جدیدہ ختم ہوا

ہر قسم کی عمدہ کتابیں ملنے کا پتہ:- ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی پاکستان چوک کراچی

آٹھواں حصّہ

۸۶

اشرفی

بہشتی زیور مکمل و مدلل و مزین

(مع)

ضمائم جدید و قدیمہ مفیدہ و تصحیح الاغلاط وغیرہ

(مصنفہ)

حضرت حکیم الامت مولانا و سیدنا الحاج والحافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(جس کے ہر حصّہ کو)

جناب مولانا مولوی ابو سعید محمد حیات صاحب سنبھلی صدر مدرس مدرسہ امدادیہ مراد آباد نے

متن کے مطابق مفید ضروری اور اہم حواشی پیچیدہ مسائل کے متعلق تسلیس عبارت میں تشریح و صحت

و شبہات کے بارے میں بحث متبحر علمائے کرام کے اسناد۔ فقہائے عظام کے دلائل علمائے متقدمین و

متاخرین کا نظریہ اور بہت سے اہم اور کارآمد امور کو حوالہ قلم کر کے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے

ناشر: ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، پاکستان چوک۔ کراچی

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس، کراچی

فہرست مضامین بہشتی زیور حصہ آٹھواں

مضمون	صفحہ
نیک بیبیوں کے حال میں	۴
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش وفات وغیرہ کا بیان	۵
پیغمبر صلے اللہ علیہ کے مزاج وعادات کا بیان	۷
حضرت حوا علیہا السلام کا ذکر	۱۰
حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر	۱۰
حضرت سارہ علیہا السلام کا ذکر	۱۱
حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر	۱۲
حضرت اسمٰعیلؑ کی دوسری بیوی کا ذکر	۱۴
نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی کا ذکر	۱۵
حضرت لوطؑ کی بیٹیوں کا ذکر	۱۶
حضرت ایوبؑ کی بیوی کا ذکر	″
حضرت لیا یعنی حضرت یوسفؑ کی خالہ کا ذکر	۱۷
حضرت موسیٰ کی والدہ کا ذکر	۱۸
حضرت موسیٰ کی بہن کا ذکر	″
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا ذکر	۱۹
حضرت موسیٰ کی سالی کا ذکر	۲۰
حضرت آسیہؓ کا ذکر	″
فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر	۲۱
حضرت موسیٰ کے لشکر کی ایک بڑھیا کا ذکر	۲۲
جیسور کی بہن کا ذکر	۲۳
جیسور کی ماں کا ذکر	″
حضرت سلیمانؑ کی والدہ کا ذکر	۲۴
حضرت بلقیسؑ کا ذکر	″
بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر	۲۵
بنی اسرائیل کی ایک عقلمند دیندار بیوی کا ذکر	۲۶
حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر	۲۷
حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر	۲۸
حضرت زکریا علیہا السلام کی بیوی کا ذکر	۲۹
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۳۰
حضرت سودہ رضؓ کا ذکر	۳۱
حضرت عائشہ صدیقہ کا ذکر	″
حضرت حفصہ رضؓ کا ذکر	۳۲
حضرت زینب رضؓ خزیمہ کی بیٹی کا ذکر	″
حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	″
حضرت زینب جحش کی بیٹی کا ذکر	۳۳
حضرت اُم حبیبہ رضؓ کا ذکر	۳۵
حضرت جویریہ رضؓ کا ذکر	″
حضرت میمونہ رضؓ کا ذکر	۳۶
حضرت صفیہ رضؓ کا ذکر	۳۷
حضرت زینب رضؓ کا ذکر	۳۸
حضرت رقیہ رضؓ کا ذکر	۳۹
حضرت ام کلثوم رضؓ کا ذکر	۴۰
حضرت فاطمہ رضؓ کا ذکر	″
حضرت حلیمہ سعدیہ کا ذکر	۴۲
حضرت ام ایمن کا ذکر	۴۳
حضرت اُم سلیم کا ذکر	۴۴
حضرت اُم حرام کا ذکر	۴۵
حضرت اُم عبد کا ذکر	۴۶
حضرت ابوذر غفاری رضؓ کی والدہ کا ذکر	″
حضرت ابوہریرہ رضؓ کی والدہ کا ذکر	۴۷
حضرت اسمار بنت عمیس کا ذکر	″
حضرت حذیفہ کی والدہ کا ذکر	۴۸
حضرت فاطمہ بنت خطاب رضؓ کا ذکر	″
ایک انصاری عورت کا ذکر	۴۹
حضرت اُم فضل لبابہ بنت حارث کا ذکر	″
حضرت ام سلیط کا ذکر	۵۰
حضرت ہالہ بنت خویلد کا ذکر	″
حضرت ہندہ بنت عتبہ کا ذکر	۵۱
حضرت اُم خالد کا ذکر	″
حضرت صفیہ کا ذکر	۵۲
حضرت ابوالہیثم کی بیوی کا ذکر	″
حضرت اسمار بنت ابی بکر کا ذکر	۵۳
حضرت اُم رومان کا ذکر	″
حضرت اُم عطیہ کا ذکر	۵۴
حضرت بریرہ رضؓ کا ذکر	″
فاطمہ بنت ابی حبیش وحمنہ بنت ابی جحش اور	۵۵
حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی کا ذکر	″
	″
امام حافظ ابن عساکر کی استاد بیبیاں	۵۵
حفید بن زہرا طبیب کی بہن و بھانجی	۵۶
امام یزید بن ہارون کی لونڈی کا ذکر	″
ابن سماک کوفی کی لونڈی کا ذکر	″
ابن جوزی کی پھوپھی کا ذکر	۵۷
امام ربیعۃ الرائے کی والدہ کا ذکر	″
امام بخاری کی والدہ اور بہن	۵۸
قاضی زادہ رومی کی بہن	۵۹
حضرت معاذہ عدویہ کا ذکر	″
حضرت رابعہ عدویہ کا ذکر	۶۰
حضرت ماجدہ قرشیہ کا ذکر	″
حضرت عائشہ بنت امام جعفر صادق کا ذکر	″
رباح قیسی کی بیوی کا ذکر	۶۱
حضرت فاطمہ نیشاپوری کا ذکر	″
حضرت رابعہ یا رابعہ شامیہ بنت اسمٰعیل کا ذکر	۶۲
حضرت ام ہارون کا ذکر	″
حضرت حبیب عجمی کی بی بی حضرت عمرہ کا ذکر	۶۳
حضرت اُمتہ الجلیل کا ذکر۔	″

مضمون	صفحہ
حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر	۶۴
حضرت عفیرہ عابد کا ذکر	〃
حضرت شعوانہ کا ذکر	〃
حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر	۶۵
حضرت نفیسہ بنت زید بن ابی الفوارس کا ذکر	〃
حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی کا ذکر	۶۶
حضرت میمونہ سوداء کا ذکر	〃
حضرت ریحانہ محبونہ کا ذکر	۶۷
حضرت سری سقطی کی ایک مریدنی کا ذکر	۶۸
حضرت تحفہ کا ذکر	〃
حضرت جویریہ کا ذکر	۷۰
حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر	
حضرت حاتم اصم رح کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر	۷۱
حضرت ست الملوک کا ذکر	〃
ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر	۷۲
رسالہ کسوۃ النسوۃ	۷۳
فصل اوّل بہشتی زیور کے ترغیبی مضمون میں نیک بیبیوں کی خصلت اور درجے	۷۴
قرآن اور حدیث سے	〃
آیتوں کا مضمون	〃
حدیثوں کا مضمون	۷۵
دوسری فصل کنز العمال کے ترغیبی مضمون میں	۷۸
اضافات از مشکوٰۃ شریف	۸۳
تیسری فصل بہشتی زیور کے	

مضمون	صفحہ
ترہیبی مضمون میں	۸۴
عورت کے بعضے عیبوں پر نصیحت قرآن	〃
اور حدیث سے	〃
آیتوں کا مضمون	۸۵
حدیثوں کا مضمون	〃
بقیہ بہشتی زیور حصہ ہشتم	۸۸
بہشتی جوہر	
ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور حصہ ہشتم	۸۹
جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیالے اور پاکیزہ شمائل اور آپکی عادتوں کا بیان	〃
ضمیمہ ثانیہ زیور بہشتی حصہ ہشتم ۔ ماخوذ از اصلاح النساء۔	〃
شریر عورتوں کے ذکر میں	〃
(۱) عنق کا ذکر	۱۰۶
(۲) داعلہ کا ذکر	۱۰۷
(۳) حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا ذکر	۱۰۸
(۴) صدوف کا ذکر	〃
(۵) اربیل کا ذکر	۱۱۰
(۶) نائلہ کا ذکر	۱۱۱
(۷) بلعم باعور کی بیوی کا ذکر	۱۱۲
(۸) حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کرنے والی عورت کا ذکر	〃
(۹) شمسون کی بیوی کا ذکر	۱۱۴
(۱۰) جریح کو تہمت لگانے والی عورت کا ذکر	〃
(۱۱) بنی اسرائیل کی ایک بے رحم عورت کا ذکر	۱۱۵
(۱۲) پہلی امتوں کی ایک بدذات عورت	

مضمون	صفحہ
کا ذکر	۱۱۶
(۱۳) بنی اسرائیل کی ایک مکار عورت کا ذکر	۱۱۸
(۱۴) اُم جمیل کا ذکر	۱۱۹
(۱۵) جو عورتیں مکہ معظمہ فتح ہونے کے دن ماری گئیں ان کا ذکر	〃
(۱۶) زینب بنت حارث کا ذکر	۱۲۰
(۱۷) لبید یہودی کی بیوی کا ذکر	۱۲۱
(۱۸) سلمیٰ بنت مالک کا ذکر	〃
(۱۹) قطامہ کا ذکر	۱۲۲
(۲۰) جعدہ بنت اشعث کا ذکر	〃
(۲۱) بی بی زلیخا کا ذکر	۱۲۳
(۲۲) قارون کی بہکائی عورت کا ذکر	۱۲۴
(۲۳) اپنے گناہ کے اقرار کرنے والی عورت کا ذکر	۱۲۵
(۲۴) سجاح کا ذکر	۱۲۶
(۲۵) تنبیہ	〃
(۲۶) یادداشت	۱۲۷
(۲۷) التماس	۱۳۵

بہشتی زیور

کا

آٹھواں حصہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نیک بیبیوں کے حال میں

پڑھنے والیوں کے دین کی ہمت بڑھانے کے واسطے

اس بیان سے پہلے برکت کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والیاں اپنے پیغمبر کو اور آپ کی عادتوں کو بھی کچھ جان لیں جس سے ان کو محبت پیدا ہو اور پیروی کریں اور یہ بھی بات ہے کہ ان سب کرنیکی کی دولت آپ ہی کی برکت سے ملی ہے پہلی اُمت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور[ع] سے اور اس امت کی بیبیوں کو آپ کی شفاعت سے اس واسطے پہلے آپ کا ذکر لکھ کر پھر بیبیوں کا حال شروع ہوگا۔

ع یعنی آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے ۱۲ مخلصاً۔

لہ کیونکہ یہ شریعت تمام انبیا کی شریعت پر اسی وجہ سے فوقیت رکھتی ہے کہ اس شریعت کا نبی سارے نبیوں سے بہتر ہے لہذا جو مرد اور عورتیں اس شریعت کی تابعدار ہیں وہ بھی اور شریعتوں کے تابعداروں سے بہتر ہوئے قرآن شریف میں بھی اُمت محمدیہ کی تعریف آئی ہے ارشاد فرمایا ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ الخ اور جب کسی پیارے کے پیارے حالات معلوم ہو جاتے ہیں تو اس سے پیار اور محبت بھی زیادہ ہو جاتی ہے اس قانون کے مطابق مسلمان کو اپنے نبی کے حالات زیادتی محبت کی نیت سے پڑھنا اور سننا نہایت مفید چیز ہے لیکن حالات کا صحیح ہونا ضروری ہے ۱۲

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات وغیرہ کا بیان

آپ کا مشہور نام مبارک محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے اور ان کے والد کا نام عبدالمطلب اور اُن کے والد کا نام ہاشم اور ان کے والد کا نام عبدمناف آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہے اور اُن کے والد کا وہب اور اُن کے والد کا نام عبدمناف اور ان کے والد کا نام زہرا اور یہ عبدمناف اور یہ ہیں اور پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں جس سال ایک کافر بادشاہ ہاتھی لے کر کعبہ پر اس کے ڈھانے کے واسطے چڑھ آیا تھا آپ پیدا ہوئے اور آپ پانچ سال اور دو روز کے تھے اس وقت آپ کی دودھ پلائی نے آپ کو آپ کی والدہ کے پاس پہونچا دیا جب آپ چھ سال کے ہو گئے آپ کی والدہ آپ کو ہمراہ لے کر آپ کے دادا کی ننہال بنی نجار میں مدینہ میں گئیں اور ایک مہینہ کے بعد لوٹتے ہوئے مقام ابواء میں انتقال کر گئیں اُم ایمن بھی ساتھ تھیں وہ آپ کو مکہ میں لائیں اور آپ کے والد آپ کو حمل میں چھوڑ کر انتقال کر گئے تھے آپ کو آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش کرنا شروع کیا پھر آپ کے دادا کا انتقال ہو گیا آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کو پرورش کیا اور وہ آپ کو شام کی طرف تجارت کے لئے لے چلے تھے۔ راہ میں بحیرا نے جو نصاریٰ کا عالم اور درویش تھا آپ کو دیکھا اور آپ کے چچا سے تاکید کی کہ آپ کی حفاظت کرو یہ نبی ہیں اور آپ کو مکہ واپس کرا دیا پھر آپ خود حضرت خدیجہ رضؓ کا مال تجارت لے کر شام کو چلے راہ میں نسطورا نے جو کہ عالم اور درویش نصاریٰ کا تھا آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی اور جب آپ لوٹے تو حضرت خدیجہ رضؓ سے آپ کی شادی ہو گئی اس وقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ رضؓ چالیس برس کی تھیں پھر چالیس برس کی عمر میں آپ کو نبوت ملی اور آپ بارہ

عہ اذا استیعاب وغیرہ ۱۲۔

عہ۔ بالفتح وتشدید جیم وفتح کاف ۱۲ مخشی۔

عہ۔ بالفتح وکسر دال وسکون یا وفتح جیم ۱۲ مخشی۔

لہ اس کا نام ابرہہ تھا اور اس کی حکومت حبشہ کے ملک پر تھی اس کے ہاتھی کا نام محمود تھا اسلئے ساتھ فوج بھی تھی ان سب کو اصحاب فیل کہتے ہیں سورۂ الم ترکیف میں اس واقعہ کو مختصر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ۱۲۔

لہ جن کا نام حضرت حلیمہ سعدیہ ہے ۱۲

لہ حضرت عبدالمطلب نے چونکہ آپ کو ہونہار یقین کر لیا تھا اس لئے اپنے بیٹے سے زیادہ لاڈ کے ساتھ آپ کی پرورش کی پھر جب آپ کی عمر آٹھ سال کی ہو چکی تب عبدالمطلب نے وفات پائی ۱۲۔

لہ یعنی سرحد شام اور ملک عرب کے درمیان ایک قریہ میں جس کا نام بصریٰ ہے ۱۲۔

لہ حضرت خدیجہ بیوہ تھیں ان کے پہلے شوہر کا نام ابوہالہ تھا ان سے ایک لڑکا بھی تھا اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پرورش کیا ۱۲

لہ ہجرت سے ۱۳ برس پہلے اور ماہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے انگریزی سنہ ۶۱۱ء تھا نبی ہونے سے پہلے آپ کو سچے خواب نظر آئے چنانچہ جو خواب آپ رات کو دیکھتے وہ بعینہٖ سچ ہوتا اس کے بعد آپ کو تنہائی کا شوق ہوا تو غار حرا میں جا کر اللہ کی عبادت کرنے لگے کبھی ایک ماہ اور کبھی کم مدت وہاں گوشہ نشین رہتے اسوقت آپ ملت ابراہیمی کے موافق عبادت کیا کرتے تھے جتنے دن قیام کرنا ہوتا اتنے ہی دنوں کیلئے کھانا لیجاتے چنانچہ اسی مقام پر حضرت جبرئیل علیہ السلام سب سے پہلے وحی اس آیت کو

یا تریپن برس کے تھے کہ آپ کو معراج ہوئی نبوّت کے بعد تیرہ برس آپ مکّہ میں رہے پھر جب کافروں نے بہت دق کیا خدائے تعالیٰ کے حکم سے آپ مدینہ چلے گئے اور دُوسرا برس مدینہ آئے ہوئے تھا کہ بدر کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوئیں سب چھوٹی بڑی ملا کر پینتیس ہوئیں اور مشہور نکاح آپ کے گیارہ بیبیوں سے ہوئے جن میں دو تو آپ کے رو برو انتقال کر گئیں ایک تو حضرت خدیجہ رضؓ دوسری حضرت زینب خزیمہ کی بیٹی اور نو کو چھوڑ کر آپ نے وفات پائی حضرت سودہ[1] حضرت عائشہ[2] حضرت حفصہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب جحش کی بیٹی حضرت اُم حبیبہ حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت صفیہ اور آپ کی اولاد چار لڑکیاں تھیں سب میں بڑی حضرت زینب اور اُن سے چھوٹی حضرت رقیہ ان سے حضرت اُم کلثوم سب میں چھوٹی حضرت فاطمہ رضؓ یہ سب حضرت خدیجہ رضؓ سے ہیں اور تین یا چار یا پانچ لڑکے تھے حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ اور حضرت طیب اور حضرت طاہر یہ حضرت خدیجہ رضؓ سے ہیں اور ایک حضرت ابراہیم یہ حضرت ماریہ سے ہیں جو آپکی باندی تھیں اور انکا مدینہ میں شیر خوارگی کی حالت میں انتقال ہوگیا تھا۔ اس طرح تو پانچ ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عبداللہ کا نام طیّب بھی ہے۔ تو اس طرح چار ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طیّب بھی اُن ہی عبداللہ کا نام ہے اور طاہر بھی تو اس طرح تین ہوئے اور حضرت عبداللہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور مکّہ ہی میں انتقال کر گئے۔ اور آپ مدینہ میں دس برس تک رہے پھر بُدھ کے روز صفر کے مہینے کے دو دن رہے تھے آپ بیمار ہوئے اور ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ پیر کے روز چاشت کے وقت تریسٹھ سال کی عمر میں وفات فرما گئے اور منگل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کئے گئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ منگل کا دن گذر کر رات آگئی تھی اور یہ دیر[1] اس لئے ہوئی کہ صحابہ رضؓ غم و صدمہ سے ایسے پریشان تھے کہ کسی کا ہوش درست نہیں تھا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں میں سے حضرت زینب کے ایک لڑکا پیدا ہوا علی اور ایک لڑکی امامہ دونوں کی نسل نہیں چلی حضرت رقیہ کے ایک لڑکا ہوا۔ عبداللہ چھ

[1] اور بعض نے اس دیر کی وجہ یہ لکھی ہے کہ خلیفہ مقرر کرنے میں اتنا وقت صرف ہوا اور اس حساب سے آپ کی عمر قمری سال سے تریسٹھ سال تین دن کی ہوئی اور شمسی سال سے اکسٹھ سال چھ راسی دن کی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس اور ان کے بیٹوں فضل اور قثم اور زید کے بیٹے اسامہ اور حضور کے آزاد شدہ غلام کشقران کی امداد سے غسل دیا ۱۲۔

سال کا انتقال کر گیا۔ اور حضرت اُم کلثوم کی کچھ اولاد نہیں ہوئی اور حضرت فاطمہ رضؓ کے حسن رضؓ حسین رضؓ اور ان کی اولاد بہت کثرت سے پھیلی۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج عادت کا بیان

آپ دل کے بڑے سخی تھے۔ کسی سوالی سے "نہیں" کبھی نہیں[1] کی اگر ہوا دے دیا نہ ہوا تو نرمی سے سمجھا دیا دوسرے وقت دینے کا وعدہ کر لیا۔ آپ بات کے بڑے سچے تھے۔ آپ کی طبیعت بہت نرم تھی سب باتوں میں سہولت اور آسانی برتتے اپنے پاس اُٹھنے بیٹھنے والوں کا بڑا خیال رکھتے تھے کہ ان کو کسی طرح کی اپنے سے تکلیف نہ پہونچے یہاں تک کہ اگر رات کو اٹھکر باہر جانا ہوتا تو بہت ہی آہستہ جوتی پہنتے بہت ہلکے سے کواڑ کھولتے بہت آہستہ چلتے اور اگر گھر میں تشریف لاتے اور گھر والے سو رہتے تو بھی سب کام چپکے چپکے کرتے کہ کبھی کسی سوتے کی نیند خراب نہ ہو جاوے ہمیشہ نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے جو بہت سے آدمیوں کے ساتھ چلتے تو اوروں سے پیچھے رہتے جو سامنے آتا اس کو پہلے خود سلام کرتے جب بیٹھتے تو بہت عاجزی کی صورت بنا کر جب کھانا کھاتے تو بہت ہی غریبوں کی طرح بیٹھکر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا کبھی چپاتی نہیں کھائی[2] تکلف کی تشتریوں میں کبھی نہیں کھایا ہر وقت خدائے تعالیٰ کے خوف سے غمگین سے رہتے ہر وقت اسی سوچ میں لگے رہتے اسی دھن میں کسی کروٹ چین نہ آتا زیادہ وقت خاموش رہتے بدون ضرورت کے کلام نہ فرماتے جب بولتے تو ایسا صاف کہ دوسرا آدمی خوب سمجھ لے[3] آپ کی بات نہ تو اتنی لمبی ہوتی کہ ضرورت سے زیادہ اور نہ اس قدر کم ہوتی کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے بات میں ذرا سختی نہ تھی نہ برتاؤ میں کسی طرح کی سختی تھی اپنے پاس آنے والوں کی بے قدری اور ذلت نہ کرتے تھے کسی کی بات نہ کاٹتے تھے البتہ اگر شرع کے خلاف کوئی بات کرتا تو یا تو منع فرما دیتے یا وہاں سے خود اُٹھ جاتے خدا کی نعمت کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو آپ اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے کبھی اس میں عیب نہ نکالتے تھے کہ اس کا مزہ اچھا نہیں ہے یا اس میں بدبو آتی ہے البتہ جس چیز کو دل

[1] اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے کہ ؎ مزنت لا بزبان مبارکش ہرگز۔ مگر بہ اشہد ان لا الہ الا اللہ ۱۲

[2] روٹی بھوٹی روٹی بغیر چھنے آٹے کی کھایا کرتے تھے ۱۲ محشی غفرلہ۔

[3] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آپ بات کرتے تو اس طور سے کرتے کہ اگر کوئی گننے والا گنے تو گن لے اور جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تو سب حاضرین صحابہ سرنگوں ہو جاتے تھے گویا ان کے سروں پر پرند بیٹھے ہیں کہ اگر ان کو حرکت ہوگی تو پرند اڑ جائیں گے اسی طرح بزرگوں کی مجلس میں بزرگ کے کلام کے وقت خاموش اور سرنگوں رہنا چاہیے ۱۲۔

نہ لیتا اس کو خود نہ کھاتے اور نہ اس کی تعریف کرتے نہ اس میں عیب نکالتے دنیا کی کیسی ہی بات ہو اس کی وجہ سے آپ کو غصہ نہ آتا مثلاً کسی کے ہاتھ سے نقصان ہو گیا کسی نے کوئی کام بگاڑ دیا یہاں تک کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اس دس برس میں میں نے جو کچھ کر دیا اس کو یوں نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور جو نہیں کیا اس کو یوں نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں کیا البتہ اگر کوئی بات خلاف دین کے ہو جاتی تو اس وقت آپ کے غصے کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا اپنے ذاتی معاملہ میں آپ نے غصہ نہیں کیا۔ اگر کسی سے ناراض ہوتے تو صرف منہ پھیر لیتے یعنی زبان سے کچھ سخت و سست نہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو نیچے نگاہ کر لیتے۔ تبسم اس قدر تھی کہ کیا کنواری لڑکی کو ہو گی بڑی ہنسی آتی تو یوں ہی ذرا مسکرا دیتے یعنی آواز سے نہ ہنستے سب میں ملے جلے رہتے یہ نہیں کہ اپنی شان بنا کر لوگوں سے کھنچنے لگیں بلکہ کبھی کبھی کسی کا دل خوش کرنے کو ہنسی مذاق بھی فرما لیتے اس میں بھی وہی بات فرماتے جو سچی ہوتی۔ نفیس اس قدر بڑھتے کہ کھڑے کھڑے دونوں پاؤں سوج جاتے جب قرآن پڑھتے یا سنتے تو خدا کے خوف اور محبت سے روتے عاجزی اس قدر مزاج میں تھی کہ اپنی امت کو حکم فرمایا کہ مجھ کو بہت مت بڑھا دینا۔ اور کوئی غریب ماما صیل آ کر کہتی کہ مجھ کو آپ سے الگ کچھ کہنا ہے آپ فرماتے اچھا کہیں سڑک پر بیٹھ کر کہہ لے وہ جہاں بیٹھ جاتی آپ بھی وہیں بیٹھ جاتے۔ کوئی بیمار ہو امیر یا غریب اس کو پوچھتے۔ کسی کا جنازہ ہوتا آپ اس پر تشریف لاتے کیسا ہی کوئی غلام تلام دعوت کر دیتا آپ قبول فرما لیتے۔ اگر کوئی جو کی روٹی اور بدمزہ چربی کی دعوت کرتا اس سے بھی عذر نہ فرماتے۔ زبان سے کوئی بیکار بات نہ نکلتی سب کی دلجوئی کرتے کوئی ایسا برتاؤ نہ فرماتے جس سے کوئی گھبرا دے۔ ظالم موذیوں کی شرارت سے خوش تدبیری کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر ان کے ساتھ اسی خندہ پیشانی اور خوش

ع اور بعضی روایات میں بسند عبدالرزاق یہ بھی آیا ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب کبھی حضور کے بعضے گھر والے (کسی خطا پر) مجھے ملامت کرتے تو حضورؐ ان کو منع فرماتے کہ جو کچھ تقدیر میں تھا وہ ہو گیا ۱۲ کنز العمال۔

ا ہمیشہ خوف زدہ رہتے اور فرمایا کرتے کہ اگر تم اس حال کو جان لو جس میں جانتا ہوں تو ہنسو کم اور رو زیادہ میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے آسمان چیختا ہے اور اس کو چیخنا ہی چاہئے کوئی چار انگشت جگہ آسمان میں ایسی نہیں ہے کہ جہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں سر جھکائے نہ پڑا ہو ۱۲

ب چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا لا تطروني كما اطرت النصارى ابن مريم انما انا عبد فقولوا عبد الله ورسوله یعنی تم میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم کی کی کہ ان کو خدا تعالیٰ تک پہنچا دیا میں تو صرف ایک بندہ ہوں لہٰذا یہ کہا کرو کہ اس کے بندے اور رسول ہیں ۱۲

اخلاقی کے ساتھ پیش آتے آپ کے پاس کے حاضر ہونے والوں میں اگر کوئی نہ آتا اُس کو پوچھتے۔ ہر کام کو ایک قاعدے سے کرتے یہ نہیں کہ کبھی کچھ کر دیا کبھی کسی طرح کر لیا جب اُٹھتے خدا کی یاد کر لیتے جب بیٹھتے خدا کی یاد کرتے جب کسی محفل میں تشریف لیجاتے تو جہاں تک آدمی بیٹھتے ہیں اس کے کنارے پر بیٹھ جاتے یہ نہیں کہ سب کو پھاند کر بڑی جگہ جا کر بیٹھیں اگر بات کرنے کے وقت کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف مُنھ کر کے بات کرتے یہ نہیں کہ ایک کی طرف تو توجہ ہے دوسروں کو دیکھتے بھی نہیں سب کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص یوں سمجھتا کہ مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں اگر کوئی پاس آکر بیٹھتا یا بات شروع کرتا اس کی خاطر رُکے بیٹھے رہتے جب پہلے وہی اُٹھ جاتا تب آپ اُٹھتے آپ کے اخلاق[1] سب کے ساتھ عام تھے گھر میں جا کر مسند تکیہ[2] لگا کر بیٹھتے تھے گھر کے بہت سے کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے کہیں بکری کا دودھ نکال لیا کہیں اپنے کپڑے صاف کر لئے اپنا کام اکثر اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے کیسا ہی بُرے سے بُرا آدمی آپ کے پاس آتا اس سے بھی مہربانی کے ساتھ ملتے اس کی دل شکنی نہ فرماتے غرض سارے آدمیوں سے زیادہ آپ ہی خوش اخلاق تھے اگر کسی سے کوئی ناپسند بات ہو جاتی تو کبھی اس کے منہ در منہ نہ جتلاتے نہ طبیعت میں سختی تھی اور نہ کبھی سختی کی صورت بناتے جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی کے ڈرانے دھمکانے کو جھوٹ موٹ غصّے کی صورت بنا کر ویسی ہی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ نہ آپ کی عادت چلانے کی تھی جو کوئی آپ کے ساتھ برائی کرتا آپ کبھی اس کے ساتھ[2] برائی نہ کرتے بلکہ معاف اور درگذر فرما دیا کرتے کبھی اپنے ہاتھ سے کسی غلام کو خدمتگار کو عورت کو بلکہ کسی جانور تک کو بھی نہیں مارا اور شریعت کے حکم سے سزا دینا اور بات ہے البتہ آپ پر کوئی زیادتی کرتا تو اس کا بدلہ نہ لیتے۔ ہر وقت ہنس مکھ رہتے اور ناک بھوؤں کو نہ چڑھاتے اور یہ مطلب نہیں کہ بے غم رہتے کیونکہ اوپر آچکا ہے کہ ہر وقت غم اور سوچ میں[3] رہتے مزاج بہت نرم تھا نہ بات میں سختی نہ برتاؤ میں سختی نہ بیباکی تھی

[1] یعنی آرام کے لئے نہ از راہ تکبر ۱۲ محشی۔

[1] اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ بُعثتُ لاُتمّم مکارم الاخلاق یعنی میں اس لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں کہ تاکہ عمدہ عادتوں کو پورا کروں اور قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ انک لعلی خلق عظیم ۱۲ محشی غفرلہٗ

[2] خلق عظیم کی تعریف میں صحابہ مختلف ہیں بعض نے کہا کہ سارا قرآن شریف آپ کا خلق ہے یعنی جس طرح آدمی سے اپنی عادت کے کام بے تکلف سرزد ہوتے ہیں ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف کے مطابق کام بلا تکلف صادر ہوتے تھے اور بعض نے کہا کہ یہ صفت خلق عظیم ہے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے درگذر کرے اور جو تیرے ساتھ بُرائی سے پیش آئے تو اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آوے ۱۲۔

[3] یعنی آخرت کا غم اور سوچ ہر دم لگا رہتا تھا اس سے کسی وقت چھٹی نہ تھی ۱۲۔

کہ جو چاہا پھٹ سے کہدیا نہ کسی کا عیب بیان کرتے نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے۔ ان خصلتوں کی ہوا بھی نہ لگی تھی جیسے اپنی بڑائی کرنا کسی سے بخشا بخشی لگانا جس بات میں کوئی فائدہ نہ ہو اس میں لگنا نہ کسی کی برائی کرتے نہ کسی کے عیب کی کھود کرید کرتے اور وہی بات منہ سے نکالتے جس میں ثواب ملا کرتا ہے۔ کوئی باہر کا پردیسی آجاتا اور بول چال میں پوچھنے یا چھیڑنے میں بے تمیزی کرتا آپ اس کی سہار فرماتے کسی کو اپنی تعریف نہ کرنے دیتے اور حدیثوں میں بڑی اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں جتنی ہم نے تبلا دی ہیں اگر عمل کرو یہ بھی بہت ہیں اب نیک بیبیوں کے حال سنو۔

حضرت حوّا علیہا السلام کا ذکر

یہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بی بی اور تمام دُنیا کے آدمیوں کی ماں ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی کامل قدرت سے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بائیں پسلی[1] سے پیدا کیا اور پھر اُن کے ساتھ نکاح کر دیا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور وہاں ایک درخت[2] تھا اس کے کھانے کو منع کر دیا انھوں نے غلطی سے شیطان کے بہکانے میں آکر اس درخت سے کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جنت سے دنیا میں جاؤ دنیا میں آکر اپنی خطا پر بہت روئیں[3] اللہ تعالیٰ نے اُن کی خطا معاف کر دی اور پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام سے الگ ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے پھر اُن سے ملا دیا۔ پھر دونوں سے بیشمار اولاد پیدا ہوئی **فائدہ** بیبیو! دیکھو حضرت حوّا نے اپنی خطا کا اقرار کر لیا توبہ کر لی بعضی عورتیں اپنے قصور کو بنا ہا کرتی ہیں اور کبھی اپنے اُوپر بات نہ آنے دیتیں اور ایسی تو بہت ہیں کہ جو گناہ کر رہی ہیں ساری عمر کرتی رہتی ہیں اس کو چھوڑتی نہیں خاص کر غیبت اور رسموں کی پابندی۔ بیبیو اس خصلت کو چھوڑ دو[4] جو خطا و قصور ہو جاوے اس کو فوراً چھوڑ کر توبہ کرو۔

حضرت نوح علیہ السّلام کی والدہ کا ذکر

[1] اس وقت تک حضرت آدم علیہ السلام جنت میں داخل نہیں کئے گئے تھے آپ کی انسیت اور ہمرازی کے لئے حوا کی ضرورت تھی ۱۲۔

[2] ایک درخت اس لئے کہ اس کے تعین میں عالموں کا اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ گیہوں کا تھا اور کوئی انجیر وغیرہ کا تبلاتا ہے ۱۲

[3] یعنی حضرت آدمؑ تو روئے ہی یہاں تک کہ دنیا کے سب آدمیوں کے آنسوان کے آنسوؤں کی برابر نہیں ہو سکتے مگر حضرت حوّا عورت ذات ہو کر بھی روئیں ۱۲

[4] کیونکہ خطا سے تو کوئی آدمی مبرا نہیں مگر عمدہ آدمی وہ ہے کہ خطا کر کے اس سے باز آجائے اور معافی مانگ لے ۱۲ منہ عفرلہٗ۔

قرآن شریف میں ہے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السّلام نے اپنے ساتھ اپنی ماں کے لئے بھی دُعا کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ آپ کے ماں باپ مسلمان تھے۔

فائدہ دیکھو ایمان کی کیا برکت ہے کہ ایمان دار کے واسطے پیغمبر بھی دُعا کرتے ہیں۔ بیبیو ایمان کو مضبوط رکھو۔

حضرت سارہ علیہا السّلام کا ذکر

یہ حضرت ابراہیم پیغمبر علیہ السّلام کی بی بی اور حضرت اسحاق پیغمبر علیہ السّلام کی ماں ہیں ان کا فرشتوں سے بولنا اور فرشتوں کا ان سے یہ کہنا کہ تم سارے گھر والوں پر خدا کی رحمت اور برکت ہے قرآن میں مذکور ہے ان کی پارسائی اور ان کی دُعا قبول ہونیکا ایک قصّہ حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت[1] ابراہیم علیہ السّلام ہجرت کر کے شام کو چلے یہ بھی سفر میں ساتھ تھیں رستے میں کسی ظالم بادشاہ کی بستی آئی اس کم بخت سے کسی نے جا لگایا کہ تیری عملداری میں ایک بی بی بڑی خوبصورت آئی ہے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا کہ تمہارے ہمراہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا کہ میری دین کی بہن ہے۔ بیوی اس لئے نہیں فرمایا کہ وہ ان کو خاوند سمجھ کر مار ڈالتا جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو حضرت سارہ سے کہا کہ دیکھو میری بات جھوٹی مت کر دینا اور ویسے تم دین میں میری بہن ہی ہو۔ پھر اس نے حضرت سارہ[2] کو پکڑوا بلایا جب ان کو معلوم ہوا کہ اس کی نیت بُری ہے اُنہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور دُعا کی اے اللہ اگر میں تیرے پیغمبر[3] پر ایمان رکھنے والی اور ہمیشہ آبرو بچانے والی ہوں تو اس کافر کا مجھ پر قابو نہ چلنے دیجیے بس اس کا یہ حال ہوا کہ لگا ہاتھ پاؤں دے دے مارنے پھر تو خوشامد کرنے لگا اور کہا کہ اللہ سے دُعا کر دیں اچھا ہو جاؤں میں پختہ

عہ بخاری شریف ۱۲

عہ۔ مطلب یہ ہے کہ میں ضرور مسلمان ہوں پس اسلام و ایمان کی برکت سے مجھے اس بلا سے بچائیے یہ شرط تاکید مضمون کے لئے ہے نہ کہ تعلیق و شک کے لئے ۱۲ محشی۔

[1] یہ مقام مصر کے نزدیک تھا اور وہ بادشاہ بقول بعض علماء حکیم سنان بن علوان اور بقول بعض جہادر ف نام رکھتا تھا ۱۲ از تاریخ حبیب السیر ۱۲

عہد کرتا ہوں کہ کچھ نہ کہوں گا ان کو بھی یہ خیال آیا کہ اگر مر جائے گا تو لوگ کہیں گے کہ اسی عورت نے مار ڈالا ہوگا غرض اس کے اچھے ہونے کی دعا کر دی فوراً اچھا ہو گیا اس نے پھر شرارت کا ارادہ کیا آپ نے پھر بد دعا کی اُس نے پھر منت سماجت کی آپ نے پھر دعا کر دی غرض تین بار ایسا ہی قصہ ہوا آخر بھلا کر کہنے لگا کہ تم کس بلا کو میرے پاس لے آئے ان کو رخصت کرو۔ اور حضرت ہاجرہ جن کو اُس نے ظلم سے باندی بنا رکھا تھا قبطیوں کی قوم سے تھیں اور اسی طرح خدا نے اُن کی عزت بھی بچا رکھی تھی خدمت کے لئے ان کے حوالہ کیں ماشاء اللہ عزت آبرو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آگئیں۔ فائدہ بیبیو دیکھو پارسائی کیسی برکت کی چیز ہے ایسے آدمی کی کس طرح اللہ تعالیٰ نگہبانی کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز سے مصیبت ٹلتی ہے اور دُعا قبول ہوتی ہے جب کوئی پریشانی ہوا کرے پس نفلوں میں لگ جایا کرو اور دعا کیا کرو۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر

جس ظالم بادشاہ کا اوپر قصہ آچکا ہے اس نے حضرت ہاجرہ رضؓ کو بطور باندی رکھ چھوڑا تھا جیسا ابھی بیان ہوا ہے پھر اس نے اُن کو حضرت سارہ رضؓ کو دے دیا اور حضرت سارہ رضؓ نے اُن کو اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دے دیا اور اُن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے ابھی حضرت اسمٰعیلؑ دودھ پیتے بچے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مکہ شریف کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آباد کریں اس وقت اس جگہ جنگل تھا اور کعبہ بھی بنا ہوا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ حضرت اسمٰعیل اور اُن کی ماں ہاجرہ رضؓ کو اس میدان میں چھوڑ دو ہم ان کے نگہبان ہیں خدا کے حکم سے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ماں اور بچہ دونوں کو لے کر اس جنگل بیابان میں جہاں اب مکہ آباد ہے پہنچا آئے اور اُن کے پاس ایک مشکیزہ پانی

۱؎ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے سے قدرتی طور پر اس وقت پردہ اٹھا دیا گیا تھا یعنی جو کچھ ماجرا حضرت سارہ کے ساتھ گذرا اس کو آپ دیکھ رہے تھے اور خدا تعالیٰ کی قدرت سے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ۱۲

۲؎ حضرت سارہ نے اس خیال سے اپنے شوہر کو دیا کہ ان کے کوئی بچہ اس وقت تک پیدا نہ ہوا تھا انھوں نے یہ ہی مناسب جانا کہ شاید ہاجرہ کے بطن سے میرے شوہر کی اولاد پیدا ہو جائے اور ان کی آنکھیں اس اولاد سے ٹھنڈی ہوں ۱۲

۳؎ سب سے پہلے خانہ کعبہ کی بنا حضرت شیث پیغمبر نے رکھی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان سے ویران ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی تعمیر کا حکم ہوا۔ تاریخ حبیب السیر ۱۲

۴؎ از بخاری شریف ۱۲

کا اور ایک تھیلہ خرمے کا رکھدیا جب پہنچا کر وہاں سے لوٹنے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہا السّلام اُن کے پیچھے چلیں اور پوچھا کہ ہم کو یہاں آپ اکیلے چھوڑے جاتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے کچھ جواب نہیں دیا تب انھوں نے پوچھا کہ کیا خدائے تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم فرمایا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے ہاں کہنے لگیں تو کچھ غم نہیں وہ آپ ہی ہماری خبر رکھیں گے اور اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئیں چھوارے[1] کھا کر پانی پی لیتیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو دودھ پلاتیں جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو ماں بیٹوں پر پیاس کا غلبہ ہوا اور حضرت اسماعیلؑ کی تو یہ حالت ہوئی کہ مارے پیاس کے بَل کھانے لگے ماں اس حالت میں اپنے بچے کو نہ دیکھ سکیں اور پانی دیکھنے کو صفا پہاڑ پر چڑھیں اور چاروں طرف نگاہ دوڑائی شاید کہیں پانی نظر آوے جب کہیں نظر نہیں پڑا تو اس پہاڑ سے اتر کر دوسرے پہاڑ مروہ کی طرف چلیں کہ اس پر چڑھکر دیکھیں گے بیچ میدان میں ایک ٹکڑا زمین کا گڑھا سا تھا جب تک برابر زمین پر رہیں تو بچے کو دیکھ دیکھ لیتیں جب اس گڑھے میں پہونچیں تو بچہ نظر نہ پڑا اس لئے دوڑ کر اس ٹکڑے سے نکل کر برابر میدان میں آگئیں غرض مروہ پہاڑ پر پہنچیں اور اسی طرح چڑھکر دیکھا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا اُس سے اُتر کر بیتابی میں پھر صفا پہاڑ کی طرف چلیں اسی طرح دونوں پہاڑوں پر کئی پھیرے کئے اور اس گڑھے کو ہر بار میں دوڑ کر طے کرتی تھیں اللہ تعالیٰ کو یہ عمل ایسا پسند آیا کہ حاجیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کو اسی طرح حکم کر دیا کہ دونوں پہاڑوں کے بیچ میں سات پھیرے کریں اور اس ٹکڑے میں جہاں وہ گڑھا تھا اور اب وہ بھی برابر زمین ہو گئی ہے دوڑ کر چلا کریں۔ غرض اخیر کے پھیرے میں مروہ[2] پہاڑ پر تھیں کہ ان کے کان میں ایک آواز سی آئی اس کی طرف کان لگا کر کھڑی ہوئیں وہی آواز پھر آئی آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آیا حضرت ہاجرہ نے پکار کر کہا کہ میں نے آواز سن لی ہے اگر کوئی شخص مدد کر سکتا ہو تو مدد کرے۔ اسی وقت جہاں آب زمزم کا کنواں ہے وہاں فرشتہ نمودار ہوا اور اپنا بازو زمین پر مارا وہاں سے پانی اُبلنے لگا انھوں نے چاروں طرف مٹی کی ڈول

[1] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وقت رخصت اپنے لختِ جگر اور اپنی اہلیۂ دونوں پر محبت اور مہربانی کی نظر ڈالی اور جی بھر کے یہ دعا مانگی کہ رَبَّنَا اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ یعنے اے ہمارے پروردگار میں نے اپنے بیوی بچہ کو ایسی جگہ بسایا ہے جو جنگل ہے کہ کھیتی باڑی نہیں ہوتی تیرے باعزت گھر کے نزدیک ۱۲۔

[2] یہ صفا اور مروہ وہی پہاڑ ہیں کہ جہاں اب حاجی لوگ سعی کرتے ہیں یعنی دوڑتے ہیں یہ ان ہی کی سنت ہے کہ ان کے فعل کی یادگاری کے لئے خدا تعالےٰ نے اس کام کو ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے اس کا حکم دے دیا ۱۲ محشی غفرلہٗ۔

ع کسی خاص مصلحت سے جواب نہیں دیا اور کسی ضرورت سے ایسا کرنا بداخلاقی نہیں ۱۲ محشی۔

بنا کر اس کو گھیر لیا اور مشک میں بھی بھر لیا اور خود بھی پیا اور بچے کو بھی پلایا فرشتے نے کہا کچھ اندیشہ نہ کرنا اس جگہ خدا کا گھر یعنی کعبہ ہے یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ مل کر اس گھر کو بنادے گا اور یہاں آبادی ہو جائے گی چنانچہ تھوڑے دنوں میں سب چیزوں کا ظہور ہو گیا۔ ایک قافلہ[1] اُدھر سے گذرا وہ لوگ پانی[2] دیکھ کر ٹھہر گئے اور وہیں بس پڑے اور حضرت اسمٰعیلؑ کی شادی ہو گئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے تشریف لائے اور دونوں باپ بیٹوں نے مِل کر خانۂ کعبہ بنایا اور وہ زمزم کا پانی اس وقت زمین کے اندر اُتر گیا تھا۔ پھر مدّت کے بعد کنواں بن گیا **فائدہ** دیکھو حضرت بی بی ہاجرہ کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ تھا جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ جنگل میں رہنا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہے پھر کیسی بے فکر ہو گئیں اور پھر اُس پر بھروسہ کرنے کی کیا کیا برکتیں ظاہر ہوئیں بہنیو اسی طرح تم کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیئے انشاء اللہ تعالیٰ سب کام درست ہو جاویں گے اور دیکھو ان کی بزرگی کہ دوڑی تو تھیں پانی کی تلاش میں اور اللہ کے نزدیک وہ حرکت کیسی پیاری ہو گئی کہ حاجیوں کے واسطے اس کو عبادت بنا دیا جو بندے مقبول ہوتے ہیں ان کا معاملہ ہی دُوسرا ہو جاتا ہے بہنیو کوشش کر کے خدائے تعالیٰ کے حکم مانا کرو تاکہ تم بھی مقبول ہو جاؤ پھر تمہارے دُنیا کے کام بھی دین میں شامل ہو جاویں۔

[1] اس قافلہ میں قبیلہ جرہم اور فطورا کے لوگ تھے جو یمن کی طرف سے ملک شام کو جا رہے تھے ۱۲۔

[2] یعنی آب زمزم کیونکہ اس ملک میں اس وقت پانی کی بہت ہی کمی تھی جب اس قافلہ نے دیکھا کہ یہاں پانی موجود ہے تو اسی جگہ کو غنیمت جان کر بس گئے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اسی قوم جرہم میں نشو و نما پایا صاحب تاریخ حبیب السیر نے لکھا ہے کہ ہر سال حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بار حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیکھنے جاتے تھے مگر اسی طرح کہ سواری سے اُترتے نہ تھے اسی حالت میں واپس ہو جاتے تھے ۱۲ صفحہ ۶۹ تاریخ حبیب السیر

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی دُوسری بی بی[ع] کا ذکر

خانۂ کعبہ بنانے سے پہلے دو دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بھی گئے ہیں آئے ہیں مگر حضرت اسماعیل علیہ السّلام دونوں دفعہ گھر میں نہیں ملے اور زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہ تھا سو پہلی بار جب تشریف لائے اس وقت حضرت اسماعیلؑ کے گھر میں ایک بی بی تھی اس سے پُوچھا کہ کس طرح گذر ہوتا ہے کہنے لگی کہ بڑی مصیبت میں ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے خاوند آویں اُن سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے

ع از بخاری شریف وغیرہ ۱۲

کی چوکھٹ بدلدو چنانچہ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام گھر آئے تو سب حال معلوم ہوا آپ نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ تو ہے[1] وہ یوں کہہ گئے ہیں کہ تجکو چھوڑ دوں اس کو طلاق دے کر ایک اور بی بی سے نکاح کیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ آئے تو یہ بی بی گھر میں تھیں انھوں نے بڑی خاطر کی آپ نے اُن سے بھی گذران کا حال پوچھا انھوں نے کہا خدائے تعالیٰ کا شکر ہے بہت آرام میں ہیں آپ نے ان کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ جب تمھارے شوہر آویں تو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ[2] کو قائم رکھیں چنانچہ حضرت اسمٰعیلؑ کو آنے کے بعد یہ حال بھی معلوم ہوا آپ نے بی بی سے فرمایا کہ یہ میرے باپ تھے یوں کہہ گئے ہیں کہ تجکو اپنے پاس رکھوں **فائدہ** دیکھو ناشکری کا پھل پہلی بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی ناراض ہوئے دوسرے نبیؑ نے اپنے پاس سے الگ کر دیا اور شکر و صبر کا پھل دوسری بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی نے دعا دی دوسرے نبیؑ کی خدمت میں رہنا نصیب ہوا۔ ببیو کبھی ناشکری نہ کرنا جس حالت میں ہو صبر و شکر سے رہنا۔

نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی[3] کا ذکر

نمرود وہ ظالم بادشاہ ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تھا اس کی یہ بیٹی جن کا نام رعضہ ہے اوپر کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھیں دیکھا کہ آگ[3] نے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام پر کچھ اثر نہیں کیا پکار کر پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے ایمان کی برکت سے مجکو بچا لیا کہنے لگیں کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی اس آگ میں آؤں[4] آپ نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ کہہ کر چلی آ وہ کلمہ پڑھتی ہوئی بے دھڑک آگ کے اندر چلی گئی اس پر بھی آگ نے

ع۱ - از بخاری شریف ۱۲

ع۲ یہ آگ میں جانا ہلاکت کی غرض سے نہ تھا بلکہ ایمان کی برکت دیکھکر اپنے قلب کو یقین کامل سے منور کرنے کے لئے تھا اور نبی کی اجازت سے تھا لہذا یہ ہلاکت اور گناہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منشی۔

---

[1] اس واقعہ سے ایک فائدہ معلوم ہوا کہ باپ کی اطاعت اس درجہ واجب ہے کہ اگر وہ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو اُسے طلاق دیدینی چاہیے ۱۲

[2] بیوی کو چوکھٹ کہتے ہیں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح مکان کی عمدگی اور عزت چوکھٹ کی اونچی اور نیچے ہونے سے ظاہر ہوتی ہے ایسے ہی بیوی کی عمدگی اور بہتری سے گھر کی عزت اور وقعت اور اسکی بدتری سے گھر کی ذلت اور خواری ہوتی ہے کوئی شخص یہ اعتراض نہ کرے کہ جب حضرت ہاجرہ لونڈی تھیں اور ان سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے جن کی اولاد میں ہمارے نبی ہیں تو حضور کے نسب میں نقصان آیا تو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت ہاجرہ واقع میں لونڈی نہ تھیں بلکہ ظلم کے طور پر ان کو باندی بنا لیا گیا تھا لہذا کوئی اعتراض نہیں اور اس کے جوابات اور بھی دیئے گئے ہیں ۱۲

[3] لکھا ہے کہ وہ آگ آج کی زیادہ تھی کہ اس میں حضرت ابراہیمؑ کو جو کوئی پکڑ کر پھینک یا ڈھکیل نہ سکتا تھا بلکہ اس کی ضرورت پڑی تھی کہ گوپھن وغیرہ کے ذریعہ آپ کو آگ کے اندر ڈالا گیا خدا تعالیٰ نے فوراً ہی میں سبزی اور پھول وغیرہ اُگا دیئے اور آپ کی انسیت کیلئے ایک فرشتہ وہاں بھیجدیا جس کی صورت انسان کی کر دی تھی جب اسی طرح تین یا سات دن گذر چکے تب نمرود نے کسی اونچے

کچھ اثر نہیں کیا اور وہاں سے نکلکر اپنے باپ کو بہت بُرا بھلا کہا اس نے اُن کے ساتھ بہت سختی کی مگر وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ **فائدہ** سبحان اللہ کیسی ہمت کی بی بی تھیں کہ تکلیف میں بھی ایمان کو نہ چھوڑا۔ بیٹیو تم بھی مصیبت کے وقتوں میں ہمت مضبوط رکھا کرو اور ہال برابر بھی دین کے خلاف مت کیا کرو۔

حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں[ع] کا ذکر

جب اللہ تعالیٰ نے لُوط علیہ السلام کے پاس فرشتے بھیجے اور انھوں نے آکر خبر دی کہ اب آپ کی قوم پر جنھوں نے آپ کو نہیں مانا عذاب آنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہلا بھیجا تھا کہ اپنے مسلمان کنبے کو راتوں رات اس بستی سے نکال لے جاؤ اس مسلمان کنبے میں آپ کی بیٹیاں بھی تھیں یہ بھی عذاب سے بچ گئی تھیں **فائدہ** دیکھو ایمان کیسی برکت کی چیز ہے کہ دنیا میں جو خدا کا قہر نازل ہوتا ہے ایمان اس سے بھی بچا لیتا ہے بیٹیو ایمان کو خوب مضبوط کرو اور وہ مضبوط ہوتا ہے اس طرح کہ سب حکم بجا لاؤ اور سب گناہوں سے بچو۔

لہ یہ افرائیم کی بیٹی تھیں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے تھے ۱۲

حضرت ایوب علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

ان کا نام رحمت[ل] ہے جب حضرت ایوب علیہ السلام کا تمام بدن زخمی ہوگیا اور سب نے پاس آنا جانا چھوڑ دیا یہ بی بی اس وقت خدمت گزاری میں مصروف رہتیں اور ہر طرح کی تکلیف اُٹھاتیں ایک بار اُن کو آنے میں دیر[ل] ہوگئی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے غصے میں قسم کھائی اچھا ہو جاؤں تو ان کے سو لکڑیاں ماروں گا جب آپ کو صحت ہوئی تو اپنی قسم پورا کرنے کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یہ آسان حکم کر دیا کہ تم ایک جھاڑو لو جس میں سو سینکیں ہوں اور ایک دفعہ مار دو **فائدہ** دیکھو کیسی صابر بی بی تھیں کہ ایسی حالت میں بھی برابر اپنے خاوند کی خدمت کرتی رہیں اور بیماری

ع از عجائب القصص۔

میں اُن کی قسم سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزاج نازک ہوگیا تھا وہ اس کو بھی سہتی تھیں اسی خدمت اور صبر کی برکت تھی کہ اللہ میاں نے ان کو لکڑیوں سے بچالیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی بہت ہی پیاری تھیں کہ خدائے تعالےٰ نے محکم کو کیسا آسان کردیا اب یہ مسئلہ نہیں ہے اِس طرح اگر کوئی قسم کھاوے تو جھاڑو مارنے سے قسم پوری نہ ہوگی بلکہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ دینا ہوگا۔ بیٹیو خاوند کی تابعداری اور اس کی نازک مزاجی کی خوب سہار کیا کرو تم بھی ایسی ہی پیاری بن جاؤ گی۔

حضرت لیا یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی خالہ کا ذکر

ان کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ہوئے اور قحط پڑا اور سب بھائی ملکر اناج خریدنے اُن کے پاس گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے آپ کو پہنوا دیا اُس وقت اپنا کرتہ اپنے والد یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر ڈالنے کے لئے دیا اور یہ بھی کہا کہ سب کو یہاں لے آؤ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی پھر درست[1] ہوگئی اور اپنے وطن سے چل کر مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے والد اور اپنی ان خالہ کو تعظیم کے واسطے بادشاہی تخت پر بٹھلا لیا اور یہ دونوں صاحب اور سب بھائی اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدے میں گر پڑے اُس زمانے میں سجدہ سلام کی جگہ درست تھا اب درست نہیں رہا اللہ تعالےٰ نے اِن خالہ کو ماں فرمادیا ہے ان کی ماں کا انتقال ہوگیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے اُن سے نکاح کرلیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جن کا یہ قصہ ہے یہ ماں تھیں حضرت راحیل ان کا نام تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بچپن کے خواب کی یہ تعبیر ہے انھوں نے خواب دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستارے مجھکو سجدہ کررہے ہیں **فائدہ** دیکھو کیسی بزرگ[ع] ہوں گی جن کی تعظیم نبی نے کی۔

[1] حضرت یوسف علیہ السلام کو جب سارے حالات اپنے باپ یعقوب علیہ السلام کے معلوم ہوئے تو بولے کہ صبح ہوتے ہی میرا کرتہ کنعان لے جاکر میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا تاکہ ان کی بینائی لوٹ آئے یہودا جو اس خدمت پر مقرر ہوئے گئے دوسرے دن کنعان روانہ ہوئے اور مصر کے دروازہ سے باہر نکل کر اس کرتہ کو جھاڑا خدا تعالےٰ کے حکم سے ہوا اس کرتہ کی خوشبو کنعان تک گئی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کے دماغ میں پہنچائی تو فوراً آپ نے فرمایا کہ بیٹو مجھے یوسف کی بو آتی ہے اگر یوں نہ کہو کہ بڈھا سٹھیا گیا ہے اُنھوں نے جواب دیا کہ ابھی تک آپ اسی خبط میں پڑے ہوئے ہیں چنانچہ جس وقت وہ کرتہ ان کے منہ پر ڈالا فوراً بینا ہوگئے نصیب اعدا ۱۲ منہ۔

ع خالہ اگر بزرگ ہوں تب تو بہت زیادہ عظمت کے قابل ہیں اور اگر بزرگ نہ ہو جب بھی ان کی تعظیم کرنا واجب ہے ۱۲ محشی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

ان کا نام یوخابد ہے جس زمانے میں فرعون کو پنڈتوں نے ڈرا دیا تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہی کو غارت کرے گا اور فرعون نے حکم دے دیا کہ جو لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہو اس کو قتل کر ڈالو چنانچہ ہزارہا لڑکے قتل ہو گئے ایسے نازک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اس وقت خدائے تعالیٰ نے اُن بی بی کے دل میں یہ بات ڈالی جس کو الہام کہتے ہیں کہ تم بے فکر ان کو دودھ پلاتی رہو اور جب اس کا اندیشہ ہو کہ کسی کو خبر ہو جاوے گی تو اس وقت اِن کو صندوق کے اندر بند کر کے دریا میں ڈال دیجیو پھر اُن کو جس طرح ہم کو منظور ہوگا تمہارے پاس پہونچا دیں گے چنانچہ انھوں نے بے دھڑک ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سب وعدے پورے کر دیئے **فائدہ** دیکھو ان کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ اور اطمینان تھا اور اس بھروسے کی برکتیں بھی کیسی ظاہر ہوئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا ذکر

اِن کا نام بعضوں نے کلثوم ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مریم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اُن کو دریا میں ڈال دیا تو اُن سے کہا کہ ذرا تم کھوج لگاؤ کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ غرض وہ صندوق نہر میں ہو کر فرعون کے محل میں پہنچا اور نکالا گیا تو اس کے اندر ایک خوبصورت بچہ ملا اور فرعون نے قتل کرنا چاہا مگر فرعون کی بی بی نے کہ نیکبخت اور خدا ترس تھیں کہہ سنکر جان بچائی اور دونوں میاں بی بی نے اپنا بیٹا بنا کر پالنا چاہا تو اب موسیٰ علیہ السلام کسی انا کا دودھ ہی منہ میں نہیں لیتے تھے سب حیران تھے کہ کیا تدبیر کریں اُس وقت یہ بی بی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اسی کھوج میں وہاں پہنچ گئیں تھیں کہنے لگیں کہ میں ایک دودھ پلانے والی بتلاؤں جو بہت خیر خواہ اور شفیق ہے اور دودھ بھی اس کا بہت ستھرا ہے آخر انھوں نے حضرت موسیٰ

ف۱ جب اس صندوق کو فرعون نے پکڑا کر کھلوایا تو اس میں ایک حسین خوبصورت ہونہار لڑکا بیٹھا ملا فرعون نے کچھ خیال بھی ظاہر کیا کہ کہیں یہ وہی لڑکا نہ ہو لہٰذا اس کو مروا دیا جائے لیکن حضرت آسیہ زوجہ فرعون نے اس کے اس خیال کو رد کیا باقی قصہ کتاب میں مذکور ہے ۱۲

علیہ السلام کی والدہ کا پتہ تبلایا وہ بلائی گئیں اور موسیٰ علیہ السّلام اُن کے سپرد کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ ہم ان کو تمھارے پاس پہنچا دیں گے وہ اس طرح پورا ہوا فائدہ دیکھو عقل بھی کیا چیز ہے کس طرح پتہ بھی لگایا اور کیسی جان جوکھوں میں اپنی ماں کی خیر خواہی اور تابعداری بجالائیں اور دشمنوں کو خبر بھی نہ ہوئی بیبیو ماں باپ کی تابعداری اور عقل و تمیز بڑی نعمت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

ان کا نام صفورا ہے اور یہ حضرت شعیبؑ علیہ السلام کی بڑی بیٹی ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ سے مصر شہر میں ایک کافر بے ارادہ[1] مارا گیا اور فرعون کو خبر ہوئی اس نے اپنے سرداروں سے صلاح کی کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا چاہیئے موسیٰ علیہ السلام یہ خبر پاکر پوشیدہ مدین شہر کی طرف چلدیئے جب بستی کی حد پر پہونچے تو دیکھا بہت سے چرواہے کنوئیں سے کھینچ کھینچ کر اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے ہیں اور لڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پر جانے سے ہٹا رہی ہیں ان دونوں لڑکیوں میں ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی تھیں اور ایک سالی آپ نے اُن سے اس کی وجہ پوچھی انھوں نے کہا کہ ہمارے گھر کوئی مرد کام کرنے والا ہے نہیں اس لئے ہم کو خود کام کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ ہم عورتیں ہیں اس واسطے مردوں کے چلے جانے کے منتظر رہتے ہیں سب کے چلے جانے کے بعد ہم اپنی بکریوں کو پانی پلا لیتے ہیں آپ کو ان کے حال پر رحم آیا اور خود پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا اُن دونوں نے جاکر اپنے والد بزرگوار سے یہ قصہ بیان کیا انھوں نے بڑی بیٹی کو بھیجا کہ اُن بزرگ[2] کو بلا لاؤ وہ شرماتی ہوئی آئیں اور موسیٰ علیہ السّلام کو اُن کا پیغام پہنچا دیا آپ ان کے ہمراہ ہو لئے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملے انھوں نے ان کی ہر طرح کی تسلی کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک لڑکی تم سے بیاہ دوں، مگر شرط یہ ہے کہ آٹھ برس یا دس

[1] اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ ایک روز آپ راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک قبطی اسرائیلی پر زیادتی کر رہا تھا تو آپ نے ایک گھونسہ قبطی کے اس غرض سے لگایا تھا کہ وہ اسرائیلی کو چھوڑ دے قبطی ایک ہی گھونسے سے جہنم رسید ہو گیا ۱۲

[2] حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پاکدامنی کو خیال کرو کہ چلتے میں اس لڑکی کا ہوا سے کپڑا ہٹ جاتا تھا جس سے خوف تھا کہ ستر پر نظر پڑے اس لئے آپ نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے چلو اور مجھے موڑ کر راستہ بتلاتی چلو ۱۲۔

[2] وہ نابینا تھے ۱۲ منشی۔

بڑس میری بکریاں چرا[1] آپ نے منظور کیا اور بڑی بیٹی سے آپ کا نکاح ہو گیا آپ اُن کو لے کر وطن چلے تھے کہ رستے میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت ہوئی طور پہاڑ پر آگ نظر آئی وہاں پہنچے تو خدا کا نور تھا وہیں آپ کو پیغمبری مل گئی۔ فائدہ دیکھو اپنے گھر کا کام کیسی محنت سے کرتی تھیں اور غیر مرد سے لاچاری کو کو لیں تو کیسی شرماتی ہوئی بیبیو تم بھی گھر کے کاموں میں آرام طلبی اور سستی مت کیا کرو اور شرم و حیا سر وقت لازم سمجھو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سالی کا ذکر

ان کا ذکر ابھی اوپر آچکا ہے ان کا نام صفورا ہے یہ بھی اپنی بہن کے ساتھ گھر کا کاروبار بڑی محنت سے کرتی تھیں اور باپ کی تابعداری اور خدمت بجا لاتی تھیں فائدہ بیبیو اس طرح تم بھی ماں باپ کی خدمت اور گھر کے کام میں محنت مشقت کیا کرو جیسے کام غریب لوگ کیا کرتے ہیں اُن کو ذلت مت سمجھو دیکھو پیغمبر زادیوں سے تو زیادہ تمہارا رتبہ نہیں ہے

حضرت آسیہ کا ذکر

فرعون مصر کا بادشاہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا یہ اُس کی بی بی ہیں خدا کی قدرت خاوند شیطان اور بی بی ایسی ولی جن کی تعریف قرآن میں آئی اور جن کی بزرگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی کہ مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں کوئی کمال کے رتبے کو نہیں پہونچی سوا حضرت مریم[2] اور آسیہ[3] کے انھوں نے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان بچپن میں ظالم فرعون سے بچائی تھی جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے ذکر میں گذرا ان کی قسمت میں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا لکھا تھا شروع بچپن ہی سے ان کے دل میں ان کی محبت پیدا ہو گئی تھی جب موسیٰ علیہ السلام

---

[1] یہ مضمون پچھلی امتوں کے متعلق ہے اس لئے کہ حضرت فاطمہؓ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں لیکن چونکہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہیں اس لئے یہاں پر اُن کا ذکر نہیں کیا گیا ۱۲ عشی عفی عنہ

[2] ۱ اُن کے دین میں خدمت بہن سکتی تھی خدمت حضرت شعیب کی طرف سے تو آٹھ ہی برس مقرر ہوئی تھی مگر یہ فرمایا تھا کہ اگر پورے دس کر دیں تو یہ ہو سکی کی طرف سے اکرام اور عنایت ہے چنانچہ آٹھ برس بکریاں چرانے کے بعد تو نکاح ہو گیا بعد نکاح کے دو برس اور بکریاں چرائیں ۱۲ حبیب السیر صفحہ ۱۰۶۔

[3] ۲ شعیر۔ خدا کے دین کا مربی یعنی جب چھوٹے اخوان۔ کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے۔ روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ جس مقام سے موسیٰ علیہ السلام کو روشنی نظر آئی وہاں سے روشنی تک بارہ فرسخ کا فاصلہ تھا لیکن آپ نے اپنی روحانی طاقت سے ملک مارنے کی مقدار میں اس کو طے کر لیا جب اس روشنی کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ بہت بڑی آگ ہے جو ایک سرسبز درخت کی شاخ سے دمک رہی ہے موسیٰ علیہ السلام نے ہر چند کوشش کی کہ اس آگ میں سے تھوڑی سی آگ لے کر واپس جائیں مگر نہ لے سکے مجبوراً واپس ہونے کا قصد کیا کہ یک سخت آواز آئی کہ اے موسیٰ آ یہ حاضر کیا مگر چاروں طرف دیکھا لاٹھی والے کا کچھ نشان نہ پایا تیسری بار کی آواز پر اپنے پوچھا کون ہے حق تعالیٰ نے فرمایا انی انا اللہ رب العالمین میں ہوں اللہ پروردگار تمام جہان کا ۱۲

[4] حضرت آسیہ نے بہت روز تک اپنا ایمان پوشیدہ رکھا اور نزدیکوں سے فرعون کو بہت سمجھاتی رہیں مگر موسیٰ والوں کی دلیل صحیح معلوم ہوتی ہے لہذا اُنھوں نے ان کا دین قبول کر لینا چاہیئے مگر اس نے ایک بھی نہ سنی جب فرعون کو ان کے غرق ہو جانے کا یقین ہو گیا تو بہت ہی سخت تکلیف دی یعنی ان ۱۲

کو پیغمبری ملی فرعون تو ایمان نہیں لایا مگر یہ ایمان لے آئیں فرعون کو جب ان کے ایمان لانے کی خبر ہوئی ان پر بڑی سختی کی اور طرح طرح سے تکلیف پہونچائی مگر انھوں نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا اسی حالت میں دنیا سے اُٹھ گئیں۔ **فائدہ**۔ دیکھو کسی ایمان کی مضبوط تھیں کہ بددین خاوند بادشاہ تھا سب کچھ اس نے کیا مگر اس کا ساتھ نہیں دیا اب ذرا ذرا سی تکلیف میں کفر کے کلمے بکنے لگتی ہیں بیبیو ایمان بڑی دولت ہے کیسی ہی تکلیف پہنچے دین کے خلاف کوئی کام نہ کرنا اگر کسی کا خاوند بددینی کا کام کرے کبھی اس کا ساتھ نہ دے اور اس زمانے میں کافر مرد سے نکاح ہوجاتا تھا مگر ہماری شرع میں اب یہ حکم ہے کہ اگر خاوند کافر ہو تو نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر کافر ہونے سے پہلے ہوگیا ہو تو ٹوٹ جاتا ہے۔

فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر

روضۃ الصفا ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی ایک خواص تھی جو اس کی کار مختار تھی اور اس کی کنگھی چوٹی بھی وہی کرتی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی ایک بار اس کے بال سنوار رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ گئی اس نے بسم اللہ کہہ کے اٹھالی۔ لڑکی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کس کا نام ہے خواص نے کہا یہ اُسی کا نام ہے جس نے تیرے باپ کو پیدا کیا اور اس کو بادشاہی دی لڑکی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے دوڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا فرعون نہایت غصے میں آیا اور اس خواص کو بلا کر ڈرایا دھمکایا مگر اس نے صاف کہہ دیا کہ آپ جو چاہے کریں ایمان نہ چھوڑوں گی اول اس کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اس پر انگارے اور بھوبل ڈالی جب اس سے بھی کچھ نہ ہوا تو اس کی گود میں ایک لڑکا تھا اس کو آگ میں ڈالدیا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کیجئو خبردار ایمان نہ چھوڑیو غرض وہ اپنے ایمان پر جمی رہی یہاں تک کہ اس بیچاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا۔ عم کے پارہ میں سورۂ بروج میں جو کھائیوں

والوں کا قصہ[1] آیا ہے اس میں بھی اسی طرح ایک عورت کا اور اس کے بچے کا قصہ ہوا تھا فائدہ دیکھو ایمان کی کیسی مضبوط تھی بیدیں ایمان بڑی نعمت ہے اپنے نفس کی خوشی کے واسطے یا کسی لالچ کے سبب یا کسی مصیبت تکلیف کی وجہ سے کبھی اپنے ایمان دین[2] میں خلل مت ڈالنا خدا اور رسول کے خلاف کوئی کام مت کرنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کی ایک بڑھیا[ع] کا ذکر

جب فرعون نے مصر میں بنی اسرائیل کو بہت تنگ کرنا شروع کیا ان سے طرح طرح کی بیگاریں لیتا اُن کو مارتا اور دُکھ پہنچاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ سب بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے نکال لے جاؤ تاکہ فرعون کے ظلم سے اُن کی جان چھٹے موسیٰ علیہ السلام سب کو لے چلے جب دریائے نیل پر پہنچے رستہ[3] بھول گئے اور بھی کسی کی پہچان میں رستہ نہ آیا آپ نے تعجب کیا اور پکار کر فرمایا کہ جو شخص اس بھید سے واقف ہو وہ اگر تبلا دے ایک بڑھیا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہونے لگا تھا تو انھوں نے اپنے بھائی بھتیجوں کو وصیت فرمادی تھی کہ اگر کسی وقت میں تم لوگ مصر کا رہنا چھوڑ دو تو میرا تابوت جس میں میری لاش ہوگی اپنے ساتھ لے جانا تو جب تک آپ وہ تابوت ساتھ نہ لیں گے رستہ نہ ملے گا آپ نے تابوت کا حال پوچھا کہ کہاں دفن ہے اس کا واقف بھی بجز اس بڑھیا کے کوئی نہ نکلا اُس سے جو پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ میں یوں نہ تبلاؤں گی مجھ سے ایک بات کا اقرار کیجئے اس وقت تبلاؤں گی آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے کہنے لگی وہ اقرار یہ ہے کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہو اور جنت میں جس درجے میں آپ ہوں اسی درجہ میں مجکو رہنے کی جگہ ملے آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ یہ بات تو میرے اختیار کی نہیں حکم ہوا کہ تم اقرار کرو ہم پورا کر دیں گے آپ نے اقرار کر لیا اس نے تابوت کا پتہ تبلا دیا کہ دریا کے بیچ میں دفن تھا اس تابوت کا نکالنا تھا اور رستے کا ملنا فوراً

---

[1] یعنی قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود الخ میں ۱۲

[2] اپنے ایمان پر قائم اور دائم رہنے کا بہت سخت حکم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شرک تو کیا اگر چہ تو قتل کر دیا جائے یا آگ سے جلا دیا جائے اور ایسے حکم کی صورت میں گو مسئلہ یہ ہے کہ صرف زبان سے کلمۂ کفر کہہ دینا اپنی جان بچانے کے لئے جائز ہے بشرطیکہ دل ایمان کے صحیح ہونے پر مطمئن ہو اور اگر کوئی زبان سے بھی کلمۂ کفر نہ کہے تو شہادت کا مرتبہ پائے ۱۲

[3] ایک مہینہ تک سرزمین پھرتے رہے جیسا کہ حبیب السیر میں ہے ۱۲

ع اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بڑی بی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر ثواب میں ہو جاویں گی بلکہ فقط ایک جگہ رہنا ہوگا یہ بھی بڑی نعمت ہے اور ثواب میں نبی کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا ۱۲ محشی۔

رستہ مل گیا۔ فائدہ دیکھو یہ بڑی بی کیسی بزرگ تھیں کہ کوئی دولت دنیا کی نہیں مانگی اپنی عقبیٰ کو درست کیا بیبیو تم بھی دنیا کی ہوس چھوڑ دو وہ تو جتنی قسمت میں ہے ملے ہی گی اپنے دین کو سنوارو۔

حیسور کی بہن کا ذکر

قرآن شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصے میں ذکر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چھوٹے بچے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے مار ڈالا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھبرا کے پوچھا کہ بھلا اس بچے نے کیا خطا کی تھی جو اس کو مار ڈالا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لڑکا اگر جوان ہوتا اور اس کے ماں باپ ایماندار تھے اولاد کی محبت میں ان کے بھی بگڑنے کا ڈر تھا اس واسطے یہی مصلحت ہوئی کہ اس کو قتل کر دیا جاوے اب اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک لڑکی دیں گے جو برائیوں سے پاک ہوگی اور ماں باپ کو زیادہ بھلائی پہنچانے والی ہوگی چنانچہ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی ایسی ہی پیدا ہوئی اور ایک پیغمبر سے اس کا نکاح ہوا اور ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے اور اس لڑکے کا نام حیسور تھا یہ لڑکی اس کی بہن تھی۔ فائدہ جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرمادیں کہ برائیوں سے پاک اور ماں باپ کو بھلائی پہنچانیوالی ہوگی وہ کیسی اچھی ہوگی دیکھو گناہ سے پاک رہنا اور ماں باپ کو سکھ دینا کیسا پیارا کام ہے جس سے آدمی کا ایسا رتبہ ہو جاتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس آدمی کی تعریف کریں بیبیو ان باتوں میں خوب کوشش کیا کرو۔

حیسور کی ماں کا ذکر

حیسور وہی لڑکا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے یہ بھی پڑھ چکی ہو کہ قرآن میں اس کے ماں باپ کو ایماندار لکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ایماندار فرمادیں وہ ایسا کچا ایماندار

عہ اس لئے کہ جنت بغیر کوشش نہیں مل سکتی ۱۲ منہ

لہ ایسے موقع پر آخرت کی بھلائی مانگنا اور دنیا کی طرف ذرا توجہ نہ کرنا بڑے پکے ایمان کی دلیل ہے خدا تعالیٰ ہم سب مرد اور عورتوں کو یہی مرتبہ نصیب فرمادے آمین ۱۲

سہ جن کا واقعہ سورہ کہف میں مذکور ہے اور دو باتیں اس کے علاوہ مذکور ہیں ایک یہ کہ حضرت خضر نے ایک کشتی کو جس میں اس کے مالک نے ان کو بلا کرایہ سوار کر دیا تھا توڑ ڈالا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ تم نے کیا کیا انھوں نے جواب دیا تھا کہ یہاں کا بادشاہ کشتیوں کو بیگار میں پکڑتا ہے اب اس کشتی کو عیب کے سبب نہ پکڑے گا ورنہ ان غریبوں کو بہت نقصان ہوتا اور دوسرا یہ کہ ایک گاؤں میں پہنچے جہاں کے باشندوں نے مہمانداری بھی نہ کی مگر بستی میں کوئی دیوار ٹیڑھی تھی اس کو حضرت خضر نے سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ آپ نے بلا اجرت ان کمبختوں کی دیوار کو کیوں سیدھا کر دیا جنھوں نے ہم کو کھانا تک نہ دیا آپ نے جواب دیا کہ اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ تھا جس کا مالک نیک آدمی تھا اس نے مرتے وقت دعا کی تھی کہ الٰہی یہ مال میرے اولاد کے کام آئے اولاد نابالغ تھی اگر یہ دیوار گر جاتی تو لوگ اس کو اپنے قبضے میں کر لیتے اب یہ دیوار ان کے بالغ ہونے تک قائم رہے گی اور خزانہ ان ہی کو ملے گا ۱۲

ہوگا نہیں خوب پورا ایمان وار ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ جیسور کی ماں بھی بہت بزرگ تھیں **فائدہ** دیکھو ایمان میں پختہ ہونا ایسی دولت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تعریف کی بیبیو ایمان کو مضبوط کرو اور وہ اسی طرح مضبوط ہوتا ہے کہ شرع کے حکم خوب بجالاؤ سب برائیوں سے بچو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

قرآن میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا[1] میں یہ کہا کہ اے اللہ آپ نے میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے معلوم ہوا کہ آپ کی ماں بھی بزرگ تھیں کیونکہ بڑا انعام ایمان اور دین ہے۔ **فائدہ**۔ دیکھو ایمان ایسی چیز ہے کہ ایماندار کا ذکر پیغمبروں کی زبان پر بھی خوبی کے ساتھ آتا ہے۔ بیبیو ایمان کو خوب رونق دو۔

حضرت بلقیس کا ذکر

یہ ملک سبا[1] کی بادشاہ تھیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہدہد[2] جانور نے خبر دی کہ میں نے ایک عورت بادشاہ دیکھی ہے اور وہ آفتاب کو پوجتی ہے آپ نے ایک خط لکھکر ہدہد کو دیا کہ اس کے پاس ڈال دیجیو اس خط میں لکھا تھا کہ تم لوگ مسلمان ہوکر یہاں حاضر ہو اس خط کو پڑھکر امیروں وزیروں سے صلاح کی بہت بات چیت کے بعد خود ہی یہ صلاح قرار دی کہ میں ان کے پاس کچھ چیزیں موغات[3] کے طور پر بھیجتی ہوں اگر لے کر رکھ لیں سمجھونگی دنیا دار بادشاہ[4] ہیں اگر نہ رکھیں تو سمجھوں گی کہ پیغمبر ہیں جب وہ چیزیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہونچیں آپ نے سب لوٹا دیں اور کہلا بھیجا کہ اگر مسلمان نہ ہوگی تو لڑائی کے لئے فوج لاتا ہوں یہ پیغام سن کر یقین ہوگیا کہ بیشک پیغمبر ہیں اور مسلمان ہونے کے ارادے سے اپنے شہر سے چلیں ان کے چلنے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے معجزے سے ان کا ایک بڑا بھاری قیمتی بادشاہی تخت تھا وہ اپنے دربار میں منگا لیا تاکہ بلقیس معجزہ بھی دیکھ لیں اور اس

[1] اس دعا کے الفاظ یہ ہیں کہ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی و ان اعمل صالحا ۱۲۔

[2] ایمان سے زیادہ زکوئی دنیا و آخرت میں قیمتی شے ہے اور نہ وہ آدمی کے اختیار میں ہے۔ یہ دولت صرف اسی کو نصیب ہوتی ہے جسے خدا تعالیٰ عنایت فرمائیں ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ ۱۲

[1] ملک سبا اس کی سین کا زبر صحیح اور زیر غلط ہے یہ ایک شہر کا نام ہے ملک یمن میں پہلی اقلیم ہے ۱۲ اشیاث

[2] ہدہد کو اردو میں کٹھ بڑھئی اور بعض مقام پر کچھ اور بھی کہتے ہیں ۱۲

[3] کیونکہ کفار کی موغات کا قبول کر لینا دلیل ہے حب دنیا اور حب دنیا کام دنیا دار بادشاہ کا ہی ہو سکتا ہے اللہ والے بادشاہوں کو دنیا کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوا کرتی خاص کر جب وہ نبی بھی ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی خدا تعالیٰ نے دونوں جہاں کی بادشاہت دی تھی۔ ۱۲۔

کے موتی جواہر اُکھاڑ کر دوسری طرح جڑوا دیئے جب بلقیس یہاں پہونچیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے ان کی عقل آزمانے کو پوچھا گیا کہ دیکھو یہ تمھارا تخت تو نہیں ہے غور سے دیکھکر کہا کہ ہاں ویسا ہی ہے اس طرح یوں کہا کہ کچھ صورت شکل بدل گئی تھی۔ اس جواب سے معلوم ہوا کہ بڑی عقلمند ہیں پھر سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو یہ بات دکھلانی چاہی کہ ہمارے خدا کی دی ہوئی بادشاہی تمھاری دنیا کی بادشاہی سے ویسے بھی زیادہ ہے یہ بات دکھلانے کے واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک حوض پانی سے بھر کر اس کے اوپر ایسے صاف شفاف کانچ کا فرش بنایا جائے کہ وہ نظر نہ آوے اور سلیمان ایسی جگہ جا بیٹھے کہ جو آدمی وہاں پہنچنا چاہے حوض رستے میں پڑے اور بلقیس کو اس جگہ حاضر ہونے کا حکم دیا بلقیس جو حوض کے پاس پہنچیں کانچ تو نظر نہ آیا یوں سمجھیں کہ مجھ کو پانی کے اندر جانا پڑے گا تو پائنچے چڑھانے[1] لگیں فوراً ان کو کہدیا گیا کہ اس پر کانچ کا فرش ہے ویسے ہی چلی آؤ جب بلقیس نے تخت کے منگا لینے کا معجزہ دیکھا اور اس کاریگری کو بھی دیکھا جس سے یہ سمجھیں کہ ان کے پاس ویسے بھی بادشاہی کا سامان میرے یہاں کے سامان سے زیادہ ہے فوراً کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئیں۔ پھر بعضے عالموں نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے ساتھ خود نکاح کر لیا اور بعضوں نے کہا کہ یمن کے بادشاہ سے نکاح کر دیا اللہ ہی کو معلوم ہے کیا ہوا۔ **فائدہ** دیکھو کیسی بے نفس تھیں کہ باوجود امیر اور بادشاہ ہونے کے جب دین کی سچی بات معلوم ہوگئی فوراً اُس کو مان لیا اُس کے قبول کرنے میں شیخی نہیں کی نہ باپ دادا کی رسم کو پکڑ کر بیٹھیں بیبیو تم بھی اپنا یہی طریقہ رکھو کہ جب دین کی بات سُنو کبھی عار یا شرم یا خاندان کے رسم کی پیروی مت کرو ان میں سے کوئی چیز کام نہ آوے گی۔ فقط دین ساتھ چلے گا۔

بنی[2] اسرائیل[عہ] کی ایک لونڈی کا ذکر

عہ از بخاری شریف ۱۲ مولف۔

[1] بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلقیس کی پنڈلیوں کو دیکھنا منظور تھا کہ وہ بالدار ہیں یا صاف یہ بات غلط ہے اور اگر صحیح ہو تو یہ کہیں گے کہ اُن کی شریعت میں عورت کی پنڈلی ستر میں داخل نہ ہوگی جس کا دیکھنا ناجائز ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم

[2] بنی کے معنی بیٹوں کے ہیں اور اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کو عبرانی میں کہتے ہیں تو بنی اسرائیل کے معنی یعقوب علیہ السلام کے بیٹے پھر بیٹوں کے بیٹے اور اُن کے بیٹے بھی بنی اسرائیل ہی کہلائے جاتے ہیں ۱۲ محشی غفرلہ

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار بڑی شان و شوکت سے سامنے کو گذرا ماں نے دعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا ہی کر دیجئے بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر بولنے لگا کہ اے اللہ مجکو ایسا مت کیجئو اور پھر دودھ پینے لگا پھر سامنے سے کچھ لوگ گزرے جو ایک لونڈی کو پکڑے ذلت اور خواری سے لئے جاتے تھے ماں نے دعا کی اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا مت کیجئو وہ بچہ پھر بولا کہ اے اللہ مجکو ایسا ہی کر دیجئو ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے بچے نے کہا کہ وہ سوار تو ایک شخص ظالم تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے اور وہ غریب اُس سے پاک ہے۔ فائدہ مطلب یہ کہ اس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے تو قدر خدا کے نزدیک چاہیئے چاہے مخلوق کیسا ہی سمجھے اور اگر خدا کے نزدیک قدر نہ ہوئی تو مخلوق کی قدر کس کام آوے گی دیکھو یہ اُس لونڈی کی کرامت تھی کہ اس کی پاکی ظاہر کرنے کے لئے دودھ[1] پیتا بچہ باتیں کرنے لگا۔ بیبیو بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ غریبوں کو بہت حقیر سمجھتی ہیں اور ذرا سے شبہ سے اُن پر عیب اور چوری لگا دیتی ہیں۔ یہ بہت بُری بات ہے شاید وہ اللہ کے نزدیک تم سے بھی اچھی ہوں۔

بنی اسرائیل[عہ] کی ایک عقلمند دیندار بی بی کا ذکر

محمد[2] بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عابد[3] تھا اس کو اپنی بی بی کے ساتھ بہت محبت تھی اتفاق سے وہ مر گئی اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا بنی اسرائیل میں ایک عورت

عہ مقصود یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہو جاؤں یہ غرض نہ تھی کہ دنیا میں ذلیل ہوں اور آخرت میں عزیز ہوں اس لئے کہ ایسی دعا مانگنا شریعت میں منع ہے کہ دنیا میں ذلت ہو ۱۲ محشے۔

عہ۔ از تیسیر ۱۲ مؤلف

سہ عبادت کرنے والا۔ ۱۲

[1] دودھ پیتا بچہ دو جگہ اور بھی بولا ہے جن میں سے ایک حضرت یوسفؑ اور زلیخا کے واقعہ میں ہے اس کا ذکر قرآن شریف میں ہے دوسرا بچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں کہ انھوں نے بھی پیدا ہوتے ہی اپنی ماں مریم علیہا السلام کی پاکدامنی اور صفائی اور اپنی نبوت ظاہر کرنے کو بات چیت کی ہے اس کا ذکر بھی قرآن شریف میں ہے ۱۲

[2] محمد بن کعب محمد بن کعب قرظی ہیں۔ مدینہ کے رہنے والے بہت سے صحابہ سے انھوں نے حدیثیں سنی ہیں

[3] اگر یہ کہو کہ عالم ہو کر ایسی محبت کی تو جواب یہ ہے کہ محبت اپنے اختیار میں نہیں ہے بے اختیاری چیز میں آدمی پکڑا نہ جائے گا ۱۲۔

تھی اس نے یہ قصہ سُنا اُس کے پاس گئی اور گھر میں آنے والوں سے کہا کہ مجکو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں اور دروازے پر جم کر بیٹھ گئی آخر اس کو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت دی آکر کہنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور مانگے کے طور پر لیا تھا اور مدت تک اس کو پہنتی رہی پھر اُس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دے دو تو کیا اس کا زیور دیدینا چاہیے عالم نے کہا بیشک دے دینا چاہیے وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے تو کیسے دیدوں عالم نے کہا تب تو اور بھی خوشی سے دینا چاہیئے۔ کیونکہ ایک مدت تک اس نے نہیں مانگا یہ اس کا احسان ہے عورت نے کہا خدا تمھارا بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو۔ خدائے تعالیٰ نے ایک چیز مانگے دی تھی پھر جب چاہا لے لی اسی کی چیز تھی یہ سن کر اس عالم کی آنکھیں سی کھل گئیں اور اس بات سے اس کو بڑا فائدہ پہونچا **فائدہ** دیکھو کیسی عورت تھی جس نے مرد کو عقل دی اور مرد بھی کیسا عالم۔ بیبیو تم کو چاہیئے کہ مصیبت میں یہی سمجھا کرو دوسروں کو بھی سمجھا دیا کرو۔

حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر

ان بی بی کا نام حنہ ہے عمران ان کے میاں کا نام ہے جو والد ہیں حضرت مریم علیہا السلام کے۔ ان کو حمل رہا تو انھوں نے اللہ میاں سے منت مانی کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اس کو مسجد[1] کی خدمت کے لئے آزاد چھوڑ دوں گی یعنی دنیا کے کام اس سے نہ لوں گی ان کا گمان یہ تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ مسجد کی خدمت لڑکا ہی کر سکتا ہے اس زمانہ میں ایسی منت درست تھی جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آیا تو پیدا ہوئی لڑکی۔ افسوس سے کہا کہ اے اللہ یہ تو لڑکی ہوئی حکم ہوا کہ یہ لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی ہوگی اور

[1] مسجد سے بیت المقدس کی مسجد مراد ہے جو ملک شام میں ہے اس مسجد کے لئے لڑکے آزاد کئے جانے کا اس زمانہ میں دستور تھا اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی ہی کو قبول فرمالیا بیت المقدس کے خادموں نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا چنانچہ آئندہ یہ قصہ کتاب ہی میں آنے والا ہے اس میں بہت بڑی تنبیہ اس بات پر ہے کہ لڑکی ہونے پر رنج نہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ کیا معلوم ہے شاید یہ لڑکی ہی لڑکے سے افضل اور بہتر ہو اس کا علم بجز خدا تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے دین و دنیا دونوں کی بہتری وہی جانتا ہے ۱۲ محشی۔

عہ تجربہ ہے کہ ایسے موقع پر دوسرے کی نصیحت کارگر ہوتی ہے گو نصیحت کرنے والا دینداری میں اس شخص سے جس کو نصیحت کی جاتی ہے کم ہی درجہ کا ہو ۱۲ محشی۔

عہ مریم کے معنے عبادت گزار عورت کے ہیں ۱۲ محشی۔

نے اس کو قبول کیا غرض حضرت مریمؑ ان کا نام رکھا اور انھوں نے ان کے لئے یہ دُعا کی کہ اِن کو اور ان کی اولاد کو شیطان سے بچایئو۔ چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان سب بچوں کو پیدا ہوتے وقت چھیڑتا ہے مگر حضرت مریمؑ اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو نہیں چھیڑ سکا **فائدہ** دیکھو ان کی پاک نیت کی کیسی برکت ہوئی کہ خدائے تعالیٰ نے کیسی پاک اولاد دی اور خدائے تعالیٰ نے ان کی دعا بھی قبول کی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اُن کی بڑی خاطر منظور تھی۔ بیبیو پاک نیت کی ایسی برکتیں ہوتی ہیں ہمیشہ اپنی نیت خالص رکھا کرو جو نیک کام کرو خدا کے واسطے کرو تمھاری بھی اللہ میاں کے دربار میں قدر ہو جاوے گی۔

حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر

ان کے پیدا ہونے کا قصہ ابھی گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہو چکیں تو ان کی والدہ اپنی منت کے موافق ان کو لے کر بیت المقدس کی مسجد میں پہنچیں اور وہاں کے رہنے والے بزرگوں سے کہا کہ یہ منّت کی لڑکی لو چونکہ بڑے بزرگ خاندان کی تھیں سب نے چاہا کہ میں لے کر پالوں ان میں حضرت زکریا علیہ السلام بھی تھے وہ حضرت مریمؑ کے خالو ہوتے تھے یوں بھی ان کا حق زیادہ تھا مگر پھر بھی لوگوں نے اُن سے جھگڑنا شروع کیا جس فیصلے پر سب راضی ہوئے تھے اُس میں بھی یہی بڑھے رہے آخر حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کو لے کر پرورش کرنا شروع کیا ان کے بڑھنے کی یہ حالت تھی کہ اور بچوں سے کہیں زیادہ بڑھتی تھیں۔ یہاں تک کہ تھوڑے دنوں میں سیانی معلوم ہونے لگیں اور ویسے ہی بچپن ہی سے مادرزاد بزرگ اور ولی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن میں ولی فرمایا ہے اور ان کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ بے فصل میوے غیب سے ان کے پاس آجاتے حضرت زکریا علیہ السلام پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو جواب دیتیں کہ اللہ میاں کے یہاں سے۔ غرض ان کی ساری باتیں اچنبھے کی

لہ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرنے کے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے کہ بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا یعنی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اے خدا تو ہمکو شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے بچا جو تو نے ہم کو نصیب کیا اھ تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان کوئی بچہ اس ہم بستری میں مقدر کیا ہوگا تو کوئی شیطان کبھی اس کو ضرر نہ دے گا بخاری و مسلم ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۲

۲ کیونکہ حضرت عمران کی بیٹی تھیں جو بیت المقدس کے عابدوں کے سردار اور پیر تھے ۱۲۔

عہ ظاہر یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم سے خارج ہیں یعنی آپ کو شیطان نے پیدا ہوتے وقت نہیں چھیڑا ۱۲ منہ۔

تھیں یہاں تک کہ جب جوان ہوئیں تو محض خدائے تعالیٰ کی قدرت سے بدوں مرد کے ان کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر پیدا ہوئے۔ یہودیوں نے بے باپ کے بچہ پیدا ہونے پر وہی تباہی بکنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہونے ہی کے زمانے میں بولنے کی طاقت دی انھوں نے ایسی اچھی[1] اچھی باتیں کہیں کہ انصاف والوں کو معلوم ہوگیا کہ اُن کی پیدائش خدا کی قدرت کا نمونہ ہے بیشک بے باپ کے پیدا ہوئے ہیں اور ان کی ماں پاک صاف ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بزرگی بیان فرمائی ہے کہ عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی بجز دو عورتوں کے ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ یہ مضمون حضرت آسیہ کے ذکر میں بھی آچکا ہے **فائدہ** دیکھو ان کی ماں نے ان کو خدا کے نام کردیا تھا۔ کیسی بزرگ ہوئیں اور خود اللہ کی تابعداری میں لگی رہتی تھیں جس سے آدمی ولی ہوجاتا ہے اس کی برکت سے خدا نے کیسی تہمت سے بچالیا نیز خدا کی تابعداری کیا کرو سب آفتوں سے بچی رہو گی اور اپنی اولاد کو دین میں زیادہ لگا رکھا کرو۔ دُنیا کا بندہ مت بنا دیا کرو۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

اِن کا نام الیشاع ہے یہ حضرت حنہ کی بہن اور حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی بی بی کو سنوار دیا اس کا مطلب بعضے عالموں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے ان کی عادتیں خوب سنوار دیں۔ حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام اُن کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ کے نواسے ہیں نواسہ بھی بیٹے کی جگہ ہوتا ہے اس واسطے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کو دوسرے کی خالہ کا بیٹا فرمایا ہے

[1] ان کا کلام خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں نقل فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں خدا کا بندہ ہوں مجھے خدا تعالیٰ نے کتاب دی ہے اور مجھے اس نے برکت والا بنایا جہاں بھی ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی جب تک زندہ رہوں اور اپنی ماں کے ساتھ احسان کرنے کی اور مجھے جابر نافرمان نہیں بنایا ہے ۱۲۔

[2] یعنی اتنی کامل کہ جو عورتوں کے کمال کی انتہا ہے ورنہ عورت نبی کوئی نہیں ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے اور وہ ایسے بزرگ ولایت کے درجہ تک اور بھی بہت سی عورتیں پہونچی ہیں چنانچہ بہت سی عورتوں کا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے ۱۲ محشی غفرلہٗ۔

[3] حالانکہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی اس لئے کہ حضرت آدمؑ تو حق تعالیٰ کی قدرت سے بغیر والدین پیدا ہوگئے تھے سو حضرت عیسیٰؑ کا بغیر والد پیدا ہونا کیا تعجب تھا اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہیں مگر وہ یہودی لوگ احمق اور شریر تھے ۱۲ محشی۔

فائدہ دیکھو اچھی عادت ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف فرمائی بیبیو اپنی عادتیں ہر طرح کی خوب سنوار و جس کا طریقہ ہم نے ساتویں حصے میں اچھی طرح لکھ دیا ہے یہ پچیس قصے پہلی اُمتوں کی نیک بیبیوں کے تھے اب تھوڑے سے اس اُمت کی نیک بیبیوں کے سُن لو۔

حضرت خدیجہ[1] رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بی بی ہیں اُن کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ایک دفعہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدائے تعالیٰ کا سلام تمہارے پاس لائے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام دنیا کی بیبیوں میں سب سے اچھی چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی تیسری حضرت خدیجہ چوتھی حضرت فاطمہ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کافروں کے برتاؤ سے پریشانی ہوتی آپ اُن سے آکر فرماتے یہ کوئی ایسی تسلی کی بات کہہ دیتیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی جاتی رہتی اور آپ کو ان کا ایسا خیال تھا کہ بعد ان کے انتقال کے بھی کوئی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو ان کی ساتھنیں سہیلیوں کو بھی ضرور گوشت بھیجتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کا اور نکاح ہوا تھا ان کے پہلے شوہر کا نام ابوہالہ تمیمی ہے **فائدہ** اللہ اور رسول کے نزدیک ان کی قدر ایمان اور تابعداری سے تھی بیبیو تم بھی اس میں خوب کوشش رکھو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کی پریشانی میں اس کی دلجوئی اور تسلی کرنا نیک خصلت ہے۔ اب بعضی عورتیں خاوند کے اچھے بھلے دل کو اور اُلٹا پریشان کر ڈالتی ہیں کبھی فرمائشیں کر کے کبھی تکرار کر کے اس عادت کو چھوڑ دو۔

[1] از استیعاب وغیرہ الی الازواج والبنات ۱۲۔

[2] حالانکہ آپ ولی تھیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نبی تھے مگر تب بھی آپ کی تسلی نفع دیتی تھی اور اس کی وجہ صفحہ ۲۷ کے حاشیہ پر گذر چکی ہے ۱۲ محشی۔

[1] اور رجال میں لکھا ہے کہ پہلے تو حضرت خدیجہ ابو ہالہ بن زرارہ کے نکاح میں تھیں لیکن بعد میں عتیق بن عائذ کے نکاح میں آئیں ان کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اس سے پہلے اور کوئی نکاح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نہ ہوا تھا ان کے نکاح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس برس اور حضرت خدیجہ کی عمر چالیس برس کی تھی اور جب تک وہ زندہ رہیں اس وقت تک کسی دوسری بیوی سے آپ نے نکاح نہیں کیا تمام مرد اور عورتوں سے پہلے یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور حضور کی سب اولاد ان ہی سے ہوئی بجز حضرت ابراہیم کے کہ وہ حضرت ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے تھے ۱۲ محمد حیات غفرلہ محشی۔

حضرت سودہؓ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں انھوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضؓ کو دے دیا تھا اور حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے کہ کسی عورت کو دیکھکر مجکو یہ حرص نہیں ہوئی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی سوا حضرت سودہ کے اُن کو دیکھکر مجکو حرص ہوتی تھی کہ میں بھی ایسی ہی ہوتی جیسی یہ ہیں ان کے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو تھا **فائدہ** دیکھو حضرت سودہ رضؓ کی ہمت کہ اپنی باری اپنی سوت کو دیدی آجکل خواہ مخواہ بھی سوت سے لڑائی اور حسد کیا کرتی ہیں اور دیکھو حضرت عائشہ رضؓ کا انصاف کہ سوت کی تعریف کرتی ہیں آج کل جان جان کر اس پر عیب لگاتی ہیں بیبیو تم کو بھی ایسی ہی ہمت اور انصاف اختیار کرنا چاہیئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بی بی ہیں اُن سے کنواری سے حضرت کا نکاح ہوا ہے عالم اتنی بڑی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابی رضؓ ان سے مسئلے پوچھا کرتے تھے ایک بار ہمارے حضرتؐ سے ایک صحابی رضؓ نے پوچھا کہ سب سے زیادہ آپ کو کس کے ساتھ محبت ہے فرمایا عائشہ رضؓ کے ساتھ انھوں نے پوچھا اور مردوں میں فرمایا ان کے باپ یعنی حضرت ابوبکر رضؓ کے ساتھ اور بھی ان کی بہت سی خوبیاں آئی ہیں۔ **فائدہ** دیکھو ایک یہ عورت تھیں جن سے بڑے بڑے عالم مسئلے دین کے پوچھتے تھے ایک اب ہیں کہ خود بھی عالموں سے پوچھنے کا یا دین کی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں۔ بیبیو دین کا علم خوب محنت اور شوق سے سیکھو۔

سلہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ سے پہلے نکاح کیا پھر انھوں نے مدینہ منورہ کو ہجرت کی جب یہ بہت بوڑھی ہوگئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوف سے کہ کہیں مجھ سے ان کی حق تلفی نہ ہو طلاق دینے کا قصد کیا تو انھوں نے درخواست کی کہ آپ مجھے طلاق نہ دیں اور اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دیدیا پھر آپ نے ان کو طلاق نہ دی بلکہ شوال ۹۴ھ میں مدینہ کے اندر انتقال فرمایا ۱۲ اکمال ص۱۵

عہ آپ کا نکاح بہت کم سنی میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا تھا اور کم سنی ہی میں رخصتی بھی ہوئی ۱۲ مصحح

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور حضرت عمرؓ کی بیٹی ہیں حضرت نے کسی بات پر ان کو ایک طلاق دے دی تھی جبرئیل علیہ السلام کے کہنے سے آپ نے رجوع کر لیا حضرت جبرئیل نے یوں فرمایا کہ آپ حفصہؓ سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ دن کو روزہ بہت رکھتی ہیں۔ راتوں کو جاگ کر عبادت بہت کرتی ہیں اور وہ بہشت میں آپ کی بی بی ہوں گی۔ انھوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمرؓ کو وصیت کی تھی کہ میرا اتنا مال خیرات کر دیجیو اور کئی زمین بھی انھوں نے وقف کی تھی اس کے بندوبست کے لئے بھی وصیت کی تھی ان کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تھا۔

فائدہ دینداری کی برکت دیکھی کہ اللہ میاں کے یہاں سے طرفداری کی جاتی ہے فرشتے کے ہاتھ خاطرداری کا حکم ہوتا ہے کہ اپنی طلاق کو لوٹا لو اور ان کی نجابت دیکھو کہ اللہ کی راہ میں کس طرح خیرات کا بندوبست کیا اور زمین بھی وقف کی ہیہو دینداری اختیار کرو اور مال کی حرص اور محبت دل سے نکال ڈالو۔

حضرت زینب خزیمہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اور یہ ایسی سخی تھیں کہ غریبوں کی ماں کے نام سے مشہور تھیں ان کے پہلے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش تھا **فائدہ** دیکھو غریبوں کی خدمت کیسی بزرگی کی چیز ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بی بی بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں ایک بی بی قصہ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک بار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اتنے میں بہت سے محتاج آئے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں اور آکر جم گئے سر ہو گئے میں نے

کہا چلو یہاں سے بلبے نبو۔ حضرت ام سلمہ بولیں ہم کو یہ حکم نہیں، اری چھوکری سب کو کچھ ویدے چاہے ایک ایک چھوہارا ہی ہو ان کے پہلے شوہر کا نام حضرت ابو سلمہ رضؓ ہے

فائدہ دیکھو محتاجوں کی ہٹ باندھنے سے تنگ نہیں ہوئیں" اب ذرا سی دیر میں دور دبک کرنے لگتی ہیں بلکہ کوسنے کاٹنے لگتی ہیں۔ بیبیو ایسا ہرگز مت کرو۔

حضرت زینبؓ جحش کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں حضرت زیدؓ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت نے ان کو اپنا بیٹا بنایا تھا پہلے بیٹا بنانا شرع میں درست[1] تھا جب وہ جوان ہوئے حضرت کو ان کی شادی کی فکر ہوئی آپ نے انہی زینب کے لئے ان کے بھائی کو پیغام دیا۔ یہ دونوں بھائی بہن حسب نسب میں حضرت زید کو برابر کا نہ سمجھتے تھے اس واسطے اول اول رکے مگر خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجدی کہ پیغمبر کی تجویز کے بعد پھر مسلمان کو کوئی عذر نہ چاہیئے دونوں نے منظور کر لیا اور نکاح ہو گیا۔ مگر کچھ میاں بی بی میں اچھی طرح نہ بنی نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت زیدؓ نے طلاق دینے کا ارادہ کر لیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر صلاح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا اور سمجھایا مگر انداز سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ بے طلاق دیئے رہیں گے نہیں۔ اس وقت آپ کو بہت سوچ ہوا کہ اول ہی ان دونوں بھائی بہنوں کا دل اس نکاح کو گوارا نہ کرتا تھا مگر ہمارے کہنے سے قبول کر لیا اب اگر طلاق ہو گئی تو اور بھی دونوں بھائی بہنوں کی بات ہلکی ہو گی اور بہت دل شکنی ہو گی ان کی دلجوئی کی کیا تدبیر کی جائے آخر سوچنے سے یہ بات خیال میں آئی کہ اگر میں اپنے سے نکاح کر دوں تو بیشک ان کے آنسو پونچھ جاویں گے ورنہ اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی لیکن اس کے ساتھ ہی دنیا کی زبان کا یہ بھی خیال تھا کہ بے ایمان لوگ طعنے ضرور دیں گے کہ بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اگرچہ شرع سے منہ بولا بیٹا سچ مچ کا بیٹا نہیں ہو جاتا مگر خلقت کی زبان کو کون پکڑے پھر ان میں بھی بے ایمان لوگ جن کو طعنہ دینے کے واسطے ذرا سا

[1] یہ فخر بطور تکبر نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی نعمت کا اظہار تھا اور یہ عبادت ہے ۱۲ حشمی۔

نکتہ بہت ہے آپ اس سوچ بچار ہی میں تھے ادھر حضرت زید نے طلاق بھی دیدی عدت گزرنے کے بعد آپ کی زیادہ رائے اسی طرف ٹھیری کہ پیغام بھیجنا چاہیے چنانچہ آپ نے پیغام دیا۔ انھوں نے کہا میں اپنے پروردگار سے کہہ لوں اپنی عقل سے کچھ نہیں کرتی ان کو جو منظور ہوگا آپ ہی سامان کر دیں گے یہ کہہ کر وضو کر کے مصلے پر پہنچ نماز میں لگ گئیں اور نماز کے بعد دعا کی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر دی کہ ہم نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا آپ ان کے پاس تشریف لے آئے اور آیت سُنا دی۔ وہ اور بیبیوں پر فخر کیا کرتیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالےٰ نے کیا اور پہلے پہل جو پردہ کا حکم ہوا ہے وہ ان ہی کی شادی میں ہوا اور یہ بی بی بڑی سخی تھیں اور دستکار بھی تھیں اپنی دستکاری کی آمدنی سے خیرات کیا کرتیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سب بیبیوں نے مل کر ہمارے حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد سب سے پہلے کون بی بی دنیا سے جا کر آپ سے ملے گی آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے عربی بول چال میں لمبے ہاتھ والا کہتے ہیں سخی کو مگر بیبیوں کی سمجھ میں نہ آیا۔ وہ سمجھیں اسی ناپ کے لمبان کو سب نے ایک لکڑی سے اپنے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کئے تو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ نکلے حضرت سودہؓ کے مگر مریں سب سے پہلے حضرت زینب اس وقت سمجھ میں آیا کہ اے ہو یہ مطلب تھا غرض ان کی سخاوت اللہ و رسول کے نزدیک بھی مانی ہوئی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں نے حضرت زینب سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی دین میں بڑی کامل خدا سے بہت ڈرنے والی بات کی بڑی سچی رشتہ داروں سے بڑا سلوک کرنے والی خیرات بہت کرنے والی خیرات کرنے کے واسطے دستکاری میں بڑی محنتی۔ ہمارے پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا کہ دل میں بہت عاجزی رکھنے والی خدا کے سامنے گڑگڑانے والی **فائدہ** بیبیو تم نے سن لی سخاوت کی بزرگی اور دستکاری کی خوبی اور ہر کام میں خدا سے رجوع کرنا دیکھو کبھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو

ذلّت مت سمجھنا۔ ہر پیشہ کو کبھی عیب مت جاننا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں جب مکّہ میں کافروں نے مسلمانوں کو ستایا اور مدینہ جانے کا اس وقت تک حکم نہ ہوا تھا، اس وقت بہت سے مسلمان حبشہ کے ملک چلے گئے تھے وہاں کا بادشاہ جس کو نجاشی کہتے ہیں نصرانی مذہب رکھتا تھا مگر مسلمانوں کے جانے کے بعد وہ مسلمان ہوگیا غرض جو مسلمان حبشہ گئے تھے انھیں میں حضرت ام حبیبہ بھی تھیں، یہ بیوہ ہوگئیں تو نجاشی بادشاہ نے ایک خواص جس کا نام ابرہہ تھا ان کے پاس بھیجی کہ میں تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے پیغام دیتا ہوں انھوں نے منظور کیا اور انعام میں ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن اور کچھ انگوٹھی کے چھلّے دیئے ان کے پہلے شوہر کا نام عبید اللہ بن جحش تھا **فائدہ** کیسی دیندار تھیں کہ دین کی حفاظت کے لئے گھر سے بے گھر ہوئیں آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو محنت کے بدلے کیسی راحت اور کیسی عزت دی کہ حضرت سے نکاح ہوا اور بادشاہ نے ان کا بندوبست کیا بیبیو دین کا جب موقع آجائے کبھی دنیا کے آرام کا یا نام یا مال کا یا گھر بار کا لالچ مت کرنا سب چیزیں دین پر قربان ہیں۔

[1] حضورؐ کی طرف سے ان کا مہر بھی اسی نجاشی بادشاہ نے ادا کیا تھا۔ ۱۲۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں یہ ایک لڑائی میں جو بنی مصطلق کی لڑائی کے نام سے مشہور ہے کافروں کے شہر سے قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابی ثابت بن قیس یا ان کے کوئی چچازاد بھائی تھے یہ ان کے حصّے میں لگی تھیں انھوں نے اپنے آقا سے کہا کہ میں تم کو آٹھ روپیہ دوں اور تم مجھ کو غلامی سے آزاد کر دو، انھوں نے منظور کیا وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ کچھ روپیہ کا سہارا لگا دیں آپؐ نے

نے ان کی دینداری اور غریبی پر رحم کھایا اور فرمایا کہ اگر تم کہو تو روپیہ سب میں ادا کردوں اور تم سے نکاح کرلوں انھوں نے جی جان سے قبول کرلیا غرض نکاح ہوگیا جب لوگوں کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو ان کے کنبے قبیلے کے اور بھی بہت قیدی دوسرے مسلمانوں کے قبضے میں تھے سب نے ان قیدیوں کو غلامی سے آزاد کردیا کہ اب ان کا ہمارے حضرت سے سسرالی رشتہ ہوگیا اب ان کو غلام بنانا بے ادبی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے کہ ہم کو ایسی کوئی عورت معلوم نہیں ہوئی کہ جس سے اس کی برادری کو اتنا بڑا فائدہ پہنچا ہو ان کے پہلے شوہر کا نام مسافع بن صفوان تھا۔ **فائدہ** دیکھو دین داری غجب نعمت ہے کہ اس کی بدولت باوجود لونڈی ہونے کے حضرت کی بیوی بنیں۔ بیبیو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی عزت دار نہیں جب آپ نے لونڈی کو بیوی بنانا عیب نہیں سمجھا تو اگر کوئی گھٹیا جگہ کسی مصلحت سے نکاح کرلے یا پردیس سے کسی کو لے آئے تو تم بھی اس کو حقیر مت سمجھو یہ بہت برا مرض ہے اور گناہ بھی ہے۔ دیکھو صحابہؓ کا ادب کہ ان بیوی کی عزت کتنی بڑھی کہ ان کی برادری کی ذلت بھی گوارا نہیں کی آجکل کیسی جہالت ہے کہ خود ایسی بیوی کی بھی عزت نہیں کرتیں چاہے کیسی ہی دیندار ہو بھلا اس کی برادری کی تو کیا خاک عزت کرنے کی امید ہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں ایک بہت بڑے حدیث کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ ان کا نکاح حضرت سے اس طرح ہوا ہے کہ انھوں نے یوں عرض کیا تھا کہ میں اپنی جان آپ کو بخشتی ہوں یعنی بدون مہر کے آپ کے نکاح میں آنا منظور کرتی ہوں اور آپ نے قبول فرمالیا تھا

اس طرح کا نکاح خاص ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو درست تھا اور ایک بہت بڑے تفسیر کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ جس آیت میں ایسے نکاح کا حکم ہے وہ اول ان ہی بی بی کے لیے اتری ہے ان کے پہلے شوہر کا نام حویطب تھا **فائدہ** دیکھو کیسی دین کی عاشق بیبیاں تھیں کہ حضرت کی خدمت کو عبادت سمجھکر مہر کی بھی پرواہ نہیں کی حالانکہ اس زمانہ میں مہر نقد انقد ہی مل جایا کرتا تھا ہمارے زمانہ کی طرح قیامت یا موت کا اُدھار نہ تھا۔ بیبیو بس دین ہی کو ہمیشہ اصلی دولت سمجھو دنیا سے ایسی محبت مت رکھو کہ اپنے وقت کو اپنے خیال کو اسی میں کھپا دو رات دن اسی کا دھندا رہے مل جاوے تو باغ باغ ہو جاؤ چاہے وہ جائز ہو یا ناجائز اور نہ ملے تو غم سوار ہو جاوے شکایت کرتی پھرو دولت والوں پر حسد کرنے لگو نیت ڈانوا ڈول کرنے لگو۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں۔ خیبر ایک بستی ہے وہاں یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تھی یہ بی بی اس لڑائی میں قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابیؓ کے حصے میں لگ گئی تھیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے مول لے کر آزاد کر دیا اور اُن سے نکاح کر لیا یہ بی بی حضرت ہارون پیغمبر علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور نہایت بردبار عقلمند خوبیوں کی بھری ہیں۔ اِن کی بردباری ایک قصہ سے معلوم ہوتی ہے کہ ان کی ایک لونڈی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جھوٹ موٹ ان کی دو باتوں کی چغلی کھائی ایک تو یہ کہ ان کو اب تک سنیچر کے دن سے محبت ہے یہ دن یہودیوں میں بڑی تعظیم کا تھا مطلب یہ کہ اُن میں مسلمان ہو کر

بھی اپنے پہلے مذہب یہودی ہونے کا اثر باقی ہے تو یوں سمجھو کہ مسلمان پوری نہیں ہوئیں دوسری بات یہ کہی کہ یہودیوں کو خوب لیتی دیتی ہیں. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صفیہ سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ پہلی بات تو بالکل جھوٹ ہے جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اور جمعہ کا دن خدائے تعالیٰ نے دے دیا ہے سنیچر سے دل کو لگاؤ بھی نہیں رہا، رہی دوسری بات وہ البتہ صحیح ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ لوگ میرے رشتہ دار ہیں اور رشتہ داروں سے سلوک کرنا شرع کے خلاف نہیں۔ پھر اس لونڈی سے پوچھا کہ تجھ کو جھوٹی چغلی کھانے کو کس نے کہا تھا کہنے لگی شیطان نے، آپ نے فرمایا جا تجھ کو غلامی سے آزاد کیا۔ ان کے پہلے شوہر کا نام کنانہ بن ابی الحقیق تھا۔ **فائدہ** بیبیو دیکھو درباری اسے کہتے ہیں تم کو بھی چاہیئے کہ اپنی نامانو کر چاکر کی خطا اور قصور معاف کرتی رہا کرو۔ بات بات میں بدلہ لینا کم حوصلگی ہے اور دیکھو ستجی کیسی ہیں کہ جو بات تھی صاف کہہ دی اس کو بنایا نہیں جیسے آج کل بعضوں کی عادت ہے کہ کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں ہیر پھیر کر کے اپنے کو الزام سے بچاتی ہیں۔ بات کا بنانا بھی بُری بات ہے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بی بی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت محبّت تھی ان کا نکاح حضرت ابوالعاص رضؓ بن الربیع سے ہوا تھا۔ جب یہ مسلمان ہوگئیں اور شوہر نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو ان سے علاقہ قطع کر کے انھوں نے مدینہ کو ہجرت کی

تھوڑے دنوں پیچھے اُن کے شوہر بھی مسلمان ہوکر مدینہ آ گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر ان ہی سے نکاح کر دیا اور وہ بھی ان کو بہت چاہتے تھے جب یہ ہجرت کر کے مدینہ چلی تھیں راستے میں ایک اور قصّہ ہوا کہ کہیں دو کافر مل گئے ان میں سے ایک نے اُن کو ڈھکیل دیا یہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور اُن کو کچھ اُمید تھی وہ بھی جاتی رہی اور اس قدر صدمہ پہنچا کہ مرتے دم تک اچھی نہ ہوئیں آخر اسی میں انتقال کیا **فائدہ** دیکھو کیسی ہمّت اور دینداری کی بات ہے کہ دین کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا، خاوند کو چھوڑ دیا کافروں کے ہاتھ سے کیسی تکلیف اٹھائی کہ اس میں جان گئی مگر دین پر قائم رہیں، بیبیو دین کے سامنے سب چیزوں کو چھوڑ دینا چاہیے اگر تکلیف پہنچے اس کو جھیلو اگر خاوند بد دین ہو کبھی اس کا ساتھ مت دو۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا جو ابولہب کافر کا بیٹا ہے جس کی بُرائی سورۂ تبّت میں آئی ہے جب یہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور باپ کے کہنے سے اس نے ان بی بی کو چھوڑ دیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ جب ہمارے حضرت بدر کی لڑائی میں چلے ہیں اس وقت یہ بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمان رضؓ کو اُن کی خیر خبر لینے کے واسطے مدینہ چھوڑ گئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم کو بھی جہاد والوں کے برابر ثواب ملے گا اور جہاد والوں کے

ساتھ ان کا حصہ بھی لگایا جس روز لڑائی فتح کر کے مدینہ میں آئے ہیں اسی روز ان کا انتقال ہو گیا **فائدہ** دیکھو ان کی کیسی بزرگی ہے کہ ان کی خدمت کرنے کا ثواب جہاد کے برابر ٹھہرا یہ بزرگی ان کے دیندار ہونے کی وجہ سے ہے بیبیو اپنے دین کو پکا کرنے کا خیال ہر وقت رکھو کوئی گناہ نہ ہونے پاوے اس سے دین میں کمزوری آجاتی ہے۔

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا تھا جو ابی کافر ابولہب کا دوسرا بیٹا ہے ابھی رخصت نہ ہونے پائی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری مل گئی وہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور اس بھی باپ کے کہنے سے ان بی بی کو چھوڑ دیا جب ان کی بہن حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تو ان کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہو گیا اور جب حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تھا اتفاق سے اسی زمانہ میں حضرت حفصہؓ بھی بیوہ ہو گئی تھیں ان کے باپ حضرت عمرؓ نے ان کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرنا چاہا ان کی کچھ رائے نہ ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ حفصہؓ کو تو عثمانؓ سے اچھا خاوند بتلاتا ہوں اور عثمانؓ کو حفصہؓ سے اچھی بی بی بتلاتا ہوں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہؓ سے نکاح کر لیا اور حضرت عثمانؓ کا حضرت اُم کلثوم سے کر دیا **فائدہ** آپ نے ان کو اچھا کہا اور پیغمبر کسی کو اچھا کہیں یہ ایمان کی بدولت ہے۔ بیبیو ایمان اور دین درست رکھو۔

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ عمر میں سب بہنوں سے چھوٹی اور رتبے میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیوں میں چھوٹی بیٹی یہ ہیں سنہ ۲ھ ۱۵ رمضان المبارک میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ان کا نکاح ہوا اور رخصت ماہ ذی الحجہ میں ہوئی حضرت حسن و حسین و محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ ان سے پیدا ہوئیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک ماہ پہلے اور بقول بعض تین ماہ بعد بعمر ۲۹ سال وفات پائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو غسل دیا اور حضرت عباس نے نماز پڑھائی رات کے وقت دفن کی گئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی کو حضرت فاطمہ سے زیادہ سچ بولنے والا بجز ان کے باپ یعنی آنحضرت ﷺ کے نہیں دیکھا جس وقت حضرت فاطمہ سے کسی بات میں حضرت عائشہ کی کھٹک ہو جاتی تو صاف کہہ دیتیں کہ واقعہ خود فاطمہ ہی سے پوچھ لو وہ جو کہیں گی سچ ہوگا ۱۲ اکمال ص ۳۹۔

نے ان کو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے اور ان کو سارے جہاں کی عورتوں کا سردار فرمایا ہے اور یوں بھی فرمایا ہے کہ جس بات سے فاطمہؓ کو رنج ہوتا ہے اس سے مجھ کو بھی رنج ہوتا ہے اور جس بیماری میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ہے اس بیماری میں آپ نے سب سے پوشیدہ صرف ان ہی کو اپنی وفات نزدیک ہوجانے کی خبر دی تھی جس پر یہ رونے لگیں آپ نے پھر ان کے کان میں فرمایا کہ تم رنج مت کرو ایک تو سب سے پہلے تم میرے پاس چلی آؤ گی دوسرے جنت میں سب بیبیوں کی سردار ہوگی یہ سن کر ہنسنے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے کتنا ہی پوچھا کہ یہ کیا بات تھی انھوں نے حضرت کی وفات کے بعد یہ بھید بتلایا اور حضرت علیؓ سے ان کا نکاح ہوا ہے اور بھی حدیثوں میں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ **فائدہ**۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ساری محبت اور خصوصیت اس لئے تھی کہ یہ دیندار اور صابر شاکر سب سے زیادہ تھیں۔ بیبیو دین اور صبر[عہ] اور شکر کو اختیار کرو تم بھی خدا اور رسولؐ کی پیاری بن جاؤ **فائدہ** جہاں سب سے پہلے جہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حال آیا ہے وہاں بھی ان سب بیبیوں اور سب بیٹیوں کے نام آچکے ہیں **فائدہ ۲** بیبیو ایک اور بات سوچنے کی ہے تم نے حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کا حال پڑھا ہے اس سے تم کو یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ بیبیوں میں بجز حضرت عائشہؓ کے سب بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرا نکاح ہوا ہے اور بیٹیوں میں بجز حضرت زینبؓ اور حضرت فاطمہؓ کے باقی دو کا حضرت عثمانؓ سے دوسرا نکاح ہوا ہے۔ یہ بارہ بیبیاں وہ ہیں کہ دنیا میں کوئی عورت عزت دار رتبے میں ان کے برابر نہیں اگر دوسرا نکاح کوئی عیب کی بات ہوتی تو یہ بیبیاں توبہ توبہ کیا عیب

عہ اور زندگی میں نہ بتلایا اس لئے کہ وہ راز تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بظاہر اسی وجہ سے آپ نے پوشیدہ فرمایا تھا اور بعد وفات شریف پوشیدہ رکھنے کی وجہ جاتی رہی اس واسطے حضرت فاطمہؓ نے ظاہر کر دیا ۱۲ محشی

عہ آپ کے صبر و شکر اور دیگر کمالات کا بیان احقر نے مناقب فاطمیہ میں نہایت مفصل لکھا ہے ۱۲ محشی

کی بات کرتیں افسوس ہے کہ بعضے کم سمجھ آدمی اس کو عیب سمجھتے ہیں بھلا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی بات کو عیب اور بے غیرتی سمجھا تو ایمان کہاں رہا یہ کیسے مسلمان ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو عیب اور کافروں کے طریقے کو عزت کی بات سمجھیں کیونکہ یہ طریقہ بیوہ عورت کو بٹھلائے رکھنے کا خاص ہندوستان کے کافروں کا ہے اور کبھی سنو تم سے پہلے دنیا کی بیواؤں میں اور اب کی بیواؤں میں بڑا فرق ہے ان کمبختی ماریوں میں جہالت تو تھی مگر اپنی آبرو کی بڑی حفاظت کرتی تھیں اپنے نفس کو مار دیتی تھیں ان سے کوئی بات اونچ نیچ کی نہیں ہونے پاتی تھی اور اب تو بیواؤں کو سہاگنوں سے زیادہ بناؤ سنگار کا حوصلہ ہوتا ہے اس لئے بہت جگہ ایسی نازک باتیں ہونے لگی ہیں جو کہنے کے لائق نہیں اب تو بالکل بیوہ کے بٹھلانے کا زمانہ نہیں رہا کیونکہ نہ عورتوں میں پہلی سی شرم و حیا رہی اور نہ مردوں کو پہلی سی غیرت اور نہ بیواؤں کے رنڈاپا کاٹنے اور ہر طرح سے ان کے کھانے کپڑے کی خبر لینے کا خیال رہا، اب تو بھول کر بھی بیوہ کو بٹھلانا نہ چاہئے اللہ تعالیٰ سمجھ اور توفیق دیں پہلی امتوں کی بیبیوں کے بعد یہاں تک حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کل پندرہ بیبیوں کا ذکر ہوا آگے اور ایسی بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرتؐ کے وقت میں تھیں ان میں بعضوں کو حضرت سے خاص خاص تعلق بھی ہے

حضرت حلیمہ سعدیہ[1] رضؓ کا ذکر

ان بی بی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف شہر پر جہاد کیا ہے اس زمانہ میں یہ بی بی اپنے شوہر اور بیٹے کو لے کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تھیں آپ نے بہت تعظیم کی اور اپنی چادر بچھا کر اس پر ان کو بٹھلا دیا اور وہ سب مسلمان ہوئے فائدہ دیکھو باوجودیکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا بڑا علاقہ تھا۔ مگر یہ جان گئیں

[1] از عجائب القصص ۱۲

[1] سعدیہ ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ بنی سعد بن بکر کی تھیں عرب کا دستور تھا کہ گاؤں کی عورتوں سے بچوں کو دودھ پلوایا کرتے تھے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ جو بچہ شہر میں پرورش پاتا ہے وہ کند ذہن اور سست تارہ ہوتا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دودھ پلانے کے لئے دیے گئے تھے ان کے خاوند کا نام الکبشہ تھا اس لئے کفار جب کبھی اپنی شرارت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق بناتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ ابو کبشہ کا بیٹا اور آسمان کی باتیں بتلا دے اور برکات نازل ہونے کے لئے بھی یہی گھر رہ گیا تھا معاذ اللہ مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ خدا خوب جانتا ہے جہاں رسالت رکھی جائے۔ ۱۲

کہ بدون دین ایمان کے فقط اِس علاقہ سے بخشش ہرگز نہ ہوگی۔ اس لئے اگر دین قبول کیا بیٹیو تم اس بھروسے مت رہنا۔ کہ ہم فلانے پیر کی اولاد میں ہیں۔ یا ہمارا فلانا بیٹا پوتا عالم حافظ ہے۔ یہ لوگ ہم کو بخشوالیں گے۔ یاد رکھو۔ اگر تمھارے پاس خود بھی دین ہے تو یہ لوگ بھی کچھ اللہ میاں سے تمھارے واسطے کہہ سُن سکتے ہیں نہیں تو ایسے علاقے کچھ بھی کام نہ آویں گے۔

حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ان کے پاس ملنے جایا کرتے ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے انھوں نے ایک پیالے میں کوئی پینے کی چیز دی خدا جانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت جی نہ چاہتا تھا یا آپ کا روزہ تھا آپ نے عذر کر دیا چونکہ پالنے رکھنے کا اُن کو ناز تھا، باندھکر کھڑی ہوگئیں اور بے جھجک کہہ رہی تھیں پینا پڑے گا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں بھی فرمایا کرتے کہ میری حقیقی ماں کے بعد اُم ایمن میری ماں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کبھی کبھی ان کی زیارت کو جایا کرتے ان کو دیکھکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرکے رونے لگتیں وہ دونوں صاحب بھی رونے لگتے۔

فائدہ دیکھو کیسی بزرگی کی بات ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِن کے پاس جاویں ایسے بڑے بڑے صحابہؓ ان کی مدارات کریں یہ بزرگی اس وجہ سے تھی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور دین میں کامل تھیں بیٹیو اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت یہی ہے کہ حضرت کے دین کی خدمت کرو اور وں کو نیک باتیں بتلاؤ عورتوں کو دین سکھلاؤ اپنی اولاد کو نیکی کی تعلیم دو اور خود بھی دین میں مضبوط رہو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی کا حصّہ مل جاوے گا اور زیارت سے یوں مت سمجھ جائیو کہ یہ سب زیارت کرنے والوں کے سامنے بے پردہ ہوجاتی

ع از مسلم و نووی وغیرہ ۱۲

۱۵ اس فرمانے کی وجہ تھی وہ یہ کہ بچپن کے زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ ماجدہ قبیلہ بنی عدی سے ملنے مدینہ تشریف لے گئیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار کی ننھال تھی جب وہاں سے واپس تشریف لا رہی تھیں تو مقام ربواء میں مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک گاؤں ہے والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا تو ان ہی اُم ایمن نے آپ کو گود لے لیا تھا پس حلیمہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی دودھ پلائی ہیں اور ام ایمن دائی کھلائی۔

۱۲

ہو جاتی ہوں گی۔ کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا اور پاس بیٹھنا اگرچہ درمیان میں پردہ بھی ہو اور اچھی اچھی باتیں کہنا سننا لبس یہی زیارت ہے +

حضرت ام سلیم رضؓ کا ذکر

یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں اور ایک صحابی ہیں ابو طلحہ ان کی یہ بیوی ہیں اور ایک صحابی ہیں حضرت انس جو ہمارے حضرتؐ کے خاص خدمت گزار ہیں ان کی یہ ماں ہیں اور ایک طرح سے ہمارے حضرتؐ کی خالہ ہیں اور ان کے ایک بھائی تھے صحابی رضؓ وہ ایک لڑائی میں حضرتؐ کی رفاقت میں شہید ہو گئے تھے ان سب باتوں کے سبب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بہت خاطر کرتے تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے اور حضرتؐ نے ان کو جنت میں بھی دیکھا تھا اور ان کا ایک عجیب قصہ آیا ہے کہ ان کا ایک بچہ تھا وہ بیمار ہو گیا اور ایک دن مر گیا رات کا وقت تھا اب ان کا صبر دیکھو یہ خیال کیا کہ اگر خاوند کو خبر کر دوں گی ساری رات بیچین ہوں گے کھانا وانا نہ کھاویں گے بس چپ ہو کر بیٹھ رہیں اے خاوند اور پوچھا بچہ کیسا ہے کہنے لگیں آرام ہے اور جھوٹ بھی نہیں کہا مسلمان کے واسطے اس سے بڑھکر کیا آرام ہوگا کہ اپنے اصلی ٹھکانے چلا جاوے وہ سمجھے نہیں غرض ان کے سامنے کھانا لا کر رکھا انھوں نے کھانا کھایا پھر اُن کو ان کی طرف خواہش ہوئی، خدا کی بندی نے اُس سے بھی عذر نہیں کیا جب ساری باتوں سے فراغت ہو چکی تو خاوند سے پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی کسی کو مانگی چیز دے اور پھر اپنی چیز مانگنے لگے تو انکار کرنے کا کچھ حق حاصل ہے انھوں نے کہا نہیں کہنے لگیں تو پھر بچے کو صبر کرو وہ بڑے خفا ہوئے کہ مجکو جب ہی کیوں نہ خبر کی انھوں نے یہ سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر بیان کیا آپ نے ان کے لئے دُعا کی خُدا کی قُدرت اُسی رات حمل رہ گیا

عہ از کتب حدیث و شروح آں ۱۲

عہ۔ یعنی یہ بیوی حضورؐ کی صحبت یافتہ ہیں ۱۲ محشی۔

لہ یہ لحاں کی بیٹی ام سلیم ہیں ام سلیم ان کی کنیت ہے اور نام میں عالموں کا اختلاف ہے ۱۲۔ اکمال صفحہ ۱۵

سہ بعض نے کہا ان کا نام ملیکہ تھا اور بعض نے غمیصہ اور بعض نے امیصاء بتلایا ہے زمانہ شرک میں ان کے شوہر مالک بن نضر تھے جن کے نطفہ سے حضرت انس بن مالک پیدا ہوئے جب وہ کسی جہاد میں مسلمانوں کے ہاتھ سے مقتول ہو گئے تو انھوں نے اسلام کو قبول کر لیا اور حضرت ابو طلحہ نے جو اس وقت مشرک تھے ان سے نکاح کا پیام دیا انھوں نے مشرک ہونے کی وجہ سے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں ایسا کر سکتی ہوں، چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ میں تم سے اس سبب سے نکاح کرتی ہوں کہ تم نے اسلام کو قبول کر لیا اور مہر جی تم سے کچھ نہیں لوں گی صرف تمہارا مسلمان ہو جانا ہی میرا مہر ہے حدیث میں ان سے بہت روایات ہیں ۱۲ اکمال صفحہ ۱۵

اور بچہ پیدا ہوا عبداللہ اس کا نام رکھا گیا اور یہ عبداللہ عالم ہوئے اور ان کی اولاد میں بڑے بڑے عالم ہوئے **فائدہ** بیبیو صبر ان سے سیکھو اور خاوند کو آرام پہونچانے کا سبق ان سے لو اور یہ جو مانگی ہوئی چیز کی مثال دی کیسی اچھی اور سچی بات ہے اگر آدمی اتنی بات سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے دیکھو اس صبر کی برکت کہ اللہ میاں نے اس بچے کا عوض کتنی جلدی دے دیا اور کیسا برکت کا عوض دیا جس کی نسل میں عالم فاضل ہوئے۔

حضرت اُمّ حرام کا ذکر

یہ بھی صحابیہ ہیں اور حضرت ام سلیمؓ جن کا ذکر ابھی گزرا ہے ان کی بہن ہیں یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی طرح کی خالہ[1] ہیں ان کے یہاں بھی حضرتؐ تشریف لے جایا کرتے تھے ایک بار آپ نے ان کے گھر کھانا کھایا پھر نیند آگئی سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے انھوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت خواب میں اپنی اُمت کے لوگوں کو دیکھا کہ جہاد کے لئے جہاز میں سوار ہوئے جا رہے ہیں اور سامان لباس میں امیر اور بادشاہ معلوم ہوتے ہیں اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے خدائے تعالیٰ مجکو بھی ان میں سے کردے آپ نے دعا فرما دی پھر آپ کو نیند آگئی تو اسی طرح پھر ہنستے ہوئے اُٹھے اور اسی طرح کا خواب پھر بیان کیا اس خواب میں اسی طرح کے اور آدمی نظر آئے تھے اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دُعا کر دیجئے اللہ تعالیٰ مجکو ان میں سے کردے آپ نے فرمایا کہ تم پہلوں میں سے ہو چنانچہ اُن کے شوہر جن کا نام عبادہ تھا۔ دریا کے سفر کے جہاد میں گئے یہ بھی ساتھ گئیں جب دریا سے اُتری ہیں یہ کسی جانور پر سوار ہونے لگیں اُس نے شوخی کی یہ گر گئیں اور جان بحق ہوئیں **فائدہ** حضرتؐ کی دعا قبول ہو گئی کیونکہ جب تک گھر لوٹ کر نہ آوے وہ سفر جہاد ہی کا رہتا ہے اور جہاد کے سفر میں چاہے کسی طرح

[1] یہ ام سلیم رضی اللہ عنہ کی کہ جن کا تذکرہ ابھی سے پہلے گزرا بہن ہیں قبیلہ بنی نجار کے خالد کے بیٹے ملحان کی بیٹی ہیں انھوں نے خود اسلام کو قبول کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کو ان کے گھر جایا کرتے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں مقام قبرص میں دفن ہیں ابن عبدالبر کا قول ہے کہ کنیت کے سوا ان کا صحیح نام مجھے معلوم نہ ہوا ۱۲ اکمال ص۸

[1] از مسلم شرح دآں ۱۲

مرجاوے اُس میں شہید ہی کا ثواب ملتا ہے دیکھو کیسی دیندار تھیں کہ ثواب حاصل کرنے کے شوق میں جان کی بھی محبت نہیں کی خود دُعا کرائی کہ مجکو یہ دولت ملے بیبیو تم بھی اس کا خیال رکھو اور دین کا کام کرنے میں اگر تھوڑی بہت تکلیف ہوا کرے اس سے گھبرایا مت کرو آخر ثواب بھی تو تم ہی لوگی ۔

حضرت اُم عبدؓ کا ذکر

ایک صحابی ہیں بہت بڑے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ یہ بی بی اُن کی ماں ہیں اور خود بھی صحابیہ ہیں ان کو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کاموں میں ایسا دخل تھا کہ دیکھنے والے یوں سمجھتے تھے کہ یہ بھی گھر والوں میں ہی ہیں **فائدہ** اس قدر خصوصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گھر میں یہ فقط دین کی بدولت تھی بیبیو اگر دین کو سنوارو گی تو تمکو بھی قیامت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی نصیب ہوگی ۔

حضرت ابوذرؓ غفاری کی والدہ کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر مشہور ہوئی اور کافروں نے جھٹلایا تو یہ بزرگ اپنے وطن سے مکہ میں اس بات کی تحقیق کرنے کو آئے تھے یہاں کا حال دیکھ بھال کر مسلمان ہوگئے جب یہ لوٹ کر اپنے گھر گئے ان کی ماں نے سارا قصہ سنا کہنے لگیں مجکو تمہارے دین سے کوئی انکار نہیں میں بھی مسلمان ہوتی ہوں **فائدہ** دیکھو طبیعت کی پاکی یہ ہے کہ جب سچی بات معلوم ہوگئی اُس کے ماننے میں باپ دادا کے طریقے کا خیال نہیں کیا بیبیو تم بھی جب شرع کی بات معلوم ہوجایا کرے اُس کے مقابلہ میں خاندانی رسموں کا نام مت لیا کرو بس خوشی خوشی دین کی بات مان لیا کرو اور اسی کا برتاؤ کیا کرو۔

لہ ابوذر تو کنیت ہے مگر نام ان کا جندب بن جنادہ ہے بڑے زاہد اور بلند مرتبہ صحابہ میں سے ہیں پرانے مسلمانوں میں سے ہیں کہتے ہیں کہ ان سے پہلے صرف چار ہی شخص مسلمان ہوئے تھے یہ پانچویں ہیں جس وقت مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو یہ جنگ خندق کے بعد کا زمانہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔۔۔ سے پہلے بھی یہ حضرت عبادت خدا کی کیا کرتے تھے ایسے بزرگ کی ماں کیسی خوش قسمت ماں ہے اللہ اللہ ان پر ہم کو بھی غبطہ کرنا چاہیئے ۱۲

حضرت ابوہریرہؓ کی ماں کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں اپنی ماں کو دین قبول کرنے کے واسطے سمجھایا کرتے ایک دفعہ ماں نے دین ایمان کو کوئی ایسی بات کہہ دی کہ ان کو بڑا صدمہ ہوا یہ روتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرتؐ میری ماں کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اس کو ہدایت کرے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کر یہ خوش خوش گھر پہنچے تو دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آرہی تھی جیسے کوئی نہاتا ہو ان کے آنے کی آہٹ سن کر ماں نے پکار کر کہا کہ وہاں ہی رہو نہا دھو کر کواڑ کھولے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ان کا مارے خوشی کے یہ حال ہوگیا کہ بے اختیار رونا شروع کیا اور اسی حال میں جاکر سارا قصہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا انھوں نے کہا یارسول اللہ اللہ میاں سے دعا کر دیجئے کہ مسلمانوں سے ہم ماں بیٹوں کو محبت ہو جاوے اور مسلمانوں کو ہم دونوں سے محبت ہو جاوے آپ نے دعا فرمادی **فائدہ** دیکھو نیک اولاد سے کتنا بڑا فائدہ ہے بیبیو اپنے بچوں کو بھی دین کا علم سکھلاؤ اُن سے تمہارا دین بھی سنورے گا۔

حضرت اسماء بنت عمیسؓ[1] کا ذکر

یہ بی بی صحابیہ ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو بہت ستایا اُس وقت بہت سے مسلمان ملک حبشہ کو چلے گئے تھے اُن میں یہ بھی تھیں پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو وہ سب مسلمان مدینہ آگئے تھے ان میں یہ بھی آئی تھیں آپ نے اُن کو خوش خبری دی تھی کہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں تمکو بہت ثواب ہوگا۔ **فائدہ** دیکھو دین کے واسطے کس طرح گھر سے بے گھر ہوئیں تب تو ثواب لوٹے بیبیو اگر دین کے واسطے کچھ محنت

[1] انھوں نے اپنے شوہر جعفرؓ بن ابی طالب کے ہمراہ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں ان کے بطن سے محمد اور عبداللہ اور عون پیدا ہوئے اس کے بعد انھوں نے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی اور جب ان کے شوہر حضرت جعفر کا انتقال ہوگیا تو ان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اس نکاح کے بعد ان سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا ان سے یحییٰ پیدا ہوئے ۱۲ از اکمال ص۳

اُٹھانا پڑے اُکتا ئو مت۔

حضرت حذیفہ کی والدہ کا ذکر

حضرت حذیفہ صحابی ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ایک بار مجھ سے پوچھا تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے ہوئے کتنے دن ہوئے میں نے بتلایا اتنے دن ہوئے مجکو بُرا بھلا کہا میں نے کہا اب جاؤں گا اور مغرب آپ ہی کے ساتھ پڑھوں گا اور آپ سے عرض کروں گا کہ میرے لئے اور تمھارے لئے بخشش کی دعا کریں چنانچہ میں گیا اور مغرب پڑھی عشا پڑھی جب عشا پڑھکر آپ چلے میں ساتھ ہولیا میری آواز سُن کر فرمایا حذیفہ ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا کیا کام ہے اللہ تمھاری اور تمھاری ماں کی بخشش کریں۔

فائدہ دیکھو کیسی اچھی بی بی تھیں اپنی اولاد کے لئے اِن باتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے یا نہیں۔ بیبیو تم بھی اپنی اولاد کو تاکید رکھا کرو بزرگوں کے پاس جاکر بیٹھا کریں اُن سے دین کی باتیں سیکھا کریں اچھی صحبت کی برکت حاصل کیا کریں

حضرت فاطمہ بنت خطاب رضؓ کا ذکر

یہ حضرت عمرؓ کی بہن ہیں حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہو چکی ہیں ان کے خاوند بھی سعید بن زید مسلمان ہو چکے تھے حضرت عمرؓ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے یہ دونوں حضرت عمرؓ کے ڈر کے مارے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے ایک دفعہ ان کے قرآن پڑھنے کی آواز حضرت عمرؓ نے سُن لی اور ان دونوں کے ساتھ بڑی سختی کی لیکن بہنوئی تو بھلا مرد تھے ہمت ان بی بی کی دیکھو کہ صاف کہا کہ بیشک ہم مسلمان ہیں اور قرآن پڑھ رہے تھے چاہے مارو چاہے چھوڑو حضرت عمرؓ نے کہا مجکو بھی قرآن دکھلاؤ بس قرآن کا دیکھنا تھا اور اُس کا

[1] از ترمذی شریف

[2] یعنی اس بات پر کہ اتنے دنوں سے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہیں گئے۔

سنتا تھا فوراً ایمان کا نور اُن کے دل میں داخل ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت[1] میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے **فائدہ** بیبیو تم کو دین اور شرع کی باتوں میں ایسی ہی مضبوطی چاہیئے یہ نہیں کہ ذرا سے روپیہ کے واسطے شرع کے خلاف کر لیا برادری کنبے کے خیال سے شرع کے خلاف رسمیں کر لیں اور جو بات بھی شرع کے خلاف ہو کسی طرح اس کے پاس مت جاؤ۔

ایک[عہ] انصاری عورت کا ذکر

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُحد کی لڑائی میں ایک انصاری بی بی کا خاوند اور باپ بھائی سب شہید ہو گئے جب اس نے سُنا تو اول پوچھا کہ یہ بتلاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں لوگوں نے کہا خیریت سے ہیں۔ کہنے لگی جب آپ صحیح سالم ہیں پھر کسی کا غم نہیں **فائدہ** سبحان اللہ حضرت کے ساتھ کیسی محبت تھی بیبیو اگر تم کو حضرتؐ کے ساتھ محبت کرنی منظور ہے تو آپ کی شرع کی پوری پوری پیروی کرو۔ اس سے محبت ہو جائے گی اور محبت کی وجہ سے بہشت میں حضرتؐ کے پاس درجہ ملے گا[2]

حضرت اُم فضل[عہ] لبابہ بنت حارث کا ذکر

یہ ہمارے حضرت پیغمبرؐ کی چچی ہیں اور حضرت عباسؓ کی بی بی اور عبداللہ بن عباس کی ماں ہیں قرآن میں جو آیا ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہنے سے خدا کی عبادت نہ کر سکے اُس کو چاہیئے کہ اُس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور جا بسے اگر ایسا نہ کرے گا تو اس کو بہت گناہ ہوگا البتہ بچے اور عورتیں جن کو

---

۷ عہ۔ از کتب سیر ۱۲

عہ از صحاح تا آخر صحابیات ۱۲

[1] اس زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارقم ابن ابی الارقم کے مکان میں رہتے تھے جہاں سب مسلمان بھی جمع ہوا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا حضرت عمر کے بارہ میں پوری ہوئی آپ کی دعا یہ تھی کہ اللھم اعز الاسلام بعمر یعنی اے خدا عمرؓ کو مسلمان بنا کر اسلام کو غلبہ دے یہ روایت بخاری شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول اور مروی ہے ۱۲ محشی غفرلہ

[2] کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ المرء مع من احب یعنی آدمی اپنے دوست کے ہمراہ ہوگا اور ایک حدیث میں ہے کہ المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا لہذا اس دیکھنا چاہیئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دو بندے اللہ واسطے کی محبت رکھتے ہوں تو ان کو خدا تعالیٰ قیامت کے دن اکٹھا کر دے گا اگرچہ دنیا میں ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو اور فرمائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس سے تجھکو خالص ہماری وجہ سے محبت تھی ۱۲ مشکوٰۃ شریف

[3] حضرت عباسؓ کے اکثر بچے انھیں سے پیدا ہوئے ہیں یہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں ۱۲ کمال صہ ۹۶

دوسری جگہ کا نہ رستہ معلوم نہ اتنی دلیری اور ہمت وہ معاف ہیں تو حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ ان ہی کم ہمتوں میں میں اور میری ماں تھیں وہ عورت تھیں اور میں بچہ تھا **فائدہ** دیکھو یہ اُن کی نیت کی خوبی کہ دل سے کافروں میں رہنا پسند نہ تھا لیکن لاچار تھیں اس واسطے اللہ میاں کی ان پر رحمت ہوگئی کہ گناہ سے بچا لیا۔ بیبیو تم بھی دل سے ہمیشہ دین کے موافق عمل کرنے کی نیت رکھا کرو پھر تمھاری لاچاری کے معاف ہونے کی اُمید ہے۔ اور جو دل ہی سے دین کی بات کا ارادہ نہ کیا تو پھر گناہ سے نہیں بچ سکتیں

حضرت[1] اُم سُلَیط کا ذکر

ایک دفعہ حضرت عمرؓ مدینہ کی بیبیوں کو کچھ چادریں تقسیم کر رہے تھے ایک چادر رہ گئی آپ نے لوگوں سے صلاح پوچھی کہ بتلاؤ کس کو دوں لوگوں نے کہا کہ حضرت علیؓ کی بیٹی اُم کلثوم جو آپ کے نکاح میں ہیں ان کو دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اُم سلیط کا حق ہے یہ بی بی انصار میں کی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اُحد کی لڑائی میں ان کا یہ حال تھا کہ پانی کی مشکیں ڈھوتی پھرتی تھیں مسلمانوں کے پینے کھانے کے واسطے اسی طرح ایک بی بی تھیں خولہ وہ تو لڑائی میں تلوار لے کر لڑتی تھیں۔ **فائدہ** دیکھو خدا کے کام میں کیسی ہمت کی تھیں جب ہی تو حضرت عمرؓ نے اتنی قدر کی اب کم ہمتوں کا یہ حال ہے کہ نماز بھی پانچ وقت کی ٹھیک نہیں پڑھی جاتی۔

[1] سلیط کی سین پر پیش اور لام پر زبر ہے ۱۲

[2] یعنی صدقہ میں آئی ہوئی چادریں ۱۲

حضرت ہالہ بنت خویلد کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہؓ کی بہن ہیں یہ ایک بار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دروازے سے باہر کھڑے ہو کر آنے کی

اجازت چاہی چونکہ آواز اپنی بہن کی سی تھی اس واسطے آپ حضرت خدیجہ[1] کا خیال کرکے چونک سے گئے اور فرمانے لگے اے اللہ یہ ہالہ ہو **فائدہ** اس دعا سے معلوم ہوا کہ آپ کو ان سے محبت تھی یوں تو سالی کا رشتہ بھی ہے مگر بڑی وجہ آپ کی محبت کی صرف دینداری ہے۔ بیبیو دین دار بن جاؤ تم کو بھی اللہ اور رسول چاہنے لگیں ❁

حضرت ہند[2] بنت عتبہ کا ذکر

حضرت معاویہؓ جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں یہ ان کی ماں ہیں انھوں نے ایک بار ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مسلمان ہونے سے پہلے میرا یہ حال تھا کہ آپ سے زیادہ کسی کی ذلت نہ چاہتی تھی اور اب یہ حال ہے کہ آپ سے زیادہ کسی کی عزت نہیں چاہتی آپ نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے **فائدہ** اس سے ایک تو ان کا سچا ہونا معلوم ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو محبت تھی اور حضرتؐ کو ان کے ساتھ محبت تھی۔ بیبیو تم بھی سچ بولا کرو حضرت سے محبت رکھو اور ایسے کام کرو کہ حضرتؐ کو تم سے محبت ہو جاوے۔

حضرت اُم خالد کا ذکر

جب لوگ حبشہ کو ہجرت کرکے گئے تھے اُن میں یہ بھی تھیں اُس زمانہ میں بچی تھیں وہاں سے لوٹ کر جب مدینہ کو آئیں تو اُن کے باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ بھی ساتھ آئیں ایک زرد کرتہ پہنے ہوئے تھیں آپ نے پاس ایک چھوٹی سی چادر بوٹے دار رکھی تھی آپ نے اُن کو اوڑھا دی اور فرمایا بڑی اچھی ہے بڑی اچھی ہے۔ پھر یہ دعا کی کہ گھس گھس پرانی ہو اس دعا کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تمھاری بڑی عمر ہو لوگوں کا بیان ہے کہ جتنی عمر ان کی ہوئی ہم نے کسی

[1] اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے کس قدر محبت اور انسیت تھی اور محبت کی اصلی وجہ ظاہر ہے یعنی ان کا عاشق خدا و رسول ہونا اس عشق کی کامل دلیل یہ ہے کہ سب مردوں اور عورتوں سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں اور حضرت خدیجہ کا سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق نبی ہونے کی پختہ دلیل ہے اس واسطے کہ وہ آپ کے ہر طرح کے حالات سے واقف تھیں اگر خدانخواستہ آپ کا دعوی رسالت کا بناوٹی ہوتا تو وہ ہرگز ایمان نہ لاتیں اور ان سے یہ بناوٹ چھپی نہ رہتی۔

[2] یہ ابوسفیان کی بیوی ہیں پہلے ان کے شوہر ایمان لائے ان کے بعد فتح مکہ کے دن یہ مسلمان ہوئیں لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو اسی سابق نکاح پر باقی رکھا بہت بولنے والی اور عقلمند عورت تھیں جب عورتوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو حضور نے فرمایا کہ اے عورتو تم کو اس کا اقرار کرنا چاہیئے کہ نہ شرک کریں گے نہ چوری تو یہ فوراً بول پڑیں کہ حضور میرا شوہر ابوسفیان کنجوس آدمی ہے یعنی خرچ کم دیتا ہے ارشاد فرمایا کہ تو اس قدر مال لے سکتی ہے جو تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو ۱۲۔

عورت کی نہیں سُنی لوگوں میں چرچا ہوا کرتا تھا کہ فلانی بی بی کی اتنی زیادہ عمر ہے یہ بچی تو تھیں ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے کھیلنے لگیں باپ نے ڈانٹا آپ نے فرمایا رہنے دو کیا ڈر ہے **فائدہ** بڑی خوش قسمت تھیں بیبیو دین کی چادر یہی بنی کی چادر ہے جیسا کہ قرآن میں پرہیزگاری کو لباس فرمایا ہے اگر اس دولت کو لینا چاہتی ہو دین اور پرہیزگاری اختیار کرو۔

حضرت صفیہؓ[1] کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے آپ نے یہ فرمایا کہ مجکو صفیہ کے صدمہ کا خیال ہے ورنہ حمزہؓ کو دفن نہ کرتا درندے کھا جاتے اور قیامت میں درندوں کے پیٹ میں سے ان کا حشر ہوتا۔ **فائدہ**[2] اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو ان کا بہت خیال تھا کہ اپنے ارادے کو ان کی خاطر سے چھوڑ دیا بیبیو یہ خیال ان کی دینداری کی وجہ سے تھا تم بھی دیندار ہو تاکہ تم بھی اس لائق ہو جاؤ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھی راضی رہیں۔

حضرت ابوالہیثم کی بی بی کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے حال پر ایسی مہربانی تھی کہ ایک بار آپ پر فاقہ تھا جب بھوک کی بہت شدت ہوئی آپ ان کے گھر بے تکلف تشریف لے گئے میاں[1] تو گھر تھے نہیں میٹھا پانی لینے گئے تھے ان بی بی نے آپ کی بہت خاطر کی پھر میاں بھی آگئے تھے وہ اور بھی زیادہ خوش ہوئے اور سامان دعوت کیا **فائدہ** اگر ان بی بی کے اخلاص پر آپ کو اطمینان نہ ہوتا تو جیسے میاں گھر نہ تھے آپ لوٹ آتے معلوم ہوا کہ آپ جانتے

[1] یعنی عبدالمطلب کی بیٹی زمانہ جاہلیت میں یہ حارث بن حرب کے نکاح میں تھیں جب حرب کے بیٹے حارث کا انتقال ہو چکا تو انھوں نے عوام بن خویلد سے نکاح کر لیا حضرت زبیر بن عوام ان ہی سے پیدا ہوئے ہیں بہت دن زندہ رہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں جب ۲۰ھ تھا بعمر تہتر سال انتقال فرمایا اور گورستان بقیع میں دفن ہوئیں ۱۲ اکمال صفحہ ۱۰

[2] اس سے یہ نکلا کہ بھوک کے وقت اپنے دوستوں کے گھر چلا جانا کہ اگر ان کے پاس کچھ کھانے کو ہوگا تو کھائیں گے کچھ حرج نہیں ۱۲

تھے کہ یہ بھی خوب خوش ہیں کسی کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب خوش ہونا اور پیغمبر کا کسی کو اچھا سمجھنا یہ تھوڑی بزرگی نہیں ہے۔ بیبیو حضرت اس وقت مہمان تھے تم بھی مہمانوں کے آنے سے خوش ہوا کرو تنگ دل مت ہوا کرو۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت عائشہ رضؓ کی بہن ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ کو چلے ہیں جس تھیلی میں ناشتہ تھا اس کے باندھنے کو کوئی چیز نہ ملی انھوں نے فوراً اپنا کمر بند بیچ سے چیر ڈالا ایک ٹکڑا کمر بند رکھا دوسرے ٹکڑے سے ناشتہ باندھ دیا[1] **فائدہ** ایسی محبت بڑی دیندار کو ہوتی ہے کہ اپنے ایسے کام کی چیز آپ کے آرام کے لئے ناقص کر دی بیبیو دین کی محبت ایسی ہی چاہیئے کہ اس کے سنوارنے میں اگر دنیا بگڑ جائے کچھ پروا نکرو۔

حضرت اُم رومان کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساس اور حضرت عائشہ رضؓ کی ماں ہیں حضرت عائشہ رضؓ پر ایک منافق نے توبہ توبہ تہمت لگائی تھی جس میں بعضے بھولے سیدھے مسلمان بھی شامل ہو گئے تھے اور حضرت بھی ان سے کچھ چپ چپ ہو گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضؓ کی پاکی قرآن میں اتاری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھکر گھر میں سنائیں اس وقت حضرت ام رومان نے حضرت عائشہ رضؓ کو کہا اٹھو اور حضرت کی شکرگزاری کرو اور اس سے پہلے بھی حالانکہ ان کو اپنی بیٹی کا بڑا صدمہ تھا مگر کیا ممکن ہے کہ کوئی ذرا سی بات بھی ایسی کہی ہو جس سے حضرت کی شکایت ٹپکتی ہو **فائدہ** عورتوں سے ایسا تحمل اور ضبط بہت تعجب کی بات ہے ورنہ ایسے وقت میں کچھ نہ کچھ منہ سے نکل ہی جاتا ہے مثلاً یہی کہدیتیں

[1] اسی وجہ سے ان کو حضورؐ نے ذات النطاقین فرمایا یعنی کمر بند کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے حضرت عبداللہ بن زبیر کی ماں یہ ہی ہیں مکہ معظمہ ہی میں مسلمان ہو چکی تھیں بقول بعض ان کے مسلمان ہونے سے پہلے سترہ آدمی مسلمان ہو چکے تھے حضرت عائشہ رضؓ کی سگی بہن نہیں ہیں مگر حضرت عائشہ رضؓ سے عمر میں بڑی ہیں اور دس سال کا فرق ہے جب ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے تو ان سے بیس دن کے بعد ان کا انتقال ہوا انتقال کے وقت ان کی عمر پورے سو برس کی تھی اس وقت ہجری سن تھا ۱۲ اکمال صفحہ ۳

کہ افسوس میری بیٹی سے بے وجہ کھنچ گئے خاص کر جب پاکی ثابت ہوگئی اس وقت تو ضرور کچھ نہ کچھ غصہ اور رنج ہوتا کہ لو ایسی پاک پر شبہ تھا رنج و تکرار کے وقت بیٹی کو بڑھاوے مت دیا کرو اس کی طرف ہو کر سسرال والوں سے مت لڑا کرو اس قصے میں ایک اور بی بی کا ذکر کیا ہے جن کے بیٹے ان ہی تہمت لگانے والوں میں بھولے پن سے شامل ہو گئے تھے ان بی بی نے ایک موقع پر اپنے بیٹے ہی کو کوسا اور حضرت عائشہ رض کی طرفدار رہیں یہ بی بی ام مسطح کہلاتی ہیں دیکھو حق پرستی یہی ہوتی ہے کہ بیٹے کی بات کی بے جا نہیں کی بلکہ سچی بات کی طرف رہیں اور بیٹے کو برا کہا۔

حضرت اُم عطیہؓ[1] کا ذکر

یہ بی بی صحابیہ ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں اور وہاں بیماروں زخمیوں کا علاج اور مرہم پٹی کرتی تھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ جب کبھی آپ کا نام لیتیں تو یوں بھی ضرور کہتیں کہ میرا باپ آپ پر قربان **فائدہ** بیبیو دین کے کاموں میں محنت کرو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی ہی محبت رکھو۔

حضرت بریرہؓ کا ذکر

یہ ایک شخص کی لونڈی تھیں پھر ان کو حضرت عائشہ رض نے خرید کر آزاد کر دیا یہ اُن ہی کے گھر رہتیں اور حضرت عائشہ اور ہمارے حضرت کی خدمت کیا کرتیں ایک بار[2] اُن کے واسطے کہیں سے گوشت آیا تھا ہمارے حضرت نے خود مانگ کر نوش فرمایا تھا **فائدہ** حضرت کی خدمت کرنا کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اور ان کی محبت پر حضرت کو پورا بھروسہ تھا جب ہی ان کی چیز کھا لی اور یہ سمجھے کہ یہ خوش ہوں گی بیبیو حضرت کی خدمت یہی ہے کہ دین کی خدمت کرو اور یہی محبت ہے حضرت کے ساتھ۔

[1] ان کا نام نسیبہ اور کنیت ام عطیہ کعب کی بیٹی ہیں اور بقول بعض حارث کی قبیلہ انصار سے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیعت ہوئی تھیں صحابی عورتوں میں ان کا رتبہ بڑا ہے ۱۲

[2] ان کے واقعات سے کئی مسئلے عالموں نے نکالے ہیں چنانچہ اس گوشت کے واقعہ سے یہ نکالا ہے کہ اگر کسی مسکین کو صدقہ خیرات میں کہیں سے کچھ ملے اور وہ کسی ایسے آدمی کو اس صدقہ کی چیز ہدیہ میں دے دے کہ جسے صدقہ کا مال کھانا درست نہیں تو وہ اس ہدیہ کو کھا سکتا ہے ملک بدلنے سے شی کا حکم بدل گیا ۱۲

فاطمہ بنت[1] ابی حبیش اور حمنہ بنت[2] ابی جحش اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی زینب[3] کا ذکر

ان تینوں بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلے پوچھنے کے لئے گھر سے آنا حدیثوں میں آیا ہے اسی واسطے ہم نے تینوں کا نام ساتھ ہی لکھدیا کہ ان کا حال ایک ہی سا ہے۔ پہلی بی بی نے استحاضہ کا مسئلہ[ع] پوچھا دوسری بی بی ہمارے حضرتؐ کی سالی اور حضرت زینب کی بہن ہیں انھوں نے بھی استحاضہ کا مسئلہ پوچھا تھا اور تیسری بی بی نے صدقہ دینے کا مسئلہ پوچھا تھا عبداللہ بن مسعودؓ ایک بہت بڑے صحابی ہیں یہ اُن کی بی بی ہیں **فائدہ** بیبیوں کا شوق ایسا ہوتا ہے تم کو بھی جو مسئلہ معلوم نہ ہوا کرے ضرور پرہیزگار عالموں سے پوچھ لیا کرو اگر کوئی شرم کی بات ہوئی اُن عالموں کی بیوی سے کہہ دیا انھوں نے پوچھ لیا۔ حضرت کی بیبیوں اور بیٹیوں کے بعد یہاں تک ان پچیس عورتوں کے ذکر ہوئے جو حضرت کے زمانہ میں تھیں اور بھی ایسی بہت بیبیوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں مگر ہم نے اتنا ہی لکھا ہے کہ کتاب بڑھ نہ جاوے آگے اُن بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرت کے پیچھے ہوئی ہیں۔

امام حافظ ابن[4] عساکر کی اُستاد بیبیاں

یہ امام حدیث کے بڑے عالم ہیں جن استادوں سے انھوں نے یہ علم حاصل کیا ہے اُن میں اسّی سے زیادہ عورتیں ہیں **فائدہ** افسوس ایک یہ زمانہ ہے کہ عورتیں دین

---

[1] خاندان قریش سے ہیں ان کو استحاضہ کی بیماری تھی ان کے شوہر کا نام حضرت عبداللہ بن جحش ہے ۱۲

[2] حمنہ بنت جحش حضرت زینب بنت جحش زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن ہیں پہلے یہ مصعب بن عمیرؓ کے نکاح میں تھیں اور جب وہ جنگ احد میں قتل ہوگئے تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے نکاح میں آگئیں ۱۲۔

[3] زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن معاویہ کی بیٹی ہیں قبیلہ بنی ثقیف سے حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی ان سے کچھ حدیثیں سیکھی ہیں ۱۲ اکمال صفحہ ۱۲

[4] حافظ سے حدیثوں کا حافظ مراد ہے ایک تعداد مقرر ہے کہ اتنی حدیثوں کے حفظ کرنیوالوں کو حافظ کہتے ہیں ۱۲

ع وہ خون ہے جو عورتوں کو مثل خون حیض کے کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہے ۱۲

کا علم حاصل کر کے شاگردی کے درجے[1] کو بھی نہیں پہنچتیں۔

خفید بن زہر اطبیب کی بہن اور بھانجی

یہ ایک مشہور طبیب ہیں ان کی بہن اور بھانجی حکمت کا علم خوب رکھتی تھیں اور ایک بادشاہ تھا خلیفہ منصور اس کے محلات کا علاج ان ہی کے سپرد تھا۔ **فائدہ** یہ علم تو عورتوں میں سے بالکل جاتا رہا اس علم میں بھی اگر اچھی نیت ہو اور لالچ اور دغا نہ کرے کوئی حرام و دانہ کھلائے دین کے کاموں میں غفلت نہ کرے تو بڑا ثواب ہے اور مخلوق کا فائدہ ہے اب جاہل دائیاں عورتوں کا ستیاناس کرتی ہیں اگر علم ہوتا تو یہ خرابی کیوں ہوتی جن عورتوں کے باپ بھائی میاں حکیم ہیں وہ اگر ہمت کریں تو ان کو اس علم کا حاصل کرنا بہت آسان ہے۔

امام یزید بن ہاروں کی لونڈی

یہ حدیث کے بڑے امام ہیں اخیر عمر میں نگاہ بہت کمزور ہو گئی تھی کتاب نہ دیکھ سکتے تھے ان کی یہ لونڈی ان کی مدد کرتی خود کتابیں دیکھکر حدیثیں یاد کرکے ان کو بتلا دیا کرتی۔ **فائدہ** سبحان اللہ اس زمانے میں لونڈیاں باندیاں عالم ہوتی تھیں اب بیبیاں بھی اکثر جاہل ہیں خدا کے واسطے اس وہبے کو مٹاؤ۔

ابن[2] سماک کوفی کی لونڈی

یہ بزرگ اپنے زمانے کے بڑے عالم ہیں انھوں نے ایک دفعہ اپنی لونڈی سے پوچھا کہ میری تقریر کیسی ہے اس نے کہا تقریر تو اچھی ہے مگر اتنا عیب ہے کہ ایک بات کو بار بار کہتے ہو انھوں نے کہا کہ میں اس لئے بار بار کہتا ہوں کہ کم سمجھ لوگ بھی سمجھ لیں کہنے لگی جب تک کم سمجھ سمجھیں گے سمجھدار گھبرا چکیں گے **فائدہ** کسی عالم کی تقریر میں ایسی گہری بات سمجھنا عالم ہی سے ہو سکتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے

[1] اور عربی کے علم سے تو اس زمانہ میں قریب قریب سب ہی عورتیں محروم ہیں اردو اور قرآن شریف ان کے علم کی انتہا ہے لیکن وہ بھی ایسا ہے کہ عمل کسی خوش قسمت ہی کو نصیب ہوتا ہے وہ علم جو بغیر عمل ہو اُلٹا وبال جان ہے تھوڑا علم ہو مگر عمل زیادہ ہو اس زائد علم سے بہتر ہے جس کے ساتھ عمل تھوڑا ہو ۱۲ منشی غفرلہٗ

[2] ایک دفعہ ان سے کسی نے پوچھا کہ تم نے شادی کیوں نہیں کی کیونکہ یہ ساری عمر بے شادی رہے ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ میں دو شیطانوں کی طاقت نہیں رکھتا ہوں لوگوں نے کہا یہ کیا بات انھوں نے فرمایا کہ ایک شیطان تو میرے ساتھ ہے ہی دوسرا شیطان بیوی کے ساتھ کاہے تو میں دو شیطانوں کے درمیان پھنس جاتا پھر نجات دشوار تھی جب ان کی وفات ہوئی تو ان سے کسی نے دریافت کیا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تمہارا کیا معاملہ گزرا تو انھوں نے جواب دیا کہ بہت خلعت و اکرام سے نوازا مگر جو آبرو ان لوگوں کی دیکھی جنھوں نے اپنے اہل و عیال کی خدمت میں مصائب اور رنج اٹھائے وہ ان لوگوں کی نہ دیکھی جو شادی سے بچے ہے ۱۲ کشکول از تذکرہ ص ۱۹۲

کہ وہ لونڈی عاملہ تھی۔ بیلیو لونڈیوں سے تو کم مت رہو خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو گھر میں کوئی مرد عالم ہو تو ہمت کر کے عربی بھی پڑھ لو پورا مزہ علم کا اسی میں ہے تم کو تو لڑکوں سے زیادہ آسان ہے کیونکہ کمانا دھمانا نہیں اطمینان سے اسی میں لگی رہو رہا سینا پرونا وہ ہفتوں میں سیکھ سکتی ہو ساری عمر کیوں برباد کرتی ہو۔

ابن[ع] جوزی کی پھوپھی

یہ بزرگ بڑے عالم ہیں ان کی پھوپھی ان کو بچپن میں عالموں کے پڑھنے پڑھانے کی جگہ لے جایا کرتیں بچپن ہی سے جو علم کی باتیں کان میں پڑتی رہیں ماشاء اللہ دس برس کی عمر میں ایسے ہو گئے کہ عالموں کی طرح وعظ کہنے لگے **فائدہ** دیکھو اپنی اولاد کے واسطے علم دین سکھلانے کا کتنا بڑا خیال تھا وہ بڑی بوڑھی ہونگی خود نہ گئیں تم اتنا تو کر سکتی ہو کہ جب تک وہ دین کا علم نہ پڑھ لیں انگریزی میں مت پھنسا و بری صحبت سے روکو اس پر تنبیہ کرو مکتب میں مدرسے میں جانے کی تاکید کرو اب تو یہ حال ہے کہ اول تو پڑھانے کا شوق نہیں اور اگر ہے تو انگریزی کا کہ میرا بیٹا تحصیلدار ہو گا ڈپٹی ہو گا چاہے قیامت میں دوزخ میں جاوے اور ماں باپ کو بھی ساتھ لے جاوے یاد رکھو کہ سب سے مقدم دین کا علم ہے یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

امام ربیعۃ الرائے کی والدہ

یہ بھی بڑے عالم ہوئے ہیں امام مالک[ح] اور حسن[ح] بصری جو آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں وہ دونوں ان ہی کے شاگرد ہیں ان کے والد کا نام فروخ تھا بنی امیہ کی بادشاہی کے زمانے میں وہ فوج میں نوکر تھے بادشاہی حکم سے وہ بہت سی لڑائیوں پر بھیجے گئے اس وقت یہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے ان کو ستائیس برس

[ع] وعظ میں ان کو بہت بڑا کمال تھا اور بیس ہزار کافر ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ ۱۲

[ح] ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ تمام اماموں کے امام اور استاذ ہیں امام شافعی رضی اللہ بھی ان کے شاگرد ہیں ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں اور لوگ آپ کے گرد بیٹھے ہیں اور امام مالک کھڑے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مشک کا ڈھیر لگا ہوا ہے اس میں سے مٹھی بھر بھر کے امام مالک کو دیتے ہیں اور امام مالک لوگوں کو تقسیم کرتے ہیں مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اس سے علم مراد لیا ہے اور اتباع سنت ۱۲ آپ کا انتقال مدینہ میں ۱۹۷ھ کو ہوا جبکہ آپ کی عمر چوراسی برس کی تھی ۱۲

[ح] حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا ہے اسی کی برکت سے علم و معرفت میں پایہ بلند پایا ماہ رجب ۱۱۰ھ ہجری وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے فیض پایا ہے ۱۲ اکمال صفحہ

اس سفر میں لگ گئے یہ پیچھے ہی پیدا ہوئے اور پیچھے ہی اتنے بڑے عالم ہوئے چلتے وقت ان کے والد نے اپنی بی بی کو تیس ہزار اشرفیاں دی تھیں اس عالی ہمت بی بی نے سب اشرفیاں ان کے پڑھانے لکھانے میں خرچ کر دیں جب اُن کے باپ ستائیس برس پیچھے لوٹ کر آئے تو بی بی سے اشرفیوں کو پوچھا انھوں نے کہا کہ سب حفاظت سے رکھی ہیں اس عرصہ میں حضرت ربیعہ مسجد میں جاکر حدیث سنانے میں مشغول ہوئے فروخ نے جو یہ تماشا اپنی آنکھ سے دیکھا کہ میرا بیٹا ایک جہاں کا پیشوا ہو رہا ہے مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے جب گھر لوٹ کر آئے بی بی نے پوچھا تبلا دو تیس ہزار اشرفیاں زیادہ اچھی ہیں یا یہ نعمت وہ بولے اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے جب انھوں نے کہا میں نے وہ اشرفیاں اسی نعمت کے حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں انھوں نے نہایت خوش ہو کر کہا کہ خدا کی قسم تو نے اشرفیاں ضائع نہیں کیں۔ **فائدہ** دیکھا کیسی بیبیاں تھیں علم دین کی کیسی قدر جانتی تھیں کہ تیس ہزار اشرفیاں اپنے بیٹے کے علم حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں۔ بیبیو تم بھی خرچ کی پروا مت کرنا جس طرح ہو اولاد کو علم دین حاصل کرانا۔

امام بخاری کی والدہ اور بہن

امام بخاری کے پدر[1] بڑا حدیث کا کوئی عالم نہیں ہوا ان کی عمر چودہ سال کی تھی جب انھوں نے علم حاصل کرنے کو سفر کیا تو ان کی والدہ اور بہن خرچ کی ذمہ دار تھیں **فائدہ** بھلا ماں تو ویسے بھی خرچ دیا کرتی ہے مگر بہن جس کا رشتہ ذمے داری کا نہیں ہے اُن کو کیا غرض تھی ان واقعات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے میں بیبیوں میں علم دین کا نام لیا اور یہ اپنا مال و متاع قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئیں۔ بیبیو تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے ❁

[1] شوال ۱۹۴ھ کی تیرہ تاریخ کو پیدا ہوئے اور عید الفطر کی رات میں ۲۵۶ھ کو بعمر باسٹھ سال انتقال فرمایا کوئی محدث انھوں نے نہیں چھوڑا کہ جس کے پاس حدیث سیکھنے نہ گئے ہوں کیا خراسان اور کیا کوستان اور عراق و حجاز اور شام اور مصر اور بڑے بڑے استادوں سے حدیث پڑھی جیسے مکی بن ابراہیم بلخی اور عبید اللہ بن عیسی اور ابو عاصم شیبانی اور علی بن مدینی اور احمد بن حنبل اور یحیی بن معین اور عبد اللہ بن زبیر حمیدی بخاری شریف ان ہی کی کتاب سے جس کو نوے ہزار طلبا نے ان سے پڑھا اُس میں ایک لاکھ حدیث بڑے زاہد پرہیزگار لوگوں سے حاصل کر کے لکھی ہیں اور کوئی حدیث جب تک دو رکعت نفل پہلے نہ پڑھ لئے نہیں لکھی اور ایک لاکھ حدیثیں ان کو حفظ تھیں ۱۲ محشی غفرلہ ۱۲۔

قاضی زادۂ رومی کی بہن

یہ ایک بڑے مشہور فاضل ہیں جب یہ رُوم کے اُستادوں سے علم حاصل کر چکے تو ان کو باہر کے عالموں سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا اور چپکے چپکے سفر کا سامان کرنا شروع کیا اُن کی بہن کو معلوم ہوا تو اپنا بہت سا زیور اپنے بھائی کے سامان میں چھپا کر رکھدیا اور خود اُن سے بھی نہیں کہا۔ **فائدہ** کیسی اچھی بیبیاں تھیں نام سے کوئی غرض نہ تھی یوں چاہتی تھیں کہ کسی طرح علم قائم رہے۔ بیبیو علم کے قائم رکھنے کی مدد کرنا بڑا ثواب ہے جو دین کے مدرسے ہیں جس قدر آسانی سے مدد ممکن ہو ضرور خیال رکھو حضرتؐ کے زمانے کی بیبیوں کے بعد یہ اُن دس عورتوں کے قصے بیان ہوئے جن کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا اب اُن بیبیوں کا حال لکھا جاتا ہے جن کا دل فقیری کی طرف تھا۔

حضرت معاذہؓ عدویہؒ کا ذکر

ان کا عجب حال تھا جب دن آتا کہتیں شاید یہ وہ دن ہے جس میں میں مر جاؤں اور شام تک نہ سوتیں کہ کہیں موت کے وقت خدا کی یاد سے غافل نہ مروں اسی طرح جب رات آتی تو صبح تک نہ سوتیں اور یہی بات کہتیں اگر نیند کا زور ہوتا تو گھر میں دوڑی دوڑی پھرتیں اور نفس کو کہتیں کہ نیند کا وقت آگے آتا ہے مطلب یہ تھا کہ مر کر پھر قیامت تک سو ئیو رات دن میں چھ سو نفلیں پڑھا کرتیں کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اُٹھائیں جب سے اُن کے شوہر مر گئے پھر بستر پر نہیں لیٹیں۔ یہ حضرت عائشہؓ سے ملی ہیں اور اُن سے حدیثیں سنی ہیں **فائدہ** بیبیو خدا کی محبت اور یاد ایسی ہوتی ہے ذرا آنکھیں کھولو ؛

عہ از ترجمہ طبقات شعرانی تا آخر ذکر حضرت تفیہ ۱۲۔

حضرت رابعہ[1] عدویہ رح کا ذکر

یہ بہت رویا کرتیں اگر دوزخ کا ذکر سن لیتی تھیں تو غش آجاتا کوئی کچھ دیتا تو پھر دیتیں اور کہہ دیتیں کہ مجکو دنیا نہیں چاہیے[عہ]۔ اسی برس کی عمر میں یہ حال ہو گیا تھا کہ چلنے میں معلوم ہوتا تھا کہ اب گریں۔ کفن ہمیشہ اپنے سامنے رکھتیں سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور ان کی عجیب و غریب باتیں مشہور ہیں اور ان کو رابعہ بصریہ بھی کہتے ہیں۔ فائدہ بیبیو کچھ تو خدا کا خوف اور موت کی یاد تم بھی اپنے دل میں پیدا کرو۔ دیکھو آخر یہ بھی تو عورت ہی تھیں ❖

حضرت ماجدہ قرشیہ رح کا ذکر

یہ کہا کرتیں کہ جو قدم رکھتی ہوں یہ سمجھتی ہوں کہ بس اس کے بعد موت ہے اور فرمایا کرتیں تعجب ہے دنیا کے رہنے والوں کو کوچ کی خبر دے دی ہے اور پھر ایسے غافل ہیں جیسے کسی نے کوچ کی خبر سنی ہی نہیں ہے یہ یہیں رہیں گے اور فرماتیں کوئی نعمت جنت کی اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی کی بے محنت نہیں ملتی فائدہ بیبیو کیسے کام کی نصیحتیں ہیں اپنے دل پر ان کو جماؤ اور برتو ❖

حضرت عائشہ بنت جعفر[2] صادق کا ذکر

ان کا رتبہ ناز کا تھا یہ یوں کہا کرتیں کہ اگر مجکو دوزخ میں ڈالا میں سب سے کہدونگی کہ میں اللہ کو ایک مانتی تھی پھر مجھکو عذاب دیا ۱۴۵ھ میں ان کا انتقال ہوا اور باب قرانہ مصر میں مزار ہے فائدہ بیبیو[عہ] یہ رتبہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے اور جن کو ہوا ہے پوری تابعداری کی برکت سے ہوا ہے اس کو اختیار کرو اور یاد رکھو کہ اللہ کو ایک ماننا پورا پورا

عہ کسی دینی مصلحت سے ہدیہ کے واپس کر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں ۱۲ محشی غفرلہ

عہ اور بہت بڑا کمال یہ ہے کہ سنت کے مطابق فضل الٰہی کا امیدوار رہے اور اپنے اعمال پر بھروسہ اور ان کا ذکر تک بھی نہ کرے خوب سمجھ لو ۱۲ محشی

[1] رابعہ ان کا نام اس وجہ سے ہوا کہ یہ اپنے باپ کی چوتھی لڑکی تھیں جب یہ پیدا ہوئیں تو ان کے گھر میں نہ تو چراغ روشن کرنے کو تیل تھا اور نہ ناف تر کرنے کو یہاں تک کہ کوئی چیتھڑا بھی موجود نہ تھا کہ جس میں ان کو لپیٹیں ان کے باپ سے کہا گیا کہ پڑوس سے مانگ لاؤ انھوں نے عہد کیا تھا کہ کسی مخلوق سے کبھی کسی چیز کا سوال نہ کرونگا پڑوسی کے دروازہ پر ہاتھ رکھکر چلے آئے اور آکر بولے کہ دروازہ بند ہے اسی غم میں سو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں غمگین نہ ہو تیری یہ لڑکی سیدہ ہے کہ امت کے ستر ہزار گناہ گار اس کی شفاعت سے بخشے جائیں گے اور تو امیر بصرہ کے پاس یہ تحریر لے جا کہ تو جو ہر رات سو بار درود شریف مجھ پر بھیجتا ہے اور اس جمعرات کو نہیں بھیجے اس کے عوض چار سو دینار اس شخص کو دو چنانچہ اس نے پرچہ دیکھتے ہی چار سو اشرفیاں دیں اور شکریہ کے طور پر دس ہزار درم الگ خیرات کئے ۱۲ تذکرہ صفحہ ۴۰۔

[2] حضرت امام حسین علیہ السلام کے پرپوتے ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے ۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۴۸ھ ہجری میں بعمر اڑسٹھ سال وفات پائی اور بقیع کے اندر اسی قبر میں دفن کئے گئے کہ جہاں ان کے باپ محمد باقر اور ان کے دادا حضرت علی زین العابدین رض دفن ہوئے تھے ۱۲ از اکمال صفحہ ۵

یہ ہے کہ نہ اور کسی کو پوجے نہ کسی سے اُمید رکھے نہ کسی سے ڈرے نہ کسی کے خوش کرنے کا خیال ہو نہ کسی کے ناراض ہونے کی پروا ہو کوئی اچھا کہے خوش نہ ہو کوئی بُرا کہے غم نہ کرے کوئی ستاوے تو اس پر نگاہ نہ کرے یوں سمجھے کہ اللہ کو یوں ہی منظور تھا میں بندہ ہوں ہر حال میں راضی رہنا چاہیئے تو جو شخص اس طرح خدا کو ایک مانے گا اس کو دوزخ سے کیا علاقہ یہ مطلب تھا ان بی بی کا گویا اللہ کے اس طرح ایک ماننے کی برکت اور بزرگی بیان کرتی تھیں ؛

رباح قیسی کی بی بی کا ذکر

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب ایک پہر رات گذر جاتی تو شوہر سے کہتیں کہ اُٹھو اگر وہ نہ اُٹھتے تو پھر تھوڑی دیر کے بعد ان کو اٹھاتیں پھر آخر شب میں کہتیں اے رباح اُٹھو رات گذرتی ہے اور تم سوتے ہو کبھی زمین سے ٹکا اُٹھا کر کہتیں کہ خدا کی قسم دنیا میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ بے قدر ہے عشاء کی نماز پڑھکر زینت کے کپڑے پہن کر خاوند سے پوچھتیں کہ تم کو کچھ خواہش ہے اگر وہ انکار کر دیتے تو وہ کپڑے اُتار کر رکھدیتیں اور صبح تک نفلوں میں مشغول رہتیں **فائدہ** بیبیو تم نے دیکھا کہ خدائے تعالیٰ کی کیسی عبادت کرتی تھیں اور ساتھ ہی خاوند کا کتنا حق ادا کرتی تھیں اور خاوند کو دین کی رغبت بھی دیتی تھیں یہ ساری باتیں کرنے کی ہیں۔

حضرت فاطمہ نیشاپوری کا ذکر

ایک بزرگ ہیں بڑے کامل ذوالنون[1] مصری وہ فرماتے ہیں کہ ان بی بی سے مجکو فیض ہوا ہے وہ فرمایا کرتیں جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان نہیں رکھتا وہ گناہ کے ہر میدان میں جا گرتا ہے جو منہ میں آیا بک ڈالتا ہے اور جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھتا ہے وہ فضول باتوں سے گونگا ہو جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے شرم و حیا کرنے لگتا ہے اور حضرت ابو یزیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہؒ کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی

[1] ان کو ذوالنون اس وجہ سے کہتے تھے کہ ایک دفعہ یہ ایک کشتی میں سوار ہوئے ساتھ میں اور بھی بہت لوگ سوار تھے ایک سوداگر کا ہیرا کشتی میں کھو گیا سب لوگوں نے بالاتفاق ان کو تہمت لگائی اور زدوکوب شروع کی انہوں نے ہر چند انکار کیا مگر نہ مانے آخر کار خدائے تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی تو دیکھ رہا ہے دعا کرتے ہی ہزاروں مچھلیوں نے سر دریا سے باہر نکالے اور ہر ایک کے منہ میں ایک ایک ہیرا تھا حضرت ذوالنون نے ایک مچھلی کے منہ میں سے ہیرا لے لیا اور اس سوداگر کو دے دیا یہ دیکھکر سب قدموں میں گر پڑے اور ذوالنون ذوالنون کہنے لگے یعنی مچھلی والا ۱۲ از تذکرہ صفحہ ۷۹

ان کو جس جگہ کی جو خبر دی وہ ان کو پہلے ہی معلوم ہو جاتی تھی عمرہ کے رستے میں مکہ معظمہ میں ۲۲۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ فائدہ دیکھو دھیان رکھنے کی کیا اچھی بات کہی اگر اسی کو نباہ لو تو سارے گناہوں سے بچ جاؤ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بی بی کو کشف ہوتا تھا اگرچہ یہ کوئی بڑا رتبہ نہیں ہے لیکن اگر اچھے آدمی کو ہو تو اچھی بات ہے۔

حضرت رابعہ یا رابعہ شامیہ بنت اسمٰعیل کا ذکر

یہ ساری رات عبادت کرتیں اور ہمیشہ روزہ رکھتیں اور فرماتیں کہ جب اذان سنتی ہوں قیامت کے دن کا پکارنے والا فرشتہ یاد آجاتا ہے اور جب گرمی کو دیکھتی ہوں تو قیامت کی گرمی یاد آجاتی ہے اور ان کے خاوند بھی بڑے بزرگ ہیں ابن ابی الحواری یہ ان سے کہتیں مجکو تمہارے ساتھ بھائیوں کی سی محبت ہے مطلب یہ کہ میرے نفس کو خواہش نہیں ہے اور فرماتیں کہ جب کوئی عبادت میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی اس کو خبر دیتے ہیں اور جب اس کو اپنے عیبوں کی خبر ہو جاتی ہے پھر وہ دوسروں کے عیبوں کو نہیں دیکھتا اور فرماتیں کہ میں جنات کو آتے جاتے دیکھتی ہوں اور مجکو حوریں نظر آتی ہیں۔ فائدہ بیبیو عبادت اس کو کہتے ہیں۔ اور دیکھو تم جو دوسروں کے عیبوں کا ہر وقت دھندا رکھتی ہو اس کا کیا اچھا علاج بتلایا کہ اپنے عیبوں کو دیکھا کرو پھر کسی کا عیب نظر ہی نہ آوے گا اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کشف بھی ہوتا تھا کشف کا حال اوپر کے قصے میں آگیا ہے۔

حضرت اُم ہارون کا ذکر

ان پر خدا کا خوف بہت غالب تھا اور بہت عبادت کرتیں اور روکھی روٹی کھایا کرتیں اور فرماتیں کہ رات کے آنے سے میرا دل خوش ہوتا ہے اور جب دن ہوتا ہے

---

[1] پس جو شخص دوسرے آدمی کی عیب جوئی کرتا ہے حقیقت میں اسی کے اندر یہ عیب ہوتا ہے اور کسی کے عیب کو ظاہر کرنا گناہ کی بات ہے۔ اگر خالص نصیحت کے لئے کسی سے یہ کہیں کہ بھائی تم میں جو یہ عیب ہے اس کو چھوڑ دو تو اس میں کچھ ہرج نہیں مگر خلوص شرط ہے طعنہ زنی اچھی نہیں حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے گناہ کا ذکر بطور بدذاتی یا منتی کے کرے اور وہ شخص اس گناہ سے توبہ کر چکا ہو تو یہ طعنہ مارنے والا یا منتی کرنے والا بھی بغیر اس گناہ کے کئے نہ مرے گا ۱۲ محشی غفرلہٗ۔

[2] عمرہ حج کے ساتھ ہوتا ہے حج فرض اور عمرہ سنت ہے ۱۲ محشی۔

غمگین ہوتی ہوں ساری رات جاگتیں اور تیس برس سے سر میں تیل نہیں ڈالا مگر جب سر کھولتیں تو بال صاف اور چکنے ہوتے تھے ایک دفعہ باہر نکلیں کسی شخص نے خدا جانے کس کو کہا ہوگا کہ پکڑو ان کو قیامت کا دن یاد آگیا اور بیہوش ہو کر گر گئیں ایک دفعہ جنگل میں سامنے سے شیر آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر میں تیرا رزق ہوں تو مجکو کھالے وہ بیٹھ پھیر کر چلدیا **فائدہ** سبحان اللہ خدا کی یاد میں کیسی چور تھیں اور خدا سے کس قدر ڈرتی تھیں اور شیر کی بات اُن کی کرامت ہے جیسا ہم نے کشف کا حال لکھا ہے ویسی کرامت کا سمجھو بیبیو تم بھی خدا کی یاد اور خدا کا خوف دل میں پیدا کرو آخر قیامت بھی آنے والی ہے کچھ سامان کر رکھو۔

حبیبہ[1] عجمی کی بی بی حضرت عمرہ[2] رضؓ کا ذکر

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب اخیر رات ہوتی تو خاوند سے کہتیں قافلہ آگے چلدیا تم پیچھے سوتے رہ گئے ایک بار ان کی آنکھ دکھنے آئی کسی نے پوچھا کہنے لگیں میرے دل کا درد اس سے بھی زیادہ ہے **فائدہ** بیبیو خدا کی محبت کا ایسا درد پیدا کرو کہ سب درد اس کے سامنے ہلکے ہو جاویں۔

حضرت امۃ الجلیل[3] کا ذکر

یہ بڑی عابدہ زاہدہ تھیں ایک بار کئی بزرگوں میں گفتگو ہوئی کہ ولی کیسا ہوتا ہے سب نے کہا آؤ امۃ الجلیل سے چل کر پوچھیں غرض ان سے پوچھا فرمایا ولی کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی جس میں اس کو خدا کے سوا کوئی اور دھندا ہو جو کوئی اس کو دوسرا دھندا بتلادے وہ جھوٹا ہے۔ **فائدہ** کیسی شان کی بی بی تھیں کہ بزرگ مرد

[1] یعنی حبیب عجمی سے جو بڑے پایہ کے بزرگ تھے ایک دفعہ امام احمد اور امام شافعی بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حبیب عجمی دور سے نظر آئے امام احمد بولے کہ ان سے کوئی سوال کرنا چاہیے امام شافعی نے منع فرمایا کہ یہ لوگ عجیب ہیں ان سے کچھ پوچھنا نہ چاہیے لیکن جب وہ آگئے تو امام احمد صاحب نے کہا پیر صاحب ایک مسئلہ تو بتلائیے کہ کسی کی کوئی نماز قضا ہو جائے اور اس کو یاد نہ رہے کہ کونسی نماز قضا ہوئی تو وہ کیا کرے آپ نے فوراً جواب دیا کہ اول تو وہ دل کونسا ہے جو خدا سے غافل ہو جائے اور اگر کوئی غافل ہو جائے تو اس کو سزا دینی چاہیے اور یہی سزا ہے کہ اس کو حکم دیا جائے کہ پانچوں وقت کی نمازیں قضا کرے ۱۲ تذکرہ ص۳۷

[2] یہ بھی ان کی کرامت ہے ۱۲

[3] خدا ہی کی طرف دھیان رکھتی تھیں ۱۲

[4] یہ بہت بڑے ولی اللہ اور حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد ہیں ۱۲ منہ۔

ان سے ایسی باتیں پوچھتے تھے اور انھوں نے کیسی اچھی پہچان بتلائی۔ بیبیو تم بھی اس کی حرص کرو اور اپنے سارے دھندوں سے زیادہ خدا کی یاد کا دھندا کرو۔

حضرت عبیدہ بنت کلاب رح کا ذکر

مالک ابن دینار ایک بڑے کامل بزرگ ہیں یہ بی بی ان کی خدمت میں آتی جاتی تھیں بعضے بزرگ ان کا رتبہ رابعہ بصریہ سے زیادہ بتلاتے ہیں ایک شخص کو کہتے سنا کہ آدمی پورا متقی جب ہوتا ہے کہ جب اس کے نزدیک خدا کے پاس جانا سب چیزوں سے پیارا ہو جاوے یہ سنکر غش کھا کر گر پڑیں۔ **فائدہ** خدا کے پاس جانے کا کیسا شوق تھا کہ ذکر سن کر غش آگیا اب یہ حال ہے کہ موت کا نام سننا پسند نہیں اس کی وجہ صرف دنیا کی محبت ہے کہ جانے کو جی نہیں چاہتا اس کو دل سے نکالو جب خدا کے یہاں جانے کو جی چاہے گا۔

حضرت عفیرہ عابدہ کا ذکر

ایک روز بہت سے عابد لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں اتنی گنہگار ہوں کہ اگر گناہ کرنے کی سزا میں آدمی گونگا ہو جایا کرتا تو میں بات بھی نہ کر سکتی یعنی گونگی ہو جاتی لیکن دعا کرنا سنت ہے اس لئے دعا کرتی ہوں پھر سب کے لئے دعا کی۔ **فائدہ** دیکھو ایسی عابد زاہد ہو کر بھی اپنے کو ایسا عاجز گنہگار سمجھتی تھیں اب یہ حال ہے کہ ذرا دو تین تسبیحیں پڑھنے لگیں اور اپنے کو بزرگ سمجھ لیا خدائے تعالیٰ کو بڑائی ناپسند ہے ہر حال میں اپنے کو سب سے کمتر سمجھو اور سچ بھی ہے سینکڑوں عیب ہر حالت میں بھرے رہتے ہیں پھر عبادت کے ساتھ ان کو بھی دیکھے تو کبھی بڑائی کا خیال نہ آوے۔

حضرت شعوانہ کا ذکر

لہ سب سے بڑے بزرگ اور خدا کے پیارے بندے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کے اگلے اور پچھلے گناہ بھی حق تعالیٰ نے معاف فرما دیئے تھے ان کی یہ کیفیت تھی کہ دن میں ستر بار بلکہ سو بار تک استغفار کیا کرتے تھے صحابہ نے عرض کیا حضور آپ کے گناہ تو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے ہیں آپ کیوں استغفار کرتے ہیں۔ آپ فرمانے لگے میں بندہ شکر گزار نہ بنوں غرض مخلوق میں کوئی نہیں، جو کسی درجہ میں بھی خدا تعالیٰ سے بخشش مانگنے اور رحمت طلب کرنے کا محتاج نہ ہے لہٰذا کسی عابد کو اپنی عبادت پر ناز کرنے کا حق نہیں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے خوف کی ضرورت ہے نہ معلوم کس بات پر پکڑ کرے ۱۲ محسن غفرلہ

یہ بہت روتیں اور یوں کہتیں کہ میں چاہتی ہوں کہ آنسو روؤں کہ آنسو باقی نہ رہیں پھر خون روؤں اتنا کہ بدن بھر میں خون نہ رہے ان کی خادمہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے ان کو دیکھا ہے ایسا فیض ہوا ہے کہ کبھی دنیا کی رغبت مجھ کو نہیں ہوئی اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھا حضرت فضیلؒ بن عیاض بڑے مشہور بزرگ ہیں وہ ان کے پاس جاکر دعا کراتے **فائدہ** خدا کے خوف سے یا محبت سے رونا بڑی دولت ہے اگر رونا نہ آوے رونے کی صورت ہی بنا لیا کرو اللہ میاں کو عاجزی پر رحم آجاوے گا اور دیکھو بزرگوں کے پاس بیٹھنے سے کیا فیض ہوتا ہے جیسا ان کی خادمہ نے بیان کیا۔ تم بھی نیک صحبت ڈھونڈا کرو اور برے آدمی سے بچا کرو۔

حضرت آمنہ رملیہؒ کا ذکر

ایک بزرگ ہیں بشرؒ بن حارث وہ اُن کی زیارت کو آتے ایک دفعہ حضرت بشرؒ بیمار ہو گئے یہ اُن کو پوچھنے گئیں احمد بن حنبلؒ جو بہت بڑے امام ہیں وہ بھی پوچھنے آگئے معلوم ہوا کہ یہ آمنہؒ ہیں رملہ سے آئی ہیں امام احمدؒ نے بشرؒ سے کہا کہ ان سے ہمارے لئے دعا کراؤ بشرؒ نے دعا کے لئے کہا انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ بشرؒ اور احمدؒ دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں ان دونوں کو پناہ دے امام احمدؒ کہتے ہیں کہ رات کو ایک پرچہ اُوپر سے گرا اس میں بسم اللہ کے بعد لکھا ہوا تھا کہ ہم نے منظور کیا اور ہمارے یہاں اور بھی نعمتیں ہیں **فائدہ** سبحان اللہ کیسی دعا مقبول ہوئی بیبیو یہ سب برکت تابعداری کی ہے جو خدا کا حکم پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتے ہیں بس حکم ماننے میں کوشش کرو۔

حضرت منفوسہ بنت زید بن ابی الفوارسؒ کا ذکر

جب ان کا بچہ مرجاتا اس کا سر گود میں رکھکر کہتیں کہ تیرا مجھ سے آگے جانا اس سے

ف جس آدمی کو دوزخ سے پناہ مل گئی جانو کہ سب نعمتیں ہاتھ آگئیں قرآن شریف میں ہے من یصرف عنہ یومئذ فقد رحمہ یعنی جس کو اس دن دوزخ سے نجات دی گئی تو خدا تعالیٰ نے رحم فرمایا الخ اور ظاہر ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہو وہ کون سی نعمت سے محروم ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے ۱۲

بہتر ہے کہ مجھ سے پیچھے رہتا مطلب یہ کہ تو آگے جا کر مجکو بخشوا دے گا اور خود بھی (بچہ بھی) بخشا جاوے گا اور اگر میرے پیچھے زندہ رہتا تو بھی سیکڑوں گناہ کرتا اور خدا جانے بخشوانے کے قابل ہوتا یا نہ ہوتا اور فرماتیں کہ میرا مہر بہتر ہے بیقراری سے اور فرماتیں کہ اگرچہ جدائی کا افسوس ہے لیکن ثواب کی اس سے زیادہ خوشی ہے فائدہ بیبیو کسی کے مرنے کے وقت اگر یہی باتیں کہکر جی کو سمجھا لیا کرو تو انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہیں۔

حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر

یہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے جو بیٹے ہیں زید یہ اُن کی بیٹی ہیں ۱۴۵ھ میں مکہ میں پیدا ہوئیں عبادت ہی میں اٹھان ہوا امام شافعیؒ بہت بڑے امام ہیں جب وہ مصر میں آئے تو اُن کے پاس آیا جایا کرتے تھے فائدہ بیبیو علم اور بزرگی وہ چیز ہے کہ اتنے بڑے امام ان کی خدمت میں آتے تھے تم بھی دین کا علم حاصل کرو تاکہ بزرگی حاصل ہو۔

حضرت میمونہ سوداءؓ کا ذکر

ایک بزرگ ہیں عبدالواحد بن زید اُن کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجکو اُسے دکھلا دیجئے حکم ہوا کہ تیری رفیق بہشت میں میمونہ سوداءؓ ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہے جواب

لہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں کو بھی بچوں اور عزیزوں دوستوں کے مرنے کا صدمہ ضرور ہوتا ہے ..... بشریت کی صفات ان میں بھی ہوتی ہیں لیکن وہ ان صفات پر اخلاق اور ملکوتی صفات کو جبر کر کے غالب رکھتے ہیں کیونکہ ان کی یہ طاقت بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور نفسانی طاقتیں کمزور ہو جاتی ہیں اس کا نام تصوف اور طریقت ہے ۱۲ محشی غفرلہ۔

لہ علم کی دولت بادشاہت سے بھی زیادہ ہے اس لئے کہ بادشاہ کو خود عالم کی ضرورت پڑتی ہے اور عالم کو اگر دنیا کا مال ہے بادشاہ کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر عالم بامال ہوگا تو اس کو توکل بھی ہوگا اور متوکل کو اللہ تعالیٰ غیب سے روزی دیتا ہے اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ یعنی جو خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کفایت کرتا ہے ایک غلام جب آزاد ہوئے تو انھوں نے سوچا کہ کیا کام اختیار کرنا چاہئے تو انھوں نے تحصیل علم کو اختیار کیا تو عالم ہونے کے بعد ان کا اتنا بڑا رتبہ ہو گیا کہ یا تو وہ غلام تھے اور یا اب یہ کیفیت تھی کہ حکام اور امراء ان کے دروازے پر آیا کرتے تھے بعض اوقات کسی ضروری کام میں مصروف ہونے کے ملاقاتیوں سے منع بھی کر دیتے تھے یہ واقعہ علامہ شامی نے لکھا ہے ۱۲۔

لہ حالت موجودہ پر ہی کہنا مناسب تھا ورنہ یہ بھی احتمال ہے کہ بچہ دلی ہو جاتا خود بھی بہت ثواب پاتا اور شفاعت بھی اعلیٰ درجہ کی کرتا مگر یقینی اس کا بھی نہیں تھا فقط احتمال تھا فافہم ۱۲ محشی۔

لہ از ریاض الریاحین تا آخر ۱۲

ملادہ کوفہ میں ہے فلاں قبیلے میں میں نے وہاں جاکر پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ دیوانی ہے بکریاں چرایا کرتی ہے میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحدؒ اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے مجھکو تعجب ہوا کہ میرا نام کیسے معلوم ہوگیا کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے اُن میں الفت ہوتی ہے میں نے کہا کہ بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے کہنے لگیں جاؤ اپنا کام کرو میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کرلیا اللہ تعالےٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کرادیا۔ **فائدہ** ان بی بی کے کشف و کرامت دونوں اس سے معلوم ہوتے ہیں یہ سب برکت پوری تابعداری[1] کی بجالانے کی ہے بہنو خدا کی تابعداری میں مستعد ہو جاؤ۔

حضرت ریحانہ مجنونہ کا ذکر

ابوالربیع ایک بزرگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن المنکدر اور ثابت بنانی کہ یہ دونوں بھی بزرگ ہیں ایک دفعہ سب کے سب ریحانہؒ کے گھر مہمان ہوئے وہ آدھی رات سے پہلے اٹھیں اور کہنے لگیں کہ چاہنے والی اپنے پیارے کی طرف جاتی ہے اور دل کا خوشی سے یہ حال ہے کہ نکلا جاتا ہے جب آدھی رات ہوئی کہنے لگیں ایسی چیز سے جی نہ لگانا چاہیئے جس کے دیکھنے سے خدا کی یاد میں فرق آوے اور رات کو عبادت میں خوب محنت کرنا چاہیئے تب آدمی خدا کا دوست بنتا ہے جب رات گزر گئی تو چلائیں ہائے لٹ گئی میں نے کہا کیا ہوا کہنے لگیں رات جاتی رہی جس میں خدا سے خوب جی لگایا جاتا ہے **فائدہ** دیکھو رات کی ان کو کیسی قدر تھی اور جس کو عبادت کا مزا چاہتا ہوگا اس کو رات کی قدر ہوگی بہنو تم بھی اپنا تھوڑا حصہ رات کا اپنی عبادت کے لئے مقرر کرلو اور دیکھو خدا کے سوا کسی سے جی لگانے کی کیسی بُرائی انھوں نے بیان کی تم بھی مال و متاع پوشاک زیور اور اولاد جائداد

[1] یعنی شریعت اور سنت کی تابعداری سے یہ مرتبہ ہاتھ لگتا ہے لیکن یہ کشف و کرامت کوئی مقصودی چیز نہیں اس زمانہ میں لوگوں نے اسی کو مقصود بنالیا ہے کسی پیر یا فقیر کے اس وقت تک قائل نہیں ہوتے کہ جب تک اس سے کشف و کرامت کا صدور نہ دیکھ لیں حالانکہ کشف و کرامت مقصود کا ان کا مرتبہ بھی تو نہیں ہے بلکہ اگر کسی کو کشف و کرامت بظاہر حاصل ہو مثلاً ہوا پر اڑتا ہوا یا پانی پر چلتا ہو لیکن جو شریعت اور سنت رسول کے خلاف تو اس کا مرید بننے کو منع کیا ہے کیونکہ اصلی چیز اس کے پاس موجود نہیں ہے تو آخرت کا فائدہ ایسے آدمی سے کیا ہوسکتا ہے خلاف پیمبر کے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید ۱۲ عشق عفر لہ ولاستاذہ

اور برتن مکان سے بہت جی مت لگاؤ۔

حضرت سری سقطی کی ایک مُریدنی کا ذکر

ان بزرگ کے ایک مرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مُریدنی تھی ان کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا اُستاد نے کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا اُستاد کو خبر ہوئی اُس نے حضرت سریؒ کے پاس جا کر خبر کی آپ اُٹھ کر اُس مُریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مُریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ یہ صبر کا مضمون کیوں فرما رہے ہیں اُنھوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا اُنھوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا کہنے لگیں کہ میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہکر اُٹھ کر اُس جگہ پہونچیں اور جا کر بیٹے کا نام لے کر پکارا اے خار اس نے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا حضرت سریؒ نے حضرت جنیدؒ سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے انھوں نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اس پر جو مصیبت آنیوالی ہوتی ہے اس کو خبر کر دی جاتی ہے اور اس کی خبر نہیں ہوئی تھی اس لئے اس نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا **فائدہ** ہر ولی کو جدا درجہ ملتا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ درجہ ایسے ولی سے بڑا ہے جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو کہ مجھ پر کیا گزرنے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو اختیار ہے جس کے ساتھ جو برتاؤ چاہیں رکھیں مگر پھر بھی بڑی کرامت ہے اور یہ سب برکت اس کی ہے کہ خدا اور رسولؐ کی تابعداری کریں اس میں کوشش کرنا چاہیئے پھر خدا تو جو چاہے یہی درجہ دے دیں چاہے اس سے بھی بڑا دے دیں ✤

حضرت تحفہؒ کا ذکر

حضرت سری سقطیؒ کا بیان ہے کہ میں ایک بار شفاخانہ میں گیا دیکھا کہ ایک جوان لڑکی زنجیروں میں بندھی ہوئی رو رہی ہے اور محبّت کی شعریں پڑھ رہی ہے میں

سقطی ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ سقط کے معنی گری پڑی چیز کے ہیں یعنی یہ گری پڑی ردی کھدی چیزیں فروخت کیا کرتے تھے گویا کباڑی تھے۔ بغداد کے بازار میں ان کی دوکان تھی جب اس بازار میں آگ لگ گئی تو بولے اچھا ہوا میں نے بھی چھٹی پائی لیکن بعد میں دیکھا تو سارا بازار جل گیا ان کی ہی دوکان صحیح سالم رہی یہ دیکھکر جس قدر مال تھا سب فقیروں کو خیرات کر کے تصرف اور فقیری اختیار کی ایک مرتبہ صبر کی تعریف اپنے مریدوں سے کر رہے تھے کہ بچھو نے کئی بار کاٹا لوگوں نے پوچھا آپ نے بچھو کو کیوں نہ مارا فرمایا مجھے شرم آئی کہ صبر کی تعریف کروں اور خود اس کے خلاف کروں ۱۲ منہ غفرلہ تذکرہ صد ۱۹۲

نے وہاں کے داروغہ سے پوچھا کہنے لگا یہ پاگل ہے یہ سُن کر وہ اور روئی اور کہنے لگی میں پاگل نہیں ہوں عاشق ہوں میں نے پوچھا کس کی عاشق ہے کہنے لگی جس نے ہم کو نعمتیں دیں اور جو ہمارے ہر وقت پاس ہے یعنی اللہ تعالیٰ اتنے میں اس کا مالک آگیا داروغہ سے پوچھا تحفہ کہاں ہے اس نے کہا اندر ہے اور حضرت سریؒ اس کے پاس ہیں اس نے میری تعظیم کی میں نے کہا مجھ سے[ع] زیادہ یہ لڑکی تعظیم کے لائق ہے اور تو نے اس کا یہ حال کیوں کیا ہے کہنے لگا میری ساری دولت اس میں لگ گئی بیس ہزار روپیہ کی میری خرید ہے مجھکو اُمید تھی کہ خوب نفع سے بیچوں گا مگر یہ نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے رات دن رویا کرتی ہے میں نے کہا میرے ہاتھ اس کو بیچ ڈال کہنے لگا آپ فقیر آدمی ہیں اتنا روپیہ کہاں سے دیں گے میں نے گھر جاکر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر دُعا کی ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا جاکر کیا دیکھتا ہوں ایک شخص بہت سے توڑے روپیوں کے لئے کھڑا ہے میں نے کہا کہ تو کون ہے کہنے لگا میں احمد بن المثنیٰ ہوں مجھکو خواب میں حکم ہوا ہے کہ آپ کے پاس روپیہ لاؤں میں خوش ہوا اور صبح کو شفاخانہ پہنچا اتنے میں مالک بھی روتا ہوا آیا میں نے کہا رو مت کر میں روپیہ لایا ہوں دوگنی نفع تک اگر مانگے گا دوں گا کہنے لگا اگر ساری دُنیا بھی ملے نہ بیچوں گا میں اس کو اللہ کے واسطے آزاد کرتا ہوں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہنے لگا خواب میں مجھ پر خفگی ہوئی ہے اور تم گواہ رہو میں نے سب مال اللہ کی راہ میں چھوڑا میں نے جو دیکھا تو احمد بن المثنیٰ بھی رو رہا ہے میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہنے لگا میں بھی سب مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں میں نے کہا سبحان اللہ نبی تحفہؒ کی برکت ہے کہ اتنے آدمیوں کو ہدایت ہوئی تحفہؒ وہاں سے اُٹھیں اور روتی ہوئی چلیں ہم بھی ساتھ چلے تھوڑی دور جاکر خدا جانے وہ تو کہاں چلی گئیں اور ہم سب مکے کو چلے احمد بن المثنیٰ کا تو راہ میں انتقال ہوگیا اور میں اور وہ مالک مکے پہنچے ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک زرد

[ع] دیکھو ان بزرگ نے اپنے آپ کو حقیر سمجھا اور اس لڑکی کو بزرگ کہا ایسا ہی تم بھی کرو ہمیشہ اپنے کو ذلیل سمجھو۔

[ا] بعض مومنوں کا دستور تھا کہ ہر روز شفاخانہ اور گورستان اور ایسی جگہ جہاں مجرموں کو سزا ملتی تھی جایا کرتے تھے شفاخانوں میں اس لئے جایا کرتے تھے کہ بیماروں کو طرح طرح کے امراض میں دیکھکر اپنی تندرستی کی قدر کریں اور اس نعمت کا شکریہ ادا کریں اور مجرموں کو اس لئے دیکھتے تھے کہ تاکہ چوری اور زنا وغیرہ کے گناہوں سے بچے رہنے میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اگر ان فعلوں کے مرتکب ہوتے تو ہمارا بھی یہی حال ہوتا اور گورستان میں جاکر یہ خیال کیا کرتے تھے کہ ان مردوں کو یہ بات بیماری ہے کہ پھر دنیا میں لوٹ آویں نیکوں کو تو اس لئے کہ نیکی اور زیادہ کریں تاکہ اور بھی راحت زیادہ ملے اور بدوں کو اس لئے کہ گذشتہ زندگی کی کوتاہیوں کا تدارک کریں ۱۲ محمد حیات غفرلہٗ

آواز سُنی پاس جاکر پوچھا کون ہے کہنے لگیں سبحان اللہ بھول گئے میں تحفہ ہوں میں نے کہا کہو کیا کیا ملا کہنے لگیں اپنے ساتھ میرا جی لگا دیا اوروں سے اُٹھا دیا میں نے کہا احمد بن المثنیٰ کا انتقال ہوگیا کہنے لگیں اس کو بڑے بڑے درجے ملے ہیں میں نے کہا تمہارا مالک بھی آیا ہے انھوں نے کچھ چپکے سے کہا دیکھتا کیا ہوں کہ مردہ ہیں، مالک نے جو یہ حال دیکھا بیتاب ہوکر گر پڑا ہلاکر دیکھا تو مُردہ میں نے دونوں کو کفن دے کر دفن کر دیا۔ **فائدہ** سبحان اللہ کیسی اللہ کی عاشق تھیں بیبیو حرص کرو اس وقت کو ہمارے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب تحفۃ العشاق میں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

حضرت جویریہؒ کا ذکر

یہ ایک بادشاہ کی لونڈی تھیں اس بادشاہ نے آزاد کر دیا تھا اس کے بعد ابو عبداللہ ترابی ایک بزرگ ہیں اُن کی عبادت دیکھکر اُن سے نکاح کر لیا تھا اور عبادت کیا کرتی تھیں ایک دفعہ خواب میں بڑے اچھے اچھے خیمے لگے ہوئے دیکھے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں معلوم ہوا جو لوگ تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اس کے بعد رات کا سونا چھوڑ دیا اور خاوند کو جگا کر کہتیں کہ قافلہ چلا[1] **فائدہ** بیبیو خود بھی عبادت کرو اور خاوند کو بھی سمجھایا کرو۔

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر

یہ بزرگ بادشاہی چھوڑ کر فقیر ہوگئے تھے ان کی ایک بیٹی تھیں ایک بادشاہ نے پیغام دیا مگر انھوں نے منظور نہیں کیا ایک غریب نیکبخت لڑکے کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھکر اس سے نکاح کر دیا جب وہ رخصت ہوکر شوہر کے گھر آئیں ایک سوکھی روٹی گھڑے پر ڈھکی ہوئی دیکھکر پوچھا یہ کیا ہے لڑکے نے کہا یہ رات بچ گئی تھی روزہ کھولنے کے لئے رکھ لی یہ سن کر وہ اُلٹے پاؤں ہٹیں لڑکے نے کہا میں پہلے ہی جانتا

[1] اور یہ اشعار بھی پڑھتی تھی
اشعار عربیہ ارانی بعید الدار
لم اقرب الحمی ۔۔۔ قد لصبت
للسہر یق طیام علامۃ طوری
دول لیلی قائم وبخیری یری
ان المنام حرام یعنی میں یہ
دیکھتی ہوں کہ میرا گھر دور
ہے اور اپنے باغ کے قریب
بھی نہیں پہنچی اور شب بیداروں
کے لئے خیمے کھڑے ہوئے
ہیں یہ میرے مطرد اور
مردود ہونے کی دلیل ہے کہ
میں ساری رات سوتی ہوں
اور دوسرے لوگ اپنے اوپر
خواب کو حرام کئے ہوئے
ہیں ۱۲ از روض الریاحین
للعلامۃ الیافعی رحمۃ اللہ
تعالیٰ ۱۲ عاجز محمد حیات غفرلہٗ
سنبھلی۔

تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غریبی پر کب راضی ہوگی وہ بولیں بادشاہ کی بیٹی غریبی سے ناراض نہیں ہے بلکہ اس سے ناراض ہے کہ تمکو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور مجکو باپ سے تعجب ہے کہ مجھ سے یوں کہا کہ ایک پارسا جوان ہے بھلا جس کو خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ پارسا کیا۔ وہ جوان عذر کرنے لگا وہ بولیں عذر تو میں جانتی نہیں یا گھر میں میں رہوں گی یا یہ روٹی رہے اس جوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کر دی اس وقت وہ گھر میں بیٹھیں **فائدہ** بیبیو یہ بھی عورت تھیں تم کچھ تو صبر سیکھو اور مال و متاع کی ہوس کم کرو۔

حضرت حاتم اصمؒ کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر

یہ ایک بڑے بزرگ ہیں کوئی امیر چلا جا رہا تھا اس کو پیاس لگی ان کا گھر رستے میں تھا پانی مانگا اور جب پی لیا تو کچھ نقد پھینک کر چلا گیا سب کا توکل پر گزر تھا سب خوش ہوئے اور گھر میں ان کے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پوچھا کہنے لگی کہ ایک ناچیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہو گئے اور خدائے تعالیٰ تو ہر وقت ہم کو دیکھتے ہیں افسوس ہم اپنا دل غنی نہیں رکھتے **فائدہ** کیسی سمجھ کی بچی تھی افسوس ہے کہ اب بوڑھیوں کو بھی اتنی عقل نہیں کہ خدا پر نظر نہیں رکھتیں خلقت پر نگاہ کرتی ہیں کہ فلانی سے نفع ہو جاوے گا۔ فلانا مدد کرے گا۔ خدا کے واسطے دل کو ٹھیک کرو۔

حضرت ست الملوکؒ کا ذکر

یہ ملک عرب کی رہنے والی ہیں ان کے زمانے میں تمام ولی اور عالم ان کی تعظیم کرتے تھے ایک بار بیت المقدس کی زیارت کو آئی تھیں اس زمانے میں وہاں ایک بزرگ تھے علی بن عَلبس یمانی ان کا بیان ہے کہ میں اسی مسجد میں تھا میں نے دیکھا کہ آسمان سے مسجد کے

عہ ان کو توکل کا اعلیٰ مقام حاصل تھا ۱۲۔

لہ اصم کے معنی بہرے کے ہیں یہ بزرگ حقیقت میں تو بہرے نہ تھے مگر بہرے اس وجہ سے مشہور ہوئے کہ ایکبار ان کے پاس دیکھا عورت کوئی مسئلہ دریافت کرنے آئی اتفاق سے اس عورت کی ریح صادر ہوئی جس سے اس کو شرمندگی ہوئی حضرت حاتم سے زور سے کہہ کیا کہتی ہے میں بہت اونچا سنتا ہوں تاکہ اس کی شرم اتر جائے وہ یہ سمجھے کہ ان کو میری ریح کی آواز نہیں گئی ہوگی اللہ اللہ اب ایسے بزرگ دنیا میں نہیں رہے خدا تعالیٰ ہم کو ان کی پیروی کی توفیق بخشے ۱۲ منہ از تذکرہ صد ۱۶۹

گنبد تک ایک نور کا تار بندھ رہا ہے[1] میں نے جا کر دیکھا تو اس گنبد کے نیچے یہ بی بی نماز پڑھ رہی ہیں اور وہ تار ان سے ملا ہے **فائدہ** یہ نور پرہیزگاری کا تھا دل میں تو سب پرہیزگاروں کے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی ظاہر میں بھی دکھلا دیتے ہیں لیکن اصل جگہ اس نور کی دل ہے بیبیو پرہیزگاری اختیار کرو نیک کاموں کی پابندی کرو جو چیزیں منع ہیں ان سے بچو۔

ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر

ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک لونڈی بہت ہی[2] بے حقیقت دامونکو بکتی دیکھی جس کا رنگ تو زرد ہو گیا تھا اور پیٹ پیٹھ ایک ہو گیا تھا اور بال میل سے جم گئے تھے مجکو اس پر ترس آیا میں نے مول لے لیا میں نے کہا بازار میں جا کر رمضان کا سامان خرید لا کہنے لگی خدا کا شکر ہے میرے لئے بارہ مہینے برابر ہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی پھر جب عید آئی تو میں نے اس کے لئے سامان خریدنے کا ارادہ کیا کہنے لگی تمہارے مزاج میں دنیا کا بڑا بکھیڑا ہے پھر اپنی نماز میں لگ گئیں ایک آیت پڑھی جس میں دوزخ کا ذکر تھا بس ایک چیخ مار کر گر گئیں اور مر گئیں **فائدہ** دیکھو خدا کا خوف ایسا ہوتا ہے خیر یہ حال تو اختیار سے باہر ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ گناہ سے رک جایا کریں چاہے کسی طرح کا گناہ ہو ہاتھ پاؤں کا ہو دل کا یا زبان کا ہو **فائدہ** اس حصے میں کل سو قصے نیک بیبیوں کے بیان ہوئے اس طرح کہ پہلی امتوں کی بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں بیٹیوں کے (۱۵) اور حضرت کے زمانے کی اور بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت کے زمانے کے بعد کی بیبیوں میں علم والی بیبیوں کے (۱۰) اور درویش بیبیوں کے (۲۵) یہ سب مل کر سو ہو گئے کتابوں میں اور بھی بہت قصے ہیں مگر نصیحت ماننے والیوں کے واسطے اتنے بہت ہیں ۔

[1] یہی صورت اس وقت ہوتی ہے کہ جب ایماندار خلوص کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے کہ پڑھنے والے سے لے کر آسمان تک ایک کھنبا نور کا قائم ہو جاتا ہے اور رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے ایک حدیث میں بعینہ اس نزول کا تذکرہ ہے ۱۲۔

[2] ہم کو بڑی عبرت حاصل ہونی چاہیے کہ پچھلے زمانہ میں لونڈیوں کو یہ مرتبے حاصل تھے جو اس زمانہ میں شریف اور باعزت عورتوں کو بھی حاصل نہیں بلکہ بعض تو ایسی بدقسمت ہیں کہ ان مراتب کو وہ مراتب ہی نہیں جانتیں اور ان کے حاصل کرنے کو عیب سمجھتی ہیں بھلا ایسی عورتوں کا کیا ایمان ہے ساری گفتگو ایمان والے ہی سے ہے جس نے ایمان ہی کی پرواہ نہ کی اس کا کیا ذکر العیاذ باللہ ۱۲ منہ عفرلہ۔

رسالہ کسوۃ النسوہ

(جزوے از حصّہ ہشتم بہشتی زیور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

بعد الحمدؔ والصلوٰۃ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصّہ عورتوں کی ترغیبات[1] اور ان ترغیبات پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل[2] ہے بسبب اس کے جمع[3] کا کہ اسی سے غایت[4] بھی اس جمع کی معلوم ہو جاوے گی یہ ہے کہ بندہ اوائل[5] رمضان ۱۳۳۵ھ میں حسب تحریک بعض احباب مخلصین[6] کے مقام ڈیگ ریاست بھرت پور میں مہمان ہوا اتفاق سے ایک روز میزبان صاحب کے زنانہ میں وعظ ہوا تو حسب ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیوں کا بیان کیا گیا بعد فراغ[7] ایک صالحہ بی بی کا پیام آیا کہ عورتوں کی برائیاں تو بہت سی ہیں لیکن اگر ان میں کچھ خوبیاں یا ان کے کچھ حقوق بھی ہوں تو ان کا علم ہونا بھی ضروری ہے میرے قلب میں فوراً خیال آیا کہ واقعی جس طرح ترہیبات[8] ایک خاص طریق سے نافع ہوتی ہیں ترغیبات بھی کہ ان کے طبقات میں سے خوف بھی ہیں بعض اوقات اُن سے زیادہ نافع ہوتی ہیں اُن سے دل بڑھتا ہے جس سے اعمال صالحہ کی رغبت زیادہ ہوتی ہے اور ترہیب محض سے بعض اوقات دل کمزور اُمید ضعیف ہو جاتی ہے پس فوراً قصد کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ خاص ان مضامین میں ایک مستقل مجموعہ لکھوں گا اس واقعہ کو دو ماہ گزرے تھے کیونکہ اب اوائل ذیقعدہ ہے کہ کنز العمال میں اس کی ایک مستقل سرخی نظر پڑی اس سے وہ خیال تازہ ہوا اور مناسب معلوم ہوا کہ اسی کا ترجمہ کر دیا جاوے اور اثناء تحریر میں اگر کوئی اور حدیث یاد آ جاوے اس کا بھی اضافہ کر دیا جاوے پھر یاد آیا کہ بہشتی زیور حصّہ ہشتم میں بھی ایسی آیات و احادیث جمع کی گئی ہیں چنانچہ دیکھنے سے وہ یاد صحیح

[1] ترغیبات سے وہ مضامین مراد ہیں کہ جن سے عمل کرنے کی رغبت اور خواہش ہوتی ہے ۱۲

[2] مشتمل بمعنی شامل یعنی اس میں عمل کرنے والیوں کی بزرگی اور بہتری کا بیان درج ہے ۱۲

[3] جمع کے معنی اکٹھا کرنا مختلف چیزوں کا ۱۲

[4] غایت کے معنی غرض اور مقصود کے ہیں۔ ۱۲

[5] اوائل اول کی جمع ہے یعنی رمضان کی پہلی تاریخوں میں ۱۲

[6] احباب مخلصین یعنی بے غرض دوستی رکھنے والے ۱۲

[7] فراغ کے معنی فارغ ہوتا۔ ۱۲

[8] ترہیبات وہ مضامین جن سے بُرے کام کرنے سے ڈر ہو ۱۲ منشی غفرلہٗ ولاسلافہ۔

ہنیں نکلا پس مناسب معلوم ہوا کہ اول ایک فصل میں بہشتی زیور کا مضمون یعنہ لیدا لے کر پھر دوسری فصل میں کنز العمال کی روایات مع اضافات[1] جمع کر دی جاویں اور چونکہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کے ترغیبی مضمون مذکور کے بعد کسی قدر ترہیبی مضمون بھی ہے اور ترغیب کے ساتھ کسی قدر ترہیب ہونے سے مضمون رجاء کی تعدیل ہو جاتی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ تیسری فصل میں وہ ترہیبی مضمون بعینہ لکھدیا جاوے پس اس رسالہ میں اصل مضمون ترغیب و فضائل ہے مگر ممزوج بہ ترہیب عن الرذائل[2] اور نام اس کا کسوۃ النسوۃ[3] ہے یعنی عورتوں کا لباس تقویٰ واللہ الموفق۔

فصل اوّل بہشتی زیور کے ترغیبی مضمون میں

نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجے قرآن اور حدیث سے

یہاں تک نیک بیبیوں کے سر قصے لکھے گئے چونکہ اصلی مطلب ان قصوں سے اچھی خصلتوں کا بتلانا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ تھوڑی سی ایسی آیتوں اور حدیثوں کا خلاصہ ترجمہ لکھدیا جاوے جن میں اللہ و رسول نے خاص کر کے نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجے کا بیان فرمایا ہے کیونکہ بیبیوں کو جب خبر ہوگی کہ ان میں تو اللہ و رسول نے ارادہ کر کے خاص ہمارا ہی بیان فرمایا ہے تو اس سے اور دل بڑھے گا اور نیک خصلتوں کا زیادہ شوق ہو جاوے گا اور مشکل بات آسان ہو جاوے گی۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عورتیں ایسی ہیں کہ اسلام کا کام کرتی ہیں یعنی نماز اور روزے کی پابندی۔ گناہ ثواب کے کاموں کا خیال رکھتی ہیں اور جو ایمان درست رکھتی ہیں یعنی حدیث و قرآن کے خلاف کسی بات میں اپنا دل نہیں جماتیں اور جو

[1] اضافات اضافہ کی جمع ہے اس کے معنے زیادہ کرنے اور کچھ اور ملانے کے ہیں ۱۲

[2] یعنی اس کے اندر اصل مضمون تو اچھے عملوں کی رغبت دینا اور ان پر عمل کرنے والی عورتوں کی اچھائی بیان کرنا ہے مگر اس کے ساتھ بالقصد کے کچھ مضمون ایسا بھی ملا دیا ہے کہ جس سے گناہوں کے کرنے سے ڈر پیدا ہو ۱۲۔

[3] رذائل رذیلہ کی جمع ہے اس کے معنی ادنی چیز کے ہیں مراد وہ اعمال اور صفات ہیں جن کے کرنے سے آدمی رذی ہو جاتا ہے ۱۲

[4] کسوۃ کے معنی عورتوں کے اور کسوۃ کے معنی لباس کے ہیں خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ سب لباسوں سے تقویٰ کا لباس بہتر ہے ارشاد ہے ولباس التقوی ذلک خیر ۱۲

[5] وہ آیت یہ ہے ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصدقین والصدقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما ۔ پارہ ومن یقنت رکوع اول ۱۲

عورتیں تابعداری سے رہتی ہیں یعنی سینی نہیں کرتیں اور جو عورتیں خیرات و زکوٰۃ دیتی ہیں اور جو عورتیں روزہ رکھتی ہیں اور جو عورتیں اپنی عزت آبرو کو بچاتی ہیں یعنی کسی کے سامنے ہو جانے کا اور کسی کو آواز سنانے کا اور خلاف شرع کپڑے پہننے کا اور بے ضرورت کسی سے بننے[1] بولنے کا اور بھی ہر طرح کی بے شرمی کا پرہیز رکھتی ہیں اور جو عورتیں اللہ کو بہت یاد رکھتی ہیں یعنی دل سے بھی اُن کا دھیان رکھتی ہیں اور زبان سے بھی ان کا نام لیتی رہتی ہیں ایسی عورتوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نیک بخت عورتیں ہوتی ہیں ان میں یہ باتیں ہوا کرتی ہیں کہ وہ تابعدار ہوتی ہیں اور خاوند گھر نہ بھی ہو جب بھی اپنی آبرو کا بچاؤ رکھتی ہیں اور[2] اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی بیبیاں اچھی ہیں جو شرع کے کاموں کی پابند ہوں اور ان کے عقیدے ٹھیک ہوں اور وہ تابعداری کرتی ہوں اور جہاں کوئی خلاف شرع بات ہوئی فوراً توبہ کر لیتی ہوں اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہتی ہوں اور روزہ رکھتی ہوں ؛

[1] وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحد لکن ثلثۃ من الولد فتحتسبۃ الا دخلت الجنۃ فقالت امرأۃ منہن او اثنان یا رسول اللہ تعالیٰ او اثنان رواہ مسلم فی روایۃ ہی ثلثۃ لہم یبلغو الحنث مشکوٰۃ ص ۱۵۰

حدیثوں کا مضمون

[1] اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اُٹھکر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔

[2] اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنوار پنے کی حالت میں یا حمل میں یا بچہ جننے کے وقت یا چلّے کے دنوں میں مر جاوے اس کو شہید کا درجہ ملتا ہے۔

[3] اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچے مر جائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو بہشت میں داخل ہوگی، ایک عورت بولی یا رسول اللہ اور جس کے دو ہی بچے مرے ہوں آپ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی ثواب ہے ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک بچے کے مرنے کو پوچھا آپ نے اس میں بھی بڑا ثواب بتلایا۔

عہ اس سے ناجائز ہنسنے بولنے کی ممانعت مراد ہے ۱۲ محشی عہ از مشکوٰۃ شریف ۱۲۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو حمل گر جاوے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر بہشت میں لے جاوے گا جبکہ ثواب سمجھکر صبر کرے۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا خزانہ نیکبخت عورت ہے کہ خاوند اس کے دیکھنے سے خوش ہو جاوے اور جب خاوند کوئی کام بتلاوے تو حکم بجا لاوے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت آبرو تھامے بیٹھی رہے۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی ہیں ایک تو بچے پر خوب شفقت کرتی ہیں دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں **فائدہ** معلوم ہوا کہ عورت میں یہ خصلتیں ہونی چاہئیں آج کل عورتیں خاوند کا مال بڑی بیدردی سے اڑاتی ہیں اور اولاد پر جیسے کھانے پینے کی شفقت ہوتی ہے اس سے زیادہ اس کی عادتیں سنوارنے کی ہونی چاہئیں نہیں تو ادھوری شفقت ہوگی۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کی بول چال خاوند کے ساتھ نرم ہوتی ہے یعنی شرم و حیا کی وجہ سے بدلحاظ اور منہ پھٹ نہیں ہوتیں اور ان کو تھوڑا خرچ دے دو تو خوش ہو جاتی ہیں **فائدہ** معلوم ہوا کہ عورتوں میں شرم و لحاظ اور قناعت اچھی خصلت ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ سے نکاح نہ کرو بلکہ کنواری کی ایک تعریف ہے اور بعضی حدیثوں میں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرنے پر ایک صحابی کو دعا دی ہے۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے تو ایسی عورت بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے **فائدہ** مطلب

---

۱ عن معاذ ابن جبل فی حدیث طویل ثم قال والذی نفس بیدہ ان السقط لیجر امہ بسرہ الی الجنۃ اذا احتسبہ رواہ احمد ۱۲ صفحہ ۱۵۱

۲ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ما یکنز الرجل المرأۃ صالحۃ ان نظر الیہا سرتہ وان امرہا اطاعتہ وان غاب عنہا حفظتہ فی نفسہا ومالہ رواہ ابن ماجۃ ۱۲ صفحہ ۲۶۶

۳ عن عبد الرحمن ابن سالم بن عتبۃ ابن عویر بن ساعدۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالابکار فانہن اعذب افواہا وانتق ارحاما وارضی بالیسیر رواہ ابن ماجۃ ۱۲ صفحہ ۲۶۹

۴ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ اذا صلت خمسہا وصامت شہرہا واحصنت فرجہا واطاعت بعلہا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت رواہ ابو نعیم فی الحلیہ ۱۲ صفحہ ۲۴۸

۵ مقصود یہ ہے کہ یہ خصلتیں جو کنواری عورت کی بیان کی گئیں عمدہ اور قابل تحصیل ہیں اگر بیوہ میں کہیں یہ عادتیں پائی جاویں تو وہ بھی اس اعتبار سے کنواری کے برابر ہے اور جو کوئی کنواری اتفاقاً ان خصائل سے موصوف نہ ہو تو وہ بھی بری شمار ہوگی ۱۲ منہ

یہ ہے کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتیں کرنے کی اس کو ضرورت نہیں جو درجہ ان محنت کی عبادتوں سے ملتا ہے وہ عورت کو خاوند کی تابعداری اور اولاد کی خدمت گزاری اور گھر کے بند و بست میں مل جاتا ہے۔

۹ اور فرمایا[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس عورت کی موت ایسی حالت میں آوے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو وہ عورت بہشت میں جاوے گی۔

۱۰ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو چار چیزیں نصیب ہو گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی دولت مل گئی ایک[1] تو دل ایسا کہ نعمت کا شکر ادا کرتا ہو۔ دوسری[2] زبان ایسی جس سے خدا کا نام لے تیسرے[3] بدن ایسا کہ بلا و مصیبت پر صبر کرے چوتھے[4] بی بی ایسی کہ اپنی آبرو اور خاوند کے مال میں دغا و فریب نہ کرے **فائدہ** یعنی نہ آبرو کھووے نہ مال بے مرضی خاوند کے خرچ کرے۔

۱۱ اور فرمایا[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بیوہ ہو جائے اور خاندانی بھی ہے مالدار بھی ہے لیکن اس نے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کر دیا یہاں تک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہو کر الگ رہنے لگے یا مر مرا گئے تو ایسی عورت بہشت میں مجھ سے ایسی نزدیک ہو گی جیسی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی **فائدہ** اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ کا بیٹھا رہنا زیادہ ثواب ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو بیوہ یہ سمجھے کہ نکاح سے میرے بچے ویران ہو جاویں گے اور اس عورت کو بناؤ سنگار اور نفس کی خواہش سے کچھ مطلب نہ ہو تو اس کا یہ درجہ ہے۔

۱۲ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی عورت کثرت سے نفل نمازیں اور روزے اور خیر خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جاوے گی پھر اس شخص نے عرض کیا کہ فلانی عورت نفل نمازیں اور روزے اور خیر خیرات کچھ زیادہ نہیں کرتی یوں ہی کچھ پنیر کے ٹکڑے دے دلا دیتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ بہشت میں جاوے گی۔

[1] عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرءۃ ماتت و زوجہا عنہا راض دخلت الجنۃ ۱۲ رواہ الترمذی ص ۲۸۱ مشکوۃ

[2] وعن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وامرءۃ سفعاء الخدین کہاتین یوم القیمۃ واومأ یزید بن زریع الی الوسطی والسبابۃ امرءۃ آمت من زوجہا ذات منصب وجمال حبست نفسہا علی یتاماہا حتی بانوا او ماتوا رواہ ابو داؤد صفحہ ۴۲۳ مشکوۃ۔

[3] وعن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ان فلانۃ تذکر من کثرۃ صلوتہا وصیامہا وصدقتہا غیر انہا تؤذی جیرانہا بلسانہا قال ہی فی النار قال یا رسول اللہ فان فلانۃ تذکر قلۃ صیامہا وصدقتہا وصلوتہا وانہا تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذی بلسانہا جیرانہا قال ہی فی الجنۃ رواہ احمد ۱۲ مشکوۃ ص ۲۴۵ عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی

۱۳ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس کے ساتھ دو بچے تھے ایک کو گود میں لے رکھا تھا دوسرے کی انگلی پکڑے ہوئے تھی آپ نے دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں اول پیٹ میں بچے کو رکھتی ہیں پھر جنتی ہیں پھر اُن کے ساتھ کس طرح محبت اور مہربانی کرتی ہیں اگر ان کا برتاؤ خاوندوں سے بُرا نہ ہوا کرتا تو ان میں جو نماز کی پابند ہوتی بس بہشت ہی میں چلی جایا کرتی۔

دوسری فصل کنز العمال[1] کے ترغیبی مضمون میں

حدیث ۱ ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) کیا تم اس بات پر راضی نہیں (یعنی راضی ہونا چاہیئے) کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اُس سے راضی ہو تو اُس کو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری[2] کرنے والے کو اور جب اس کو دردزہ[3] ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان مخفی[4] رکھا گیا ہے اس کی خبر نہیں پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اس کے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اس کی پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں چوستا جس میں اس کو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ کے سبب اس کو رات کو جاگنا پڑے اس کو راہ خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے اے سلامت (یہ نام ہے حضرت ابراہیمؑ صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا وہی اس حدیث کی راوی ہیں آپ اُن سے فرماتے ہیں) تم کو معلوم ہے میری اس سے کون عورتیں مراد ہیں جو (باوجودیکہ) نیک ہیں ناز پروردہ[5] ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کرنے والی ہیں۔ اُس شوہر کی ناقدری نہیں کرتیں (الحسن[6] بن سفیان طس وابن عساکر عن سلامۃ حاضنۃ السید ابراہیم)۔

حدیث ۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے شوہر کے گھر

عہ از ابن ماجہ ۱۲

[1] کنز العمال حدیث کی ایک کتاب کا نام ہے ۱۲

[2] شب بیداری رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے جاگنا ۱۲

[3] دردزہ بچہ پیدا ہونے کے وقت جو درد ہوتا ہے ۱۲

[4] مخفی کے معنی چھپوان ۱۲

[5] ناز پروردہ کے معنے نازوں کی پالی ہوئی ۱۲

[6] یعنی حسن بن سفیان نے اس کو روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے سلامۃ سے جو سید ابراہیم ابن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دائی کھلائی تھیں ۱۲ محشی غفرلہ۔

میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت و مقدار مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے بسبب اس کے خرچ کرنے کے اور اس کے شوہر کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے بوجہ اُس کے کمانے کے اور خزانچی دار کو بھی اُسی کی برابر ملتا ہے کسی کے سبب کسی کا اجر گھٹتا نہیں (ق عن عائشہ رض)

ف پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہوں گی۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو! تمہارا جہاد حج ہے (خ عن عائشہ رض) ف دیکھئے ان کی بڑی رعایت ہے کہ ان کو حج کرنے سے جس میں جہاد کے برابر دشواری بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ سب سے زیادہ مشکل عبادت ہے۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (جب تک علی الکفایہ رہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ کی ہمراہی (طص عن ابی قتادہ) ف پھر دیکھئے گھر بیٹھے ان کو کتنا ثواب مل جاتا ہے۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیبیوں کو ساتھ لے کر حج فرمایا تو ارشاد ہوا کہ تمہیں یہ حج تو کرلیا پھر اس کے بعد بوریوں پر بھی بیٹھی رہنا (حم عن ابی ہریرۃ)

ف مطلب یہ کہ بلا ضرورت[عہ] شدیدہ سفر نہ کرنا۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اُس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے (ق عن علی)

ف. مطلب یہ کہ شوہر سے محبت کرنے اور اس کی منت سماجت[عہ] کرنے کو خلاف شان نہ سمجھے جیسی مغرور عورتیں ہوتی ہیں۔

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی مردوں ہی کے اجزاء ہیں (حم عن عائشہ) ف چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا علیہا السلام کا پیدا

۱؎ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ کان لہا اجرہا بما انفقت ولزوجہا اجرہ بما کسب وللخازن مثل ذلک لا ینقص بعضہم اجر بعض فیہا متفق علیہ ۱۲۔

۲؎ قلت وفی معناہ عن عائشۃ قالت استاذنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی الجہاد فقال لکن افضل الحج متفق علیہ ۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۲۱

عہ یعنی جبتک کوئی دینی نفع نہ ہو یا سخت ضرورت نہ ہو سفر نہ کرنا۔ ۱۲

عہ یعنی اس کے سامنے عاجزہ کر اس کو راضی رکھنا اگر کوئی واقعہ ہو جائے کسی معاملہ میں کچھ بات جیت ہو جائے تو اپنے آپ کو اس میں نیچا رکھنا اور اگر خاوند خفا ہو جائے تو اس کے آگے ہاتھ جوڑ لینا ۱۲

ہونا مشہور ہے مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی کی طرح ہیں (باستثنائے[1] احکام مخصوصہ) پس اگر ان کے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دلگیری[2] کی بات نہیں جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے وعدہ ہے ان ہی اعمال پر ان سے

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے تحقیق حق تعالیٰ نے عورتوں کے حصہ میں رشک (کا ثواب) لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے پس جو عورت ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے (رشک کی بات پر جیسے شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا) صبر کرے گی اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن مسعود) **ف** دیکھئے ایک ذرا سے ضبط پر کتنا بڑا ثواب ملتا ہے جو مردوں کو کس دشواری سے ملتا ہے۔

حدیث[3] فرمایا رسول[4] اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کاروبار کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے (فر عن ابن عمر) **ف** دیکھئے عورتوں کو راحت پہنچانے کا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے کہ اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا جس کی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچا دے گا۔

حدیث[5] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اس کی طرف نظر کرے تو وہ اس کو مسرور کر دے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنے جان اور مال میں اس کو ناخوش کر کے اس کی کوئی مخالفت نہ کرے (حم ن ک[6] عن ابی ہریرۃ)

حدیث[7] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرماوے پائجامہ پہننے والی عورتوں پر (قط فی الافراد ک فی تاریخہ ہب عن ابی ہریرۃ) **ف** دیکھئے حد الانکہ پائجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے کہ مثل امر طبعی کے ہے پہنا مگر اس میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا لے لی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر۔

حدیث[8] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کی برابر اور نیک کار عورت کی نیک کاری[9] ستر اولیاء اللہ کے عبادت کی برابر

---

[1] یعنی کچھ حکم ایسے بھی ہیں کہ ان میں مرد کے اور ہیں اور عورتوں کے اور جیسا کہ فقہ کی کتابوں سے معلوم ہو سکتا ہے یا اسی بہشتی زیور کے گیارہویں حصہ بہشتی گوہر سے معلوم ہو سکتا ہے ۱۲

[2] دل گیری دل کو پکڑنا ۱۲

[3] قلت دنی معناہ عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم نفقۃ علی اہلہ وہو یحتسبہا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ۔

[4] عن ابی ہریرۃ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای النساء خیر قال التی تسرہ اذا نظر وتطیعہ اذا امر ولا تخالفہ فی نفسہا ولا مالہا بما یکرہ رواہ النسائی ۱۲ مشکوۃ ص ۲۸۳

[5] مطلب یہ ہوا کہ عورت کی برائی اور بدعملی بہت سخت گناہ کا باعث ہے جس طرح اس کی نیکی اور بھلائی بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے ۱۲۔

[6] نیک کاری اچھا اور بھلا کام کرنا ۱۲۔

[7] اسنادہ صحیح ۱۲ منہ۔

برابر ہے (ابوالشیخ عن ابن عمر) **ف** دیکھیے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب یہ رعایت نہیں عورتوں کی تو کیا ہے۔

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں گرہستی کا کام کرنا جہاد کرنے والوں کے جہاد کے رتبہ کو پہنچتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (ع عن انس)

ف دیکھا انتہا ہے اس عنایت کی۔

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی کمرو کے بارہ میں پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو (ز عن انس)

ف دیکھیے شوہر سے محبت کرنا ایک خوشی ہے نفس کی مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے

حدیث ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک بی بی ہے میں جب اس کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجکو رخصت دیکھتی ہے تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمھاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے آپ نے (یہ سنکر) فرمایا کہ اس عورت کو خبر کردو کہ وہ اللہ کے کام کرنے والوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اس کو جہاد کرنے والے کا نصف ثواب ملتا ہے (الخرائطی عن عبداللہ الوصابی) **ف** دیکھیے شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اس کو کتنا بڑا ثواب مل گیا۔

حدیث اسماء بنت یزید الانصاریہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ آپ کے پاس آئی ہوں (وہ عرض کرتی ہیں) کہ مرد جمعہ اور جماعات اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج وعمرہ وحفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے آپ نے فرمایا تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کردے کہ تمھارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جوئیاں رہنا اور شوہر کی موافق مرضی کا اتباع کرنا یہ ان سب اعمال کے برابر ہے (ک عن اسماء)

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنی حالت حمل سے لے کر بچہ جننے

۱؎ یعنی ابوالشیخ نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ روایت کنز العمال میں ہے ۱۲۔

۲؎ انصار یہ مدینہ کی رہنے والی عورت جس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی اعزاز کی ہو ۱۲

۳؎ فرستادہ فارسی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی بھیجی ہوئی ۱۲

۴؎ نماز میں جماعت کے ساتھ اور عیادت مریض کی معنی بیمار پرسی یعنی اس کا حال پوچھنا اور حضور جنازہ بمعنے جنازہ میں حاضر ہونے کے ۱۲۔

۵؎ یعنی اسلامی ملک جہاں ختم ہوتا ہے اور کفار کا ملک وہاں سے ملا ہوا ہے اس مقام پر سپاہی بن کر رہنا کہیں کافر چڑھائی نہ کر بیٹھیں ۱۲

۶؎ جویاں کے معنی طلبگار ڈھونڈھنے والی اور تلاش کرنے والی ۱۲۔

اور دودھ چھڑانے تک (فضیلت و ثواب میں) ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنے والا (جس میں ہر وقت مجاہدہ کے لئے تیار رہتا ہے اور اگر اس درمیان میں مرجاوے تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن عمر)

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہی مضمون ہے جو اس فصل کی سب سے اول حدیث کا بس اتنا فرق ہے کہ دودھ پلانے پر یہ) فرمایا جب وہ عورت دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دیدی پھر جب دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اس کے کندھے پر (شاباشی سے ہاتھ) مارتا ہے اور کہتا ہے کہ (پچھلے گناہ سب معاف ہوگئے) اب آگے جو کرے از سر نو کریگا (اُن میں جو گناہ کا کام ہوگا وہ آئندہ لکھا جاوے گا اور مراد اس سے صغیرہ گناہ ہیں مگر صغائر کا معاف ہوجانا کیا تھوڑی بات ہے)

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیبیو یاد رکھو کہ تم میں جو نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں جاویں گی پھر (جب شوہر جنت میں آویں گے تو) اُن عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالہ کر دی جاویں گی سُرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر اور ان کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی (ابو الشیخ عن ابی امامہ) **فا** بیبیو اور کونسی فضیلت چاہئے ہو جنت میں مردوں سے پہلے جا پہنچ گئیں ہاں نیک بن جانا شرط ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں۔

حدیث حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور وہ اپنی ذات میں اُس کے اُس حالت کی نگہبانی کرے اور بناؤ سنگھار ترک کر دے اور اپنے پاؤں کو مقید کر دے اور سامان زینت کو معطل کر دے اور نماز کی پابندی رکھے وہ قیامت کے روز کنواری لڑکی کر کے اٹھائی جاوے گی پس اگر اس کا شوہر

ع یہ حدیث اگر لبند حسن یا صحیح ثابت ہوجاوے تو اس وقت یہ حکم صحیح ہے ۱۲ محشی۔

ع یعنی اِدھر اُدھر فضول نہ پھرے ۱۲۔

ع یعنی چھوڑ دے ۱۲۔

ع لیعنی کافروں سے لڑنے کو ۱۲۔

ع از سر نو یعنی شروع سے ۱۲

ع صغائر صغیرہ کی جمع ہے بمعنی چھوٹے گناہ ۱۲ محشی غفرلہٗ۔

ع یعنی ابو الشیخ نے ابی امامہ سے روایت کیا ۱۲۔

مومن ہوا تو وہ جنت میں اسی کی بی بی ہوگی اور اگر اس کا شوہر مومن نہ ہوا مثلاً خدانخواستہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مرا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کا نکاح[1] کسی شہید سے کردے گا (ابن ماجہ بسندہ حسن)

حدیث ۲۱ ابوالدرداء سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھکو وصیت کی میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ خرچ کیا کر اپنی وسعت سے اپنے اہل خانہ پر الخ۔ (ابن جریر) **ف** جو لوگ باوجود وسعت[2] کے بی بی کے خرچ میں تنگی کرتے ہیں وہ ذرا اس حدیث کو دیکھیں۔

حدیث ۲۲ مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ کار نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جاوے کہ نہ اس کی پروا رہے کہ اس نے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اس کا خیال رہے کہ بھوک کی آگ کس چیز سے بجھائی (الدینوری) **ف** جو لوگ اپنی تن پروری و تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بے پروا رہتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں بقول سعدیؒ ؎

ببیں آں بے حمیت را کہ ہرگز	نخواہد دید روی نیک بختی
تن آسانی گزیند خویشتن را	زن و فرزند بگذارد بہ سختی

اضافات از مشکوٰۃ

حدیث ۲۳ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں (میری) وصیت بھلائی کرنے کی قبول کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں الخ متفق علیہ **ف** یعنی اس سے راستی و درستی کامل کی توقع مت رکھو اس کی کج فہمی[3] پر صبر کرو دیکھئے عورتوں کی کس قدر رعایت کا حکم ہے۔

حدیث ۲۴ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مؤمن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بی بی سے)

---

[1] کیونکہ مومن کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائے گا اور شہید سے نکاح ہوگا کسی معمولی درجہ کے مومن سے نہ ہوگا کیونکہ شہید کا رتبہ بہت بڑا ہے یہاں تک کہ کوئی شخص مرنے کے بعد یہ نہیں چاہے گا کہ وہ دنیا میں دوبارہ آوے اگرچہ اس کو ساری دنیا اور اس کی ساری چیزیں دیدی جاویں بجز شہید کے کہ وہ وہاں کا عیش و آرام دیکھکر یہ آرزو کرے گا کہ پھر دنیا میں لوٹ کر آوے اور دس دفعہ شہید ہو۔ ۱۲ از مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۳۱ تو اس سے یہ سمجھ میں آیا کہ ایسی پاکدامن عورت کا بہت بڑا رتبہ ہوگا یہ حدیث جو کتاب میں لکھی ہے اس کی سند حسن ہے یعنی معتمد ۱۲ منہ غفرلہ

[2] عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا بالنساء خیرا فانہن خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء متفق علیہ ۱۲۔

[3] وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرک مومن مومنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر رواہ مسلم ۱۲۔

عہ یعنی جتنی اپنے اندر خرچ کرنے کی گنجائش ہو اتنا خرچ کرے ۱۲

عہ یعنی اس کی ٹیڑھی سمجھ اور کم سمجھی ۱۲۔

بغض نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا روایت کیا اس کو مسلم نے **ف** یعنی یہ سوچکر صبر کرلے۔

حدیث عبداللہ بن زمعہ[۱] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو غلام کی طرح (بیدردی سے) نہ مارنا چاہیئے اور پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے الخ متفق علیہ **ف** یعنی پھر مروت کیسے گوارا کرے گی۔

حدیث حکیم بن معاویہ[۲] اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمپر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھاوے اس کو بھی کھلاوے اور جب تو کپڑا پہنے اس کو بھی پہناوے اور اس کے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی کے اندر رہ کر چھوڑی جاوے روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر اس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جاوے اور گھر کی بات باہر نہ کہے۔

حدیث ابوہریرہؓ[۳] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مومن ہیں مگر ایمان کا کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھے ہوں روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس کو حسن صحیح کہا ہے **ف** یہ فصل ثانی کی (۲۷) حدیثیں ہیں اور فصل اول میں تیرہ تھیں سب ملاکر چالیس ہوگئیں گویا یہ مجموعہ فضیلت فضائل نساء کی ایک چہل حدیث ہے۔

تیسری فصل بہشتی زیور کے ترہیبی مضمون میں

عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت قرآن اور حدیث سے

جب ہم نیک بیبیوں کی خصلتیں[۴] بتلا چکے تو مناسب معلوم ہوا کہ بعضے عیب جو عورتوں میں پائے جاتے ہیں اور ان سے نیکی میں کمی آجاتی ہے ان عیبوں پر جو اللہ و رسول نے خاص کر عورتوں کو انتظام یا نصیحت فرمائی ہے اُن کا خلاصہ بھی لکھدیں تاکہ ان عیبوں سے نفرت[۵] کھاکر بچیں جس سے پوری نیکی قائم رہے۔

۵ - یعنی عادتیں ۱۲ ۵ نفرت کے معنی کسی چیز کو بُرا سمجھکر اس سے الگ رہنا ۱۲۔

۱ عن عبداللہ ابن رفعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد احدکم امرأتہ الخ
۲ ہو مروی عن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ ۱۲
۳ ہو مروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ صفحہ ۲۸۰ و صفحہ ۲۸۱ و صفحہ ۲۸۲ ۱۲
عاجز محمد حیات عفرلہ۔
۴ مثلاً نوّوں پر لعن طعن اللہ بہ گوئی اور خاوند کی نافرمانی اور لڑائی کھڑی کرنا اور رسوم جاہلیت کی پابندی وغیرہ ۱۲ محشی عفرلہ ولاسلافہ۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن بیبیوں میں آثار سے تم کو معلوم ہو کہ یہ کہنا نہیں مانتیں تو اول ان کو نصیحت کرو اور اس سے نہ مانیں تو ان کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دو اور اس پر نہ مانیں تو ان کو مارو اس کے بعد اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو ان کو تکلیف دینے کے لئے بہانہ مت ڈھونڈھو **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کا کہنا نہ ماننا بہت بری بات ہے۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر مت رکھو جس میں زیور وغیرہ کی غیر مرد کو خبر ہو جاوے **فائدہ** باجے دار زیور تو پہننا بالکل درست نہیں اور جس میں باجہ نہ ہو ایک دوسرے سے لگ کر بج جاتا ہو اس میں یہ احتیاط ہے اور سمجھو کہ جب پاؤں میں جو ایک چیز ہے اس کی آواز کی اتنی احتیاط ہے تو خود عورت کی آواز اور اس کے بدن کھلنے کی تو کتنی تاکید ہوگی۔

حدیثوں کا مضمون

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو میں نے تمکو دوزخ میں بہت دیکھا ہے عورتوں نے پوچھا اس کی کیا وجہ آپ نے فرمایا تم مار پھٹکار سب چیزوں پر بہت ڈالا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو اور اس کی دی ہوئی چیز پر بہت منہ بناتی ہو

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بی بی نے بخار کو برا کہا آپ نے فرمایا بخار کو برا مت کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت اگر توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کی جاوے گی کہ اس کے بدن پر کرتے کی طرح ایک روغن لپٹا جاوے گا جس میں آگ بڑی جلدی لگتی ہے اور کرتے ہی

۱؎ والتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن فان اطعنکم فلا تبغوا علیہن سبیلا ۱۲ ۲؎ ایک اور حدیث میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مار پھٹکار ڈالنے والے قیامت کے دن نہ لوگ ان کے مومن ہونے کی گواہی دیں گے اور نہ ان کی شفاعت کرائیں گے ۱۲ اس کو مسلم نے روایت کیا اور ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی آدمی یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو جائیں تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ہوا کو برا بھلا کہا کچھ تیز چل رہی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا کہنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ تو حکم کی تابعدار ہے ایسی چیز کو لعنت کرنا جو لعنت کی اہل نہ ہو خود ملعون ہونا ہے ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۲

عہ مارنے سے تھوڑا سا مارنا مراد ہے ۱۲ محشی۔ عہ از مشکوٰۃ شریف ۱۲ عہ یعنی کہتی ہے فلانے پر خدا کی مار پھٹکار ۱۲ منہ

کی طرح تمام بدن میں خارش بھی ہو گی یعنی اُس کو دو تکلیفیں ہوں گی خارش سے تمام بدن نوچ ڈالے گی اور دوزخ کی آگ لگے گی وہ الگ۔

اور[۲] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے مسلمان عورتو کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے چاہے بکری کی کھُری ہی کیوں نہ ہو

فائدہ بعضی عورتوں میں یہ عادت بہت ہوتی ہے کہ دوسرے کے گھر کی آئی ہوئی چیز کو ناک مارا کرتی ہیں طعنے دیا کرتی ہیں۔

اور[۳] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا تھا اس نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا تھا نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا یوں ہی تڑپ تڑپ کر مر گئی

فائدہ۔ اسی طرح جانور پال کر اس کے کھانے پینے کی خبر نہ لینا عذاب کی بات ہے۔

اور[۴] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مرد اور عورت ساٹھ برس تک خدا کی عبادت کرتے ہیں پھر موت کا وقت قریب آتا ہے تو خلاف شرع وصیت کر کے دوزخ کے قابل ہو جاتے ہیں۔

فائدہ جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے یوں کہہ مرتے ہیں دیکھو میری چیز میرے توامہ کو دیجو بھائی کو نہ دیجو یا فلانی بیٹی کو فلانی چیز دوسری بیٹی سے زیادہ دیجو یہ سب حرام ہے وصیت اور میراث کے مسئلے کسی عالم سے پوچھکر اُس کے موافق عمل کرے کبھی اس کے خلاف نہ کرے۔

اور[۵] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح نہ ملے کہ اپنے خاوند کے سامنے اس کا حال اسطرح کہنے لگے جیسے وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

اور[۶] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آپ کی دو بیبیاں بیٹھی تھیں ایک نابینا صحابی[ف] آنے لگے آپ نے دونوں کو پردے میں ہو جانے کا حکم دیا دونوں نے تعجب سے عرض کیا وہ تو اندھے ہیں آپ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو تم تو ان کو دیکھتی ہی ہو۔

اور[۷] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں کچھ تکلیف

---

[۲] عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تہادوا فان الہدیۃ تذہب وجغر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو شق فرسن شاۃ رواہ الترمذی مشکوۃ صفحہ ۴۱۶

[۳] جس طرح جانور کی بھوک پیاس کے وقت خبر لینا بڑے ثواب کی بات ہے حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت فاسقہ نے ایک کتے کو کنوئیں کے پاس پیاسا تڑپتا جیبھ نکالتے دیکھا اس کو اور کچھ تو نہ ملا اس نے اپنے پاؤں سے موزہ نکال کر اس میں پانی بھر کر پلایا تو اس عمل کو خدا تعالیٰ نے قبول فرما کر اس کو جنت میں بھیجدیا ۱۲ منہ غفرلہ

[۴] عن معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تؤذی امرأۃ زوجہا فی الدنیا الا قالت زوجتہ من الحور العین لا تؤذیہ قاتلک اللہ فانما ہو عندک دخیل یوشک ان یفارقک الینا رواہ الترمذی مشکوۃ صفحہ ۲۸۱

[۵] عہ مقصود یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی ہدیہ خوشی سے قبول کر لینا چاہیئے کیونکہ کام کا تو ہے ہی اور خدا تعالیٰ کی نعمت لعلہ اسمیں مسلمان کی دلداری ہے اور کھُری کا ذکر مبالغہ کیلئے ہے یہ غرض نہیں ہے کہ کھُری بھی ہدیہ دیجائے اور وہ قبول کی جائے خوب سمجھ لو ۱۲ منہ

دیتی ہے تو بہشت میں جو حور اس خاوند کو ملے گی وہ کہتی ہے کہ خدا تجھے غارت کرے وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلدی ہی تیرے پاس سے ہمارے پاس چلا آوے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی دوزخی عورتوں کو نہیں دیکھا یعنی میرے زمانے سے پیچھے ایسی عورتیں پیدا ہوں گی کہ کپڑا پہنے ہوں گی اور ننگی ہوں گی یعنی نام کو بدن پر کپڑا ہوگا لیکن کپڑا باریک اس قدر ہوگا کہ تمام بدن نظر آوے گا اور اترا کر بدن کو مٹکا کر چلیں گی اور بالوں کے اندر موباف یا کپڑا دے کر بالوں کو لپیٹ کر اس طرح باندھیں جس میں بال بہت سے معلوم ہوں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے ایسی عورتیں بہشت میں نہ جاویں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نصیب نہ ہوگی **فائدہ** یعنی جب پرہیزگار بیبیاں بہشت میں جانے لگیں گی ان کو ان کے ساتھ جانا نصیب نہ ہوگا پھر چاہے سزا کے بعد ایمان کی برکت سے چلی جاویں۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت سونے کا زیور دکھلاوے کو پہنے گی اسی سے اس کو عذاب دیا جاوے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف رکھتے تھے ایک آواز سنی جیسے کوئی کسی پر لعنت کر رہا ہو آپ نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلانی عورت ہے کہ اپنی سواری کی اونٹنی پر لعنت کر رہی ہے وہ اونٹنی چلنے میں کمی یا شوخی کرتی ہوگی اس عورت نے جھلا کر کہدیا ہوگا تجھے خدا کی مار جیسا عورتوں کا دستور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس عورت کو اور اس کے اسباب کو اس اونٹنی پر سے اتار دو یہ اونٹنی تو اس عورت کے نزدیک لعنت کے قابل ہے پھر اس کو کام میں کیوں لاتی ہے **فائدہ** خوب سزا دی۔

تمام شد رسالہ کسوۃ النسوۃ

عد اور تمام زیور کا یہی حکم ہے خواہ چاندی کا ہو یا اور کسی چیز کا ہو اور اگر کوئی کپڑا اس نیت سے پہنے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

عہ۔ از ابو داؤد ۱۲

ل یعنی اوس زیور کو گرم کر کے داغ دیئے جائیں گے یا اسی طرح کے نیز آگ ہی کے ہوں گے جن سے اس کو جلایا جائے گا جس طرح اس زیور اور روپیہ پیسہ کے داغ دیئے جائیں گے جس کی اس کے مالک نے زکوۃ ادا نہیں کی ہوگی قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ہے یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۱۲ منہ عفرلہ

م حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کوئی بندہ کسی چیز پر لعنت اور پھٹکار ڈالتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کو اوپر نہیں جانے دیا جاتا پس وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کو زمین کے اندر جانے نہیں دیا جاتا پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے تو جب ادھر بھی راستہ نہیں پاتی تو اسی طرف لوٹا دی جاتی ہے کہ جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ اس کی اہل ہوتی ہے تو خیر ورنہ کہنے والے کی یعنی لعنت ڈالنے والے کی ہی طرف لوٹا دی جاتی ہے ۱۲ از ابو داؤد مشکوۃ شریف صد ۴۱۳ محشی عفرلہ۔

آگے بقیہ ہے بہشتی زیور حصہ ہشتم کے مضمون کا ؎

ان دونوں مضمونوں یعنی تعریف اور نصیحت میں یہاں پانچ آیتیں اور پچیس حدیثیں لکھی گئیں اور اس حصّے کے شروع میں ہم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک عادتیں بہت سی لکھدی ہیں جن کی ہر وقت کے برتاؤ میں ضرورت ہے اور اس سے پہلے سات حصّوں میں ہر طرح کی نیکی اور ہر طرح کی نصیحت تفصیل سے لکھ دی ہے جس کا دھیان رکھو اور عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں بڑے بڑے درجے پاؤ گی ورنہ خدا پناہ میں رکھے بُری عورتوں کا بُرا حال ہوگا اگر قرآن و حدیث سمجھنے کے قابل کبھی ہو جاؤ تو بہت سے قصّے ایسی بد دین اور بد ذات اور بد عقیدہ اور بد عمل عورتوں کے تم کو معلوم ہوں گے، اللہ ہمارا تمھارا نیکوں میں گذر اور اُن ہی میں خاتمہ امد اُن ہی میں حشر کرے۔

؎ یعنی اصل حصہ میں اور نہ رسالہ کسوۃ کی روایات ملا کر تو بہت حدیثیں یعنی باون ہوگئیں ۱۲ منہ۔

تمّت

بہشتی جوہر

ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور حصہ ہشتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے اور پاکیزہ شمائل اور آپؐ کی عادتوں کا بیان

بیہقیؒ[1] نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے کہ آپ سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے اور نہ بہت لمبے تھے نہ پستہ قد تھے۔

ابن سعدؒ[2] نے اسمٰعیلؒ بن عیاش سے بطریق صحیح مرسلؑ روایت کی ہے کہ آپ سب سے زیادہ لوگوں کی ایذاء پر صبر فرماتے تھے۔

ترمذیؒ[3] نے ہند بن ابی ہالہؓ سے ایک بڑی حدیث بسند حسن آپ کے شمائل میں روایت کی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ آپ جب چلنے کے لئے پاؤں اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اکھڑتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے کہ آگے کو جھک پڑتا اور تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے چلتے میں گویا کسی بلندی سے پستی میں اتر رہے ہیں جب کسی کروٹ کی طرف کی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پورے پھر کر دیکھتے (یعنی کن انکھیوں سے دیکھنے کی عادت نہ تھی)

تنبیہ۔ یہ تمام شمائل عزیزی شرح جامع صغیر سے نقل کئے گئے ہیں اور ترجمہ بالحاصل کیا گیا ہے مگر لفظی رعایت بھی ملحوظ رکھی گئی ہے ۱۲ منہ۔ عہ۔ یہ حدیث کی ایک قسم ہے ۱۲ منہ۔

[1] قال البراء بن عازب ما رایتہ من ذی لمۃ سوداء فی حلۃ حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابوہریرۃ ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ الخ ۱۲ نور الیقین صفحہ ۳۰۱۔

[2] قالت عائشۃ ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتصرا من مظلمۃ ظلمہا قط ما لم تکن حرمۃ من محارم اللہ الخ حوالہ بالا۔

[3] اذا زال زال قلعا یخطو کتفیا ویمشی ہونا ذریع المشیۃ اذا مشی کانما ینحط من صبب واذا التفت التفت جمیعا خافض الطرف نظرہ الی الارض اکثر من نظرہ الی السماء جل نظرہ الملاحظۃ یسوق اصحابہ یبدء من لقی بالسلام ۱۲ شمائل ترمذی۔

نگاہ نیچی رکھتے زمین کی طرف آپ کی نظر بہت زیادہ رہتی تھی بہ نسبت آسمان کے اور صحابہ کے پیچھے آپ چلا کرتے تھے عموماً عادت آپ کی گوشۂ چشم سے دیکھنے کی تھی (مطلب یہ کہ غایت حیا سے پورا سر اٹھا کر نگاہ بھر کر نہ دیکھتے جو آپ کو ملتا تھا پہلے آپ ہی اس کو سلام کرتے تھے۔

ابوداؤد نے حضرت جابرؓ سے روایت[ع] کی ہے کہ آپ کے کلام میں ترتیل ہوتی تھی (یعنی آپ ٹھیر ٹھیر کر بات چیت فرماتے تھے تاکہ مخاطب اچھی طرح سمجھ لے لیکن نہ اس قدر ٹھیر ٹھیر کر جس سے مخاطب گھبرا جائے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ایک بات کو تین[ل] بار فرمایا کرتے تھے غرض یہ ہے کہ آپ کلام کو نہایت عمدہ طریق سے ادا فرماتے تھے جیسا موقع ہوتا تھا اس کا لحاظ فرماتے تھے بعضے مخاطب خوش فہم اور جلدی سمجھنے والے ہوتے ہیں وہاں پر ایک بات کو چند بار لوٹانا نامناسب ہے اور بعضے مخاطب دیر میں بات کو سمجھتے ہیں ان کو کئی بار سنانا مناسب ہے اور جہاں ہر قسم کے لوگ ہوں وہاں تین بار بات کو لوٹانا مناسب ہے اس لئے کہ بعضے اعلیٰ درجہ کے فہیم ہوتے ہیں وہ اول دفعہ ہی سمجھ لیں گے اور بعض اوسط درجہ کی سمجھ رکھتے ہیں وہ دو بار میں سمجھ لیں گے اور بعضے غبی[ع] ہوتے ہیں وہ تین بار میں بخوبی سمجھ لیں گے اور اگر کہیں اس مقدار سے بھی زیادہ حاجت ہو تو خوش اخلاقی کی بات یہ ہے کہ اس سے بھی دریغ[ل] نہ کرے خوب سمجھ لو اصل تو یہ ہے کہ خوش اخلاقی اور قواعد کی پابندی کا اعلیٰ مرتبہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا نہ کسی کو پہلے میسر ہوا اور نہ آئندہ میسر ہو اور باوجود قواعد انتظامیہ کی پابندی کے خوش اخلاقی کا برتاؤ بہت بڑا کمال ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارک تھی کہ آپ اس کام میں جس کو خود انجام دیتے تھے خوب اچھی طرح قواعد کی پابندی فرماتے تھے اور دوسروں سے جو ان امور میں غلطی اور کوتاہی ہوتی تھی تو زجر نفرماتے ہاں ان کی اصلاح کی غرض سے باقاعدہ اور

[ع] اس کی عبارت یہ ہے عن جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل و ترسیل رواہ ابوداؤد ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۲۰۔

[ع] غبی کند ذہن جو بات کو دیر میں سمجھیں ۱۲

[ل] یعنی اتنی ہی مرتبہ کہے کہ جتنی مرتبہ کی حاجت ہے ۱۲ مخشی غفرلہٗ۔

[ل] اس کی توضیح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے ہو سکتی ہے کہ انھوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم لگاتار بات نہیں کیا کرتے تھے جس طرح تم لوگ کرتے ہو بلکہ اس طرح بات کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا گنے تو گن سکے ۱۲۔ بخاری و مسلم۔

نرمی سے نصیحت فرما دیتے تھے یہی طریقہ متبعین سنت کو اختیار کرنا چاہیئے کہ قواعد انتظامیہ کی پابندی اور خوش اخلاقی کی عادت اختیار کریں اور دوسروں کو بھی رغبت دلاویں مگر محض اپنے نفس و غضب کی شفاء کے لئے دوسروں کی کوتاہی کی گرفت نہ کریں ہاں ان کی اصلاح کی غرض سے اگر ضرورت ہو تو سختی بھی محمود ہے خوب سمجھ لو) ابوداؤد نے حضرت عائشہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام جدا جدا ہوتا تھا جو شخص اس کو سنتا خوب سمجھ لیتا۔

بیہقیؒ نے حضرت عائشہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بری عادتوں سے زیادہ جھوٹ ناگوار ہوتا تھا۔

بیہقی اور ابوداؤد اور نسائی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ[1] کو سب کپڑوں میں بہت محبوب یمنی چادر تھی جس میں کئی رنگ ہوتے ہیں (اور عزیزی نے ابن رسلان سے اس کپڑے کے پسندیدہ ہونے میں یہ حکمت نقل کی ہے کہ وہ بہت زینت کا کپڑا نہیں ہے یعنی سادہ ہوتا ہے اور وہ میلا بھی کم ہوتا ہے سبحان اللہ کیا شان مبارک تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ اپنی ذات مقدسہ کو دنیا میں مسافر سمجھتے تھے نہ دنیا کی رونق سے تعلق تھا نہ اس کے مزخرفات[2] کی طرف توجہ تھی مسلمانو تمکو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ بقدر ضرورت ایسے کپڑے پہن لیا کرو جس سے ستر ڈھک جاوے اور جو سادے ہوں اور میلے کم ہوں تاکہ ان کی زینت خدا تعالےٰ کی طرف توجہ رکھنے سے مانع نہ ہو اور جلدی جلدی صاف کرنے کی حاجت نہ ہو کہ اس میں وقت زیادہ صرف ہوتا ہے۔ اور بعضی روایتوں میں سفید کپڑوں کی بھی تعریف آئی ہے[3])

بخاریؒ اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عبادت زیادہ محبوب تھی جو ہمیشہ ادا[4] ہو سکے (یعنی نوافل وغیرہ اس قدر پڑھنے چاہئیں جن کو نباہ سکے یہ نہیں کہ ایک دن تو سب کچھ کر لیا دوسرے دن کچھ بھی نہیں تھوڑی عبادت جو ہمیشہ ہو سکے وہ اس سے بہتر ہے کہ بہت عبادت کی جاوے مگر کبھی ہو اور کبھی ناغہ ہو جاوے جیسا کہ بسند صحیح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوا ہے)۔

[1] عن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ قال کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہ الحبرۃ ۱۲ شمائل ترمذی فی باب ما جاء فی لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

[2] یعنی دنیا کی سجاوٹ کی چیزوں کی طرف ۱۲۔

[3] یعنی اگرچہ تھوڑی ہوا ہی لئے آپ نے فرمایا ہے کہ خیر العمل ما دیم علیہ یعنی بہتر عمل وہ ہے جو تھوڑا ہو مگر ہمیشہ ہوتا رہے اور جو عمل کبھی کیا جائے اور کبھی ناغہ ہوتا ہو وہ بہتر نہیں چاہے زیادہ ہی ہو ۱۲ منہ غفرلہ۔

ابن السنی[۹] وغیرہ نے مرسلاً بسند حسن لغیرہ مجاہد[۱] سے روایت کی ہے کہ آپ کو بکری کے گوشت میں اس کا اگلا حصہ زیادہ پسند تھا۔

حاکم[۱۰] وغیرہ نے بسند حسن لغیرہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت[۲] کی ہے کہ پینے کی چیزوں میں آپ کو ٹھنڈا اور میٹھا[۱] پانی زیادہ محبوب تھا۔ ابو نعیم نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ آپ کو پینے کی چیزوں میں دودھ بہت زیادہ پسند تھا۔

ابن السنی[۱۱] اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کو شہد کا شربت[۱] پینے کی چیزوں میں بہت زیادہ محبوب تھا۔

ابو نعیم[۱۲] نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام سالن سے زیادہ سرکہ محبوب تھا۔

مسلم[۱۳] نے حضرت انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کو پسینہ زیادہ آتا تھا (اور عزیزی میں ہے کہ حضرت ام سلیم رضؓ جناب رسول مقبول کے پسینہ کو اکٹھا کر لیتی تھیں اور دوسری خوشبوؤں میں ملا لیتی تھیں کیونکہ وہ پسینہ خوشبودار ہوتا تھا اور یہ روایت مسلم میں ہے)

حضرت جابر رضؓ سے مسلم[۱۴] نے روایت کی ہے کہ آپ کی داڑھی مبارک کے بال زیادہ تھے۔

ابن عدی[۱۵] وغیرہ نے حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ میوہ جات میں آپ کو خربوزے[۱] اور خربزہ زیادہ محبوب تھا۔

ابو نعیم[۱۶] نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ کو شانہ کا گوشت اور جگہ کے گوشت سے زیادہ محبوب تھا۔

امام احمد[۱۷] اور نسائی نے بسند صحیح حضرت ابو واقد سے روایت کی ہے کہ جب آپ امام ہوتے تھے تو نماز بہت مختصر پڑھتے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو بہت طویل پڑھتے تھے (آپ مقتدیوں کے ساتھ اس لیے مختصر نماز پڑھتے تھے کہ ان کو تکلیف نہ ہو اور تنہا اس لیے تطویل[۱] فرماتے تھے کہ نماز آپ کی آنکھ کی ٹھنڈک تھی اس میں آپ کو چین ہوتا تھا اور اس سے بڑھکر

۱ عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع ۱۲ شمائل۔

۲ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان احب الشراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد ۱۲ عن ابن عباس قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وخالد بن الولید علی میمونۃ فی اخیرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شی بحجری مکان الطعام والشراب غیر اللبن ۱۲ شمائل نہدی کی ماجاء فی صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳ عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل البطیخ بالرطب ۱۲۔

۴ تطویل کے معنی لمبا کرنا یعنی قرأت لمبی کرنا اور سجدہ و رکوع بھی لمبا کرنا وغیرہ ۱۲ عن انس قال ما صلیت وراء امام قط اخف صلوۃ ولا اتم صلوۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان کان لیسمع بکاء الصبی فیخفف مخافۃ ان تفتن امہ متفق علیہ ۱۲۔

۱ یعنی وہ پانی جو کھاری نہ ہو ۱۲ منہ۔

۲ ولفظہ کان احب الشراب الیہ العسل (ای الممزوج بالماء کما قیدہ بہ فی روایۃ قالہ العزیزی ولم یسند تلک الروایۃ ۱۲ منہ

کیا چین ہوگا کہ محبوب حقیقی کے سامنے عاجزانہ کھڑا ہو کر اس سے التجا کرے اور اس اختصار اور تطویل کی مقدار اور حدیثوں میں تفصیل سے وارد ہوئی ہے)۔

امام[۱۸] احمد اور ابو داؤد[۱] نے بسند حسن حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ اس کے داہنے ستون کے سامنے کھڑے ہوتے یا بائیں ستون کے سامنے کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم (یہ طریقہ سنت ہے کہ کہیں جاوے تو دروازے کے مقابل نہ کھڑا ہو داہنے یا بائیں جانب کھڑا ہو اس لئے کہ اس طرح کھڑے ہونے میں کسی کی بے پردگی کا اندیشہ نہیں ہے ہاں اگر دروازہ بند ہو تو دروازے کے سامنے کھڑا ہونا بھی مضائقہ نہیں اور گھر والے کو اپنے آنے کی اطلاع اس طرح کرے کہ السلام علیکم کہے اگر وہ پہلی بار نہ سنے تو دوبارہ پھر بھی کہے خوب سمجھ لو) ابن[۱۹] سعد نے طبقات میں حضرت عکرمہؓ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی شخص آتا اور آپ اس کے چہرے پر بحالی اور خوشی دیکھتے تو اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے (غرض یہ تھی کہ اس کو آپ کے ساتھ اُلفت حاصل ہو)

ابن[۲۰] مندہؒ نے عتبہؓ بن عبد سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ کے پاس کوئی شخص آتا تھا اور اس کا نام ایسا ہوتا جو آپ کو محبوب نہ ہوتا تو اس نام کو بدل دیتے تھے۔

امام[۲۱] احمدؒ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لاتا تھا (تاکہ آپ اس کو موقع پر صرف کر دیں) تو آپ فرماتے تھے اے اللہ فلاں شخص پر رحمت فرما (ہمکو بھی یہ طریقہ برتنا چاہیئے کہ جب کوئی ہمارے ذریعہ سے صدقات تقسیم کرائے یا کسی چندہ میں روپیہ دلائے تو ہم اس کو یہی دعا دیں)۔

حاکم[۲۲] نے حضرت عائشہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب آنحضرت کو کوئی خوشی پیش آتی تھی تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جب ناگواری پیش آتی تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

[۱] عن عبداللہ ابن بسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجهه ولکن من رکنه الایمن والایسر فیقول السلام علیکم السلام علیکم الخ ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۶ محشی غفرلہٗ۔

[۲] عن عبداللہ ابن ابی اوفیٰ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتهم قال اللهم صل علی آل فلان الی آخر الحدیث ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۵۶

[۳] یعنی سب تعریف اس خدا کے واسطے ہے جس کی نعمت سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں ۱۲

[۴] یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے ہر حال میں ۱۲

[۵] قال المناوی وذلک لان الدور یومئذ لم یکن لها ستور ۱۲ منہ

۲۳ امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب لونڈی غلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں (جہاد میں) آتے تھے تو آپ سب گھر والوں کو بانٹ دیتے تاکہ ان گھر والوں میں باہم تفریق نہ ہو جاوے (یعنی اگر کسی کو ملے اور کسی کو نہ ملے تو اندیشہ ہے کہ ان لوگوں میں باہم رنجش پیدا ہو جاوے۔ یہی طریق ہم لوگوں کو اختیار کرنا چاہیئے کہ جب کوئی چیز تقسیم کریں تو ہر موقع پر اس کا خیال رکھیں کہ ایسا طریق نہ اختیار کریں جس سے باہم لوگوں میں رنجش پیدا ہو اور کوئی مفسدہ پیدا ہو خواہ برادری میں تقسیم کی جاوے یا اہل و عیال میں یا شاگردوں و مریدوں میں خطیب ۲۴ نے حضرت عائشہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کے پاس کھانا لایا جاتا تھا (اور دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھاتے) تو آپ اپنے آگے سے کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس چھوہارے لائے جاتے تو ہر طرف سے تناول فرماتے تھے۔

۲۵ ابن السنی وغیرہ نے بسند صحیح حضرت انس سے روایت کی ہے کہ جب آپ کے پاس پھل لایا جاتا تھا ایسے وقت کہ جب وہ اول ہی کھانے کے قابل ہوتا ہے تو آپ اس کو دونوں آنکھوں سے لگاتے پھر دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ پھر بچوں کو دیدیتے تھے جو آپ کے پاس اس وقت بیٹھے ہوتے تھے۔

۲۶ ابن عساکر نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت قاسم بن محمد سے بطریق مرسل صحیح روایت کی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کے پاس وہ برتن لایا جاتا تھا جس میں خوشبودار تیل وغیرہ ہوتا تو آپ اس تیل میں انگلیاں تر فرما لیتے پھر اس کو (جہاں لگانا ہوتا ان انگلیوں سے) استعمال فرماتے تھے طبرانی ۲۷ نے حضرت ام المومنین حفصہؓ سے روایت ۲۸ کی ہے کہ آپ جب سونے کو لیٹتے تھے تو اپنے داہنے ہاتھ کو داہنے رخسارہ کے نیچے رکھ لیتے تھے۔

۲۹ شیرازی نے القاب میں حضرت عائشہؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ آپ جب (سر میں) تیل لگانے کا قصد فرماتے تھے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں اس کو رکھتے پھر بھوؤں سے لگانا شروع کرتے (یعنی بھوؤں کو اول لگاتے) پھر دونوں آنکھوں پر لگاتے پھر سر پر لگاتے اور عزیزی میں ہے کہ منادی نے فرمایا ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ

۲۳ عن عکراش بن ذویب قال اتیناہ بجفنۃ کثیرۃ الثرید والوزر تحسبات بیدی فی نواحیہا فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین یدیہ فقبض بیدہ الیسریٰ علی یدی الیمنیٰ ثم قال یا عکراش کل من موضع واحد فانہ طعام واحد ثم اتینا بطبق فیہ الوان التمر فجعلت آکل من بین یدی وجالت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطبق فقال یا عکراش کل من حیث شئت الخ ہذا الحدیث ضعیفہم منہ ما فی الکتاب واللہ اعلم اخذتہ من المشکوۃ صفحہ ۳۶۔

۲۴ یعنی اے خدا جس طرح تو نے ہم کو اس پھل کا شروع دکھلایا دکھلا ہم کو اس کا اخیر بھی ۱۲

۲۹ لفظہ عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ وضع کفہ تحت خدہ الایمن وقال رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک ۱۲ شمائل۔

صلی اللہ علیہ وسلم جب داڑھی میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تھے تو پہلے دونوں آنکھوں پر لگاتے تھے (پھر داڑھی میں لگاتے تھے احقر کہتا ہے کہ یہ روایت میری نظر سے نہیں گزری۔)

ابو داؤد[۲۹] اور ترمذی اور طیالسی نے حضرت انسؓ اور حضرت جابرؓ سے بلند صحیح روایت کی ہے کہ آپ[۲] جب پیشاب[۱] یا پائخانہ کے لئے بیٹھنے کا قصد فرماتے تھے تو اپنے کپڑے کو نہ اُٹھاتے جب تک کہ زمین (کی اُس جگہ سے جہاں فراغت فرماتے) سے قریب نہ ہو جاتے (تاکہ بغیر ضرورت ستر نہ کھلے کیونکہ ستر کھولنے کی ضرورت تو اسی وقت ہوتی ہے جب قضائے حاجت کے لئے آدمی بیٹھ جاوے سو پہلے سے ستر کھولنے کی کیا حاجت ہے اس لئے آپ عین ضرورت کے وقت ستر کھولتے تھے۔

ابو داؤد[۳۰] اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے بلند صحیح روایت کی ہے کہ جب آپ جنب ہونے کی حالت ہونے میں (بغیر غسل کئے) سونے کا قصد فرماتے تھے تو وضو فرما لیتے تھے (پھر سوتے تھے) اور جب ایسی حالت (مذکورہ) میں کھانے یا پینے کا قصد فرماتے تھے تو فقط دونوں ہاتھ (گٹوں تک) دھو لیتے تھے پھر کھاتے پیتے تھے (حائض اور نفاس والی عورت جب پاک ہو تو اس کے لئے بھی یہی سنت ہے) حاکم اور ابو داؤد نے بلند صحیح حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کو رخصت فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اِسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ (مناسب ہے کہ جب کسی کو رخصت کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو یہ اُس شخص کی دین و دنیا کی فلاحت[۳۲] کے لئے دعا ہے جس کو رخصت کیا جاتا ہے)

خطیب[۳۱] نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بلند ضعیف روایت کی ہے کہ جب آپ نیا کپڑا پہنتے تھے تو جمعہ کو پہنتے تھے۔

حکیم ترمذی[۳۳] نے حضرت عبداللہ بن کعب سے نوادر الاصول میں بلند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسواک[۳۴] کر چکتے تھے تو جو بڑا شخص ہوتا اس کو عنایت فرما دیتے تھے اور جب کچھ پانی وغیرہ پیتے تو بچا ہوا اس شخص کو عنایت فرماتے جو آپ کی داہنی جانب ہوتا۔

---

[۱] عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابو داؤد (مشکوٰۃ صفحہ ۴۲)

[۲] یعنی پاخانہ یا پیشاب پھرنے بیٹھے ۱۲ مخشی عفرلہ۔

[۳] اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں تمہاری دینداری اور امانتداری اور تمہاری اخیر عمر کے عملوں کو

[۴] عن عائشۃ رضؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ وغسل یدیہ اذا اراد ان یاکل او یشرب رواہ ابن ماجۃ والحاکم وابو داؤد وزاد فان کان جنبا اغتسل الا ان یکون یوم الجمعۃ او قبلہ او بعدہ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۲)

[۵] عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہ حتی یکون الرجل ھو یدع یدہ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۵)

[۶] عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس ثوبا جدیدا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللھم لک الحمد کسوتنیہ اسألک من خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ رواہ ابو داؤد (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۵)

[۷] عن عبداللہ بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاک دفع السواک الی اکبر من حضرہ رواہ فی نوادر الاصول (مشکوٰۃ صفحہ ۵۴)

(یہ دونوں چیزیں آپ بوجہ سخاوت اور لوگوں کو برکت پہونچانے کے لئے عطا فرماتے تھے)
ابن السنی اور طبرانی نے بسند حسن حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ جب باد شمال[1] چلتی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَرْسَلَتْ فِیْھَا (وجہ اس دعا کے پڑھنے کی یہ تھی کہ ایسی ہوا کبھی کسی قوم پر بطریق عذاب بھیجی جاتی ہے کذا فی العزیزی[2] تو آپ دعا فرماتے تھے کہ یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے اس ہوا میں بھیجا ہے اور یہی ترجمہ ہے اس دعا کا)

امام احمد اور حاکم نے بسند صحیح حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت میں سے کسی کی نسبت یہ اطلاع ہوتی کہ اس نے ایک دفعہ بھی جھوٹ بولا ہے تو آپ برابر اس سے رنجیدہ اور ناراض رہتے یہاں تک کہ وہ شخص توبہ کر لیتا اور جب توبہ کر لیتا تو آپ بدستور اس سے راضی ہو جاتے وجہ یہ تھی کہ جھوٹ چونکہ اسلام میں ایک بہت بڑا گناہ ہے اور گنہگار سے بغض رکھنا لازم ہے اس لئے آپ ایسے شخص سے اعراض فرماتے تھے اور سب گنہگاروں سے آپ کا یہی برتاؤ تھا۔

شیرازی نے القاب میں بسند حسن لغیرہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غمگین ہوتے تھے تو داڑھی مبارک ہاتھ میں لے لیتے تھے[3] اور اس کو دیکھتے تھے اور ابن السنی اور ابو نعیم رضؓ نے حضرت عائشہ سے اور ابو نعیم رضؓ نے نیز حضرت ابوہریرہؓ سے بھی بسند حسن یہ مضمون نقل کیا ہے کہ آپ جب غمگین ہوتے تھے تو بکثرت داڑھی مبارک کو مس[4] فرماتے تھے۔

امام احمد نے بسند صحیح حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سرمہ لگاتے تھے تو بعد وطاق سلائی آنکھوں میں پھیرتے تھے (دوسری حدیث میں جس کو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے یہ مضمون ہے کہ ہر آنکھ میں تین تین سلائی

---

[1] یعنی پہاڑی ہوا ۱۲۔
[2] اسی طرح تفسیر عزیزی میں ہے ۱۲ محشی غفرلہ ولا سلافہ۔
[3] عن ابن عباس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین وقال یزید بن ہارون فی حدیثہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل منہا عند النوم ثلثا فی کل عین ۱۲
[4] یہ فعل آپ کا طبعی تھا بطریق عبادت نہ تھا ۱۲
[5] یعنی ہاتھ میں لیتے۔

سرمہ لگاتے تھے)

مسلم اور امام احمد وغیرہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے جب آپ کھانا کھاتے تھے تو اپنی تین انگلیوں کو (جن سے کہ آپ کھایا کرتے تھے[1] کما فی روایۃ الحاکم چاٹ لیا کرتے تھے (تاکہ حق تعالیٰ کی نعمت[2] یعنی رزق ضائع نہ ہو۔

ترمذی[3] نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب آپ کو کوئی دشواری پیش آتی تھی تو سر مبارک کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ پڑھتے تھے۔

ابوداؤد[4] اور ابن ماجہ نے بسند صحیح حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام کے لئے بھیجتے تھے تو فرما دیتے تھے خوشخبری سناؤ (لوگوں کو یعنی اُن سے خوش کن باتیں کرو دینی اور دنیاوی امور میں) اور ان کو نفرت نہ دلاؤ (تاکہ وہ تم سے نفرت نہ کریں مگر حد شرعی کو ہر جگہ ملحوظ رکھنا چاہئے ایسی بشارتیں اور خوش کن باتیں نہ کرے جو دین کے خلاف ہوں اور آسانی کرو لوگوں پر اور سختی نہ کرو۔

ابوداؤد[4] اور ترمذی[5] نے حضرت صخر بن وداعہ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکر کو روانہ کرنے کا قصد فرماتے تھے تو اول روز میں اس کو روانہ فرماتے تھے (کیونکہ وہ برکت کا وقت ہے حاجت روائی کی ایسے وقت جانے سے زیادہ امید ہے۔

ابوداؤد[4] نے حضرت عائشہ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کو کسی شخص کی کوئی بری بات معلوم ہوتی تھی (تو آپ نصیحت کے وقت) یہ نہیں فرماتے تھے کہ فلاں شخص کا کیا حال ہے کہ وہ ایسا کام کرتا ہے یا ایسی بات کہتا ہے ولیکن یہ فرماتے تھے لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی ایسی باتیں (یعنی بری باتیں) کہتے ہیں اور ایسے ایسے (یعنی برے) کام کرتے ہیں۔

سبحان اللہ کیا حسن اخلاق تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کیا دانائی تھی کہ نصیحت بھی اس طرح فرماتے تھے جس سے مقصود بھی حاصل ہو جاوے اور وہ مجرم رسوا

[1] عن ابن الکعب بن مالک عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلعق اصابعہ ثلثا قال ابوعیسیٰ وروی غیر محمد بن بشار ہذا الحدیث قال کان یلعق اصابعہ الشمائل ترمذی

[2] اور جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انگلیوں اور رکابی کو چاٹ لیا کریں کیونکہ نہیں معلوم کون سے لقمہ اور کون سے کھانے میں برکت ہے ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۳

[3] عن صخر بن وداعۃ الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورہا وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثہم من اول النہار وکان صخر تاجرا فکان یبعث تجارتہ اول النہار فاثری وکثر مالہ رواہ الترمذی ۱۲

[4] اسی کے اس حدیث کی اخیر میں ہے کہ اس صخر کی راوی یعنی صخر بن وداعہ سودا کرتے تھے یہ سن کر اپنے مالی تجارت صبح ہی بھیجنے لگے پھر جندی مدت میں مالدار ہو گئے ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۲۹

بھی بھولے اور اس کو ندامت بھی نہ ہو بلکہ نصیحت کی قدر کرے اور اس پر عمل کرے۔

۴۴ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو کھانا کھا لیتے تھے تو شام کو نہ کھاتے تھے اور جب شام کو کھا لیتے تھے تو صبح کو نہ کھاتے تھے **ف** مقصود یہ ہے کہ آپ دن میں ایک وقت کھانا کھاتے تھے کبھی صبح کو کبھی شام کو۔

۴۵ ابن ماجہ[1] نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو دو رکعت نماز نفل جس کا نام لوگوں نے تحیۃ الوضو رکھ لیا ہے پڑھ لیتے تھے (جبکہ وقت مکروہ نہ ہوتا) پھر نماز (فرض) پڑھنے (مسجد میں) تشریف لے جاتے تھے

۴۶ خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب جاڑے کا موسم آتا تو آپ جمعہ کی رات کو مکان کے اندر سونا شروع فرماتے اور جب گرمی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو باہر سونا شروع فرماتے اور جب نیا کپڑا پہنتے تھے اللہ تعالیٰ کی حمد فرماتے تھے (یعنی الحمد للہ یا مثل اس کے کوئی اور لفظ شکریہ میں فرماتے) اور دو رکعت (نماز نفل شکریہ میں) پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی محتاج کو عطا فرما دیتے۔

۴۷ بیہقی[2] اور خطیب نے بسند حسن حضرت حسنؓ بن محمدؒ بن علی سے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال آتا تھا سو اگر صبح کے وقت آتا تھا تو دوپہر تک نہ رکھتے تھے اور اگر شام کے وقت آتا تو رات تک نہ رکھتے تھے **ف** یعنی فوراً خرچ فرما دیتے تھے۔

۴۸ محدث بغوی نے حضرت والد مرہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب زیادہ ہنسی آتی تھی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے **ف** اور ایسا اتفاق

---

[1] ولیفہم فی فضلہ ہذہ الصلوۃ مما عن بریدۃ قال صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال بما سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی قال یا رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندہ ورایت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہما رواہ الترمذی ۱۲ مشکوۃ صفحہ ۱۱۷

[2] اسی مقصود کو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا لغد رواہ الترمذی یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کل آئندہ کے لئے کوئی شے بچا کر نہیں رکھتے تھے ۱۲ مشکوۃ شریف صفحہ ۵۲۰۔

[3] عن جابر بن سمرۃ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رایت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ شمائل ترمذی

---

[4] صححہ الامام السیوطی فی الجامع الصغیر ۱۲ منہ

[5] ولفظہ مع الشرح کان اذا جاءہ مال (من نحو فیء او غنیمۃ او خراج) لم یبیتہ (عندہ) ولم یقیلہ (بالتشدید فیہما ای ان جاءہ اخر النہار لم یمسکہ الی اللیل او اولہ لم یمسکہ الی وقت القیلولۃ بل یعجل قسمتہ) عزیزی ج ۳ صفحہ ۱۱۴

کبھی ہوجاتا تھا کہ آپ کو زیادہ ہنسی آوے ورنہ آپ تو صرف مسکرایا کرتے تھے کھا ورد بسند صحیح۔

ابن السنی[۴۹] نے حضرت ابوامامہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے (اور بات چیت فرماتے تھے اور) پھر وہاں سے اُٹھنے کا قصد فرماتے تھے تو استغفار پڑھتے تھے دس سے لیکر پندرہ بار تک ف دوسری حدیث میں آیا ہے کہ وہ استغفار یہ تھی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیَّ الْقَیُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کَذَا فِی الْعَزِیْزِیْ لکن لم اقف علی سندہ۔

ابوداؤد[۵۰] نے حضرت عبداللہ بن سلام سے بسند حسن[عہ] روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے اور باتیں کرتے تھے تو کثرت سے آسمان کی طرف نگاہ[عہ] اٹھاتے تھے

امام[۵۱] احمد اور ابوداؤد نے حضرت حذیفہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز (نفل) پڑھتے تھے (اس عمل سے ظاہری و باطنی دنیوی و اُخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہوتی ہے)

ابن[۵۲] السنی نے حضرت سعید بن حکیم سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز عمدہ معلوم ہوتی تھی اور اس چیز کو اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ وَلَا تَضُرُّہٗ ف آپ کی نظر سے بجز بھلائی کسی طرح کی بُرائی نہیں پہنچ سکتی تھی مگر باوجود اس کے آپ اس عمل کو اُمت کی تعلیم

[۴۹] یعنی میں بخشش چاہتا ہوں اللہ بزرگ سے وہ اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے سب کے کام بنانے والا اور میں اسی کی طرف لوٹتا ہوں ایسے ہی عزیزی میں ہے مگر میں اس کی سند پر آگاہ نہیں ہوا ۱۲۔

[۵۰] یعنی اے خدا اس میں برکت دے اور اس کو کوئی ضرر نہ پہنچا ۱۲۔

[۵۱] اور اس کہنے کی اس وقت حاجت ہے جبکہ حدیث کسی سند سے ثابت ہوجاوے کیونکہ یہ سند تو ضعیف ہے لہٰذا معارض صحیح حدیث کی نہیں ہوسکتی جو تطبیق کی حاجت ہو البتہ لبعض دیگر احادیث صحیحہ میں آپ کا زیادہ ہنسنا وارد ہے لہٰذا اس میں تطبیق کی حاجت باقی ہے ۱۲ منہ

[۵۲] لفظ عن عبداللہ ابن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث بکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابوداؤد ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۰ محمد حیات غفرلہٗ۔

[۵۳] بوجہ محبت عالم بالا کے نیز اس وجہ سے کہ آسمان میں عجائب و غرائب قدرت کے نظر آتے ہیں جو عبرت کا سبب ہیں ۱۲ منہ۔

کے لئے فرماتے تھے تاکہ اُمت کے لوگ ایسا کریں۔

ابن سعد[۵۳] نے مجاہدؒ سے بطریق حسن مرسل روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی عورت کو اپنے نکاح کا پیغام دیتے تھے اور وہ پیغام منظور نہ ہوتا تو دوبارہ اس کا ذکر نہ فرماتے (یعنی اصرار نہ کرتے اگر پیغام منظور ہو جاتا نکاح فرما لیتے ورنہ خاموش رہتے اور اصرار کر کے ذلّت اختیار نہ فرماتے تھے اور کسی پر دباؤ نہ ڈالتے تھے) اور آپ نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا اس نے انکار کیا پھر خود اس عورت ہی نے آپ سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمادیا کہ ہم نے دوسری عورت سے نکاح کرلیا ہے (اب ہم کو حاجت نہیں رہی)

ابن سعد[۵۴] اور ابن عساکر نے حضرت[۱] عائشہؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جب آپ ازواج مطہرات سے خلوت فرماتے تھے تو بہت نرمی اور خوب خاطرداری اور بہت اچھی طرح ہنسنے بولنے سے پیش آتے تھے۔

ابن سعد[۵۵] نے حبیب بن صالح سے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ میں تشریف لے جاتے تھے تو جوتہ پہنکر جاتے تھے اور سر کو ڈھک لیتے تھے۔

بخاری[۵۶] نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تھے تو اس سے آپ یہ کہتے تھے لَا بَأْسَ[۲] طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰہ تعالیٰ۔

طبرانی[۵۷] نے بسند حسن حضرت ابو ایوبؓ انصاری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو پہلے اپنے واسطے دعا فرماتے تھے (پھر اوروں کے لئے دعا کرتے تھے)

نسائی[۵۸] نے بسند حسن حضرت ثوبانؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوف پیش آتا تھا تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا شَرِیْكَ لَهٗ۔

ابن مندہ[۵۹] نے حضرت سہیلؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

[۱] وفی معناہ ما روی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاھلہ، وانا خیرکم لاھلی واذا مات صاحبکم فدعوہ رواہ الترمذی ۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۸۱

[۲] یعنی کوئی حرج نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ بیماری پاک کرنے والی ہے (یعنی گناہوں سے)

[۳] یعنی اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں ۱۲

[۴] وعن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر احدا فدعا لہ فبدء بنفسہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب ۱۲ مشکوٰۃ ص ۱۹۶

کسی بات یا کسی کام سے راضی ہوتے تھے تو سکوت فرماتے تھے۔

۶۰ ابو نعیم نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ جب ازواج مطہرات میں سے کسی کی آنکھ دکھتی تو آپ اُن سے ہمبستری چھوڑ دیتے تھے آنکھ کے آرام ہونے تک۔

۶۱ ابن المبارک اور ابن سعد نے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ پر تشریف لیجاتے تھے تو بہت خاموشی فرماتے تھے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے (کیونکہ جنازہ عبرت کا مقام ہے اس کو دیکھکر اپنی موت کو یاد کرنا چاہیئے اور اس بیکسی کا خیال کرنا چاہیئے جو بعد موت پیش آوے گی اور عذاب سے ڈرنا چاہیئے۔

۶۲ حاکم اور ابو داؤد[۵۱] اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے اور آواز کو پست فرما لیتے تھے۔

۶۳ مسلم اور ابو داؤد نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی (نیک) کام شروع فرماتے تھے تو پھر اس کو ہمیشہ کیا کرتے تھے۔

۶۴ ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا اُس حال میں کہ آپ کھڑے ہوتے تھے تو آپ بیٹھ جاتے تھے اور جب ایسے حال میں غصہ آتا تھا کہ آپ بیٹھے ہوتے تھے تو آپ لیٹ جاتے تھے (حالت بدل دینا علاج ہے غصہ فرد ہو جانے کا)[۵۲]

۶۵ ابو داؤد نے حضرت عثمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ[۵۳] صلی اللہ علیہ وسلم جب مردہ کے دفن سے فارغ ہوتے تھے تو قبر پر کچھ دیر ٹھیرتے تھے اور آپ کے ہمراہی بھی ٹھہر جاتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ اپنے مردہ بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اُس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ یعنی منکر نکیر کے سوال کا وقت ہے اس لئے اُس کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی اور جواب باقاعدہ دینے کی دُعا کرو تاکہ مردہ کو پریشانی نہ ہو۔)

[۵۱] لفظ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او ثوبہ وغض بہا صوتہ رواہ الترمذی وابوداؤد۔

[۵۲] عن ابی ذرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وہو قائم فلیجلس فان ذہب عنہ الغضب والا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳۴۔

[۵۳] وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم ثم صلوا لہ بالتثبیت فانہ الان یسال رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۶ عاجز محمد حیات غفرلہٗ۔

ترمذی[۶۶] نے حضرت ابوہریرہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کرتہ پہنتے تھے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے تھے[۱] (یعنی اول داہنا ہاتھ اس میں داخل فرماتے تھے) کذا فی العزیزی۔

ابن سعد[۶۷] نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارک تھی کہ جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملتا اور وہ ٹھہر جاتا آپ کے ساتھ تو آپ بھی ٹھیر جاتے اور جب تک وہ شخص چلا نہ جاتا آپ برابر ٹھیرے رہتے اور جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملاقات کرتا اور آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا تو آپ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیدیتے اور اپنا[۲] ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے تھے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا (اور ابن المبارک کی روایت میں یہ بھی ہے کہ) آپ اپنا چہرہ اس کے سامنے سے نہ پھیرتے تھے جب تک کہ وہ اپنا چہرہ آپ کے سامنے سے نہ پھیر لیتا تھا اور آپ جب صحابہ میں سے کسی سے ملاقات فرماتے ٹھے اور وہ صحابی آپ کے کان کے قریب ہونا چاہتے (سرگوشی کے لئے) تو آپ ان کے قریب اپنا کان کر دیتے اور اپنے کان کو نہ ہٹاتے جب تک کہ وہ صحابی فارغ ہو کر خود نہ ہٹ جاتے۔

نسائی[۶۸] نے حضرت حذیفہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے صحابہ میں سے کوئی ملتا تھا تو آپ مصافحہ فرماتے تھے اور ان کے لئے دعا فرماتے تھے۔

طبرانی[۶۹] نے حضرت جندب سے روایت کی ہے کہ جب آپ صحابہ سے ملتے تو مصافحہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ سلام کر لیتے (یعنی پہلے سلام کرتے تھے پھر مصافحہ فرماتے تھے)

ابن السنی[۷۰] نے روایت کی ہے ایک انصاری کی کنیز[۷۱] سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو پکارنا چاہتے تھے اور اس کا نام یاد نہ آتا تھا تو یا ابن عبداللہ کہکر پکارتے تھے (یعنی اے خدا کے بندہ کے بیٹے)۔

حاکم[۷۲] نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلتے

[۱] عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدء بمیامنہ رواہ الترمذی ۱۲۔

[۲] عن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ہو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجہہ عن وجہہ حتی یکون ہو الذی یصرف وجہہ عن وجہہ الخ ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۰۔

تھے تو اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے تھے۔

ابوداؤد نے بعض آل اُم سلمہ سے بسند حسن[1] روایت کی ہے کہ آپ کا بچھونا کفن کی مثل ہوتا تھا (یعنی جیسے کپڑے کا کہ کفن دیا جاتا ہے اسی کی قسم سے بچھونا بھی تھا قیمتی اور تکلف کا نہ تھا) اور آپؐ کی مسجد آپ کے سرہانے تھی (یعنی جب آپ سوتے تھے تو آپ کا سر مسجد کی جانب ہوتا تھا) کذا فی العزیزی۔

اور دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے بسند حسن حضرت حفصہ[2] سے روایت کیا ہے یہ وارد ہوا ہے کہ آپ کا بچھونا ٹاٹ کا تھا۔

حاکم نے بسند صحیح حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کرتہ ٹخنوں سے اوپر ہوتا تھا (یعنی نصف پنڈلیوں تک جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے (کذا فی العزیزی بغیر ذکر سند الروایۃ) اور آپ کے کرتہ کی آستین انگلیوں کے برابر ہوتی تھی اور دوسری حدیث میں جسکو ابوداؤد اور ترمذی نے بسند حسن روایت کیا ہے آستین کی لمبائی ہاتھوں[3] کے گٹوں تک وارد ہوئی ہے (غرض دونوں طرح آپ کا پہننا ثابت ہوگیا پس آپ کا کرتہ کبھی گٹوں تک ہوتا تھا اور کبھی انگلیوں کے برابر)

امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے بسند حسن حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں خرما کے درخت کی چھال پھری تھی۔

طبرانی نے نعمانؓ بن بشیر[5] سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت معمولی درجے کے چھوہارے بھی اسقدر میسر نہ آتے تھے جس سے آپ شکم سیری فرما لیتے (روئے زمین کے خزانے آپ کے پیروں لگے تھے مگر زہد اختیار کیا تھا اور لذت دنیا کو حقیر اور ذلیل سمجھکر آپ نے ایسی فقر کی حالت اختیار کی تھی اور جو آمدنی ہوتی تھی اُس کو کثرت سے آپ خیرات کرتے تھے اور چھوہارے اہل عرب کی معمولی غذا ہیں کیونکہ وہاں بکثرت پیدا ہوتے ہیں)۔

ترمذی نے بسند صحیح حضرت انس سے روایت[6] کی ہے کہ آپ (اپنے لئے) کل آئندہ

---

[1] عن بعض آل ام سلمۃ قال کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحوا مما یوضع فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ ۱۲ رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۴۔

[2] وعن حفصۃ کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ مسحا ثنیتہ ثنیتین فینام علیہ فثنیناہ لیلۃ باربع فلما اصبح قال ما فرشتمونی اللیلۃ فذکرنا لہ ذلک فقال ردوہ بحالہ فان وطاءتہ منعتنی اللیلۃ صلوتی ۱۲ از نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین

[3] وعن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ رواہ الترمذی وابوداؤد ۱۲ مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۴۔

[4] وعنہا قالت کان وساد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینکئ علیہ من آدم حشوہ لیف ۱۲ مشکوٰۃ ص ۳۷۳

[5] اور ایک حدیث میں یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گذر کچھ لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بھنی بکری تھی انھوں نے آپ کو دیکھکر کھانیکے لئے بلایا آپ نے منع فرمایا اور یہ کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے سفر کر گئے اور کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائی ۱۲ بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے ۱۲

[6] وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا لغد ۱۲ رواہ الترمذی مشکوٰۃ ص ۵۲

کے واسطے کچھ جمع نہیں رکھتے تھے۔

طبرانی نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب آپ چلتے تھے تو لوگوں کو آپ کے آگے سے نہ ہٹایا جاتا تھا اور نہ مارا جاتا تھا جیسا کہ متکبرین کی عادت ہوتی ہے کہ خادم سڑک پر سے لوگوں کو ہٹاتا ہے جھڑکتا ہے تاکہ ان کے لئے سڑک خالی ہو جاوے)۔

ابن سعد نے بسند حسن[1] حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ تین دن سے کم میں قرآن ختم نہیں کرتے تھے۔

ابن سعد نے محمد بن الحنفیہ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ کسی کام (کے کرنے) کو (جو شرع میں جائز ہوتا تھا) منع نہیں فرماتے تھے پس جب آپ سے کوئی سوال کیا جاتا اور آپ اس سوال کے پورا کرنے کا قصد فرماتے تو فرماتے ہاں اور اگر ارادہ اس کے پورا کرنے کا (کسی مجبوری سے) نہ ہوتا تو خاموش رہتے تھے۔

تمام شد

[1] اور ایک روایت میں یہ آیا ہے جو حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن شریف ختم کیا اس نے قرآن شریف کو نہیں سمجھا ۔ مشکوٰۃ شریف ۔

ضمیمہ ثانیہ بہشتی زیور حصہ ہشتم[۲]

ماخوذ از اصلاح النساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ[۱] ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعد الحمد و الصلوٰۃ عرض ہے کہ جب بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ لکھا جاتا تھا اسی کے جزو بنانے کی غرض سے جس طرح صالح بیبیوں کی کچھ حکایتیں جمع کی گئی تھیں اسی طرح بہ نظر عبرت و مصلحت تعرف[۲] الاشیاء باضدادہا بعض غیر صالح اور بعض تائب[۳] عورتوں کے بعضے قصے بھی جمع[۴] کئے گئے تھے مگر مجموعہ کی مقدار بڑھ جانے کے سبب صرف اول قسم کی حکایتوں کو جزو بنایا گیا اور دوسری قسم کی حکایتوں کی جگہ اس حصہ کے بالکل اخیر میں ایک جامع مضمون آیات و احادیث سے بعنوان[۵] "عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت" لکھنے پر اکتفا کیا اور ان حکایتوں کا مضمون حالت تسوید[۶] میں رکھا رہا کبھی کبھی اس پر نظر پڑتی تو اس کی اشاعت[۷] کے لئے موقع کا انتظار ہوتا تھا اتفاق سے اس اثناء[۸] میں میرے ایک محلہ دار تجربہ کار صاحب نے ایک یادداشت عورتوں کے بعضے عیوب

[۱] یعنی ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے بزرگ رسول پر درود شریف بھیجتے ہیں ۱۲

[۲] یعنی چیزیں اپنی ضدوں کے ساتھ پہچانی جاتی ہیں ۱۲

[۳] یعنی جو پہلے نیک نہ تھیں مگر بعد میں انہوں نے اپنے فعلوں سے توبہ کرلی اور نیک ہوگئیں۔ ۱۲

[۴] عنوان اس عبارت کو کہتے ہیں جو اکثر موٹے قلم سے شروع میں لکھی ہوتی ہے ۱۲

[۵] یعنی عیبوں سے نصیحت کرنے کے علاوہ اور کوئی مضمون اس میں درج نہ کیا ۱۲

[۶] یعنی مشہور کرنا۔ ۱۲

[۷] اثناء کے معنی درمیان کے ہیں ۱۲ منہ غفرلہٗ۔

[۸] مگر اس مرتبہ حسب خواہش حضرت قبلہ و کعبہ حکیم الامت دام ظلہم اس کو بھی حصہ ہشتم کے ساتھ ہی شائع کردیا گیا ہے ۱۲

[۹] یعنی مسودہ لکھا ہوا رکھا رہا ۱۲

کی لکھی ہوئی لغرض اطلاع اپنے تجربہ کے مجکو دی مطالعہ جو کیا تو اس کی مناسبت اُن حکایتوں سے پاکر خیال ہوا کہ اگر ان سب کو مجتمع کر کے بطور ضمیمہ حصّہ ہشتم بہشتی زیور کے قرار دے کر اشاعت کر دی جاوے تو امید ہے کہ ایسی عورتوں کے لئے موجب عبرت ہو اور اس عبرت سے اُمید ہے کہ توفیق توبہ کی ہو جاوے اور چونکہ وہ یادداشت مذکور بوجہ اس کے کہ حالت غصّہ میں لکھی گئی ہے کسی قدر تیز اور عنوان میں مطلق[1] تھی اس لئے اس تیزی و اطلاق کی تلافی[2] کے لئے اس کے شروع میں بعنوان تنبیہ[3] ایک منصفانہ میں نے اضافہ کر دیا ہے اور اس مجموعہ کو اس طرح ترتیب دیا گیا کہ اول حکایات شیر عورتوں کی پھر توبہ کرنے والیوں کی پھر دہ[4] تنبیہ جو میری اضافہ کی ہوئی ہے پھر وہ یادداشت لکھی گئی تھی گویا یہ مجموعہ موجودہ بہشتی زیور کے حصّہ ہشتم کے اخیر اور جامع مضمون مذکور بالا کی شرح ہے اور نام اس کا اصلاح النساء[5] رکھا گیا فقط۔

اشرف علی تھانوی۔ تحریر تاریخ ۱۵ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ

[1] یعنی کسی خاص عنوان کا ذکر نہ تھا مطلب یہ ہے کہ کوئی سرخی نہ تھی بلکہ گڈبڈ مضمون تھا ۱۲

[2] تلافی کے معنے کمی کو پورا کرنا ۱۲

[3] یعنی اس کی سرخی لفظ تنبیہ ہے ۱۲

[4] یعنی عورتوں کی درستی ۱۲

[5] یعنی زنا ۱۲

[6] اس واسطے کہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اس کا وعدہ فرما لیا ہے کہ پچھلی اُمتوں کی طرح عام عذاب سے تمہاری اُمت کو ہلاک نہ کروں گا ۱۲۔

عنق کا ذکر

یہ عورت حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں تھی سب سے پہلے بُرا کام[6] کر کے اس نے اپنا منہ کالا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس کو یہ سزا دی کہ بڑے بڑے سانپ جو کہ ہاتھی کے برابر تھے اور بڑے بڑے بھیڑیئے جو کہ اونٹ کے برابر تھے اور بڑے بڑے کرگس یعنی گدھ جو کہ گدھے کے برابر تھے غیب سے پیدا کر دیئے اور وہ اس کو آپ لپٹے اور سب ملکر اُس کو کھا گئے ف دیکھو اس بُرے کام کا کیا نتیجہ ملا اور کوئی یوں نہ سمجھے کہ اب تو کسی کو بھی ایسی سزا نہیں ہوتی یاد رکھو یہ فقط ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا طفیل ہے جو دنیا میں ایسی سخت سزا نہیں ملتی لیکن آخرت میں سب اکٹھی سزا مل جاوے گی اور جب آخرت کا آنا یقینی ہے پھر بے فکری کیسے ہو سکتی ہے اور کوئی یوں بھی

نہ سمجھے کہ غیر منہ[1] کالا کرنے ہی کو بُرا کام کہتے ہیں بلکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ آنکھیں اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور دل سب سے بُرا کام ہو سکتا ہے تو اگر کسی نے غیر مرد کو یا دودھ کو یا برات کو جھانکا تاکا یہ آنکھ کا بُرا کام ہو گیا اگر بدون لاچاری کے غیر مرد سے گھل مل کر باتیں بنائیں یہ زبان کا بُرا کام ہو گیا اگر جی خوش کرنے کو اس کی باتیں سُنیں یا اُس کی زبان سے کوئی غزل یا مناجات سُنی یہ کان کا بُرا کام ہو گیا اسی طرح جس سے شرع میں پردہ ہے اُس سے ہاتھ ملانا یا اس کی کمر اور سر پر ہاتھ رکھدینا یہ ہاتھ کا بُرا کام ہے اور ایسے آدمی سے ملنے کو گھر سے جانا یا اُس کے سامنے آنے کے لئے پاؤں اُٹھا کر چلنا یہ پاؤں کا بُرا کام ہے اور دل سے اس کو یاد کرنا اُس کے دھیان میں رہنا یہ دل کا بُرا کام ہے تو جو بات اور گناہ بُرے کام کا ہوتا ہے وہ[2] ان باتوں سے بھی ہو جاتا ہے خدائے تعالےٰ کے قہر اور غضب سے ڈرنا چاہیئے اور ان سب باتوں سے بچنا چاہیئے۔

[1] یعنی زنا کرنے کو ۱۲
[2] مطلب یہ ہے کہ ان اعضا سے بھی یہ بُرے کام کرنے پر زنا کی طرح گناہ ہوتا ہے ۱۲
[3] کا تتا تحت عبدین فی انت سما ۱۲

(۲) واعلہ کا ذکر

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی ہے مگر ایمان نہیں لائی جب طوفان شروع ہوا اور زمین سے پانی اُبلنے لگا اور نوح علیہ السلام ایمان والوں کو کشتی میں سوار کرنے لگے اپنے بیٹے کو اور اس عورت کو بھی ہر چند سمجھایا کہ ایمان قبول کر کے کشتی میں آجاؤ مگر نہ تو ایمان قبول کیا اور نہ کشتی میں آئے بلکہ خود طوفان ہی کا یقین نہ تھا اس لئے نوح علیہ السلام پر ہنستے تھے غرض جب طوفان بڑھا اُسی میں دونوں ڈُوب گئے ف اس عورت کا ذکر قرآن شریف میں بھی اس طرح آیا ہے کہ باوجودیکہ ایک مقبول بندہ کی بیوی تھی لیکن چونکہ دین کی لاہ پر نہ تھی اس لئے اُن کی بیوی بننا اس کے کچھ کام نہ آیا اور دوزخ میں بھیجی گئی بیبیو خوب سمجھ لیجیو اور اپنے خاوند کے یا کسی باپ بھائی یا بیٹے کے بزرگ ہونے کے بھروسہ نہ رہیو جب تک تمہارا دین ایمان درست نہ ہوگا تمہارے کسی رشتہ دار کا بزرگ ہونا تمہارے کام نہ آوے گا۔

(۳) حضرت لوطؑ علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

یہ بھی کافر تھی اور بُری باتوں میں کافروں کو مدد دیتی تھی جب حضرت لوط علیہ السلام کی اُمت کے کافروں پر خدائے تعالیٰ کا عذاب آنے کو ہوا تو خدائے تعالیٰ نے فرشتوں کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ اب صبح کو اس بستی پر عذاب آنے والا ہے آپ ایمانداروں کو ساتھ لے کر راتوں رات اس بستی سے باہر چلے جاویں اور کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے غرض حضرت لوط علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق بستی سے نکل کر باہر کو چلے اُس وقت یہ عورت بھی اپنی جان بچانے کو ساتھ ہو لی جب وہ وقت آیا تو بستی والوں پر عذاب کے پتھر برسنا شروع ہوئے اور شور وغل مچنے لگا سب ایماندار تو مارے خوف کے گردن جھکائے اپنی راہ چلے جا رہے تھے اور کوئی اِدھر اُدھر نہ دیکھتا تھا مگر اس عورت کی اُن کافروں میں رشتہ داری بھی تھی اور طریقہ بھی اس کا کافروں کا تھا اس واسطے اس نے پیچھے پھر کر دیکھا کہ ان لوگوں پر کیا گذر رہی ہے بس پیچھے پھر کر دیکھنا تھا کہ ایک پتھر اس کے بھی آ کر لگا اور کام تمام ہوا۔ **فائدہ** قرآن شریف میں جس جگہ اور جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کا ذکر آیا ہے جس کا بیان ابھی اوپر لکھا گیا ہے اسی جگہ اور اسی طرح اس عورت کا بھی ذکر آیا ہے کہ پیغمبر کی بیوی ہونے سے اس کو کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ یہ خود دین کی راہ پر نہ تھی **بیبیو** اس بات کو پھر اچھی طرح سمجھ لو اپنا ہی دین ایمان کام آتا ہے بعضی عورتیں اپنے رشتہ داروں کی خاطر اپنے دین کو غارت کرتی ہیں اور بد دین رشتہ داروں سے علاقہ اور میل جول رکھتی ہیں دیکھو یہ عورت اپنے رشتہ داروں کی محبّت میں برباد ہو گئی اور جان ایمان دونوں کھوئے اور اگر ایمان لے آتی اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھتی تو سب بلاؤں سے بچی رہتی یاد رکھو جو خدا و رسولؐ کا نہ ہو تم بھی اُس سے کچھ واسطہ مت رکھو۔

(۴) صدوف کا ذکر

حضرت صالح پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ میں یہ ایک کافر عورت تھی اور اس کا چال

لہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے جب بابل سے ہجرت کر کے شام حران پہنچے تو وہاں حق تعالےٰ کے حکم سے موتفکات کے باشندوں کی ہدایت اور تبلیغ آپ کے سپرد ہوئی موتفکات پانچ شہر تھے ملک شام کے شہر اردن کے آس پاس ان شہروں کے نام یہ تھے سدوم عمورہ اصبوائم ارتما صغر مگر لکھا ہے کہ صغر کے باشندے اس جرم میں نہ تھے اس لئے وہ عذاب سے محفوظ رہے ۱۲ از حبیب السیر ص ۲۶

چلن اچھا نہ تھا اور ایسی ہی ایک اور بھی تھی اور اُن کے گھر بکریاں وغیرہ دودھ کے جانور بہت سے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام کے معجزہ سے اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی اور اس گاؤں میں زیادہ پانی ایک ہی کنوئیں میں تھا سب جانوروں کو اُسی سے کھینچ کھینچ پانی پلایا کرتے تھے جب سے یہ اونٹنی پیدا ہوئی خدائے تعالیٰ کے حکم سے اس طرح باری مقرر ہوگئی کہ ایک دن تو سب جانوروں کے پانی پینے کے واسطے اور ایک دن فقط یہ اونٹنی پیا کرے چونکہ وہ اونٹنی بہت زبردست تھی اتنا پانی پی جاتی تھی کہ اس کی باری کے دن میں دوسرے جانوروں کے لئے نہیں بچتا تھا یہ بات کافروں کو سب ہی کو ناگوار تھی اس میں ایک واہیات قصہ یہ ہوگیا کہ یہ دونوں عورتیں جن کا ذکر ہو رہا ہے چال چلن تو ان کا خراب ہی تھا ایسے ہی مکبخت دو مرد بھی تھے ان عورتوں نے اُن سے شکایت کی کہ ہمارے گھر سب سے زیادہ جانور ہیں اور ایک دن سب کو پیاسا رہنا پڑتا ہے اس کا کچھ علاج کر دو تو ہم تم سے خوش ہوں اور ہر طرح تمہاری تابعداری میں رہیں۔ ان دونوں پاجیوں نے کیا کیا کہ اور بھی اپنے ساتھیوں کو لے کر اونٹنی کے رستہ میں چھپکر بیٹھ رہے وہ اونٹنی پانی پینے جا رہی تھی جب ان کے برابر پہنچی سب نے نکل کر تلواروں سے اس پر حملہ کیا اور اس کے پاؤں کاٹ ڈالے اونٹنی گر گئی پھر انھوں نے تلواروں سے بالکل اس کا کام تمام کر ڈالا اس پر حق تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور پہلے دن سب کافروں کا منہ زرد ہوگیا اور دوسرے دن سُرخ ہوگیا اور تیسرے دن کالا پڑ گیا اور چوتھے دن اول بڑے زور سے ہالن آیا اور آسمان سے آگ برسنا شروع ہوئی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایسے زور سے ایک چیخ ماری کہ سب کے کلیجے پھٹ گئے اور جان نکل گئی اور اس آگ سے سب کی لاشیں راکھ ہوگئیں

ف دیکھو دو عورتوں کی بدذاتی کا وبال سب پر پڑا اور اُن دونوں کو یہ شرارت مال کی محبت میں سوجھی **بیٹیو** مال متاع کی محبت دل سے نکالو اللہ بچائے جانے کہاں سے کہاں اس کا وبال پہنچتا ہے اور ایسی بدذات عورتوں سے جہاں تک ہو سکے دل سے نفرت رکھنا چاہیئے اور بولنے میں یا ملنے میں کبھی ایسیوں کے ساتھ نرمی نہ کرنا چاہیئے

[1] یہ حضرت قوم ثمود کے پیغمبر تھے جب اس قوم کے کہنے سے آپ نے پتھر سے اونٹنی نکالنے کا معجزہ دکھایا تو آپ نے قوم سے فرمادیا کہ دیکھو اس اونٹنی کو تکلیف نہ پہونچانا نہ تو جب تک یہ اونٹنی تم میں صحیح سالم زندہ رہے گی اس وقت تک تم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا لوگوں نے اس کو تکلیف نہ پہونچانے کا پختہ عہد کر لیا آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس اونٹنی کے ذریعے ہزار ہوگا مجھے وحی سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی پیدائش اسی ماہ میں ہونے والی ہے قوم ثمود نے اس ماہ میں جو بچہ پیدا ہوا اس کو قتل کر دیا یہاں تک کہ نو لڑکے قتل کر دیئے گئے دسویں بچہ کے باپ نے کہ جس کا نام قدار تھا اور لڑکے کا، قدار اپنے لڑکے کو قتل نہ کیا چنانچہ جوان ہو کر اسی قدار نے اپنی آشنا کے کہنے سے دوسروں سے مدد لے کر اونٹنی کو قتل کیا۔

ایسوں کے ساتھ ڈھیلاپن کرنے سے یہ ڈر ہے کہ جو عذاب اور وبال اُس بدذات پر آوے ویسا ہی اُس پر بھی آجاوے اور اگر ناراضی اور نفرت رکھے تو گناہ سے اور خدا کے قہر سے حفاظت رہتی ہے۔

(۵) ارنبؔ کا ذکر

حضرت الیاسؑ پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ میں یہ عورت ایک بت پرست بادشاہ کی بیوی تھی اور خود بھی بڑی ظالم بے رحم تھی اور اس نے بہت سے پیغمبروں کو مار ڈالا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک نیکبخت آدمی رہتا تھا اس کے پاس ایک باغ تھا اُسی باغ سے اس کا گذر تھا چونکہ وہ باغ بہت ہی اچھا تھا اور سب آدمی اس کی تعریف کیا کرتے تھے اس لئے یہ عورت جلتی تھی اور اس فکر میں رہا کرتی کہ کوئی بہانہ نکال کر یہ باغ اُس شخص سے چھیننا چاہئے اور اس شخص کو قتل کرنا چاہئے اتفاق سے اس کا شوہر تو کسی بڑے دُور کے سفر میں چلا گیا اور جب وہ کہیں جاتا تھا اپنی بیوی کو سب کام بادشاہی کے سپرد کر جاتا تھا۔ اس دفعہ میں بھی اُسی دستور کے موافق سب بادشاہی کے کام اس کے اختیار میں دیئے گئے اس نے یہ شرارت کی کہ کئی آدمیوں کو سکھلایا کہ تم دربار میں یہ جھوٹی گواہی دینا کہ اس شخص نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اور اس بادشاہ کا قانون تھا کہ جس شخص پر یہ بات ثابت ہو جاتی کہ اس نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں وہ شخص قتل کر دیا جاتا تھا اُس عورت نے اُس نیک بخت آدمی کو گرفتار کر بلایا اور کہا کہ ہم نے سُنا ہے کہ تو نے بادشاہ کو گالیاں دیں ہیں اس نے انکار کیا عورت نے ان ہی آدمیوں کو بُلا کر گواہی دلوا دی انھوں نے گواہی دیدی کہ اس نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اس پر اُس عورت نے اس بیچارہ کو قتل کر ڈالا اور اس کا وہ باغ ضبط کر لیا جب بادشاہ سفر سے لوٹ کر آیا اللہ تعالےٰ نے حضرت الیاس علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اس بادشاہ سے کہہ دو کہ ایک بے گناہ مسلمان پر اس قدر ظلم کیا گیا کہ اس کو مار ڈالا اور اس کا باغ

لہ از عجائب ۱۲۔

لہ حضرت الیاس علیہ السلام کے رسول ہونے کا بیان قرآن مجید میں مذکور ہے ارشاد ہے کہ وانّ الیاس لمن المرسلین یعنی بیشک حضرت الیاس پیغمبروں میں سے ہیں آپ کے والد کا نام بقول بعض مفسرین یاسین تھا اور اہل اخبار کے نزدیک فحاس بن العیزار بن ہارون آپ کی بعثت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کی تقویت کے لئے تھی اور شہر بعلبک کے باشندوں کی ہدایت کے لئے مامور ہوئے وہاں کے بادشاہ کا نام اخب تھا جب کچھ زمانہ کے بعد آپ اپنی قوم سے ایمان قبول کرنے سے ناامید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ مجھے ان لوگوں سے جدا کر دے چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور حضرت الیسع کے ہمراہ ایک پہاڑ پر گئے وہاں حضرت الیسع کو اپنا جانشین کر کے خود غائب ہو گئے ۱۲ حبیب السیر ص۱۲

چھین لیا اگر دونوں میاں بیوی توبہ کرلیں اور اس کے وارثوں کو باغ کو ٹا دیں تو بہتر ہے نہیں تو اُن کو ہلاک کردوں گا۔ جب حضرت الیاس علیہ السلام نے اُس سے جاکر یہ بات کہی بڑا غصّہ ہوا اور توبہ تو کیا کرتا اور اُلٹا حضرت الیاس علیہ السلام کا دشمن ہوگیا آخر حضرت الیاس بحکم خدائے تعالیٰ وہاں سے اور کہیں چلے گئے اور تھوڑے دنوں میں اس بادشاہ کا ایک لڑکا بیمار ہوکر مرگیا یہ صدمہ ختم نہ ہوا تھا کہ ایک اور بادشاہ اس پر چڑھ آیا اور ملک چھین لیا اور اس کو اور اس کی ساری کافر قوم کو تلوار کا لقمہ بنایا **ف** دیکھو ظلم کا کیا نتیجہ ہوا۔ **بیٹیو** کسی کی چیز پر نیت رکھنا یا کسی کو ناحق زبان سے کچھ کہنا یا کسی کو مارنا یا تکلیف پہونچانا یا طعن تشنیع[1] سے کسی کا دل دُکھانا یا کسی کی غیبت کرنا سب ظلم ہے اور ظلم کا وبال تم نے سُن لیا ان سب باتوں سے ہمیشہ اپنے آپ کو خوب بچائیو۔

(۶) نائلہ کا ذکر

ایک قوم تھی جُرہم[2] جو مکہ میں سب سے پہلے آکر حضرت اسمٰعیل[3] کے بچپن کے زمانہ میں آباد ہوئی تھی ان میں ایک عورت نائلہ نام تھی اس کمبخت نے خاص کعبہ شریف کے اندر اپنا منہ کالا[4] کیا خدائے تعالیٰ کا غضب دونوں مرد عورت پر نازل ہوا اور دونوں پتھر کے ہوگئے اس مرد کا نام اِساف تھا لوگوں نے دونوں کو اٹھاکر صفا مروہ جو مکہ میں دو پہاڑ[5] ہیں اُن پر ایک ایک کو رکھدیا تاکہ لوگ دیکھکر خدا کے غضب سے ڈریں بہت دنوں تک دونوں وہاں رکھے رہے جب ایک زمانہ گذر گیا جاہل لوگوں نے بیوقوفی سے ان کا پوجنا شروع کردیا اس واسطے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ان کو اٹھواکر پھکوادیا گیا تھا[6]۔ **ف** خدائے تعالیٰ اپنے غضب سے بچاوے خدا کی نافرمانی کا یہی انجام ہوتا ہے اگر یہاں کوئی بچ گیا تو آخرت میں کیسے بچے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پاک موقع میں گناہ کرنا اور زیادہ گناہ ہے اسی طرح پاک وقت میں گناہ کرنا زیادہ

[1] طعن عربی کا لفظ ہے اس کے معنے اعتراض کرنے کے ہیں اور تشنیع بھی عربی کا لفظ ہے عوام الناس نے اسی لفظ کو بگاڑ کر تشنے کہنا شروع کردیا ہے اس کے معنی بھی برائی ظاہر کرنے کے ہیں ۱۲

[2] یہ قوم آب زم زم دیکھ کر اسی جگہ رہ پڑی تھی اور اسی قوم کی ایک عورت سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا نکاح ہوا تھا ۱۲

[3] یعنی زنا کیا تھا معاذ اللہ من ذلک ۱۲

[4] کیونکہ ان کا عبرت کے لئے رکھنا تو درست تھا مگر جب ان سے بت پرستی کا کام لوگ لینے لگے تو ان کا وہاں سے ہٹانا واجب ہوا یوں وہ وہاں سے ہٹا دیئے گئے ۱۲

[5] عہ از روضۃ الصفا ۱۲۔

گناہ ہے بعضے آدمی رمضان وغیرہ میں بھی گناہ کرنا نہیں چھوڑتے اس کا اور زیادہ وبال پڑتا ہے چاہے کوئی گناہ ہو غیبت اور ظلم کرنا اور ناجائز پیسہ خرچ کرنا گناہ میں یہ سب باتیں آگئیں۔

(۷) بلعم باعورؑ کی بیوی کا ذکر

یہ شخص بڑا عابد زاہد تھا شام کے ملک میں رہتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے مسلمان خدائے تعالیٰ کے حکم سے حضرت یوشع علیہ السّلام کے ساتھ ملک شام میں بیت المقدس کو کافروں کے ہاتھ سے چھڑانے گئے وہاں کے لوگ اس کے پاس آئے اور کہا کہ تم ان مسلمانوں کے لئے بددعا کردو کہ یہ ہار جاویں اس نے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر کے لئے اور جو پیغمبر کے ساتھ ہوں اُن کے لئے بددُعا کرنا بڑی سخت بات[۱] ہے میں ہرگز ایسا نہ کروں گا لوگوں نے اس کی بیوی کو بہت سا مال اور زیور دے کر کہا کہ تو کسی ڈھب سے اپنے میاں کو بہکا اس ناپاک گندی نے لالچ میں آکر اس طرح میاں کو پٹی پڑھائی کہ وہ بددُعا کرنے کو تیار ہوگیا اور جب بددُعا شروع کرنے کا ارادہ کیا اُسی وقت ایمان تو جاتا ہی رہا تھا زبان بھی چھاتی پر لٹکی اور جب مسلمانوں کو فتح ہوئی بلعم باعور کو بھی قتل کردیا گیا **ف** دیکھو لالچ کیسی بُری چیز ہے کہ مال اور زیور کے لالچ میں آکر اس عورت نے اپنا بھی دین خراب کیا اور خاوند کو بھی برباد کیا کہ ایمان بھی گیا اور جان بھی گئی بیبیو اب بھی بہت عورتیں لالچ میں گرفتار ہوکر میاں سے رشوت لاتی ہیں اور خوش ہوتی ہیں کہ ہمارے پاس ایسا زیور ہے اتنا روپیہ ہے یہ نہیں سمجھتیں کہ میاں بیوی دونوں دوزخی بن رہے ہیں۔ ۵۲

(۸) حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کرنوالی عورت[۲] کا ذکر

اُس زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اُس کی بیوی کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے تھی جب وہ بیوی

[۱] بلکہ کفر ہے اس واسطے کہ ان کے لئے بددعا کرنا اس کی دلیل ہے کہ بددعا کرنے والا نبی اور ان پر ایمان لانے کو حق پر نہیں جانتا اور نبی کو حق پر نہ سمجھنا کفر ہے لیکن کسی مومن کو بددعا کرنا اگر اس کے محض ایمان کی وجہ سے ہے تو غالباً یہ بھی کفر ہوگا کیونکہ یہ دلیل ہے ایمان کو ناحق سمجھنے کی جو کفر ہے اور اگر کسی اور وجہ سے مومن کو بددعا کی تو اگر وہ وجہ بددعا کو جائز کردیتی ہو تو مباح ہے اور اگر جائز نہ کرتی ہو تو فسق وغیرہ ہے ۱۲

[۲] یہ حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں ان کے والد حضرت زکریا علیہ السلام کو بھی کافروں نے شہید کردیا تھا اور حضرت زکریاؑ کے اولاد نہ ہوئی تھی بڑھاپے میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے انکی دُعا قبول کی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کے بیٹے پیدا ہوئے جو نبی تھے ۱۲۔

بڑھیا ہوگئی اس کو یہ خیال ہوا کہ شاید بادشاہ کو اور کسی طرف رغبت ہو جاوے اس لئے
اس نے یہ سوچا کہ اپنی اس لڑکی کو اپنے اس خاوند کی جورو بناوے اور اس بدذات نے
اپنی لڑکی کو بھی اس بات پر آمادہ کر دیا وہ بے حیا بھی اس کی فکر کرنے لگی اور طرح طرح سے
بادشاہ کا دل اپنی طرف کرنے لگی اُس کمبخت کا بھی دل آگیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو جو یہ
خبر ہوئی انھوں نے اس کو منع کیا یہ سب ناپاک آپ کے دشمن ہو گئے یہاں تک کہ آپ کو
گرفتار کر کے بلایا اور سر مبارک تن سے جدا کر دیا اور گناہ کرنے کا ارادہ کیا حضرت
یحییٰ علیہ السلام کا کٹا ہوا سر آواز دیتا تھا کہ کمبخت یہ تیرے لئے حلال نہیں مگر اس باجی نے
ایک نہ سُنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سر مبارک سے خون جوش کھانے لگا اور کسی طرح
جوش تھمتا نہ تھا اُس زمانہ کے عالموں نے کہا کہ جب تک ان کے قتل کرنے والوں کا خون
نہ بہایا جاوے گا اس خون کا جوش کم نہ ہوگا اس زمانہ میں کوئی اور نیک بادشاہ تھا
اس کو جو یہ خبر پہنچی اس نے اپنا لشکر لے کر چڑھائی کی اور یہ جتنے قتل میں شریک
تھے ان سب کو اور ستر ہزار کافروں کو قتل کیا تب اس خون کو قرار ہوا۔ ف اللہ
بچاوے شیطانی کام سے دیکھو نفس کی پیروی کرنے سے کہاں سے کہاں بات پہنچی ایک
پیغمبر قتل ہوئے پھر دوسرا گناہ کا کام ہوا اور پھر بھی نفس کی خوشی نصیب نہ ہوئی جلدی
ہی ظلم کا نتیجہ مل گیا اور جتنے آدمی سن کر خاموش ہو گئے تھے اور بادشاہ کی اس حرکت
اور ظلم سے ناراض نہ ہوئے تھے وہ سب بھی اسی وبال میں گرفتار ہوئے اس سے معلوم ہوا
کہ نفس کی اصلاح پر عمل کرنا اور اسی طرح ظلم کرنا اور جو خلافِ شرع کام کرنا اس
سے نفرت نہ کرنا یہ سارے کام بڑے سخت ہیں ان سے بہت بچنا چاہیئے نفس جو
ایسی صلاح دے کہ شرع کے خلاف ہو ہرگز اس کا کہنا مت مانو۔
اور شرع کو مت چھوڑو اور کسی پر کسی طرح کا ظلم اور زیادتی مت کرو نہ تو ناحق کسی کا دل
دکھاؤ نہ کسی کی نہ برو کو بٹہ لگاؤ نہ کسی کا کچھ حق دباؤ یہ سب ظلم ہے اور جو شخص
خلافِ شرع کچھ کام کرے اس سے دل میں نفرت رکھو اور اگر وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہ
سکے تو ظاہر میں بھی اس سے کھنچ جاؤ کیونکہ ایسے آدمی سے محبت اور میل جول رہنے

سے ڈر رہے کہ یہ بھی اس کے وبال میں پکڑا جاوے۔

(۹) شمعون کی بیوی کا ذکر

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اُس زمانہ میں یہ شمعون ایک عابد زاہد آدمی تھے اور خدائے تعالیٰ نے اُن کو بہت زور دیا تھا اس وقت کوئی بادشاہ تھا کافر وہ ان کا دشمن تھا اس نے ان کی بیوی سے کہلا بھیجا کہ اگر تو شمعون کو کسی طرح گرفتار کرادے تو میں تجھکو اپنے نکاح میں لے آؤں اس بدبخت نے جب یہ سوگئے ان کے ہاتھ باؤں باندھ کر کافروں کے حوالہ کر دیا وہ لوگ ان کو اس بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے منادی کرادی کہ شمعون کو سولی پر چڑھایا جاوے گا جس کو دیکھنا ہو آکر دیکھے ہزاروں خلقت جمع ہوگئی اس وقت شمعون نے حق تعالیٰ سے دعا کی اُس بادشاہ کا مکان گر پڑا اور بادشاہ و بکرم گیا لوگ اس کے نکالنے میں لگ گئے شمعون صحیح سلامت اپنے گھر پہنچے اور اس بیوی کو طلاق دے دی ف اس بدبخت عورت کو دنیا کی لالچ نے گھیرا کیسے اچھے نیک خاوند کے ساتھ کیسی بیوفائی کی مگر مراد بھی پوری نہ ہوئی اور خاوند بھی چھوٹ گیا بداعمالی کی ایسی ہی سزا ملا کرتی ہے لالچ سے بہت بچنا چاہیئے۔

(۱۰) جُریج کو تہمت لگانے والی عورت کا ذکر[ع]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان کے زمانہ میں ایک بزرگ آدمی تھے جُریج ان کا نام تھا تھوڑی سی عمر میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ گئے تھے اور خلقت سے الگ ہو کر جنگل میں ایک عبادت خانہ بنا لیا تھا ایک دفعہ وہ نفل نماز میں مشغول تھے اتنے میں ان کی والدہ نے دروازہ پر آکر اُن کو پکارا وہ نماز کی وجہ سے نہ بول سکے اُن کی ان کو یہ خبر نہ تھی وہ اُن کے جواب نہ دینے سے ناراض ہوئی اور اُن کو سنا دیا کہ الٰہی اس کو بدچلن عورتوں سے بالا

ف از مرتب ع از عجائب و کتب احادیث۔

پڑنا نصیب ہو چونکہ ماں باپ کا بڑا حق ہوتا ہے اور اسی واسطے یہ مسئلہ ہے کہ اگر نفل نماز میں ماں باپ پکاریں اور اُن کو اس کے نفل نماز پڑھنے کی خبر نہ ہو تو نفل نماز توڑ کر بول پڑنا چاہیئے مگر جریج عالم نہ تھے اس واسطے وہ نہیں بولے اور ماں کے حق میں کوتاہی ہوئی اس واسطے ماں کا کوسنا لگ گیا اور بیچارہ پر یہ مصیبت پڑی کہ حسد کرنے والے لوگوں نے ایک بدچلن عورت کو سکھلایا کہ کسی طرح جریج کو بدنام کرے اس کو کہیں اسی تباہی پیٹ رہ گیا تھا اس نے بچہ ہونے کے بعد غریب جریج کا نام لے دیا لوگ عبادت خانہ پر چڑھ آئے اور بالکل اس کو ڈھا کر گرا دیا اور جریج پر سختی کرنے لگے کہ دیکھ یہ عورت کیا کہتی ہے جریج نے اُس کے دودھ پیتے بچہ کی طرف منہ کر کے کہا کہ بتلا تیرا باپ کون ہے اس نے ایک چرواہے کا نام لیا پھر تو تمام لوگ بڑے معتقد ہوئے اور لگے ہاتھ پاؤں جوڑنے اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنا دیں انہوں نے فرمایا کہ نہیں بس مٹی کا بنا دو جیسا پہلے تھا چنانچہ ویسا ہی بنا دیا ف دیکھو وہ عورت ایک نیک آدمی پر تہمت لگا کر کیسی ذلیل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسا رسوا کیا دیکھو کبھی کسی بے گناہ پر تہمت کسی طرح مت دھرنا بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ذرا سے شبہ میں کسی کو بدچلنی کی تہمت لگا دی کہیں کسی کے سر ہو پڑی رکھدی یہ سب باتیں بہت گناہ ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولاد کو ہر وقت کوسنا اچھا نہیں جانے کون سی گھڑی قبولیت کی ہو پھر خواہ مخواہ اولاد کو بھی پریشانی ہو اور ان کی پریشانی دیکھکر اپنے کو بھی صدمہ ہو اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کا بڑا حق ہے آج کل اس بات کا بہت کم خیال کرتے ہیں۔ بیبیو اس میں کبھی غفلت اور کوتاہی مت کرنا۔

(۱۱) بنی اسرائیل کی ایک بے رحم عورت کا ذکر

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل

ف از بخاری شریف۔

لہ ذکر الرحمتی ما معناہ انہ لما کان عمالہ الدین ما جبا وکان منظنۃ ان تجوہم انہ اذا نادا واحدا یکون علیہ باس فی عدم اجابتہ ومع ذلک یقول لا باس ترجیحا لامر اللہ لعدم تقطع العبادۃ لان نداءہ لہ مع علمہ بانہ فی الصلوۃ معصیۃ ولاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق فلا یجوز اجابتہ بخلاف ما اذا علم انہ فی الصلوۃ فانہ یجیبہ لعلمہ فی تقطع جریج الرأس ودخان اللہ علیہ وبانا لہ من النار لعدم اجابتہ لہا ۱۲ شامی مصری صفحہ ۶۶۴ جلد اول

لہ اس کی ماننت کے بارہ میں بھی پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے ۱۲۔

میں کا ایک قصہ بیان فرمایا کہ ایک عورت تھی اس نے ایک بلی کو پکڑ کر باندھ دیا نہ تو اُس کو کچھ کھلایا نہ پلایا اور نہ اُس کو چھوڑ ہی دیا کہ چوہے وغیرہ کھا کر اپنا گزر کرتی وہ بلی اس حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئی اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کو دوزخ میں داخل کیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دوزخ میں وہی بلی اُس عورت کی چھاتی پر سوار ہے اور ناخن اور پنجوں سے اس کو نوچ رہی ہے ف تم نے بے رحمی کا نتیجہ سن بھی لیا کسی پر بے رحمی مت کرو چاہے آدمی ہو چاہے جانور ہو البتہ بلی کتا اگر بہت ستاوے تکلیف دے تو اس کو مارنا درست ہے لیکن ترسانا بڑا گناہ ہے بعضے سنگدل آدمی[1] طوطا مینا اور کوئی جانور پال لیتے ہیں اور پنجرہ میں ڈال کر نہ اُن کے کھانے پینے کی خبر لیتے ہیں نہ اُن کے دھوپ اور سایہ میں رہنے کا خیال رکھتے ہیں نہ اُن کو آزاد کرتے ہیں ایسے ترسانے کا انجام دنیا میں بھی بُرا ہے اکثر ایسے آدمی دنیا میں بھی طرح طرح کی تکلیفوں میں گرفتار رہتے ہیں ان کو چین نصیب نہیں ہوتا اور آخرت میں تم نے سن ہی لیا کہ وہ عورت دوزخ میں پہنچی بیبیو بے رحمی سے بہت بچتی رہو۔

(۱۲) پہلی اُمتوں[عہ] کی ایک بدذات عورت کا ذکر

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پہلی اُمتوں میں ایک شخص عابد زاہد تھا ایک

عہ۔ از نسائی۔

عہ اسی طرح حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی شخص نہایت عابد زاہد تھے ان کی بیوی نہایت درجہ خوبصورت تھی وہ اس کو قفل میں بند رکھا کرتے تھے ایک دن ایک جوان شخص اُس کی نظر پڑا جس سے طرفین کو محبت ہو گئی اُس جوان نے قفل کی کنجی بنائی عابد کے پیچھے قفل کھول کر آ جاتا اور خوب دل کی حسرتیں نکالتا جب عابد کے آنے کا وقت ہو جاتا چلا جاتا اور قفل لگا جاتا عابد کو خبر نہ ہوتی اس طریقہ کو ایک مدت گزر گئی تو عابد ایک روز اپنی بیوی سے بولا کہ کیا بات ہے تیرا رُخ مجھ سے پلٹا ہوا معلوم ہوتا ہے اس کی وجہ مجھے معلوم نہیں دل میں طرح طرح کے وسوسے آتے ہیں آخر کار شوہر نے کہا کہ میری خواہش یہ ہے کہ تو قسم کھا کر یہ کہے کہ میں بجز تیرے کسی سے واقف نہیں ہوں اس زمانہ میں بنی اسرائیل کا ایک پہاڑ مقرر تھا کہ اس کے پاس جا کر مقدمے فیصل کیا کرتے تھے اور وہاں حلف اٹھایا کرتے تھے اور وہ پہاڑ شہر سے باہر تھا اور اس کے پاس ایک

(باقی صفحہ ۱۱۷ پر)

[1] یہ حدیث ہم پہلے بلفظہ نقل کر چکے ہیں اور یہ بھی کہ جس طرح کسی جانور کو پال کر اس کے ڈالنے پانی وغیرہ کی خبر نہ لینا گناہ ہے ایسے ہی کسی بھوکے پیاسے جانور کی خبر لینا اور ان کی خدمت کرنا موجب ثواب ہے کیونکہ ایک فاحشہ عورت پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخشی گئی خدا تعالیٰ کو مخلوق پر بہت شفقت ہے اس لئے وہ اُس آدمی کو بھی پسند فرماتا ہے جو اس کی مخلوق کا ترس کرے اس لئے پہلے نبیوں کو بکریاں چرانے کی خدمت سپرد ہوتی ہے اس کے بعد نبوت ملتی ہے یعنی پہلے جانوروں پر ان کی شفقت کا امتحان کیا جاتا ہے تاکہ انسانوں کے ساتھ بھی نہایت محبت سے پیش آویں جو نبی کے لئے بہت ضروری چیز ہے لیکن جہاد شفقت کے خلاف نہیں ہے تفصیل کا اس جگہ موقع نہیں ۱۲ محمد حیات۔

بدذات عورت اس کے پیچھے پڑی اور اپنی ایک لونڈی کو اُس کے پاس بھیجا کہ ہمارا کسی سے لین دین کا کچھ معاملہ ہوتا ہے بڑا معاملہ ہے گواہوں کے روبرو کرنا ہے اللہ کے واسطے گواہ ہو جانا ثواب کا کام ہے ذرا کھڑے کھڑے تم بھی ہو جاؤ یہ بیچارے سیدھے بھولے اس کے یہاں چلے گئے جب وہ گھر کے اندر ہو گئے اس لونڈی نے سب دروازے بند کر لئے جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ وہی بدذات عورت بیٹھی ہے اور شراب بھی رکھی ہے اور ایک لڑکا بھی موجود ہے اس وقت اس نے ظاہر کیا کہ میں نے گواہی کے لئے نہیں بلایا بلکہ تمہاری

(بقیہ صفحہ ۱۱۶ کا) شہر بہ رہی تھی جو کوئی وہاں جا کر جھوٹی قسم کھاتا وہ ہلاک ہو جاتا پس عورت نے کہا کہ اچھا اگر میں پہاڑ کے پاس چلکر قسم کھاؤں تب تو تمہارا دل صاف ہو جائے گا شوہر نے کہا کہ ہاں عورت بولی کہ اچھا جب تم کہو میں پہاڑ پر چلنے کو تیار ہوں اس کے بعد شوہر اپنے کسی کام کو چلا گیا تو وہی جوان آیا عورت نے اس جوان سے سب ماجرا جو شوہر کے ساتھ میں گزرا تھا بیان کیا اور کہا کہ میرا شوہر مجھ سے مشکوک ہے اور اس کا اصرار ہے کہ میں پہاڑ کے پاس جا کر قسم کھاؤں مجھے جھوٹی قسم کھانے کی طاقت نہیں اور شوہر سے قسم کھانے کا انکار بھی نہیں کر سکتی ہوں جوان یہ بات سُن کر بہت پریشان ہوا اور پوچھنے لگا کہ اسکو کیا کرو گی عورت بولی کہ کل کو صبح ہی آجانا اور ایک گدھا ساتھ لے لینا اور مزدوروں کا سا لباس پہن لینا اور شہر کے دروازہ پر لئے کھڑے رہنا میں شوہر سے کہوں گی کہ وہ تمہارا گدھا کرایہ کرے جب وہ کرایہ کو منظور کرلے تو ذرا تو مجھے اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر گدھے پر سوار کر دیجو تاکہ میں اس طرح قسم کھا سکوں کہ مجھے کسی نے ہاتھ نہیں لگایا بجز میرے شوہر اور اس کرایہ والے گدھے کے جوان نے اس کو منظور کر لیا جب اس عورت کا شوہر عابد آیا تو عورت نے اس سے کہا کہ چلو پہاڑ پر چل کر قسم کھالوں پھر عورت بولی کہ پیدل تو میں چل نہیں سکتی عابد نے کہا کہ چلو تو سہی اگر کوئی کرایہ کا جانور مل جائے گا تو اُسے کرایہ پر لے لیں گے۔ چنانچہ شہر کے دروازہ پر دونوں پہنچے تو عورت نے دیکھ لیا کہ وہی جوان گدھا لئے تیار کھڑا ہے اس نے آواز دی کہ گدھے والے آدھے درہم پر گدھا کرایہ پر پہاڑ جانے کو دیتا ہے اس نے کہا ایسا کروں گا اور فرور کروں گا اور یہ کہکر جھٹ پٹ آگے بڑھا اور عورت کو اُٹھا کر گدھے پر سوار کر دیا اور سب روانہ ہو کر پہاڑ تک پہنچے عورت نے نوجوان سے کہا کہ مجھے گدھے سے اُتار تاکہ میں پہاڑ پر چڑھوں تو نوجوان جس دم اُس عورت کی طرف بڑھا عورت نے اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا جس کے باعث بدن کھل گیا اس پر نوجوان کو بُرا بھلا کہنے لگی وہ بولا خدا کی قسم میری اس میں کچھ خطا نہیں ہے اس کے بعد عورت نے پہاڑ کی طرف ہاتھ اٹھا کر قسم کھائی کہ مجھکو کسی نے چھوا اور نہ میرے شوہر اور اس کرایہ والے جوان کے سوا کسی نے میرا بدن دیکھا بس فوراً پہاڑ کر ایک سخت زلزلہ آیا کہ قریب تھا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے ۱۲ از البصائر فی تذکیر المشائر۔

پرہیزگاری توڑنے کو بلا لیا ہے یا تو مجھ سے منہ کالا کر دیا شراب پیو یا اس لڑکے کو قتل کر ڈالو وہ عابد بیچارہ جان کے خوف سے بہت پریشان ہوا اور اپنے جی میں ان تینوں باتوں میں شراب کو اور دل سے ہلکی بات سمجھ کر شراب پی لی شراب پینا تھا کہ عقل گم ہو گئی اور اسی حالت میں وہ دونوں گناہ بھی اس سے ہو گئے ف گناہوں میں آپس میں کچھ ایسا علاقہ ہے کہ جہاں ایک گناہ ہوا پھر دوسرے گناہ بھی ہوتے چلے جاتے ہیں اس واسطے گناہ چاہے بڑا ہو یا چھوٹا سب سے بچنا چاہیئے نہیں تو دوسرے گناہوں کا دروازہ بھی کھل جاتا ہے چنانچہ اکثر دیکھا ہے کہ کسی نے رسم و رسوم کے موافق اپنی اولاد کے جاہنے کا ارادہ کیا اور یوں سمجھا کہ خلاف شرع تو ہے مگر کوئی زیادہ بھاری گناہ نہیں ہوگا اور جتنے خرچ کا تخمینہ کیا ہے وہ اپنے پاس بھی ہے اور ان سب باتوں کو سوچ کر کام شروع کر دیا اب ایسے ایسے پیچ آپڑتے ہیں کہ ضروری اور گناہ بھی بڑے بڑے ہو جاتے ہیں کبھی تخمینہ سے زیادہ خرچ ہو جاتا ہے اور سودی قرض لینا پڑتا ہے کبھی نابالغ یتیم بچوں کا حق اپنے روپیہ میں ملا ہوا ہوتا ہے اس کو خرچ کر لیتی ہیں جس کا خرچ کرنا حرام ہے اور وہی حرام کھانا اپنے سب مہمانوں کو بھی کھلاتی ہیں دیکھو کہاں سے کہاں گناہ کا اثر پہنچ گیا اسی طرح سب گناہوں کا قاعدہ ہے۔

(۱۵) بنی اسرائیل کی ایک مکار عورت کا ذکر

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک حوض پانی سے بھروا کر اس میں کوئی ایسی دعا کر دی تھی کہ اس پانی میں یہ اثر ہو گیا تھا کہ اگر کوئی بدکار عورت وہ پانی پی لیتی تو اسی وقت اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا اور فوراً مر جاتی موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی اس حوض میں یہ تاثیر تھی ایک دفعہ ایک شخص کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا اور وہ شبہ سچا تھا جب خاوند نے اس کا چرچا کیا اور اس زمانہ کے حاکموں سے فریاد کی تو انھوں نے اسی پانی کا فیصلہ تجویز کیا اور اس عورت کو بلا بھیجا اس عورت کی ایک بہن تھی وہ دونوں بہنیں اس قدر ہمشکل تھیں

عہ - از عجائب۔

کہ بڑی مشکل سے دونوں کی پہچان ہوتی تھی اس عورت نے کیا چالاکی کی کہ خدا جانے کیا جھوٹ سچ ملا کر اپنی اس بہن کو کسی طرح بہکا کر اپنی جگہ بھیج دیا اس نے جا کر سب کے سامنے پانی پی لیا وہ تو پاک تھی اُس کو کچھ نہ ہوا لوگوں کو تعجب ہوا غرض وہ پانی پی کر جب اپنے گھر آئی اور اس ناپاک بہن سے ملی بس اس کا سانس لگنا تھا کہ اس کا تمام چہرہ سیاہ ہوگیا اور فوراً مرگئی اس وقت سب کو چالاکی کا حال معلوم ہوا ف دھوکا اور چال چھپی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ رسوا کر ہی دیتے ہیں بیبیو بات میں اور برتاؤ میں دل کو صاف اور زبان کو سچا رکھنا چاہیئے۔

(۱۲) ام جمیلؓ کا ذکر

یہ ابولہب کافر کی بیوی ہے قرآن مجید میں بھی اس کی بڑائی سورۂ تبت میں آئی ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک دشمنی رکھتی تھی کہ کانٹے دار لکڑیاں جنگل سے لا کر رات کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں بچھا دیا کرتی تھی تاکہ آتے جاتے آپ کے پاؤں میں چبھیں ایک دفعہ لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر لادے ہوئے آتی تھی اور اس کی رسّی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اٹکا رکھی تھی کہ گٹھا سنبھلا رہے اچانک وہ گٹھا پیچھے کو گر گیا اور وہ رسّی اُس کے گلے میں آگئی اور گلا گھٹ کر مرگئی ف اللہ بچا دے دین اور دینداروں سے دشمنی کرنے کا انجام دنیا میں بھی بُرا اور آخرت میں بھی بُرا بعض عورتیں مولویوں کے مسئلوں کو جھٹلایا کرتی ہیں اور جو کوئی مسئلہ پر چلے اس کو طعنہ دیا کرتی ہیں خاص کر شادی غمی میں جو شرع کے موافق کرے یا کہے اُس سے بہت بُرا مانتی ہیں یہ بھی دین کے ساتھ دشمنی رکھنا ہے اور اس دشمنی کا وبال دونوں جہاں میں جو کچھ ہوگا ابھی سُن چکی ہو ان سب باتوں سے توبہ کرو اور بچو۔

(۱۲) جو عورتیں مکہ کے فتح ہونے کے دن ماری گئیں اُن کا ذکر

انکھ۔ از عجائب

مکہ شریف پہلے کافروں کے قبضہ میں تھا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کافروں کو نکالا اس کو مکہ کا فتح ہونا کہتے ہیں ان کافروں میں کئی عورتیں ایسی تھیں جو دین اسلام کی ہجو اور بُرائی کے گیت گایا کرتی تھیں ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ان عورتوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اُن میں سے یہ چار ماری گئیں سارہ اور فرتنا۔ اور اریت۔ اور اُم سعد **ف** ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول تو رحیم کریم بڑے تھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل کرنے سے لڑائی میں بھی منع فرمایا ہے مگر ان عورتوں نے بُرائی ہی اتنی بڑی کی تھی جس سے خدائے تعالیٰ کا حکم ان کے قتل کا ہو گیا کیونکہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدون خدا کی اجازت کے کوئی کام نہ کرتے تھے اور وہ بُرائی یہی تھی کہ دین کو بُرا کہتی تھیں اور اس کے گیت جوڑ رکھے تھے اب بھی بعض عورتوں میں یہ روگ ہے کہ شرع کچھ جو چاہتی ہیں کہہ دیتی ہیں اور بعض عورتیں مولویوں کی بُرائی میں گیت بھی جوڑ لیتی ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے۔

(۱۶) زینبؓ بنت حارث کا ذکر

ایک بستی تھی خیبر وہاں کافر یہودی لوگ رہتے تھے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اُن کی لڑائی ہوئی تھی اور مسلمانوں کی فتح ہو گئی تھی فتح ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک یہودی عورت جس کا نام زینب تھا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے کچھ کھانا لائی اس میں کمبخت نے زہر ملا دیا تھا آپ نے اور آپ کے بعضے صحابیوں نے کھا لیا پھر خدائے تعالیٰ کی قدرت سے آپ کو معلوم ہوا آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور سب کو منع کر دیا لیکن ایک صحابی تو اس میں ختم ہو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدت کے بعد اس کا اثر ہوا اور وفات کی بیماری اُسی کے اثر سے تھی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جب

علہ ۔ از روضہ ۔

اُن صحابی کا انتقال ہوگیا تو اُس عورت سے پوچھا اُس نے اقرار کیا اور سزا میں وہ بھی قتل کی گئی ف اس کمبخت عورت کو بھی دین اسلام کی دشمنی نے غارت کیا۔ بیبیو دین اسلام اور شرع کی بات سے کبھی دل میں بُرائی سمت لاؤ خوشی خوشی اُس کو مان لیا کرو۔

(۱۷) لبید یہودی کی بیبیوں کا ذکر

ان سب نے صلاح کر کے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کو جادو کیا تھا ہلاکت کے صدمہ سے تو آپ بچے رہے لیکن اتنا اثر ہوا کہ آپ کے مزاج میں کچھ بھول سی ہوگئی وہ بھی دین کی باتوں میں نہیں بلکہ کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے کی عادتوں میں پھر اللہ تعالیٰ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ دونوں سورتیں اُتاریں ان کی برکت سے اس جادو کا اثر بالکل جاتا رہا ف ان لوگوں کو بھی دین کی دشمنی نے خراب کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کا ارادہ کیا دین اور دین والوں سے کبھی دل میں رنج اور دشمنی مت رکھنا۔

(۱۸) سلمیٰ بنت مالک کا ذکر

یہ پہلے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہوگئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے کہ یہ مسلمان نہیں رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب حضرت کی وفات ہوگئی اس کو حکومت کا خبط سوجھا اور دین سے پھر گئی اور بہت سے گمراہ آدمی اس کی حکومت میں آ گئے آخر مسلمانوں کا لشکر وہاں پہنچا اور اس عورت کا اور اس کے ساتھیوں کا تلوار سے مار کر خاتمہ کیا ف بیبیو مال کی محبت بُری چیز ہے اسی طرح سردار بننے کی بھی ہوس آدمی کو غارت کرتی ہے دیکھو اس عورت کی دنیا اور دین دونوں خراب ہوئے بیبیو اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھو اور عاجزی اختیار کرو اسی سے خدائے تعالیٰ تم کو دونوں جہاں میں بڑائی بخشیں گے۔

علہ از روضہ علہ از تفاسیر

(۱۹) قطامہ کا ذکر

ایک گروہ ہے وہ خارجی کہلاتے ہیں یوں تو مسلمان ہیں مگر اُن کے بہت سے عقیدے دین کے خلاف ہیں وہ لوگ حضرت علی رضؓ کے وقت میں شروع ہوئے ہیں اور حضرت علی رضؓ سے ان کی بڑی بڑی لڑائیاں بھی ہوئی ہیں اس واسطے حضرت علی رضؓ کے بڑے دشمن تھے اسی گروہ کے تین آدمی ایک دفعہ مکہ میں اکٹھے ہو گئے حضرت علی رضؓ اس زمانہ میں شہر کوفہ میں رہا کرتے تھے ان تینوں میں یہ صلاح ٹھیری کہ حضرت علی رضؓ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی اور تھے ان دونوں کو بھی قتل کر دینا چاہیئے حضرت علی رضؓ کے قتل کرنے کے واسطے ایک شخص تیار ہوا اس کا نام عبدالرحمن ابن ملجم تھا اور اس ارادہ سے کوفہ کو چلا وہاں یہ عورت کمبخت مل گئی اُس کی صورت شکل دیکھکر اُس نے عورت کو نکاح کا پیغام دیا اُس عورت نے کہا کہ اگر میرا مہر دے سکو تو نکاح منظور ہے اس نے مہر پوچھا اس نے کہا میرا مہر یہ ہے کہ حضرت علی رضؓ کو قتل کر دو وہ عورت بھی خارجی تھی اور حضرت علی رضؓ کے ہاتھ سے اس کا باپ اور بھائی اور چچا اور خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا یہ سب ہی خارجی تھے اس لئے اس نے یہ فرمائش کی غرض اُس شخص نے اس بات کو قبول کیا اور صبح کی نماز سے پہلے مسجد کے دروازہ میں چھپ کر کھڑا ہو گیا جب حضرت علی رضؓ نماز کے واسطے مسجد کے اندر آنے لگے اس نے ایک بار گی نکل کر آپ کے سر پر ایک تلوار کا ہاتھ مارا اور بھاگا اُسی زخم سے حضرت علی رضؓ نے وفات فرمائی اور وہ نالائق پکڑا گیا اور مارا گیا ف دیکھو اس عورت کو دین سے محبت ہوتی تو اپنے بددین رشتہ داروں کی وجہ سے حضرت علی رضؓ سے دشمنی نہ کرتی مگر خود بھی بددین تھی اس واسطے اتنا بڑا گناہ یعنی بیبیو دین کی محبت دل میں پیدا کر دینا تو بڑے بڑے گناہ بددینی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

لہ اس دن اٹھارہ تاریخ ماہ رمضان المبارک کی تھی اور صبح کا وقت تھا ہجری سنہ تھا اسی زخم کے سبب تیسرے روز آپ کا انتقال ہوا حضرت حسن و حسین اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور حضرت حسن نے نماز پڑھائی اور ایک صحرا میں آپ دفن کئے گئے اس وقت آپ کی عمر ۶۳ برس کی تھی چار برس ۹ مہینے آپ نے خلافت کی ۱۲ از اکمال صفحہ ۱۹۔

(۲۰) جعدہ بنت اشعث کا ذکر

یہ حضرت امام حسنؓ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہے یہ ایسی ڈوبی کہ یزید جو حضرت امام حسنؓ کا دشمن تھا اس کے بہکانے سے اپنے ایسے پیارے مقبول خاوند کو زہر دیا اس کمبخت نے اُس بدبخت عورت کو یہ چکمہ دیا تھا کہ تجھ سے نکاح کروں گا اور ایک لاکھ درم دوں گا جس کی قیمت قریب تیس ہزار روپیہ کے ہوتی ہے جب زہر دیا گیا اس کی تیزی سے امام حسنؓ کی آنتیں اور کلیجہ کٹ کٹ کر دستوں کی راہ نکل گیا اور چالیس روز یہی تکلیف اٹھا کر انتقال فرمایا اس وقت اس عورت نے یزید کو کہلا بھیجا کہ اب وعدہ پورا کرو اس نے صاف جواب دے دیا کہ میں تجھکو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا غرض بدنصیب کو گناہ کا گناہ ہوا اور دنیا کی مراد بھی پوری نہ ہوئی۔

نصیحت یہ ساری خرابی دنیا کی لالچ سے ہوئی لالچ میں جو کچھ بھی ہو جاوے تھوڑا ہے اس بیماری کو دل سے نکالو اور مال متاع زیور پوشاک کی ہوس اور محبت سے دل کو پاک کر دیو بیس قصے بُری عورتوں کے تھے اب چند قصے اُن عورتوں کے لکھتے ہیں جو اول بُری تھیں پھر خدا نے اُن کو نیک ہدایت کی

(۲۱) بی بی زلیخا کا ذکر

ان کی شادی اوّل مصر کے وزیر سے ہوئی تھی اس نے یوسف علیہ السلام کو مول لیکر ان کے سپرد کیا تھا کہ اولاد کی طرح ان کو رکھو ان کو بُرے بُرے خیال پیدا ہو گئے مگر یوسف علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے بچایا پھر اسی وزیر نے مصلحت سمجھکر یوسف علیہ السلام کو قید کر دیا پھر ایک مدّت کے بعد جب یوسفؑ کو مصر کے بادشاہ نے قید خانہ سے چھوڑ دیا تو یوسف علیہ السلام نے اُس سے کہلا بھیجا کہ اوّل میرا حال عورتوں سے پوچھ لو پوچھنے پر زلیخا نے کہا وہ پاک ہیں میری ہی خطا تھی آخر جب یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ہو گئے اور وہ وزیر مر گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے نکاح کر لیا اور ان سے دو لڑکیاں افرائیم اور منشائم پیدا ہوئیں **ف** دیکھو سچ کیسی اچھی چیز ہے جس زمانہ میں انھوں نے جھوٹی تہمت یوسف علیہ السلام پر

ف سنہ ۳۰ ہجری میں آپ پیدا ہوئے اور سنہ ۱۰۰ھ میں انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئے حضرت علی کی وفات کے بعد چالیس ہزار آدمیوں سے زیادہ نے آپ سے بیعت کی پھر آپ نے یہ معاملہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے سپرد کر دیا ۱۲ از اکمال صفحہ ۶ عاجز محمد حیات غفرلہٗ۔

پر لگائی اس کا یہ وبال ہوا کہ ان کی پریشانی اور مصیبت بڑھتی رہی اور جب انہوں نے سچ بول دیا[1] اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبت کاٹ دی اور اُن کی مراد حاصل ہونے کا سامان اس طرح ہو گیا کہ ان کا خاوند مرا یوسف علیہ السلام کو بادشاہی ملی اور اُن سے نکاح کر لیا **بیٹیو** ہمیشہ سچ بولو اگر کوئی خطا قصور ہو جاوے تو بہ کر لو اس پر اڑو مت اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شیخی مت کرو۔

(۲۲) قارون کی بہکائی ہوئی عورت کا ذکر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قارون[2] ایک بڑا مالدار اور بخیل تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو اس سے زکوٰۃ دینے کو فرمایا اس کو بہت ناگوار ہوا اور آپ کا دشمن ہو گیا اور کمبخت نے یہاں تک ارادہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آبرو کا لاگو ہو گیا اور ایک بدچلن عورت کو بہت کچھ مال زیور جواہرات دے کر بہکایا کہ تو بہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنے ساتھ تہمت دھر دیجیو وہ راضی ہو گئی ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ فرما رہے تھے یہ مسئلہ بھی بیان کیا کہ جو کوئی بُرا کام کرے اس کو ایسی ایسی سزا ہو گی۔ کمبخت قارون اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر آپ ایسا کام کریں تو کیا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میری بھی یہی سزا ہو اس پر وہ نالائق بولا کہ فلانی عورت آپ کا نام اپنے سے لگاتی ہے وہ عورت بھی وہاں موجود تھی آپ نے اُس کو قسم دے کر فرمایا کہ سچ بولنا وہ خدا سے ڈر گئی اور کہنے لگی اے نبی اللہ کے آپ پاک ہیں اور اس نے مجھکو اتنا زیور اور مال دے کر سکھلایا تھا کہ آپ کا نام لے دوں اب میں تو بہ کرتی ہوں اور مسلمان ہوتی ہوں اُس وقت آپ کو غصہ آیا اور حق تعالیٰ سے بددعا کی قارون اپنے مال و دولت سمیت زمین میں دھنس گیا اور جہنم رسید ہوا **ف** خدائے تعالیٰ جب ہدایت دیتے ہیں تو بہ کرنے کی اور نیک راہ اختیار کرنے کی یوں ہی سامان ہو جاتا ہے اور ہدایت اور تو بہ کی جڑ خدائے تعالیٰ کا ڈر ہے **بیٹیو** اس کو دل میں پیدا کرو سب کام درست ہو جاویں گے۔

[1] اور جس طرح سچ بولنے سے زلیخا کو اچھا نتیجہ ملا کہ ایک نبی کی بیوی بنی بعد دنیا میں یہ کہ جیسی وہ بوڑھیلے سے بدتر ہو گئی تھی خدائے تعالیٰ نے اس کو نوجوان بنا دیا ایسے ہی حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھو کہ آپ نے حرام کاری سے پرہیز کیا اور اپنا دل صاف رکھا تو تھوڑا سا امتحان قیدخانہ کا ضرور بھگتا لیکن بعد میں بادشاہی تخت کے مالک ہوئے اور غلامی سے بادشاہت تک پہنچے اور نبوت کا مرتبہ پایا سبحان اللہ پاکی اور صفائی اور سچائی عجیب چیز ہے جو اللہ والوں ہی کو نصیب ہوتی ہے۔

[2] یہ شخص حضرت موسیٰ کا رشتہ دار بھی تھا اور توریت بہت اچھی پڑھتا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے مالدار بنا تھا مگر مالداری کی نحوت سے دماغ ہو گیا ایسی عادتوں سے اللہ پناہ میں رکھے ۱۲

(۲۳) اپنے گناہ کے اقرار کرنے والی عورت کا ذکر

ہمارے حضرت[1] پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی شیطان کے بہکانے سے کہیں اُس سے بُرا کام ہوگیا تھا شرع میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی کے میاں یا بیوی سے ایسی حرکت ہوجاوے تو پتھروں سے مار مار کر اس کو بالکل مار ڈالتے ہیں وہ عورت یہ مسئلہ جانتی تھی اور سمجھتی تھی کہ میری جان نہ رہے گی لیکن آخرت کے عذاب کا ڈر ایسا غالب ہوا کہ آکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو سارا قصہ بیان کردیا تاکہ سزا دے کر پاک کردیں شرع کا یہ بھی حکم ہے کہ جو اپنی زبان سے اقرار کرے اُس کو ٹال دینا چاہیئے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ٹالا بھی لیکن ایسی ہمت کی بی بی تھی کہ پھر بار بار آکر اقرار کیا اور چاہا کہ سزا دے دی جائے اس وقت اس کو پیٹ تھا اس واسطے بچہ ہونے تک اُس کو مہلت دی گئی بچہ جن کر بے بُلائے پھر آموجود ہوئی اور چاہا کہ اب سزا کر دیجاوے آخر وہی سزا شرع کے موافق اس کو دی گئی کسی نے اُس کو کچھ بُرائی کی بات کہہ دی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کچھ مت کہو اس کی توبہ اللہ کے نزدیک اتنی بڑی ہے کہ اگر ستر گنہگار آدمیوں میں بانٹ دیجاوے تو سب کی بخشش ہوجاوے بھلا اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ اللہ تعہ کے واسطے اپنی جان دیدی

ف حقیقت میں خدائے تعہ کا ڈر عجیب نعمت ہے اللہ اکبر کتنی بڑی تکلیف کی اُس بی بی نے سہار کی اللہ تعالےٰ ہم کو بھی گناہوں کے چھوڑنے کی اور توبہ کرنے کی توفیق دیں اب شرع کی عملداری نہیں ہے جو گناہ خدا کے ہیں خدا کے سامنے توبہ کرلینا چاہیئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی توبہ کرلے پھر اُس کو حقیر نہ سمجھے اُس کو پُرانی باتوں کا طعنہ نہ دے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

(۲۴) چوری سے ایک توبہ کرنیوالی عورت کا ذکر

حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا

[1] عن بریدۃ فی حدیث طویل ثم جاءتہ امرءۃ من غامد من الازد فقالت یارسول اللہ طہرنی فقال ویحک ارجعی فاستغفری الیہ وتوبی الیہ فقالت تریدان تردونی کما رددت ماعز بن مالک انہا حبلی من الزنا فقال انت قالت نعم قال لہا حتے تضعی مافی بطنک قال فکفلہا رجل من الانصار حتی وضعت فاتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال قد وضعت الغامدیۃ اے ان قال الراوی ثم امر بہا فحفر لہا اے صدرہا وامر الناس فرجموھا فیقبل خالد بن الولید بحجر فرمی راسہا فتنضح الدم علی وجہ خالد فسبہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہلا یا خالد فو الذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ ثم امر بہا فصلی علیہا ودفنت رواہ مسلم ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۱۰

ہاتھ چوری کی سزا میں کاٹ دیا تھا پھر وہ عورت ہمارے گھر آیا کرتی اور وہ جو بات حضرتؐ سے کہنا چاہتی میں اس کی طرف سے کہہ دیا کرتی غرض اس نے دل سے اچھی طرح توبہ کرلی تھی۔ ف دیکھو کیسے اچھے دل کی تھی کہ اتنی بڑی تکلیف اٹھا کر شرع سے اور حضرت سے اس کا جی برا نہیں ہوا پس ایمان اور توبہ ایسی ہونی چاہیئے کہ شرع کے حکم سے دل پر میل نہ لاوے اگر گناہوں کی سزا میں کوئی وبال آجاوے تو خدائے تعالیٰ کی شکایت نہ ہو اپنی خطا کو یاد کرکے شرمندہ ہونا چاہیئے۔

یہ یہ بات بڑے پکے ایمان کی دلیل ہے۔ یہ بات صحابیوں کو کامل درجہ میں حاصل تھی حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی اسی قسم کا ہے کہ انھوں نے حالت کفر میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت امیر حمزہؓ کو شہید کیا اس کے بعد ان کو توبہ کی خدا تعالےٰ نے توفیق دی اور حضور کی خدمت میں آکر اسلام قبول کرنے کی درخواست کی آپ نے فرمایا جاؤ تمہارا اسلام تو قبول ہے مگر ہم کو اپنی صورت کبھی نہ دکھانا کیونکہ تم کو دیکھنے سے مجھے اپنے چچا امیر حمزہؓ یاد آجاتے ہیں انھوں نے اس بات کو گانٹھ باندھا اور دل میں اس کا خیال ذرا نہ کیا اور ساری عمر اسلام پر قائم رہے اور حضور کے سامنے کبھی نہ آئے عشق اسی کا نام ہے اس زمانہ میں کوئی ایسی مثال پیش نہیں کرسکتا ۱۲۔

(۲۵) سجاح کا ذکر

اس کو بیٹھے بٹھلائے یہ خبط سوجھا کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کر بیٹھی اور بہت سے بیوقوف اس کے ساتھ ہوگئے اس کے بڑے بڑے قصے ہوئے آخر مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ سے عاجز ہوکر پھر مسلمان ہوگئی اور اپنے اس خبط سے توبہ کی ف سبحان اللہ توبہ بھی کیا چیز ہے بھلا پیغمبری کے جھوٹے دعوے کرنے سے بڑا کونسا گناہ ہوگا مگر جب توبہ کرکے مسلمان ہوگئی وہ بھی معاف ہوگیا پیارے توبہ میں دیر مت کیا کرو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا بڑی آفت کی چیز ہے اسی روگ نے تو پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرایا تھا کہ بہت سے آدمیوں پر میری سرداری ہوجاوے گی اللہ بچاوے بس اپنے کو سب سے کم سمجھنا اسی میں خیر ہے فقط۔

یہ تو بہ کرنے والیوں کے پانچ قصے ہوئے اور بدعورتوں کے بیس ہوئے تھے یہ سب ملاکر پچیس ہوئے اب آگے تنبیہ مع یادداشت کے جس کا ذکر دیباچہ میں ہے لکھی جاتی ہے۔

تنبیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ حال جو اس یادداشت میں لکھا گیا ہے سب عورتوں کا نہیں ہے بلکہ شریر عورتوں

کا ہے ان ہی کے مقابلہ میں بفضلہ تعالیٰ وہ عورتیں بھی ہیں جو اس آیت کی مصداق ہیں مسلمات مؤمنات قانتات تائبات عابدات صالحات الآیۃ اسی طرح بعض مرد ظلم اور سنگدلی[1] اور اتلاف حقوق اور آوارگی اور بیہودگی میں طاق ہوتے ہیں اور ان کی بیبیاں عفت کے ساتھ صبر کرتی ہیں اور خاموش محض رہتی ہیں غرض یہ ہے کہ سہ نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد ؎ خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ مقصود اس تجربہ کار کی تحریر نقل کرنے سے یہ ہے کہ اگر کسی عورت میں یہ عیب ہیں تو وہ متنبہ ہو کر اپنی اصلاح کرلے یا مرد خوش تدبیری[2] سے اصلاح کردے کیونکہ اصلاح کے لئے اطلاع مرض ضروری ہے واللہ اعلم اب وہ تحریر نقل ہوتی ہے۔

یادداشت[3]

عورتوں کی بے عقلی کے متعلق جو حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے جس کا مجھے بخوبی تجربہ ہوا ہے بطور نصیحت اُن کے گوش گذار کرنے کو لکھتا ہوں زیادہ ان کی پردہ دری کو اس موقع پر مناسب نہیں سمجھتا ہوں بطور نمونہ کے اُن کے کانوں تک پہونچانے کو لکھتا ہوں (۱) ایسی عورتوں نے بالعموم ایک ہو کر یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ جہاں تک ہو مرد کی آبرو و وقعت[4] کو اپنے مقابلہ میں کم کریں اور اپنا اس قدر زور مرد پر ڈالتی ہیں کہ گویا مرد بجائے عورت اور عورتیں بمنزلۂ مرد کے ہو رہی ہیں (۲) عورتیں شادی کے دن سے یہ ارادہ دعوے کے ساتھ مضبوط کرلیتی ہیں کہ ہم تو علیحدہ ہو کر رہیں گے آتے ہی ساس سسر نند وغیرہ سے فساد کا بیج بو دیتی ہیں اور خود رات دن ایسی ایسی فکریں کرتی ہیں کہ جس سے گھر میں لڑائی جھگڑا پیدا ہو (۳) بیچارے ساس سسر جو ہزارہا آرزو و تمنا سے بہو کو شادی کر کے لاتے ہیں ان کی آرزو کا وہ خون[5] کرتی ہیں کہ اُن کو ان کی کرتوت یعنی شادی کرنے کا مزہ جلد چکھا دیتی ہیں (۴) اس نیکبخت بہو کو یہ صبر نہیں ہے کہ میں موقع وقت آنے دوں موقع وقت سے جدا ہونا ہی پڑے گا اگر دنیا میں جدا نہ ہوتے تو یہ شہر گاؤں کہاں سے ہو جاتے مگر اس کو اتنی عقل اور تمیز ہی نہیں کہ موقع وقت کی

[1] سنگدلی سے دل کا سخت ہونا مراد ہے اور اتلاف حقوق کے معنے حقوں کو بیکار کھونا یعنی ادا نہ کرنا اور آوارگی کے معنے بیکار پھرنا اور طلاق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مشق ہوتی ہے ۱۲

[2] یعنی ایسا طریقہ اختیار کرے کہ یہ عیب اس سے جاتے رہیں اور خرابی کچھ نہ پڑے ۱۲

[3] یعنی یاد رکھنے کی بات ۱۲

[4] گوش گزار یعنی کانوں میں پہونچانے اور سنانے کو ۱۲

[5] پردہ دری کے معنی پردہ فاش کرنا اور عیب کو کھلم کھلا کہنا ۱۲

[6] وقعت بمعنے عزت ۱۲

[7] آرزو کا خون کرنا یعنی آرزو کے برخلاف وقوع میں آنا ۱۲

منتظرہ کر صبر کرے یہ تو جو کچھ ہونا ہو کاج ہی کر اکر رہتی ہے (۵) مرد کو ایسے ایسے طور سے دق کرتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں سناتی ہیں کہ مرد کو کہاں تک اثر نہ کرے ہر دم ساس سسرے نند جو کوئی گھر میں ہیں اُن کی برائی طرح طرح سے کرتی ہیں یہ جھگڑا دانستہ[1] کرتی ہیں کہ کسی طرح ہماری مرضی کے موافق علیحدگی ہو جائے چنانچہ عورت کی حسب خواہش علیحدگی بھی جلد ہو جاتی ہے کیونکہ فساد کا رفع کرنا ہر شخص مناسب سمجھتا ہے (۶) مرد کو عورت ہر دم ایسے ایسے الفاظ کہتی ہے کہ اُس کو سُن کر عرق[2] آجاتا ہے مگر سوائے خاموشی کے اور کیا کرے اگر زبان سے آنکھ سے ہاتھ سے کچھ عورت کی شان میں نکل جائے تو پھر دیکھو کیا تماشا گھر والے اور محلہ والے دیکھتے ہیں اور عورت رد کر تمام محلہ کو فراہم[3] کر کے سب کو تماشا مرد کا دکھلاتی ہے (۷) عورتیں اگر شادی کے روز سے گھر کے آدمیوں اور اپنے خاوند کی رضامندی اور ساس سسرے کی اطاعت و فرماں برداری میں حاضر رہیں تو کون سے عیب کی بات ہے مگر مرد کو طرح طرح سے دق کیا جاتا ہے مرد مصلحت سمجھکر ٹال کو باہر چلا جاتا ہے عورتیں بے عقل سمجھتی ہیں کہ ہم سے ڈر گیا پھر آئندہ کو اور زیادہ پیر نکالتی ہیں (۸) مرد کو اللہ تعالےٰ نے مرد میدان[4] توپ تلوار کا سامنا کرنے والا[5] بنایا ہے بھلا وہ عورتوں سے کب ڈرتا ہے مگر مصلحت[6] وقت سمجھکر ٹال جاتا ہے تو عورتوں کو اس کی بھی کچھ پروا نہیں ہے اُن کا تو وہی جوش و خروش اور فساد اور جھگڑا جو شادی کے روز سے شروع ہوتا ہے ترقی پذیر[7] رہتا ہے۔ (۹) یہ بے رحم عورتیں کبھی خیال نہیں کرتیں کہ مرد نہ معلوم کس مشکل سے کما کر اور طرح طرح کی مصیبت اُٹھا کر ہمارے سامنے لاکر رکھتا ہے اس کی ہم قدر کریں ہرگز کبھی بھول کر بھی ایسا خیال دل میں نہیں آتا ہے جائے غور[8] ہے (۱۰) مرد عورتوں کی کم عقلی اور بیجا برتاؤ سے جب کوئی علاج عورت کی خوش اسلوبی[9] کا نہیں دیکھتا ہے دق ہو کر پردیس کا راستہ لیتا ہے پھر کبھی بھول کر بھی برسوں گھر آنے کا نام نہیں لیتا ہے عورت کی طرف سے تو اس کا دل پتھر کا ہو چکا ہے پردیس میں جہاں اس کا روزگار روپیہ نوکر چاکر موجود ہیں اپنی طبیعت کے بموجب سہارا اور ذریعہ خوشنودی[10] طبیعت کا پیدا کر لیتا ہے اب عورت گھر میں بیٹھی

[1] دانستہ یعنی جان بوجھکر ۱۲
[2] عرق بمعنے پسینہ ۱۲
[3] فراہم بمعنے اکٹھا کرنا ۱۲
[4] یعنی لڑائی میں بہادری کرنے والا ۱۲
[5] یعنی اس وقت کے لئے بہتر کام ۱۲
[6] یعنی ترقی قبول کرنے والا مطلب یہ کہ برقرار رہتا ہے ۱۲
[7] یعنی سوچنے کی جگہ ہے
[8] یعنی اچھے طریقہ پر آنے ۱۲
[9] یعنی طبیعت کے خوش ہونے کا ۱۲۔

ساس سسرے سے لڑا کرتی ہے اور یہ لڑائی صرف اس وجہ سے کرتی ہے کہ ہم کو خاوند کے پاس پہنچا دیا جائے، یہ معلوم نہیں کہ ہمارا ہی نکالا ہوا تو گیا ہے اپنی بے عقلی پر کبھی نادم[1] نہیں ہوتی (۱۱) اگر عورتیں شادی کے دن سے مرد کی ہاں میں ہاں ملا دیں اور ساس سسرے کی اطاعت کریں کہ ان کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ بہو کسی وقت ہم سے علیحدہ ہو جائے گی تو سارے گھر کو یہ اپنا غلام بنا لیں اور اگر فرض کرو کہ خاوند میں یا ساس سسرے میں کوئی عیب عورت کے مزاج کے برخلاف ہو تو سہولت و آہستگی سے خوشامد سے اپنے طور سے اصلاح کرے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہو وہ عیب ضرور چھوٹ جائے گا اور زور ڈالنے اور ضد کرنے سے کبھی نہیں چھوٹے گا بلکہ مرد تو اور زیادہ ضد سے کرے گا عورتوں کو تو مرد کا دل ہی رکھنا نہیں آتا پھر بتایئے قصور کس کا ہے (۱۲) بعض عورتیں کمبخت یہ بھی سمجھی ہوئی ہیں کہ ہم بڑے امیر گھر کی ہیں جہیز وغیرہ سامان طرح طرح کا لے کر آئے ہیں خاوند ساس سسرے وغیرہ کی خوشامد اور اطاعت میں ہماری کسر شان[2] ہے یہاں تک کہ بعضی اپنے مرد سے بھی سیدھے منہ نہیں بولتی ہیں خدمت کرنا تو درکنار سوائے اس کے کہ تکیہ لگائے تمام دن سوتی یا بیٹھی رہا کریں یا منہ چڑھائے رکھیں اور کوئی کام نہیں (۱۳) یہ بھی اس زمانہ کی عورتوں نے ایک طریقہ نزاکت اور امیری کا نکال رکھا ہے کہ بیماری کا حیلہ[3] کر کے تکیہ سے سر ہی نہیں اٹھاتی ہیں کہتی ہیں کہ سر ہلتا ہے ساس سسرے وغیرہ کو دق کر رکھا ہے۔ صدہا[4] روپیہ کی دوائیں چاندی کے ورق آملہ کا مربّی وغیرہ مقوی[5] ادویہ کھا جاتی ہیں غرضکہ سر کے درد کو کبھی آرام ہی نہیں ہوتا ہے کبھی کبھی نظر بھوت[6] بھی لپٹا لیا جاتا ہے (۱۴) مرد کو یہ عورتیں وہ ناچ نچاتی ہیں کہ اس کی عقل ہوش کھو کر کاٹھ کا اُلّو بنا کر کسی کام کا نہیں[ع] رکھتیں سوائے اس کے کہ عورت کے حکم میں جی ہاں جی ہاں کرتا رہے یا قارورہ کا کٹورہ ہاتھ میں لئے پھرا کرے یا جو کچھ اس کی رضامندی ہو اس کی فوراً تعمیل کیا کرے اور ہر دم

[1] یعنی نرمی اور آسانی سے ۱۲۔
[2] کسر شان یعنی بے عزتی اور ذلت ۱۲
[3] حیلہ بمعنے بہانہ ۱۲
[4] صدہا لفظ صد کی جمع ہے اور صد کے معنے ایک سو تو صدہا کے معنی سیکڑوں کے ہوئے ۱۲
[5] مقوی اور یہ یعنی قوت دینے والی دوائیں۔ ۱۲
[6] یعنی کبھی کہتی ہیں کہ نظر لگ گئی اور کبھی ایسی حالت بناتی ہیں کہ بھوت چڑھ گیا ہے ۱۲

[ع] سچ کہا ہے زن بد در سرائے مرد نکو ہم دریں عالم است دوزخ او یعنی بری بیوی نیک آدمی کے گھر میں اسی جہاں میں اس کے لئے دوزخ ہے اور یہ مضمون حدیث سے ملتا ہوا ہے ۱۲ محمد حیات غفرلہٗ۔

کمر بستہ رہے تب خیر ہے۔ (۱۵) یہ کم عقل عورتیں اپنی عادت مزاج کی تیزی سے اور طرح طرح کے جھگڑوں سے گھر کی خیر و برکت کھو دیتی ہیں مرد سے وہ دشمن بن کر برتاؤ کرتی ہیں کہ توبہ بھلی اس زمانہ کی بعضی عورتوں سے تو مرد بغیر عورت کے ہی آرام سے بسر کریں۔ جب گھر سے خط آتا ہے اس میں سوائے آپس کے جھگڑے قصوں اور ساس سسرے اور گھر والوں کی شکایت کے کچھ درج نہیں ہوتا یا خرچ کی طلبی درج ہوتی ہے اور ایسے ایسے جھوٹے الفاظ تکلیف کے لکھے جاتے ہیں کہ مرد کئی وقت تک پوری روٹی بھی نہیں کھاتا اور خط کو فوراً چاک کر ڈالتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی غیر شخص دیکھ لے اور خط بھی بیرنگ ہوتا ہے (۱۶) صد ہا روپیہ مرد کما کر کئے دن بھیجا کرتے ہیں مگر عورتوں کو تو ہمیشہ قرض ہی مرد پر ظاہر کرنے اور جھوٹا حساب لکھ لکھ کر روپیہ طلب کرنے سے غرض ہے۔ نیکبخت اتنا نہیں سمجھتی ہیں کہ مرد کہاں سے کس طرح کر کے کس مصیبت سے روپیہ ہم کو بھیجتا ہے گھر کے خرچ کی آخر اسی کو فکر ہے ہم کیوں پردیس میں اس پر خواہ مخواہ[ع] تقاضا کر کے اس کو فکر میں مبتلا کریں نہ معلوم پردیس میں کس مصیبت سے گذر کر کے ہم کو منی آرڈر پار سلیں طرح طرح کی اشیاء اپنے سارے عیش پر خاک ڈال کر بھیجتا ہے اگر مرد عیش کیا کریں تو تم کو آئے دن یہ گلچھرے اڑانے کو روپے کیسے پہنچا کریں۔ (۱۷) یہ بے قدر عورتیں کبھی بھول کر بھی مرد کا شکریہ زبان سے بیان نہیں کرتیں یا مرد کے عزیز اقارب[ل] دوست دشمن کے سامنے اپنے مرد کی تعریف کبھی نہیں کرتیں ہاں ہزارہا جھوٹے الزام اور تہمتیں گھر کی نہ ہوئی بات اور تنگدستی کی شکایت ساری برادری میں اپنے اور غیر کے سامنے بیان کرتی ہیں غرض کہ مرد کی آبرو کو کسی طرح سے یہ قائم نہیں رہنے دیتی ہیں۔ کوئی ایسی عورت نہیں کہ مرد نے بے حد روپیہ کما کر گھر کو بھیجا ہو اور وہ کبھی وطن آیا ہو تو عورت نے اس روپیہ میں سے باقی بچا کر اور سب گھر کا خرچ خوبصورتی سے دکھلا کر پس[ل۲] ماندہ روپیہ جمع رکھا ہوا آتے ہی مرد کے روبرو رکھ دیا ہو کہ آپ کی امانت میں سے یہ بچا کر رکھا ہے

ل اقارب جمع ہے قریبی کی اور قُربیٰ کے معنے زیادہ نزدیک رشتہ دار کے ہیں تو اقارب کے معنے بہت سے نزدیکی رشتہ دار کے ہوئے ۱۲

ل۲ پس ماندہ کے معنی بچا یا ہوا اور اکٹھا کیا ہوا۔ ۱۲

ع خواہ مخواہ یعنی بلا وجہ اور بلا ضرورت۔

(۱۸) برعکس اس کے مرد پر اس کے پردیس سے گھر میں آتے ہی قرض کا تقاضا کرتی ہیں اور صبح ہی قرضدار کو دشمن کی طرح مرد کے سامنے پیش کر دیتی ہیں کہ جس کے باعث مرد کو گھر جا کر بڑی ندامت[1] اور افسوس کرنا پڑتا ہے اور دل میں نادم ہوتا ہے کہ میں کیوں اس مصیبت میں پڑنے آیا ہوں، بلکہ بہت سی عورتیں ایسی موجود ہیں جو مردوں سے قرض کا بہانہ کر کے روپیہ منگا کر علیحدہ رکھتی ہیں اور مرد کو اپنی گٹھری جمع کرنے کے لئے ساری عمر پردیس میں نکالے رکھتی ہیں۔ (۲۰) اب ان عورتوں نے عام طور سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ کچھ ہو ضرور کر کے روپیہ جمع رکھو اور جب اپنے باپ بھائی رشتہ داروں میں جاؤ خفیہ[2] طور پر نقد روپیہ سے اُن کے ساتھ مدد کرو کہ جو ساس سسرے کنبہ والوں کو خبر بھی نہ ہو غرض کہ خاوند کی قدر و منزلت جس کی کمائی کی سب رونق ہے کچھ نہیں ہے مرد تیلی کے بیل کی طرح تمام عمر پردیس میں ہی کسی دن مر جاتا ہے مگر عورتیں اس کو آرام سے گھر میں چین نہیں لینے دیتی ہیں (۲۱) مرد کو پردیس میں رہنے کی وجہ سے یہ معلوم نہیں کہ میرے گھر میں کون کون کپڑا زیور نقد موجود ہے کیونکہ یہ تو پردیسی ہے کبھی بطور مہمان کے وطن میں آ نکلتا ہے اور عورت گھر کا سامان کپڑا زیور اپنے بھائی بندوں کو جس کو اس کا دل چاہے دیتی ہے کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے (۲۲) جو اشیا کپڑا زیور وغیرہ مرد پردیس سے لاتے ہیں یہ عورتیں اس کو دیکھ کر ناک چڑھا کر دس عیب نکالتی ہیں اور اگر بر تقدیر پسند بھی آ گیا تو اس کو لے کر کبھی مرد کے سامنے یا اُس کے عزیزوں کے سامنے خوشی یا شکریہ نہیں کرتیں اور فوراً ہی تفل میں بند کر کے رکھ دیتی ہیں اور جس وقت جو جی چاہتا ہے کرتی ہیں (۲۳) مرد کو عورتیں اُس وقت دباتی ہیں کہ جس وقت اس کے باہر کے عزیز رشتہ دار آئے ہوئے بیٹھے ہوں اور خواہ مخواہ کا نہ ہوا جھگڑا اُٹھا کر ان غیر آدمیوں کے سامنے ساس سسرے خاوند وغیرہ کو نادم کرتی ہیں گویا یہ عورتیں اس وقت دشمن بن جاتی ہیں (۲۴) مرد اگر بر تقدیر کوئی چیز پردیس کی اپنے بھائی دوست عزیز پیر فقیر کے واسطے لے آتا ہے تو عورت ہرگز نہیں دینے دیتی ہے اور کہتی ہے کہ بغیر میری رضامندی کے کیوں کسی کو دی جاوے پھر دیکھو اس بات پر کیا کیا ہوتا ہے اور محلہ والے خوب تماشا

[1] ندامت کے معنی پشیمانی و شرمندگی

[2] خفیہ بمعنے چھپ کر ۱۲

[3] بلکہ اور موقع بہ موقع ناشکری کے کلمات بولا کرتی ہیں مثلاً کبھی اس کی کمائی میں آگ نہیں لگی اور کبھی اس گھر دے میں خاک نہیں پڑی اسی ناشکری کی بدولت اکثر عورتیں دوزخ میں جلیں گی اور دنیا میں بھی گھر کے اندر بے برکتی کا باعث اسی قسم کی عورتیں ہوتی ہیں اور جو عورتیں نیک سیرت ہیں ان کے گھر آباد اور ان کی دولت زیادہ ہے ۱۲۔

دیکھتے ہیں اور عورتیں کئی کئی دن غصہ[1] کے سبب گھر والوں کو اور خاوند کو اچھی طرح سزا دیتی ہیں (۲۵) پردیس سے جو مردوں کے پاس سے روپے پہنچتے ہیں یہ بے قدر عورتیں اُن کے پہنچتے ہی اُسی روز عمدہ عمدہ زیور پارچہ گوٹا وغیرہ اپنی حیثیت اور مقدور سے بہت زیادہ کہ جو امیر اور نوابوں کو زیبا ہے خرید کر لیتی ہیں اور دوسرے ہی دن مرد کو یہ لکھکر کہ خرچ مرسلہ سب قرضداروں کو دے دیا ہے اب ہمارے پاس کھانے کو بالکل نہیں ہے جلد خرچ بھیج دو پھر پریشان کرتی ہیں۔ (۲۶) اس زمانہ کی عورتوں میں یہ بھی عیب ہو رہا ہے کہ شادی کے ہوتے ہی ذرا ذرا سی بات جھوٹی سچی سسرال والوں کی ماں باپ سے جاکر بیان کرتی ہیں اور والدہ ان کی تمام برادری میں ایک بات کی دس بیان کرتی ہیں اگر برادری سسرال والوں سے مقابلہ پڑ جاتا ہے تو بیٹی کی طرف ہو کر خوب لڑائی جھگڑے کرتی ہیں کہ جس کی وجہ سے برادری میں خوب مشہور ہوتا ہے بلکہ چھوٹ چھٹاؤ پر بھی نوبت آجاتی ہے۔ (۲۷) کوئی ان عورتوں سے دریافت کرے کہ تمہارے متعلق بھی کوئی مرد کی خدمت اور اس کی دلداری[2] و چاپلوسی[3] وغیرہ ہے ہرگز ہرگز نہیں ہے وہ تو خاوند کی سرتاج حکمراں[4] ہیں ممکن نہیں کہ عورتوں کا حکم ٹل جاوے یا اس کی خواہش کے بموجب کوئی کام نہ ہو مرد اپنی خواہش سے کوئی کام تو کرے پھر دیکھو کیسے تماشے ہوتے ہیں (۲۸) عورتیں مردوں سے اُن کے دل کا حال دریافت کر لیتی ہیں اور مرد بھی اپنی عورت کو رازدار[5] سمجھکر بلا سوچے سمجھے اپنے دل کا حال عورت سے کہہ دیتے ہیں پھر یہ عورتیں مرد پر اچھی طرح زور پکڑ جاتی ہیں اور مرد کا وقر[6] بالکل اُٹھا دیتی ہیں ہر طرح عورتوں کو مردوں کا زیر[7] کرنا اور جوتی کے نیچے رکھنا بہت ضروری امر رہا ہے (۲۹) یہ عورتیں مرد کے عزیز رشتہ دار بہن بھائی وغیرہ سے خود بخود نفرت کرتی ہیں اور ان کی شکایت جھوٹی سچی کرتی رہتی ہیں اور اصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان سے خلا ملا[8] نہ رہے اور ہمیشہ کو قطع تعلق[9] کرا دیتی ہیں (۳۰) ایسی عورتوں نے مرد کو اچھی طرح سے کاٹھ کا اُلّو بنا کر اُن کے ناک میں نکیل ڈال رکھی ہے جس طرح چاہتی ہیں

[1] مثلاً نہ خود کھانا کھاتی ہیں اور نہ بچا کر دیتی ہیں بعض بچا کر دیتی ہیں مگر خود نہیں کھاتیں اور بعض جن کی گود میں بچے ہوتے ہیں ان کو پھینکے پھینکے پھرتی ہیں دودھ نہیں پلاتیں بچہ تڑپتا ہے اور ان کو ترس نہیں آتا اور اگر دودھ پلاتی بھی ہیں تو وہ رنج و غم کا دودھ کیا قوت دے سکتا ہے دوسرے نہ کھانے کی وجہ سے دودھ پیدا نہیں ہوتا سوکھی چھاتیاں بچہ چوستا ہے اس ایک بات میں کتنے حقوق مارے گئے اور کتنوں کو تکلیف پہنچی درحقیقت ایسی بیوی سے مجرد آدمی ہزار درجہ آرام میں ہے ۱۲۔

[2] دلداری کے معنے دل کا رکھنا

[3] چاپلوسی عاجزی کرنا ۱۲

[4] حکمراں کے معنے حکم چلانے والا۔ ۱۲

[5] رازدار بھید کو چھپانیوالی ۱۲۔

[6] وقر کے معنے بھرم اور عزت کے ہیں جاہل عورتیں وقر قاف کی تشدید کے ساتھ بولتی ہیں وہ غلط ہے اصل لفظ وقر ہے ۱۲

[7] زیر کرنا یعنی نیچا دکھانا ۱۲

[8] خلا ملا خلا کے معنے خلوت اور تنہائی کے ہیں اور ملا کے معنے جماعت کے ۱۲

[9] قطع تعلق لگاؤ توڑ دینا۔ ۱۲

نچاتی ہیں اپنی عالی حوصلگی[1] سے مردوں کے ساتھ پردیس میں دم کی طرح لگی پھرتی ہیں ریل کے تماشے. باہر کے ملکوں کی آب وہوا طرح طرح کی حسب خواہش خوشیاں اور سب سے زیادہ یہ ہوس کہ مرد باہر عیش کرتے ہیں اور کما کما کر خوب روپئے اڑاتے رہتے ہیں چل کر انتظام کریں تاکہ سب روپیہ ہمارے ہاتھ میں آئے مرد کو کسی قابل بھی ان عورتوں نے نہیں چھوڑا اور مردوں سے بغیر عورت کے پاس رہے نوکری ہی کرنا مشکل ہوگیا ہے گویا عورتیں ہی نوکری کرتی ہیں۔ ایسا کوئی جادو تعویذ مردوں پر عورتوں نے ڈالا ہے کہ سارے ہی مرد ان کے جال میں پھنسکر مرید ہوگئے (۳۱) جب برادری میں شادی غمی کی تقریب[2] میں عورتیں فراہم ہوتی ہیں آپس میں بیٹھکر اپنے اپنے مردوں کی برائیاں کچے پکے حالات بیان کرتی ہیں وہ عورتیں اپنے اپنے خاوند سے جاکر کہتی ہیں خاوند اپنے اپنے یار دوستوں میں مذاق اڑاتے ہیں غرضکہ نہ ہوئی بات بھی عورتیں نکالتی ہیں (۳۲) یہ عورتیں اپنے اپنے خاوند کے واسطے تعویذ گنڈے کراتی ہیں اور باہر پھرنے والی عورتیں جو گھر میں آتی ہیں ان سے یہ بھی درخواست ہوتی ہے کہ کوئی تعویذ میرے خاوند کے واسطے لاوے اور گھر میں سے جو کچھ آٹا دال قبضہ میں ہوتا ہے وہ ساس سسرے سے پوشیدہ اس کو دیا جاتا ہے مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ بعضی عورتیں الو[3] کی زبان کی تلاش میں رہتی ہیں تاکہ اپنے مرد کو کھلاویں گو مرد کیسا ہی تابعدار ہو۔ (۳۳) مردوں نے جو اپنا وقار[4] کھو کر عورتوں کو حاوی[5] بنا رکھا ہے اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ مردوں کے ہمراہ بحالت سفر رہ کر دلیر[6] ہوجاتی ہیں اور مرد کے مزاج پر اچھی طرح قابو پاجاتی ہیں جب دل میں آتا ہے دن بھر میں کئی کئی دفعہ مرد کو ڈانٹ دیا جاتا ہے اور یہ جی ہاں جی ہاں کرتا ہے بلکہ ہنس کر زیادہ خوشامد کرتا ہے (۳۴) اوپر لکھے ہوئے امور کی شکایات غریب لوگوں کی عورتوں میں اور دیہات[7] میں کم ہیں کیونکہ ان میں نہ تو اتنی عقل ہے اور نہ ان کو گھر کے کاروبار سے اس قدر فرصت ہے کہ وہ نہ ہوئے جھگڑے اٹھاویں بلکہ وہ سب کی سب اچھے طور سے بسر اوقات[8] کرتی ہیں اور جن میں خودرائی[9] خودپسندی خوش خوراکی۔ حکومت عیش وآرام کا مادہ بھرا ہوا ہے اور ہر قسم کا سامان بھی میسر ہے

[1] عالی حوصلگی یعنی ہمت اونچی ۱۲
[2] تقریب کے معنی تو قریب کرنے کے ہیں مگر یہاں لوگوں کے اکٹھے ہونے کو تقریب کہا کیونکہ آدمی دور سے قریب ہوتے ہیں ۱۲۔
[3] شاید یہ عقیدہ ان کا ہوتا ہے کہ اس کو کھلا دینے سے ہمیشہ کو تابعدار رہے گا ۱۲
[4] وقار کے معنی بھرم اور عزت کے ہیں ۱۲
[5] حاوی کے معنے غالب ۱۲
[6] دلیر بمعنے بہادر ۱۲
[7] دیہات گاؤں کو کہتے ہیں ۱۲
[8] بسر اوقات زندگی پوری کرنا ۱۲۔
[9] خودرائی اپنے آپ کو صحیح رائے والا سمجھنا اور اس کے مقابلہ میں کسی کی رائے کو نہ ماننا اور خودپسندی کے معنے اپنے آپ کو پسند کرنا اچھا سمجھنا خوش خوراکی اچھی خوراک رکھنا ۱۲۔

وہ طرح طرح کے جھگڑے قائم رکھتی ہیں کیونکہ ان کو تو کوئی کام ہی نہیں ہے جس کا انصرام[1] کریں لڑیں نہ تو کیا کریں (۳۵) اگر ایسی عورت خواندہ[2] ہے تو بعض دفعہ اس کا چال چلن بھی خراب ہو جاتا ہے آج کل کے شوقین لوگ پکار کر زور ڈال کر کہہ رہے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کی طرح پڑھنے کی تعلیم دی جائے جس سے یہ سارا سبق آوارگی کا پیدا ہو جس کے مضر ہونے کا بہت کچھ تجربہ ہو چکا ہے (۳۶) کوئی عورت ایسی نہیں اِلّا ماشاء اللہ[3] کہ اپنے مرد کو نصیحت کرتی ہو کہ ہم کو سوائے حلال آمدنی کے اور پیسہ لینا منظور نہیں اگر ایسا ہو تو مرد کبھی رشوت اور ناجائز آمدنی ہرگز گھر میں نہ لاوے بلکہ عورتیں طعنے اور تقاضے کر کے لینے کی ترغیب[4] دیتی ہیں بلکہ یہ لفظ بھی کہتی ہیں کہ تم میں کھانے کمانے کھلانے کی لیاقت ہی نہیں فلاں شخص تو تمہارے برابر کی تنخواہ میں ہے لیکن تمہارے پاس کچھ بھی نہیں اُس کے پاس تو سب کچھ موجود ہے وغیرہ وغیرہ باتیں ترغیب کی کہی جاتی ہیں ایسی ہی عورتوں کی خواہش سے مرد ذلیل و خوار ہو کر جیل خانہ تک پہنچتے ہیں (۳۷) عورتیں زیور سامان قابل زکوٰۃ لئے بیٹھی ہیں یہ کبھی خیال نہیں کہ مواخذہ خدائے تعالیٰ کے یہاں ہم پر ہوگا ہم یہ فرض خدائے تعالیٰ کا ادا کر دیں اگر مرد ادا کرنے کا ارادہ کرے تو یہ ہرگز نہیں کرنے دیتیں کہ ہماری جمع و گٹھری کم ہوتی ہے جہاں تک ان کو دو وہ سب تھوڑا ہے (۳۸) مرد تو ہمیشہ پردیس میں رہتے ہیں عورتیں جو گھروں پر ہیں وہ اتنی آزاد اور آرام طلب ہو جاتی ہیں کہ مرد کبھی پردیس سے آتا ہے تو اس کی خدمت گزاری اور وقت پر گرم کھانا دینے کو معیوب[5] سمجھتی ہیں بلکہ یہ بھی کہہ گزرتی ہیں کہ مرد تو پردیس کے واسطے ہوتے ہیں گھر پر آ کر کیوں بیٹھ گئے (۳۹) ہائے افسوس اس زمانہ کے بعضے مردوں میں وضعداری[6] - غیرت[7] مردانگی کا طنطنہ[8] اس زمانہ کی عورتوں کے سامنے سارا ہی جاتا رہا اور کیسے کمزور ہو گئے ہیں (۴۰) اگر ایسی عورت خواندہ ہو اور اس کے پاس کوئی شخص خفیہ تحریر بھیجدے تو کیا وہ اس کا جواب نہیں دے گی اگر جواب بھی نہ دے گی تو اس تحریر کو غور سے تو دیکھ ہی لے گی اور آگے کو خط و کتابت کا سلسلہ[9] جاری ہو کر سب ہی کچھ باتیں پھر

[1] انصرام کے معنی ختم کرنا اور انجام کو پہونچانا یعنی پورا کرنا ۱۲
[2] خواندہ پڑھی ہوئی ۱۲
[3] یعنی مگر جو خدا چاہے ۱۲۔
[4] ترغیب رغبت دلانا ۱۲
[5] یعنی بُری اور عیب کی بات ۱۲
[6] وضعداری یعنی اچھا چلن ۱۲۔
[7] طنطنہ عربی لفظ ہے جس کے معنی طنبورہ اور باجے کی آواز کے ہیں یہاں دعوی اور ڈینگ کے معنے ہیں، کیونکہ یہ بھی آواز کے ساتھ ہوتی ہے ۱۲
[8] سلسلہ کے معنے زنجیر کے ہیں مگر یہاں یہ مراد ہے کہ جیسے زنجیر کی کڑیاں ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری لگاتار چلی جاتی ہیں ایسے لگاتار خط کتابت ہونے لگتی ہے ۱۲۔

تو پیدا ہو جائیں گی۔ (۱۴) آج کل اس نئے زمانہ کی عورتیں جو خواندہ ہیں وہ بازار سے بڑے بڑے ناول منگا کر دن رات ان کو دیکھتی ہیں اور اسی شوق میں دن رات تبلا رہتی ہیں کہ کوئی ناول ہاتھ آجائے۔ فقط۔

التماس۔ اس یادداشت کے آغاز پر مضمون بعنوان تنبیہ اضافہ کیا گیا ہے اس کو آخر میں مکرر ملاحظہ فرماویں جس کا خلاصہ یہ ہے ؎

نہ ہر زن[1] زن ست و نہ ہر مرد مرد	خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

حصہ ہشتم بہشتی زیور مع ضمائم قدیمہ و جدیدہ
تمام ہوا ؛

[1] اس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہ ہر عورت عورت ہے، اور نہ ہر مرد مرد خدائے تعالیٰ نے پانچوں انگلیاں ایک سی نہیں بنائی ہیں یعنی جس طرح عورتوں میں ایسے عیبوں والی ہیں اسی طرح ان عیبوں سے پاک بھی ہیں پھر کوئی بالکل پاک ہے اور کوئی کچھ عیبوں سے پاک ہے اور کچھ عیب اس میں موجود ہیں ۱۲۔

نور القلوب قرآن شریف مترجم

زیر متن پہلا ترجمہ اردو حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رح اور دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح

مترجم

قرآن شریف

(بدو ترجمہ مع حواشی مبسوط)

کا ہے۔ حاشیہ پر معتبر کتب احادیث اور اہم تفاسیر کے بیش قیمت خلاصے اور مطالب درج ہیں۔ نیز شان نزول ربط آیات اور فضائل قرآن و احکام مسائل دینی بکثرت درج کئے گئے ہیں۔ صحت کا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔

سائز $\frac{29 \times 22}{8}$ (ہدیہ مجلد پارچہ تیرہ روپے $\frac{13}{-}$) ——— (مجلد چرمی سولہ روپے $\frac{16}{-}$)

قرآن مجید معربی

سولہ سطری $\frac{16}{-}$

یہ قرآن شریف اپنی کتابت وطباعت کی عمدگی اور صحت کی خوبی کی وجہ سے بے حد مقبول ہے۔ تحریر شگفتہ اور جاذب نظر ہے۔ الفاظ و اعراب نہایت واضح ہیں۔ ہر عمر والا بآسانی تلاوت کر سکتا ہے۔ تصحیح کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

تقطیع $\frac{26 \times 20}{8}$ ۱۵ سطر ——— صفحات ۶۰۸ ——— مجلد پارچہ۔ جلد مضبوط ——— کاغذ سفید گلیز عمدہ۔

(ہدیہ:- چار روپے بارہ آنے)

قرآن شریف معربی

اس قرآن شریف میں ایک بڑی خوبی یہ رکھی گئی ہے کہ ہر پارہ الگ ہو سکتا ہے۔ ہر پارہ کی ابتدا میں ایک خوبصورت اور دیدہ زیب بیل بنائی گئی ہے۔ تقطیع $\frac{30 \times 20}{8}$ ——— صفحات ۴۸۸

(جلد پارچہ سنہری ڈائی دار۔ بیحد مضبوط)

ہدیہ: کاغذ سفید گلیز ..... تین روپے ..... (رعایتی)
کاغذ قرآن پرنٹنگ ..... دو روپے چار آنے ... ($\frac{2\frac{1}{4}}{-}$)

(ملنے کے پتے:- ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان چوک کراچی ——— قرآن منزل بابو بازار۔ ڈھاکہ)

نواں حصّہ

۷۸۶

اشرفی

بہشتی زیور اکمل و مکمل و مدلل

(مع)

ضمائم جدیدہ و قدیمہ مفیدہ و تصحیح الاغلاط وغیرہ

(مصنفہ)

حضرت حکیم الامت مولانا و سیدنا الحاج والحافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(جس کے ہر حصّہ کو)

جناب مولانا مولوی ابو سعید محمد حیات صاحب سنبھلی صدر مدرس مدرسہ امدادیہ عربیہ مراد آباد نے

متن کے مطابق مفید ضروری اور اہم حواشی پیچیدہ مسائل کے متعلق سلیس عبارت میں تشریح و صحت

و شبہات کے بارے میں بحث متبحر علمائے کرام کے اسناد فقہائے عظام کے دلائل علمائے متقدمین و

متاخرین کا نظریہ اور بہت سے اہم اور کارآمد امور کو حوالہ قلم کر کے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے

ناشر: ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، پاکستان چوک۔ کراچی

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس، کراچی

فہرست مضامین بہشتی زیور حصّہ نہم ۹

صفحہ	مضمون
۴	مقدمہ
۴	ہوا کا بیان
۶	کھانے کا بیان
۱۰	پانی کا بیان
۱۱	آرام اور محنت کا بیان
۱۲	علاج کرانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
۱۶	بعض طبی اصطلاحوں کا بیان۔
۱۷	بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج
۱۸	سر کی بیماریاں
۱۹	آنکھ کی بیماریاں
۲۳	کان کی بیماریاں
۲۴	ناک کی بیماریاں
۲۶	زبان کی بیماریاں
۲۷	دانت کی بیماریاں
۲۸	حلق کی بیماریاں
"	سینے کی بیماریاں
۳۱	دل کی بیماریاں
"	معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں
۳۵	نسخہ نمک سلیمانی
۳۶	مسہل کا بیان
۳۷	جگر کی بیماریاں
	تلی کی بیماریاں
۳۹	انتڑیوں کی بیماریاں
۴۲	گردہ کی بیماریاں
۴۳	ثعلبہ یعنی پھکنے کی بیماریاں
۴۳	رحم کی بیماریاں
۴۹	کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد
۵۰	بخار کا بیان
	کمزوری کے وقت کی تدبیر کا بیان
۵۸	ورم اور دنبل وغیرہ کا بیان
"	ورم کی کچھ دواؤں کا بیان
۶۳	آگ یا اور کسی چیز سے جل جانے کا بیان
"	بال کے نسخوں کا بیان۔
۶۴	چوٹ لگنے کا بیان
۶۵	زہر کھا لینے کا بیان
۶۷	زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان
۷۰	کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان
۷۱	سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان
۷۲	حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان
۷۵	اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان۔
۷۵	زچہ کی تدبیروں کا بیان
۸۰	بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان
۸۲	بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان
۹۳	چیچک۔ پھوڑا۔ پھنسی وغیرہ
"	طاعون
۹۶	متفرق ضروریات اور کام کی باتیں
۹۷	مچھلی کا کانٹا نکالنے اور لگانے کی ترکیبیں
۹۸	خاتمہ اور بعض نسخوں کی ترکیب
۱۱۰	جھاڑ پھونک کا بیان مع اضافہ جدیدہ
۱۲۶	ضمیمہ حصّہ نہم مسماۃ بہ طبی جواہر (فہرست طبی جواہر صفحہ ۱۸۵ میں درج ہے)

نواں حصّہ بہشتی زیور کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد[1] و صلوٰۃ[2] بندۂ ناچیز نکترین غلامان اشرفی محمد مصطفےٰ بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی عرض رساں[3] ہے کہ احقر نے حسب ارشاد سیّدی و مولائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی کے اس نویں حصّہ بہشتی زیور میں عورتوں اور بچوں کے لئے صحت[4] کے متعلق ضروری باتیں اور کثیر الوقوع[5] امراض کے علاج درج کئے ہیں اور اس میں چند باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔

(۱) ان امراض کا علاج لکھا گیا ہے جن کی تشخیص[6] اور علاج میں چنداں لیاقت کی ضرورت نہیں معمولی پڑھی لکھی عورتیں بھی ان کو سمجھ سکتی ہیں اور جن امراض کے علاج میں علمی قابلیت درکار ہے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ بہت جگہ تصریح[7] کے ساتھ لکھدیا گیا ہے کہ اس کے علاج کی جرأت[8] نہ کریں بلکہ طبیب سے علاج کرائیں

(۲) نسخے مجرب[9] اور سہل الحصول لکھے گئے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی رعایت رکھی گئی ہے کہ ایسی دوائیں ہوں کہ اگر تجویز[10] میں غلطی ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو نقصان نہ کریں۔

(۳) عبارت ایسی سہل رکھی گئی ہے کہ بہت معمولی لیاقت والا بھی بخوبی سمجھ سکے۔

(۴) نظر ثانی[11] میں جب کہ امداد المطابع میں یہ کتاب چھپی تھی کچھ نسخے بڑھائے تھے ان کو اپنے موقعوں پر بطور حاشیہ[12] کے لکھدیا تھا اور اس مرتبہ نظر ثالث میں بھی بعض نسخے اور مضامین اضافہ[13] کئے ہیں جن کو ان کے موقعوں پر صفحہ کے نیچے بطور حاشیہ علیحدہ لکھا ہے تاکہ جن کے پاس پہلے طبع شدہ یہ حصّہ موجود ہو وہ بھی ان نسخوں کو اس میں نقل کر سکیں اور جو نسخے اور مضامین اس نظر ثالث میں بڑھائے گئے ہیں ہر ایک کے آگے یہ لفظ (نظر ثالث) لکھدیا ہے تاکہ جن کے پاس نظر ثانی کی کتاب ہو وہ بھی ان کو نقل کر لیں

---

[1] حمد کے معنے خدائے تعالےٰ کی تعریف اور صلوٰۃ کے معنے درود ۱۲
[2] عرض رساں کے معنے عرض کا پہنچانے والا یعنی بات کہنے والا ۱۲۔
[3] صحت کے معنے تندرستی ۱۲
[4] کثیر الوقوع وہ چیز جو زیادہ پائی جائے۔
[5] امراض مرض کی جمع ہے بمعنی بیماری ۱۲
[6] تشخیص کے معنے معین کرنا یہاں یہ مطلب ہے کہ مرضوں میں سے یہ بتلانا کہ یہ کون سی بیماری ہے ۱۲
[7] تصریح کھول کر بیان کرنا ۱۲
[8] جرأت ہمت اور ارادہ اور دلیری ۱۲
[9] مجرب جن کو آزما لیا ہو ۱۲ اور سہل الحصول جن کی دوائیں ملنا آسان ہو ۱۲
[10] تجویز کے معنے اس تشخیص کے ہیں جو اوپر گذرا۔
[11] دوسری بار وغیرہ ۱۲
[12] یعنی جس طرح کتاب پر حاشیہ لکھتے ہیں تاکہ کتاب کا مطلب کھول دیا جائے ۱۲
[13] نظر ثالث تیسری بار دیکھنے اور مطالعہ کرنے کو کہتے ہیں ۱۲
[14] اضافہ کے معنے زیادہ کرنا اور کچھ مضمون بڑھا دینا ۱۲

اطلاع مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب جو خاتمہ کے قریب طبع اول میں درج تھی غلط ثابت ہوئی اس کی جگہ نظر ثانی میں دوسری ترکیب جو بالکل صحیح ہے درج کی گئی۔

اطلاع بعض لوگوں کو کسی نسخہ کے متعلق کچھ پوچھنا ہوتا ہے تو وہ حضرت مولانا کو لکھتے ہیں ان کو چاہیئے کہ احقر سے دریافت کریں اور حضرت مولانا کا حرج اوقات نہ کریں۔ پتہ احقر کا یہ ہے۔ میرٹھ محلہ کرم علی مکان نمبر ۹ محمد مصطفیٰ

لہ یعنی ان کے وقتوں کو ضائع نہ کریں اس واسطے کہ یہ کام اُن سے متعلق نہیں ہے۔

دوسرے جو شخص کوئی مضمون لکھتا ہے تو اس کی ذمہ داری اسی شخص سے تعلق رکھتی ہے ۱۲

مقدمہ[۲]

اس میں تندرستی حاصل کرنے اور اُس کے قائم رکھنے کی کچھ ضروری تدبیریں ہیں جن کے جاننے سے عورتیں اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت[۳] اور احتیاط کر سکیں تندرستی ایسی چیز ہے کہ اس سے آدمی کا دل خوش رہتا ہے تو عبادت اور نیک کام میں خوب جی لگتا ہے کھانے پینے کا لطف حاصل ہوتا ہے تو دل سے خدائے تعالیٰ کا شکر کرتا ہے بدن میں طاقت رہتی ہے تو اچھے کام اور دوسروں کی خدمت خوب کر سکتا ہے۔ حقداروں کا حق اچھی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ اس واسطے تندرستی کی تدبیر کرنا ایسی نیت سے عبادت اور دین کا کام ہے خاص کر عورتوں کو ایسی باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ ان کے ہاتھوں میں بچے پلتے ہیں اور وہ اپنا نفع نقصان کچھ نہیں سمجھتے تو جو عورتیں ان باتوں کو نہیں جانتیں ان کی بے احتیاطیوں سے بچے بیمار ہو جاتے ہیں اگر وہ پڑھنے کے قابل ہوئے تو ان کے علم میں بھی حرج ہوتا ہے پھر یہ کہ بچوں کی بیماری میں یا خود عورتوں کی بیماری میں مردوں کو الگ پریشانی ہوتی ہے دوا دارو میں انھیں کا روپیہ خرچ ہوتا ہے غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوا اور پرہیز کو پسند فرمایا ہے اس واسطے تھوڑا تھوڑا بیان ایسی ضروری باتوں کا لکھ دیا ہے۔

ہوا کا بیان

(۱) پوروا ہوا جو کہ سورج نکلنے کی طرف سے آتی ہے چوٹ اور زخم کو نقصان کرتی ہے

۲ مقدمہ مقصود سے پہلے جو مضمون ایسا لایا جائے جو مقصود سے ملتا ہو اس کو مقدمہ کہتے ہیں ۱۲

۳ حفاظت بچاتی اور احتیاط ضرر دینے والی چیزوں سے دور رہنا ۱۲

تکملہ عن ابی الدرداء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بالحرام رواہ ابوداؤد ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۸۸

اور کمزور آدمی کو بھی سُستی لاتی ہے چوٹ اور زخم والے اور مسہل[1] میں اس سے حفاظت رکھیں دوہرا کپڑا پہن لیا کریں۔

(۲) جنوبی ہوا یعنی جو ہوا دکن کی طرف سے چلتی ہے گرم ہوتی ہے مسامات[2] کو ڈھیلا کرتی ہے جو لوگ ابھی بیماری سے اُٹھے ہیں ان کو اس ہوا سے بچنا چاہیئے ورنہ بیماری کے لوٹ آنے کا ڈر ہے۔

(۳) گھر میں جگہ جگہ کیچڑ نہ کرو اس سے بھی ہوا خراب ہو جاتی ہے اور یہ بھی خیال رکھو کہ پاخانہ غسلخانہ اور برتن دھونے کی جگہ یہ سب[3] مقام اپنے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ سے جہاں تک ہو سکے الگ اور دور رکھو۔ بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو کسی جگہ پاؤں پر سنبھلا کر ہگا متا لیا پھر بڑی احتیاط کی تو اس جگہ کو لیپ دیا یہ بالکل بے تمیزی اور نقصان کی بات ہے اوّل تو اس کے لئے جگہ مقرر رکھو نہیں تو کم سے کم اتنا کرو کہ کوئی برتن اس کام کے لئے علیحدہ ٹھیرا لو اور اس کو فوراً صاف کر لیا کرو۔

(۴) کبھی کبھی گھر میں خوشبودار چیزیں سلگا دیا کرو جیسے لوبان اگر کافور وغیرہ[4] اور وبا کے موسم میں گندھک یا لوبان گھر کے ہر کمرہ میں سلگاؤ اور کواڑ بند کر دو تاکہ اچھی طرح ان چیزوں کا اثر ہو جائے[5]۔

(۵) سوتے وقت چراغ ضرور گل کر دیا کرو خاصکر مٹی کا تیل جلتا چھوڑنے میں زیادہ نقصان ہے ہوا میں خشکی غالب آجاتی ہے اور دماغ اور آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے بعض وقت موت کی نوبت آگئی ہے[6]۔

(۶) بند مکان میں دھوال کر کے ہرگز نہ بیٹھو بعضی جگہ ایسا ہوتا ہے کہ اس طرح سے تاپنے والوں کا یک لخت دم گھٹ گیا اور اتنی فرصت نہ ملی کہ کواڑ کھول کر باہر نکل آئیں وہیں مر کر رہ گئے۔

---

[1] مسہل وہ دوا جو دست لاتی ہے یہاں مسہل سے جلاب مراد ہے ۱۲

[2] یہ مسام کی جمع ہے۔ مسام بہت باریک سوراخ کا نام ہے جو آدمی کے بدن میں ہوتے ہیں جن سے پسینہ نکلتا ہے ۱۲

[3] علی ہذا باورچی خانہ بھی کیونکہ وہ بھی صحت کے لئے مضر ہے ۱۲ عاجز محمد حیات غفرلہٗ

[4] وبا کے معنی جو سر ہوا کا خراب ہو جانا آسمانی اسباب کے سبب یا زمین اور بقول بعض طاعون اور عام بیماری ۱۲ بحر۔

[5] اور چراغ کو گل کر کے سونے کا حکم حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا گیا ہے مگر اس کی وجہ وہاں یہ بیان کی ہے کہ اکثر چوہیا بتی کو منہ میں بھر کر کھینچ لے جاتا ہے اور اس سے گھر میں آگ لگ جاتی ہے روغن کی وجہ سے چوہیا بتی کو کھینچتا ہے کیا عجیب حکمت کی بات ارشاد فرمائی ہے ۱۲ محشی غفرلہٗ

[6] صرف نیم کے پتوں کی دھونی بھی اچھا اثر رکھتی ہے (نظر ثالث)

[7] بند مکان میں مٹی کا تیل ہرگز نہ جلاؤ خواہ لالٹین میں ہو یا لیمپ میں یا ڈبیہ میں اس سے پھیپھڑے خراب ہو جاتے ہیں (نظر ثالث)

(۷) جاڑے کے دنوں میں سردی سے بچو اگر نہانے کا اتفاق ہو تو فوراً بال سکھالو اگر مزاج زیادہ سرد ہے تو چاء پی لو یا دو تولہ شہد اور پانچ ماشہ کلونجی چاٹ لو۔

(۸) جس طرح ٹھنڈی ہوا سے بچنا ضروری ہے اسی طرح گرم ہوا یعنی لو سے بھی بچو موٹا دوہرا کپڑا پہنو گرمی میں آنولوں سے سر دھویا کرو۔

کھانے کا بیان

(۱) کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھاؤ یہ ایسی تدبیر ہے کہ اس کا خیال رکھنے سے سینکڑوں بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔

(۲) ربیع کے دنوں میں غذا کم کھاؤ کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور ربیع کے دن وہ کہلاتے ہیں جبکہ جاڑا جاتا ہو اور گرمی آتی ہو۔

(۳) گرمی کے دنوں میں ٹھنڈی غذائیں استعمال میں رکھو جیسے کھیرا۔ ککڑی۔ ترئی وغیرہ اور اگر مناسب معلوم ہو تو کوئی دوا بھی ٹھنڈی تیار رکھو اور بچوں کو اور بڑوں کو ضرورت کے مطابق دیتے رہو جیسے شربت نیلوفر شربت عناب وغیرہ۔ فالودہ بھی عمدہ چیز ہے اس سے نئے اناج کی گرمی بھی نہیں ہوتی اور صرف تخم ریحاں پھانک لینا بھی یہی نفع رکھتا ہے اس موسم میں گرم و خشک غذائیں بہت کم کھاؤ جیسے ارہر[عہ] کی دال اور آلو وغیرہ۔

(۴) خریف کے دنوں میں ایسی چیزیں کم کھاؤ جس سے سودا پیدا ہوتا ہے جیسے نیل بیگن گائے کا گوشت وغیرہ اور خریف کے دن وہ کہلاتے ہیں جس کو برسات کہتے ہیں۔

عہ سردی میں نہانے کی یہ بھی ایک ترکیب ہے کہ سر ایک دفعہ بھگو کر سکھا لیا اور باقی بدن دوسرے وقت دھو لیا غسل اس طرح بھی ادا ہو جاتا ہے (نظر ثالث)

عہ گرم خشک دو درجہ کا بعضے سرد خشک کہتے ہیں دیر ہضم ہے اور نفاخ اور بخارات پیدا کرتی ہے اور بے خوابی لاتی ہے مصلح اس کا ترش اشیاء اور گھی گائے کا بدل اس کا مسور ہے ۱۲ جامع الادویہ

عہ دیر میں ہضم ہوتا ہے اور معدہ کو غلیظ کرتا ہے مصلح اس کا گوشت اور گرم مصالحہ ہے بدل اس کا ردی ۱۲ جامع الادویہ

(۵) جاڑے کے دنوں میں جس کو مقدور ہو مقوی غذائیں اور دوائیں استعمال کرے تاکہ تمام سال بہت سی آفتوں سے حفاظت رہے جیسے نیمبرشت[1] انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ اور گاجر کا حلوا[2] اور نیمبرشت انڈا اس کو کہتے ہیں کہ اندر سے پورا جما نہ ہو ترکیب اس کی یہ ہے کہ انڈے کو ایک باریک کپڑے میں لپیٹ کر خوب کھولتے پانی میں سو دفعہ غوطہ دے دیں یا انڈے کو کھولتے پانی میں ٹھیک تین منٹ ڈال کر نکال لیں اور تین منٹ ٹھنڈے پانی میں ڈال رکھیں اس کی صرف زردی کھانا چاہیے سفیدی عمدہ چیز نہیں ہے

(۶) جب تک زیادہ ضرورت نہ ہو دوا کی عادت مت ڈالو۔ چھوٹے موٹے مرض میں غذا کے کم کر دینے سے یا بدل دینے سے کام نکال لیا کرو۔

(۷) آجکل غذا میں بہت بے ترکیبی ہو گئی ہے جس سے طرح طرح کے نقصان ہوتے ہیں اس لئے عمدہ اور خراب غذائیں لکھی جاتی ہیں۔

عمدہ غذائیں یہ ہیں[3] ۔ انڈا نیمبرشت۔ کبوتر کے بچوں کا گوشت۔ گائے کے بچوں کا گوشت۔ بکری کا گوشت۔ مینڈھے کا گوشت۔ لوا۔ بٹیر۔ تیتر۔ مرغ۔ اکثر جنگلی پرند ہرن۔ نیل گائے اور دوسرے شکاروں کا گوشت۔ مچھلی گیہوں کی روٹی[4]۔ انگور۔ انجیر انار۔ سیب۔ شلجم۔ پالک۔ خرفہ۔ دودھ۔ جلیبی۔ سری پائے۔ لیکن سری پائے سے خون گاڑھا پیدا ہوتا ہے۔

اور خراب غذائیں یہ ہیں[5] ۔ بیگن۔ مولی۔ لاہی کا ساگ یعنی سیاہ پتوں کی سرسوں کا ساگ۔ سینگرے۔ بوڑھی گائے کا گوشت۔ بطخ کا گوشت[6]۔ گاجر۔ سکھایا ہوا گوشت لوبیا۔ مسور۔ تیل۔ گڑ۔ ترشی اور ان غذاؤں کے خراب ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ بالکل نہ کھاویں بلکہ بیماری کی حالت میں تو بالکل نہ کھاویں اور تندرستی میں بھی اپنے مزاج وغیرہ کو دیکھ کر ذرا کم کھاویں البتہ جن کا مزاج قوی ہے اور ان کو عادت ہے ان کو کچھ نقصان نہیں بعضی جگہ دستور ہے کہ زچہ کو مختلف قسم کی غذائیں کہیں ماش کی دال کہیں گائے کا گوشت اور ثقیل ثقیل ترکاریاں ضرور کر کے دیتی ہیں یہ بری رسم ہے۔

[1] نیمبرشت یعنی آدھ بھنا نیم کے معنے آدھا اور برشت کے بھنا یہ لڑکوں کے لئے قائم مقام دودھ کے ہے اور کثیر الغذا اور قلیل الفضل ہے ۱۲

[2] گاجر کا حلوا بنانے کی ترکیب خود کتاب میں آئے گی ۱۲۔

[3] انڈے کی زردی مرکب القوی مائل بہ گرمی ہے اور اس کی سفیدی سرد تر تیسرے درجہ کی انڈا معدہ کو مضر ہے اور پتھری پیدا کرتا ہے اور تو بلغم بھی لاتا ہے گرم مصالحہ اس کا مصلح ہے اور بنفشہ اس کا بدل ہے ۱۲

[4] نمکین بدبودار ہوتا ہے طبیعت اس کی گرم درجہ ۲ اور خشک درجہ ۱ ہے درد سر لاتا ہے اور جلد سڑ جاتا ہے گرم مسالہ اس کا مصلح ہے اور فاختہ اس کا بدل ہے ۱۲۔

ایسے مرتعوں پر احتیاط رکھنے کے لئے خراب غذاؤں کو لکھدیا گیا اب تھوڑا سا بیان اُن غذاؤں کی خاصیت کا بھی لکھا جاتا ہے تاکہ اچھی طرح معلوم ہو جائے

بیگن گرم[1] خشک ہے اس میں غذائیت بہت کم ہے خون بُرا پیدا کرتا ہے لہٰذا سوداوی مزاج والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو بہت نقصان کرتا ہے اگر اس میں بھی زیادہ ڈالا جاوے اور سرکہ کے ساتھ کھایا جاوے تو کچھ اصلاح یعنی درستی ہو جاتی ہے **مولی** گرم خشک ہے اس کے پتوں میں اور زیادہ گرمی ہے سر کو اور حلق کو اور دانتوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے دیر میں ہضم ہوتی ہے لیکن اس سے دوسری غذائیں ہضم ہو جاتی ہیں لہٰذا سیر والوں کو کسی قدر فائدہ دیتی ہے۔ مگر گرم ہے اگر اس میں سرکہ کا بھگویا ہوا زیرہ[2] ملا دیا جائے تو اس کے نقصان کم ہو جاتے ہیں تلی کے لئے مفید ہے خاص کر سرکہ میں پڑی ہوئی۔ **لاہی کا ساگ** گرم ہے گردہ کے مریض کو بہت نقصان کرتا ہے اور جلن کی حالت میں کھلتے سے بچے کے مر جانے کا ڈر ہے **سنگری** بھی گرم ہے **گائے کا گوشت** گرم خشک ہے اس سے خون گاڑھا اور بُری قسم کا پیدا ہوتا ہے سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔ خارش والوں کو اور لہٰذا سیر والوں کو اور مراق اور تلی والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتا ہے اگر پکتے میں خربوزہ[3] کا چھلکا اور کالی مرچ ڈالدی جاوے تو نقصان کم ہو جاتا ہے البتہ محنتی لوگوں کو زیادہ نقصان نہیں کرتا بلکہ بکری کے گوشت سے زیادہ موٹا تازہ کرتا ہے لیکن بیماری میں احتیاط لازم ہے **بطخ** کا گوشت گرم خشک ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے مگر پودینہ ڈالدینے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے اور دریائی بطخ کا گوشت اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا گھریلو بطخ کا کرتا ہے۔ **گاجر** گرم تر ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے البتہ تبخیر کو روکتی ہے اور فرحت دیتی ہے اس لئے لوگ اس کو ٹھنڈی کہتے ہیں گوشت میں پکانے سے اس کے نقصان کم ہو جاتے ہیں اور مربہ اس کا عمدہ چیز ہے رحم کو تقویت دیتا ہے اور حاملہ عورتیں گاجر کھاوے

[1] گرم خشک درجہ ۲ ہے سودا پیدا کرتا ہے اور لہٰذا سیر اور تو لیخ لاتا ہے گوشت اور گھی اور سرکہ اس کا مصلح ہے ۱۲ از جامع الادویہ۔ یہ معدہ کو قوت دیتا ہے اور سدہ کھولتا ہے اور اس کا سرا الگس کر لگانا لہٰذا سیر کو بالخاصہ مفید ہے اور ہمراہ تلاش ملہٰری کے اس کو فراش کے سینکنا چوٹ کو نافع ہے ۱۲

[2] زیرہ گرم خشک نمبر ۳ ہے طبیعت کو لطافت دیتا ہے اور بلغم کو چھانٹتا ہے اور ریاح کو اور دردوں کو تحلیل کرتا ہے اور طبیعت کو خشک کرتا ہے اور بھوک کو کھولتا ہے اور پیشاب و حیض خوب جاری کرتا ہے اور دست آور دوائیوں میں سے ہے ۱۲۔

[3] خربوزہ کے بیج گرم نمبر ۲ اور تر نمبر ۱ ہیں جگر کے سدے کھولتا ہے اور پیشاب خوب لاتا ہے اور گردہ و مثانہ اور آنتوں کو پاک کرتا ہے، اور طبیعت کو نرم کرتا ہے اور پیشاب کی چنک کو کھوتا ہے۔

عہ یہ تاثیریں بڑی گائے کے گوشت کی ہیں اور گائے کے بچوں کا گوشت سب سے اچھا گوشت ہے جیسا کہ قانون شیخ میں تصریحاً لکھا ہے۔

سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے لوبیا گرم تر ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ اس سے خواب پریشاں نظر آتے ہیں سرکہ اور دارچینی ملانے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے لیکن حاملہ عورتیں ہرگز نہ کھائیں۔ مسور خشک[1] ہے بواسیر والوں کو نقصان کرتی ہے اور جن کا معدہ ضعیف ہے اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتی ہے زیادہ گھی ڈالنے سے یا سرکہ ملا کر کھانے سے اس کی کچھ اصلاح ہو جاتی ہے تیل گرم ہے سودا پیدا کرتا ہے اور سوداوی بیماریوں میں نقصان کرتا ہے ٹھنڈی ترکاریاں ملانے سے کچھ اصلاح ہو جاتی ہے گڑ گرم ہے، سودا[2] زیادہ پیدا کرتا ہے کھٹائی زیادہ کھانا پٹھوں کو نقصان کرتا ہے۔ اور جلد بوڑھا کرتا ہے عورتیں بہت احتیاط رکھیں اور حمل میں اور زچہ ہونے کی حالت میں اور زکام میں زیادہ احتیاط لازم ہے، اگر ترشی میں میٹھی چیز ملا دی جائے تو نقصان کم ہو جاتا ہے۔

(۸) بعضی غذائیں ایسی ہیں کہ الگ الگ کھاؤ تو کچھ ڈر نہیں لیکن ساتھ کھانے سے نقصان ہوتا ہے یعنی جب تک اس میں سے ایک چیز معدہ میں ہو دوسری نہ کھاویں اکثر مزاجوں میں تین گھنٹہ کا فاصلہ دینا کافی ہوتا ہے۔ حکیموں نے کہا ہے کہ دودھ کے ساتھ ترشی نہ کھائیں اسی طرح دودھ پی کر پان نہ کھائیں اس سے دودھ کا پانی معدہ میں الگ ہو جاتا ہے دودھ اور مچھلی[3] ساتھ نہ کھائیں اس سے فالج اور جذام یعنی کوڑھ کا ڈر ہے۔ دودھ چاول کے ساتھ ستو نہ کھاویں۔ چکنائی کھا کر پانی نہ پئیں۔ تیل یا گھی بے قلعی کے برتن میں نہ رکھیں کسیا یا ہوا کھانا نہ کھاویں۔ مٹی کے برتن کا پکایا ہوا کھانا سب سے بہتر ہے۔ امرود۔ کھیرا۔ ککڑی۔ خربزہ۔ تربوز اور دوسرے سبز میوؤں پر پانی نہ پئیں۔ انگور کے ساتھ[4] سری پائے نہ کھائیں۔

(۹) کھانا بہت گرم نہ کھاؤ۔ گرم کھانا کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے دانتوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

(۱۰) موٹا آٹا میدہ سے اچھا ہے اور لقمہ کو خوب چبانا چاہیے اور کھانا جلدی جلدی کھا لینا چاہیے بہت دیر سے کھانے میں ہضم میں[5] خرابی ہوتی ہے۔

[1] مگر گرم ہے۔ ۱۲

[2] مگر گرم تر درجہ ایک گرم مزاج والوں کو مضر ہے البتہ ترشی اور بنسلوچن سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور شہد اس کا بدل ہے مگر ہاضم ہے اور کھانسی دور کر اور دھانس کو نافع ہے اور درد سینہ کو مفید ہے۔ ۱۲

[3] مگر روہو مچھلی کے دانت کا بلادہ اگر دودھ کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو وہ باہ کو قوی کرتا ہے ۱۲ از جامع الادویہ مصنفہ حکیم محمد فضل اللہ لکھنوی۔

[4] انگور پختہ تر گرم درجہ ۲ ہے اور کچا سرد در بدا اور خشک درجہ ۲ ہے مرطوب معدہ اور طحال کو مضر ہے ریاح پیدا کرتا ہے ۱۲ جامع۔

[5] ہضم کے چار درجے ہوتے ہیں پہلا ہضم منہ سے معدہ تک دوسرا ہضم جگر میں ہوتا ہے جہاں چاروں خلطیں پیدا ہوتی ہیں یعنی دم۔ صفرا۔ بلغم سودا تیسرا ہضم رگوں میں ہوتا ہے یعنی پہلی رطوبت کا دوسری رطوبت کی طرف تدریجی طور پر استحالہ اور چوتھا ہضم اعضا میں ہوتا ہے یعنی دوسری رطوبت کا اعضا کی طرف استحالہ اخیر کے دونوں ہضموں کا فضلہ پسینہ اور میل ہے جو بدن اور ناک اور کان سے نکلتا ہے ۱۲ ماخوذ از نہج الحذاقت مولفہ جناب مولانا حکیم قدرت احمد بن حافظ عنایت احمد مطبوعہ حسنی میر حسن رضوی مطبوعہ ۱۳۶۳ھ

(۱۱) بہت بھوک میں نہ سوؤ اور نہ کھانا کھاتے ہی سوؤ کم سے کم دو گھنٹہ گزر جاویں تب سوؤ۔
(۱۲) جب تک کھانا ہضم نہ ہو جائے دوبارہ نہ کھاؤ کم سے کم دو گھنٹہ گزر جاویں اور طبیعت ہلکی ہلکی معلوم ہونے لگے اس وقت مضائقہ نہیں۔

فائدہ - اگر کبھی قبض ہو جائے تو اس کی تدبیر ضرور کرو آسان سی تدبیر تو یہ ہے کہ روٹی نہ کھاؤ ایک دو وقت صرف شوربا ذرا چکنائی کا پی لو اگر اس سے دفع نہ ہو تو بازار سے ۹ ماشہ حب القرظ یعنی کڑے کے بیج اور اڑھائی تولہ انجیر ولایتی منگا کر آدھ پاؤ پانی میں جوش دے کر تا تولہ شہد ملا کر پی لو اس دوا میں غذائیت بھی ہے (۲) اگر پاخانہ معمول سے زیادہ نرم آوے تو روکے کی تدبیر کرو اور چکنائی کم کر دو بھونا ہوا گوشت کھاؤ اور اگر دست آنے لگیں یا معمولی قبض سے زیادہ قبض ہو جاوے تو حکیم کو خبر کرو (۳) کھانا کھا کر فوراً پاخانہ میں مت جاؤ اور جو بہت تقاضا ہو ہرگز مت روکو اس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

پانی کا بیان

(۱) سوتے سے اٹھ کر فوراً پانی نہ پیو اور نہ یک لخت ہوا میں نکلو اگر بہت ہی پیاس ہے تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ناک پکڑ کر پانی پیو اور ایک ایک گھونٹ کر کے پیو اور پانی پی کر ذرا دیر تک ناک پکڑے رہو سانس ناک سے مت لو اسی طرح گرمی میں چلکر فوراً پانی مت پیو خاص کر جس کو تولگی ہو وہ اگر فوراً بہت سا پانی پی لے تو اسی وقت مر جاتا ہے اسی طرح نہار منھ نہ پینا چاہیئے یا پاخانہ سے نکل کر فوراً پانی نہ پینا چاہیئے۔
(۲) جہاں تک ہو سکے پانی ایسے کنوئے[1] کا پیو جس پر بھرائی زیادہ ہو۔ کھارا پانی اور گرم پانی مت پیو۔ بارش کا پانی سب سے اچھا ہے مگر جس کو کھانسی یا دمہ ہو وہ نہ پیئے کسی کسی پانی میں تیل سا ملا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ پانی بہت برا ہے اگر خراب پانی کو اچھا بنانا ہو تو اس کو اتنا پکائیں کہ سیر کا تین پاؤ رہ جائے پھر ٹھنڈا کر کے چھان کے پئیں۔
(۳) گھڑوں کو ہر وقت ڈھکا رکھو بلکہ پینے کے برتن کے منھ پر باریک کپڑا بندھا رکھو۔

[1] کنوئیں کا پانی نہر کے پانی سے ملا کر نہ پیو ایسا کبھی نہ کرو کہ کبھی یہ پی لیا اور کبھی وہ اور سب پانیوں سے بہتر ہاتی مولانا فضل اللہ صاحب نے نہروں کا لکھا ہے خاکسر جاری نہروں کا جو کنکوپلی زمین میں بہتی ہوں کیونکہ اس پانی میں صفائی بہت ہوتی ہے اور کنکریوں پر جو پانی بہتا ہے وہ بدبودار بھی بہت کم ہوتا ہے خاص کر جو نہر شمالی یعنی پہاڑ کی طرف یا نورب کی جانب کو بہتی ہے اس کا پانی اور بھی اچھا ہوتا ہے کو بہتی ہے اور اس میں بھی اس کا مقام کا جس کا سرچشمہ وہاں سے دور ہو اس کے بعد قریب کا اس کے بعد کنوئیں کا پانی اچھا ہے اور چشمہ کا پانی غلیظ ہوتا ہے کیونکہ اس کو حرکت بہت کم ہوتی ہے ۱۲ ماخوذ از نہج الحقائق محمد حیات غفرلہٗ۔

تاکہ چھنا ہوا پانی پینے میں آئے۔

(۴) برف گردہ کو نقصان کرتا ہے خاص کر عورتیں اس کی عادت نہ ڈالیں اس سے بہتر شورہ کا جلا ہوا پانی ہے۔

(۵) کھاتے پیتے میں ہرگز نہ ہنسو اس سے بعضے وقت موت کی نوبت آجاتی ہے۔

آرام اور محنت کا بیان

(۱) نہ تو اس قدر آرام کرو کہ بدن پھول جائے سستی چھا جائے ہر وقت پلنگ ہی پر کھلائی دو گھر کے کاروبار دوسروں ہی پر ڈالدو کیونکہ زیادہ آرام سے اپنے گھر کا بھی نقصان ہے اور بعضی بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں اور نہ اتنی محنت کرو کہ بیمار ہو جاؤ بلکہ اپنے ہاتھ پانوں اور سارے بدن سے بیچ کی لا اس سے محنت کا کام ضرور لینا چاہیئے اس کے طریقے یہ ہیں کہ ہر کام کو ہاتھ چلا کر پھرتی سے کرو سستی کی عادت چھوڑ دو اور گھر میں تھوڑی دیر ضرور ٹہل لیا کرو دو چار مرتبہ اگر بے پردگی نہ ہو تو کوٹھے پر چڑھ اتر لیا کرو اور چرخا اور چکی کا ضرور تھوڑا بہت مشغلہ رکھو ہم یہ نہیں کہتے کہ تم اس سے پیسے کماؤ اول تو اسمیں بھی کوئی عیب کی بات نہیں لیکن اپنی تندرستی کا قائم رکھنا تو ضروری چیز ہے اس سے تندرستی خوب رہتی ہے دیکھو جو عورتیں محنتی ہیں کوٹتی پیستی ہیں کیسی قوی اور تازی رہتی ہیں اور جو آرام طلب ہیں ساری عمر دوا کا پیالہ منہ کو لگا رہتا ہے ایسی محنت کو ریاضت کہتے ہیں۔ کھانا کھا کر جب تک تین گھنٹے نہ گذر جاویں اس وقت تک ہاریاضت نہ کرنا چاہیئے اور جب ذرا ذرا پسینہ آنے لگے یا سانس زیادہ پھولنے لگے ریاضت موقوف کر دینا چاہیئے۔

(۲) بچوں کے لئے جھولا جھولنا اچھی ریاضت ہے۔

(۳) صبح کو سویرے اٹھنے کی عادت رکھو بلکہ ہمت کر کے تہجد کو اٹھا کرو اس سے

لہ کیونکہ ریاضت کا مناسب وقت وہ ہے کہ جب غذا معدہ سے اگر جائے یعنی ہضم کامل ہو جائے نہ تو ایسے وقت کرنی چاہیئے کہ جب معدہ پر ہو اور نہ ایسے وقت کہ جب وہ خالی ہو اور جس عضو سے ریاضت کی جاتی ہے اس عضو میں قوت آتی ہے اور خاص کر جس قسم کی ریاضت کی جاتی ہے اس قسم کی قوت پیدا ہوتی ہے مثلاً اگر ہاتھوں سے بوجھ اٹھانے کی ریاضت کرائی جائے تو ہاتھوں کو اسی کام پر قوت ہوتی ہے اور ہر عضو کی ریاضت الگ ہے مثلاً سینہ کی ریاضت قرأت یعنی پڑھنا ہے تو چاہیئے کہ ابتدا تھوڑی آواز سے کرے پھر رفتہ رفتہ آواز اونچی کرتا جائے اور آنکھوں کی ریاضت کبھی کبھی باریک چیزوں اور خوبصورت ہشیار کو دیکھنا ہے اور گھوڑے کی سواری سارے بدن کی ریاضت ہے ۱۲۔ از نہج الخلافت صہ ۲۸۔

ع سوڈا یا لیمنڈ (ولایتی پانی) اگر پیو تو تھوڑا تھوڑا کئی سانس میں پیو ایک دم پینے سے بعض اوقات ایسا پھندا لگتا ہے کہ دم پر بن جاتی ہے ۱۲

سے تندرستی خوب بنی رہتی ہے۔

(۴) دوپہر کو بے ضرورت مت سوؤ اور اگر کچھ تکان یا نیند کا غلبہ ہو تو اور بات ہے۔

(۵) دماغ سے بھی کچھ کام لینا ضروری ہے اگر اس سے بالکل نہ کام لیا جائے تو دماغ میں رطوبت بڑھ جاتی ہے اور ذہن کند ہو جاتا ہے اور جو حد سے زیادہ زور ڈالا جاوے ہر وقت فکر اور سوچ میں رہے تو خشکی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس واسطے اندازہ سے محنت لینا مناسب ہے پڑھنے پڑھانے کا شغل رکھو قرآن شریف روز پڑھا کرو کتاب دیکھا کرو باریک باتوں کو سوچا کرو۔ نہ اتنا غصہ کرو کہ آپے سے باہر ہو جاؤ نہ ایسی بردباری کرو کہ کسی پر بالکل روک ٹوک نہ رہے نہ ایسی خوشی کرو کہ خدا کی بے نیازی اور اس کی قدرت کو بھول جاؤ کہ وہ ایک دم میں چاہیں ساری خوشی کو خاک میں ملا دیں نہ اتنا رنج کرو کہ خدائے تعالیٰ کی رحمت ہی بالکل یاد نہ رہے اور اسی غم کو لے کر بیٹھ جاؤ۔ اگر کوئی زیادہ صدمہ پہنچے تو اپنی طبیعت کو دوسری طرف بٹا دو کسی کام میں لگ جاؤ ان سب باتوں سے بیماری کا بلکہ ہلاکت کا ڈر ہے اگر کسی کو بہت خوشی کی بات سنانا ہو اور وہ دل کا کمزور ہو تو یک لخت نہ سناؤ پہلے پوچھو کہ اگر تمہارا یہ کام ہو جائے تو کیسا پھر کہو کہ دیکھو ہم کوشش کر رہے ہیں شائد ہو جائے اور امید تو ہے کہ ہو جائے پھر اسی وقت یا دو چار گھنٹے کے بعد سناؤ کہ تمہارا یہ کام ہو گیا اسی طرح غم کی خبر یک لخت نہ سناؤ کسی کی موت کی خبر سنانی ہو تو یوں کہو کہ فلاں شخص بیمار تھا اس کی حالت تو غیر تھی ہی اور موت سب کے واسطے ہے کبھی نہ کبھی آئے گی قضا الٰہی سے اس نے انتقال کیا۔

فائدہ: بیماری کی حالت میں اور پیٹ میں جب بچہ میں جان پڑ جاوے میاں کے پاس سونے سے نقصان ہوتا ہے۔

علاج کرانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

(۱) چھوٹی موٹی بیماری میں دوا نہ کرنا چاہیئے کھانے پینے چلنے پھرنے ہوا کے بدلنے

---

[1] اس کو عربی میں جماع کہتے ہیں بہتر جماع وہ ہے جو ہضم کے بعد ہو اور بدن کی چاروں کیفیتیں بھی معتدل ہوں اور نہ تو معدہ پر ہو نہ بالکل خالی ایسے وقت کا جماع حمار عزیزی کو مستعد کرتا ہے اور اس سے فرحت ہوتی ہے غصہ کم ہوتا ہے اور فکر دور ہوتی ہے اور سودائی اور مرگی بیماریوں کو اس جماع سے صحت ہوتی ہے اور تارک جماع کی بینائی خراب ہو جاتی ہے اور ابخرہ دماغ تک پہنچکر دماغ بھاری ہو جاتا ہے اور جماع سے یہ سب باتیں دور ہو جاتی ہیں اور جماع پوری خواہش کے وقت کرنا چاہیئے اور کثرت جماع مضر ہے کہ اس سے قوت گھٹتی ہے اور پٹھوں کو اس سے نقصان پہنچتا ہے رعشہ اور فالج کا بھی ڈر ہوتا ہے ۱۲۔ از جامع

سے اس کی تدبیر کرلینا چاہئیے جیسے گرم ہوا سے سر میں درد ہوگیا ہو تو سرد ہوا میں بیٹھ جائیں یا کھانا کھانے سے پیٹ میں بوجھ ہوگیا تو ایک دو وقت فاقہ کرلیں یا نیند کی کمی سے سر میں درد ہوگیا تو سو رہیں یا زیادہ سونے سے سستی ہوگئی تو کم سوئیں یا دماغ سے زیادہ کام لیا تھا اس سے خشکی ہوگئی ذرا محنت کم کریں اس کو آرام و فرحت دیں جب ان تدبیروں سے کام نہ چلے تو اب دوا کو اختیار کریں۔

(۲) مرض خواہ کیسا ہی سخت ہو گھبراؤ مت اس سے علاج کا انتظام خراب ہوجاتا ہے خوب استقلال اور اطمینان سے علاج کرو۔

(۳) مسہل اور قے اور فصد کی عادت نہ ڈالو یعنی بلا سخت ضرورت کے ہر سال مسہل یا قے یا فصد نہ لیا کرو اگر مسہل کی عادت پڑ جائے تو اس کے چھوڑنے کی تدبیر یہ ہے کہ جب موسم مسہل کا قریب آوے غذا کم کردو ریاضت زیادہ کرو کوئی ایسی دوا کھاتے رہو جس سے پاخانہ کھل کر آتا رہے جیسے ہڑ کا مربہ یا گلقند یا جوارش مصطگی وغیرہ پھر اگر مسہل کے دنوں میں طبیعت کچھ میلی بھی رہے تو کچھ پرواہ نہ کرو اور مسہل کو ٹال دو اس طرح سے عادت چھوٹ جائے گی

(۴) بدون سخت ضرورت کے بہت تیز دوائیں نہ کھاؤ ایسی دواؤں میں یہ خرابی ہے کہ اگر موافق نہ آئیں تو نقصان بھی پورا کریں گی خاص کر کشتوں سے بہت بچو کیونکہ یہ جب نقصان کرتے ہیں تو تمام عمر روگ نہیں جاتا البتہ رانگ اور مونگے کا کشتہ[۱] بہت ہلکا ہوتا ہے، اس میں چنداں خوف نہیں اور ہڑتال اور سنکھیا اور زہریلی دواؤں کے کشتوں کے پاس نہ جاؤ اور حرام اور نجس دوا نہ کھاؤ نہ لگاؤ۔

(۵) جب کوئی دوا ایک مدت دراز تک کھانا ہو تو کبھی کبھی ایک دو دن کو چھوڑ دیا کرو یا اس کی جگہ اور دوا بدل دیا کرو کیونکہ جس دوا کی عادت ہوجاتی ہے اس کا اثر نہیں ہوتا۔

(۶) جب تک غذا سے کام چلے دوا کو اختیار نہ کرو مثلاً مسہل کے بعد طاقت لانے کیلئے

---

[۱] اس کے مسائل طبی جواہر میں دیکھ لو جو اسی حصہ میں بطور ضمیمہ شامل ہے ۱۲۔

[۲] رانگ کا کشتہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک کنڈے کو درمیان سے خالی اور گول گڑھا کرتے اور رانگ و کالی مرچ مساوی اور ہیرا کسیس ان کا چوتھائی ان اجزا کو باریک کوٹ کر ایک تہ نصف پسے ہوئے اجزا کی کنڈے کے اندر بچھا دیں اس کے اوپر پھر رانگ رکھ کے نصف باقی انھیں اجزا کو رانگ کے اوپر ڈال کے کنڈے کو بند کردیں اور تپوا کنڈے کی تیز آنچ میں یہ کنڈا رکھ کے پھونک دیں اور بعد سرد ہونے کے نکال کر کام میں لائیں ۱۲۔

[۳] اس کی ترکیب یہ ہے کہ مونگے کو خوب کوٹ کر ریزہ ریزہ کرکے ایک مٹی کے کوزہ میں رکھیں اور گل حکمت کرکے ایک رات کامل تنور میں رکھیں تو جل کر سفید ہوجاوے مگر راکھ نہ ہونے پاوے اور اگر ایک مرتبہ میں قابل نہ ہو تو پھر تنور میں رکھیں ۱۲ ماخوذ از جامع الادویہ صفحہ ۲۷۰

جوان آدمی کو بخنی کافی ہے اس کو مشک و عنبر وغیرہ کی ضرورت نہیں البتہ بوڑھے آدمی کو بخنی قبض کرتی ہے اور اس کے ہضم کرنے کے لئے بھی طاقت چاہیئے ایسے شخص کو کوئی معجون وغیرہ بنا لینا بہت مناسب ہے۔

(۷) دوا کو بہت احتیاط سے ٹھیک تول کر نسخہ کے موافق بناؤ اپنی طرف سے مت گھٹاؤ بڑھاؤ۔

(۸) دوا پہلے حکیم کو دکھلاؤ اگر بُری ہو اس کو بدلوا دو۔

(۹) دل اور جگر اور دماغ اور پھیپھڑا اور آنکھ وغیرہ جو نازک چیزیں ہیں ان کے لئے ایسی دوائیں استعمال مت کرو جو بہت تیز ہیں یا بہت ٹھنڈی[1] یا بہت تحلیل کرنے والی ہیں یا زہریلی ہیں ہاں جہاں سخت ضرورت ہو لاچاری ہے مثلاً جگر پر اکاس بیل نہ رکھیں کھانسی میں سنکھیا کا شتہ نہ کھائیں آنکھ میں نرا کافور نہ لگائیں بلکہ جب تک آنکھ میں باہر کی دوا سے کام چل سکے اندر دوا نہ لگائیں۔

(۱۰) علاج ہمیشہ ایسے طبیب سے کراؤ جو حکمت کا علم رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو علاج غور اور تحقیق سے کرتا ہو بے سوچے سمجھے نسخہ نہ لکھ دیتا ہو کسی دینے میں جلدی نہ کرتا ہو کسی کا نام مشہور سنکر دھوکے میں نہ آؤ۔

(۱۱) بیماری میں پرہیز کو دوا سے زیادہ ضروری سمجھو اور تندرستی میں پرہیز ہرگز نہ کرو فصل کی چیزوں میں سے جس کو دل چاہے شوق سے کھاؤ مگر یہ خیال رکھو کہ پیٹ سے زیادہ نہ کھاؤ اور پیٹ میں گرانی پاؤ تو فاقہ کرو۔

(۱۲) یوں تو ہر بیماری کا علاج ضرور ہے خاصکر ان بیماریوں کے علاج میں ہرگز غفلت مت کرو اور بچوں کے لئے تو اور زیادہ خیال کرو۔ زکام۔ کھانسی۔ آنکھ دکھنا۔ پسلی کا درد بدہضمی بار بار پاخانہ جانا پیچش۔ آنت اُترنا۔ حیض کی کمی یا زیادتی بخار جو ہر وقت رہتا ہو یا کھانا کھا کر ہو جاتا ہے۔ کسی جانور یا آدمی کا کاٹ کھانا۔ زہریلی دوا کھا لینا۔ دل

[1] ہلکے درجہ کی سرد دوائیں یہ ہیں کھجور ترنجبین کا عصارہ[2] باہ جو اخشخاش برنگ بنفشہ کاکنج نشاستہ کاسنی نیل شنگرف کا تیل امرود تانبہ کا برادہ بانس کے پتے پھٹکری ترش بہی وغیرہ اور بہت تحلیل کرنے والی دوائیں یہ ہیں زراوند اور بلاد کے خصیے ناخونہ چنبیلی کے پتی نرگس بستانی نرگس یا بونہ خطمی عنبر بید پودینہ کوہی کریلہ پیاز جنگلی جاؤ تیمر ارنڈ باقلا رائی ہلدی گل خیرو دلدر بینی کمرکھ خیرہ وغیرہ یعنی یہ سب دوائیں اپنی قوت حرارت کے سبب لکدار خلطوں کو جو عضو میں چپکی ہوتی ہے بذریعہ بخارات کے دفع کر دیتی ہیں یعنی بخارات بنا کر ایک جزو فنا کر دیتی ہیں ۱۲ از جامع۔

[2] دوا کو ہمیشہ ڈھانک کر اور حفاظت سے رکھو بعضی دواؤں پر بعض جانور عاشق ہوتے ہیں وہ اس میں ضرور منہ ڈالتے ہیں جیسے بلی بالچھڑا اور بادر بجو یہ پریاسانپ کیوڑہ پر (نظر ثالث)

دھڑکنا۔ چکر آنا۔ جگہ جگہ سے بدن پھڑکنا۔ تمام بدن کا سن ہو جانا۔ اور جب بھوک بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا نیند بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا پسینہ بہت آنے لگے یا بالکل نہ آئے یا اور کوئی بات اپنی ہمیشہ کی عادت کے خلاف پیدا ہو جاوے تو سمجھو کہ بیماری آتی ہے۔ بلدی حکیم سے خبر کر کے تدبیر کرو اور غذا وغیرہ میں بے ترکیبی نہ ہونے دو۔

(۱۳) نبض دکھلانے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ نبض دکھلانے کے وقت پیٹ نہ بھرا ہو نہ بہت خالی ہو کہ بھوک سے بیتاب ہو طبیعت پر نہ زیادہ غم ہو نہ زیادہ خوشی ہو نہ سو کر اٹھنے کے بعد فوراً دکھلاوے، نہ بہت جاگنے کے بعد نہ کسی محنت کا کام کرنے کے بعد نہ دور سے چل کر آنے کے بعد۔ نبض دکھلانے کے وقت چار زانو ہو کر بیٹھو یا چارپائی پر یا پیڑھی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھو کسی کرسی پر زیادہ زور دے کر مت بیٹھو نہ کوئی سا ہاتھ ٹیکو تکیہ بھی نہ لگاؤ جس ہاتھ کی نبض دکھلاؤ اس میں کوئی چیز مت پکڑو نہ ہاتھ کو بہت سیدھا کرو نہ بہت موڑو بلکہ بازو کو پسلیوں سے ملا کر ڈھیلا چھوڑ دو سانس بند نہ کرو طبیب سے نہ ڈرو اس سے نبض میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے اگر لیٹ کر نبض دکھلانا ہو تو کروٹ پر مت لیٹو چت لیٹ جاؤ۔

(۱۴) قارورہ رکھنے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ قارورہ ایسے وقت کیا جاوے کہ آدمی عادت کے موافق نیند سے اٹھا ہو ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ سبز ترکاری کھانے سے قارورہ میں سبزی آجاتی ہے زعفران اور ماتا سے زردی آجاتی ہے اور مہندی لگانے سے سرخی آجاتی ہے روزہ رکھنے اور نیند نہ آنے سے اور زیادہ تھکان سے اور بہت بھوک اور دیر تک پیشاب روکنے سے زردی یا سرخی آجاتی ہے کبھی بہت جاگنے سے قارورہ قابل اعتبار نہیں رہتا۔ غذا کھانے سے بارہ گھنٹہ بعد کا قارورہ پورے اعتبار کے قابل ہے جب صبح کو قارورہ دکھلانا ہو تو رات کو بہت پیٹ بھر کر نہ کھائیں زچہ کا قارورہ قابل اعتبار نہیں رات کو اگر کئی بار پیشاب کیا تو صبح کا قارورہ قابل اعتبار نہیں اگر قارورہ چھ گھنٹہ رکھا رہا تو دکھلانے کے قابل نہیں رہا اور یعنے قارورے

[1] نبض اس وقت دیکھنی چاہئے کہ جب صاحب نبض غصہ اور خوشی اور تمام نفسانی اثرات سے اور بھوک سے جو ضعیف کرنے والی چیز ہے خالی ہو لہذا طبیب کو لازم ہے کہ مریض کے آتے ہی اس کی نبض دیکھنے میں مشغول نہ ہو کیونکہ اکثر طبیب کی ملاقات سے بیمار خوش ہوا کرتا ہے یا بیمار کو حیا اور ڈر لگنے لگتا ہے اس لئے اس وقت نبض دیکھے کہ جب ان تمام صفات سے بری ہو ۱۲ از منہج الحذاقت صد ۱۹۔

اس سے کم میں بھی خراب ہو جاتے ہیں غرض جب دیکھیں کہ اُس کی رنگ اور بو میں فرق آگیا تو دکھلانے کے قابل نہ رہا۔

(۱۵) جلدی جلدی بے ضرورت حکیموں کو نہ بدلو حکیم کو خوش رکھو اُس کے خلاف مت کرو اگر فائدہ نہ ہو تو اس پر الزام مت دو اس کو دے کر احسان مت جتلاؤ۔

۱۶ مریض پر سختی مت کرو اس کی سخت مزاجی کو جھیلو اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے اس کو ناامیدی ہو جائے چاہے کیسی ہی اس کی حالت خراب ہو مگر اس کی تسلی کرتے رہو۔

بعض طبّی اصطلاحوں کا بیان

نسخوں میں بعضے الفاظ اصطلاحی لکھے جاتے ہیں اور بعضے علاجوں کے خاص خاص نام ہیں ان کو مختصر یہاں لکھا جاتا ہے۔

مُدِرّ بول - پیشاب اُتارنے والی دوا۔

مُدِرّ حَیض - حیض جاری کرنے والی دوا۔

مُدِرّ لَبَن - دودھ اُتارنے والی دوا

مُدمِل - زخم بھرنے والی دوا

مُنضِج - وہ دوا جو مادّہ کو نکلنے کے لئے تیار کرے

مُسہِل - دست لانے والی دوا۔

مُفتِّتِ حصاۃ پتھری کو توڑنے والی دوا۔

مُقیّی - قے لانے والی دوا

مُلیّن بہت ہلکا مُسہل۔

آبزن - خالی پانی میں یا پانی میں کوئی دوا پکا کر اس میں بیٹھنا۔

انتِحاب - بھپارہ لینا۔

بخور - دوا سلگا کر دھونی لینا۔ بعض وقت رحم کے اندر کسی دوا کا دھواں پہنچانا ہوتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دوا کو آگ پر ڈال کر ایک کونڈا سوراخدار اس پر ڈھانک کر اس سوراخ پر بیٹھ جائیں۔

پاشویہ دوا کے پانی سے پیروں کو دھارنا۔ اس

عہ۔ قارورہ کا برتن بالکل صاف ہو اور ڈھانک کر رکھنا چاہیے۔ اگر شیشی میں رکھا جاوے تو شیشی بھی بالکل صاف ہو (نظر ثالث)

عہ۔ یہ سب مضمون نظر ثالث کے وقت بڑھایا گیا ہے ۱۲ منہ۔

۱؎ حفظ صحت عرف اسی شخص کو حاصل ہو سکتا ہے جس میں پانچ صفتیں موجود ہوں ایک یہ کہ یا تو طب کے قاعدوں سے واقف ہو یا سمجھے ہوئے ہو مگر طبیب کا تابعدار ہو دوسری یہ کہ صاحب مقدور ہو تیسری یہ کہ تعلقات سے فراغت پائے ہوئے ہو چوتھی یہ کہ بخیل نہ ہو پانچویں یہ کہ حریص اور بدپرہیز نہ ہو ۱۲ منہ از نہج الحذاقت صفحہ ۳۴

۲؎ جیسے گوکھرو، کھیرا، ککڑی کے بیج گل خیرو، تخم خربزہ، تخم خربزہ، کھیرے کا پانی، تربوز کا پانی تخم کاسنی عرق لیموں سورہ وغیرہ یہ تو ٹھنڈی اشیاء پیشاب لانے والی ہیں اور گرم اشیاء جیسے تخم گاجر بالنگ پیاز اسپغول سونف کباب چینی زعفران وغیرہ ۱۲

مدر حیض جیسے کباب چینی، بیخ پاہ رنگ وغیرہ اور مدر لبن جیسے متاور، مولی سیاہ و سفید سفید دل وغیرہ ۱۲ مدل جیسے سنبلحرا حت سرمہ گوند کتیرا وغیرہ ۱۲

مسہل جیسے آلو بخارا املی پرانی زد ورڈ گل بنفشہ وغیرہ نفت جیسے سونف بالا تلسی خبر البھود وغیرہ مقیی جیسے مولی کے بیج سوئے کے بیج تخم خربوزہ شہد وغیرہ ملین جیسے چربی مکھن خرفہ کا ساگ مولی کرنب بنولے کی گری گنے کا رس وغیرہ ۱۲ مسہل جیسے گاؤزبان کا ہو صندل گلدہلی کا پھول نیلوفر وغیرہ۔

کی مفصل ترکیب بخار کے بیان میں مذکور ہے۔

تبرید: ٹھنڈی دوا دینا۔ مسہل کے بعد جو دوا دیجاتی ہے اس کو تبرید اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ دوا اکثر ٹھنڈی ہوتی ہے اور مسہل کے نقصانات دور کرنے کیلئے دیجاتی ہے کیونکہ مسہل سے آنتوں وغیرہ کو ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہنچتا ہے فالج وغیرہ ٹھنڈے امراض میں تبرید کبھی معتدل بلکہ گرم بھی ہوتی ہے۔

حُقنہ۔ اِحْقَان پچکاری دینا۔ اسکے بھی وہی معنی ہیں

حُمُول ۔رحم میں دوا کا رکھنا **فرزجہ**۔ اسکے بھی وہی معنی ہیں

قطور ۔ کان وغیرہ میں دوا ٹپکانا۔

لخلخہ ۔ ترچیر سنگھانا۔ اس کی ترکیب بھی بخار کے بیان میں ہے

نطول ۔ دھارنا۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ جن دواؤں سے دھارنا ہو ان کو پانی میں پکا کر جب نیم گرم رہ جاوے ایک بالشت اونچے سے وہار باندھ کر ڈالیں۔

تولنے کے باٹ

آٹھ چاول کی	ایک رتی
آٹھ رتی کا	ایک ماشہ
۱۲ ماشہ کا	ایک تولہ
۵ تولہ کی	ایک چھٹانک
۱۶ چھٹانک کا	ایک سیر
۵ سیر کی	ایک دھڑی
۴۰ سیر کا	ایک من

درہم	ساڑھے تین ماشہ
دانگ	پونے چار رتی

رطل	۳۴ تولہ ۴½ ماشہ
مثقال	ساڑھے چار ماشہ
دام بخته	بیس ماشہ

انگریزی باٹ

گرین	آدھی رتی
ڈرام	تیس رتی
اونس	۸ ڈرام یا ڈھائی تولہ
پونڈ	۱۶ اونس یا آدھ سیر

بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج[1]

ان علاجوں کے لکھنے سے یہ مطلب نہیں کہ ہر آدمی حکیم بن جاوے بلکہ اتنی غرض ہے کہ ہلکی ہلکی معمولی شکایتیں اگر اپنے آپ کو یا بچوں کو ہو جاویں اور حکیم دور ہو تو ایسے وقت میں جیسے اکثر عورتوں کی عادت ہے کہ سستی کی وجہ سے نہ حکیم کو خبر کرتی ہیں اور ناواقف ہونے کی وجہ سے خود بھی کوئی تدبیر نہیں کر سکتیں آخر کو وہ مرض یونہی بڑھ جاتا ہے پھر مشکل پڑ جاتی ہے تو ایسے موقع کے واسطے اگر عورتوں کو کچھ واقفیت ہو جائے تو ان کے کام آوے اور دوسرے بعض بیماریوں کے پرہیز اور بعض بیماریوں سے بچنے کے طریقے معلوم ہو جاویں گے تو اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کر سکیں گی تیسرے بعض دواؤں کا بنانا اور حکیم کے بتلائے ہوئے علاج کے برتاؤ کا طریقہ اور مریض کی خدمت کرنا اور اس کو آرام دینے کا سلیقہ آجاوے گا اس واسطے تھوڑا لکھ دیا ہے اور اس میں ان باتوں کا خیال رکھا ہے کہ

[1] اکثر بیماریوں کا مشترک علاج عمدہ یہ لکھا ہے کہ طبیعت کو فرحت اور خوشی دی جائے اور بیمار ایسے آدمی کو دیکھے جو اس کو خوش کر دے یا مریض کو اس شخص کے ساتھ کچھ تعلق ہو اکثر محب محبوب کو دیکھکر شفا پا جاتا ہے اور خوشبو سونگھنا اور لذت دار لقمہ کا استعمال اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کو منتقل ہونا اور ایک فصل سے دوسری فصل کا آجانا مریض کو نفع دیتا ہے اور کبھی ہیئت بدل دینا نفع دیتا ہے جیسے پشت کے مدد کے لئے کھڑا ہو جانا اور بھینگے آدمی کو چمکدار چیز کی طرف تیز نظر سے دیکھنا مفید ہے ۱۲۔ از نہج الخلافت صفحہ ۳۳

جہاں تک ممکن ہو آسان تدبیریں بتلائی ہیں اور ایسی طرح لکھا ہے کہ عورتیں اگر ذرا بھی سمجھ رکھتی ہوں تو سمجھ لیں اور بیماریاں وہی لکھی گئی ہیں جو اکثر ہوا کرتی ہیں اور دوائیں ایسی لکھی گئی ہیں جو کسی حال میں نقصان نہ کریں اور اگر کہیں قیمتی نسخہ لکھا گیا ہے تو اس کے ساتھ ہی سستا بھی لکھدیا ہے جو فائدہ میں قیمتی کے قریب ہے لیکن اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے یا مرض اچھی طرح نہ پہچانا جاوے یا مرض بھاری ہو تو ہرگز دوا خود مت دو حکیم کو خبر کرو اگر دور ہو یا وہ نذرانہ چاہتا ہو یا دو اقیمتی تبلائے اور خدائے تعالیٰ نے گنجائش دی ہو تو خرچ کی کچھ پرواہ مت کرو جان سے بہتر مال نہیں ہے اور بالکل گنجائش نہ ہو تو خدائے تعالیٰ سے دُعا کرو اُن کو بڑی قدرت ہے کچھ دوا دارو پر حصر نہیں دوا سے ذرا نفس کو تسلی ہوتی ہے اور شفا دینے والے اور خود دوا میں اثر دینے والے وہی ہیں وہ اگر چاہیں دوا سے بھی اچھا نہ ہو اور اگر چاہیں بے دوا بھی اچھا کر دیں چنانچہ دونوں باتیں رات دن نظر آتی ہیں۔ اب بیماریوں کے نام اور ان کی دوائیں لکھی جاتی ہیں اور یاد رکھو کہ تم کو جو دوا بازار سے منگوانا ہو جس طرح کتاب میں اس کا نام لکھا ہے اسی طرح خوب صاف خط سے لکھ کر یا لکھوا کر بازار بھیجدو بیماری دے دے گا۔

سر کی بیماریاں

سر کا درد یہ کئی طرح کا ہوتا ہے اور ہر ایک کا علاج جُدا ہے مگر یہاں ایسی دوائیں لکھی جاتی ہیں کہ کئی طرح کے دردِ سر میں فائدہ دیتی ہیں اور نقصان کسی طرح کا نہیں کرتیں۔

دوا ۔ تین ماشہ بنفشہ[1] تین ماشہ گل مچکن[2] تین ماشہ گل نیلوفر[3] پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔

دوسری دوا ۔ تین ماشہ آڑو کی گٹھلی کی گری پانی میں پیس لیں اور تین ماشہ تخم کاہو الگ خشک پیس لیں پھر دونوں کو ملا کر پیشانی اور کنپٹی پر لیپ کر دیں بہت موثر یعنی اثر کرنے والی ہے اور اگر سردی ہو تو تین ماشہ کباب چینی پیس کر اس میں ملائیں۔

---

[1] بنفشہ ایک پہاڑی گھاس ہے جس کے پتے اور پھول دونوں کام آتے ہیں رنگت سبز سیاہی مائل ہوتی ہے ۱۲

[2] مچکن اس کے پھول سفید پتے سبز ہوتے ہیں مزا کسیلا اس کا درخت پانچ گز تک کا ہوتا ہے گرم خشک ہے ۱۲

[3] نیلوفر باہر سفید اندر زرد یہ ایک پانی کی گھاس کا پھول ہے جو بہت مشہور ہے ذائقہ پھیکا ہے ۱۲

تیسیر النسخہ ۔جو ہر قسم کے درد سر کے لئے مفید ہے خواہ نیا ہو یا پرانا مادہ سے ہو یا بلا مادہ کے رسوت خطمی کے پھول[1] گل سرخ[2] بنفشہ۔ صندل سرخ۔ صندل سفید سب تین تین ماشہ گل بابونہ ایک ماشہ۔ پوست خشخاش ایک ماشہ۔ املتاس ایک تولہ۔ ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔

دماغ کا ضعیف ہونا۔ اگر مزاج گرم ہے تو خمیرہ گاؤزبان کھاویں اور اگر مزاج سرد ہے تو خمیرہ بادام کھاویں ان دونوں خمیروں کی ترکیب سب بیماریوں کے بیان ختم ہونے کے بعد لکھی ہوئی ہے وہاں دیکھ لو اور بھی بہت سے نسخہ سب اسی جگہ ساتھ ہی لکھدیئے ہیں۔ بیچ میں جہاں ایسے نسخوں کا نام آوے گا اس جگہ اتنا لکھ دیا جاوے گا کہ اس کو خاتمہ میں دیکھو تم خاتمہ کا یہی مطلب سمجھ جانا۔

آنکھ کی بیماریاں

آئینہ یا کوئی چمکدار چیز آفتاب کے سامنے کر کے آنکھ پر اس کا عکس ہرگز مت ڈالو اس سے کبھی کبھی دفعتہً بینائی جاتی رہتی ہے۔

دوا۔ جس سے آنکھ کی بہت بیماریوں سے حفاظت رہے اور نگاہ کو قوت ہو۔ انار شیریں اور انار ترش کے دانے اور دانوں کے بیچ کے پردے اور گودا لے کر کچلیں اور کسی تہہ کپڑے میں چھان لیں جو عرق نکلے وہ آبِ انار کہلاتا ہے یہ عرق ڈیڑھ چھٹانک اور اس میں شہد چھٹانک بھر ملا کر مٹی یا پتھر کے برتن میں ہلکی آنچ پر پکائیں اور جھاگ اُتارتے رہیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو کر جمنے کے قریب ہو جاوے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی اپنے اور اپنے بچوں کی آنکھ میں لگایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ آنکھ کی اکثر بیماریوں سے حفاظت رہے گی اور بینائی میں ضعف نہ آئے گا۔

دوسری دوا۔ کہ وہ بھی آنکھ کو اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے تازے آملے یعنی آملے لے کر کچل کر پانی نچوڑ لیں اور چھان کر لوہے کے برتن میں پکائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی لگایا کریں۔

[1] اس کا رنگ اودا ہوتا ہے اور مزے میں کچھ کڑوا ہوتا ہے ۱۲۔

[2] گل سرخ گلاب کے پھول کو کہتے ہیں اس کا رنگ گلابی اور ذائقہ قدرے پھیکا کسیلا اور میٹھا ہوتا ہے ۱۲

از جامع الادویہ۔ مؤلفہ مولانا حکیم فضل اللہ لکھنوی

رگڑا۔ جو کہ گھابنی یعنی ابخن ہاری اور پڑوال اور پلکوں کی خارش اور موٹاپن اور آنکھ کی سُرخی کے لئے بہت مفید ہے۔ سفیدہ جست دو تولہ اور سمندر[1] جھاگ اور کونپل نیم کی اور پھٹکری کچی اور اقلیمیا[2] ئے ذہب نولہ ماشہ اور لونگ ۶ ماشہ اور افیون اور چراغ کا گل پانچ پانچ ماشہ اور نیلا تھوتھا کھیل کیا ہوا دو ماشہ اور رسوت[3] ایک تولہ اور چھوٹی ہڑ ایک تولہ سب کو سُرمہ کی طرح پیس کر سرسوں کے چھ تولہ خالص تیل میں ملا کر کانسی کے کٹورہ میں نیم کے سونٹے سے آٹھ دن تک رگڑیں پھر ایک سو ایک بار ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں اور کسی صاف برتن میں گرد سے بچا کر رکھ لیں پڑوالوں کو اکھاڑ کر جڑوں پر لگائیں دو چار دفعہ کے لگانے سے نکلنے بند ہو جاتے ہیں اور گھابنی پر چالیس دن لگائیں تمام عمر نہ نکلیں اور بھی آنکھ کے بہت سے امراض کو مفید ہے۔ چراغ کا گل یہ ہے کہ روئی کو تیل میں بھگو کر جلائیں جب بجھنے کے قریب آئے ڈھانک دیں کہ ٹھنڈی ہو جائے۔

آنکھ دُکھنے آنا۔ یہ جو مشہور ہے کہ جب آنکھ دُکھنے آئے تو تین دن تک دوا نہ کرے یہ بالکل غلط ہے بلکہ پہلے ہی دن سے غور سے علاج کرو البتہ شروع میں کوئی تیز دوا نہ لگاؤ بلکہ اخیر میں بھی نہ لگاؤ جب تک کہ کوئی بڑا ہوشیار تجربہ کار حکیم نہ بتلائے[4]

دوا۔ اگر اوّل دن آنکھ دکھنے میں لگائی جائے تو مفید ہو اور کسی حال میں مضر نہ ہو یعنی نقصان نہ کرے ذرا سی رسوت[5] گلاب میں یا مکوہ کے پانی میں گھس کر لیپ کریں۔

دوسری دوا پوٹلی کی۔ تین تین ماشہ پھٹکری سفید اور زیرہ سفید اور پوست کا ڈوڈہ اور ایک ماشہ افیون اور چار ماشہ پٹھانی لودھ اور چھ ماشہ املی کے پتے اور اڑھائی عدد نیم کے پتے سب کو کچل کر دو تین پوٹلی بنا لے اور کوری پیالی میں پانی بھر کر اس میں چھوڑے رکھے اور آنکھوں کو لگایا کرے اگر سردی کے دن ہوں تو ذرا گرم کر لے۔

---

[4] اور یہ بھی مشہور ہے کہ آنکھ دُکھنے میں صرف میٹھا کھانا چاہیئے یہ بھی محض غلط ہے میٹھا کھانا اکثر آنکھ دکھنے میں نقصان کرتا ہے خاص کر جب کہ آنکھ گرمی سے دُکھنے آئی ہو ہاں آنکھ دُکھنے میں مرچ بہت کم کھاویں بلکہ مناسب یہ ہے کہ کالی مرچ کھاویں اور نمک بھی کم کھاویں اور کھٹائی، اچار تیل بالکل نہ کھاویں (نظر ثالث)

---

[1] اس کو سمندر پھین بھی کہتے ہیں سفید جالدار شے ہے مزا پھیکا اور تیز اور کھاری یہ ایک جسم ہوتا ہے جالیدار اور دریائے شور یعنی سمندر اور دریائے تلزم کے کنارے ملتا ہے۔ طبیعت گرم اور خشک ہے پھیپھڑے و آواز کو مضر ہے صمغ عربی سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے کھانے کی چیز نہیں ہے اس کو سرکہ میں ملا کر لیپ کرنے سے کھجلی دور ہوتی ہے ۱۲

[2] اس کا مشہور نام سونا لکھی ہے فارسی میں اس کو چرک طلا اور عربی میں اقلیمیا ذہب اور خشت الذہب کہتے ہیں رنگ زرد مرزے میں کسیلا یہ سونے کی بھٹی کا میل ہے معادن سے لایا جاتا ہے طبیعت اس کی گرم و خشک ہے پھیپھڑے کو یہ بھی مضر ہے روغن بادام سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے کھایا بھی جاتا ہے ۱۲۔ جامع الادویہ صفحہ ۱۴۱

[3] رسوت اس کا رنگ زرد نباتات کی ڈنڈی سے ہے طبیعت میں معتدل ہے اور بعض کے نزدیک گرم اور سرد خشک طحال کو مفید ہے مصطگی اس کی مصلح ہے کھائی بھی جاتی ہے ۱۲۔

[4] سفید پھٹکری کا مزہ کسیلا اور قدرے کھاری ہوتا ہے اور ایک معدنی شے ہے جو نرم اور صاف شفاف بلور کی مانند ہوتی ہے طبیعت اسکی گرم ۲ درجہ اور خشک ۲ درجہ ہے پھیپھڑے اور آنتوں کو مضر ہے گھی اور دودھ اس کا مصلح ہے کھائی بھی جاتی ہے آنکھ کے جالے اور آشوب کو نافع ہے تا از جامع الادویہ صفحہ ۲۰۷۔

تیسری دوا۔ آنکھ دُکھنے کے شروع سے لے کر آخر تک لگا سکتے ہیں رو ہوں اور چھوٹے موٹے زخم اور آنکھ کی بہت سی بیماریوں کو فائدہ مند ہے آنکھ میں بالکل نہیں لگتی۔ چاکسو[1] کی گری چھ ماشہ۔ اور مصری۔ اور مدبر کی ہوئی انزروت[2]۔ اور نشاستہ[3] تین تین ماشہ سرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی یا تین تین سلائی سوتے وقت چاہے صبح و شام لگائیں اور اگر اس کو لگا کر اوپر سے دو پھایہ روغن گل یا گھی میں بھگو کر تھوڑی دیر ٹھنڈے گھڑے پر رکھکر جب وہ ٹھنڈے ہو جاویں پھر ان پھایوں کو آنکھوں پر رکھکر مٹی کی دو ٹکیاں جو پانی میں گوندھکر بنائی ہوں رکھکر پٹی باندھ دیں تو بہت جلدی نفع ہو۔ چاکسو کی گری نکالنے کی ترکیب ابھی موتیا بند کے بیان میں آتی ہے اور انزروت اس طرح مدبر ہوتی ہے کہ انزروت کو باریک پیس کر بکری یا گائے یا بھینس کے دودھ میں گوندھکر جھاؤ کی لکڑی پر لپیٹ کر بہت ہلکی آنچ پر سکھا لیں پھر لکڑی پر سے اُتار کر کام میں لاویں اور انزروت آنکھ میں کبھی بدون مدبر کئے ہوئے نہ لگاویں ورنہ نقصان دے گی۔

فائدہ۔ جہاں بچوں کی آنکھیں دُکھنے کا بیان آوے گا وہاں کچھ ضروری چیزیں کھانے پینے کے متعلق لکھی ہیں بڑے آدمی بھی اُن کا خیال رکھیں اور کچھ نسخے بھی اور لکھے ہیں۔

آنکھ کا باہر نکل آنا۔ اس کو عربی میں جحوظ العین کہتے ہیں۔ **دوا**۔ دو ماشہ گل خطمی تین ماشہ گل سُرخ تین ماشہ صندل سُرخ دو ماشہ ہلیلہ سیاہ ایک ماشہ نرسل[4] اِن سب کو ہری مکوہ اور ہری کاسنی کے پانی میں پیس کر نیم گرم یعنی ہلکا ہلکا سہاتا گرم کر کے لیپ کریں۔ دوا جس کو اگر تندرستی میں لگا دیں تو اکثر امراض سے حفاظت رہے اور آنکھ دُکھنا اچھی ہونے کے بعد لگاویں تو ایک مدت تک دُکھنے اور معمولی جاڑے تک کی تکلیف سے اور بینائی کو نہایت تیز کرے۔ سوکھے آنولے پاؤ بھر لے کر آدھ سیر پانی میں اوٹا لیں جب پاؤ بھر پانی رہ جاوے تو ملکر چھان کر یہ پانی رکھ لیں پھر چھوٹی ہڑ بارہ عدد چھوٹی پیپل بارہ عدد اور کالی مرچ اڑھائی عدد کھرل میں یا سل پر ڈال کر پیسنا شروع کر دیں اور وہ آنولے کا پانی ڈالتے جاویں اور یہاں تک پیسیں کہ سب پانی جذب ہو جاوے

---

[1] ۱۔ اس کا رنگ سیاہ اور مزہ قدرے تلخ ہوتا ہے۔ مسور کی طرح ایک دانہ ہوتا ہے طبیعت اس کی گرم و خشک ہے گرم مزاج والوں کو مضر ہے سبز دھنیہ سے اس کی اصلاح ہوتی ہے کھایا بھی جاتا ہے مگر بغیر بھلبھلائے اس کا کھانا جائز نہیں ۱۲ از جامع۔

[2] ۲۔ یہ ایک خاردار درخت کا گوند ہے اس میں کچھ تلخی ہوتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں سفید اور سرخ بوڑھے لوگوں کو اس کا پینا بہت فائدہ مند ہے از بحر الجواہر صہ ۲۹۔

[3] ۳۔ یہ سفید رنگ کا پھنکا ہوتا ہے اور یہ گیہوں کا سدت ہے نفیس مشہور سرد خشک سدہ لاتا ہے قابض ہے اور مواد کو پکاتا ہے اس کا حریرہ دماغ کو قوت دیتا ہے اور بلغم کو پکاتا ہے ۱۲ از جامع۔

[4] ۴۔ یہ ایک جڑ ہے گاجر کی شکل کی گرم خشک آنتوں کو مضر ہے طبیعت کو فرحت دیتی ہے بینائی کو قوت دیتی ہے ۱۲۔ از جامع

عہ۔ یہ کل چار دوائیں ہیں ۱۲۔

پھر اس دوا کی گولیاں بنا کر رکھ لیں اور وقت ضرورت پانی میں گھس کر سلائی سے لگا دیں۔

موتیا بند۔ اس کا نام عربی میں نزول الماء ہے آجکل یہ مرض بہت ہونے لگا ہے اور اس میں آنکھ کے تل میں پانی اُتر آتا ہے اور رفتہ رفتہ بینائی بالکل جاتی رہتی ہے اور گو اس کا پہچاننا مشکل ہے مگر ایسی تدبیریں لکھی جاتی ہیں کہ اگر پہچان میں غلطی بھی ہو تو بھی نقصان نہ کرے۔ **شروع علامت** یعنی اس کی پہچان یہ ہے کہ آنکھ کے سامنے مکھی بھنگے ترمرے سے معلوم ہوں اور چراغ کی لو صاف نہ معلوم ہو بلکہ ایسا معلوم ہو کہ لو کے آس پاس ایک بڑا سا حلقہ ہے اُس وقت یہ سُرمہ بنا کر لگائیں۔ اگر موتیا بند نہ ہو گا تو آنکھ کی دوسری بیماریوں کو بھی فائدہ دے گا۔ سوا تولہ سفیدہ[1] کاشغری اور آٹھ ماشہ بول کا گوند اور آٹھ ماشہ اقلیمیائے نقرہ[2] اور چار ماشہ سنگ راسخ اور چار ماشہ سچا سیپ اور چھ ماشہ شادنج[3] عدسی جو پانی سے مغسول کیا گیا ہو یعنی خاص ترکیب سے دھویا گیا ہو اور وہ ترکیب ابھی تبلا دی جاوے گی اور دو ماشہ سرمہ اور دو ماشہ چاندی کے ورق اور تین ماشہ چھلے ہوئے چاکسوان کے پھیلنے کی بھی ترکیب ابھی تبلا دی جاوے گی اور ایک ماشہ نشاستہ اِن سب کو سُرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی صبح و شام لگایا کریں یہ سُرمہ آنکھ سے پانی بہنے اور ضعف بصارت کو بھی مفید ہے **شادنج** کے مغسول کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ شادنج کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر بڑے سے بڑے برتن میں پانی میں ڈال دیں ایک منٹ کے بعد اوپر کا پانی علیحدہ کر لیں اس علیحدہ کئے ہوئے پانی میں جو کچھ شادنج نیچے بیٹھ جاوے وہ نکال لیں یہ مغسول ہے اور اس بڑے برتن میں جو کچھ شادنج رہ گیا ہے پھر پیس کر اُسے دھو لیں اور چاکسو کے پھیلنے کی ترکیب یہ ہے کہ اُس کو ڈھیلی پوٹلی میں باندھ کر نیم کے پتوں کے ساتھ جوش دیں جب خوب پھول جاویں مل کر چھلکے دور کر دیں اور اندر کا مغز لے لیں۔ اور موتیا بند والے کو یہ گل لگانا بھی چاہئیے ترکیب اس کی یہ ہے کہ چار ماشہ سفید صندل اور دو ماشہ انزروت اور چار رتی ببول کا گوند اور چار رتی افیون اور چار رتی زعفران سب کو

---

[1] اس کا رنگ سفید مزہ کسیلا اور کھاری ہوتا ہے اور یہ ایک جسم ہے جبتی کے مانند سرد ۳ درجہ اور خشک ۲ درجہ میں ہے آنکھ کے درد کو اس کا سرمہ مفید ہے اور آشوب چشم کو بھی نافع ہے۔ تر خشک کھجلی کو بھی مفید ہے عربی میں اس کو اسفیداج کہتے ہیں ۱۲ از جامع۔

[2] یعنی چاندی کا میل ۱۲

[3] اس کو بحر الدم بھی کہتے ہیں اور فارسی میں اس کا نام شاہ دانہ اور شادنہ ہے رنگ اس کے مختلف ہوتے ہیں مزہ میں پھیکا اور بہ چھوٹے ٹکنکر کے دانے ہوتے ہیں مسور کی برابر مغسول سرد خشک اور غیر مغسول گرم درجہ ۱ اور خشک درجہ ۲ ہے۔ مثانہ اور معدہ کو مضر ہے مگر بینائی کو قوی کرتا ہے عقل کو بھی تیز کرتا ہے ۱۲۔ از جامع الادویہ۔

[4] ہندی میں اس کو چندن کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید اور ایک سرخ سفید صندل سرد ۳ درجہ اور خشک درجہ ۲ ہے اور وہ باہ کو زائل کرتا ہے شہد و مصری اس کے لئے مصلح ہے فرحت بخشتا ہے دل معدہ کو قوت دیتا ہے اس کا لیپ درد سر کو نافع ہے مگر قابض ہے اور سرخ صندل سرد درجہ ۲ اور خشک درجہ ۳ ہے خارش پیدا کرتا ہے جو خونی دستوں اور بخار و خفقان کو دور کرتا ہے اور سرخ صندل کا لیپ اپنے فعل میں سفیدے سے قوی ہے سوزش و حرارت کو تسکین دیتا ہے ۱۲ از جامع ص ۹۶

باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر روپئے کے برابر کاغذ کی دو بتیاں تراش کر اس میں سوئی سے بہت سے سوراخ کر کے اُن دونوں کاغذوں پر یہ دوا لگا کر دونوں کنپٹیوں پر چپکا دے اور صبح و شام بدل دیا کرے یہ گل لگانا بھی کسی حالت میں نقصان نہیں کرتا اور رانٹ کو ہر روز اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھایا کریں اور کبھی چھٹے ساتویں دن ناغہ بھی کر دیا کریں تاکہ عادت نہ ہو جائے اگر موتیا بند ہوگا ان تدبیروں سے نفع ہو جاوے گا اور اگر موتیا بند نہ ہو اب بھی اِن میں کسی طرح کا نقصان نہیں جب آنکھ میں ذرا بھی دھند پائیں یہ تدبیر ضرور کر لیں اور کم سے کم تین مہینے نباہ کر کریں جب پانی زیادہ اُترتا ہے تو بینائی جاتی رہتی ہے پھر سوا شگاف دینے کے کوئی علاج نہیں جس کو آنکھ بنانا کہتے ہیں بلکہ بننے کے بعد بھی آنکھ کمزور رہتی ہے۔

کان کی بیماریاں

فائدہ۔ پیٹ بھر کھانا کھا کر فوراً سو رہنے سے کان جلدی بہرے ہو جاتے ہیں جب تک کھانے کے بعد دو گھنٹہ نہ گذر جائیں ہرگز مت سویا کرو۔

فائدہ۔ اگر کان میں کوئی دوا ڈالو خواہ تاثیر میں گرم ہو یا سرد ہمیشہ نیمگرم ڈالو۔

فائدہ۔ اگر بچپن سے عادت رکھیں کہ کبھی کبھی کان میں روغن بادام تلخ پانچ پانچ بوند نیمگرم ٹپکا لیا کریں تو امید ہے کہ اخیر عمر تک کبھی سننے میں فرق نہ آئے۔

دوا[عہ] جس سے کان کا میل نکل جاتا ہے سہاگہ کھیل کیا ہوا خوب باریک پیس کر تھوڑا سا کان میں ڈالیں اور اوپر سے کاغذی لیموں کا عرق نیمگرم پانچ چھ بوند ٹپکا دیں اور جس کان میں یہ دوا ڈالیں اُسی طرف کی کروٹ پر سو رہیں دو تین دن میں میل بالکل صاف ہو جائے گا اور سلائی وغیرہ سے میل نکلوانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

عہ۔ جب وضو کرنا ہو تو ان ٹکیوں کو ذرا نمی دے کر چھوڑا کر وضو کر لیں اور فوراً پانی خشک کر کے پھر اُن ٹکیوں کو اُسی جگہ چپکا دیں۔ (نظر ثالث)

عہ۔ یہ دوا بہت دنوں تک کان میں ڈالی جاوے تو کان بہنے کو بھی مفید ہے از قادری۔

دوا ۔ جس سے مچھر یا اور کوئی جانور جو کان میں گھس گیا ہو نکل جاوے۔ تین ماشہ ارڑ[1] کے پتے یہ باغوں میں بہت ملتے ہیں اور تین ماشہ سرے پودینے کے پتے اور تین ماشہ سقمونیا[2] سب کو باریک پیسکر چھان کر کان میں نیمگرم ٹپکا دیں اس سے وہ جانور مرجائے گا جب اُس کا چلنا پھرنا کان میں معلوم نہ ہو اُس وقت روغن بادام نیمگرم خوب بھر دو اور کان کے سوراخ میں روئی لگا کر گان کو چھکائے رکھو تھوڑی دیر بعد روئی نکال لو وہ جانور بھی تیل کے ساتھ نکل آوے گا اور فقط تیل کان میں خوب بھر دینے سے بھی جانور مرجاتا ہے[3]

کان کا درد ۔ خواہ کسی قسم کا ہو اُس کے لئے یہ روغن مفید ہے اور کسی وقت میں نقصان دینے والا نہیں اگر گھر میں ہمیشہ تیار رہے تو بہتر ہے چھ ماشہ بنفشہ اور چھ ماشہ افسنتین[2] رومی اور تین ماشہ اسطوخودوس[3] اور چھ ماشہ گل بابونہ رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں صبح کو اتنا جوش دیں کہ پانی آدھا رہ جائے پھر ملکر چھان کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ سرکہ ملا کر اتنا اوٹائیں کہ پانی اُڑ کر صرف تیل رہ جائے پھر چار رتی کافور اور ایک ماشہ مصطگی رومی اور ایک ماشہ انزروت باریک پیسکر اس تیل میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو نیمگرم کان میں ٹپکائیں۔

ناک کی بیماریاں

فائدہ ۔ اگر سرسام میں نکسیر جاری ہو جاوے تو اُس کو مت بند کرو البتہ اگر بہت زیادہ ہو جاوے تو بند کر دینا چاہیئے۔

نکسیر ۔ اگر خفیف جاری ہووے تو امرود کے پتوں کا پانی نچوڑ کر ناک میں چڑھائے سے بند ہو جاتی ہے۔

دوسری دوا جس کی بہت قوی تاثیر ہے اوّل ٹھنڈا پانی سر پر ڈالو پھر تین ماشہ

---

[1] ارڑ کے کان میں سے نکالنے کی ایک اور تدبیر اگر وہ جانور زندہ ہو تو سہل تدبیر یہ ہے کہ اندھیرے میں جا کر تیز روشنی کا لیمپ یا چراغ کان کے سامنے رکھو حشرات الارض روشنی پر عاشق ہیں وہ جانور روشنی کو دیکھکر باہر نکل آوے گا (نظر ثالث)

[1] ارڑ کا رنگ بھورا اور پکھل جانے کے بعد سفید ہوتا ہے مزہ کڑوا اور یہ ایک گھانس کا جما ہوا دودھ ہے تخریدے سیاہ رنگ طبیعت میں گرم درجہ ۲ اور خشک درجہ ۲ ہے دل اور معدہ و جگر کو ضرر دیتا ہے اور غشی لاتا ہے اس کو امرود یا بہی میں بھلا بھلائے کھانا درست ہضم مخلل ریاح ہے اور معدہ کے کیڑے نکالتا ہے ۱۲

[2] اس کا رنگ سبز غبار آلود ہوتا ہے یہ ایک قسم کی گھانس ہے اس کا پھول بابونہ کے پھول کے مشابہ ہے ۔۱۲۔

[3] اسطوخودوس ہندی میں اس کو ودھنا اور نارُ کہتے ہیں ایک گھانس ہے اس کے پتے صعتر کے پتوں سے مشابہ ہیں اور بیج ریزہ ریزہ ہوتا ہے ۱۲۔ از جامع۔

مازو[1] اور تین ماشہ پوست انار اور تین ماشہ گل سرخ اور چھ ماشہ چھلکے اتری مسور اور پندرہ ماشہ رسوت ان سب کو باریک پیس کر گلاب اور خرفہ کے پتوں کے پانی میں ملا کر پیشانی اور سر پر لیپ کرو مگر یہ دوا بہت بوڑھے آدمیوں کو استعمال نہ کرنا چاہیے۔

تیسری دوا۔ جو ہر طرح کی نکسیر کو مفید ہے اور ہر عمر میں استعمال کر سکتے ہیں۔ تین ماشہ سفید صندل اور تین ماشہ رسوت اور تین ماشہ گلنار[2] اور چار رتی کافور ان سب کو چھ تولہ گلاب میں پیسکر اُس میں کپڑا بھگو کر پیشانی پر رکھیں۔

زکام اور نزلہ۔ آج کل یہ بہت ہونے لگا ہے اس کو ہلکا مرض نہ سمجھو بلکہ شروع ہوتے ہی فکر کر کے علاج اور پرہیز کرو۔ یہ مشہور ہے کہ تین دن تک دوا نہ پیو یہ بات پہلے زمانہ میں تھی جس وقت طبیعتیں قوی ہوتی تھیں اور بیماری کو خود دفع کر دیتی تھیں اب طبیعتیں کمزور ہو گئی ہیں اب اس بات کے بھروسے نہ رہیں زکام اگر ہمیشہ رہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور اگر بند ہو جاوے تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ کبھی جنون ہو جاتا ہے جس طرح کا زکام ہو فوراً حکیم سے کہہ کر علاج کرنا چاہیے اور غذا زکام میں مونگ کی دال رکھو چنائی اور مٹھائی اور دودھ دہی اور ترشی سے پرہیز لازم سمجھو اور شروع زکام میں سر پر تیل نہ ملو اخیر میں مضائقہ نہیں اور شروع زکام میں چھینک لینے کے لئے کوئی ہلاس نہ سونگھو اس سے بعض دفعہ آنکھ میں پانی اُتر آتا ہے اور بینائی جاتی رہتی ہے اور جب زکام بالکل اچھا ہو جاوے تو کوئی دوا دماغ کی طاقت کی ضرور کھا لیا کرو یہ حریرہ بہت اچھا ہے نزلہ نہیں ہونے دیتا ترکیب یہ ہے کہ نو دانے بادام شیریں کا مغز اور چھ ماشہ مغز تخم کدوئے شیریں اور پانچ ماشہ تخم خشخاش سفید پانی میں خوب باریک پیس کر چار ماشہ نشاستہ ملا کر چار تولہ گھی میں حریرہ پکا کر چار تولہ مصری سے میٹھا کر کے پئیں یا نو ماشہ خمیرہ گاؤزبان میں دو چانول مونگے کا کشتہ[3] ملا کر کھا دیں اور خمیرہ اور کشتہ کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی۔

[1] مازو عربی میں اس کو عفص کہتے ہیں اس کا رنگ بھورا سیاہی مائل ہے اور مزہ اس کا تلخ ہوتا ہے یہ ایک درخت کا پھل ہے گول اور چٹا پیر کے برابر سرد درجہ ۱ اور خشک درجہ ۲ سینہ اور حلق کو ضرر دیتا ہے امراض چشم کو نافع ہے اس کا خیساندہ نکسیر کو بند کرتا ہے ۱۲ از جامع۔

[2] اس کا رنگ خوب سرخ ہوتا ہے مزہ میں تلخ اور کسیلا ہوتا ہے یہ ایک قسم کا انار ہے بے پھل کا سکرو و خشک درجہ ۲ ہے درد سر پیدا کرتا ہے اور سدہ لاتا ہے قابض ہے مگر دستوں کو بند کرتا ہے اس کی چٹکی منہ سے خون آنے کو اور خون بہنے کو مفید ہے اور دانتوں کو مضبوط کرتی ہے ۱۲ از جامع صفحہ ۲۹۰

[3] اور اس کی ایک ترکیب ہم پہلے کسی حاشیہ میں نقل کر آئے ہیں ۱۲

[4] ایک قسم کا زکام وہ ہے کہ شروع میں حلق میں سوزش ہوتی ہے اور سانس رُکتا ہے اور پتلا بلغم نکلتا ہے پھر بند ہو جاتا ہے اور سر میں درد وغیرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ تکلیف رہتی ہے۔ تھوڑے دنوں کے بعد پھر زکام شروع ہوتا ہے اور

زبان کی بیماریاں

قلاع یعنی منہ آجانا۔ اگر سفید رنگ ہو تو یہ دوا کریں ایک ایک ماشہ کباب چینی[1] اور بڑی الائچی کے دانے اور سفید کتھا باریک پیسکر منہ میں چھڑکیں اور منہ ٹکا دیں تاکہ لعاب یعنی رال نکل جاوے اور اگر سرخ رنگ ہے تو یہ دوا کرو ایک ایک ماشہ گلاب زیرہ اور تخم خرفہ اور طباشیر اور زہر مہرہ خوب باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور اگر گہرا سرخ نہ ہو بلکہ سرخ زردی مائل ہو تو یہ دوا لگاویں تین ماشہ مصری اور ایک ماشہ کافور پیس کر منہ میں ملیں اکثر سرسام اور تیز بخار میں ایسا قلاع ہوتا ہے اور اگر سیاہ رنگ ہو تو اس کی تدبیر کسی حکیم سے پوچھو۔

دوا۔ جو منہ آنے کی اکثر قسموں کو نافع ہے ایک ایک ماشہ گاؤزبان سوختہ یعنی

---

[1] کباب چینی اس کو بشیل چینی بھی کہتے ہیں باہر سے سیاہ اور اندر سے سفید ہوتی ہے کالی مرچ سے کسی قدر چھوٹا ایک گول دانہ ہوتا ہے جب بلسان کی مانند گرم و خشک مثانہ کو مضر ہے اس کا چابنا منہ آنے اور منہ کی بو کو دفع اور نفع کرتا ہے ۱۲

(بقیہ صفحہ ۲) وہی حالتیں ہوتی ہیں اسی طرح سلسلہ لگا رہتا ہے۔ یہ زکام گرمی سے ہوتا ہے اگر ایک دفعہ اس کا علاج باقاعدہ ہو جاوے تو بہت فائدہ ہوتا ہے اور دورہ نہیں ہوتا۔ وہ علاج یہ ہے کہ جس وقت اس زکام کے شروع ہونے کی علامتیں شروع ہوں فوراً عناب پانچ دانہ بھگو کر چھان کر شکر سفید ۲ دو تولہ ملا کر صبح و شام پئیں۔ تین وقت کے بعد اس میں گل بنفشہ پانچ ماشہ بڑھا لیں اور صبح و شام دونوں وقت پئیں تین وقت کے بعد یہ نسخہ پئیں۔ عناب پانچ دانہ گل بنفشہ پانچ ماشہ۔ مویز منقیٰ نو دانہ۔ سپستان نو دانہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر شکر سفید یا خمیرہ بنفشہ دو تولہ ملا کر پئیں۔ تین وقت کے بعد یہ نسخہ پئیں ملہٹی چار ماشہ۔ گل بنفشہ پانچ ماشہ۔ سپستاں نو دانہ۔ مویز منقیٰ نو دانہ ہنسراج* پانچ ماشہ بھگو کر یا جوش دے کر چھان کر سفید شکر یا خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پئیں۔ تین وقت کے بعد کوئی حریرہ مقوی دماغ یا خمیرہ گاؤزبان چند روز کھاتے رہیں۔ حریرہ کا نسخہ ابھی گذرا اور خمیرہ گاؤزبان کی ترکیب خاتمہ میں ہے شروع زکام میں دوا کو جوش دے کر پینا کبھی سرسام لے آتا ہے

(نظر ثالث) ہنسراج عربی میں اس کو شعر الجن اور شعر الارض اور شعر الجبال کہتے ہیں اس کا زنگ بھورا اور سبز ہوتا ہے ذائقہ تلخ یہ ایک گھاس ہے دھنیہ کے مشابہ نمناک زمین میں اگتی ہے طبیعت اسکی معتدل ہے اور بقول بعض گرم و خشک مگر طحال کو مضر ہے مواد اور بلغم کو چھانٹتا اور دردموں کو تحلیل کرتا ہے۔ کنور کو نافع ہے سینہ کو صاف کرتا ہے ۱۲ از جامع الادویہ صفحہ ۲۵۳۔

[*] عہ اس کیلئے بہدانہ پوٹلی میں باندھکر زبان پر پھیرنا بہت مفید ہے (نظر ثالث)

گاؤزبان کی جلی ہوئی چھائی اور کتھا سفید اور طباشیر[1] اور گل ارمنی اور گلنار اور بڑی الائچی کے دانے اور کباب چینی باریک پیس کر منھ میں چھڑکیں اور منہ لٹکا دیں۔

دانت کی بیماریاں

فائدہ۔ گرم چیز جیسے زیادہ گرم روٹی جلتا سالن وغیرہ کھا کر اوپر سے ٹھنڈا پانی مت پیو اس سے دانتوں کو نقصان پہنچتا ہے اور دانت سے کوئی سخت چیز مت توڑو اس سے دانت اور آنکھ دونوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ برف کثرت سے چبانا بھی مضر ہے۔

منجن۔ جو کہ عورتوں کے لئے بہت مفید ہے دو تولہ بادام کے چھلکے جلے ہوئے اور چھ ماشہ زرد کوڑی کی راکھ اور چھ ماشہ رومی مصطگی سب کو باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔

دوسرا منجن۔ بہت آزمایا ہوا۔ سات ماشہ بارہ سنگھے کا جلا ہوا سینگ اور سات ماشہ چھوٹی مائین اور سات ماشہ ناگرموتھا اور سات ماشہ گل سرخ اور سات ماشہ بالچھڑ اور پونے دو ماشہ نمک لاہوری باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔

تیسرا منجن۔ دانت کیسے ہی کمزور ہوں اور ہلنے لگے ہوں اس منجن سے جم جاتے ہیں مسوڑوں سے اگر خون بہتا ہو اس کو بھی مفید ہے۔ رومی مصطگی۔ پھٹکری خام۔ لوبان سنگجراحت طباشیر لوہے کا برادہ۔ سیاہ مرچ۔ سفید گول مرچ۔ گتیس[عہ]۔ اتیس[2]۔ چھالیہ مازو سیلکھڑی۔ جھڑبیری کی چھال۔ جامن کی چھال۔ گوندنی کی چھال یہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ لیکر باریک پیس کر رکھ لیں اور رات کو ملکر پان کھا کر سو رہیں صبح کو ایک شاخ کھجور کی پانی میں جوش دے کر کلی کریں۔ اگر یہ کلی نہ بھی کریں تو مضائقہ نہیں۔

چوتھا منجن۔ جو دانتوں کے درد اور داڑھ کلنے کے لئے مفید ہے۔ مصطگی رومی۔ عاقرقرحا[3]۔ نمک لاہوری۔ تمباکو[عہ]۔ سب تین تین ماشہ لیکر باریک پیس کر ملیں اور منھ لٹکا دیں۔

عہ۔ گتیس ایک دوا ہے سیلکھڑی کی طرح جو اکثر دواخانوں میں ملتی ہے اگر نہ ملے نہ ڈالیں ۱۲

عہ تمباکو اس نسخہ میں اس کو بھی چکر نہیں لاتا جس کو تمباکو کھانے کی عادت نہ ہو ۱۲

[1] بنسلوچن کو کہتے ہیں دل اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور منھ آجانے کو مفید ہے اور قے اور آنکھ کے گرم ورموں کو بھی مفید ہے اور دانتوں کو بھی مضبوط کرتا ہے اگر ہلتا ہو تو مضبوط ہو جاتا ہے مسوڑھے سے خون جاری ہو تو اس کو فائدہ دیتا ہے ۱۲ از بحر الجواہر صہ ۱۵۸۔

[2] اتیس اس کا رنگ بھورا اور ذائقہ میں قدرے کھٹی ہوتی ہے اور یہ ایک گھانس کی جڑ ہے اور ایک انگل برابر گرم و خشک درجہ ۱ ہے قبض کرتی ہے باہ کو قوی کرتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے بواسیر کو نافع ہے ۱۲ از جامع۔

[3] ہندی میں اس کو اکرکرہا کہتے ہیں رنگ سیاہ ہوتا ہے ذائقہ تیز اور چرپرا اور بو بھی اس کی تیز ہوتی ہے یہ ایک جڑی ہے گرم خشک درجہ ۲ ہے پھیپھڑے کو مضر ہے اس کے جوشاندہ سے کلی کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور جیبھ پر ملنے سے لکنت اور گندگی کا دافع ہے ۱۲۔ از جامع الادویہ صہ ۳۶۔

حلق کی بیماریاں

گلا دُکھنا شہتوت کا شربت دو چار دفعہ چاٹ لیں بہت فائدہ ہوتا ہے اور بیماریوں میں حکیم سے پوچھیں

سینہ کی بیماریاں

آواز بیٹھ جانا - اگر زکام کھانسی کی وجہ سے ہے تو زکام کھانسی کا علاج کرنا چاہیئے اور اگر یوں ہی بیٹھ گئی تو یہ دوا کریں۔ ساڑھے تین ماشہ ابریشم[1] خام متقرض اور پانچ ماشہ بیخ سوسن اور چار ماشہ اصل السوس مقشر یعنی ملہٹی[2] چھلی ہوئی اور نو دانہ سپستان یعنی لہسوڑہ اور دو تولہ مصری ان سب کو جوش دے کر چھان کر چائے کی طرح گرم گرم پئیں۔

دوا گاڑھے اور جمے ہوئے بلغم کو نکالنے والی - چار ماشہ اصل السوس[3] مقشر اور چار ماشہ گاؤزبان اور ایک عدد ولایتی انجیر اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ سپستان اور دو تولے مصری ان سب کو پانی میں جوش دیکر چھان کر اور سات دانہ بادام شیریں کا شیرہ نکال کر اس میں ملا کر نیمگرم پئیں اور یہ چٹنی چاٹیں اس سے بھی بلغم نکل جاتا ہے رب السوس۔ کتیرا صمغ عربی[4]۔ کاکڑا سنگی[5]۔ نشاستہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ اور ایک دانہ مغز بادام شیریں

---

[1] ابریشم ریشم کو کہتے ہیں مقوی اور مفرح ہے بدن کو فربہ کرتا ہے خفقان کو فائدہ دیتا ہے مقرض اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے ۱۲ از بحر الجواہر۔

[2] ملہٹی کو کہتے ہیں پیاس کو تسکین دیتی ہے اور معتدل ہے عسر ولادت کو بھی نافع ہے ۱۲ از بحر الجواہر

[3] گوند کو کہتے ہیں مگر کھرا گوند عربی ہوتا ہے کیونکہ صاف ہوتا ہے اس میں لکڑی کم ہوتی ہے سفید رنگ ہوتا ہے اور پانی میں ڈالتے ہی پگھل جاتا ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر

[4] اس کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے مزہ میں تلخ اور کسیلا ایک درخت کا پھل ہے غلاف کے اندر جس کا عصارہ بالکل سینگ کی طرح ہوتا ہے اور اس کا درخت کیلے کے درخت کے مشابہ ہے ۱۲۔ از جامع

[5] مچھلی کا کانٹا گلے میں اٹک جانا - اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایک گوشت کی بوٹی اتنی بڑی کہ حلق میں اتر سکے لیکر اسمیں ایک مضبوط ڈورا باندھ کر نگلوا دیں جب کانٹے سے نیچے اتر جاوے تو ڈورے کو کھینچ لیں وہ کانٹا ٹوٹ جاوے گا اور حلق کی تکلیف کم ہو جاوے گی پھر انجیر ولایتی منہ میں رکھیں اگر کچھ بقیہ اس کا رہ گیا ہوگا تو گل جاوے گا۔ اور فقط انجیر چبانا اور ہر وقت منہ میں رکھنا بھی چھوٹے کانٹے کے گلانے کے لئے کافی ہے ۱۲

عسہ گلے میں کبھی ورم آجاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ یہ لیپ کریں جدوار تخم خطمی۔ اکلیل الملک گیرو تین تین ماشہ۔ املتاس چھ ماشہ ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر نیمگرم لیپ کریں۔ بعض وقت گلے کا ورم ایسا بڑھ جاتا ہے کہ دم بند ہونے کی نوبت آجاتی ہے اور جان کا اندیشہ ہو جاتا ہے ایسے وقت کی مجرب تدبیر یہ ہے کہ ایک مرغ کا بچہ جواں ذبح کر کے گرم گرم ورم پر باندھ دیں یا سینہ کا گوشت تھوڑا لے کر گرم باندھیں اگر مرغ کا بچہ نہ ملے تو گائے کے گوشت کا پارچہ گرم کر کے باندھیں یا قیمہ کر کے نمک مصالحہ لہسن ملا کر باندھیں نہایت مجرب ہے۔ اس صورت میں سر رد کی فصد کرانا بھی مجرب علاج ہے مگر حکیم سے رائے لینا ضرور ہے

(نظر ثالث)

ان سب کو باریک پیس کر دو تولہ شربت بنفشہ میں ملا کر رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی چاٹیں اور اکر کھانسی میں کف پتلا نکلتا ہے تو یہ دوا کرو۔ چار ماشہ اصل السوس مقشر اور پانچ دانہ عناب اور پانچ ماشہ تخم خطمی اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ مویز منقے پانی میں بھگو کر چھان کر مصری ملا کر پیویں۔

گولی ہر طرح کی کھانسی کو مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی۔ کاکڑا سینگی باریک پیس کر پانی میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولی بنا کر ایک گولی منہ میں رکھیں اور اگر کھانسی میں خون آنے لگے تو جلدی کسی حکیم سے کہو ایسا نہ ہو کہ پھیپھڑہ میں زخم ہو گیا ہو جس کو سل کہتے ہیں اور اگر اس کے شروع میں تدبیر نہ کی جائے تو لاعلاج ہو جاتا ہے اور شروع میں یہ دوا بہت مفید ہے تین ماشہ برگ نونکھا[1] اور ایک ماشہ تخم خشخاش سفید اور ایک تولہ مغز تخم کدوئے شیریں پانی میں پیس کر چھان کر دو تولہ مصری ملا کر گیرو۔ کتیرا صمغ عربی سب ایک ایک ماشہ لے کر باریک پیس کر چھڑک کر ئیں ایک ہفتہ برابر ئیں اور ترشی اور دودھ دہی وغیرہ سے بالکل پرہیز کریں انشاء اللہ تعالیٰ تمام عمر سل نہ ہوگی کھانسی کا ایک لعوق دمہ کے بیان میں آتا ہے خشک کھانسی تر سے زیادہ بری ہے حکیم سے علاج کراؤ۔

گولی۔ کہ سرد اور گرم کھانسی کیلئے مفید ہے اور بلغم کو آسانی سے نکالتی ہے۔ تین ماشہ رب السوس اور تین ماشہ مویز منقیٰ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور مغز کدوئے شیریں پرو ان چیزوں میں ایک ایک ماشہ اور پانچ ماشہ قند سفید پیس کر بہدانہ کے لعاب میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک ایک گولی منہ میں رکھیں۔

پسلی کا درد یہ لیپ اس کے لئے مفید ہے۔ تخم کتان چھ ماشہ اور تخم حلبہ[2] چھ ماشہ اور مکوہ خشک چھ ماشہ اور بنفشہ چھ ماشہ پانی میں بھگو کر جوش دے کر ملکر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پھر جوش دیں جب پانی جل کر تیل اور موم رہ جائے تو تین ماشہ مصطگی رومی

[1] اس کو لونیا بھی کہتے ہیں یہ خرفہ کی ایک قسم ہے اکثر باغوں کی ڈولونپر اور گملوں میں لگایا جاتا ہے ۱۲۔ اس کا رنگ سبز سرخی مائل ہوتا ہے کھاری اور ترش اصل میں یہ کھاری زمین کا خودرو ساگ ہے تازہ سرد خشک اور خشک گرم خشک ہے ۱۲ از جامع الادویہ۔

[1] اس کا رنگ سفید اور زرد ہوتا ہے اور یہ ایک خاردار درخت کا گوند ہے طبیعت میں معتدل ہے ۱۲۔

[2] تخم حلبہ میتھی کو کہتے ہیں تر تخم حلبہ میتھی کے بیج ہوئے گرم خشک ۲ درجہ کے ہیں اگر ان بیجوں کو گیہوں کے آٹے میں پکا کر چند دن کھایا تو بدن فربہ اور باہ زیادہ ہوتی ہے اور ریح اور بلغم اور بواسیر اور رحم کے دردوں اور رحم کی سختی کے لئے نافع ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر۔

اور تین ماشہ لوبان باریک پیسکر ملالیں لیکن اگر بخار تیز ہو تو اسی لیپ میں لوبان نہ ملائیں اور اگر درد بہت ہی زیادہ ہو تو ایک ماشہ افیون اور ایک ماشہ زعفران اور ملالیں اور نیمگرم مالش کریں۔

دمہ ۔اس بیماری کی جڑ تو کم جاتی ہے لیکن تدبیر کرنے سے دورے ہلکے پڑتے ہیں جب دورے کے آثار معلوم ہوں تو ایک وقت کھانا نہ کھائیں اور جب دورہ پڑے تو جو دوا اور چٹنی کھانسی میں لکھی ہے وہ کریں اور کشنیز[1] اور کوئی چیز زیادہ گرم و خشک نہ کھائیں اور چکنائی نہ کھائیں البتہ مکھن اور مصری دورہ کے وقت چاٹنا بہت مفید ہے اگر کوئی خاص غذا تجربہ سے فائدہ مند ہو برابر کھاویں[ع۵]۔

لعوق ۔یہ کھانسی کے لئے بہت مفید ہے اور اس سے دمہ کے دورے بھی کم پڑتے ہیں اور قبض بھی رفع ہوتا ہے۔ چار تولہ دو ماشہ مغز املتاس[ع۶] پانی میں بھگو کر ملکر چھان لیں پھر اسی پانی میں دس ماشہ مغز بادام شیریں پیس لیں پھر بیس تولہ قند سفید ملا کر شربت سے ذرا گاڑھا قوام کرلیں پھر کتیرا صمغ عربی آرد[1] و باقلا تینوں چیزیں سات سات ماشہ پیس کر ملالیں اور دو تولے روغن بادام اس میں ملا کر رکھ لیں اور تین تولہ روز چاٹیں[ع۷]

---

[1] آرد آٹے کو کہتے ہیں ۱۲

اور باقلا مشہور چیز ہے ۱۲ باقلا سرد تر ہے نقصان اس میں یہ ہے کہ یہ تبخیر لاتا ہے اور عقل کو فاسد کرتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور باہ کو پختہ کرتا ہے اور کھانسی کو تسکین دیتا ہے

ع۵ دمہ کو گنا چونا اکثر مفید ہوتا ہے۔ **دمہ کیلئے بہت مجرب تدبیر** جب موسم زیادہ گرم نہ ہو تو بادام کھائیں اس ترکیب سے کہ ایک بادام کو گرم پانی میں بھگو کر چھلکا اتار کر مصری ہموزن ملا کر خوب باریک پیسکر چاٹ لیں۔ اگلے دن دو بادام اور ہموزن مصری تیسرے دن تین اسی طرح ایک ایک بڑھا کر چالیس تک پہنچا دیں بعد ازاں ایک ایک کم کریں یہاں تک کہ ایک رہ جاوے پھر چھوڑ دیں اگر دو تین برس تک ایسا کرلیں تو دمہ بشرطیکہ ابتدائی ہو انشاء اللہ تعالیٰ بالکل جاتا رہے گا نہایت مجرب ہے اگر چالیس نہ کھا سکیں تو ۲۰ تک سہی (نظر ثالث)

ع۶ املتاس گرم تر درجہ اول میں ہے اور بعض اطبا اس کو معتدل کہتے ہیں معدہ کو مفرح ہے اور غشی لاتا ہے پیچش اور آنتوں کی خراش پیدا کرتا ہے سینہ کو نرم کرتا ہے خون کے جوش کو سکون دیتا ہے اور گرم گرم ورموں کو تحلیل کر دیتا ہے ۱۲ از جامع الادویہ

ع۷ **کالی کھانسی** ۔سولی مچھلی پاؤ بھر لیں اور معہ آلائش اور کرل (چھلکے) کے ٹکڑے کریں اور نمک لاہوری پاؤ بھر لیں اور اسکے بھی ٹکڑے کریں اور دونوں کو ملا کر ایک مٹی کے برتن میں بند کر کے اوپر سے مٹی لپیٹ کر دس سیر کنڈوں میں پھونک دیں یہ سب جلکر کوئلہ ہو جاوے گی پھر نکالکر سب کو پیسکر رکھ لیں اور ایک رتی مکھن میں یا بالائی میں ملا کر چٹا دیں۔ **دوسرا نسخہ کالی مرچ** ۳ ماشہ پیپل چھ ماشہ انار دانہ ایک تولہ گڑ ۲ تولہ ان دواؤں کو باریک پیسکر گڑ میں ملا لیں اور چنے کی برابر گولیاں بنا لیں اور منہ میں رکھیں۔ تنبیہ انار دانہ کی ترشی سے شبہہ نہ کریں یہ نسخہ مجرب ہے۔

دل کی بیماریاں

ہولدلی اور غشی یعنی بیہوشی جب دل میں کسی وجہ سے ضعف بڑھ جاتا ہے تو ہولدلی پیدا ہو جاتی ہے اور جب زیادہ ضعف ہو جاتا ہے تو غشی ہو جاتی ہے اور جب غشی جلدی جلدی ہونے لگتی ہے تو آدمی کسی وقت دفعتہً مر جاتا ہے۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے لیکن یہ دوا کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور اکثر حالتوں میں مفید ہوتی ہے۔ ایک عدد مربائے آملہ پانی سے دھو کر ایک ورق چاندی کا لپیٹ کر اول کھا کر پانچ ماشہ گل سیوتی[1] اور پانچ ماشہ تخم کاسنی اور چار ماشہ گل گاؤزبان اور تین ماشہ برگ بادرنجبویہ[2] گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ شربت سیب ملا کر پی لیں اور اگر عرصہ تک صرف آملہ کا مربہ ہی کھاتے رہیں تو خفقان یعنی دھڑکن کو کھو دیتا ہے اور جب کسی کو غشی آوے تو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مارو۔ دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے۔

معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں

فائدہ۔ معدہ کی صحت کا بڑا خیال رکھو بے بھوک ہرگز نہ کھاؤ اور جب بھوک لگنے کے بعد کھاؤ تو تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو اور یوں نہ سمجھو کہ تھوڑا کھانے سے جان کو کیا لگے گا بلکہ زیادہ کھانے سے ہضم میں فتور ہوتا ہے وہ جان کو نہیں لگتا اور تھوڑا کھایا ہوا خوب ہضم ہوتا ہے اس سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور کھانے میں زیادہ تکلف نہ کرو اور ہمیشہ عمدہ اور نرم غذا کھانے کی عادت نہ ڈالو بلکہ ہر قسم کی غذا کی عادت رکھو اگر خاص چیز کی عادت ہو جاتی ہے پھر اور غذا نقصان کرنے لگتی ہے اور کبھی کبھی نفل روزہ رکھ لیا کرو اس میں ثواب بھی ملتا ہے اور پیٹ کی کثافت بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور بہت بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔

---

[1] گل سیوتی اس کا مزہ پھیکا اور خوشبودار ہوتی ہے اور یہ ایک مشہور پھول ہے گرم در جہ ۲ اور خشک در جہ ۱ ہے دماغ کو ضرر دیتا ہے لطافت بخشتا ہے ریاح اور ورم کو محلل ہے ان کو ہونگھنا اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے ۱۲۔

[2] بلی لوٹن کو کہتے ہیں رنگ سبز سیاہی مائل ایک گھاس ہے جس پر بلی عاشق ہے گرم و خشک در جہ ۲ ہے دل و دماغ حواس اور ذہن کو قوت دیتی ہے مقوی معدہ اور مفرح ہے اور برگ تول کو کہتے ہیں تو بادرنجبویہ بلی لوٹن کے پتے ہوئے ۱۲۔ از جامع الادویہ صفحہ ۵۲

عہ بیہوشی تین مرضوں میں ہوتی ہے غشی میں۔ اور اختناق الرحم میں۔ اور مرگی میں۔ تینوں میں کا فرق اختناق الرحم کے بیان میں آتا ہے ۱۲

فائدہ - تربوز[1] کھیرا۔ ککڑی وغیرہ ہلکی چیزیں پیٹ بھرے پر نہ کھاؤ اور نہ نہار منہ کھاؤ بلکہ ایسے وقت کھاؤ کہ نہ بہت بھوک ہو اور نہ بالکل پیٹ بھرا ہو بہت بھوک میں ان چیزوں کے کھانے سے بعضی دفعہ یہ چیزیں بالکل صفرا یعنی پت بن جاتی ہیں اور ہیضہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور بھرے پیٹ پر کھانے سے دوسری غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں ہونے دیتیں۔

فائدہ: چکنائی زیادہ کھانے سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔

فائدہ: حتی الامکان مسہل کی عادت نہ ڈالو اس سے معدہ کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے

فائدہ: معدہ بالکل بیچ پیٹ میں ہے اگر کوئی دوا لگانا ہو بیچ پیٹ میں ناف[2] تک لگاؤ۔

قے کرنے کا بیان۔ اگر کبھی زیادہ کھانے سے یا اور کسی ضرورت سے قے کرنا ہو تو اس دوا سے قے کرو۔ ڈیڑھ تولہ مولٰی کے بیج اور ڈیڑھ تولہ سویہ کے بیج ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر چار تولہ سرکہ کی سنگبینن ملا کر نیم گرم پئیں اور انگلی حلق میں ڈال کر قے کر دیں یہ دوا بہت تیز نہیں ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور قے کی حالت میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو ورنہ آنکھ پر بڑا صدمہ پہنچتا ہے اور قے کے بعد جب تک طبیعت بالکل نہ ٹھہر جاوے پانی ہرگز نہ پیو ورنہ بائے گولہ کے درد کا اندیشہ ہے بلکہ قے کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھو ڈالو اور اگر مزاج سرد ہے تو نیم گرم پانی سے کلی کرو اور مزاج گرم ہے تو ٹھنڈے پانی سے کلی کرو۔

---

[1] تربوز گرمی اور تیزی صفرا وخون کو اور پیاس کو تسکین دیتا ہے اور پیشاب جاری کرتا ہے سکنجبین کے ہمراہ تیز قان کو نافع ہے اور جس روز تربوز کھاوے چاول ہرگز نہ کھاوے ۱۲ کھیرا گرم دماغی بیماریوں کو اور نیند نہ آنے اور گرمی کے بخاروں کو نافع ہے اور اس کا بھلبھلایا ہوا پانی تپ صفراوی اور خونی اور بلغمی کو مفید ہے اور گرمی کے درد سر میں کھیرے کو تراش کو سونگھنا مفید ہے ککڑی پیاس اور گرمی صفرا اور تیزی وسوزش وحدت وخون وجگر کو تسکین دیتی ہے اور پیشاب خوب لاتی ہے مگر ریاح اور قولنج پیدا کرتی ہے درد ہڈی وکمر کو دور کرتی ہے ۱۲۔ از جامع الادویہ۔

[2] ناف بلجانا معدہ کے اوپر کئی پٹھے حفاظت کیلئے کھچے ہوئے ہیں ان کی بندش میں فرق آجاتا ہے تو اس کو لوگ ناف بلجانا کہتے ہیں اس سے بعض وقت بہت تکلیفیں ہوتی ہیں اس کے متعلق یاد رکھو کہ بلا مسہل لئے پیٹ کو ہرگز نہ ملواؤ اس سے بعض وقت جان پر بن جاتی ہے اسی طرح پیٹ پر گھٹار گھنا یا دوسرے آدمی کا کھڑا ہونا یہ سب جاہلانہ ترکیبیں ہیں عمدہ تدبیر یہ ہے کہ جب ناف بلجاوے تو لاٹھی ہاتھ میں لیکر ایک دیوار سے کمر لگا کر اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پیروں کی ایڑیاں دیوار سے لگی رہیں اور سر بھی دیوار سے لگا رہے پھر ایک پیر کو اس طرح اٹھا دیں کہ پیٹ سے لگ جاوے پھر چھوڑ دیں اس کے بعد دوسرے پیر کو اسی طرح اٹھا دیں اور چھوڑ دیں اسی طرح دو تین وقت نہار منہ کرنے سے ناف ٹھیک ہو جاوے گی اس ترکیب میں کسی طرح کا نقصان نہیں مگر حمل کی حالت میں یہ بھی نہ کریں۔ درست ہونے کے بعد دو مہینہ پٹی باندھنا بہت مفید ہے آئندہ کو اس مرض کی جڑ جاتی رہتی ہے۔ (نظر ثالث)

قے روکنے کا بیان بعض وقت مسہل پینے سے متلی ہونے لگتی ہے اس کا دفعیہ یہ ہے کہ بازو خوب کسکر باندھو اور ٹہلاؤ اور الائچی اور پودینہ کے پتے چباؤ اگر اس سے طبیعت نہ ٹھہرے تو فم معدہ یعنی کوڑی پر یہ لیپ کرو تین ماشہ گلاب زیرہ اور ایک ماشہ صندل سفید اور ایک ماشہ طباشیر ان سب کو دو تولہ گلاب اور تین ماشہ سرکہ میں پیسکر کوڑی پر مالش کرو یہ دوا لگا کر تھوڑی دیر کے بعد جو دوا چاہو پلاؤ قے نہیں ہوتی۔

ہیضہ کا بیان۔ یہ سخت بیماری ہے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے جلدی کرانا چاہئے یہاں دو نسخے ایسے لکھے جاتے ہیں جو کسی حالت میں نقصان نہ کریں خواہ دست بند کرنے ہوں یا جاری رکھنے ہوں ایک نسخہ تو یہ ہے چھ ماشہ گل سرخ تین چٹانک گلاب میں جوش دیں جب آدھا رہ جاوے تو دو تولہ شربت انار شیریں ملا دیا جائے اور چھ رتی ناریل[1] دریائی اور ایک ماشہ زہر مہرہ[2] خطائی عرق بید مشک[3] میں گھسکر بغیر چھانے ملا دیا جائے اور دو تین دفعہ میں پلائیں اس کے پینے سے اگر پیٹ میں کچھ مادہ ہو تو ایک دو دست ہو جاتے ہیں اگر کچھ مادہ نہیں تو اسی سے دست بند ہو جاتے ہیں

دوسرا نسخہ۔ عرق کافور نہایت مفید چیز ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک تولہ کافور پیس کر اس میں تین تولہ سرکہ ملا کر شیشی میں بند کر کے تیس روز دھوپ میں رکھیں اور ہر روز ہلا دیا کریں بعد تیس روز کے چھان کر کاگ لگا کر نیلا کاغذ یا نیلا کپڑا لپیٹ کر احتیاط سے رکھ لیں جب ہیضہ میں پیاس زیادہ ہو تو دس دس بوند دو دو تولہ گلاب میں ملا کر پلائیں نہایت مفید ہے اگر وبا کے موسم میں تندرست آدمی بھی اسی عرق کو ہر روز پانچ بوند پانی میں ڈالکر یا بتاشہ میں لے کر پیتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہیضہ سے حفاظت رہے یہ گھروں میں تیار رہنے کی چیز ہے لیکن سرد مزاج والے اور بچے اس کو تندرستی میں نہ پئیں اور ہیضہ میں پئیں تو مضائقہ نہیں اور یہ عرق کافور کتے کے کاٹے پر لگائیں تو اکسیر ہے اور بعضی قسموں کے ہیضہ میں خالی پانی دینا بہت نقصان کرتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ آدھ سیر پانی یا آدھ سیر عرق

[1] ناریل اس کا رنگ سفید اور پرانے کا زرد ہوتا ہے ذائقہ پھیکا اور سخت یہ ایک دریائی پھل کی گری ہے جو کدو کے برابر لمبا ہوتا ہے اس کا درخت جزیرہ میں ہوتا ہے گرم خشک درجہ اہے ہیضہ اور قے اور اوبکائی میں گلاب کے ساتھ گھس کر دینا نہایت مفید ہے اور سانپ اور بچھو کے زہر کو دفع کرتا ہے اور جہاں بچھو یا کوئی اور کیڑا کاٹے اس پر اس کو پیس کر لیپ کر دیں تو درد اور تکلیف کو تم بلکہ دور کر دیتا ہے ۱۲

[2] زہر مہرہ ایک نہایت ہلکا پتھر ہے رنگ سفید مائل بہ زردی و سبزی مستدل ہے کل مزاجوں کے موافق ہے ۱۲

[3] سبز رنگ کا ہوتا ہے اور یہ ایک درخت ہے جس کے پتے بید سادہ سے نازک اور چوڑے ہوتے ہیں سرد تر ہے ۱۲ از جامع الادویہ صہ ۶۲

ع پیشاب بند ہو تو یہ علاج نہایت مجرب ہے۔ رائی پیس کر کپڑے پر لگا کر الٹی طرف سے یعنی کپڑا بدن پر رہے اور رائی اوپر دے اس کپڑے کو گردوں پر رکھیں اور منہ میں برف رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ دس منٹ میں پیشاب ہو گا۔ دس منٹ کے بعد اتار دیں ۱۲

مؤلف میں آدھ پاؤ گلاب ملا کر رکھ لیں اور پیاس میں یہی پلائیں اس سے کسی حالت میں نقصان نہیں ہوتا ہیضہ کے مریض کو خواہ مخواہ پانی سے نہ ترساویں اور ہیضہ والے کو جب تک ایسی بھوک نہ ہو جس سے بیقرار ہو جاوے تب تک غذا نہ دو اور جب ایسی بھوک ہو تب دو تین تولہ شوربہ یا اسی قدر آش[1] جو یعنی کا غذی کا عرق ڈالکر پلاؤ اور آہستہ آہستہ غذا بڑھاؤ یک لخت پیٹ بھر کر نہ دو ورنہ پھر بچنا مشکل ہے اور اگر ہیضہ والے کو نیند آجاوے تو سونے دو یہ اچھے ہونے کی نشانی ہے اور بخار آجانا اچھی علامت ہے اور پیشاب بند ہو جانا بُری علامت ہے۔ بضیں چھوٹ جانا چنداں بُری علامت نہیں علاج کیئے جاؤ۔

ہضم میں فتور ہونا یا قبض ہونا۔ یہ چورن معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے اور بھوک لگاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اگر دست آتے ہوں تو بند کرتا ہے اگر قبض ہو تو دست لاتا ہے۔ چار تولہ آٹھ ماشہ انار دانہ ترش کہنہ یعنی پرانا اور سات ماشہ زنجبیل یعنی سونٹھ اور سات ماشہ زیرہ سفید اور بیس ماشہ تربد سفید[2] یعنی نسوت اور بیس ماشہ زیرہ سیاہ اور بیس ماشہ تمر ہندی یعنی سماق اور بیس ماشہ پوست ہلیلہ زرد اور بیس ماشہ پوست بلیلہ اور چار تولہ دو ماشہ نمک لاہوری ان سب کو ملا کر نصف کو خوب باریک پیس لیں اور نصف کو ایسا موٹا پیسیں کہ چھلنی میں چھن جائے اور اٹھا کر رکھ لیں اگر قبض دور کرنا ہو تو موٹا پسا ہوا سات ماشہ ہر روز نہار منہ کھایا کریں اور اگر بار بار پاخانہ کا تقاضا ہوتا ہے اور بند کرنا منظور ہے تو باریک پسا ہوا سات ماشہ یا نو ماشہ نہار منہ یا کھانا کھانے کے بعد کھاویں۔

نمک سلیمانی۔ کہ نہایت ہاضم ہے اور بہت سے فائدے رکھتا ہے اور پیٹ کے درد کو کھوتا ہے اگر سات رتی نہار منہ ہر روز کھاویں تو بینائی تیز کرتا ہے اگر بھڑ یعنی بھرن (تتیئے۔ زنبور) کے کاٹے پر خوب مل دیں خواہ خشک یا گلاب میں ملا کر تو اس کے لئے بھی آزمایا ہوا ہے ہاتھ پاؤں میں جہاں درد ہو وہاں اگر شہد ملکر اوپر سے اسکو چھڑک دیں تو فائدہ دے۔ اگر نیم پشت انڈے کے ساتھ اسکو کھاویں بہت قوت دے اور اس سے حافظہ قوی ہوتا ہے رنگ نکھرتا ہے جتنا پرانا ہوا اثر زیادہ ہو۔

---

[1] آش جو یعنی جو کو جوش دیا ہوا پانی یہ نہایت لطیف چیز ہے اور اس میں دوائیت اور غذائیت دونوں موجود ہیں ۱۲ از جامع

[2] یہ ایک جڑ ہے ظاہر مائل بہ سیاہی باطن جوف دار نرسل کی طرح اس میں کھرا دہ ہے جس کا پوست تو سرخ مگر لوزے سے اندر سفید نکلے گرم خشک درجہ ۲ ہے پٹھوں کی بیماریوں کو نافع ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر صہ ۵۲۔

[3] یہ ایک درخت کا پھل ہے مسور کے دانہ کے برابر اس میں عمدہ وہ ہوتا ہے جو نیا اور سرخ رنگ ہو یہ سرد درجہ ۲ اور خشک درجہ ۳ ہے قابض ہے تے اور دستوں کو دور کرتا ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر صہ ۱۳۶۔

[4] عرق کافور کا ایک نسخہ جو بہت سے امراض کو مفید ہے اور اس کا نام اشتہاروں اخباروں میں امرت دھارا ہے وہ طاعون کے بیان میں ہے ہیضہ میں بہت مفید ہے اور ہیضہ کے موسم میں تندرستوں کو بھی مفید ہے۔ (نظر ثالث)

نسخہ نمک سلیمانی[1]

نام دوا	وزن عبارت میں	وزن ہندسوں میں
نمک لاہوری بریاں	پچھتر تولہ چھ ماشہ	۷۵ تولہ ۶ ماشہ
نمک سانبھر	آٹھ تولہ پونے چار ماشہ	۸ تولہ ۰۳ ماشہ
نوشادر	آٹھ تولہ پونے چار ماشہ	۸ تولہ ۰۳ ماشہ
تخم کرفس[2]	دو تولہ گیارہ ماشہ	۲ تولہ ۱۱ ماشہ
مرچ سیاہ	اکیس ماشہ	۲۱ ماشہ
مرچ سفید یعنی دکھنی مرچ	اکیس ماشہ	۲۱ ماشہ
اذخر یعنی مرچیا گندہ[3]	سوا اونیس ماشہ	۱۹ ماشہ
افتیمون ولایتی	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ر۵ ماشہ
ہینگ	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ر۵ ماشہ
دارچینی قلمی	سات ماشہ	۷ ماشہ
حب القرطم[4]	سات ماشہ	۷ ماشہ
سونٹھ	سات ماشہ	۷ ماشہ
انیسون رومی[5]	سات ماشہ	۷ ماشہ
ملٹھی	سات ماشہ	۷ ماشہ
زیرہ سفید	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ر۵ ماشہ

ترکیب۔ نمک لاہوری کے ٹکڑے کر کے ایک مٹی کے برتن میں رکھکر گرم تنور میں رکھدیں جب تنور کی آگ سرد ہو جاوے تو نکال لیں اور کوٹ لیں اور ہر دوا کو الگ الگ کوٹ کر وزن کے موافق تول کر ملالیں اور سبز رنگ کی بوتل میں رکھ کو چند روز جَو میں دفن کر دیں اور اگر بلا دفن کئے بھی کام میں لاویں تو کچھ حرج نہیں۔ خوراک ایک ماشہ کھیرے ککڑی

عہ لمبا اور کالا بیج ہے ۱۲

[1] نمک سلیمانی کے نسخہ پڑھنے میں لوگوں نے بہت غلطیاں کیں اس واسطے نسخہ اس طرح صاف صاف لکھا گیا ہے ۱۲ منہ۔

[2] انیسون کی طرح ایک بیج ہے رنگ سیاہ و الفہ تیز اور چرپرا ہوتا ہے گرم خشک ۲ درجہ دے اور خشک کھانسی اور اندرونی اعضا کی سردی کو مفید ہے ۱۲

[3] مرچیا گندہ ہندی میں اسکو کندہیل بھی کہتے ہیں اذخر کو عربی میں خلال المائونی بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ مامون رشید اس سے اپنے دانتوں کا خلال کیا کرتے تھے یہ ایک خوشبودار گھانس ہے مزاج میں مائل گرم تر درجہ اول ہے معدہ کو قوی کرتی ہے پیشاب و حیض جاری کرتی ہے گردہ اور مثانہ کی پتھری کو چین کر ڈالتی ہے ۱۲ از بحر الجواہر صہ ۱۰

[4] ہندی میں اسکو کڑ کہتے ہیں رنگ سفید ہوتا ہے قدرے تلخ ہوتی ہے یہ کسم کے بیج ہیں مشہور چیز ہے گرم خشک ہے گرم مزاج والوں کو مضر ہے سدے اور مسام کو کھولتا ہے ریاحی مروڑ کو بہت مفید ہے باہ کو بھی فائدہ مند ہے ۱۲۔ از جامع

[5] صاحب بحر نے اس کے معنی یا دیان رومی کے لکھے ہیں اس طرح جامع الادویہ میں اس کا رنگ سبز سفیدی مائل ہوتا ہے ذائقہ تلخ تیز یہ ایک بیج ہے سولف سے چھوٹا گرم درجہ ۲ اور خشک اور درجہ ۳ ہے اعضا کو مضر اور درد لاتا ہے اور گرم مزاج والوں کو مضر ہے مگر سولف اور سکنجبین سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے از جامع و بحر۔ محمد حیات غفرلہ سنبھلی۔

وغیرہ کو اس کے ساتھ کھاویں تو نقصان نہ ہو[عہ]

گولی ہاضم۔ نمک سیاہ اور مرچ سیاہ اور آکھے کے سر بند پھول جو کھلے نہ ہوں اور خشک پودینہ ان سب کو ایک ایک تولہ لے کر خوب کوٹ کر چھان کر عناب کے برابر گولیاں بنالیں اور کھانے کے بعد ایک گولی کھالیا کریں اور ہیضہ کے دنوں میں ایک گولی ہر روز نہار منھ کھا لیا کریں تو بہت مفید ہے۔

دوا جس سے قبض دفع ہو۔ دو ماشہ گلسرخ اور دو ماشہ سنا مکی[1] گھی سے چکنی کی ہوئی کوٹ چھان کر ایک تولہ اطریفل کشنیزی میں ملا کر سوتے وقت کھاویں اور اطریفل کشنیزی کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

لیپ جو پیٹ کی سختی کے لئے مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتا۔ تین ماشہ مصطگی پیسکر دو تولہ روغن گل میں ملا کر گرم کر کے ملیں اور ایک لیپ رحم کی بیماریوں میں لکھا گیا ہے جس کا پہلا جز گل بابونہ ہے۔

پیٹ کا درد۔ اس پوٹلی سے سینکو گیہوں کی بھوسی اور باجرہ اور نمک سانبھر سب دو دو تولہ لے کر کچل کر دو پوٹلیوں میں باندھکر چھ تولہ گلاب کٹورہ میں آگ پر رکھکر وہ پوٹلیاں ڈالدو اور ایک ایک سے سینکو اگر گلاب فوراً نہ ملے تو خشک پوٹلیوں کو گرم کر کے سینکو اور یہ ہر جگہ کے درد کو مفید ہے اور اس میں کسی طرح کا نقصان نہیں اگر اس سے اچھا نہ ہو تو حکیم سے پوچھو۔

مسہل کا بیان

فائدہ: بدون کسی حکیم کی رائے کے مسہل ہرگز مت لو۔

فائدہ: مسہل میں املتاس کو جوش نہ دو۔

فائدہ: املتاس کے ساتھ بادام یا کوئی چکنی چیز ملالیں تاکہ انتڑیوں میں پیچ نہ کرے۔

عہ اگر نمک سلیمانی میں سوڈا بائی کارب اور ایسڈ ٹاٹری ملائیں تو ڈکار فوراً لاتا ہے اور ہچکی کے لئے بہت مفید ہوتا ہے وزن یہ ہے۔ سوڈا بائی کارب تین ماشہ ایسڈ ٹاٹری تین ماشہ نمک سلیمانی ۵ تولہ۔ سوڈا بائی کارب اور ٹاٹری انگریزی دوائیں ہیں انگریزی دواخانوں میں ملتی ہیں اور اکثر عطار بھی بیچتے ہیں (نظر ثالث)

[1] سنا مہارتی مشابہ مہندی کی پتی کے یہ ایک مشہور گھانس کے پتے ہیں جنگل میں ہوتی ہے مگر مکی سب سے بہتر ہے گرم خشک درجہ ۱ ہے نہایت نافع اور مفید شئے ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کسی شئے میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی عرق النسا اور وسواس اور پرانے درد سر اور مرگی اور خارشت اور پشت کے درد اور سرینوں کے درد کو مفید ہے جسم قلب کو قوی کرتی ہے جو دن کے بدن پر غلبہ کو نفع دیتی ہے شیخ نجیب الدین کا قول ہے کہ یہ معدہ کو قوی کرتی ہے اگرچہ قانون شیخ کے اس قول کے یہ مخالف ہے کہ ہر دست آور چیز معدہ کو کمزور کرتی ہے ۱۲ از بحر الجواہر صفحہ ۱۲۷ عاجز محمد حیات غفرلہ

فائدہ ۔اگر مسہل میں سنا ہو تو اُس کو گھی سے چکنا کر کے بھگوؤ ورنہ پیٹ میں پیچ ہوگا۔
فائدہ۔ مسہل لے کر سو رہو مت ورنہ دست نہ آویں گے اور نقصان ہوگا۔
فائدہ مسہل کے زمانہ میں اور مسہل کے پندرہ بیس روز بعد تک غذا نرم اور بھوک سے کم کھاؤ۔
فائدہ: مسہل کی دواؤں کو بہت مت ملو ہلکے ہاتھ سے ملکر چھان لو بہت گاڑھی دوا دست کم لاتی ہے۔ مسہل کے دن کوئی لیپ مت کرو البتہ اگر دست نہ آویں اور پیٹ پر کوئی لیپ دست لانیوالا کیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں مسہل کے اگلے دن ٹھنڈائی ضرور پیو۔ اور پے در پے مسہل نہ لو ٹھنڈائی کے لئے کوئی نسخہ مقرر نہیں حکیم کی رائے پر ہے۔

جگر کی بیماریاں[1]

جگر گلیجہ کو کہتے ہیں یہ پیٹ میں داہنی پسلیوں کے نیچے ہے جب جگر پر کوئی دوا لگانا ہو تو داہنی پسلیوں کے نیچے لگاؤ جب بیمار کے منہ یا ہاتھ پیروں پر ورم سا معلوم ہو تو سمجھ لو کہ اس کے جگر یا اس کے آس پاس کسی چیز میں ضعف آگیا ہے علاج میں دیر نہ کرو اور جب تک اچھا حکیم نہ ملے معجون دبید الورد پانچ ماشہ کھا کر اوپر سے آدھ پاؤ عرق مکوہ اور دو تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پیتے رہو اور لعابدار چیزوں سے پرہیز رکھو معجون دبید الورد

[1] اگر جگر میں خرابی گرمی کے سبب ہو تو اس کی علامت پیاس کی زیادتی اور زبان کی تختی اور پیٹ کی خشکی اور قارورہ کی سرخی اور بخار ہے اور اگر سردی کے سبب ہو تو اس کی علامت مختلف طریقوں سے دستوں کا آنا اور گوشت کا ڈھیلا ہو جانا اور رنگت خراب ہو جانا اور پیاس کم لگنا اور جیب کا سفید ہو جانا اور نبض کا سست چلنا وغیرہ ہے اور اگر خشکی کے سبب ہو تو اس کی علامت بدن کا سوکھ جانا پاخانہ کم ہونا اور منہ کا خشک رہنا اور پیاس ہونا وغیرہ ہے اور اگر رطوبت کے سبب ہے تو اس کی علامت چہرہ اور آنکھ کا پھول جانا اور پہلو کی ہڈیوں کی پیٹ کی اطراف کا ڈھیلا ہو جانا ہے ۱۲ اور ہر ایک کا علاج الگ ہے ۱۲۔ از شرح الاسباب والعلامات ص۱۰۱ جلد دوم

عہ دودھ ہضم نہ ہونا۔ اس کی بجرب دوا یہ ہے سوڈا سائٹ راس دو رتی کھا کر پانچ منٹ کے بعد دو دھ پیئیں یہ سوڈا انگریزی دواخانوں میں ملتا ہے اور سوڈے کی بوتل کھاری ہو یا میٹھی دودھ میں ملا کر پینے سے بھی دودھ ہضم ہو جاتا ہے (نظر ثالث)

دردِ بادی سول۔ یہ کوڑی یعنی فم معدہ کا درد ہے اور نہایت سخت درد ہے۔ اکثر تے کے بعد ٹھنڈا پانی پینے سے ہو جاتا ہے جس وقت یہ درد ہو فوراً بارود جو بندوق میں بھری جاتی ہے ۳ ماشہ پھانک کر دو گھونٹ گرم پانی پی لیں یہ تو فوری علاج ہے اس کے بعد چالیس روز ارنڈ خربوزے (پپیتہ) کا اچار سرکہ میں پڑا ہوا دو تولہ روز کھا دیں نہایت مجرب ہے۔ ارنڈ خربوزے کے اچار کی ترکیب خاتمہ میں ہے (نظر ثالث) (باقی ص۳۸ پر)

استسقا یعنی جلندر کی بیماری[1]۔ اس کا علاج حکیم سے کراؤ اور مکوہ کی بھوجی اس میں بہت فائدہ دیتی ہے اگر سب غذاؤں کی جگہ اسی کو کھایا جائے تو بہت بہتر ہے

تلی کی بیماریاں

تلی پیٹ میں بائیں پسلیوں کے نیچے ہے اگر اس میں کوئی دوا لگانا ہو تو بائیں پسلیوں کے نیچے لگاؤ۔ تلی بڑھ جانا۔ چونہ پانی میں ڈالو جب وہ نیچے بیٹھ جائے اوپر کا صاف پانی لیکر اس پانی میں بیس عدد انجیر ولایتی جوش دے لو جب انجیر خوب پھول جاویں نکال کر صاف کپڑے پر پھیلا دو جب پانی خشک ہو جاوے پاؤ بھر عمدہ سرکہ میں ڈال دو اور نمک مرچ بقدر ذائقہ ملا دو اور پندرہ بیس روز کے بعد ایک انجیر روز کھانا شروع کرو۔

گولی۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے۔ جوہ ماشہ بیخ سوہنڑ[2] اور سات ماشہ دھنی مرچ کوٹ چھان کر اور سات ماشہ اشق کو ایک تولہ سرکہ میں ملا کر پھر اس میں سب دوائیں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور سات ماشہ ہر روز دو تولہ سکنجبین سادہ کے ساتھ کھائیں آزمائی ہوئی ہے۔ سکنجبین سادہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳۷ کا) فواق یعنی ہچکی۔ اس کی دوا یہ ہے کہ عود یعنی اگر دانہ الائچی خرد مصطگی رومی سب ایک ایک ماشہ پیسکر شربت بنفشہ دو تولہ میں ملا کر ذرا ذرا سی چاٹیں۔ دوسری دوا کالے اُرد یعنی ماش تمباکو کی جگہ چلم میں رکھکر پئیں اسی طرح چھپر کے پرانے باندھقہ میں پینا مفید ہے۔ ایک قسم کی ہچکی وہ ہے کہ خشکی سے ہوتی ہے جیسے دق کے مریض کو اخیر میں آیا کرتی ہے اس وقت دودھ جلتی میں ڈالنا یا مکھن یا بادام اور مصری چٹانا چاہئے معمولی ہچکی سانس روکنے سے بھی جاتی رہتی ہے۔

پیٹ کا ورم۔ پیٹ میں کئی چیزیں ہیں بیچ میں ناف ہے اوپر معدہ اور داہنی طرف جگر اور بائیں طرف تلی اور معدہ کے اوپر کئی پٹھے (عضلے) ہیں اور ناف سے نیچے سب سے اوپر مثانہ ہے جس میں پیشاب رہتا ہے: اس کے نیچے رحم اور رحم کے نیچے آنتیں ہیں ان میں سے ہر ایک میں ورم ہو سکتا ہے اور سب کے علاج الگ الگ ہیں اس واسطے حکیم سے علاج کرانے کی ضرورت ہے لیکن یہاں ایک لیپ ایسا لکھا جاتا ہے کہ سب کے ورم کو اور ہر حالت میں مفید ہوتا ہے وہ لیپ رحم کے ورم کے بیان میں لکھا ہوا ہے پہلی دوا اس میں گل بابونہ ہے وہ لیپ دراصل نلوں کے ورم اور رحم اور معدہ کے ورم کے لئے ہے لیکن اگر جگر اور تلی پر بھی کر دیا جاوے تو کچھ ہرج نہیں بلکہ کچھ مفید ہی ہوتا ہے (نظر ثالث)

[1] اس بیماری میں بارد مادہ اعضا کے اندر سرایت کر جاتا ہے کبھی تو تمام اعضا میں اور کبھی غذا کی تدبیر کے موقعوں میں اور اخلاط میں اس کی تین قسمیں ہیں کیونکہ وہ مادہ یا تو قوام دار ہوگا یا نہیں اگر نہ ہوگا تو وہ طبلی ہے اور ہوگا تو یا سارے بدن کو شامل ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو وہ لحمی ہے اور نہ ہوگا تو وہ زقی ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ پیاس کی شدت صرف ایک ہی قسم میں ہوتی ہے یا سب میں شیخ نے تو یہ کہا ہے کہ کوئی قسم استسقا کی پیاس سے خالی نہیں ہوتی ۱۲۔ از بحر الجواہر صفحہ ۱۴۱۔

[2] یہ جڑ بھوری اور بڑھی مالکی ہوتی ہے اس سے بنفشہ کی سی خوشبو آتی ہے اکثر لوگ بیخ بنفشہ جانتے ہیں ۱۲۔ از جامع صفحہ ۱۳۹

لیپ۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے۔ ببول کا گوند اور کتیرا اور زراوند مدحرج[1] یہ سب چیزیں ڈھائی ڈھائی ماشہ اور اشتی ڈیڑھ تولہ ان سب کو آدھ پاؤ سرکہ میں خوب پیسکر مرہم سا بنا کر ایک کپڑا تلی کے برابر کاٹ کر اس پر یہ مرہم لگا کر تلی پر چپکاویں جتنی تلی کم ہوتی جاوے گی کپڑا چھوٹتا جاوے گا اتنا کپڑا کترتے جاویں۔ اگر تلی بڑھی ہوئی ہو اور تیز بخار بھی ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

انتڑیوں کی بیماریاں

دست آنا۔ اگر زیادہ کھانے سے یا اتفاقیہ دست آنے لگیں تو پیٹ کی بیماری میں اس کے علاج کو دیکھ لو اور اگر زیادہ دست آئیں یا عرصہ تک آتے رہیں یا دورہ کے طور پر آئیں تو علاج میں غفلت نہ کرو کسی ہوشیار حکیم سے رجوع کرو۔

قولنج۔ ایک[2] انتڑی کا نام قولون ہے اس کے درد کو قولنج کہتے ہیں اور عام لوگ اس کو پیٹ کا درد کہتے ہیں اور یہ ناف کے برابر داہنی طرف نیچے کو ہوتا ہے اس میں ارنڈی کا تیل چار تولے پی لینا بہت مفید ہے ایک دو دست اگر درد جاتا رہتا ہے۔

قولنج کی اور دوا۔ بچھ[3] سونٹھ۔ السی۔ تخم تیتھی۔ ہینگ۔ تخم سویا۔ سب چھ چھ ماشہ لے کر کوٹ کر چھان کر پاؤ بھر ماش کے آٹے میں ملا کر سولف کے عرق سے گوندھ کر دو ٹکیہ پکائیں ایک طرف سے کچی رکھیں اور کچی کی طرف چھ ماشہ ارنڈی کا تیل یا چھ ماشہ روغن گل لگا کر ایک کو نیمگرم باندھیں جب وہ ٹھنڈی ہو جاوے دوسری بدل دیں یہ روٹی درد گردہ کو بھی مفید ہے۔

فائدہ۔ قولنج والے کو جب تک خوب بھوک نہ لگے کھانا مت دو اور دودھ سے پرہیز کراؤ البتہ اگر اس کو دودھ کی عادت ہو اور کچھ نقصان نہ کرے تو گرم دے دو لیکن حکیم سے پوچھ لینا چاہیئے۔

پیچش۔ فائدہ۔ پیچش میں تیز نہ چلو اور اونچے نیچے میں پاؤں نہ ڈالو بلکہ زیادہ چلو پھرو بھی نہیں[4]۔ اگر معمولی پیچش ہو تو یہ دوا کرو۔ ریشہ خطمی۔ تخم کنوچہ[5]۔ مکو خشک۔ گل بنفشہ یہ

[1] زراوند مدحرج یعنی گول جڑ جس کے اوپر کا بکل بہت موٹا ہوتا ہے باہر سے زرد اور اندر سے سرخی مائل اور ایک زراوند طویل ہوتی ہے وہ سرخ سیاہی مائل اور زرد ہوتی ہے اس کی خاصیت الگ ہے ۱۲ از جامع۔ صد ۲۵ عاجز محمد حیات عفرلہ

[2] آنتوں میں سدے پڑنے سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے ۱۲۔ از بحر صد ۱۹۵

[3] اس کو گھڑ بچھ بھی کہتے ہیں یہ ایک گرہ دار جڑ ہے رنگ سفید سرخی مائل ہوتا ہے مزے میں تلخ ہے ۱۲۔ از جامع صد ۵۴

[4] اس کا ذائقہ پھیکا رنگ کالا ہوتا ہے مشہور چیز ہے گرم خشک نمبر ۲ ہے ۱۲۔ از جامع۔

[5] پیچش میں چلنے پھرنے میں احتیاط نہ کرنے سے بعض وقت کمر ٹوٹ جاتی ہے ۱۲ منہ۔

یہ سب چیزیں پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر مل کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر پی لو۔

دوسری دوا۔ چھ ماشہ چار تخم کو آدھ پاؤ عرق مکو یا پانی کے ساتھ پھانک لو۔ مونگ کی کھچڑی یا ساگو دانہ[1] پانی میں پکا کر غذا رکھو کوئی سخت چیز نہ کھاؤ اور اگر پیچش میں خون آنے لگے تو یہ دوا کرو ریشہ خطمی تخم کنوچہ بیلگری۔ مکو خشک۔ گل بنفشہ سب پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر دو تولہ شربت انجبار[2] ملا کر پیو اگر اس سے خون بند نہ ہو تو اسی دوا پر تخم بارتنگ[3] مسلم چھڑک لو اگر پھر بھی بند نہ ہو تو تخم بارتنگ کو کسی قدر بھون کر چھڑکو اور شربت انجبار کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی اور اگر ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو یا زچہ خانہ میں پیچش ہو گئی ہو یا ہاتھ پاؤں پر ورم یا بخار بھی ہو تو کسی حکیم کا علاج کراؤ اور یہ خیال رکھو کہ زیادہ لعابدار دوائیں نہ دو اور اگر حمل کی حالت میں پیچش ہو تو لعابدار دوائیں نہ دو بلکہ وہ دوا دو جو تدابیر حمل میں آتی ہے۔

پیٹ کے کیڑے یعنی کدو دانے اور کیچوے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ منہ سے رال زیادہ نکلے اور ہونٹ رات کو تر رہیں اور دن کو خشک ہوں اور سوتے میں دانت چابے اور کھانا کھانے کے بعد متلی اور پیٹ میں بیچینی ہو۔

لیپ۔ اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ چھ ماشہ کلونجی اور دو ماشہ تخم حنظل[4] اور چھ ماشہ ایلوا کریلہ کے پانی میں پیس کر پیٹ پر اور ناف سے نیچے لیپ کریں۔ دوا ہر قسم کے کیڑوں کو نکالنے والی۔ نیم کے پتے۔ باؤبڑنگ۔ کمیلہ۔ تینوں چیزیں تین تین ماشہ باریک پیس کر شہد دو تولہ میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے دوا اس سے چنونے مر جاتے ہیں دو تولہ کمیلہ ایک چھٹانک میٹھے تیل میں جلا کر پاخانہ کے مقام میں لگائیں۔ پرہیز ماش کی دال اور بلغم پیدا کرنے والی چیز نہ کھاویں۔ کریلہ اکثر کھانے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔

فائدہ۔ کیڑوں کے مریض کو دوا پلاتے وقت یہ نہ بتائیں کہ یہ کیڑوں کی دوا ہے ورنہ اثر نہ ہوگا۔

بواسیر۔ خون میں جب سودا بڑھ جاتا ہے تو پاخانہ کے مقام پر خارش ہوا کرتی ہے اور سوزش رہا کرتی ہے اگر خون بھی آئے تو خونی بواسیر ہے اور خون نہ آئے تو بادی ہے اس میں ایسی

[1] سابو دانہ بھی کہتے ہیں اس کا رنگ سفید ذائقہ پھیکا ہے یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو کہ ایک درخت کے گودے یا لکڑی سے بناتے ہیں اور اس کا درخت جزیروں میں ہوتا ہے ۱۲۔ از جامع الادویہ صفحہ ۱۲۵

[2] انجبار سرخی مائل پھیکا ایک درخت ہے جو ملک شام میں ہوتا ہے آدمی کے قد کے برابر اس کی جڑ استعمال کی جاتی ہے سرد و خشک ہے اور سرد مزاج والوں کو مضر ہے ۱۲۔ از جامع

[3] بارتنگ ایک گول بیج ہے تلخ رنگ سبز سیاہی مائل دماغ اور پھیپھڑے کو مضر ہے ۱۲۔

[4] شحم الحنظل اندراین کے پھل کے گودے کو کہتے ہیں جو اس کے اندر سے پیلا پیلا نکلتا ہے اندراین کا پھل ناریخ سے چھوٹا ہوتا ہے اس کے پردے استعمال میں آتے ہیں یہ بھی چیز ہے زیادتی اس کی قاتل ہے۔ ۱۲۔ از جامع۔ صفحہ ۴۲

تیز دوا نہ لگانی چاہیئے جس سے خون بالکل بند ہو جاوے نہیں تو اور بہت سی بیماریوں کا ڈر ہے جیسے سل۔ جنون وغیرہ اور بواسیر میں اکثر قبض بھی رہتا ہے۔ اس قبض کے لئے ہمیشہ مسہل لینا بُرا ہے بلکہ مناسب یہ ہے کہ جب قبض ہو تو سوتے وقت ایک ہڑ مربے کی کھا لیا کریں یا کبھی اطریفل کھا لیا کریں اس سے بواسیر کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور بواسیر سے جو قبض ہو اس کو بھی فائدہ دیتا ہے۔

اس کی ترکیب یہ ہے۔ ساڑھے سات تولہ گوگل[1] اور ساڑھے سات تولہ مغز املتاس سبز گندنے[2] کے پانی میں گھولیں اور گندنا نہ ملے تو مولی کے پانی میں یا سئولف کے عرق میں گھولیں اور چھان کر تین پاؤ شہد خالص ملا کر قوام کر کے پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ۔ پوست بلیلہ۔ آملہ۔ افتیمون[3]۔ اسطوخودوس۔ سب ڈھائی ڈھائی تولہ کوٹ چھان کر پانچ تولہ گائے کے گھی سے چکنا کر کے قوام میں ملا لیں اور دس پندرہ روز گیہوں یا جو میں دبائے رکھیں اور سوتے وقت ایک تولہ کھا لیا کریں اور جس کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو جائے گوگل کے رسوت ڈالیں۔ **دوا** جس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے چھ ماشہ گیندے کے پتے اور چھ ماشہ ہارسنگار کے پھول پانی میں پیس کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر ایک ماشہ ملتانی مٹی باریک پیس کر چھڑک کر پئیں۔ **غذا** مسور کی دال کھائیں اور اگر بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر سوزش زیادہ ہو تو یہ دوا لگائیں۔ کتھا سفید۔ سفیدہ کاشغری رسوت۔ مروارسنگ یہ سب تین تین ماشہ ان سب کو پیس کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر پاخانہ کے مقام پر ملیں اور کبھی بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر ورم آجاتا ہے اور ایسی جلن ہوتی ہے کہ پاخانہ نہیں ہوتا اگر ایسی حالت ہو تو دو تولہ بھنگ[4] کے پتے سوا پاؤ دودھ میں جوش دے کر اول بھیارہ دو پھر وہی گرم پتے باندھ دو اگر مسے کٹوانے کا اتفاق ہو تو ایک مسّہ رہنے دو تاکہ کچھ نکلتا رہے[5]

---

[1] عربی میں مقل اسی کو کہتے ہیں یہ تلخ سیاہ و سرخ چیز ہوتی ہے اور حقیقت میں یہ ایک درخت کا گوند جما ہوا مشہور ہے گرم ۳ درجہ اور خشک ۲ درجہ ہے اس کی دھونی سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں ۱۲ از جامع

[2] گندنا تیز بدبودار چیز ہے اصل میں ایک قسم کا ساگ ہے پیاز کے ساگ کی طرح گرم درجہ ۳ خشک درجہ ۲ ہے۔ ۱۲

[3] افتیمون اکاس بیل کو کہتے ہیں جو زرد رنگ ذائقہ میں تلخ قدرے خوشبودار ایک قسم کی بیل ہوتی ہے بغیر پتے کی اور بغیر پھل کی اور وہ اکثر درختوں پر پھیلتی ہے اور جس پر پھیلتی ہے اس کو سکھا ڈالتی ہے ۱۲۔ از جامع و بحر الجواہر ص ۲۱۔

[4] بھنگ ناپاک نہیں ہے اور خارجی استعمال میں کچھ حرج نہیں ہاں پینا اس کا بوجہ نشہ کے ناجائز ہے تفصیل اسکی طبی جوہر میں ہے ۱۲

[5] خونی بواسیر کی مجرب دوا۔ دو تولہ دار ناریل یعنی کچے کھوپرے کے اوپر کے ریشے جو بالوں کی طرح ہوتے ہیں لے کر جلا کر رکھ لیں اور ایک ماشہ روز چالیس دن تک پانی کے ساتھ کھاویں۔

گردہ کی بیماری

گردے ہر شخص کے دو ہوتے ہیں اور کوکھ کے مقابل کمر میں ان کی جگہ ہے جب کوئی دوا گردے میں لگانا ہو تو کوکھ سے کمر تک لگاؤ اور کبھی قولنج اور درد گردہ میں شبہ ہو جاتا ہے ان دونوں کی پہچان یہ ہے کہ قولنج کا درد اول پیٹ سے شروع ہوتا ہے اور درد گردہ کمر میں ایک جگہ معلوم ہوتا ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ درد گردہ میں سانس لینے کے ساتھ ایک چسک سی گردہ تک ہو جاتی ہے پوری سانس نہیں آتی **دوا** گردہ کے درد کو مفید ہے چھ ماشہ تخم خربزہ اور چھ ماشہ خارخسک[1] اور نو ماشہ حب القرطم[2] اور پانچ پانچ ماشہ بیج کاسنی زیرہ سیاہ۔ حب کا کیخ[3] پانی میں جوش دے کر چھان کر دو تولہ شربت بزوری بارد ملا کر ایک ایک ماشہ حجر الیہود[4] سنگ سرماہی[5] خوب باریک پیسکر ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں اگر بخار ہو تو اسی میں سات دانہ آلو بخارا بڑھا لیں اگر معمولی دواؤں سے آرام نہ ہو تو چار تولہ کاسٹر آئل یعنی ارنڈی کا تیل تین چھٹانک سونف کے عرق میں پلائیں اس کے پینے سے دست بھی آجاتے ہیں اور پیشاب بھی کھل کر آجاتا ہے اور گردہ میں سے مادہ نکل جاتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔

روئی درد گردہ کے لئے مفید۔ قولنج کے درد کے بیان میں گزر چکی ہے جس میں سویہ میتھی کے بیج ہیں۔

لیپ۔ جس سے گردہ کے درد اور گردہ کے آس پاس کے درد کو فائدہ ہوتا ہے تین ماشہ وارچینی قلمی اور تین ماشہ مصطگی رومی باریک پیس کر چار تولہ روغن گل میں ملا کر گرم گرم مالش کریں اور اوپر سے روڑ یعنی پرانی روئی گرم کر کے باندھ دیں۔

سینک۔ درد گردہ کے لئے مفید۔ تیز گرم پانی بوتل میں بھر کر کاگ لگا کر درد کی جگہ پر بوتل کو پھرائیں۔ اگر بوتل کی گرمی ناگوار ہو تو اس پر ایک کپڑا کئی تہ کا لپیٹ کر پھرائیں۔

غذا۔ گردہ کے مریض کے لئے سب سے بہتر شوربا ہے اگر ضعف زیادہ ہو تو مرغ کا شوربا دو ورنہ بکری کا شوربا کافی ہے۔ چاول گردہ کے مریض کے لئے نہایت مضر ہے۔

[1] خارخسک گوکھرو کو کہتے ہیں جو سبز و زرد اور قدرے تلخ ہوتا ہے اور یہ ایک گھانس کے کانٹے ہیں بہت مشہور گرم خشک ۲ درجہ ۱۲۔ از جامع۔

[2] حب القرطم یعنی کڑکے بیج جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے ۱۲۔

[3] کا کیخ سرخ و سیاہ و زرد قدرے شیریں کمو کی مانند دانے ہوتے ہیں اس کا ترجمہ بحر الجواہر میں راجپوتکہ لکھا ہے اور کا کیخ لفظ عربی ہے ۱۲ از صفحہ ۱۹۶۔

[4] حجر الیہود کی ہندی نامعلوم ہے فارسی میں اسے سنگ جہودان کہتے ہیں یا سنگ یہودان ایک قسم کا پتھر ہے گول بیر کے برابر سفید پھیکا ۱۲

[5] یہ وہ چھوٹا سا چپٹا پتھر ہے جو مچھلی کے سر میں نکلتا ہے ۱۲۔ صفحہ ۱۳۸ از جامع۔

مثانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں

جس جگہ پیشاب جمع رہتا ہے اُس کو مثانہ کہتے ہیں اُس کی جگہ پیڑو میں ہے اگر پیشاب بند ہو یا اور کسی وجہ سے دوا مثانہ پر لگانا ہو تو پیڑو پر لگاؤ۔ **پیشاب میں جلن ہونا**۔ بہ روزہ کا تیل دو بوند بتاشہ پر یا روٹی کے ٹکڑے پر ڈال کر کھائیں آزمایا ہوا ہے۔ خاتمہ میں اس کی ترکیب لکھی ہے۔

دوسری دوا۔ شیرۂ تخم خرفہ سیاہ پانچ ماشہ۔ شیرۂ تخم خیارین چھ ماشہ پانی میں نکال کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر ایک ایک ماشہ طباشیر۔ کتیرا باریک پیسکر چھڑک کر پئیں

پیشاب کا رُک جانا۔ ٹیسو کے پھول[1] دو تولہ سیر بھر پانی میں پکا کر گرم گرم پانی سے ناف کے نیچے دھار دو اور دھارنے کے بعد ان پھولوں کو ناف کے نیچے گرم گرم باندھ دو۔

مثانہ کا کمزور ہو جانا۔ اور بار بار پیشاب آنا اور بلا ارادہ پیشاب خطا ہو جانا اور بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل آنا۔ اس کے لئے یہ معجون نفع دیتی ہے ترکیب یہ ہے فلفل[2] سیاہ پیپل سونٹھ خرفہ دار چینی۔ خولنجان[3] یہ سب دوائیں دو دو ماشہ تودری سُرخ[4]۔ تودری سفید بہمن سُرخ بہمن سفید بوزیدان۔ اندرجو شیرین۔ ناگرموتھ۔ بالچھڑ۔ یہ سب چیزیں چھ چھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر پندرہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں بڑے آدمی ایک تولہ روز کھایا کریں اور بچوں کو چھ ماشہ کھلائیں

پیشاب میں خون آنا۔ اس کے لئے یہ دوا بہت آزمائی ہوئی ہے۔ چھ ماشہ برادہ صندل سفید رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو چھان کر دو تولہ شربت بزوری معتدل[5] ملا لیں پہلے تین ماشہ چاکسو چھلے ہوئے باریک پیس کر پھانکیں اوپر سے یہ دوا پی لیں اور اگر خون کسی اور وجہ سے آتا ہے تو حکیم سے علاج کراؤ۔ شربت بزوری کی ترکیب خاتمہ میں ہے

رحم کی بیماریاں[6]

عورتوں کے جسم میں ناف کے نیچے تین چیزیں ہیں سب سے اوپر مثانہ۔ اُس کے نیچے دبا ہوا

---

[1] یعنی ڈھاک کے درخت کا پھول یہ جنگلی درخت بہت مشہور ہے زرد و سیاہ و سرخ پھیکا قدرے تلخ ہوتا ہے۔ ۱۲۔

[2] یعنی کالی مرچیں ۱۲

[3] خولنجان شیریں یعنی کلپھن سرخی مائل تیز و تیز بو و لذیذ ایک جڑ ہے اور بعض کے نزدیک تحقیق ہے کہ یہ پان کے پرانے درخت کی جڑ ہے ۱۲۔ از جامع الادویہ صفحہ ۱۷۲ یہ مقوی معدہ ہے ۱۲

[4] یہ ایک قسم کے بیج ہیں مسور سے چھوٹے اور اسپغول سے بڑے گرم تر در جہ اول ہے یہ جسم کو فربہ کرتی ہے ایسے ہی تودری سفید ہے بھوک کو بڑھاتی ہے اور حدہ کو کھولتی ہے ۱۲ صفحہ ۸۲ از جامع۔

[5] معتدل کے معنے یہ کہ نہ تو گرم ہو نہ سرد بلکہ درمیانی ہو کیونکہ شربت تینوں قسم کا ہوتا ہے ۱۲۔

[6] فاضل لقراط کبھی تو رحم کا لفظ اس عضو پر بولتے ہیں جس میں بچہ رہتا ہے یعنی بچہ دان اور دہرن اور کبھی اس عضو کی گردن کو یعنی وہ سراجہاں سے خون حیض ہو کر نکلتا ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر صفحہ ۱۱۴

رحم جس میں بچّہ رہتا ہے اُس کے نیچے دبی ہوئی انتڑیاں۔ جب رحم پر کوئی دوا لگانا ہو تو ناف کے نیچے لگائیں۔ اگر رحم کے امراض سے حفاظت منظور ہے تو ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔ (۱) حیض میں اگر ذرا کمی یا زیادتی پائیں تو فوراً علاج کریں (۲) دائیاں آج کل بالکل اناڑی ہیں اس لئے فقط ان کی رائے سے علاج نہ کریں بلکہ طبیب سے پوچھ لیں (۳) معمولی امراض میں اندر رکھنے کی دوا سے بچیں پینے کی دوا اور لیپ سے کام نکالیں (۴) رحم خاصہ میں چاہے عورت تندرست ہو اس کی بھی دوا اور غذا حکیم سے پوچھ کر کریں ورنہ ہمیشہ کے لئے تندرستی خراب ہو جاتی ہے (۵) اگر ورم ہو تو پرٹ بلا اجازت طبیب کے ہرگز نہ ملوائیں اس سے بعض وقت سخت نقصان پہنچتا ہے (۶) بچہ گرانے کی تدبیر ہرگز نہ کرائیں۔

حیض کم ہونا۔ یہ دوا نہ زیادہ گرم ہے نہ زیادہ سرد ہے کسی کو نقصان نہیں کرتی تخم خربزہ۔ تخم خیارین[1]۔ خارخسک۔ پوست بیخ کاسنی۔ سب چھ چھ ماشہ۔ پرسیاؤشان[2]۔ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پیا کریں۔

دھوئی۔ حیض کھولنے والی۔ گاجر کے بیج آگ پر ڈال کر اوپر ایک طباق سوراخدار ڈھانک کر سوراخ پر بیٹھیں اور اس طرح دھوئی لیں کہ دھواں اندر نیچے **فائدہ** مسور کی دال اور مسور اور آلو اور سیٹھی کے چاول اور خشک غذائیں حیض کو روکتی ہیں۔ **استحاضہ** یعنی عادت سے پہلے یا بہت زیادہ خون آنے لگنا۔ اگر گرم چیز کھانے سے نقصان ہوتا ہو یا گرمی کے دنوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہو اور منہ کا رنگ زرد رہتا ہو تو سمجھو کہ مزاج میں گرمی بڑھکر خون پتلا ہو گیا اور رگوں میں نہیں رُک سکا اُس کی دوائیں یہ ہیں۔ **ایک دوا۔** ٹھنڈا پانی ناند میں بھر کر اس میں بیٹھیں اور کمر اور ناف کے نیچے ٹھنڈے پانی سے دھاریں **دوسری دوا۔** انار کے چھلکے۔ انار کی کلی۔ مازو سب دو دو تولے کچل کر بیس سیر پانی میں جوش دے کر ناند میں بھر کر بیٹھیں بیٹھتے وقت پانی نیم گرم ہو اور اتنی دیر بیٹھیں کہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے **تیسری دوا۔** صندل سفید، گل سُرخ[3]، سماق۔ انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ گلاب میں پیس کر ناف کے نیچے نیم گرم لیپ کریں اور شربت انجبار بھی اس میں مفید ہے اور غذا مسور کی دال سرکہ ملا کر کھانا مفید ہے اور استحاضہ کی ایک قسم یہ ہے

[1] یعنی کھیرے اور ککڑی کے بیج ۱۲

[2] یہ پہلے گذر چکا ۱۲

[3] سماق شرک کو کہتے ہیں جو ایک درخت کا پھل ہے بقدر دانہ مسور کے جدید سرخ بہت کھٹا ہوتا ہے ۱۲

کہ اندر کسی رگ کا منہ کھل جانے سے خون جاری ہو جاوے پہچان اس کی یہ ہے کہ یک لخت بہت سا خون آتا ہے **علاج** اول ایک عدد قرص کہربا[1] کا کھا کر پانچ پانچ ماشہ تخم خرفہ اور حب الآس[2] اور تخم بار تنگ پانی میں پیسکر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پئیں اور شربت انجبار اور قرص کہربا کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی اور یہ دوائی ایسے استحاضہ کے استعمال کے لئے مفید ہے دو تولہ مازو اور دو تولہ انار کے چھلکے کچل کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب چھٹا تک بھر رہ جائے اُس پانی میں رُوئی بھگو کر تین تین ماشہ سرمہ اور سنگجراحت اور گل ارمنی باریک پیسکر اس بھیگی ہوئی روئی پر اچھی طرح لگا کر آٹھ انگل کی بتی بنا کر اندر رکھیں اور چھ گھنٹے کے بعد بدل دیں اور ابھی جو دوا اوپر لکھی گئی ہے جسمیں انار کی کلی ہے ایسے استحاضہ کو وہ بھی مفید ہے اور بیمار کو حتی الامکان چلنے پھرنے سے اور ہر قسم کی حرکت سے روکیں اور بغل سے لے کر پہنچوں تک ہاتھ خوب کس کر باندھ دیں جس وقت تکلیف ہونے لگے کھول دیں اور پھر ہاتھ باندھ دیں اور ایسے استحاضہ کا غیبی علاج یہ ہے کہ جس وقت خون شدت سے جاری ہو تو دو تولہ پنڈول مٹی لے کر سبھی کے چاولوں کی پتلی پیچ میں گھول کر تھوڑی تھوڑی پلائیں اور ملتانی مٹی کے ٹکڑے پانی میں ڈال رکھیں اور پینے کو یہی پانی دیں اور گلاب میں کپڑے کی بتی بھگو کر اور اس بتی پر سرمہ خوب لپیٹ کر اندر رکھیں اور اگر کوئی اور وجہ ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنا۔ یہ مرض رحم کی کمزوری سے ہوتا ہے یہ دوا اس کے لئے بہت مفید ہے اور معدہ اور دماغ اور دل کو بھی طاقت دیتی ہے اور بھوک خوب لگاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور خفقان یعنی ہولدلی اور بواسیر کو بھی بہت فائدہ دیتی ہے دو تولے مربے کی ہڑ اور چھ ماشہ دانہ الائچی خورد اور چھ ماشہ خشک دھنیہ ان سب کو چھ تولہ کیوڑہ کے عرق میں پیسکر چھ تولہ قند سفید ملا کر تھوڑا پانی ملا کر قوام معجون کا کر لیں جب تیار ہو جائے پانچ عدد چاندی کے ورق اور ایک ماشہ مونگے کا کشتہ اور چار رتی رانگ کا کشتہ ملا کر رکھ لیں اور چھ ماشہ سے ایک تولہ ہر روز کھایا کریں ان دونوں کشتوں کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی اور جاڑوں میں یہ لڈو کھانا بھی مفید ہے لڈو کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر

[1] کہربا ایک گوند ہے طلائی رنگ کا یہ مقوی معدہ: مقوی قلب ہے اس کا گلے میں لٹکانا نافع یرقان ہے اور اگر حاملہ عورت کے لٹکایا جائے تو پیٹ کا بچہ محفوظ رہتا ہے اور اگر بچوں کے لٹکایا جائے تو ان کا رونا کم ہو جاتا ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر صفحہ ۲۰۱

[2] یعنی مورد دانہ بحر الجواہر میں اس کا ترجمہ آدھیرہ لکھا ہے حب آلاس اس کے دانہ کو کہتے ہیں ۱۲ بحر صفحہ

[3] یعنی جس میں رگ کھلجانے کے باعث خون بہت سا آجاتا ہے ۱۲۔

[4] رطوبت کبھی خود رحم میں بذاتہ پیدا ہو جاتی ہے یہ تو اس وقت ہوتا ہے کہ جب اس کی قوت جاذبہ کمزور ہو جائے اور کبھی خود رحم میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ کچھ فضلیات ہوتے ہیں جو سارے بدن سے استفراغ یا تنقیہ کے طور پر رحم تک پہنچتے ہیں پھر وہ فضلے کبھی بلغمی ہوتے ہیں اور کبھی صفراوی اور کبھی سوداوی اور کبھی دموی اور سیلان کے وقت جیسا رنگ ہوتا ہے ویسی ہی قسم پہچان لی جاتی ہے ایسی عورت کے آلات تنفس اور معدہ بھی ضعیف ہو جاتا ہے ۱۲۔ از شرح اسباب صفحہ ۱۱۵

میدہ کو سیر بھر گھی میں بھون کر نکال لیں اور گھی علیحدہ رکھ لیں پھر میدہ کو ڈیڑھ سیر سفید قند میں قوام کر کے ملا لیں۔ پھر ڈیڑھ تولہ گل پستہ اور ڈھائی تولہ گل ڈھاوا[1] اور ایک تولہ کیترا اور ڈیڑھ تولہ ببول کا گوند اور چھ ماشہ گل چھالیہ اور ڈیڑھ تولہ سونٹھ۔ اور ایک تولہ مجیٹھ اور ایک تولہ ڈھاک کا گوند اور دو تولہ سمندر سوکھ اور دو تولہ تالمکھانہ اور ساڑھے چار ماشہ چھوٹی مائیں[2] اور چار ماشہ بڑی مائیں۔ ان سب کو کوٹ چھان کر اس علیحدہ رکھے ہوئے گھی میں بھون کر پیسکر قوام میں ملائیں پھر آدھ پاؤ مغز بادام اور چھٹانک بھر مغز پستہ اور چھٹانک بھر مغز اخروٹ اور اڑھائی تولہ چرونجی۔ اور آدھ سیر چھوارہ۔ خوب کچل کر ملا لیں اور ایک ایک چھٹانک کے لڈو بنا لیں اور ایک لڈو روز کھا لیا کریں اور اگر گرمی کے دنوں میں کھانا چاہیں یا مزاج زیادہ گرم ہو تو سونٹھ نہ ڈالیں اور اگر اس لڈو سے قبض ہو تو دو تولہ منقی کسی وقت یا ایک مربے کی ہڑ سوتے وقت کھا لیا کریں اور کبھی یہ بیماری حمل گر جانے سے یا بچے جلدی جلدی پیدا ہونے سے ہو جاتی ہے ایسی عورتوں کو چاہیئے کہ حمل گرنے کے بعد یا بچہ پیدا ہونے کے بعد جو دوا یا غذا کھائیں حکیم کی رائے سے کھائیں دائیوں کے کہنے پر نہ رہیں دائیاں ہر چہ کو گوند سونٹھ کھلا دیتی ہیں اور کچھ نہیں سمجھتیں کہ اب یہ چیزیں سب کو موافق نہیں آتیں۔

رحم میں خارش اور سوزش ہونا۔ کسی خراب مادہ سے یا کوئی گرم چیز کھانے سے کبھی اندر خارش ہو جاتی ہے کبھی دانے بھی نکل آتے ہیں اور بیقراری ہونے لگتی ہے اس وقت یہ دوا کریں۔ رسوت۔ مروارسنگ۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ سفیدہ کاشغری۔ گیرو چھالیہ یہ سب تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ ہرے دھنیے کے پانی میں پیسکر اندر لگائیں دوسری دوا چھ ماشہ رسوت کو دو تولہ گلاب اور دو تولہ ہری مہندی کے پانی میں گھول کر اندر لگائیں

تنبیہ اس بیماری میں جاہل دائیوں کے کہنے سے سنبھالو کے پتے اور بلیٹس اور گرم دوائیں نہ برتیں۔ بعض دفعہ دانے پک کر بیماری بڑھ جاتی ہے اور جو دوائیں لکھی گئی ہیں اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو طبیب سے رجوع کریں۔

رحم میں ورم ہو جانا۔ ورم بہت طرح کا ہوتا ہے اس لئے حکیم سے رجوع کرنا چاہیئے یہاں ایک ہلکی سی دوا لکھی جاتی ہے جو سب طرح کے ورم میں فائدہ دیتی ہے پانچ ماشہ

[1] اس کا رنگ سرخ اور ذائقہ تلخ ہوتا ہے یہ ایک درخت کا پھول ہے جو ہند میں ہوتا ہے اور اس کے پھول ہی کام میں آتے ہیں درخت کا رنگ زرد ہوتا ہے طبیعت اس کی سرد خشک ہے دستوں میں یہ پھول مفید اور بھوک میں نافع ہے ۱۲۔ از جامع صد ۱۱۲۔

[2] چھوٹی مائیں یہ درخت جھاؤ کا پھل ہے چنے کے برابر بلکہ اس سے کچھ بڑا ذائقہ تلخ اور رنگ بھورا ہے اور ایک مائیں بڑی ہوتی ہے رنگ اور مزہ اس کا بھی ایسا ہی ہوتا ہے مگر وہ چھوٹی قسم کے درخت جھاؤ کا پھل ہے اور چھوٹی مائیں سے یہ پھل کچھ بڑا اور تکونیہ ہوتا ہے ۱۲۔ از جامع الادویہ صد ۲۲۲

معجون دبید الورد اوّل کھا کر اوپر سے عرق مکو آدھ پاؤ اور شربت بزوری بارد دو تولہ اور عرق مکو کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی چار تولہ ملا کر پئیں۔ دبید الورد کا نسخہ خاتمہ میں آوے گا لیکن اگر کھانسی زیادہ ہو تو یہ معجون نہ دیں۔

لیپ۔ اس سے رحم کے ورم اور معدہ کے ورم اور نلوں کے ورم کو فائدہ ہوتا ہے گل بابونہ اکلیل الملک[1] تخم خطمی۔ ناگر موتھ۔ مکو خشک۔ صندل سرخ۔ بالچھڑ۔ چھڑیلا۔ ایلوا۔ افسنتین رومی بنفشہ مصطگی رومی۔ اذخر۔ یہ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر اور دو تولہ املتاس۔ ہری مکو کے پانی میں گھول کر اس میں وہ سب دوائیں ملا کر پھر اس میں روغن گل۔ روغن بابونہ۔ ارنڈی کا تیل چھ چھ ماشہ ملا کر نیم گرم لیپ کریں صبح کا کیا ہوا لیپ شام کو دھو ڈالیں اور نیا لیپ کر دیں یہ لیپ اگر جگر اور تلی پر بھی کر دیا جاوے تو کچھ حرج نہیں کچھ مفید ہی ہے۔

اختناق الرحم۔ اس میں یک لخت دل گھبرانے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اور ہاتھ پیر گرنے لگتے ہیں اور رنگ زرد ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے کسی قدر پانی بہنے لگتا ہے اور برے برے خیال آنے لگتے ہیں پھر ذرا دیر میں معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے کوئی چیز اٹھتی ہے اور دل اور دماغ تک پہنچکر پریشان کرتی ہے حواس جاتے رہتے ہیں اور اکثر مریضہ چیخنے لگتی ہے پھر بے ہوشی ہو جاتی ہے اور یہ مرض مرگی کے اور غشی کے یعنی غش آنے کے بہت مشابہ ہے لیکن مرگی میں منہ میں جھاگ آیا کرتے ہیں اور اس میں نہیں آتے اور غشی میں خوشبو سونگھانے سے نفع ہوتا ہے اور اس میں خوشبو سونگھانے سے نقصان ہوتا ہے البتہ بدبو سونگھانے سے نفع ہوتا ہے ان پہچانوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اختناق الرحم ہے یا مرگی ہے یا غشی ہے اور یہ مرض حیض کے رکنے سے اکثر ہو جاتا ہے جب ایسا دورہ پڑے تو فوراً بیمار کے پاؤں اس قدر کس کر باندھیں کہ تکلیف ہونے لگے اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو اور نمک اور رائی پیس کر تلووں کو ملو اور کوئی چیز بدبودار جیسے ہینگ یا مٹی کا تیل سونگھاؤ اور خوشبو کی چیز ہرگز نہ سونگھاؤ نہ پلاؤ نہ چھڑکو اور پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے البتہ جن لڑکیوں کو یا بیواؤں کو شادی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض ہو تو سب سے بہتر تدبیر شادی کر دینا ہے۔ فائدہ۔ بعد ختم ہونے حیض کے مشک[2] استعمال کرنے سے یعنی اس جگہ

[1] شیخ کا قول ہے کہ یہ ایک گھانس کی کلی ہے۔ ہلالی شکل کی گرم خشک طبیعت ہے معدہ کے درد کو تسکین دیتی ہے اور مقعد کے ورم کو نافع ہے وشی نے اس کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ اس سے تاج بنائے جاتے تھے جو بادشاہ اپنے سروں پر رکھتے تھے اور میرا خیال ہے کہ اس سے تاج بنانے کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ یہ سر کے درد کو نافع ہے ہندی میں اس کو پرمک اور اپسرک کہتے ہیں ۱۲۔ از بحر الجواہر صد ۲۴

[2] اس کو ہندی میں کستوری کہتے ہیں رنگ سیاہ اور خوشبودار اور مزہ تلخ ہوتا ہے مشہور ہے کہ ختن کے ہرن کی ناف میں خون جم جاتا ہے اور بہ حکم خدائے تعالیٰ اثر قوی اور خوشبو لاتا ہے گرم درجہ ۳ خشک درجہ ۲ ہے۔ گرم مزاج والوں کو مضر ہے بلکہ درد سر لاتا ہے مگر نافع۔ لقوہ رعشہ نسیان کو مفید ہے ۱۲۔ از جامع۔

تھوڑا مشک کا پارچہ رکھنے سے اختناق نہیں ہوتا۔

رحم کا کمزور ہو جانا۔ اس میں بادی بہت بڑھ جاتی ہے اور ناف کے نیچے کبھی اپھار سا ہو جاتا ہے کبھی اندر پانی سا بولتا ہے کبھی ریاح سے گڑگڑ آواز ہوتی ہے اس کے لئے جوارش کمونی چھ ماشہ یا ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے اس جوارش کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور رحم سے رطوبت جاری رہنے کی بیماری کے بیان میں ایک لڈو کی ترکیب لکھدی ہے وہ بھی اس میں مفید ہے۔

اندر کا بدن چر جانا کبھی بالغ ہونے سے پہلے شادی کر دینے سے کبھی اور کسی صدمہ سے ایسا ہو جاتا ہے اس کو عربی میں شقاق الرحم کہتے ہیں حکیم سے یہ لفظ کہہ دینا کافی ہے زیادہ بے شرم بننے کی ضرورت نہیں اس کے لئے یہ مرہم بھی فائدہ مند ہے۔ موم سفید بکری کے گردہ کی چربی اور گائے کی نلی کا گودہ سب دو دو تولہ لے کر پگھلا دیں اور چار چار ماشہ سنگجراحت[1] اور مروارید[2] باریک پیس کر اس میں خوب ملا کر دو تین روز لگا دیں۔ نہایت مجرب ہے۔

بچہ پرسوت۔ اس میں دست آتے ہیں اور باوجود دست آنے کے پیٹ ہلکا نہیں ہوتا بلکہ نفخ بڑھتا جاتا ہے اور دستوں کا دورہ ہوتا ہے اس کیلئے مجرب دوا یہ ہے۔ لوبان[*] کاست اور مشک دونوں ایک ایک ماشہ لیکر گولیاں کالی مرچ کی برابر بنا دیں اور ایک گولی روز ایک مہینہ تک بلکہ چالیس دن تک کھا دیں لیکن یہ نسخہ جب دیا جا سکتا ہے کہ مریضہ کو بخار نہ ہو۔ اگر بخار ہو تو یہ دوا دیں تالیسپتر دو ماشہ مرچ سیاہ دو ماشہ۔ سونٹھ تین ماشہ پیپل چار ماشہ۔ طباشیر[3] پانچ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد چھ ماشہ۔ دارچینی چار رتی کوٹ چھان کر مصری ڈھائی تولہ ملا کر سفوف بنا لیں اور چھ ماشہ روز کھا دیں اگر ورم نہ ہو تو دودھ کے ساتھ اور اگر ورم ہو تو پانی کے ساتھ دیں۔

ایک اور دوا پرسوت کی۔ اجوائن خراسانی[4] دو ماشہ اور تخم خشخاش سفید ایک ماشہ پیکر دو گھونٹ گرم پانی کے ساتھ پھانکیں بیس دن ایسا ہی کریں (نظر ثالث) **حیض** سے پہلے درد کمر اس کا علاج جوڑوں کے درد کے بیان میں آتا ہے (نظر ثالث)

* لوبان کاست انگریزی دواخانوں میں بنا ہوا ملتا ہے اور اگر خود بنانا چاہیں تو ترکیب یہ ہے کہ دو تولہ کوڑیا لوبان کے کر ایک مٹی کے سکوری میں رکھکر دوسری سکوری اوپر ڈھانک کر کناروں کو آٹے سے بند کر کے چراغ کی آنچ پر رکھدیں تین گھنٹہ کے بعد اتار کر ٹھنڈا کر کے کھولیں تو جو ہر اوپر کی رکابی میں جم گیا ہوگا اس کو لیکر مشک ہموزن ملا کر گولیاں بہ ترکیب مذکور بنا لیں اور جو راکھ سی نیچے کی رکابی میں رہ گئی ہو وہ ایک دو چاول کھلانا بچوں کی پسلی کو مفید ہے ۱۲۔

---

[1] سنگجراحت سنہرا اور زرد ہوتا ہے ذائقہ پھیکا۔ یہ ایک سنگین چیز ہے بنی ہوئی رانگے اور قلعی اور چاندی و سونے سے، ماشہ اس کا کھا لینا قاتل ہے اور ہمراہ خشک مہندی اور کمیلہ اور دھوئے گھی کے سر کے دانوں اور گنج کو نافع ہے ۱۲ از جامع الادویہ ص۲۲۲

[2] اجوائن خراسانی تین قسم کی ہوتی ہے یعنی سیاہ سفید سرخ ذائقہ تیز اور تلخ ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کا بیج ہے میتھی کے مشابہ اور دیسی اجوائن کا رنگ بھورا سیاہی مائل انیسوں کی طرح ہوتا ہے دیسی اجوائن گرم خشک ۳ درجہ میں ہوتی ہے اور خراسانی سفید تو سرد خشک ہوتی ہے اور سیاہ بھی سرد خشک مگر پہلی ۲ درجہ میں اور دوسری تین درجہ میں ۱۲ از جامع۔

کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد

کمر کا درد کبھی سردی پہنچ جانے سے ہونے لگتا ہے ایسی حالت میں دو تولہ شہد آدھ پاؤ سونف[1] عرق میں ملا کر پئیں اور چھ ماشہ کلونجی[2] دو تولہ شہد میں ملا کر چاٹا کریں اور کوکھ کے درد کیلئے بھی یہی علاج فائدہ مند ہے اور کبھی کمر میں درد اس لئے ہونے لگتا ہے کہ سردی کے دنوں میں بچہ پیدا ہوا تھا اور غذا اچھی طرح نہیں ملی اس صورت میں گوشت کی یخنی گرم مصالحہ ڈال کر پینا اور انڈا کھانا بہت مفید ہے اور اگر انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ کھاویں تو زیادہ مفید ہے اور کبھی گردہ میں بیماری رہنے سے کمر میں درد رہتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ گردہ کا علاج کریں اور بعض دفعہ حیض آنے سے پہلے کمر میں درد ہوتا ہے اس کے لئے یہ معجون اور یہ شربت مفید ہے معجون کا نسخہ یہ ہے۔ تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ تخم حلبہ[2] دو تولہ ساڑھے سات ماشہ اور مغز تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور بادیان نو ماشہ اور انیسون[3] رومی نو ماشہ اور تخم شبت[4] نو ماشہ اور مجیٹھ[5] نو ماشہ ان سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر اس میں ساڑھے بائیس تولہ قند سفید ملا کر قوام کر کے معجون بنا لیں اور ایک تولہ کھا کر اوپر سے دو تولہ شربت نیلوفری ایک چھٹانک عرق کمو میں ملا کر پی لیں یہ دوا حیض سے دو تین روز پہلے سے شروع کریں اور جب درد موقوف ہو جاوے چھوڑ دیں اور اگر حیض کے ایام میں بھی کھاتی رہیں تب بھی مفید ہے اور شربت کا نسخہ یہ ہے۔ تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ اور تخم حلبہ ساڑھے اکیس ماشہ اور تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور سونف نو ماشہ اور انیسون رومی نو ماشہ اور تخم شبت یعنی سویہ کے بیج نو ماشہ۔ ان دواؤں کو کچل کر رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دیکر چھان کر بائیس تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اس شربت کو سات خوراک کریں نیم گرم پانی یا سونف کے عرق میں گھول کر حیض سے پہلے جب کمر میں درد شروع ہونا شروع کریں۔

لیپ۔ کمر کے درد اور کوکھ کے درد اور بہت سے دردوں کو مفید ہے چھ ماشہ متیھی کے

---

[1] حدیث شریف میں اس کی بھی تعریف آئی عربی میں اس کو حب السوداء کہتے ہیں اور شونیز بھی ایک تکونہ سیاہ دانہ ہے۔ سونف کے برابر گرم خشک اس کا جوشاندہ مردہ بچہ کو ساقط کرتا ہے رنگ کالا اور زائقہ پھیکا ہوتا ہے ۱۲ از جامع۔

[2] یعنی متھی کے بیج بلغم بلاسم رحم کے دردوں کو نافع ہے ۱۲

[3] یعنی سونیہ کے بیج سبز خوشبودار ہوتے ہیں یہ ایک ساگ مشہور ہے جس کے پتے چھوٹے دو باریک اور پھول چھتردار ہوتا ہے ۱۲۔

[4] یہ ایک جڑ ہے جس کو جوش دے کر رنگ میں ڈالتے ہیں سرخ و سیاہی مائل ذائقہ تلخ ۱۲۔

---

[1] اس کو ہندی میں زندگی اور فارسی میں بادیان رومی کہتے ہیں سبز رنگ مائل بہ سفیدی ہوتی ہے اور یہ ایک بیج ہے سونف سے چھوٹا گرم خشک ہے ۱۲۔ از جامع و بحر الجواہر

[2] اریم کے پتے لیکر گیلے کپڑے میں لپیٹ کر توے پر گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر کو سینکیں (نظر ثالث)

بیج اور چھ ماشہ السی کے بیج پانی میں بھگو کر لعاب لے کر۔ گوگل۔ گل بابونہ۔ اشق[1] تین تین ماشہ پیسکر ملا کر دو تولہ ارنڈی کا تیل اس میں ڈالکر نیم گرم ملیں۔ لڈو جن کی ترکیب رحم سے رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی ہے وہ بھی اس درد کو فائدہ دیتے ہیں جو کمزوری سے ہو۔

گھٹنوں اور کہنیوں اور جوڑوں میں درد ہونا۔ ان دردوں کے لئے اور بھی اکثر دردوں کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ تین ماشہ سورنجان[2] شیریں باریک پیسکر چھ ماشہ شکر سرخ ملا کر سوتے وقت کھائیں اور اوپر سے آدھ پاؤ سونف کا عرق اور دو تولہ خمیرہ بنفشہ اس میں ملا کر کھائیں یہ دوا ہر جگہ کے درد کو مفید ہے خمیرہ بنفشہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور بازار میں بھی ملتا ہے

دوسری دوا۔ کہ ہر قسم کی گٹھیا اور ہر جگہ کے درد کو فائدہ دے اور کسی حال میں نقصان نہ کرے تین تین ماشہ سورنجان تلخ اور قسط[3] تلخ پیس کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ موم زرد میں ملا کر ملیں تیل کم خرچ بدن کے درد کو مفید جس میں کسی طرح کا نقصان نہیں۔ سوا تولہ گھونگچی سرخ کچل کر اس کی دال نکالیں اور دال کچل کر ایک رات دن پانی میں تر رکھیں پھر سوا پاؤ تیل تل کا اسی پانی میں ملا کر جوش دیں کہ پانی جل جاوے اور گھونگچی بھی جلکر کوئلہ ہو جاوے تب چھان کر اس میں ساڑھے چار ماشہ نمک سانبھر اور آدھ پاؤ کنویں کا تازہ پانی ملا کر لوہے کے برتن میں پھر جوش دیں کہ پانی اور نمک جل جاوے اس کا خیال رکھیں کہ تیل نہ جلے پھر احتیاط سے بوتل میں رکھ لیں نہایت آزمایا ہوا ہے۔

فائدہ گٹھیا کے علاج میں بہت سے قضئے کرنے پڑتے ہیں اس واسطے اس کا علاج کسی ہوشیار طبیب سے کرانا چاہیے۔ **فائدہ** گٹھیا میں خربزہ اور پھوٹ بقدر ہضم فائدہ مند ہے **فائدہ** گٹھیا میں شوربا چپاتی عمدہ غذا ہے **فائدہ** مشہور ہے کہ گٹھیا کے درد میں ٹھنڈی دوا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیے یہ غلط ہے بعض وقت کافور تک گٹھیا میں استعمال کیا جاتا ہے طبیب سے رائے لو۔ نقرس پیر کے انگوٹھے اور پنجے اور گٹے کے درد کو کہتے ہیں

وجع الورک و عرق النساء۔ ایک درد کولے میں پیدا ہوتا ہے اس کو وجع الورک کہتے ہیں اور جب وہ بڑھکر پیر میں نیچے تک پھیل جاوے اس کو عرق النساء کہتے ہیں۔

فائدہ۔ ان تینوں دردوں میں بہت ٹھنڈی چیزوں کا لیپ نہ کرو۔

---

[1] اس کا ترجمہ ہندی صاحب بحر نے چھڑیلہ لکھا ہے مگر چھڑیلہ کی عربی، جامع میں عشمہ اور شیبۃ العجوز بتلائی ہے جامع میں یہ لکھا ہے کہ یہ ایک چیز ہے جو درختوں پر اسی کی طرح سے پتوں کے پھیلتی ہے اور بحر میں یہ لکھا ہے کہ یہ ایک گوند ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد حیات غفرلہ۔

[2] یہ ایک زرد سرخی مائل شیریں اور بودار جڑ ہے جنگلی لہسن کی مانند گرم و خشک یہ گٹھیا کو نافع ہے ۱۲ از جامع۔

[3] دو قسم کا ہوتا ہے شیریں اور تلخ شیریں تو رومی ہے اور تلخ ہندی رومی سفید ہوتا ہے اور ہندی سیاہ اس میں ایلوے کی سی بو آتی ہے فارسی اور ہندی میں اس کو کٹ کہتے ہیں ضعف معدہ و جگر کو دور کرتا ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر صفحہ ۱۹۰۔ از بندہ محمد حیات غفرلہ سنبھلی۔

فائدہ: کریلہ ان تینوں دردوں میں اکثر مفید ہے علاج ان کا طبیب سے کراؤ۔

بخار کا بیان

اس کی سینکڑوں قسمیں ہیں اور اس کے علاج کے لئے بڑے علم اور ہوشیاری کی ضرورت ہے اس جگہ صرف بعضی باتیں چھوٹی چھوٹی کام کی بخار کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔

(۱) بخار کا علاج ہمیشہ یونانی حکیم سے کرانا چاہیئے اور دیر اور غفلت نہ کرنا چاہیئے (۲) جاڑہ بخار میں باری کے وقت بیمار کو گرم جگہ میں نہ رکھنا چاہیئے لیکن ہوا سے بچاویں اور لرزہ کے وقت کپڑا اوڑھا دیں اور بدن کو دبائیں اور لرزہ اُترنے کے بعد اگر پسینہ نہ ہو تو ہوا کا کچھ ڈر نہیں (۳) ہاتھ پیروں کی مالش کرنا ہر طرح کے بخار میں مفید ہے خواہ نمک سے ہو یا کسی اور دوا سے یا صرف کپڑے سے لیکن کپڑا ذرا کھردرا اور موٹا ہونا چاہیئے اور پیروں کی مالش ایڑی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کو ہوتی ہے اور جس چیز سے مالش کریں جب وہ گرم ہو جاوے تو بدل دیں (۴) مالش سے زیادہ فائدہ مند سینگیاں کھوانا ہے اور اس سے زیادہ فائدہ کی چیز پاشویہ[1] کرنا ہے اس کا بیان ابھی آوے گا۔ بعض آدمی جو کہا کرتے ہیں کہ بیماری میں سینگیاں یا پاشویہ کی طاقت کہاں ہے یہ واہیات بات ہے اس سے تو اور طاقت آتی ہے جب سینگیاں کھینچ چکیں تو پیروں کو ران سے لے کر ٹخنوں تک کس کر باندھ دیں اور ایک گھنٹہ کے بعد کھول ڈالیں لیکن آہستہ آہستہ کھولیں ایک دم نہ کھول دیں۔ رانوں کی طرف سے لپیٹنا شروع کریں اور کھولنے کے وقت ٹخنوں کی طرف سے کھولنا شروع کریں پاشویہ کے بعد بھی اسی طرح باندھیں اسی طرح جب پیروں کی مالش کر چکیں باندھ دیں (۵) پاشویہ اس کو کہتے ہیں کہ کچھ دوائیں پانی میں اوٹا کر وہ گرم گرم پانی پیروں پر ڈالیں اور ہاتھ سے

[1] یعنی دواؤں کے ساتھ گرم جوشاندہ سے ران تک پاؤں دھونا اور نیچے کو سونتنا ہے ۱۲

عہ اس کی اجناس عالیہ تین ہیں ایک حمی یوم چونکہ یہ بخار اکثر ایک ہی دن میں ختم ہو جاتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا۔ دوسری قسم حمی دق ہے چونکہ اس میں اعضا پتلے اور باریک ہو جاتے ہیں اس وجہ سے اس کا یہ نام رکھا تیسری قسم حمی عفن یہ اخلاط سے اُٹھتا ہے چونکہ اس میں اخلاط سڑ جاتی ہیں اس وجہ سے اس کا یہ نام رکھا ہے پھر ہر ایک کی تفصیل بہت زیادہ ہے ۱۲ از شرح اسباب ص۶۳۵

پنڈلیوں کو سونتیں۔

پاشویہ کا نسخہ۔ جو بخار کی اکثر قسموں میں کام آتا ہے۔ بیری کے پتے چھٹانک اور گیہوں کی بھوسی چھٹانک اور کھاری نمک دو تولہ اور خرب کلاں ایک تولہ اور بنفشہ[1] دو تولہ اور خطمی[2] ایک تولہ اور گل نیلوفر[3] ایک تولہ ان سب کو ایک پوٹلی میں باندھکر بیس سیر پانی میں جوش دیں جب جوش ہو جاوے پوٹلی نکال ڈالیں اور پانی سے اس طرح پاشویہ کریں کہ بیمار کو چارپائی یا کرسی پر پاؤں لٹکا کر بٹھلاویں اور پیروں کے نیچے ایک ناند یا بڑا دیگچہ خالی رکھدیں[عہ] اور بیمار کے منہ پر ایک چادر ڈالدیں تاکہ پانی کی بھاپ منہ کو نہ لگے اور دماغ کو گرمی نہ پہنچے پھر دو آدمی دونوں پیروں پر گھٹنے سے ان ہی دواؤں کا ذرا اچھا گرم آہستہ آہستہ ڈالنا شروع کریں اور دو آدمی گھٹنوں سے ٹخنوں تک پیروں کو اس طرح سوتیں کہ بیمار کو ذرا ناگوار ہونے لگے جب وہ پانی ختم ہو کر اس خالی ناند یا دیگچہ میں جمع ہو جاوے پھر اسی کو لوٹے میں بھر کر اسی طرح ڈالیں اور سوتیں ایک گھنٹہ تک یا جب تک مناسب ہو اس طرح پاشویہ کریں پھر فوراً پیروں کو پونچھکر دو لمبے کپڑوں سے باندھ دیں جیسا کہ سنیگیوں کے بیان میں لکھدیا ہے۔

پاشویہ کا دوسرا نسخہ۔ بھوسی چھٹانک اور کھاری نمک اور خوب کلاں دو دو تولہ اسی طرح بیس سیر پانی میں جوش دے کر پاشویہ کریں۔ **فائدہ۔** بخار میں سر کی طرف سے گرمی روکنے کے لئے نخلہ بھی عمدہ چیز ہے۔ نخلہ اس کو کہتے ہیں کہ کوئی خوشبو تسکین دینے والی سونگھائی جاوے۔

نسخہ۔ تین ماشہ صندل سفید چھ تولہ گلاب میں گھس کر تین ماشہ دھنیہ کچل کر اس میں ڈالیں اور خس جس کی ٹٹیاں بنتی ہیں تین ماشہ اور کرولعنی لوکی کے ٹکڑے یا کھیرے کے ٹکڑے دو دو تولہ۔ گل ارمنی تین ماشہ۔ روغن گل ایک تولہ اور سرکہ تین ماشہ ملالیں پھر دو برتنوں میں کر کے ایک ایک سے سونگھائیں۔ اسی طرح خس کو پانی سے چھڑک کر یا

[1] غالباً اس سے برگ بنفشہ مراد ہے یعنی بنفشہ کے پتے اور تحقیق کے لئے حکیم صاحب سے دریافت کرنا اچھا ہے ۱۲

[2] اس سے خطمی کے بیج مراد ہیں۔ رنگ ان کا سیاہ اور ذرا لقہ پھیکا ہوتا ہے مشہور چیز ہے۔ ۱۲

[3] اس کا بیان پہلے لکھا جا چکا ہے ۱۲۔ از محمد حیات غفرلہٗ۔

عہ چاہیئے کہ اول مریض کے پیروں کو دھو کر پاک کر دیں اسی دوا کے پانی سے یا سادہ پانی سے تاکہ وہ دیگچہ کا پانی ناپاک نہ ہو اور مریض کے کپڑے اور تیمارداروں کے ہاتھ اور کپڑے وغیرہ ناپاک نہ ہوں اور سب کی نمازیں غارت نہ ہوں (نصر ثالث)

پنڈول کو چھڑک کر یا کھیرا ککڑی سونگھانا بھی مفید ہے اگر گرمی بہت زیادہ ہو تو لخلخہ میں کافور بھی ملالیں۔

غفلت دور کرنیکی ایک تدبیر یہ ہے کہ مونگ کی ٹکیہ پکائیں جو ایک طرف سے کچی ہو اسی کچی طرف روغن گل چپڑ کر سر پر باندھیں جب گرم ہوجاوے دوسری بدلدیں اسی طرح دودھ کا ماوا روغن گل چپڑ کر سر پر باندھنا ہوش میں لانے کے لئے مفید ہے اگر مریض کو کسی طرح ہوش نہ ہو تو ایک مرغ ذبح کر کے اس کے پیٹ کی آلائش دور کر کے فوراً اس پر اس طرح رکھیں کہ سر پیٹ کے اندر آجائے۔ غفلت خواہ کسی وجہ سے ہو ایک دفعہ کو ضرور ہوش آجاتا ہے۔

(۶) باری اور بحران[1] کے دن غذا نہ دیں اور اگر دینا ہو تو باری آنے سے تین چار گھنٹہ پہلے دین گرم بخاروں میں آش جو نہایت عمدہ غذا ہے ترکیب اس کی خاتمہ میں ہے[2]

(۷) جب کسی کو بخار آئے تو خیال کر کے بخار کے آنے کا وقت اور دن یاد رکھو اس کی ضرورت یہ ہے کہ بیماری میں بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں طبیعت بیماری کو ہٹانا چاہتی ہے اور بیماری طبیعت کو کمزور کرنا چاہتی ہے اور ان دنوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے اس کو بحران کہتے ہیں۔ سو علاج میں حکیم لوگ بحران کے دنوں کا خیال رکھتے ہیں اگر تم کو بیماری کے شروع ہونے کا دن اور وقت یاد ہوگا تو حکیم کو بتلا دو گے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ بحران کے دنوں میں اوپر والوں کو بھی بعضی باتوں کا انتظام رکھنا پڑتا ہے تو اگر دن اور وقت یاد ہوگا تو سب انتظام آسان ہوگا سو اس میں کئی باتیں سمجھ لو اول یہ کہ اگر دوپہر[3] سے پہلے بخار آیا ہو تو اس کو پہلا دن گنو اور اگر دوپہر سے پیچھے آیا ہو تو تیسرے دن کی باری والے بخار میں چاہے جاڑے سے آتا ہو جاہے بے جاڑہ آتا ہو اس دن کو نہ گنو بلکہ اگلے دن کو پہلا دن گنو۔ دوسرے یہ سمجھو کہ بیس دن تک اس کے یاد رکھنے کی زیادہ

---

[1] بحران ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی گرم جلانے والی ہوا کے اور طبیعت اور مرض کے درمیان فصل اور جدائی کر دینے کے ہیں مگر طبیبوں کی اصطلاح میں بحران ایک بہت بڑے تغیر کا نام ہے جو انسان کے بدن میں طبیعت اور مرض کے درمیان ہوتا ہے عام ہے اس سے کہ تغیر صحت کی جانب ہو یا مرض کی زیادتی یا ہلاکت کی طرف اور اطبا طبیعت کو محافظ بادشاہ کے ساتھ اور بیماری کو باغی دشمن کے ساتھ اور بدن کو شہر کے ساتھ اور بحران کے دن کو روز گشت و خون کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اور اسی وجہ سے اس کا نام بحران رکھا ہے ۱۲۔ از منتہی البیان فی تحقیق البحران ص۲ محمد حیات غفرلہ سنبھلی۔

[2] اطبا کا معمول ہے کہ وہ اکثر مرض کی ابتدا نصف النہار کے قبل سے شمار کرتے ہیں اور اگر مرض نصف النہار کے بعد سے شروع ہوا تو اس کو شمار میں نہیں لاتے اس وجہ سے کہ اطبا کے نزدیک ایک دن رات یعنی دن کے نصف النہار سے دوسرے دن کے نصف النہار تک ہوتا ہے ۱۲ از رسالہ منتہی البیان فی تحقیق البحران۔

عہ غفلت اور سرسام میں تھالہ باندھنا بھی بہت مفید ہے ترکیب یہ ہے کہ میدہ گیہوں کا چھٹانک بھر گھی چھٹانک بھر شکر سفید چھٹانک بھر حلوا سا بنا کر ایک پتے پر رکھکر نیم گرم سر پر باندھیں اگر بخار تیز ہو اور غفلت زیادہ ہو تو تین ماشہ کافور بھی اسی حلوے میں ملالیں۔ (نظر ثالث)

ضرورت ہے ان دنوں میں دسواں[1] اور بارہواں اور سولہواں اور انیسواں دن بحران سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ اور ساتواں اور گیارہواں اور چودہواں اور سترہواں اور بیسواں دن تیز بحران کا ہے اور اٹھارہواں دن ہلکے بحران کا ہے اور آٹھواں اور تیرہواں دن اکثر تو خالی ہوتا ہے۔ اور کبھی بحران بھی ہو جاتا ہے اور تیسرا اور نواں دن اکثر بحران کا ہوتا ہے اور چوتھا اور پانچواں اور چھٹا اور پندرہواں دن ایسا ہے کہ اس میں کبھی بحران ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جن بخاروں کی باری تیسرے دن پڑتی ہے ان میں ساتواں اور گیارہواں دن نہایت سخت بحران کا ہے اکثر گیارہویں دن تک بحران ختم ہو جاتا ہے اگر اس دن بحران نہ ہوا تو پھر کچھ اندیشہ نہیں رہتا تیسرے[2] یہ سمجھو کہ اگر رات کو بحران پڑنے والا ہے تو دن میں اس کی نشانیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور اگر دن کو پڑنے والا ہے تو رات میں نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ نشانیاں یہ ہیں بیچینی زیادہ ہونا کروٹیں بدلنا کبھی ہوش میں آنا اور پھر دفعۃً غفلت میں ہو جانا پریشان باتیں کرنا۔ گردن میں درد ہونا چکر آنا۔ آنکھوں کے سامنے کچھ صورتیں نظر آنا کمر میں درد ہونا اور دنوں سے زیادہ تکان ہونا بدن ٹوٹنا۔ کانوں میں شور ہونا کبھی سب نشانیاں ہوتی ہیں کبھی بعض بعض پھر جب غفلت بڑھ جاوے اور نیند میں چونکے یا اُٹھ اٹھکر بھاگے اور مارنے پیٹنے لگے تو سمجھ لو کہ یہ بحران ہے پھر جب ہوش کی باتیں کرنے لگے یا پسینہ آکر بدن ہلکا معلوم ہونے لگے تو سمجھ لو کہ بحران ختم ہو گیا۔ چوتھے یہ سمجھو لو کہ بحران کے دن اوپر والوں کو جن باتوں کا انتظام رکھنا ضرور ہے وہ یہ ہیں کہ اس روز بیمار کو آرام دینا چاہیئے کوئی تیز دوا ہرگز نہ دیں نہ تو دستوں کی نہ باری روکنے کی نہ پسینے کی بعض دفعہ ایسی دوائیاں دینے سے بیمار کی موت آگئی ہے[3] البتہ حواس اور ہوش قائم رکھنے کی یا دل کو طاقت دینے کی ہلکی ہلکی تدبیر کریں تو مضائقہ نہیں جیسے سینگیاں کھچوانا یا دل پر صندل گلاب میں گھسکر کپڑا بھگو کر رکھنا اس سے زیادہ جو کرنا ہو حکیم سے پورا حال کہہ کر جو وہ کہے کرو۔ پانچویں یہ سمجھو کہ اگر بحران میں یکبیر جاری ہو جاوے یا دست آنے لگیں یا قے آنے لگے یا پیشاب یک لخت جاری ہو جاوے یا پسینہ آئے تو ڈرو مت اور روکنے کی کوشش نہ کرو یہ اچھی نشانی ہے البتہ اگر ان چیزوں میں بیحد زیادتی ہونے لگے تو حکیم سے پوچھکر بند کرنے کی کوشش کرو (۸) اگر لرزہ اس

[1] اکثر صفراوی امراض میں بحران چوتھے دن اور دموی میں ساتویں دن اور بلغمی میں گیارہویں دن یا چودہویں دن اور سوداوی میں ان سے بعد چالیس دن تک اور اخلاط مرکبہ میں ان دنوں سے آگے پیچھے بھی ہو جاتا ہے ۱۲ رسالہ تحقیق البحران ص ۱

[2] جناب حکیم اصغر حسین صاحب نے اپنے رسالہ منتہی البیان فی تحقیق البحران میں لکھا ہے کہ بحران کے دن کسی قسم کی تحریک نہ کرنی چاہیئے یعنی اس دن مریض کو مسہلات اور استفراغات وغیرہ سے محفوظ رکھیں کیونکہ اگر یہ تحریک طبعی تحریک کے موافق پڑی تو استفراغ حد سے بڑھ جاوے گا اور اگر مخالف پڑی تو طبعی افعال میں تشویش واقع ہو گی چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ میرا ایک عزیز مریض تھا تو بحران کے دن حکیم نے مسہل تجویز کیا ایک تجربہ کار نے اس دن مسہل کو موقوف رکھا مگر حقنہ کا استعمال کیا چند ہی دنوں میں وہ بیمار بخش اور اسہال میں مبتلا ہو کر عالم جوانی ہی میں دنیا سے رخصت ہو گیا ۱۲ منہ از منتہی البیان۔

اس قدر سخت ہو کہ سہار نہ ہو سکے تو بازو سے لیکر پہونچوں تک دونوں ہاتھ اور رانوں سے لیکر ٹخنوں تک دونوں پاؤں باندھ دو یا پائی خوب پکا کر چارپائی کے نیچے رکھکر بھیارہ دو چارپائی پر کچھ بچھانا نہ چاہیئے تاکہ بھاپ خوب بدن کو لگے اور چاہے اُس میں پانچ چھ تولہ سویہ کے بیج اوٹا لیں (۹) اگر بخار میں پیاس زیادہ ہو یا زبان خشک ہو یا نیند نہ آتی ہو تو سر پر روغن کدو یا روغن کا ہو اور کوئی ٹھنڈا تیل اس قدر ملیں کہ جذب نہ ہو سکے اور کانوں میں بھی ٹپکائیں اگر کھانسی نہ ہو تو منہ میں آلو بخارا رکھیں اور اگر کھانسی ہو تو بہدانہ یا عناب کا ست رکھیں اور اگر بخار میں درد سر زیادہ ہو یا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں تو پیروں کی مالش نمک سے کر کے کپڑے سے لپیٹ دیں (۱۰) اگر بخار میں گھبراہٹ اور بیچینی زیادہ ہو تو صندل گلاب میں گھسکر کپڑا بھگو کر دل پر رکھیں دل باتیں چھاتی کے نیچے ہے (۱۱) بخار کا مادہ کبھی رگوں کے اندر ہوتا ہے کبھی رگوں کے باہر معدہ یا جگر یا اور کسی عضو میں جب مادہ رگوں کے باہر ہوتا ہے تو باری کے ساتھ جاڑہ آتا ہے اور جب اندر ہوتا ہے تو جاڑہ نہیں آتا صرف بخار کا دورہ ہوتا ہے اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ جو بخار جاڑے کے ساتھ ہو اس میں اتنا اندیشہ نہیں جتنا صرف بخار میں ہے کیونکہ رگوں کے اندر کے مواد کا نکلنا مشکل ہے (۱۲) تیسرے دن کا دورہ اکثر صفراوی بخار کا ہوتا ہے اور ہر روز بلغمی کا اور چوتھے دن سودا دی کا صفراوی بخار بہت دنوں تک نہیں رہتا مگر تیز اور اندیشہ ناک بہت ہوتا ہے اور چوتھیا اگرچہ برسوں تک آئے مگر اندیشہ ناک نہیں ہوتا (۱۳) یہ دوائیں بخار کے لئے مفید ہیں گولی باری کو روکنے والی۔ ست گلو ایک تولہ اور طباشیر ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد ایک تولہ اور زہر مہرہ خطائی[ع] ایک تولہ اور کافور ایک ماشہ اور کونین[ع] تین ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں پھر ایک گولی باری سے تین گھنٹہ پہلے اور ایک دو گھنٹہ پہلے اور ایک ایک گھنٹہ پہلے کھائیں نہایت مجرب ہے اور کسی حال میں مضر نہیں۔ بچہ کو ایک یا دو گولی دیں طاعون کے موسم میں ایک دو گولی روز کھائیں تو طاعون سے انشاء اللہ تعالیٰ امن رہے اور اگر صحت کے بعد چند روز کھالیں

[ل] ایک نہایت ہلکا پتھر مشہور ہے رنگ سفید مائل بہ زردی و سبزی کل مزاجوں کے موافق ہے ۱۲۔

[س] یہ ایک بیج ہے سُرخ سفیدی مائل اور سیاہ بھی ہوتا ہے سرد درجہ ۳ اور تر درجہ ۲ ہے پیٹھ کو کمزور کرتا ہے اور بھوک کو کھو دیتا سالم تو زہریلا نہیں ہے مگر کوٹا ہوا زہر ہے ۱۲۔

[ع] یہ انگریزی دوا ہے انگریزی دواخانوں میں ملتی ہے ۱۲۔

تو مدتوں بخار نہ آئے۔ دوا بخار کے علاج کے بعد اگر بدن میں کچھ حرارت رہ گئی ہو تو تین تولہ کاسنی کا مقطر یعنی ٹپکایا ہوا پانی دو تولہ شربت بزوری ملا کر پینا بہت مفید ہے اس کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور آب مروق یعنی پھاڑا ہوا پانی اور چیز ہی اس کی ترکیب بھی خاتمہ میں ہے۔

کمزوری کے وقت کی تدبیر[عہ] کا بیان

بعض وقت عرصہ تک بخار آنے سے یا اور کسی بیماری میں مبتلا رہنے سے آدمی کمزور ہو جاتا ہے اس وقت بعض لوگ اس کو جلد طاقت آنے کے لئے بہت سی غذا یا میوے وغیرہ کھلا دیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں یہاں ایسے وقت کی مناسب تدبیریں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) یاد رکھو کہ کمزوری میں ایک دم زیادہ غذا کھانے سے یا بہت طاقت کی دوا کھا لینے سے فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ بعض وقت نقصان پہنچ جاتا ہے۔ فائدہ اُسی غذا سے اور اتنی ہی مقدار سے پہنچتا ہے جو بآسانی ہضم ہو جاوے اور اگر غذا مقدار میں زیادہ کھالی یا زیادہ کھالی یا زیادہ مقوی ہوئی تو مریض کو اس کی برداشت نہ ہوگی اور ہضم میں قصور ہوگا تو ممکن ہے کہ مرض پھر لوٹ آئے اور پیٹ میں سدّے[۱] پڑ جاویں یا ورم ہو جاوے۔ لہذا کمزوری کی حالت میں آہستہ آہستہ غذا کو بڑھاؤ اگر ایک دو چمچہ شوربا ہی یا ایک انڈا ہی ہضم ہو سکتا ہے تو یہی دو زیادہ نہ دو اگرچہ مریض بھوک بھوک پکارے بھوکا رہنے سے نقصان نہیں ہوتا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دو دو چمچہ کر کے شوربا دن میں تین چار دفعہ دو لیکن یہ خیال رکھو کہ دو مرتبہ میں تین چار گھنٹہ سے کم فاصلہ نہ ہو تاکہ پہلی غذا ہضم ہو چکے تب دوسری غذا پہنچے ورنہ تداخل[۲] اور بدہضمی کا اندیشہ ہے۔ غرض ہر کام میں آہستہ آہستہ زیادتی کریں غذا دینے میں گھی دینے میں۔ چلنے پھرنے بولنے چالنے لکھنے پڑھنے میں اور مریض کو خوش رکھیں کوئی بات رنج دینے والی اس کے سامنے نہ کہیں نہ اُس کو بالکل اکیلا چھوڑیں نہ اس کے پاس خلاف مزاج مجمع کریں نہ بہت روشنی میں رکھیں نہ بہت اندھیرے میں بہتر یہ ہے کہ دوا اور غذا اور جملہ تدبیریں طبیب

عہ تدبیر لغت میں تصرف کرنے کو کہتے ہیں بولتے ہیں کہ فلاں اچھی تدبیر والا ہے جبکہ اس کا تصرف اچھا ہو مگر طبیبوں کی اصطلاح میں اسباب ستہ ضروریہ کے اندر تصرف کرنے کا نام ہے اور بقراط نے بہت دفعہ خاص غذا کے اندر تصرف کرنا مراد لیا ہے اس جگہ وہی مراد ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر ص ۵۱

[۱] سدّہ اس کی جمع ہے سدہ گرہ اور گانٹھ کو کہتے ہیں ۱۲

[۲] تداخل کے معنی ایک چیز کا دوسری چیز میں داخل ہو جانا یہاں ایک غذا کا دوسری غذا میں دخول مراد ہے ۱۲ از محمد حیات غفرلہ سنبھلی

معالج[ع] کی رائے سے کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اب مرض نکل گیا اب حکیم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔

(۲) کمزور آدمی کو اگر بھوک خوب لگتی ہے اور خوراک خوب کھا لیتا ہے لیکن طبیعت اُٹھتی نہیں اور پنجارہ پیشاب صاف نہیں ہوتا اور طاقت نہیں آتی تو سمجھ لو کہ مرض ابھی باقی ہے اور یہ بھوک جھوٹی ہے۔

(۳) کمزور آدمی کو دیر کا سونا اکثر مضر ہوتا ہے

(۴) کمزور آدمی کو اگر بھوک نہ لگے تو سمجھو کہ مرض کا مادّہ اُس کے بدن میں ابھی باقی ہے

(۵) کمزوری میں زیادہ دیر تک بھوک اور پیاس کو مارنا بھی نہیں چاہئیے اس سے ضعف بڑھ جاتا ہے جب بھوک اور پیاس غالب ہو کچھ کھانے پینے کو دے دیا جاوے۔

(۶) پتلی اور سیال[۱] غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے گو اس کا اثر دیر پا نہیں ہوتا جیسے آش[۲] جو شوربا چوزہ، مرغ یا بٹیر کا یا بکری کے گوشت کا اور خشک اور گاڑھی غذا ذرا دیر میں ہضم ہوتی ہے گو اس کا اثر بھی دیر تک رہتا ہے جیسے قیمہ کباب۔ کھیر وغیرہ

(۷) کمزوری میں بہت ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہئیے اور نہ ایک دم بہت سا پانی پینا چاہئیے اس سے بعض وقت موت تک کی نوبت آگئی ہے۔

(۸) کمزور آدمی کو کوئی دوا بھی طاقت کی حکیم معالج کی رائے سے بنوا لینی مناسب ہے تاکہ جلد طاقت آجاوے جیسے ماء اللحم[۳]۔ نوشدارو۔ خمیرہ گاؤزبان۔ خمیرۂ مروارید۔ دوا المسک وغیرہ ان سب کی ترکیبیں خاتمہ میں ہیں۔

(۹) آملہ کا مربّا۔ سیب کا مربّا۔ پیٹھے کا مربّا۔ چاندی کے یا سونے کے ورق کے ساتھ کھانا بھی قوت دینے والا ہے۔ ان سب کی ترکیبیں بھی خاتمہ میں ہیں

تنبیہ۔ اس بیان سے زچہ کے متعلق جو کچھ غذا وغیرہ کی ابتری آج کل رواج میں ہے معلوم ہو گئی ہوگی۔ زچہ کا مزاج بخار والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور معدہ وغیرہ سب مسہل والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتے ہیں اور اس کو اچھوانی وغیرہ ایسی چیزیں دی جاتی

---

[۱] سیال کے معنے بہنے والی یعنی پتلی ۱۲۔

[۲] یعنی جو کو جوش دیا ہوا پانی جو نہایت لطیف ہے اور اس میں دوائیت و غذائیت دونوں ہیں ۱۲

[۳] یعنی وہ پانی جو قرع و انبیق کے ذریعہ گوشت سے نکالتے ہیں شوربا مراد نہیں ہے اور یہ عرق ماء اللحم کے نام سے مشہور ہے۔ از بحر الجواہر

[ع] یعنی ہر قسم کے اسہال اور جلاب والے مریضوں سے ۱۲۔

[ع] معالج علاج کرنے والے کو کہتے ہیں ۱۲

ہیں کہ تندرست عورت بھی اُن کو ہضم نہیں کر سکتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ اور آنتوں میں سدے پڑ جاتے ہیں اور تمام بدن کی رگوں میں مواد بھر جاتا ہے نلوں میں اور رحم میں اکثر ورم ہو جاتا ہے اس حالت میں اگر بخار ہو جاتا ہے تو وہ ہڈیوں میں ٹھہر جاتا ہے پھر آرام نہیں ہوتا ہم نے زچہ خانہ کی تدبیریں آگے لکھدی ہیں ان کے موافق عمل کریں انشاء اللہ تعالیٰ تندرستی ٹھیک رہے گی (نظر ثالث)

ورم اور دنبل وغیرہ کا بیان

تین جگہ کے ورم کو ہرگز نہ روکنا چاہئیے ایک کان کے پیچھے دوسرا بغل کا تیسرا چنگاسہ یعنی چڑے کا ان جگہوں کے ورم پر کوئی ٹھنڈی دوا جیسے اسپغول وغیرہ ہرگز نہ لگاؤ بلکہ جب بغل میں کھکرالی یعنی کچرالی نکلے تو پیاز بھون کر یعنی بھلبھلا کر نمک ملا کر باندھو تاکہ پک جائے پھر بہنے کی تدبیر کرو روکنا ہرگز نہ چاہئیے خاص کر جب طاعون کا چرچا ہو کیونکہ طاعون میں اکثر انھیں تینوں جگہ گلٹی نکلتی ہے بٹھلانے کی دوا دینا بالکل موت ہے۔

ورم کی کچھ دواؤں کا بیان

دوا جو سخت ورم کو نرم کر دے۔ صبح و شام مرہم داخلیون[عہ] لگا دیں اور اگر اسی مرہم کو کپڑے پر لگا کر دنبل پر رکھیں اور اوپر سے میدہ کی پلٹس یا السی[ا] کی پلٹس دودھ میں پکا کر باندھیں تو بہت جلد پکا دیتا ہے۔ نسخہ مرہم کا یہ ہے السی اور میتھی کے بیج اور اسپغول اور تخم خطمی اور تخم کنوچہ سب چھ چھ ماشہ لے کر پانی میں بھگو کر جوس دے کر خوب مل کر لعاب کو چھان لیں پھر مردار سنگ دو تولے خشک پیس کر اس کو پاؤ تولے روغن زیتون[عہ] میں پکائیں اور چلاتے رہیں کہ سیاہ اور کسی قدر گاڑھا ہو جائے پھر چولہے سے اتار کر وہ لعاب تھوڑا تھوڑا اس میں ڈال کر خوب رگڑیں کہ مرہم ہو جاوے یہ مرہم داخلیون کہلاتا ہے اگر روغن زیتون نہ

[ا] السی یہ ایک خوشہ کے بیج ہیں اور غلہ کے مانند اس کی پیداوار ہے اس کا رنگ سرخ اور ذائقہ پھیکا ہے یہ خام اور گردہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتی ہے ۱۲

عہ داخلیون عربی لفظ ہے اس کے معنی تو لعابات کے ہیں ہندی میں مرہم داخلیوں بہت مشہور ہے ۱۲ از بحر ص ۱۰۲

عہ۔ زیتون ایک درخت ہے جو بلاد مغرب میں ہوتا ہے اور ہزار برس تک قائم رہتا ہے پسینہ بند ہو تو جاری کرنے میں بہت موثر ہے از جامع الادویہ ص ۱۲۷۔)

ملے یا قیمت کم لگانا ہو تو بجائے اُس کے تل کا تیل ڈالیں یہ مرہم ہر ایک سختی کو نرم کرنیوالا ہے رحم کے اندر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ دواجو دنبل کو پکاوے۔ السی اور ملتھی کے بیج املی کے بیج اور کبوتر کی بیٹ سب دوائیں دس دس ماشہ کوٹ چھان کر اڑھائی تولہ پانی اور اڑھائی تولہ دودھ میں پکائیں کہ گاڑھا ہو جائے پھر نیمگرم باندھیں اور پیپل کے تازے پتے اور پان گرم کر کے باندھنا بھی پھوڑے کو پکا دیتا ہے۔

فائدہ۔ بعض دفعہ ران وغیرہ پر پلٹس یا اور کوئی پکانے والی دوا رکھنی ہوتی ہے اور باندھنے کا موقع نہیں ہوتا کیونکہ پٹی ٹھیرتی نہیں اس کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چھ ماشہ موم اور دو تولہ بہروزہ اور دو تولہ رال[1] لے کر ان تینوں چیزوں کو گلا کر مرہم سا بنالیں پھر ایک بڑے سے پھایہ کے کناروں پر اس کو لگائیں اور جو دوا یا پلٹس پھوڑے پر رکھنی ہے اس کو رکھ کر اوپر سے یہ پھایہ رکھکر کنارے اس کے بدن پر خوب چپکا دیں یہ ایسا چپک جاوے گا کہ نہ خود چھوٹے گا اور نہ پلٹس کو گرنے دے گا اور یہ مرہم خود بھی پکانے والا ہے اور جب الگ کرنا ہو تو تھوڑا تیل یا گھی کناروں پر لگاؤ اور آہستہ آہستہ علیحدہ کر دو پھر جب پھوڑا پک گیا تو اس کے توڑنے کی تدبیر کرو اور پکنا شروع ہونے کی پہچان یہ ہے کہ چپس اور لپک پیدا ہو جائے اور جگہ سرخ اور گرم ہو اور پورے پکنے کی نشانی یہ ہے کہ لپک موقوف ہو جائے اور درد بھی کم ہو جائے اور رنگ سرخ نہ رہے اور اگر خالص پیپ نہ نکلتی ہو اور کناروں میں سرخی ہو تو سمجھ لو کہ پھوڑا پورا نہیں پکا پھر پلٹس باندھ دو۔

[1] رال سفید زردی مائل و سیاہ تلخ و بدبودار ہوتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو گوند ہے۔ رال کے درخت کا اور دوسری کھان سے نکلتی ہے گرم و خشک ہے اس کا لیپ زخموں اور کھجلی کے نشانوں کو مفید ہے ۱۲۔

دوا۔ جس سے بے نشتر دیئے ہوئے پھوڑا ٹوٹ جائے تین ماشہ بے بجھا چونہ اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی دونوں کو ملا کر پھوڑے پر رکھیں۔ پھر جب پھوڑا پھوٹ جائے تو اس کے بہنے اور صاف کرنے کی تدبیر کرو اس کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ پیاز کو نیم کے پتوں میں رکھکر کپڑا لپیٹ کر چولھے میں بھون لیں پھر دونوں کو کچل کر ذرا سی ہلدی چھڑک کر باندھیں اور صبح و شام تبدیل کریں اور دونوں وقت نیم کے پانی سے دھویا کریں۔

دوسری دوا۔ جو نہ پکے ہوئے پھوڑے کو پکا دے اور صاف بھی کر دے۔ بنولہ اور تخم السی اور تل کی کھلی تینوں کو دو دو تولہ لیکر خوب کوٹ کر دودھ میں پکا کر نیمگرم باندھیں یہ دوا گرم

زیادہ نہیں اور ہر قسم کے پھوڑے کو مفید اور مجرب ہے۔ پھر جب پھوڑا خوب صاف ہو جاوے اور کنارے ہلکے ہو جاویں سرخی بالکل نہ رہے تو بھرنے کی تدبیر کرو اس کے لئے مرہم رسل لگانا بہت مفید ہے اس کا نسخہ یہ ہے کہ پونے دس ماشہ موم دیسی خالص اور پونے دس ماشہ موم دیسی خالص اور پونے دس ماشہ راتینج[1] اور ایک ماشہ جاؤشیر[2] اور ایک ماشہ گندہ بہروزہ اور سوا پانچ ماشہ اشق اور تین ماشہ گوگل ان سب کو پانچ تولہ روغن زیتون میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب یہ سب گل کر ایک ہو جاویں تو نیچے اُتار کر ایک ایک ماشہ زنگار اور مرمکی اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ مردار سنگ خوب باریک پیسکر ملاویں اور اس قدر حل کریں کہ مسکہ کی طرح ہو جاوے پھر پھایہ پر لگا کر زخم پر رکھیں بہت مفید ہے تعریف یہ ہے کہ اگر زخم میں کچھ مادہ فاسد رہ گیا ہے تو اس کو کاٹ دیتا ہے اور اچھے گوشت کو پیدا کرتا ہے طاعون میں بھی نہایت کارآمد ہے۔ ترکیب استعمال کی طاعون کے بیان میں لکھی جائے گی اگر راتینج نہ ملے بہروزہ کا وزن بڑھا دیں یعنی گیارہ ماشہ کر دیں اور اگر کم قیمت کرنا چاہیں بجائے روغن زیتون کے روغن گل یا تل کا تیل ڈالیں۔

دوسرا مرہم غریبی زخموں کو بھر لانے والا ساڑھے سات تولہ تل کا تیل خالص کڑھائی میں آگ پر چڑھائیں اور ہلکی آنچ دیں جب تیل میں دھواں اُٹھنے لگے پانچ تولہ سفیدہ کاشغری چھنا ہوا پاس رکھ لیں اور چٹکی سے اٹھا کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور لکڑی سے چلاتے رہیں تیل میں اول بلبلے اُٹھیں گے جب یہ بلبلے ٹوٹنے لگیں تو دیکھیں کہ تیل میں چپکاہٹ آگیا یا نہیں جب چپکنے لگے اور رنگ سیاہ ہو جاوے لیکن جلنے نہ پاوے تو آگ پر سے اُتار کر کڑاہی کو ٹھنڈے پانی میں رکھ دیں اور خوب گھونٹیں پھر نکال کر احتیاط سے رکھ دیں اور زخم کو نیم کے پانی سے دھو کر پھایہ رکھیں اور ناسور[3] میں بتی پر لگا کر رکھیں بہت مجرب ہے۔ اگر زخم میں کیڑے پڑ جاویں تو اُن کے مارنے کی یہ تدبیر کرو بچھ باریک پیس کر یا تارپین کا تیل

عہ مرہم کا ایک اور نسخہ۔ ہر قسم کے زخم کیلئے حتیٰ کہ ڈھیٹ اور ناسور کے لئے اکسیر۔ گھی گائے کا پانچ تولہ۔ موم زرد ایک تولہ پگھلا کر کمیلا پانچ ماشہ۔ سیندور نو ماشہ۔ رال سفید پانچ ماشہ۔ مردار سنگ ایک تولہ توتیا بریاں[4] چار ماشہ سب کو سرمہ کی طرح پیس کر ملا کر نیم کے ڈنڈے سے خوب گھونٹیں اور زخموں پر پھایہ رکھیں (نظر ثالث)

---

[1] راتینج عربی لفظ ہے یہ سفید مائل بہ زردی و سیاہ ذائقہ میں تلخ صنوبر یعنی سرو کا گوند ہے اس کی تین قسمیں ہیں سب میں بہتر وہی ہے جس کا رنگ سفیدی مائل بہ زردی ہو ۱۲ از بحر الجواہر صہ ۱۱۱

[2] جاؤشیر ایک درخت کا گوند ہے جس کے پتے زیتون کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اس میں بدبو ہوتی ہے اس کا ظاہر سرخ اور اندر سفید ہوتا ہے بہت سی بیماریوں کو نفع دیتا ہے جیسے مفاصل عرق النسار قولنج حبس حیض کھانسی اس کا سرمہ مقوی بصر ہے ۱۲ از بحر الجواہر صہ ۶۹

[3] یہ ایک مشہور بیماری ہے یعنی گہرا زخم ہوتا ہے جس سے پیپ وغیرہ ہر وقت بہتی ہے اور اندمال اس کا بہت کم ہوتا ہے زیبق مصعد اور ماد قنفذ اس کے لئے مجرب ہے ۱۲ از بحر صہ ۲۲۴۔

[4] یعنی کھیل کیا ہوا یہ ایک پتھر ہے بناتے بھی ہیں اور کھان سے بھی لاتے ہیں زنگاری رنگ ہوتا ہے آنکھ کا جالا کاٹنے میں عجیب الاثر ہے اور کھیل کیا ہوا زخم مثانہ کو دفع کرتا ہے ۱۲۔ از جامع صہ ۸۱

یا دونوں کو ملا کر زخم میں ڈالیں اور اوپر سے آٹے سے منھ زخم کا بند کر دیں اندر کیڑے مر جاویں گے اور کیڑے اکثر زخم کو صاف نہ رکھنے سے اور مکھی سے حفاظت نہ کرنے سے پڑ جاتے ہیں صفائی کا بہت خیال رکھیں۔ فائدہ جس کے ہر سال دنبل نکلتے ہوں تو دو تین سال تک موسم پر مسہل وغیرہ لے کر مادّہ کی خوب صفائی کرلے نہیں تو ڈھیٹ کا ڈر ہے۔

اگر گرمی سے چھالے یا پھوڑے پھنسی نکل آویں تو اس کے لئے یہ مرہم لگاؤ۔ سنگجراحت اور مردار سنگ اور سفیدہ کاشغری اور سوکھی مہندی اور رسوت اور کمیلہ اور کتھا پاپڑ یہ سب دوائیں چھ چھ ماشہ لے کر سب کو کوٹ چھان کر نو تولہ گائے کے گھی کو ایک سو ایک بار دھو کر اس میں یہ دوائیں ملا کر گھونٹیں اور رکھ لیں اور لگایا کریں برسات میں بچوں کے لئے عمدہ دوا ہے۔ اس کی جتنی گھونٹائی زیادہ ہوگی مفید ہوگا۔ اگر اس میں توتیا ایک ماشہ ملا لیں تو مکھی نہ بیٹھے۔

دوسری دوا۔ رسوت ایک تولہ گلاب اور مہندی کے پتوں کے تین تین تولہ پانی میں ملا کر لگائیں اس دوا میں چکنائی نہیں ہے کپڑے خراب نہ ہوں گے۔

خشک اور تر خارش کیلئے۔ یہ دوا مفید ہے۔ نیم کی چھال اور رسوت اور برگ شاہترہ[1] سب ایک ایک ماشہ باریک پیسکر دو تولہ روغن گل میں ملا کر لیپ کریں اور مکھن کثرت سے ملنا بھی ہر قسم کی خارش کیلئے نہایت مجرب ہے۔ تر خارش کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ بابچی[2] اور اجوائن خراسانی اور صندل سرخ اور گندھک آملہ سار اور چوکھا سب ایک ایک تولہ اور نیلہ تھوتھ چھ ماشہ اور سیاہ مرچ پانچ عدد خوب باریک پیسکر کڑوے تیل میں ملا کر سر اور منھ کو چھوڑ کر رات کو تمام بدن کو ملے اور رات کو مالیدہ کھاوے اور صبح کو گرم پانی سے غسل کر ڈالے اگر کچھ رہ جاوے پھر دوسرے تیسرے بار ایسا ہی کرے۔

کنٹھ مالا۔ یہ مرض جاتا تو نہیں ہے لیکن اس دوا کے لگانے سے ایک عرصہ کے لئے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ مردار سنگ چھ تولہ کی ڈلی لیں اور صبح کے وقت تین تولہ بکری کا دودھ بے مرچ کی سل پر ڈال کر اس میں وہ مردار سنگ کی ڈلی اتنی گھسیں کہ چھ ماشہ گھس جاوے پھر اس دودھ میں روئی بھگو کر گلٹیوں پر خوب رگڑیں۔ ۴۰ دن تک اسی طرح کریں بعض جگہ اس سے بالکل آرام ہو گیا اور اس کے لئے مرہم رسل بھی فائدہ مند ہے اس کی ترکیب اس جگہ آئی ہے

[1] یہ سبز کھرا ہوتا ہے بشرطیکہ نیا اور تلخ ہو حرارت میں تو یہ درجہ معتدل رکھتا ہے مگر خشک درجہ ۲ میں ہے ہندی میں اس کو پت پاپڑا کہتے ہیں ۱۲ از بحر الجواہر صفحہ ۱۴۲

[2] اس کو بکچی بھی کہتے ہیں یہ ایک بیج ہے گول اور چپٹا کیڑوں کو مارتا ہے اور پیشاب کے راستے کے زخم صاف کرتا ہے ۱۲۔ از جامع صفحہ ۴۷

جہاں زخم بھرنے کی دواؤں کا بیان ہے طبیب کی رائے سے مسہل وغیرہ بھی لینا چاہیے۔

سرطان جس کو ڈھیٹ کہتے ہیں یہ ایک بُری قسم کا پھوڑا ہے اور اکثر کمر پر نکلتا ہے اس میں بہت سوراخ ہوتے ہیں اور بہت تکلیف ہوتی ہے کسی ہوشیار آدمی سے علاج کرانا چاہیے بعض لوگوں کو اس پر دوب گھاس کی جڑوں کا لیپ کرنا بہت مفید ہوا۔

پتی اچھلنا۔ افیتمون پوٹلی میں باندھ کر اور برگ شاہترہ بیخکاسنی سب پانچ پانچ ماشہ اور آلو بخارا سات دانہ اور مویز منقیٰ نو دانہ گرم پانی میں بھگو کر اور چھان کر اُس میں دو تولہ گلقند آفتابی[1] ملا کر پئیں اور اگر حمل ہو تو یہ دوا پئیں۔ پانچ دانہ عناب اور نو دانہ مویز منقیٰ اور منڈی اور چرائتہ پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ گلقند آفتابی ملا کر پئیں۔

پتی پر ملنے کی دوا۔ یہ دوا پتی پر ملیں۔ خربوزہ کے چھلے ہوئے بیج گیہوں کی بھوسی اور گیرو سب دو دو تولہ پیس کر خشک ملیں اور کمبل اور ڈھنا بھی مفید ہے۔

داد۔ ایک تولہ ریسکپور سرمہ کی طرح پیس کر پانچ تولہ خالص سرکہ میں ملا کر رکھ لیں اور صبح و شام لگایا کریں نہایت مفید ہے اور تکلیف بالکل نہیں ہوتی اور اگر لہسن کا عرق لگائیں یہ للتا[2] تو بہت ہے لیکن دو ہی تین دفعہ میں صحت ہو جاتی ہے اس کے لگانے کی عمدہ ترکیب یہ ہے لہسن کا عرق داد پر لگا دیں جب تیزی زیادہ کرے تو ذرا سی چکنائی تیل یا گھی مل دیں۔

چھلوری جس کو بعض آدمی انگل بیڑ[3] کہتے ہیں جب نکلتی معلوم ہو تو تھوڑا تخم ریحان پانی میں بھگو کر باندھ دیں اور نکل آئی ہو تو یہ دوا نہایت مفید اور مجرب ہے۔ سفید ولایتی بکری کے پتے میں بھر کر مع پتے کے پانی کے انگلی پر چڑھائیں اکثر ایک ہی دفعہ کا چڑھایا ہوا کافی ہو جاتا ہے اگر کافی نہ ہو تو تیسرے دن اور بدل ڈالیں لیکن اس سے نماز درست نہیں ہوگی نماز کے

---

[1] چونکہ اس میں گلاب کے پھول آفتاب میں پکائے جاتے ہیں اس وجہ سے اس کا نام آفتابی ہے ۱۲۔

[2] یعنی کھیل گیا ہوا ۱۲

[3] اس کو گڑھ بچھ بھی کہتے ہیں سفید سرخی مائل بھی ہوتا ہے اور یہ ایک گرہ دار جڑ ہے ۱۲

یہ سب پہچانیں دواؤں کی اس لئے لکھدی گئی ہیں کہ جب نسخہ بازار سے منگایا جائے تو خود بھی دواؤں کو جانچ لیا کرو کہ کہیں ایک دوا کی جگہ دوسری دوا بوجہ غلطی کے یا بوجہ کم علمی کے عطار نے نہ دے دی ہو ۱۲ محمد حیات عفرلہٗ۔

عہ داد کی مجرب دوا۔ گندھک آملہ سار چھ ماشہ بہاگہ تیلیہ بریان[1] تین ماشہ کتھا سفید چار ماشہ۔ نیلہ تھوتھ بریاں پانچ ماشہ سب دواؤں کو خوب باریک پیس کر چمیلی کا تیل ایک تولہ آٹھ ماشہ ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جاوے پھر داد پر لگا دیں یہ دوا تیزی بالکل نہیں کرتی اور مجرب ہے ۱۲۔ چھاجن[2] یہ ایک بُری قسم کا داد ہے جو اکثر پیر میں ہوتا ہے دوا یہ ہے کہ بچھ[3] کے تل کے تیل میں جلائیں جب بالکل کوئلہ ہو جاوے اس کو اُسی تیل میں رگڑ لیں اور چھاجن پر لگا دیں ۱۲۔

عہ یعنی انگلی کی کورپک جاتی ہے نہایت تکلیف دہ چیز ہے مریض کو کسی طرح چین نہیں پڑتا دنوں کو نیند نہیں آتی ۱۲۔

وقت اس کو اُتار کر انگلی کو دھوڈالیں اور اگر کسی طرح نہ جائے تو ایک جونک تازی اور ایک باسی لگادیں مہالنسہ کتکی سفید دو تولہ اور ابرسا یعنی بیخ سرسن[1] ایک تولہ باریک پیسکر سرکہ میں ملا کر لیپ کریں۔ پڑے پڑے کھال چھلجانا۔ گلاب میں مردار سنگ گھس کر لگائیں اوپر سے سفیدہ کاشغری چھڑک دیں اور نرم بستر پر لٹائیں

آگ یا اور کسی چیز سے جل جانے کا بیان

آگ سے جلنا۔ فوراً[2] لکھنے کی روشنائی لگائیں یا چونہ کا پانی ڈالیں یا بہروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں ملا کر لگائیں۔

مینسل اور پٹاس اور بارود اور گرم تیل اور گرم پانی اور چونہ وغیرہ سے جل جانا۔ تل کا تیل اور چونہ کا صاف پانی ملا کر لگائیں ایک عورت کی آنکھ میں کڑاہی میں سے گرم تیل کی چھینٹ جا پڑی آنکھ میں زخم ہوگیا ایک ماشہ کافور[3] ایک تولہ پانی میں ملا کر لگایا تیل کے لعاب میں ملا کر ٹپکایا گیا آرام ہوگیا۔ مرہم جو ہر قسم کے جلے ہوئے کے لئے اکسیر ہے۔ روغن گل دو تولہ اور موم چھ ماشہ گرم کریں جب دونوں ملجائیں سفیدہ کاشغری تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ باریک پیس کر اور انڈے کی سفیدی ایک عدد ملا کر لگائیں۔

بال کے نسخوں کا بیان

دوا بال اُگانے والی[4]۔ ایک جونک لائیں اور چار تولہ تل کا تیل آگ پر چڑھاویں جب خوب جوش آجاوے اس وقت جونک کو مار کر فوراً[5] تیل میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جونک جل جاوے پھر اس کو اسی تیل میں رگڑیں اور جس جگہ کے بال زخم وغیرہ سے گر گئے ہوں وہاں یہ تیل لگائیں بہت جلد بال جم آئیں گے۔ ماش کی دال اور آنولہ سے سر کا دھونا بھی بالوں کے واسطے نہایت مفید ہے اس سے بال سیاہ رہتے ہیں اور مقوی دماغ بھی ہے۔

دوا بال اُڑانے والی۔ چھ ماشہ بے بجھا ہوا چونہ اور چھ ماشہ ہرتال پیسکر

---

[1] یہ ایک درخت کی جڑ ہے جس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں بستانی اور صحرائی اس کے پتے سبز اور پھول نیلا ہوتا ہے ۱۲۔

[2] یعنی گیہوں کا ست جو سفید اور پھیکا ہوتا ہے

[3] چونہ کا لیپ کرنا بھی جلے پڑے کو مفید ہے مگر زیادہ نہ لگانا چاہیئے جامع الادویہ ص ۹۹

[4] اور بال اگانے کا ایک اور نسخہ مجربات دیربی سے لکھا جاتا ہے کہ چھوہاروں کی گٹھلیاں اور اس کے برابر اخروٹ کے پوست لے کر دونوں کو جلاؤ پھر چھان کر گلاب کے تیل میں گوندھو پھر جہاں کے بال اُگانے منظور ہوں وہاں طلا کرو ۱۲۔ از مجربات دیربی ص ۲۰۳۔

[5] زندہ جونک کو نہ جلاویں کیونکہ سخت گناہ ہے۔ اس کی تفصیل طبی جواہر میں ہے ۱۲

انڈے کی سفیدی میں ملا کر جہاں کے بال اڑانا منظور ہوں اس جگہ لگائیں بال صاف ہو جاویں گے

دوا بالوں کو بڑھانے والی۔ ہنسراج[1] اور طباشیر اور سماق[2] اور گلاب زیرہ اور گلنار اور مصطگی اور انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ اور چھالیہ اور پوست ہلیلہ کابلی ایک تولہ اور پوست بلیلہ اور مازو ڈیڑھ تولہ اور آملہ اڑھائی تولہ اور شہتوت کے پتے چھ تولہ لے کر سب کوٹ کر سوا سیر پانی میں ایک رات دن تر کر کے جوش دیں جب آدھا رہ جاوے ملکر چھان کر پچیس پچیس تولہ روغن اور تل کا تیل ملا کر پھر آگ پر رکھیں جب پانی بالکل جل جاوے اور تیل رہ جاوے اتار کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں اس سے خراب بال گر کر اچھے اور سیاہ جمتے ہیں اور دماغ میں بھی قوت ہوتی ہے اور اگر کسی کو اس تیل سے سردی ہو تو بالچھڑ اور گل بابونہ اور لونگ چھ چھ ماشہ اور بڑھا لیں۔ بالوں میں لیکھ یا دھک یا جم جوئیں پڑ جاتا۔ چھڑیلا اور کنیر سفید کے پتے اور میعہ[3] سائلہ اور دھنی مرچ اور انار کے چھلکے سب ایک ایک تولہ لے کر پانی میں اوٹا کر اس پانی سے اس جگہ کو دھوئیں اس سے جوئیں مر جاتی ہیں جم جوئیں ایسی جوؤں کو کہتے ہیں جو بالوں کی جڑوں میں چپٹی رہتی ہیں اور مشکل سے معلوم ہوتی ہیں کبھی اس کے لئے مسہل کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

چوٹ لگنے کا بیان

سر کی چوٹ۔ ایک پارچہ گوشت کا لے کر اس پر ہلدی باریک پیس کر چھڑک کر نیم گرم کر کے باندھو نہایت مفید ہے۔ اور اگر سر کی چوٹ میں بیہوشی ہو جاوے تو فوراً ایک مرغ ذبح کر کے اس کے پیٹ کی آلائش نکال کر کھال سمیت گرم گرم سر پر باندھو بہت جلد ہوش آجاوے گا۔

آنکھ کی چوٹ۔ ایک تولہ میدہ اور پٹھانی لودھ پیس کر ایک تولہ گھی میں ملا کر گرم کر کے اس سے آنکھ کو سینکیں پھر اسی کو گرم کر کے باندھیں اگر اس سے چوٹ نہ نکلے تو گوشت کے پارچہ پر تھوڑی ہلدی اور پٹھانی لودھ[4] چھڑک کر باندھیں۔ لیپ جو سر کے سوا اور

[1] اس کو فارسی میں پریاؤشان کہتے ہیں یہ ایک گھاس ہے سبز اور بھورے رنگ کی دھنیے کے مشابہ زمین نمناک میں اُگتی ہے معتدل ہے۔ بعض کے نزدیک گرم خشک ۱۲

[2] یعنی تترک جو ایک قسم کا دانہ ہے مسور کے دانہ کے برابر ۱۲۔ از بحر الجواہر وغیرہ۔

[3] یہ ایک درخت کا گوند ہے جو درد میں ہوتا ہے اس کو درخت سے چھڑا کر پکایا جاتا ہے تو جو صاف ہو جاتا ہے تو وہ میعہ سائلہ ہے اور جو میعدار اور کثیف ہوتا ہے وہ میعہ یابسہ ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر

[4] یہ ایک درخت کی چھال ہے جو قدرے تلخ اور سفید ہوتی ہے گرم و خشک ہے ۱۲۔

ع۔ اگر انڈے کی سفیدی نہ ملاویں تو بہت جلد اثر کرے (نظر ثالث)

جگہ کی چوٹ کو مفید ہے اور سر کی چوٹ کو بھی کچھ ایسا نقصان نہیں کرتا مگر یہ دوائیں تیز ہیں۔ تل کی کھلی اور ہالون اور تل اور مالکنگنی[ع] اور میدہ لکڑی اور لوٹہ سجی[1] اور ہلدی سب دو دو تولہ لے کر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر اس میں سے تھوڑی سی دوا لے کر دو پوٹلی باندھ کر دودھ اور تل کا تیل اور پانی تینوں چیزیں برابر ملا کر آگ پر رکھیں اور پوٹلی کو اس میں ڈال کر گرم گرم سے سینکیں جب ایک ٹھنڈی ہو جاوے دوسری سے سینکیں ایک گھنٹہ تک سینک کر پوٹلی میں کی دوا نکال کر لیپ کر دیں اور پرانی روئی باندھ دیں۔ **موچ** انڈے کی زردی پانچ عدد اور گھی یا میٹھا تیل چھٹانک بھر اور ہلدی دو تولہ ملا کر موچ پر مالش کریں پھر خوب موٹی روئی کا گودا گرم گرم رکھ کر باندھیں رات کو باندھ کر صبح کو کھول کر میٹھے تیل کی مالش کریں اور رگ کو سیدھا کریں ایک دو دن اس طرح کرنے سے رگیں بالکل درست ہو جاتی ہیں۔ فائدہ چوٹ کے لئے مومیائی[2] عمدہ دوا ہے ہڈی تک جڑ جاتی ہے آج کل اصلی نہیں ملتی مگر بنی ہوئی بھی فائدہ میں اصلی سے کم نہیں اس کا نسخہ خاتمہ میں آتا ہے۔

زہر کھا لینے کا بیان

سنکھیا اور کوئی زہر کھا لینا۔ اس دوا سے قے کرا دیں دو تولہ سویہ کے بیج آدھ سیر پانی میں اوٹا لیں اور چھان کر پاؤ سیر تل کا تیل یا گھی اور ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں جب خوب قے ہو جاوے دودھ خوب پیٹ بھر کر پلائیں اگر دودھ سے بھی قے آئے تو نہایت ہی اچھا ہے برابر دودھ پلاتے رہیں اور اگر دودھ سے قے نہ آئے تب بھی زہر کو مار دیتا ہے اور مریض کو سونے ہرگز نہ دیں خواہ کوئی سا زہر کھایا ہو یا کسی زہریلے جانور نے کاٹا ہو اور یہ دوا ہر طرح کے زہر کو مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے گل مختوم[3] اور حب الغار[4] اور ایرسا یعنی بیج سوسن سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر گائے کے گھی سے چکنا کر کے اٹھارہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب کوئی زہر کھالے یا شبہ ہو جاوے تو چھ ماشہ کھلائیں اگر زہر نہیں کھایا تو قے نہ آوے گی اور اگر کھایا ہے تو جبتک زہر نہ نکل جاوے گا قے بند نہ ہوگی اور اگر بیج سوسن نہ ملے تو نہ ڈالیں اور

[1] سجی بچھو کے کانٹے پر لیپ کرنے سے درد فوراً دور ہوتا ہے ۱۲۔ از بحر

[2] اس کا رنگ سیاہ ذائقہ پھیکا ہوتا ہے یہ پہاڑی رطوبت پکائی جاتی ہے اور جمائی ہوئی ہوتی ہے گرم درجہ ۳ اور خشک درجہ ۲ ہے گھی میں حل کی ہوئی عضو کے ٹوٹ جانے اور چوٹ اور زخم کو کھانے اور ملنے سے مفید ہے ۱۲۔ از جامع ص ۲۳۶

[3] گل مختوم یعنی سرخ مٹی کی ٹکیاں بنی ہوئی اور گھٹی ہوئی اس کا رنگ سرخ ذائقہ پھیکا ہوتا ہے ۱۲۔

[4] بندوق کے جھرّہ کی برابر ایک بیج ہے اس کا چھلکا سیاہی مائل ہوتا ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر ص ۸۱

ع قدرے تلخ بھورا سرخی مائل ایک گھانس کے بیج ہیں برابر چنیا کے بلکہ اس سے کسی قدر لانبے ۱۲ از جامع ص ۲۲۳

شہد بارہ تولہ کردیں اس دوا کو تریاق گل مختوم کہتے ہیں اگر گل مختوم نہ ملے گل داغستانی ڈالیں اگر یہ بھی نہ ملے تو ہارے ورجے گل ارمنی سہی

مردار سنگ کھالینا تین عدد انجیر اور ایک تولہ سویہ کے بیج سیر بھر پانی میں پکا کر ایک تولہ بورہ ارمنی یا نمک ملا کر گرم پئیں اس سے قے ہوگی قے ہونے کے بعد اس دوا کو چار خوراک کر کے کھائیں ساڑھے دس ماشہ مرمکی[1] اور سات ماشہ بالچھڑ کوٹ چھان کر چار تولہ شہد میں ملا کر اس کی چار خوراک کرلیں اور غذا گوشت کا شوربا کھائیں۔ **ھٹکری کھالینا**۔ اس کا آثار وہی ہے بعض آدمی کھیل کی ہوئی پھٹکری بخار کی باری روکنے کو کھا لیتے ہیں لیکن اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے **افیون کھالینا** ایک تولہ سویہ کے بیج اور ایک تولہ مرلی کے بیج اور چار تولہ شہد سیر بھر پانی میں اوٹا کر اس میں نمک ملا کر نیمگرم پلائیں اور قے کرادیں اور قے ہونے کے بعد بڑے آدمی کے لئے دو ماشہ ہینگ دو تولہ شہد میں ملا کر اور بچہ کے لئے چار رتی ہینگ یا اس سے بھی کم چھ ماشہ شہد میں ملا کر پانی میں حل کر کے پلائیں اور نالی کے ساگ[2] کا چھٹانک بھر پانی افیون خوردہ کو پلانا اکسیر ہے نالی کا ساگ مشہور ہے پانی کے اوپر بیل پھیلتی ہے۔ **دھتورہ کھالینا** اس کا آثار وہی ہے جو افیون کا تھا۔ **اسپغول کوٹ کر یا چبا کر کھالینا**۔ افیون کے بیان میں جو دوا قے کی لکھی ہے اس سے قے کر کے پھر پانچ ماشہ تخم خرفہ پانی میں پیس کر پانچ ماشہ چار تخم چھڑک کر مصری ملا کر پئیں۔ **فائدہ** اگر انجان پن میں بے پہچانے کوئی زہر کھالیا ہو اور معلوم نہ ہو کہ کون سا زہر تھا یا زہر کھانیوالا بیہوشی کی وجہ سے بتلا نہ سکا ہو تو ان نشانیوں سے پہچان ہوجاتی ہے سنکھیا کھانے سے پیٹ میں درد پیدا ہوجاتا ہے اور گلا گھٹ جاتا ہے اور خشکی بیحد ہوتی ہے اور مردار سنگ کھانے سے بدن پر ورم آجاتا ہے اور زبان میں لکنت اور پیٹ میں درد پیدا ہوجاتا ہے یا اس قدر دست آتے ہیں کہ آنتوں میں زخم پڑجاتے ہیں اور پھٹکری کھانے سے کھانسی بیحد ہوتی ہے یہاں تک پھیپھڑے میں زخم ہوکر سل ہوجاتی ہے اور افیون سے زبان بند ہونے لگتی ہے آنکھیں بیٹھ جاتی ہیں ٹھنڈا پسینہ آتا ہے دم گھٹنے لگتا ہے اور منہ سے

[1] شفا نہایہ میں ہے کہ مُر ایک دوا ہے ایلوے کی مانند تلخی کے سبب اس کا نام مُر رکھا ہے اور مرمکی ایک گوند ہے ۱۲ از بحر الجواہر صفحہ ۲۱۲

[2] یہ ساگ سبز بھیکا ہے جو ٹھہرے ہوئے پانی میں اگتا ہے اس کے پتے لانبے اور ٹہنی خولدار ہوتی ہے گرم خشک ہے ۱۲ از جامع الادویہ صفحہ ۲۴۱ جامع الادویہ میں اس کو ناری کا ساگ یعنی راے نہلہ کے ساتھ لکھا ہے معدہ کو یہ ساگ ضعیف کرتا ہے مگر ریاح خوب دفع کرتا ہے ۱۲

عت۔ کیونکہ پھٹکری پھیپھڑہ کے لئے سخت مضر ہے ۱۲

افیون کی بو آیا کرتی ہے اور دھتورہ سے اول چکر آتا ہے پھر بالکل غفلت ہو جاتی ہے اور اسپغول[1] سے بیچینی اور دم رکتا ہے اور نبض ساقط ہونا اور بیہوشی اور بدن ٹھنڈا پڑ جانا یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان

چاہے کوئی زہریلا جانور کاٹے یا کاٹنے کا شبہ ہو گیا ہو سب کے لئے یادرکھو کہ کاٹنے کی جگہ سے ذرا اوپر فوراً بند لگا دو یعنی خوب کس کر باندھ دو اور کاٹنے کی جگہ افیون کا لیپ کر دو تاکہ وہ جگہ سُن ہو جاوے اور زہر پھیلے نہیں پھر اس جگہ ایسی دوائیں لگاؤ جو زہر کو چوس لیں اور ایسی دوائیں لگاؤ جو زہر کو آنا روک دیں اور مریض کو سونے نہ دو۔

دوا زہر کو چوسنے والی پیاز چولہے میں بھون کر نمک ملا کر باندھیں[2] **دوسری دوا** بے بچھا چونہ چھ ماشہ اور شہد دو تولہ اور روغن زیتون دو تولہ سب کو ملا کر لیپ کریں اور ہر گھڑی لیپ بدلتے رہیں یہ سانپ اور بڑے بڑے زہریلے جانوروں کے زہر کو چوس لیتا ہے **تیسری دوا** اس جگہ بھری سینگیاں یا چوکیں[3] لگوا دیں **چوتھی دوا** کاٹنگ یا گندھک کا تیزاب لگا دیں اس سے زخم ہو جاتا ہے اور زخم ہو جانا زہر کے لئے اچھا ہے

فائدہ اگر کاٹنے کی جگہ دوا سے یا آپ سے زخم ہو جاوے تو جب تک زہر اترنے کا یقین نہ ہو جاوے اس کو بھرنے نہ دیں **دوا زہر اتارنے والی** بلکہ اگر کوئی دوا[4] ملی کھالی ہو اس کا بھی اتار ہے اگر گھروں میں تیار رہے تو مناسب ہے **کلونجی**[5] اور اسپند[6] اور زیرہ سفید تینوں دوائیں سات سات ماشہ اور پچھان[7] بید اور زراوند مدحرج دونوں ساڑھے تین تین ماشہ اور مرچ دکھنی اور مرچ کی دونوں پونے دو دو ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر چھ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو پونے دو ماشہ شام کو کھلا دیں اوپر سے پانی پیں

[1] اسپند یہ سیاہ رنگ کا قدرے تلخ کرخت بو دار ایک پھل کا بیج ہے گرم درجہ ۳ خشک درجہ ۲ ہے۔ گٹھیا کو نافع ہے ۱۲

[2] یہ ایک جڑ ہے بقدر بالشت کے سرخ اور قدرے سیاہ ذائقہ اس کا تلخ ہے۔ اکثر زہروں کا مارک ہے ۱۲ از جامع الادویہ صفحہ ۹

[3] دونوں درخت کی جڑیں ہیں یہاں گوند مراد ہے وہ باہر سے زرد اندر سے سرخی مائل ہوتی ہے بور لمبی زرد اندر سرخ سیاہی مائل وزرد ہوتی ہے اور دو تولہ کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے ۱۲

[4] پیاز کو بھون کر لیپ کرنا سر دردوں کو بھی نافع ہے اور کھٹی ڈکار کو بھی نافع ہے اور مضرت آب دہن کو مفید ہے ۱۲

[5] یعنی جن سے خون چوس کر نکالتے ہیں ۱۲۔ سانپ کے کاٹے کے لئے پرانے آم کی گٹھلی کی گری کا سفوف تازہ پانی سے اتارنا بھی بہت مفید بتلاتے ہیں ۱۲ واللہ اعلم۔

دو تولہ شہد پکا کر پلائیں اور بچوں کو ایک ماشہ دیں۔ اب بعض دوائیں خاص خاص جانوروں کے کاٹنے کی لکھی جاتی ہیں۔

سانپ کا کاٹنا۔ اس کی تدبیریں ابھی گذریں اور یہ دوا بھی مفید ہے۔ حقہ کی کیٹ جو چلم کے نیچے پر جم جاتی ہے چار رتی کھلاویں دو تین دن کھلاویں اوپر چپا کر لگائیں۔ **بچھو کا کاٹنا**۔ جہانتک درد ہو بہروزہ کا تیل مل دیں اگر کاٹتے ہی اس جگہ مل دیں تو زہر بالکل نہیں چڑھتا یا سنکھیا کا لیپ کریں۔ **بھڑ کا کاٹنا**۔ کافور پانی میں گھول کر یا سرکہ لگائیں یا ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا نمک سلیمانی یا صرف نمک سانبھر مل دیں

فائدہ سانپ بچھو۔ بھڑ وغیرہ سب کے لئے عمدہ علاج یہ ہے کہ خوب تیز خالص سرکہ اس جگہ خوب مل دیں یہاں تک کہ ورم اور درد اور جلن موقوف ہو جاوے بہت مجرب ہے **مکڑی** کھٹائی ملیں اور اگر مکڑی بہت زہریلی ہو تو اس دوا سے زہر اتر جاتا ہے۔ اجمود کی جڑ یعنی بیخ کرفس تین ماشہ لے کر چار تولہ سرکہ میں اوٹائیں جب نصف سرکہ رہ جائے چھان کر دو تولہ روغن گل اور تین ماشہ رسوت ملا کر ملیں اگر اس سے بھی نہ اترے تو زہر کے اتارنے والی وہ دوا دیں جو ابھی اوپر لکھی گئی ہے۔ جس میں پہلے کلونجی ہے۔ **چھپکلی** کم کاٹتی ہے مگر جب کاٹتی ہے تو اس کے دانت گوشت میں رہ جاتے ہیں اور بخار اور بےچینی رہتی ہے۔ اور زخم میں سے پانی بہتا ہے علاج یہ ہے کہ سوئی وغیرہ سے دانت نکالیں اور ابھی جو دوا گذری ہے جس میں پہلے کلونجی ہے وہ کھلائیں۔ **باؤلا کتا یا گیدڑ یا لومڑی**۔ ان کے کاٹے کا زخم بھرنے نہ دیں بلکہ یہ دوا لگائیں رال ایک تولہ اور جاوتری ایک تولہ لیکر سرکہ میں پکائیں جب سب ملکر ایک ہو جائیں تو دو تولہ سانبھر نمک اور دو تولہ نوشادر

لہ اس وجہ سے کہ اس کے دانت ضعیف اور کج ہوتے ہیں اس کے کاٹنے سے بخار ہو جاتا ہے اور سانپ کے کاٹے ہوئے کی مانند اس کو بھی قلق اور تکلیف ہوتی ہے بلکہ زیادتی الم کے سبب اکثر اس کا کاٹا ہوا مر جاتا ہے اس کے دانتوں کا نکال دینا اس کا علاج ہے اس کی کئی ترکیبیں ہیں ایک یہ بھی ہے کہ چھری کی دھار پر ریشم خوب لپیٹ دو اور جہاں کاٹا ہے اس مقام پر چھری کو دائیں بائیں آگے پیچھے خوب پھرائیں ۱۲ از شرح اسباب ص ۲۸۹ ج ۱

لہ کتے کے کاٹے کی ایک دوا یہ بھی لکھی ہے کہ کاٹنے کی جگہ ایک جیتھڑا سرکہ اور روغن زیتون میں تر کر کے رکھو ۱۲ از شرح اسباب ص ۲۹۰

عہ سانپ کے کاٹے ٹکی ایک اور دوا۔ ارہر کی دال ایک تولہ کالی مرچ سات عدد پانی میں پیسکر چھان کر صبح شام پلا دیں اور ارہر کی دال سی گاڑھی گاڑھی پکا کر رکھ لیں اور تھوڑی لے کر گرم گرم کاٹنے کی جگہ پر باندھیں جب ٹھنڈی ہو جائے بدل دیں اس سے نیلے رنگ کا پانی جاری ہوگا۔ جبتک یہ پانی جاری رہے اسی طرح دال گرم گرم باندھتے رہیں مجرب ہے (نظر ثالث)

عہ بچھو تتیئے کی اور دوا۔ نوشادر اور چونا برابر لے کر ذرا سے پانی میں گھولکر مونگھیں فوراً آرام (نظر ثالث)

باریک پیسکر ملالیں شام کو لگا کر اور صبح کو گائے کا گھی زخم پر ملیں کہ خراب گوشت گرتا رہے جب پورا یقین ہو جاوے کہ پورا زہر نکل گیا تب زخم بھرنے کی تدبیر کریں۔ **دوسری دوا** سیاہ بانات کے دو ٹکڑے روپیہ کے برابر تراشیں اور ان دونوں کے بیچ میں تین ماشہ پرانا گڑ رکھ کر ہاون دستہ میں اس قدر کوٹیں کہ سب ایک ذات ہو جاویں پھر اس کو دو دفعہ کر کے کھلاویں نہایت مجرب ہے اگر اچھا کتا بھی کاٹے تب بھی احتیاط کے واسطے یہی علاج کر لیا جاوے۔ بہتر کالی بانات ہے اگر کالی بانات نہ ملے تو سیاہ رنگ کی اون لے لیں اگر سیاہ رنگ کی نہ ملے تو اور جس رنگ کی بھی ہو کافی ہے **بلّی** اس میں بھی زہر ہوتا ہے بچوں کی بہت حفاظت رکھیں اور کپڑوں پر دودھ نہ گرنے دیں اس سے بلی آجاتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ پودینہ کھلائیں اور پیاز چولہے میں بھون کر پودینہ ملا کر نیم گرم باندھیں جب سمجھ لیں کہ زہر کھنچ آیا تو تل پانی میں پیس کر باندھیں۔ **دوسری دوا** نہایت مجرب۔ یوں مچھلی آلائش سے پاک کر کے پانی میں جوش دیں کہ گل جاوے پھر اس کے کانٹے دور کر کے تھوڑا سا پیشاب آدمی کا ملا کر زخم پر باندھیں دن بھر میں دو تین بار بدل دیں صحت ہونے تک ایسا ہی کریں مگر نماز کے وقت دھو ڈالیں۔ **بندر** پیاز بھون کر نمک ملا کر باندھیں جب زہر کھنچ آئے تو مرہم رسل[1] لگائیں اس کا نسخہ زخم بھرنے کے بیان میں گذر چکا ہے **کنکھجورا**۔ اس کے کاٹنے سے دم گھٹنے لگتا ہے اور مٹھائی کو طبیعت چاہتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ اُسی کو کچل کر اس جگہ باندھیں اگر وہ نہ ملے تو نمک پیس کر سرکہ میں ملا کر لگائیں اور یہ دوا کھائیں: زرا وند طویل اور پکھان بید اور پوست بیخ کبر اور مٹر کا آٹا سب ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ لے کر دو تولہ شہد میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے اور اس کے لئے دوا المسک معتدل بھی مفید ہے۔ اگر کنکھجورا کسی کے چمٹ جائے یا کان میں گھس

---

[1] وہ مرہم یہ ہے کہ پونے دس ماشہ موم دیسی خالص اور پونے دس ماشہ راتینج اور ایک ماشہ جاوشیر اور ایک ماشہ گندہ بہروزہ اور سوا پانچ ماشہ اشق اور تین ماشہ گوگل ان سب کو پانچ تولہ روغن زیتون میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب یہ سب گل کر ایک ہو جاویں تو نیچے اتار کر ایک ماشہ زنگار اور مرمکی اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ زرا وند طویل اور کندر اور تین ماشہ مردار سنگ خوب باریک پیس کر ملا دیں اور اس قدر حل کریں کہ مسکہ کی طرح ہو جاوے پھر پھایہ پر لگا کر زخم پر رکھیں بہت مفید ہے ۱۲ اگر راتینج نہ ملے تو بہروزہ کا وزن زیادہ کر دیں فقط از عاجز محمد حیات عفرلہٗ۔

ع دوسری دوا باؤلے جانور کے کاٹے کے لئے چوہے پنگنی چھ ماشہ پیس کر اُرد کی دال حسب دستور پکا کر اس میں ملا کر کھلا دیں دو تین دن کھلا دیں ۱۲۔

اس کا کھلانا بدرجۂ مجبوری جب کوئی اور دوا نہ ملے تو بعض علماء کے نزدیک جائز ہے کیونکہ باؤلے جانور کا کاٹنا نہایت خطرناک مرض ہے تفصیل طبی جواہر میں ہے ۱۲۔

جائے تو تھوڑی سفید شکر اس کے اوپر ڈالیں فوراً ناخن کھال میں سے نکل جائیں گے اور اگر پیاز کا عرق کنگھورے پر نچوڑ دیں تو جگہ بھی چھوڑ دے گا اور فوراً مر جائے گا اور ناخنوں کے زخموں پر پیاز بھلبھلا کر باندھنا اکسیر ہے

کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان

سانپ - پاؤ سیر نوشادر کو پانچ سیر پانی میں گھول کر سوراخوں میں اور تمام مکان میں چھڑک دیں سانپ بھاگ جائے گا اور کبھی کبھی چھڑکتے رہیں تو اس مکان میں سانپ نہ آئے گا۔

دوسری تدبیر - بارہ سنگے کا سینگ اور بکری کے کھر اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور گندھک برابر لے کر آگ پر ڈالکر مکان کو بند کر دیں تھوڑی دیر بعد کھول دیں اگر وہاں سانپ ہوگا تو بھاگ جائے گا۔ **تیسری تدبیر** سانپ کے سوراخ میں رائی بھر دیں سانپ مر جائے گا اگر اپنے آپ کے آگے پاس رائی ڈال کر سو میں تو سانپ نہیں آسکتا۔ **چوتھی تدبیر** بچھو کو منہ میں چبا کر سانپ کے آگے ڈالیں تو آگے نہ بڑھے گا اور کسی طرح اس کے منہ میں پہنچ جاوے تو مر جاوے اور کاٹنے کی جگہ پر لگانا بھی مفید ہے اور کھانا بھی مفید ہے جیسا کہ سانپ کے کاٹے کے بیان میں گزرا۔ **بچھو** مولی کچل کر اس کا عرق بچھو پر ڈالدیں تو بچھو مر جائے گا اگر اس کے سوراخ پر مولی کے ٹکڑے رکھدیں تو نہ نکل سکے اور وہیں مر جائے۔ **پسّو** اندرائن کی جڑ یا پھل پانی میں بھگو کر تمام گھر میں چھڑک دیں پسّو بھاگ جائیں گے **چوہے** سنکھیا سے مر جاتے ہیں لیکن بچوں والے گھر میں رکھنے میں خطرہ ہے بہتر یہ ہے کہ مردار سنگ اور سیاہ کٹکی پیس کر رکھدیں یا کالی کٹکی اور بزرالبنج[1] ملا کر رکھیں۔ **چیونٹیاں** ہینگ سے بھاگتی ہیں۔ **چیتے** اگر کہیں ان کا چھتہ ہو تو گندھک اور لہسن کی دھونی سے مر جاتے ہیں اور سرکہ یا مٹی کا تیل چھڑکنے سے بھی مر جاتے ہیں۔

کپڑوں کا کیڑا افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھدیں۔ **کٹھمل** - چارپائی پر سرخ مرچیں ڈالکر دھوپ میں بچھا دیں دو تین دن تک اسی طرح کریں کٹھمل مر جاتے ہیں سرخ مرچ کی دھونی دینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

[1] بزرالبنج عربی لفظ ہے یعنی بھنگ کے بیج سفید کھرے اور کالے خراب ہوتے ہیں ان کا کھانا قاتل ہے اور جو مائل بہ سیاہی ہو وہ درمیان درمیان ہے نہ بہت کھرا اور نہ بہت ردی سرد خشک ہے ۱۲۔

فوائد ترمس یعنی بڑ قلد مصری پانی میں پکا کر گھر میں چھڑک دو مکھیاں بھاگ جائیں گی اور ترمس کا آٹا چونے میں ملا کر گھر پر پھیر دیا جائے تو مچھر کبھی نہ ہوں اور حنظل اور روغن زیتون میں پکا کر کان میں ٹپکانے سے پرانے کان کے اندر کے جو زخم سے ہو گئے ہوں مر جائیں گے اور اونچا سننے کی شکایت بھی اس سے جاتی رہے گی ۱۲ ماخوذ از مجربات علامہ زبیر بی محمد حیات غفرلہٗ۔

سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان

(۱) سفر کرنے سے پہلے پیشاب خانہ سے فراغت کر لو اور کھانا تھوڑا کھاؤ تاکہ طبیعت بھاری نہ ہو (۲) سفر میں کھانا ایسا کھاؤ جس سے غذا زیادہ بنتی ہو جیسے قیمہ۔ کباب۔ کوفتہ جس میں گھی اچھا ہو اور سبز ترکاریاں غذا کم بناتی ہیں لہٰذا مت کھاؤ (۳) بعضے سفر میں پانی کم ملتا ہے ایسے سفر میں خرفہ[1] کے بیج آدھ سیر اور تھوڑا سرکہ ساتھ رکھو نو ماشہ بیج پھانک کر چند قطرے سرکہ پانی میں ملا کر پی لیا کرو اس سے پیاس کم لگتی ہے اگر بیج نہ ہوں تو سرکہ پانی میں ملا کر پینا بھی کافی ہے اگر حج کے سفر میں اس کو ساتھ رکھیں تو بہت مناسب ہے (۴) اگر سفر میں عرق کافور بھی رکھیں تو مناسب ہے اس سے پیاس بھی نہیں لگتی اور ہیضہ کے لئے بھی مفید ہے اس کی ترکیب ہیضہ کے بیان میں گذر چکی (۵) اگر لو میں چلنا ہو تو بالکل خالی پیٹ چلنا برا ہے اس سے لو کا اثر زیادہ ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ پیاز خوب باریک تراش کر دہی یا اور کسی ترش چیز میں ملا کر چلنے سے پہلے کھا لیں اور اگر پیاز کو گھی میں بھون لیں تو بدبو بھی نہ رہے اور پیاز کو پاس رکھنے سے بھی لو نہیں لگتی اور اگر کسی کو لگ جاوے تو ٹھنڈے پانی سے اس کا منہ ہاتھ دھلاؤ اور کدو یا ککڑی یا خرفہ کچل کر روغن گل ملا کر سر پر رکھو اور ٹھنڈے پانی سے کلیاں کراؤ اور پانی ہرگز نہ پینے دو جب ذرا طبیعت ٹھہرے تو چکھنے کے طور پر بہت تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی پلاؤ اور یہ دوا پلاؤ وہ بھی اک دم سے نہیں بلکہ تھوڑی تھوڑی کر کے پلاؤ ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور طباشیر اور چھ رتی نار جیل[2] کو چھ تولہ گلاب میں گھس کر شربت انار ملا کر پلاؤ اور کچی آبنی کا پتا نمک ڈال کر پلانا بھی لو کے لئے اکسیر ہے ترکیب یہ ہے کہ کچی آبنی کو بھوبل میں دبا دیں جب بھن جاوے نکال کر ملکر پانی میں ملا دیں اور چھان لیں اور نمک ملا کر پئیں دوسری دوا لو لگے ہوئے کے لئے مفید ہے چھ ماشہ چنے کا ساگ خشک لے کر پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں اور اوپر کا صاف پانی لے کر پلا دیں اور اس ساگ کو ہاتھوں اور پیروں کے تلوؤں پر لیپ کریں۔

[1] یعنی خرفہ کا ساگ جو سبز اور قدرے ترش ہوتا ہے اور تری اور کھاری مقام پر اگتا ہے سرد درجہ ۳ اور تر درجہ ۲ ہے ۱۲ از جامع

[2] یعنی ناریل دریائی یہ ایک دریائی پھل تی گری ہے جو کدو کے برابر ہوتا ہے لمبا اور اس کا درخت ایک جزیرہ میں ہے یہ اکثر زہروں کا مارگ ہے اور پیاس کو تسکین دیتا ہے اور وبائی ہوا کے ضرر کو مفید ہے اور سانپ اور بچھو کے کاٹنے کو مفید ہے اس کو پیس کر لیپ کر دیں۔ ۱۲ از جامع الادویہ صفحہ ۲۴۰

عہ مگر جس کو نزلہ کی عادت ہو وہ سرکہ نہ کھائے (نظر ثالث)

حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

(۱) حمل میں قبض نہ ہونے پاوے جب ذرا بھی پیٹ میں گرانی معلوم ہو ایک دو وقت صرف شوربا زیادہ چکنائی دار پی لیں اگر اس سے قبض نہ جاوے تو دو تین تولہ منقّیٰ یا مربّے کی ہڑ کھالیں اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں اس میں حمل کو کسی طرح کا نقصان نہیں اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور بچہ کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ سارڑھے دس ماشہ گلاب کے پھول کی نیکھڑیاں بہتر تو تازہ ہیں ورنہ خشک سہی رات کو آدھ پاؤ گلاب میں بھگو رکھیں صبح کو اتنا پیسیں کہ چھاننے کی ضرورت نہ رہے پھر تھوڑی مصری ملا کر ناک بند کر کے پئیں اس سے دو تین دست اچھے ہو جاتے ہیں گویا ہلکا مسہل ہے اور جنکو تحریک نزلہ کا مرض بہت زیادہ ہو وہ اس کو نہ پئیں بلکہ مربّے کی ہڑ کھالیا کریں اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو حکیم سے پوچھیں۔ (۲) حمل میں یہ دوائیں استعمال نہ کریں سونف۔ تخم کشوث[1]۔ حب القرطم۔ بالچھڑ۔ تخم خربزہ۔ گوکھرو۔ ہنسراج۔ سداب[2] زیرہ خطمی تخم خیارین۔ تخم کاسنی۔ املتاس کے چھلکے اور جس کو حمل گرنے کا عارضہ ہو وہ ان دواؤں سے بھی پرہیز رکھے۔ گل بنفشہ تمیرہ بنفشہ۔ آلو بخارا۔ سپستان ریشہ خطمی۔ اور حمل میں اگر دستوں کی ضرورت ہو تو یہ دوائیں استعمال نہ کریں۔ ارنڈی کا تیل۔ جلاپا۔ ریوند چینی۔ ترنجبین۔ سنا۔ غاریقون۔ شربت دینار اور حاملہ کو یہ غذائیں نقصان کرتی ہیں۔ لوبیا۔ چنا۔ تل۔ گاجر۔ مولی۔ چقندر۔ ہرن کا گوشت۔ زیادہ مرچ زیادہ کھٹائی۔ ترلوز۔ خربوزہ۔ زیادہ ماش کی دال لیکن کبھی کبھی ڈر نہیں۔ اور یہ چیزیں نقصان نہیں کرتیں امرود۔ ناشپاتی۔ سیب۔ انار۔ جامن۔ میٹھا آم۔ بیر۔ تیتر اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کا گوشت (۳) چلنے میں بہت زور سے پاؤں نہ پڑے اونچی جگہ سے نیچے کو یک لخت نہ اتریں۔ غرض کہ پیٹ کو زیادہ حرکت سے بچائیں۔ کوئی سخت محنت نہ کریں بھاری بوجھ نہ اٹھائیں بہت غصہ نہ کریں زیادہ غم نہ کریں فصد اور مسہل سے بچیں خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد زیادہ احتیاط رکھیں۔ خوشبو کم سونگھیں اور نویں مہینے خوشبو سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ بچہ مشکل سے ہوتا ہے چلنے پھرنے کی عادت رکھیں کیونکہ ہر وقت بیٹھے رہنے سے باوی اور سستی بڑھتی ہے۔ میاں کے پاس نہ جائیں خاص کر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں کے بعد زیادہ نقصان

[1] یہ غذائی دوا ہے اکاس بیل کی طرح بے جڑ کی گھاس کا بیج ہے جو زرد رنگ ہوتی ہے اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں بری اور بستانی عمدہ بری یعنی جنگلی ہوتی ہے مقوی معدہ دجگر ہے پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے۔ ہندی میں تخم برشن اولہ کے بیج کہتے ہیں ۱۲ از بحر الجواہر ص ۴۰

[2] یعنی تتلی جنگلی خوب سبز ہوتی ہے ذاکقہ میں تلخ یہ ایک گھاس ہے تتلی کے مشابہ ہم قائل ہے ۱۲۔

ہے۔ اور جن کے مزاج میں بلغم زیادہ ہو وہ زیادہ چکنائی بھی نہ کھائیں قیمہ اور مونگ کی دال بھونی ہوئی اور ایسی چیزیں کھایا کریں۔ ارادہ کرکے قے نہ کریں اگر خود آئے تو روکنا نہ چاہئے جن چیزوں سے نزلہ اور کھانسی پیدا ہو اُن سے بچیں۔ پیٹ کو ٹھنڈی ہوا سے بچائیں (۴) اگر قے بہت آیا کرے تو تین ماشہ انار دانہ اور پودینہ پیسکر شربت غورہ یعنی کچے[1] انگور کے شربت میں ملا کر چاٹ لیا کریں۔ اور اگر معدہ[2] میں کوئی خرابی ہو اور اس وجہ سے قے آئے تو قے لانے والی دواؤں سے پیٹ صاف کریں معدہ کی بیماریوں کے بیان میں یہ دوائیں لکھی گئی ہیں وہاں دیکھ لو (۵) اگر ملٹی وغیرہ کھانے کی خواہش ہو تو تھوڑی خواہش تو خود جاتی رہتی ہے اگر زیادہ ہو تو اس گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں جو نمبر ۱ میں گذر چکی[3] ہے جب دو چار دست ہو جائیں تو شربت غورہ یا کاغذی لیموں میں شکر ملا کر چاٹ لیا کریں اور چٹ پٹی چیزیں کھایا کریں جیسے چٹنی پودینہ یا دھنیے کی جس میں مرچ اور ترشی زیادہ نہ ہو کھانے کے ساتھ تھوڑی تھوڑی چکھیں اور مرچ سیاہ ڈالیں تو بہتر ہے اور اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ[4] کی ٹکیاں یا طباشیر کھایا کریں اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے (۶) اگر بھوک بند ہو جاوے تو چکنائی اور مٹھائی کم کھاویں اور اسی گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں اور بعد غذا کے ایک تولہ جوارش مصطگی کھایا کریں یا یہ چورن بنا کر غذا سے پہلے یا پیچھے چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا کریں چھ ماشہ مصطگی اور نمک سیاہ اور دھنیہ خشک اور ایک ایک تولہ دانہ الائچی خرد اور انار دانہ کوٹ کر چھلنی سے چھان کر رکھ لیں (۷) جب دل دھڑکا کرے دو چار گھونٹ گرم پانی یا گرم گلاب کے پی لیا کریں اور ذرا چلا پھرا کریں اگر اس سے نہ جائے تو دواء المسک معتدل کھایا کریں (۸) اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو یہ جوارش بہت مفید ہے ایک تولہ زیرہ سیاہ ایک دن رات سرکہ میں بھگو کر بھون کر اور ایک تولہ کندر اور صعتر لیکر ان تینوں دواؤں کو کوٹ کر چھلنی میں چھان کر قند سفید میں قوام کرکے ملالیں خوراک سوا دو ماشہ سے لے کر ساڑھے چار ماشہ تک یا ایک ایک ماشہ مصطگی اور نرکچور پیسکر دو تولہ گلقند میں ملا کر کھا لیا کریں (۹) اگر حمل میں پیچش ہو جائے تو اکثر یہ دوا کافی ہو جاتی ہے۔ چھ ماشہ تخم ریحان چھٹانک بھر گلاب میں پکا کر تھوڑی مصری اور نو دانہ مغز بادام

[1] کچا انگور سرد درجہ ۱ اور خشک درجہ ۲ ہوتا ہے ۱۲
[2] یعنی ساڑھے دس ماشہ گلاب کے پھول کی پنکھڑیاں رات کو آدھ پاؤ گلاب میں بھگو رکھیں صبح کو اتنا پییں کہ چھاننے کی ضرورت نہ رہے پھر تھوڑی مصری ملا کر ناک بند کرکے پییں اس سے دو تین دست ہو جائیں گے ۱۲
[3] یعنی گیہوں کا ست ۱۲
[4] ہندی میں ستھر کہتے ہیں یہ ایک خوشبودار گھاس ہے ۱۲ از بحر الجواہر صفحہ ۱۵۲

پیسکر اُس میں ملا کر کھائیں اور حمل کی پیچش میں زیادہ لعاب دار دوائیں جیسے ریشہ خطمی وغیرہ استعمال نہ کریں خاصکر جس کو حمل گر جانے کی عادت ہو۔ (۱۰) اگر حمل میں پیروں پر ورم آجائے تو کچھ ڈر نہیں لیکن بہتر ہے کہ تین تین ماشہ ایلوا اور چھالیہ اور صندل سبز مکو کے پانی میں پیس کر مل لیں (۱۱) اگر حاملہ کو اندر کے بدن میں کبھی تکلیف اور جلن معلوم ہو تو تین ماشہ رسوت کو ایک ایک تولہ گلاب اور مہندی کے پانی میں ملا کر یا ملتانی مٹی دہی کے پانی میں گھول کر لگائیں (۱۲) اگر حمل میں خون آنے لگے تو قرص[ع] کہربا[۱] کھائیں اور اُن دواؤں کا استعمال کریں جو استحاضہ کے بیان میں لکھی گئی ہیں (۱۳) جس کو حمل گر جانے کی عادت ہو وہ چار مہینے تک اور پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت احتیاط رکھے کوئی گرم چیز نہ کھائے کوئی بوجھ نہ اُٹھائے بلکہ ہر وقت لنگوٹ باندھے رکھے اور جب گرنے کی نشانیاں معلوم ہونے لگیں فوراً حکیم سے رجوع کرنا چاہیے اور اگر گر جائے تو اس وقت بڑی احتیاط درکار ہے کوئی بات حکیم کے خلاف اپنی عقل سے نہ کریں لیکن بہت ضروری باتیں تھوڑی سی ہم نے بھی آگے لکھدی ہیں اور چونکہ ایک دفعہ گر جانے سے آگے کو بھی یہ عارضہ لگ جاتا ہے اگر بچہ ہوا بھی تو کمزور ہوتا ہے اور جیتا نہیں اور اگر جیا بھی تو ام الصبیان[۲] یعنی مرگی وغیرہ میں مبتلا رہتا ہے اس کی روک تھام کے لئے یہ معجون بنا کر حمل قائم ہونے کے بعد چوتھے مہینے سے پہلے چالیس دن تک ساڑھے چار ماشہ روز کھائیں اور حمل قرار ہونے سے پہلے طبیب سے رائے لے کر اگر مسہل کی ضرورت ہو مسہل بھی لے لیں اور اگر بدون حمل بھی کھاویں تو رحم کو تقویت دیتی ہے۔ برادہ صندل سفید اور برادہ صندل سرخ اور مازو سبز اور درونج عقربی[۳] اور عود صلیب اور آبریسم خام مقرض اور بیخ انجبار اور گل ارمنی سب سوا گیارہ گیارہ رتی اور تخم خرفہ اور مغز تخم تربز ساڑھے بائیس بائیس رتی سب کو کوٹ چھان کر شربت غورہ بیالیس ماشہ اور قند سفید سات تولہ اور سہد خالص ستائیس ماشہ قوام کر کے یہ دوائیں اس میں ملائیں پھر سچے موتی اور کہربائے شمعی اور طباشیر سوا گیارہ گیارہ رتی اور چاندی سونے کے ورق ڈھائی ڈھائی عدد سب کو چار تولہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملالیں اس سے دودھ بھی بڑھتا ہے

ع قرص کہربا کا نسخہ خاتمہ میں ہے ۱۲۔

[۱] کہربا بعض اہل تحقیق کا قول ہے کہ ایک رطوبت ہے جو گوگل کے درختوں کے پتوں سے نکلتی ہے شہد کی مانند پھر جم جاتی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک گوند ہے درخت کا جس کو جوز رومی کہتے ہیں انھوں نے غلطی کی ہے اگر اس کو حاملہ کے گلے میں لٹکا دیں تو پیٹ کا بچہ محفوظ رہتا ہے اور اگر بچوں کے گلے میں لٹکا دیں تو ان کا رونا کم ہو جاتا ہے ۱۲ از بحر الجواہر صفحہ ۳۰۔

[۲] ام الصبیان بچوں کی مرگی اور مسان کے خلل کو کہتے ہیں ۱۲ از بحر۔

[۳] اس کا نام درونج عقربی اس وجہ سے رکھا ہے کہ اس کی شکل عقرب یعنی بچھو کی طرح ہوتی ہے اس کا اندرون زرد و سفید اور بیرون مٹلا ہوتا ہے کہتے ہیں کہ اگر اس کا باریک ٹکڑا گھر میں لٹکا دیا جائے تو جو لوگ اس میں رہتے ہیں آفت طاعون سے محفوظ رہیں اور اگر اس کی لکڑی میں سوراخ کر کے اور تاگہ جو خود عورت نے کاتا ہو اس میں پرو کر اس عورت کے حالت حمل میں لٹکا دیا جائے تو اس کا بچہ ہر بلا سے محفوظ رہے ۱۲۔ از بحر الجواہر صفحہ ۱۰۴

اور بچّہ کوام الصبیان نہیں ہوتا۔

اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان

اسقاط[1] کے بعد غذا بالکل بند کر دیں جب بھوک زیادہ ہو تو خربزہ کے چھلے ہوئے بیج دو تین تولہ ذرا بھون کر اور ذائقہ کے واسطے لاہوری نمک اور کالی مرچ ملا کر کھائیں یا منقے[2] سینک کر کھلائیں تین دن تک اور کچھ غذا نہ دیں اور پیٹ کی صفائی کے لئے یہ نسخہ پلاتے رہیں۔ تخم خربزہ اور گھوکھرو چھ چھ ماشہ اور بیج کاسنی اور پرسیاؤشان اور سداب اور مشک طرامیثع[3] یعنی پہاڑی پودینہ پانچ پانچ ماشہ اور املتاس کے چھلکے ایک تولہ پانی میں اوٹا کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر نیم گرم پئیں اور کمر اور ناف کے نیچے نیم کے پتوں سے سینکتے رہیں چوتھے دن تھوڑی مونٹھ اوٹا کر اس کا پانی پلائیں پھر پانچویں دن شوربے میں چپاتی خوب گلا کر دیں اور پیٹ کی صفائی میں کمی نہ رہنے دیں اور باقی تدبیریں زچہ خانہ کی سی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے۔ اور بعضی عورتوں کو استقاط رحم اور جگر میں ضعف ہو جاتا ہے اس مرض کو برسوت[4] کہتے ہیں۔

زچّہ کی تدبیروں کا بیان

(۱) جب نواں مہینہ شروع ہو جائے ہر روز ایک ماشہ مصطگی باریک پیس کر اس میں نو ماشہ روغن بادام اور ذرا سی مصری ملا کر روز چاٹ لیا کریں اور روغن بادام اچھا نہ ملے تو گیارہ بادام چھیل کر خوب باریک پیس کر مصری ملا کر چاٹ لیا کریں اور جس کا معدہ قوی ہو اس کو مصطگی ملانے کی ضرورت نہیں اور گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پیا کریں یا گائے کا مسکہ اگر ہضم ہو جائے چاٹا کریں یا دو دو تولہ ناریل مصری کوٹ کر جب ایک ذات ہو جائے ہر روز کھا لیا کریں ان سب دواؤں سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور جب دن بہت ہی کم رہ جائیں تو گرم پانی سے ناف کے نیچے دھارا کریں اور خوب چکنا شوربا پیا کریں اور جب بالکل ہی وقت آ پہنچے اور درد

---

[1] استقاط حمل کے گر جانے کو کہتے ہیں ۱۲۔

[2] یہ سب ایک لفظ ہے یعنی مشک طرامیثع اس کا رنگ سبز اور ذائقہ تیز اور تیز بو ہوتا ہے یہ ایک پہاڑی قسم کا پودینہ ہے اور تمام قسموں سے زیادہ قوی ہے گرم در جہ ۳ اور خشک در جہ ۲ ہے اس کا فرزجہ یعنی لتہ تر کیا ہوا ہمراہ روغن بلسان کے در و رحم کو تسکین دیتا ہے ۱۲ از جامع الادویہ صہ ۲۲۹

[3] ان معجون کے وزنوں میں کچھ غلطی تھی صحیح وزن یہ ہیں جو اس مرتبہ لکھے گئے ہیں اس سے پہلے کی چھپی ہوئی کتابوں میں درست کر لیجاویں ۱۲ منہ

[4] اس میں دست آیا کرتے ہیں اور دستوں کا دور ہوتا ہے لیکن ان دستوں سے پیٹ ہلکا نہیں ہوتا اس کا بیان رحم کی بیماریوں میں گزر چکا ہے۔

شروع ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے۔ املتاس کے چھلکے ڈیڑھ تولہ کچل کر پانی میں جوش دے کر تین تولہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں اور مقناطیس[1] بائیں ہاتھ میں لینے سے یا بسد[2] یعنی مونگے کی جڑ بائیں ران پر باندھنے سے بھی بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے اور یہ تیل نہایت مفید ہے۔ گل بابونہ بنفشہ تخم خطمی۔ اکلیل الملک۔ السی کے بیج سب چھ چھ ماشہ اور ٹیسو کے پھول دو تولہ سب کو سیر بھر پانی میں اوٹالیں جب آدھا پانی رہ جاوے ملکر چھان کر اس میں آدھ پاؤ ارنڈی کا تیل اور دو تولہ گائے کی نلی کا گودا اور بکری کے گردہ کی چربی ملا کر پھر پکائیں جب پانی جل جائے اور تیل رہ جائے اتار کر رکھ لیں جب ضرورت ہو گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر پر ملیں اور دائی سے اندر استعمال کرائیں اور جس عورت کے رحم میں ورم ہو اس کے بچہ ہونے کے وقت تو اس کی مالش اور استعمال بہت ہی ضروری ہے ورنہ عورت کے مرجانے کا ڈر ہے اور یہ تیل اس قابل ہے کہ گھروں میں تیار رہے اگر زیادہ تکلیف ہو یا بچہ پیٹ میں مرجائے یا اور کوئی نئی خطرہ کی بات پیدا ہو جائے تو فوراً حکیم کو خبر کرو (۲) دستور ہے کہ مٹی یا بیسن سے بچہ کو غسل دیتے ہیں بجائے اس کے اگر نمک کے پانی

عہ پنجہ مریم دودھ میں ڈال کر عورت کے سامنے رکھنا بہت مفید ہے دوا جس سے بچہ آسانی سے ہو جاوے زعفران اصلی ایک ماشہ پیس کر انڈے کی زردی میں ملا کر دودھ میں گھول کر نیم گرم پلاویں ایک اور دوا جس سے بچہ فوراً ہو جاوے ایک سفید جالا مکڑی کا دو تولہ پانی میں پیس کر دائی رحم کے منہ پر لگا دے تنبیہ جالے کو اچھی طرح صاف کر لیں کہ اس میں مکڑی کے انڈے نہ ہوں اور یہ دوا دیہاتی اور قوی عورتوں کے لئے ہے نازک مزاج عورتیں نہ استعمال کریں۔

آنول نال کاٹنے کی ترکیب جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے تو اس کی غذا منھ کو نہیں پہنچتی بلکہ رحم کے اندر ایک جھلی پیدا ہو جاتی ہے اس جھلی میں خون رحم میں سے آتا ہے اور اسی جھلی میں سے ایک نلکی آنت کی سی شکل کی بچہ کی ناف میں ملی ہوتی ہے وہ خون بچہ کے بدن میں اس نلکی کے راہ پہنچتا ہے اس کو آنول نال کہتے ہیں حکیم مطلق نے بچہ کے منھ اور زبان کی گندگی سے حفاظت کرنے کیلئے یہ راستہ بنایا کیونکہ زبان ذکر اللہ کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ آنول نال کاٹنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اس کو ناف کے پاس سے دو انگلیوں سے دبا کر آہستہ سے باہر کو سونت دیں تاکہ ہوا اور خون جو کچھ جمع ہو گیا ہو نکل جاوے پھر اون کے ڈورے کو چکنا کر کے ایک بند بچہ کی ناف کے پاس باندھ دیں اور ایک بند ایک بالشت چھوڑ کر جب دونوں بند باندھ چکیں تو تیز قینچی سے دونوں بندوں کے درمیان سے کاٹ دیں۔ اگر اس کٹی ہوئی نال کے سوراخ میں دو چاول مشک ڈال دیں تو بچہ کو کبھی ڈبہ نہ ہو کاٹنے کے بعد روغن زیتون میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا یہ دوا چھڑکیں ہلدی دام الاخوین انزروت زیرہ

(باقی صـ۷۷ پر)

[1] یعنی سنگ آہن ربا جس کو چمک پتھر کہتے ہیں یہ خلط سودا کو مسہل ہے نصف مثقال شہد میں ملا کر پیتے ہیں ۱۲ از بحر الجواہر صـ۲۱۸

[2] یہ لفظ بسد ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ مونگے کی جڑ ہے لیکن ابن ماہیل کا قول یہ ہے کہ یہ کہنا صحیح نہیں البتہ یہ مونگے کی جڑ سے مشابہت بہت رکھتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں ایک سیاہ دوسری سفید تیسری سرخ سیاہ قسم زہر قاتل ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر صـ۴۳ فائدہ۔ ہرا دھنیا جڑ سے اکھیڑ کر عورت کے گلے میں لٹکا دینے سے یا بائیں ران پر رکھ دینے سے فوراً بچہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب بچہ پیدا ہو جاوے فوراً اس کو اٹھا لیا جاوے ۱۲ از مجربات دیربی صـ۱۵۸ مصری۔

سے غسل دیں اور تھوڑی دیر کے بعد خالص پانی سے نہلائیں تو بہت سی بیماریوں سے جیسے پھوڑا پھنسی وغیرہ سب سے حفاظت رہتی ہے لیکن نمک کا پانی ناک یا آنکھ یا کان یا منہ میں نہ جانے پائے اگر بچہ کے بدن پر میل زیادہ معلوم ہو تو کئی روز تک نمک کے پانی سے غسل دیں اور اگر میل نہ ہو تو بھی چلہ بھر تک تیسرے چوتھے دن خالص پانی سے غسل دیدیا کریں اور غسل کے بعد تیل مل دیا کریں اگر چار پانچ مہینے تک تیل کی مالش رکھیں تو بہت مفید ہے (۳) بچہ کو ایسی جگہ رکھیں جہاں بہت روشنی نہ ہو زیادہ روشنی سے اس کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے (۴) گھونٹی میں جو املتاس ہوتا ہے اس کو ادویہ کے ساتھ پکانا نہ چاہیئے اس سے اثر جاتا رہتا ہے یا تو الگ بھگو کر چھان لیں یا کچی ہوئی دوا میں ملکر چھان لیں (۵) بچہ کو دودھ دینے سے پہلے کوئی میٹھی چیز جیسے شہد یا کھجور چبائی ہوئی وغیرہ انگلی پر لگا کر اس کے تالو میں لگائیں[1] (۶) دستور ہے کہ زچہ کو کاڑھا پلاتے ہیں اور اس کے لئے ایک نسخہ مقرر ہے سب کو وہی دیا جاتا ہے چاہے اس کا مزاج گرم ہو یا سرد ہو یا وہ بیمار ہو یہ بڑا دستور ہے بلکہ مزاج کے موافق دوا دینا چاہیئے اگر عورت کا مزاج سرد ہے تو ایک ایک تولہ مجیٹھ اور سونف اور نرکچور اور مکوہ خشک سب کو چار سیر پانی میں اوٹالیں جب تین سیر رہجائے تو استعمال کریں اور مزاج گرم ہے تو دو دو تولہ مکو خشک اور خربزہ کے بیج اور گوکھرو ان سب کو چار سیر پانی میں اوٹا کر جب تین سیر رہ جاوے استعمال میں لادیں اور جب زچہ کو بخار ہو صرف مکوہ خشک کا پانی دیں اسی طرح یہ بھی دستور ہے کہ زچہ کو اجوائن اور گوند سونٹھ ضرور دیتے ہیں یہ بھی بڑا دستور ہے کسی کو موافق آتا ہے کسی کو نقصان کرتا ہے خاصکر بخار میں اجوائن بہت ہی نقصان کرتی ہے اگر زچہ بیمار ہو یا ہضم میں فتور ہو تو سب سے عمدہ غذا شوربا یخنی ہے۔ البتہ روٹی نہ دیں تو مضائقہ نہیں

(بقیہ صفحہ ۷۶ کا) سفید چھڑیلہ مرکی سب تین تین ماشہ خوب باریک پیسکر چھان کر چھڑکیں۔ اگر آنول نال کو کاٹنے اور بند باندھنے سے پہلے

زچہ کو متلی یا رحم اور معدہ میں تمام عمر قولنج ریاح کا مرض رہے گا۔ بچہ کو ایک دن رات تک دودھ نہ دیں بجائے دودھ کے گھونٹی دیں تاکہ پیٹ خوب صاف ہو جائے اگلے دن دودھ دیں بچہ کی ماں اس عرصہ میں اپنا دودھ دو تین دفعہ دبا دبا کر نکالدے بلکہ گرم پانی سے چھاتیوں کو دھارے تاکہ جما ہوا دودھ نکلجاوے اور ایک ہفتہ تک رات میں تین دفعہ سے زیادہ دودھ نہ پلا دیں۔ (نظر ثالث)

[1] اور بچہ کو روغن زیتون اور زیرہ کی مالش کرنا بھی اس حفاظت کی دوا ہے ۱۲ از مجربات۔

اور گوہ کی چربی تمام دردوں اور آفات سے بچانے والی بڑی زود اثر چیز ہے ۱۲ از مجربات۔

اور پیدائش کے بعد جو ناف اور پیٹ میں عورتوں کو درد ہوا کرتا ہے اس کے لئے ایک اوقیہ شکر اور عدد وقیہ گائے کا گھی ملا کر پینا یا چاٹنا بہت مفید اور مجرب ہے اور خون کی صفائی خوب کرتا ہے ۱۲

از مجربات دیربی صفحہ ۱۵۰

اور اگر کسی حاملہ کے پیٹ میں بچہ مرجائے تو سانپ کا پوست لے کر اس کی دھونی دینے سے بچہ مرا ہوا باہر آجاتا ہے ۱۲ از مجربات دیربی

اور اگر بخار یا بیماری زیادہ ہو تو حکیم سے پوچھ کر جو حکیم بتلاوے وہ دوا جس کو گو نہ موافق نہو اس کے واسطے وہ لڈو بنا دو جس کی ترکیب رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی گئی ہے (۷) بچہ کو زیادہ دیر تک ایک کروٹ پر لیٹے ہوئے کسی چیز پر نگاہ نہ جمانے دیں اس سے بھینگا پن ہو جاتا ہے کروٹ بدلتے رہیں (۸) بچہ کو بھی تیل ملوانا بہت مفید ہے مگر بعض عورتوں کو تیل گرمی کرتا ہے اور پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں ان کے لئے یہ تیل مناسب ہے۔ جھاؤ کے پتے آدھ پاؤ اور مہندی کے پتے چھٹانک بھر اور نمکونی چھٹانک بھر اور مجیٹھ دو تولہ ان سب کو رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو جوش دے کر ملکر چھان کر سرسوں یا تل کا تیل ایک سیر ملا کر پھر پکائیں کہ پانی سب جل جائے اور تیل رہ جائے پھر اس میں دو تولہ مصطگی اور ایک تولہ قسط تلخ خوب باریک پیسکر ملا کر رکھ لیں اور نیم گرم ملوائیں (۹) جس کے دودھ کم ہو اس کو اگر دودھ موافق ہو تو دودھ پلاؤ اور بھیجا زیادہ کھلاؤ اور مرغ کا شوربا پلاؤ اور یہ دوائیں بھی مفید ہیں پانچ ماشہ کلونجی یا پانچ ماشہ تودری سرخ ہر روز دودھ کے ساتھ پھانکیں یا دو تولہ زیرہ سیاہ آدھ سیر گھی میں کسی قدر بھون کر سیر بھر شکر سفید اور آدھ سیر سوجی ملا کر قوام کر لیں پھر بادام چھوارہ نارجیل جلغوزہ بقدر مناسب ملا لیں خوراک دو تولہ سے چار تولہ تک یا گاجر کا حلوا کھلائیں اور عمدہ غذا کھلائیں (۱۰) دودھ پلانے والی کوئی چیز نقصان کرنے والی نہ کھائے اسی طرح تراتیز ک کا ساگ اور رائی اور پودینہ نہ کھائے کہ ان چیزوں سے دودھ بگڑ جاتا ہے (۱۱) اگر دودھ چھاتیوں میں جم جائے اور تکلیف دے اور چھاتیوں میں کھچاؤ معلوم ہونے لگے تو فوراً علاج کریں ایک علاج یہ ہے کہ ایک ایک تولہ نبفشہ اور خطمی اور گل بابونہ اور دو تولہ ٹیسو کے پھول لے کر دو سیر پانی میں اوٹا کر گرم گرم پانی سے دھاریں اور اٹھیں دواؤں کو رکھکر باندھیں جب ٹھنڈا ہو جاوے اتار دیں (۱۲) جس کا دودھ خراب ہو بچہ کو نہ پلائیں ایک بوند ناخن پر ڈال کر دیکھ لیں اگر فوراً بہ جائے یا بہت دیر تک نہ بہے خراب ہے اور اگر ذرا بہہ کر رہ جائے تو عمدہ ہے اور جس دودھ پر مکھی نہ بیٹھے وہ بُرا ہے مسان کا علاج مسان ایک مرض ہے جس کی بہت صورتیں ظہور

لہ قسط یعنی کٹ اس کی دو قسمیں ہیں جیسا کہ پہلے بھی ہم لکھ چکے ہیں ایک شیریں اور ایک تلخ شیریں کا رنگ سفید اور تلخ کا سیاہ ہوتا ہے سیر دردوں میں فائدہ دیتی ہے یعنی ضماد کے طور پر استعمال کرنے سے اور ضعف معدہ و جگر کو بھی دور کرتی ہے ۱۲ از بحر الجواہر۔

لہ اس کا مشہور نام ترمراہ ہے اس کی کئی قسمیں ہیں بعض کے پھول سرخ اور بعض کے زرد ہوتے ہیں یہ ایک درخت ہے جس کے پتے نیم کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں گرم خشک ہے ایک تو درد سر پیدا کرتا ہے دوسرے نابینائی لاتا ہے سنے کھولتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے ۱۲۔

لہ یعنی اس مطبوعہ کتاب کے نویں حصہ کے صفحہ ۴۶ پر ۱۲

عہ سبز سیاہی مائل تلخ درخت ہے لمبا اکثر دریا کے کنارے ہوتا ہے ۱۲۔ از جامع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر اسی کی لکڑی کا تھا۔ ۱۲۔

میں آتی ہیں۔ کوئی بچہ سوکھ سوکھ کر مرتا ہے کسی کو کمیڑہ (ام الصبیان) کے دورے پڑتے ہیں کوئی دستوں سے ہلاک ہوجاتا ہے کسی کو پیاس اور تونس بہت ہوتی ہے کسی کے بچے ہوتے سوتے مر کر رہجاتے ہیں کسی کے بچے دو برس یا کم وبیش مدت تک اچھے رہتے ہیں پھر ایک دم مرجاتے ہیں یہ سب مسان کی شاخیں ہیں یہ مرض بچہ کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو لگاتار بچے مرتے ہی چلے جاتے ہیں جب تک ماں کا علاج نہ ہو شروع حمل میں بلکہ حمل سے پہلے اس کی دوا نہ کیجاوے بچہ کو نفع نہیں پہنچتا۔ چونکہ یہ مرض آج کل بکثرت ہونے لگا ہے اس واسطے علاج اس کا لکھا جاتا ہے مفصل علاج تو اس کا بہت طول چاہتا ہے یہاں چند نسخے اس مرض سے حفاظت کے لئے اور چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) عورت کا علاج حمل سے پہلے ہوشیار طبیب سے کراؤ اگر ضرورت مسہل کی ہو تو برعایت خون کی صفائی اور زہر کے آثار اور تقویت دل کے مسہل دیا جائے۔ (۲) پھر حمل کی حالت میں قبل ماہ چہارم وہ معجون دی جاوے جو حمل کی تدبیروں کے بیان میں گذری جس کی پہلی دوا برادہ صندل سفید ہے چالیس دن کھاویں۔ وہ معجون ہر مزاج کے موافق ہے۔ (۳) وہ معجون چالیس دن کھا کر چھوڑ دیں اور یہ گولی برابر بچہ ہونے تک کھاتی رہیں اور جب بچہ پیدا ہو تو بچہ کو بھی برابر دودھ تک کھلاتی رہیں اور خود بھی کھاتی رہیں گولی کا نسخہ یہ ہے تلسی[1] کے پتے۔ جلینم کے پتے۔ چرچٹہ کی جڑ اکاس بیل جو ببول کے درخت کی نہ ہو کر بجوہ کے پتے۔ ازمنڈ کے پتے سب ڈھائی ڈھائی ماشہ لے کر سایہ میں خشک کرلیں پھر عود صلیب[2] بنسلوچن۔ دانہ الائچی کلان۔ چار چار ماشہ۔ دانہ الائچی خرد دو ماشہ زرنب یعنی تالیسپتر[3] ڈھائی ماشہ سب کو کوٹ چھان لیں اور زہر مہرہ خطائی[4] اصلی نارجیل دریائی۔ جدوار خطائی۔ پپیتہ گلاب میں کھرل کریں اور مشک تین چانول زعفران اصلی تین رتی ملا کر پھر خوب کھرل کرلیں اور سب ادویات کو ملا کر شہد ہموزن میں ملا کر گولیاں چنے کی برابر بنالیں اور ایک گولی روز کھاویں جب بچہ پیدا ہو تو اس کو چوتھائی گولی دیں پھر چند روز کے بعد آدھی گولی پھر سال بھر کے بعد ایک گولی روز دیں۔ یہ گولی بچہ کے بہت سے امراض کے لئے مفید ہے اور نقصان کسی حالت میں نہیں کرتی۔ (۴) مسان کے مرض کے لئے

[1] یعنی بچوں کے مرگی کی مانند ہاتھ پاؤں اکڑنے لگتے ہیں اور منہ سے جھاگ آجاتے ہیں اور بچہ بیہوش ہوجاتا ہے یہ بیماری ہوتی ہے لوگ جہالت سے اس کو آسیب یا جن کا اثر سمجھتے ہیں ۱۲۔

فائدہ: حاملہ اور زچہ اور بچہ کی جملہ تدبیریں اور علاج حکیم ارزانی نے مفرح القلوب میں بہت تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں اگر کوئی سمجھ سکے تو اس میں دیکھ لے ۱۲۔

[2] یہ ایک درخت ہے لقدر ایک گز کے خوشبودار اور خوشنما ۱۲۔

[3] اور جل نیم ایک گھاس کا نام ہے سبز اور تلخ و تیز ہوتی ہے اور ترائی میں اگتی ہے گرم خشک ہے ۱۲ اور تلسی کا گھر میں رکھنا حشرات الارض خاص کر بچھو اور جوں کو دافع ہے ۱۲ از جامع ۱۰

[4] عود صلیب باہر سرخ اندر اودا مزا تلخ و کسیلا یہ ایک چھلکے کی طرح ہے بادام کے چھلکے کی طرح اور اس میں اطبا کا بڑا اختلاف ہے اور بحر میں کہا کہ یہ ایک خاکی رنگ کی لکڑی ہے ۱۲ از جامع۔

[5] یہ ایک گھاس ہے جس کو ہندی میں برہمنی کہتے ہیں ۱۲ از بحر الجواہر عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی سرائی ترینی۔

سب سے ضروری تدبیر یہ ہے کہ ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جاوے کوئی دوسری تندرست عورت دودھ پلاوے یا بکری گائے وغیرہ یا ولایتی ڈبّہ کے دودھ سے پرورش کی جائے غرض ماں کے دودھ میں زہر ہوتا ہے یا تو ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جاوے یا ممکن ہو تو ماں کے دودھ کی صفائی کی تدبیریں کسی قابل اور تجربہ کار حکیم کی رائے سے کی جاویں مگر یہ مشکل ہے لہٰذا ماں کا دودھ نہ دینا ہی مناسب ہے (۵) بچّہ کے گلے میں عود صلیب[1] نرومادہ لمبائی میں سوراخ کرکے ڈورے میں پرو کر ڈال دیا جاوے (۶) اگر بچہ کو مسان ہو گیا ہے تو اُس کی تدبیریں اور علاج جو صورت پیش آوے اس کے موافق حکیم کو اطلاع کرکے کرو اور بہت صورتوں کا علاج کتاب ہذا میں بھی لکھا گیا ہے۔ (۷) مسان کو تعویذ گنڈوں سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے کسی مسلمان دیندار عالم سے رجوع کریں جاہلوں اور بددینوں سیانوں سے ہرگز رجوع نہ کریں۔ ایک عمل اسی حصّہ کے اخیر میں جھاڑ پھونک کے بیان میں لکھا گیا ہے نہایت مجرب ہے (نظر ثالث)

بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

(۱) سب سے بہتر ماں کا دودھ ہے بشرطیکہ مسان کا مرض نہ ہو اور اگر مسان کا مرض ہو تو سب سے مضر ماں کا دودھ ہے (مسان کا بیان گزر چکا) تندرست ماں اگر خالی پستان بھی بچہ کے منہ میں دے تو بچہ کو فائدہ پہنچتا ہے اگر یہ عادت کرلیں کہ ہر دفعہ دودھ پلانے سے پہلے ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں تو بہت مفید ہے (از قانون شیخ) (نظر ثالث)

(۲) جب بچہ سات دن کا ہو جاوے تو گہوارے میں جھلانا اور لوری (گیت) سنانا اس کو بہت مفید ہے گود میں لیں یا گہوارے میں لٹا دیں بچہ کا سر اونچا رکھیں (نظر ثالث)

(۳) بچہ جس وقت سے پیدا ہوتا ہے اُس کا دماغ فوٹو کی سی خاصیت رکھتا ہے جو کچھ اس میں آنکھ کے راہ سے یا کان کے راہ سے پہنچتا ہے منقش ہو جاتا ہے اور تمام عمر محفوظ رہتا ہے اگر اچھی تعلیم دینی ہو تو بچہ کے سامنے تمیز اور سلیقہ کی باتیں کریں کوئی حرکت خلاف تہذیب نہ کریں اور کوئی بات بری منہ سے نہ نکالیں کلمہ کلام پڑھتے رہیں۔ (نظر ثالث)

(۴) جب دودھ چھڑانے کے دن نزدیک آویں اور بچہ کچھ کھانے لگے تو اس کا خیال رکھیں کہ

[1] عود صلیب بڑے نفع کی چیز ہے ریاح غلیظہ اور قولنج کو نصف درہم وزن کھانا مفید ہے اگر کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہو تو کچھ چبا کر نکل جاتا اور کچھ کاٹے ہوئے مقام پر رکھنا فائدہ دیتا ہے اور جو بچے روتے روتے سکتہ میں آجاتے ہوں اور ان پر سودا غالب ہو اول دودھ میں اس کا گھس کر پلانا مفید ہے اور گلے میں لٹکا دینا بھی اور ایک اثر اس کا یہ ہے کہ جس کے پاس عود صلیب ہوتا ہے اس پر جادو اثر نہیں کرتا اور دوسرے وہ شخص احتلام سے محفوظ رہتا ہے اور چراگاہ میں بہت سی بکریاں چر رہی ہوں ان میں سے کسی ایک بکری کے گلے میں اس کا لٹکا دینا سبب ہے اس کا بھیڑیے سے یعنی سب بکریاں اس سے مامون رہیں گی اور مرگی کو بہت نافع ہے ۱۲۔ از مجربات دیربی ص ۱۶۹ عربی مصری

رکھیں کہ کوئی سخت چیز ہرگز نہ چبانے دیں اس سے ڈر ہے کہ دانت مشکل سے نکلیں اور ہمیشہ کے لئے دانت کمزور رہیں (۵) ایسی حالت میں نہ غذا پیٹ بھر کر کھلاویں نہ پانی زیادہ پلاویں اس سے معدہ ہمیشہ کو کمزور ہو جاتا ہے اگر ذرا بھی پیٹ پھولا دیکھیں تو غذا بند کریں اور جس طرح ہو سکے بچہ کو سلاویں[1] اس سے غذا جلدی ہضم ہو جاتی ہے (۶) اگر گرمی میں دودھ چھڑایا جائے تو پیاس اور بھڑک نہ ہونے دیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہر روز زہر مہرہ گلاب یا پانی میں گھس کر پلائیں اور زیادہ چکنائی نہ کھلائیں اور ہمیشہ تیسرے دن تالو پر مہندی کی ٹکیہ رکھیں یا نشاستہ گلاب میں ملا کر تالو پر ملا کریں اس سے سوکھے کے عارضہ سے بھی حفاظت رہتی ہے اور اگر بہت جاڑوں میں دودھ چھوڑایا جاوے تو سردی سے بچائیں اور کوئی ثقیل چیز نہ کھانے دیں اور بدہضمی کا خیال رکھیں (۷) جب مسوڑھے سخت ہو جاویں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مرغے کی چربی مسوڑھوں پر ملا کریں اور سر اور گردن پر تیل خوب ملا کریں اور کان میں بھی تیل خوب ڈالا کریں اور کبھی کبھی شہد دو دو بوند نیم گرم کر کے کانوں میں ڈال دیا کریں کہ میل نہ جمے اور اس دوا کا استعمال کریں کہ دانت آسانی سے نکلیں۔ السی اور میتھی کے بیج اور خطمی اور گل بابونہ سب چھ چھ ماشہ رات کو پانی میں بھگوئیں صبح جوش دے کر مل کر چھان کر تین تولہ روغن گل اور دو تولہ شہد خالص اور ایک ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی اور مرغی کی چربی ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر مرہم سا رہ جائے پھر اس میں چھ ماشہ نمک باریک پیس کر ملا رکھیں اور نیم گرم کر کے ہر روز مسوڑوں پر ملا کریں اور اگر مرغی کی چربی نہ ہو تو گائے کی نلی کا گودا ڈالیں اور کبھی دانتوں کے مشکل سے نکلنے سے بچہ کے ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اس وقت سر اور گردن پر تیل ملیں (۸) جب دانت کسی قدر نکل آئیں اور بچہ کچھ چبانے لگے تو ایک گرہ ملہٹی[2] کی اوپر سے چھیل کر پانی میں بھگو کر نرم کر کے بچے کے ہاتھ میں دے دیں کہ اس سے کھیلا کرے اور اس کو چبایا کرے اس سے ایک تو اپنی انگلیاں نہ چبائے گا دوسرے دانت نکلنے میں مسوڑے نہ پھولیں گے اور درد نہ کریں گے اور کبھی کبھی نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملتے رہیں اس سے منہ نہیں آتا اور دانت بہت آسانی سے نکلتے ہیں (۹) جب بچے کی زبان کچھ کھل جائے تو کبھی کبھی زبان کی جڑ کو انگلی سے مل دیا کریں اس سے بہت جلدی صاف بولنے لگتا ہے (۱۰) حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بری

[1] حرمل یعنی رائی کے برابر کالے بیج بھی بچوں کو بہت نافع ہیں بچوں کے ڈرنے اچھلنے کو فائدہ دیتے ہیں اور جو بچہ نہ سوئے اس کو بھی نیند لاتا ہے اور کھانسی اور دستوں اور غشی اور بھوک نہ لگنے کو مفید ہے ۱۲۔ از مجربات دیربی اور پیٹ پھول جانے اور قبض ہو جانے اور طحال کے بڑھ جانے اور پیٹ کے درد اور نزلہ میں اور نیند نہ آنے میں اور آنتوں کے خراب ہو جانے میں غرض بہت سی بیماریوں میں بچوں اور بڑوں کو اور ام الصبیان اور ڈبہ حبۃ الملوک اطفال کو بہت ہی مفید ہے صاحب مجربات دیربی نے بہت تعریف اس کی لکھی ہے مگر یہ واضح رہے کہ بغیر مدبر کئے اس کا استعمال درست نہیں اور جامع اور بحر نے حبۃ الملوک کے معنے ماہودانہ کے لکھے ہیں اور ماہودانہ اور جمال گوٹہ کو ایک شے بتاتا ہے اور جامع سے ان کا دو چیزیں الگ ہونا نکلتا ہے ۱۲

[2] یہ ملہٹی سینہ اور حلق اور کھانسی اور سانس کی بیماریوں میں بہت مفید ہے مگر چھلکا اتار دینے کی ہدایت اس وجہ سے کی ہے کہ بغیر چھلکا اتارے اس کا استعمال درست نہیں کیونکہ سانپ اس پر عاشق ہوتا ہے لہٰذا اس سے لپٹا رہتا ہے تو اس کے پوست میں زہر ہوتا ہے ۱۲۔ از جامع الادویہ صفحہ ۳۴۰

عادتوں سے بھی تندرستی خراب ہو جاتی ہے لہذا بچّہ کی عادتیں درست رکھنے کا بہت خیال رکھیں کوئی اور بھی اس کے سامنے بیہودہ حرکت نہ کرنے پائے۔ (۱۱) بچّوں کو کسی خاص غذا کی عادت نہ ڈالو بلکہ موسمی چیزیں سب کھلاتے رہو تاکہ عادت رہے البتہ بار بار نہ کھلاؤ جب تک ایک چیز ہضم نہ ہو جائے دوسری نہ دو اور کوئی چیز اتنی نہ کھلاؤ کہ ہضم نہ ہو سکے اور سبز میووں پر پانی نہ دو اور کھٹائی زیادہ نہ کھانے دو خاص کر لڑکیوں کو اور بچوں پر تاکید رکھو کہ کھانا کھاتے میں اور پانی پینے میں نہ ہنسیں نہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے لقمہ یا پانی ناک کی طرف چڑھ جائے اور جس قدر مقدور ہو بچوں کو اچھی غذا دو اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجاوے گی تمام عمر کام آوے گی خاص کر جاڑوں میں میوہ یا تل کے لڈو کھلا دیا کرو ناریل اور مصری کھانے سے طاقت بھی آتی ہے اور چونے پیدا نہیں ہوتے اور سوتے میں پیشاب زیادہ نہیں آتا اسی طرح اور میووں میں اور فائدے ہیں (۱۲) بچّوں کو محنت کی عادت ضرور ڈالیں بلکہ بقدر ضرورت لڑکوں کو ڈنڈ مگدر کی اور اگر مقدور ہو گھوڑے کی سواری کی اور لڑکیوں کو چھوٹی چکی پھر بڑی چکی اور چرخہ پھیرنے کی عادت ڈالیں (۱۳) ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جاوے بہتر ہے تکلیف کم ہوتی ہے اور زخم جلدی بھر جاتا ہے (۱۴) بہت تھوڑی عمر میں شادی کر دینے میں بہت سے نقصان ہیں بہتر تو یہی ہے کہ لڑکا جب کمانے کا اور لڑکی جب گھر چلانے کا بوجھ اٹھا سکے اس وقت شادی کی جاوے

بچّوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان

فائدہ بچّوں کو بہت تیز دوا مت دو خواہ گرم ہو جیسے اکثر کشتے یا سرد ہو جیسے کافور اس کی احتیاط دودھ پینے تک تو بہت ہی ہے پھر بھی چودہ پندرہ برس کی عمر تک خیال رکھو اور دودھ پیتے بچے کے علاج میں دودھ پلانے والی کو پرہیز رکھنے کی بہت ضرورت ہے اور جب تک بچہ بارہ برس کا نہ ہو جائے فصد ہرگز نہ لیں اگر بہت ہی لاچاری ہو تو بھری سینگیاں لگا دیں اور یاد رکھو جب کوئی ترش دوا یا غذا بچہ کو دی جائے تو دودھ پلانے سے دو گھنٹے کا فاصلہ ضرور رہے تاکہ دودھ کے ساتھ ترشی معدہ میں نہ جمع ہو بعض دفعہ بہت نقصان ہو جاتا ہے اب کچھ بیماریاں لکھی جاتی ہیں

ع۵ خاص کر سوڈا مینٹ کی بوتل پینے میں کہ اس سے اگر پھیپھڑا لگتا ہے تو موت کی نوبت آجاتی ہے ۱۲ منہ۔

لہ کیونکہ بچہ جو کچھ دیکھتا ہے اس کا عادی بنتا ہے لہذا ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے بری صحبت سے بچانا لازمی چیز ہے۔ اگرچہ کامی آدمیوں کے لئے فراغت نہ ہونے کے باعث یہ بات دشوار پڑتی ہے مگر جس طرح ہو اپنا حرج کر کے یہ کام کرنا چاہیئے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس کا انجام بہتر ہوگا۔ اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ اپنی بچہ کو کوئی اچھی نصیحت کرنا ایک صاع گیہوں خیرات کرنے سے زیادہ ثواب کی بات ہے۔ ۱۲۔

لہ بہت بڑا نقصان تو یہ ہوتا ہے کہ اگر لڑکے کے نشو و نما میں کوئی نقصان پیدا ہو گیا تو وہ کمزور رہ گیا اور لڑکی جلد جوان ہو گئی اور اس کی تندرستی بہتر رہی تو یا برعکس ہوا تو آپس میں ایک دوسرے کو الفت نہیں ہوتی اور عزت و توقیر بھی نہیں رہتی پھر اس میں حرام کاری کے خطرات بھی ہوتے ہیں ۱۲۔ اور حدیث شریف میں بھی یہ آیا ہے کہ جب لڑکی بارہ برس کی ہو جاوے اور کوئی لڑکا کہ جس کے خلق اور دین سے تم خوش ہو پیام دیدے تو تم کو نکاح کر دینا چاہیئے اس واسطے کہ اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم برپا ہوگا ۱۲ مشکوٰۃ شریف۔

لہ اکثر کشتے اس لئے کہا کہ بعض کشتے گرم نہیں ہوتے ہیں ۱۲۔

ام الصبیان، اس کو کمیڑہ اور مسان[ع] بھی کہتے ہیں اس میں بچہ یک لخت بیہوش ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اور منہ میں جھاگ آجاتے ہیں پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے یہاں چند ضروری باتیں سمجھ لو جب دورہ پڑے تو فوراً بازو اور رانیں کسی قدر کس کر باندھ دو اور رائی سے ہتھیلیوں اور تلوؤں کی مالش کرو اور منہ میں سے جھاگ صاف کر دو اور اس مرض والے کو بہت تیز اور چمکدار چیزوں کی طرف دیکھنے سے اور بھیڑ اور گائے کے گوشت سے ضرور بچانا چاہیئے جند بیدستر[ل] سونگھانا اور بچے کے بستر پر چاروں طرف ذرا ذرا سا رکھدینا مفید ہے خاص کر چاند کے شروع مہینے میں کیونکہ یہ دن دورہ کی زیادتی کے ہیں[س] اور اکثر بڑے ہو کر یہ مرض خود بخود بھی جاتا رہتا ہے اور چونکہ یہ مرض اکثر رحم کی خرابی سے ہوتا ہے اس واسطے جس عورت کے بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے اس کو اس معجون کا کھا لینا بہت مفید اور ضروری ہے جو حمل کی تدبیروں کے بیان کے بالکل اخیر میں لکھی ہے جس کے اول میں دونوں صندل ہیں۔

سوکھا[ل] اس میں بچے کو بہت پیاس لگتی ہے اور تالو کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے اور دمبدم سوکھتا چلا جاتا ہے اخیر میں کھانسی بھی ہو جاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں علاج یہ کہ کدو یعنی لوکی یا خرفہ دو تولہ کچلکر روغن گل ملا کر ٹکیہ بنا کر سر پر رکھیں جب وہ گرم ہو جاوے بدل دیں اور دو دو ماشہ تخم خرفہ اور تخم کاہنی گاؤزبان کے عرق میں پیس کر چھان کر ایک تولہ سرخ انار شیریں ملا کر چار چار رتی ملباشیر اور ہر مہرہ دو تولہ عرق بید مشک میں گھس کر ملا کر پلائیں اور اگر دست آتے ہوں تو تخم خرفہ اور تخم کاہنی کو ذرا بھون کر پیسیں اور اگر کھانسی ہو تو دو ماشہ ملٹھی بھی پیس دیں اور ہاتھ پاؤں پر ہر روز مہندی لگانا اور ٹھنڈے پانی سے دھونا بھی مفید ہے۔ اگر بچہ دودھ پیتا ہے تو دودھ پلانی کو ٹھنڈی غذا دیں جیسے کدو، ترئی پالک، کھیرا

ع۔ مسان کا علاج مفصل اوپر لکھا گیا ۱۲ منہ

ک اور عود صلیب نر دادہ لے کر لمبائی میں سوراخ کر کے ڈورہ میں پرو کر گلے میں ڈال دو (نظر ثالث)

س اس مرض کیلئے بہت ضروری تدبیر یہ ہے کہ بچہ کو قبض نہ ہونے دیں گھٹی دیتے رہیں یا کاسٹر آئل دے دیا کریں اور دودھ پلانیوالی کو بھی قبض نہ ہونے دیں (نظر ثالث)

ل۔ اس کو تونس بھی کہتے ہیں اور عربی میں غطاش کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

ل یہ ایک دریائی جانور کا فوطہ ہے اس پر ایک پتلا سا جھلکا ہوتا ہے علامہ زہری نے کہا کہ وہ جانور کتے کی مانند ہوتا ہے ٹھنڈے زہروں کے لئے اس کا پینا تریاق ہے خاص کر افیون کے لئے اور بچھو کاٹنے کی جگہ اس کا لیپ بہت مفید ہے فارسی میں اس کو آتش بجگان اور قندر قیسری کہتے ہیں اور خاکی رنگ کا جند بیدستر اسی دن قتل کر دیتا ہے اور بقول بعض دوسرے دن ایسے ہی کالے رنگ کا اور اگر ہلاکت سے بچ گیا تو سرسام تو ضرور ہی ہو جاتا ہے لہذا اس کو کھانے نہ دینا چاہیئے ۱۲ از بحر الجواہر ص۵۷

آش جو وغیرہ اور اس کو بھی ٹھنڈی دوائیں پلائیں اور اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس کے لئے سب سے بہتر غذا آش جو ہے اور جب دست ہوں تو کھچڑی یا ساگودانہ دیں ڈبّہ جس کو پسلی چلنا بھی کہتے ہیں اس کے شروع میں گرم خشک دوا نہ دیں جیسے کلکرندہ یا مشک یا ہلدی پان وغیرہ بلکہ جس روز ڈبّہ ہو یہ گھوٹی دیں۔ دو دانہ عناب۔ چار دانہ مویز منقّی دو دو ماشہ مکوٹ خشک گل بنفشہ ملہٹی۔ گاؤزبان اور ایک ماشہ ابریشم خام مقرض[ع] گرم پانی میں بھگو کر اور دو تولہ املتاس اور تر بخبین اور ایک تولہ جمیرہ بنفشہ علیحدہ ملکر بھگو کر چھان کر ملا دیں اور چار دانہ مغز بادام پیس کر بھی ملا لیں اور ایک ایک دن بیچ دے کر تین دفعہ یہ گھوٹی دیں اور اول دن سے سینہ پیر پیٹ پر یہ مالش کریں۔ چھ چھ ماشہ السی اور تخم خطمی اور گل بنفشہ اور ملتھی کے بیج اور مکوٹ خشک پانی میں بھگو کر جوش دے کر خوب مل کر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پکائیں یہاں تک کہ پانی جل کر تیل رہ جائے پھر اس تیل میں تین ماشہ مصطگی پیس کر رکھ لیں اور نیم گرم کر کے سینہ پر اور جہاں گڑھا پڑتا ہو دن میں دو تین بار مالش کریں اور روئی گرم کر کے باندھ دیں کبھی اس مالش سے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ گھوٹی کی ضرورت نہیں ہوتی بڑوں کی پسلی کے درد کو بھی مفید ہے گھوٹی کے بعد اگر کلکرندہ یا مشک وغیرہ دیں تو کچھ ڈر نہیں بچے کو اور دودھ پلانی کو پرہیز کی ضرورت ہے صرف مونگ کی دال چپاتی یا کھچڑی دیں۔

بچے کا بہت رونا اور نہ سونا۔ اگر کہیں درد تکلیف ہے اس کا علاج کریں نہیں تو یہ دوا دیں۔ چرائتہ[ا] خشخاش سفید خشخاش سیاہ۔ السی تخم خرفہ تخم بارتنگ[ب] تخم کاہو۔ انیسون سونف زیرہ سیاہ۔ سب کو چھ چھ ماشہ لے کر کوٹ چھان کر قند سفید ۵ تولہ کا قوام کر کے یہ دوائیں ملا لیں دو ماشہ سے سات ماشہ تک خوراک ہے اس سے بڑوں کو بھی خوب نیند آتی ہے البتہ جس بچہ کو اُمّ الصبیان کا دورہ پڑتا ہے اس کو نہ دیں اور کسی بچہ کو افیون نہ دیں اخیر میں بہت نقصان لاتی ہے افیون کی جگہ یہ دوا دیں۔ **نیند میں چونکنا۔** بچہ اگر کسی چیز سے ڈر گیا ہے تو جس طرح ہو سکے اس کے دل سے خوف مٹائیں اور اگر پیٹ چڑھا ہو تو گھوٹی سے پیٹ صاف کریں

[ا] اس کا رنگ سرخ اور ذائقہ پھیکا ہوتا ہے یہ ایک پہاڑی پھل کی جس کو انجار کہتے ہیں گرمی ہے گرم خشک ہے زیادتی تپ اور جوش خون اور پیاس کو تسکین دیتی ہے ۱۲۔ از جامع

[ب] یہ ایک گول چھوٹا سا بیر سیاہی دار تلخ بیج ہے پیاس کو تسکین دیتا ہے بخار اور سل کو بھی نافع ہے مڑوڑ دور کرتا ہے مگر گوں میں صدمہ پیدا کرتا ہے ۱۲۔ از جامع۔

[ع] یعنی کچا ابریشم اور مقرض سے مراد کترے ہوئے کے ہیں یہ کچا گرم و خشک ہوتا ہے اور بعض معتدل کہتے ہیں مفرح روح اور دافع سختی صدمہ ہے ۱۲

کان کا درد[1]۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ بچہ بہت روئے اور کوئی ظاہری سبب معلوم نہ ہو اور بار بار اپنا ہاتھ کان پر لے جائے اور جب اس کے کان پر نرمی سے ہاتھ پھیریں تو آرام پائے اس کے لئے یہ دوائیں مفید ہیں **ایک نسخہ** مسکھ درشن یا گیندے کے پتوں کا پانی نیم گرم دو دو بوند کان میں ڈالیں **دوسرا نسخہ**۔ رسوت۔ صعتر۔ مسور تین تین ماشہ لے کر چھٹانک بھر پانی میں اوٹائیں جب پانی آدھا رہ جائے ملکر چھان کر روغن گل یا روغن بادام یا تل کا تیل دو تولہ ملا کر پھر پکائیں جب پانی جل کر تیل رہ جائے ایک ایک ماشہ نمک اندرانی اور مرچ کی باریک پیس کر ملا کر رکھ لیں اور دو دو بوند نیم گرم ڈالیں **تیسرا نسخہ** چھ ماشہ گل یا لونر یا دھ بھر پانی میں پکا کر بھپارہ دیں۔

فائدہ۔ کان میں یہ دوا ہمیشہ نیم گرم ڈالو اور بچوں کے کان میں بہت تیز دوا نہ ڈالو کہ بہرہ ہو جانے کا ڈر ہے۔ **کان بہنا**۔ باہر کی کسی دوا سے اس کا روک دینا اچھا نہیں البتہ کھانے کی اس دوا سے دماغ کو طاقت دینا اور رطوبت کو خشک کرنا چاہیئے ایک چانول مونگہ کا کشتہ چھ ماشہ اطریفل کشنیزی یا اطریفل زمانی میں ملا کر سوتے وقت ایک سال تک کھلائیں اور ہفتہ میں ایک دو دن ناغہ کر دیا کریں اور باہر سے اس دوا سے کان صاف کریں نیم کے پانی سے کان دھوئیں پھر نیم کے پتوں کو پیس کر پانی نچوڑ کر اس کو شہد میں ملا کر نیم گرم ٹپکا دیں اور کان میں روئی ہر وقت رکھیں کہ مکھی نہ بیٹھے اور اکثر بڑے ہو کر کان کا بہنا خود جاتا رہتا ہے۔

آنکھ دکھنا۔ زیرہ اور اخروٹ کی گری برابر لے کر باریک پیس کر ذرا سا منہ کا لعاب ملا کر پھر پیسیں کہ مرہم سا ہو جائے پھر ذرا سا دودھ بکری یا گائے کا ملا کر آنکھ کے اوپر لیپ کریں اور گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد بدل دیں اور جو علاج بڑوں کی آنکھ دکھنے کے بیان میں لکھے گئے ہیں وہ بھی بچوں کو فائدہ دیتے ہیں اور اگر آنکھ دکھ آنے کے بعد چالیس روز تک یہ دوا کھلائیں تو امید ہے کہ آئندہ بالکل آنکھ دکھنے سے امن ہو جائے۔ کالی مرچ پانچ عدد مصری ایک تولہ

---

[1] اس کی پہچان یہ بھی لکھی ہے کہ جہاں درد ہے وہ جگہ سرخ ہو گی کیونکہ خون اس جگہ کھنچ آئے گا درد کے باعث اور آنکھ بھی اسی وجہ سے سرخ ہو گی اور تالو خشک ہو گا مگر اس کے ساتھ پیاس بھی تیز ہو تو سمجھو کہ وہ ریاح جن کے سبب کان میں درد ہوا ہے معدہ سے اٹھی ہیں کیونکہ وہاں بدبودار مادہ جمع ہو گیا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ روغن گلاب سرکہ میں اتنا پکا کر کہ سرکہ بالکل باقی نہ رہے کان میں ٹپکائیں اور اگر چہرہ اور آنکھ میں گرمی اور نتھنوں میں خشکی معلوم ہوتی ہو اور پیاس بہت تیز نہ ہو تو جانو کہ دھوپ میں چلنے سے ریاح گرم چڑھ گئیں ہیں اس کا علاج بھی اسی روغن کا ٹپکانا ہے اور دماغ کو تر اور ٹھنڈا رکھنا ہے اس میں اور بھی تفصیل ہے جس کا یہاں موقع نہیں۔ از شرح اسباب ۱۲ صـ۹۹ ج۱

[2] یہ دودھ سرد و تر مائل بہ حرارت ہے گرمی کے اکثر امراض میں مفید ہے، گائے کا دودھ معتدل ہے۔ رسل۔ دق، پھیپھڑے کے زخم اور ٹی بی کے لئے مفید ہے بدن کو فربہ کرتا ہے اور جلد سقیم ہوتا ہے دل و دماغ کو تقویت بخشتا ہے۔

[1] اکثر مونگہ کے کشتہ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی صرف اطریفل کھلانا کافی ہوتا ہے۔ (نظر ثالث)

[2] یہ نسخہ چونکہ ہر مزاج کے موافق نہیں اس لئے بغیر طبیب کی رائے کے اس کا استعمال نہ کریں بلکہ بجائے اس کے اطریفل کشنیزی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلائیں۔ (نظر ثالث) (۱۲) کیونکہ کالی مرچ سے غذا لطیف ہو جاتی ہے یہ رطوبت کو کھینچ لیتی ہے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے ہاضمہ کو قوت دیتی ہے اور اس میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں ۱۲۔ از جامع الادویہ۔

بادام پانچ دانہ پیس کر دو تولہ گائے کے مکھن میں ملا کر ہر روز چٹائیں۔ فائدہ یہ جو مشہور ہے کہ آنکھ دکھنے میں صرف میٹھی غذا دینی چاہیئے محض غلط ہے بلکہ میٹھی چیز نقصان دیتی ہے غذا نمکین دیں اور چکنائی زیادہ ڈالیں لیکن نمک اور مرچ زیادہ نہ ہو اور ترشی اور دودھ دہی اور تیل اور گائے کے گوشت اور باسی چیزوں سے پرہیز رکھیں البتہ اگر دماغ کی طاقت کے لئے کوئی حریرہ یا حلوا دیں تو اس میں ضرورت کے موافق مٹھائی ہونا مضائقہ نہیں۔

آنکھ کرنجی ہونا پیدا ہوتے ہی دیکھ لیں اگر آنکھیں کرنجی ہوں تو یہ دوا لگائیں مشک اور زعفران برابر لے کر سرمہ کی طرح پیس کر خالص موم کی ایک سلائی بنا کر اس سلائی سے یہ دوا ہفتہ میں دو دن لگائیں باقی دنوں میں معمولی سلائی سے لگائیں اور اگر موم کی سلائی نہ بن سکے تو سنبک پر موم لپیٹ کر بنائیں چالیس دن کے بعد سیاہی آجائے گی اگر نہ آئے تو چھوڑ دیں، تھوڑے دنوں میں خود دوا کے اثر سے سیاہی آجاوے گی۔

گھاجنی یعنی انجن ہاری نکلنا۔ ایک چھوٹی سی جونک ناک پر لگا دی جاوے ایک تاری ایک باسی لگانا چاہیئے ہمیشہ کے لئے امن ہو جاتا ہے اور ایک رگڑا پہلے آنکھ کی بیماریوں کے بیان میں گذر چکا ہے[۲] جس میں سرسوں کا تیل بھی ہے وہ اس کے لئے اکسیر ہے چالیس دن لگائیں۔

رال بہنا۔ اگر بہت ہو تو جوارش مصطگی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلا دیا کریں۔

منہ آجانا۔ اگر پیدائش کے وقت سے خیال رکھیں کہ شہد میں ذرا سا نمک ملا کر کبھی کبھی زبان پر مل دیا کریں تو منہ نہیں آتا اور اور دوائیں اس کی زبان کی بیماریوں کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔

گھانٹی یعنی گلے کا آجانا جب دائی اس کو اٹھائے تو بہتر ہے کہ اپنی انگلی کو شہد میں ڈبو کر اس پر ذرا سا پسا ہوا لاہوری نمک چھڑک کر اٹھاوے

۱؎ یعنی بیری جسبہ یا نیم کی لکڑی وغیرہ کی سلائی سے جن کا استعمال لوگ کرتے ہیں ۱۲۔

۲؎ وہ یہ ہے کہ سفید حبت دو تولہ اور سمندر جھاگ اور کوئل نیم کی اور پھٹکری کچی اور سونا مکھی تو ماشہ اور لونگ چھ ماشہ اور افیون اور چراغ کا تل پانچ پانچ ماشہ اور نیلا تھوتھا کھرل کیا ہوا دو ماشہ اور رسوت ایک تولہ اور چھوٹی ہڑ ایک تولہ سب کو سرمہ کی طرح پیس کر سرسوں کے چھ تولہ خالص تیل میں ملا کر کانسی کے کٹورہ میں نیم کے سونٹے سے آٹھ دن تک رگڑیں پھر ایک سو ایک بار ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں اور صاف برتن میں رکھ لیں ۱۲۔

۱؎ آنکھ دکھنے کیلئے ایک اور نسخہ سہاگہ کھیل کیا ہوا ورتی لیکر پانچ تولہ گلاب میں یا پانی میں گھول کر چھان کر رکھ لیں اور صبح شام دوپہر سوتے وقت آنکھ میں ڈالیں۔ یہ دوا لگتی بالکل نہیں اور اکثر قسموں میں مفید ہے گھروں میں تیار رکھنے کی چیز ہے (نظر ثالث)

۲؎ مطلب یہ ہے کہ اگر رال زیادہ نہ جاتی ہو تو اس کو روکنے کی کوشش نہ کریں اس سے بچے کے معدہ کی صفائی ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

کھانسی[ع] - بول کا گوند کیتر امغز مہدانہ ملہٹی کاست سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شہد میں گوندھکر گولیاں چنے کے برابر بنا کر رکھ لیں ایک گولی ذرا سے پانی میں گھول کر چٹائیں دن میں تین چار گولی دیں اور چکنائی نہ دیں اور کالی کھانسی میں مکھن اور مصری چٹانا بھی مفید ہے۔

سوتے میں گھبرا اٹھنا[ا] - ایسے بچوں کو مکھن اور مصری یا بادام اور مصری چٹاتے رہیں۔

دودھ بار بار ڈالنا - دودھ ذرا کم پلائیں اور اگر صرف دودھ یا سفید مواد نکلتا ہو تو دو ماشہ تودریہ اور ایک ماشہ دانہ الائچی خرد پانی میں پیس کر ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پلائیں اور اگر کسی اور رنگ کی قے ہو تو حکیم سے پوچھیں۔

معدہ کا ضعیف ہونا - اس سے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی بھوک بند ہو جاتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک تولہ میں گلاب بھر کر اس میں چھٹانک بھر لونگ ڈال کر کاگ لگا کر چالیس دن تک دھوپ میں رکھدیں اور ہر روز ہلا دیا کریں چالیس روز کے بعد ایک ماشہ سے تین ماشہ تک یہ گلاب نہار منہ ہر روز پلا دیا کریں نہایت مجرب ہے۔ **دوسری دوا** معدہ کو قوی کرنے والی جوارش مصطگی تین ماشہ سے چھ ماشہ ہر روز کھلا دیا کریں اس کا نسخہ خاتمہ میں ہے۔

ہیضہ - پورا علاج حکیم سے پوچھو یہاں صرف اتنا سمجھ لو کہ جس طرح ممکن ہو بیمار کو آرام دو اور اس کو سلانے کی کوشش کرو اس میں بعضیں چھوٹ جانا اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جانا زیادہ بری علامت نہیں گھبراؤ مت[ع]۔

دست آنا - اگر دانت نکلنے کے وقت میں آویں تو ایک تولہ ہلیلہ زری اور چھ ماشہ تخم خرفہ اور تین ماشہ مصطگی رومی کوٹ چھان کر دو تولہ مصری ملا کر رکھ لیں اور پوتے دو ماشہ سے تین

[ا] جب معدہ کمزور ہوتا ہے تو غذا ہضم نہیں ہوتی بلکہ عذا کو دفع کرنے لگتا ہے اور غذا اس پر بھاری پڑتی ہے اور درد پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں جو تکلیف دیتی ہیں کیونکہ جب کسی بعید عضو میں درد ہوتا ہے تو ہضم میں فرق آجاتا ہے بھلا جب خود معدہ میں درد ہو تو ہضم کیسے صحیح رہ سکتا ہے کھانے کے بعد طبیعت کو ہیجان ہونا اور بغیر قے یا دست سکون نہ ہونا اس کی شناخت ہے علامہ آزادی کا قول ہے کہ جس معدہ کو کھانے سے تکلیف پہنچے وہ کھانے کے دفع کرنے پر مجبور ہوتا ہے تو اگر معدہ کے اوپر کے حصہ میں ضعف ہو تو وہ کھانے کو بذریعہ قے کے دفع کرتا ہے اور نیچے کے حصہ میں ہو تو بذریعہ دستوں کے اور علاج مقویات اور منقیات معدہ کا استعمال کرتا ہے ۱۲۔ از شرح اسباب ج ۱ ص ۲۸۹

ع کالی کھانسی کا علاج سینہ کی بیماریوں کے بیان میں گذرا اور بہت سے نسخے گذرے ۱۲ منہ۔

ع **ہچکی آنا** بچوں کو ہچکی اکثر آیا کرتی ہے اگر زیادہ آویں تو جوارش مصطگی دو تین ماشہ چٹا دیں۔ دوسری دوا چھوٹی الائچی چار پانچ عدد لے کر سولف دو ماشہ کچل کر ملا کر پانی میں یا گلاب میں پکائیں اور چھان کر شکر ملا کر چمچہ سے پلائیں اور چند دوائیں ہچکی کی امراض معدہ میں گذریں (نظر ثالث)۔

ماشہ تک بچّے کو پھنکائیں یا شربت انار میں ملا کر چٹائیں اور نرم[1] پلاؤ غذا کھلائیں اور بوٹی نہ دیں اور اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دودھ پلائی کو یہ غذا دیں اور بچوں کی تدبیروں کے نمبر ۴ میں جو دوا دانتوں کے آسانی سے نکلنے کی لکھی ہے استعمال[2] کریں اور دودھ چھڑانے کے وقت میں دودھ آہستہ آہستہ چھوڑائیں دس پندرہ روز تک ایک دفعہ ہر روز دے دیا کریں اور رات کو دو ماشہ خشخاش کھلا دیا کریں اور غذا پلاؤ گائے کے تازہ مٹھے سے دیں لیکن بوٹی نہ دیں اور اگر اور کسی وجہ سے دست آتے ہوں تو حکیم سے پوچھو۔ **قبض** غذا بہت کم اور نرم دیں اور تین ماشہ ایلوا چھ ماشہ املتاس سری مکو، کے پانی میں یا گلاب میں پیس کر نیم گرم پیٹ پر لیپ کریں اگر اس سے نہ جائے تو کھوٹی دیں اگر اس سے بھی نہ جائے تو حکیم سے پوچھیں **پیچش** کچی پکی سولف میں برابر کی شکر ملا کر دودھ پلائی کو کھلانا اور بچہ کو بھی کھلانا نہایت مفید ہے اگر پیچش زیادہ دن تک رہے یا آوں خون بہت آوے تو جلدی حکیم سے علاج کرا دو اگر پیچش کے ساتھ ہاتھ پیر دکھنا ہو ورم اور کھانسی اور بخار بھی ہو تو یہ دوا دو مکوہ خشک۔ ملٹھی تخم کاسنی تخم خربزہ گل گاؤزبان۔ مڑوڑ پھلی[3]۔ ریشہ خطمی سب دو دو ماشہ لے کر پانی میں بھگو کر چھان کر ایک تولہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں **دوا** بگڑی ہوئی پیچش اور کھانسی اور بخار اور ضعف اور ورم اور غفلت کے لئے مفید ہے دوا المسک معتدل دو ماشہ اوّل

---

[1] وہ یہ کہ السی اور بیہی کے بیج اور خطمی اور گل بابونہ سب چھ چھ ماشہ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر ملکر چھان کر تین تولہ روغن گل اور دو تولہ شہد خالص اور ایک ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی اور مرغی کی چربی ملا کر پکائیں کہ پانی جلکر مرہم سا رہ جائے پھر اس میں چھ ماشہ نمک باریک پیسکر ملا کر رکھیں اور نیم گرم کر کے ہر روز پھوڑوں پر لگائیں اور اگر مرغی کی چربی نہ ہو تو گائے کی تلی کا گودا ڈالیں ۱۲

[2] مڑوڑ پھلی اس کا رنگ بھورا قدرے بلخ ہوتی ہے یہ ایک گھانس کا غلاف ہے رسی کی طرح بلدار مندی میں اس کے درخت کو بجار کہتے ہیں ۱۲۔ از جامع الادویہ

---

[1] دوسری دوا دانتوں کو روکنے والی جو دانتوں کے نکلنے کے زمانہ میں بہت مفید ہو۔ کوکنار ایک ماشہ کوٹ کر پانی میں بھگو کر مل کر چھان کر سونف بھونی ہوئی اور زیرہ سفید بھونا ہوا دو دو ماشہ اسی پانی میں پیس کر چھان کر شکر سفید ایک تولہ ملا کر پلائیں تیسری دوا۔ گوارکا دو دانہ ایک قطرہ تباشیر میں ڈال کر کھلا دیں (نظر ثالث)

[2] **پیٹ کا درد** جوارش مصطگی دو تین ماشہ کھلا دیں۔ دوسری دوا۔ نمک ایک ماشہ پیس کر گلقند ایک تولہ میں ملا کر کھلا دیں **پیٹ کے درد کیلئے** پیخانہ کی دوا۔ گیہوں کی بھوسی۔ نمک۔ باجرہ سب ایک ایک تولہ کوٹ کر دو تولہ پانی میں بنا لیں اور گلاب میں ڈال کر آگ پر رکھ کر سینکیں اور بہت سی دوائیں معدہ کے امراض کے بیان میں گزریں (نظر ثالث)

دودھ ڈالنا۔ اگر سفید رنگ کی قے آتی ہے تو ایک لونگ گلاب میں گھس کر سکنجبین سادہ چھ ماشہ ملا کر پلائیں بشرطیکہ بچہ کو کھانسی نہ ہو اور اگر کھانسی بھی ہو تو مولف۔ بودینہ خشک دو ماشہ الائچی خورد نین عدد جوش دیکر چھان کر پلائیں۔ اور قے زرد رنگ کی ہوتی ہو تو نارجیل دریائی رودرتی گلاب دو تولہ میں گھس کر سکنجبین لیموں ایک تولہ ملا کر پلائیں۔ جنبیہ۔ ہیضہ کا علاج معدہ کے امراض میں گزرا۔ (نظر ثالث)

چٹائیں پھر بیلگری تخم کاسنی، ملہٹی۔ گوکھرو۔ تخم خربزہ۔ تخم خیارین۔ سب دو دو ماشہ میسکر شربت بزوری بار دو ایک تولہ ملا کر پلاویں **چینو نے** یعنی چھوٹے کیڑے جو پاخانہ کے مقام میں ہو جاتے ہیں اس کی ایک دوا انتڑیوں کی بیماریوں میں لکھی گئی ہے[1] اور یہ دوا کھانے کی ہے ایک ایک تولہ بیخ سوسن[2] اور ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ قند سفید ملا کر رکھ لیں اور تین ماشہ سے چھ ماشہ تک سر روز پانی کے ساتھ پھنکائیں اور ناریل اور مصری کھلائیں اور یہ دوا رکھنے کی ہے موم کو گلا کر سوکھی مہندی پسی ہوئی ملا کر بچے کی انگلیوں سے چار انگل کی برابر بتی بنا کر پاخانہ کے مقام میں رکھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد سیج سیج بتی کو کھینچ لیں کیڑے اس پر لپٹ آویں گے۔ بادی چیزوں سے[3] بچے کو اور دودھ پلانی کو پرہیز کرائیں۔

خروج مقعد یعنی کانچ نکلنا۔ پرانی جھلنی کا چمڑا جلا کر اس پر چھڑکیں اور ہاتھ سے اندر کو دبائیں اور ناسپال اور شہتوت کے پتے اور کاغذ کی چھائی اور سفید پھٹکری اور مازو سب[4] چھ چھ ماشہ پوٹلی میں باندھ کر دس سیر پانی میں پکائیں جب خوب پک جائے پوٹلی کو نکال ڈالیں اور اس نیم گرم پانی میں بچے کو ناف تک بٹھائیں جب ٹھنڈا ہو جائے نکال لیں اور بڑے ہو کر یہ مرض خود بھی جاتا رہتا ہے۔

سوتے میں پیشاب نکل جانا۔ ایک دو دفعہ رات کو اٹھا کر پیشاب کرا دیا کریں اور کھانے کی دوا امتانہ کے کمزور ہونے کے بیان میں گذر چکی ہے۔

چنک۔ یعنی پیشاب بوند بوند سوزش سے آنا۔ بہروزہ کا تیل ایک بوند بتاشہ پر ڈال کر کھلائیں اس روغن کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور ٹیسو کے پھولوں کے گرما گرم پانی سے دھاریں اگر اس سے نہ جائے حکیم سے علاج کرائیں۔

بخار۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے صرف ہم کئی باتیں کام کی لکھے دیتے ہیں ایک یہ کہ بچہ اگر دودھ پیتا ہو تو دودھ پلانی کو دوا پلانا اور پرہیز کرانا بہت ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ پنگیاں کھچوانا اور پاشویہ کرانا اور غفلت کے وقت سر پر دوا رکھنا جیسا کہ یہ تدبیریں بڑوں کے لئے ہوتی ہیں بچوں کے لئے بھی ہوتی ہیں ان سب تدبیروں کا ذکر بخار کے بیان میں گزر

[1] وہ یہ کہ دو تولہ کمیلہ ایک چھٹانک میٹھے تیل میں جلا کر پاخانہ کے مقام پر لگائیں ۱۲

[2] جیسے ماش کی دال اور بلغم پیدا کرنے والی چیزوں سے بھی پرہیز رکھیں کریلہ کھانے سے بھی کیڑے مرتے ہیں ۱۲۔

[3] اس کا رنگ بھورا سیاہی مائل ہوتا ہے یہ ایک درخت کا پھل ہے گول اور چپٹا برابر بیر کے یہ منہ آنے کو بھی مفید ہے اور اس کا منجن مسوڑھوں اور دانتوں کو قوت دیتا ہے اور اس کا لیپ مواد کو پختہ کرتا ہے اور پسلی و گردہ کے درد کو بھی مفید ہے ۱۲۔

[4] سوسن ایک مشہور پھول ہے اس کی جڑ کا نام بیخ سوسن ہے ۱۲ از بحر الجواہر ص ۱۴۰

چکا ہے تیسرے یہ کہ اکثر بچوں کو بخار پیٹ کی خرابی سے ہوتا ہے اگر ایسا ہو تو قبض کا علاج کریں جس کا بیان اوپر آچکا ہے۔

چیچک[1]۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے یہاں چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں نمبر ۱۔ جیسے اور بیماریوں کا علاج ہے ایسے ہی چیچک کا بھی ہے۔ یہ سمجھنا غلط ہے کہ اس میں علاج نہیں کرنا چاہئے نمبر ۲ چیچک والے کے پاس چراغ رکھکر گل نہ کریں دور ہٹا کر گل کریں اس کی بو نقصان دیتی ہے اسی طرح گوشت وغیرہ اتنی دور پکائیں کہ اس کے بگھار کی خوشبو اس کی ناک تک نہ پہنچے اس سے بھی نقصان پہنچتا ہے اور دھوبی کے گھر کے دھلے کپڑے پہن کر فوراً اس کے پاس نہ آئیں اس کی خوشبو بھی نقصان دیتی ہے اور اس کو گرم اور سرد ہوا سے بچائیں نمبر ۳ چیچک اکثر نکلتے جاڑوں ہوا کرتی ہے ان دنوں میں احتیاطاً یہ دوا کھلا دیا کریں ارتی دورتی بیجے موتی عرق بید مشک اور عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے رکھ لیں اور ایک چاول خمیرہ گاؤزبان یا شربت عناب میں ملا کر ہر روز بچے کو کھلا دیا کریں ہر ہفتہ میں دو دن کھلا دینا کافی ہے اور چیچک کے موسم میں بلکہ سب وباؤں کے دنوں میں پانی میں کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے۔ البتہ نزلہ کی حالت میں نہ چاہئے اسی طرح گھوڑی کا دودھ اگر ایک دو بار اس موسم میں پلا دیں تو اس سال چیچک نہیں نکلتی اور اس موسم میں چھوٹے بڑے سب آدمی گرم غذاؤں سے پرہیز رکھیں جیسے بیگن۔ تیل۔ گائے کا گوشت۔ کھجور۔ انجیر شہد۔ انگور وغیرہ اور دودھ اور زیادہ مٹھائی نہ کھائیں بلکہ ٹھنڈی غذائیں کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں۔ نمبر ۴ نکلنے کے شروع میں ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ پلانا اور صندل اور کافور سونگھانا بہت مفید ہے اس سے سارا مادہ باہر کی طرف آجاتا ہے نمبر ۵۔ نازک اعضا کی اس طرح ضرور حفاظت کریں کہ سرمہ گلاب میں ملا کر آنکھ میں پھکائیں اور آنکھ بند ہو تو یہ لیپ کریں۔ رسوت۔ ایلوا۔ گل نیلوفر۔ اقاقیا سب ساڑھے تین تین ماشہ اور زعفران دو رتی سب باریک پیس کر ہرے دھنیہ کے پانی میں یا گلاب میں گوند کر گولیاں بنالیں پھر گلاب میں گھس کر لیپ کریں اور اگر آنکھیں باہر کو نکلی ہوں تو آنکھ کے

[1] چیچک کے علاج کا قاعدہ کلیہ نمبر ۱۱ میں لکھا گیا ہے ۱۲ منہ۔

[1] گلاب خشک پیس کر چیچک کے بیمار کے بستر پر چھڑک دیا جائے تو وہ بہت نافع ہے اور پرانی ہڈیاں اور زعفران اور سمندر جھاگ اور انڈوں کی سفیدی اور جو اور صابون کا پانی یہ سب چیزیں انکھٹی یا الگ الگ چیچک کے نشانات پر استعمال کرنے سے اس کے نشانوں کو دور کر دیتی ہے جس بچہ کے چیچک نکلی ہو اس کے پاؤں میں مہندی لگانے سے آنکھیں محفوظ رہتی ہیں ان میں دانے نہیں نکلتے اسی طرح شہد دھنیہ کے عرق میں ملا کر آنکھوں میں لگانا آنکھ میں چیچک نکلنے سے مانع ہے ۱۲ ماخوذ از مجربات دیر بی صد ۱۵۱ مصری عربی۔

[2] پہلے گذر چکا ہے کہ شیخ نے کہا یہ کیکر کا بچوڑ ہے اور جالینوس نے کہا اس کا گوند ہے اور یونس نے کہا کہ اس کا ست ہے اور کہا گیا ہے کہ اسی گوند کو صمغ عربی کہتے ہیں یہ مقوی بصر اور ملطف اور درد چشم کو تسکین دیتا ہے ۱۲ از بحر الجواہر صد ۳۳۔

برابر تھیلی سی کر اُس میں تین ماشہ سرمہ بھر کر اول دو اُبکایا کریں یا لیپ کر کے اوپر سے تھیلی باندھ دیں تاکہ بوجھ کے سبب سے اُبھر نہ سکے اس سے آنکھ کی حفاظت رہتی ہے اور شربت شہتوت چاٹتے رہیں اور انار بیجوں سمیت خوب چبا کر کھلائیں اس سے حلق کی حفاظت رہتی ہے۔ مغز تخم کدو چار ماشہ اور مغز تخم بادام چھلا ہوا اور کتیرا گوند دو دو ماشہ قند سفید چھ ماشہ باریک پیس کر لعاب اسپغول میں ملا کر ذرا ذرا چٹائیں اس سے سینہ اور پھیپھڑہ کی حفاظت رہتی ہے اور برادہ صندل سُرخ اور گل نیلوفر۔ گل ارمنی اور گل سُرخ نسب تین تین ماشہ گلاب میں پیس کر ہر ہر جوڑ پر لگائیں اس سے جوڑوں کی حفاظت رہتی ہے ہاتھ پیر ٹیڑھے نہیں پڑتے اور یہ قرص[1] شروع سے ڈھلنے کے وقت تک دیتے رہیں۔ گل سُرخ تخم حماض یعنی چوکہ کے بیج ساڑھے تین تین ماشہ ببول کا گوند اور نشاستہ اور طباشیر اور کتیرا سات سات ماشے کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر ساڑھے چار ماشہ کی ٹکیاں بنالیں ایک یا آدھی ٹکیہ ہر روز کھلاویں اس سے آنتوں کے زخم کی حفاظت رہتی ہے اور پیچش نہیں ہوتی[2] خصوصاً ڈھلنے کے وقت یہ نسخہ ضرور دیں۔ نمبر ۶ چیچک سے اچھے ہونے کے بعد چند روز شربت عناب اور منڈی کا عرق پلاویں اس سے اندر گرمی نہیں رہتی۔ نمبر ۷ اگر چیچک کے بعد پیچش یا کھانسی[3] ہو جائے یہ دوا دیں دو تین دانہ عناب پانی میں پیس کر چھان کر اور ڈیڑھ ماشہ بہدانہ پانی میں بھگو کر اس کا لعاب لے کر اس میں ملا کر شربت نیلوفر ایک تولہ ملا کر پلائیں نمبر ۸ اگر اچھے ہو کر داغ رہ جاویں تو چھٹانک بھر سانبھر نمک پیس کر اتنے پانی میں ڈالیں کہ اُپر کی چار انگل اوپر رہے اور ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں اور ہر روز تین بار ہلا دیا کریں او ہفتہ میں پانی بدلتے رہیں۔ چالیس دن کے بعد پانی پھینک کر خشک کریں اور چنے کا آٹا اور نرکل کی جڑ اور پرانی ہڈی اور قسط تلخ[4] اور چانول کا آٹا اور مغز تخم خربزہ اور بکائن کے بیج سب چیز میں مردار سنگ کے ہموزن لیکر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر تھوڑی سی یہ دوا لے کر ملتہی کے

[1] قرص کے معنے ٹکیہ کے ہیں ۱۲۔

فائدہ نمک پانی میں ڈال کر اوپر سے نشاستہ گندم ڈالو جب وہ گھل کر شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے تو اس کو چیچک والے کے بدن پر لیپ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد ڈھلجائیگی اور یہ نسخہ مجرب ہے درست ہے ۱۲۔ از مجربات دیربی ص ۱۵۱

[2] چیچک میں پیچش سے بچاؤ کی تدبیر خوب کریں کیونکہ پیچش ہو جانے کی صورت میں خطرہ ہوتا ہے ۱۲۔

[3] کھانسی بعد چیچک کے عموماً ہو جاتی ہے اور بہت روز تک رہتی ہے ۱۲۔

[4] یعنی قسط منڈی جو کڑوی اور رنگ میں کالی ہوتی ہے اور اس میں الوے کی سی بو آیا کرتی ہے تلخ کہنے سے رومی نکل گئی وہ شیریں اور سفید ہوتی ہے جیسا کہ پہلے بھی گذرا از بحر الجواہر ص ۱۹۰

[1] چیچک کی گرمی دور کرنے کا مجرب نسخہ۔ خوب کلاں پانچ ماشہ لیکر رات کو پانی میں مٹی کے برتن میں بھگو کر شبنم میں رکھدیں اور صبح کو ملا چھانے ہوئے شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پی لیں۔ یہ وزن بڑے آدمی کیلئے ہے بچہ کے لئے آدھا وزن کر لیں۔ (نظر ثالث)

بچوں کے لعاب میں ملا کر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد دھو ڈالیں مہینہ دو مہینہ تک اسی طرح کریں نمبر ۹ ایک قسم کی چیچک وہ ہے جس کو موتیا چیچک اور گنٹھی کہتے ہیں کبھی وہ صرف گلے پر نکلتی ہے کبھی تمام بدن پر اس کے دانے موتی کی طرح چھوٹے چھوٹے سفید ہوتے ہیں یہ جو مشہور ہے کہ اس کا علاج نہ چاہیئے محض غلط ہے البتہ اس کے دبانے کا علاج نہ کریں بلکہ باہر کی طرف لانا چاہیئے اس کا علاج بھی وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے نمبر ۱۰ اور ایک قسم وہ ہے جس کے دانے دھوپ کی طرح ہوتے ہیں جس کو خسرہ کہتے ہیں اس میں ڈھلنے کے بعد بیخوف نہ ہوں اور شربت عناب یا نیلوفر اور عرق منڈی ضرور پلاتے رہیں اور وہ قرص جس میں طباشیر ہے جو نمبر ۵ میں لکھا گیا ہے کھلاتے رہیے نمبر ۱۱ چیچک کی تمام قسموں کے علاج کا اصول یہ ہے کہ دبانے[1] کی کوشش ہرگز نہ کریں اس سے ہلاکت کا خوف ہے۔ بلکہ یہ کوشش کریں کہ کل مادہ چیچک کا اندر سے باہر نکل آوے جب ڈھل جاوے تو گرمی دور کرنے کی کوشش کریں دوا چیچک کا مادہ باہر نکالنے والی سونے کا ورق ایک اور شہد چھ ماشہ ملا کر چاٹیں اوپر سے انجیر ولایتی ایک عدد مویز منقی نو دانہ۔ زعفران ایک ماشہ مصری دو تولہ جوش دے کر چھان کر پلائیں اگر بخار زیادہ ہو تو زعفران کی جگہ پانچ ماشہ خوب کلاں ڈالیں اور اگر بخار بہت ہی زیادہ ہو تو تخم خیارین ۶ ماشہ اور بڑھا لیں یہ کل دواؤں کے وزن بڑے آدمیوں کے لئے ہیں بچہ کے لئے آدھا تہائی۔ چوتھائی کر لیں چیچک کے مریض کے بستر پر خوب کلاں بچھا دیں اور ہر روز بدل دیا کریں۔ فائدہ چیچک کی سب قسموں میں سے زیادہ گرم خسرہ ہے مگر جلد ختم ہو جاتی ہے اور جان کا خطرہ اس میں بہت کم ہوتا ہے اور بڑی چیچک میں گرمی خسرہ سے کم ہوتی ہے مگر دیر میں ختم ہوتی ہے اور بے احتیاطی سے جان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے اور موتی جہرہ میں شروع میں گرمی کم ہوتی ہے مگر لجہ میں بہت کم ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف دینے والی اور دیر میں جانے والی ہے بائیس دن سے کم میں تو کبھی جاتی ہی نہیں اس کے علاج میں بہت غور کی ضرورت ہے حکیم سے رجوع کرنا چاہیئے جو تدبیریں یہاں لکھی گئی ہیں کسی قسم میں مضر نہیں ہوتیں ہوتی ہیں تکلیفیں بہت کم ہوتی ہیں مگر جان کا خطرہ ہوتا ہے (نظر ثالث)

[1] چیچک ایک بیماری کا نام ہے کفار کی طرح اس کو ستیتلا اور ماتا یعنی کوئی جاندار چیز سمجھنا شرک ہے اور اس بیماری میں بہت سے ٹوٹکے اور شرک کی باتیں عورتیں اور جاہل مرد کرتے ہیں ان سے پرہیز لازم ہے متفت میں آدمی گناہگار ہوتا ہے جیسے اوچھاوان پڑنے کا قائل ہونا کہ کوئی عورت بحالت ناپاکی آجانے کو مضر جانتے ہیں اس کو اوچھاوان کہتے ہیں یہ بات الگ ہے کہ صفائی اور طہارت ہر حالت میں عمدہ شے ہے ایسی ہی بہت سی باتیں کافروں کی سی کر جاتے ہیں۔ موت زندگی۔ تندرستی بیماری سب مولا کے ہاتھ میں ہے اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور حتی المقدور علاج صحیح کرنا چاہیئے آنکھیں بند نہ ہونا چاہئیں اور اگر بند ہو جائیں تب بھی جس صورت سے ہو دوا پٹکانا لازم بلکہ فرض ہے ورنہ سخت نقصان کا اندیشہ ہے حکیم کا علاج ہو یا ڈاکٹر کا علاج سے نہ رکنا چاہیئے اور جہاں کا کہنا نہ ماننا چاہیئے۔ ۱۲۔

پھوڑا پھنسی وغیرہ

کبھی کبھی نیم کے پانی سے نہلادیں اسی طرح کچنال یعنی کچناری کی چھال پانی میں اوٹا کر اس میں نہلانا بھی مفید ہے اور برساتی پھنسیوں کیلئے آم کی بجلی پانی میں پیس کر روزانہ لگادیں اور یہ دوا ہر قسم کی پھنسیوں کو فائدہ دیتی ہے ایک تولہ عناب کو چار تولہ گھی میں جلا کر رگڑیں کہ سب گھی میں ملکر ایک ذات ہو جاویں پھر دو ماشہ دھویا ہوا توتیا ملا کر رکھ لیں اور پھنسیوں پر لگایا کریں اس سے پھنسی اور زخم جلدی اچھے ہوتے ہیں اور پھر نکلنا بند ہو جاتا ہے اور مکھی نہیں بیٹھتی اور توتیا اس طرح ڈھلتا ہے کہ اس کو باریک پیس کر پانی میں ڈالیں جب تہ میں بیٹھ جاوے پانی بدل دیں اسی طرح تین چار بار کریں اور خشک کر کے کام میں لائیں۔

گنج ۔ تین تین ماشہ کمیلہ مردار سنگ مازو انار کے چھلکے ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ زرد موم کو چار تولہ روغن گل نیلوفر میں پگھلا کر اس میں سب دوائیں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جاوے پھر ایک تولہ خالص سرکہ ملا کر دوبارہ رگڑیں اور سر پر لگایا کریں۔

دوسری دوا بہت کم خرچ دو تولہ چنے کا آٹا اور تین ماشہ توتیا خوب باریک پیس کر کھٹی دہی میں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جائے۔ پھر سر پر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد نیم کے پانی سے دھو ڈالیں اکثر ایک ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے **داد**۔ اس پر باسی منہ کا لعاب لگانا بہت مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو اوپر جو دوائیں داد[1] کی لکھی گئی ہیں اُن کو برتیں

جل جانا۔ اس کی دوائیں اُوپر جل جانے کے بیان میں آچکی ہیں۔

طاعون

اس کے موسم میں ان باتوں کا خیال رکھیں۔ نمبر ۱ مکان خوب صاف رکھیں جہاں تک ہو سکے نمی نہ ہونے دیں ہفتہ میں ایک دو بار ہر کمرہ اور کوٹھری میں ان چیزوں کی دھونی دیں چھاؤ چاہے تر ہو یا خشک ہو اور نیم کے پتے دونوں آدھ آدھ سیر اور دُرونج[2] عقربی اور گوگل دو دو تولہ سب کو آگ پر ڈال کر کواڑ بند کر دیں تاکہ دھواں بھر جائے پھر کھولدیں اور صاف

[1] یعنی یہ کہ ایک تولہ رسکپور سرمہ کی طرح پیس کر پانچ تولہ خالص سرکہ میں ملا کر رکھ لیں اور صبح شام لگایا کریں نہایت مفید ہے اور تکلیف بالکل نہیں ہوتی اور اگر لہسن کا عرق لگائیں یہ لگتا تو بہت ہے اور اس کے لگانے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ لہسن کا عرق داد پر لگاویں جب تیزی زیادہ کرے تو ذرا سی چکنائی تیل یا گھی میں مل دیں ۱۲ اور داد کی مجرب دوا یہ ہے کہ گندھک آملہ سار چھ ماشہ سہاگہ تیلیہ بریاں تین ماشہ کتھا سفید چار ماشہ نیلہ تھوتھہ بریاں پانچ ماشہ سب دواؤں کو خوب باریک پیس کر چنبیلی کا تیل ایک تولہ آٹھ ماشہ ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جائے پھر داد پر لگائیں ۱۲۔ از محشی۔

[2] یہ ایک جڑ ہے تمشکان بچھو کے گرہ دار اکثر امراض بلغمی و سوداوی کو نافع ہے اور اکثر زہروں کا مارگ ہے اور محافظ حمل ہے ۱۲۔ از جامع صفحہ ۱۰۸۔

کردیں اور مکان میں سرکہ یا گلاب تھوڑا تھوڑا چھڑکتے رہیں اور اسی طرح گندھک سلگانا یا ہینگ گلاب میں گھولکر چھڑکنا مفید ہے اور دو چار کھلے منہ کے برتنوں میں سرکہ اور تراشی ہوئی پیاز بھر کر چاروں طرف لیٹنے کے مکان میں لٹکا دیں نمبر ۲ پانی بہت صاف پئیں بلکہ پکایا ہوا پانی اچھا ہے اور کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے اور مزاج بہت ٹھنڈا نہ ہو تو پانی میں نورا سا سرکہ ملا کر پینا بہت مفید ہے اور مجرب ہے اور پانی خوب ٹھنڈا پئیں۔ نمبر ۳ سرکہ اور پیاز اور لیموں اکثر کھایا کریں اور یہ چیزیں بہت کم کھائیں زیادہ چکنائی اور گوشت اور مٹھائی اور مچھلی اور دودھ دہی اور سبز ترکاریاں اور میوے جیسے انگور اور ککڑی اور تربوز خربوزہ وغیرہ نمبر ۴ زیادہ بھوکے نہ رہیں اور قبض ذرا نہ ہونے دیں ذرا بھی پیٹ بھاری پائیں فوراً غذا کم کردیں اور گلقند وغیرہ کھائیں۔ نمبر ۵ زیادہ گرم پانی سے نہ نہائیں اگر برداشت ہو تو ٹھنڈے پانی سے نہائیں ورنہ تازہ پانی سہی نمبر ۶ میاں بیوی کم سوئیں بیٹھیں نمبر ۷ خوشبو اور عطر اکثر استعمال کریں خاص کر گلاب اور خس کا عطر اور مکان میں خوشبودار پھول کے درخت لگائیں جیسے بیلا چمیلی۔ گلاب اور کافور مکان کے کونوں میں ڈالیں اور بازوؤں پر باندھیں۔ نمبر ۸ تل کا تیل نہ لگائیں نہ جلائیں نہ کھائیں نمبر ۹ اور یہ دوائیں اپنے اور اپنے بچوں کے استعمال میں رکھیں۔ **دوا**۔ وہ گولی جو بڑے آدمیوں کے بخار کے بیان میں لکھی گئی ہے جس میں زہر مہرہ خطائی بھی ہے۔ **دوسری دوا** سچے موتی ڈیڑھ ماشہ اور زہر مہرہ خطائی چھ ماشہ۔ صندل سفید تین ماشہ اور جدوار یعنی نرکچور سوا ماشہ اور مشک خاص اور کافور ایک ایک رتی اور ورق نقرہ ایک رتی سرمہ کی طرح کھرل کر کے لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھایا کریں۔ **تیسری دوا**۔ زعفرانی گولی بڑی برکت کی ہے نیم کے سبز پتے یا سبز پھول اور چرائتہ اور شاہترہ تینوں کو ہموزن لے کر الگ الگ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح کو چرائتہ اور شاہترہ کا زلال لے کر اور نیم کے پتوں اور پھولوں کو اسی کے پانی میں پیس کر پھر اس زلال میں ملا کر آگ پر رکھکر خوب بھون لیں جب بالکل رطوبت نہ رہے دوا کو تول لیں جتنے تولہ ہو ہر تولہ میں چار رتی یعنی آدھا ماشہ زعفران ملا لیں اور تین تین ماشہ کی گولیاں بنا کر تین دن تک تھوڑی شکر ملا کر

لہ ست گلو ایک تولہ اور طباشیر ایک تولہ اور دانہ الائچی خرد ایک تولہ اور زہر مہرہ خطائی ایک تولہ اور کافور ایک ماشہ اور تین تین ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں پھر ایک گولی باری سے تین گھنٹہ پہلے اور ایک دو گھنٹہ پہلے اور ایک دو گھنٹہ پہلے اور ایک گھنٹہ پہلے کھائیں ۱۲۔

لہ کیونکہ دیر ہضم ہے اور سدہ پیدا کرتا ہے اس وجہ سے کہ نسدار ہے مگر سر میں درد پیدا کرتا ہے ۱۲۔

لہ یہ سفید براق ہوتے ہیں بعض سمندروں کی سیپی اور گھونگھی اور کیڑوں سے پیٹ یا سر سے گول و چمکدار ایک چیز نکلتی ہے اور بہت مشہور ہے قیمتی ہوتی ہے تاثیر میں سرد و خشک ہیں ۱۲۔ از جامع

لہ یہ ایک جڑ ہے صنوبری یعنی گاجر کی شکل کی مشہور رنگ سیاہ اور ذائقہ تلخ ہوتا ہے ۱۲۔

مرگی اور اکثر زہروں کی مار ہے اور تریاق کا حکم رکھتی ہے ۱۲

لہ یعنی نیخرا ہو صاف پانی۔

ایک گولی روز کھاویں طاعون سے حفاظت رہے گی۔ غذا طاعون والے کے لئے سب سے اچھی آش جو ہے اس میں تھوڑا عرقِ لیموں اور کیوڑہ بھی ملاویں اگر برف ملے تو اس سے ٹھنڈا کر دیں اور ٹھنڈی چیزیں دینا مناسب ہے۔ چوتھی دوا نہایت نافع ہے جب کوئی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اور اس کو بخار بھی ہو تو یہ دوا استعمال کریں۔ اجوائن کاست چھ ماشہ اور کافور ایک تولہ اور پودینہ کاست ایک ماشہ ان تینوں کو ملا کر ایک شیشی میں رکھ لیں یہ ملتے ہی پتلے عرق کی طرح ہو جاویں گے جب ضرورت ہو تین بتاشہ لے کر ہر بتاشہ میں اس کے تین تین قطرے لے کر آٹھ آٹھ گھنٹہ کے فاصلہ سے ایک ایک بتاشہ کھلا دیں اور دودھ خوب کثرت سے پلا دیں گو بیمار انکار کرے جب بھی پلا دیں اور دوسری کوئی چیز کھانے کو نہ دیں جبتک مرض بالکل نہ جاتا رہے اور کم عمر کے لئے ہر بتاشہ میں دو دو قطرے اور بہت ہی بچے کیلئے ایک ایک قطرہ کافی ہے اور گلٹی بھی ظاہر ہو تو شہد اور سفید شکر ہموزن لے کر اس میں ایک ماشہ جدوار پیس کر ملا کر لیپ کریں اور اوپر دودھ چاول کی پلٹس گرم گرم باندھیں اور پلٹس گرم گرم بدلتے رہیں۔

طاعون کا اور علاج۔ جب کسی کے گلٹی نکلے تو کھانے پینے کی کوئی گرم دوا مت دو بلکہ دل کو قوت دینے کی اور ہوش و حواس قائم رکھنے کی اور گلٹی کے مواد نکالنے کی تدبیر کرو اور گلٹی کے بٹھانے کی کوشش ہرگز مت کرو اور مریض کو ٹھنڈی جگہ میں رکھو اور دل اور دماغ پر صندل اور کافور گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر رکھو اور بخار میں جو تدبیریں کی جاتی ہیں جیسے پاشویہ کرنا ہاتھ پاؤں میں سینگیاں کھچوانا۔ نخلہ سونگھانا وہ سب تدبیریں کرو ان سب کا بیان بخار میں گزر چکا ہے اور گلٹی پر سردی نہ پہنچنے دو جب سردی کا شبہہ ہو تو فوراً بابونہ پانی میں پکا کر گرم گرم پانی سے گلٹی کو دھارو۔ غرض گلٹی کے تحلیل ہونے کی تدبیریں کرو جونکیں لگانا بھی عمدہ تدبیر ہے کم سے کم بارہ تازی اور بارہ باسی لگانا چاہئیں اور چند مفید تدبیریں یہ ہیں۔ **پھایہ نہایت مجرّب۔** سنکھیا سفید اور افیون ایک ایک تولہ پیس کر لہسن کے پانی میں خوب ملا کر چھ پھائے بنا دیں اور ایک پھایہ گلٹی پر رکھیں اور اس کے اوپر پیاز بھون کر باندھیں جب پیاز ٹھنڈی ہو جائے اس کو بدل دیں اور دو دو گھنٹہ کے بعد پھایہ بدلتے

۱ عرق شفا بھی طاعون میں بہت مفید ہے مریض کو عرق گلاب اور عرق کیوڑہ میں عرق شفا کے دو قطرے ملا کر دو دو گھنٹہ کے وقفہ سے دیں اور گلٹی پر اس کی مالش کریں وبا کے زمانہ میں بطور حفاظت روزانہ صبح کے وقت پانی میں عرق گاؤزبان وغیرہ ملا کر پلائیں اور عرق شفا بنانے کی ترکیب صفحہ ۱۲۵ پر دیکھو ۱۲۔ از حواشی مولف حصہ ہذا۔

۲ طاعون کا سبب خون کی زیادتی اور انسانوں کے دشمن جنات کی باہم جنگ ہونی ہے اور سب سے زیادہ بری گلٹی طاعون کی وہ ہے جو بائیں بغل کے نیچے ہوتی ہے پھر جو دائیں ران میں ہوتی ہے پھر جو دائیں بغل میں نکلتی ہے پھر جو دائیں ران میں نکل آتی ہے پھر جو گردن میں نکلتی ہے اور سیاہ رنگ زیادہ خراب ہے اس سے کم سبز رنگ اس سے کم زرد اس سے کم سرخ اور بچے اس بیماری سے بہت جلد ہلاک ہوتے ہیں پھر جن کی شادی نہ ہوئی ہو خاصکر کمزور مزاج والے جیسے حبشی اور سندھی لوگ کہ یہ ڈرپوک زیادہ ہوتے ہیں ۱۲۔ از مجربات دیربی صد ۱۵۲۔

رہیں اس سے ایک دن میں مواد باہر آجاتا ہے اور گلٹی پک کر یا تو خود ٹوٹ جاتی ہے یا شگاف دلوانے کے قابل ہو جاتی ہے یا پلٹس سے ٹوٹ جاتی ہے اور سب مواد بہہ کر نکل جاتا ہے

پینے کی دوا۔ سات دانے آلو بخارا پانی میں بھگو کر اس کا زلال یعنی اوپر کا نتھرا پانی لے لیں اور اس پانی میں پانچ پانچ ماشہ زرشک اور تخم خرفہ پیس کر چھان کر تین ماشہ صندل سفید اور ایک ایک ماشہ جدوار یعنی نربسی اور زہر مہرہ اور دریائی نارجیل اور کافور لے کر سب کو عرق بید مشک میں گھس کر ملا کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں۔ **پینے کی دوسری دوا** ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور نارجیل دریائی اور چار رتی کافور چھ تولہ گلاب میں گھس کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں۔ **پینے کی تیسری دوا۔** یہ مسہل ٹھنڈا اور نہایت ہی مفید ہے چھ چھ ماشہ ہلیلہ سیاہ اور جدوار اور سنا مکی گھی سے چکنی کی ہوئی[1] اور ایک تولہ گل سرخ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو دو تولہ گلقند آفتابی چار تولہ شکر سرخ اس میں ملا کر چھان کر چار تولہ شربت درد[2] اور نو دانہ مغز بادام شیریں کا شیرہ ملا کر خوب ٹھنڈا کر کے پلائیں اور ہر دست کے بعد خوب ٹھنڈا پانی دینا چاہیئے باسی دیں چاہے برف کا دیں اور ایک ایک دن بیچ کر کے تین دفعہ یہ مسہل دیں اور ناغہ والے دن پانچ ماشہ تخم ریحان پھنکا کر دو تولہ شربت بنفشہ پانی میں ملا کر پلائیں۔

ع طاعون[3] کے لئے ایک مفید علاج جو تجربہ سے صحیح ثابت ہوا۔ مریض کو آٹھ دن تک سوائے دودھ کے کھانے پینے کو کچھ نہ دیں جب بھوک پیاس لگے دودھ ہی پلاویں اگر برف سے ٹھنڈا کر دیں تو بہتر ہے۔ دودھ بکری کا ہو یا گائے کا۔ اور گلٹی پر میٹھا تیلیا کاس بیل کے پانی میں پیس کر لیپ کریں اور اوپر سے نیم کے پتے بھرتہ بنا کر باندھیں۔ نظر ثالث)

متفرق ضروریات اور کام کی باتیں

گوشت رکھنے کی ترکیب۔ کاغذی لیموں کے عرق میں پرانا گڑ گھول کر گوشت پر سب طرف خوب مل دیں پھر شورہ قلمی باریک پیس کر چھڑکیں اور خوب ملدیں پھر لاہوری نمک پیس کر یا سانبھر نمک چھڑک کر ملیں اور دھوپ میں سکھا لیں اس طرح گوشت مہینوں تک رہ سکتا ہے

انڈا رکھنے کی ترکیب۔ انڈے کو دھو کر تیل میں یا چونہ کے پانی میں ڈالدیں مدتوں تک نہ بگڑے گا

[1] یعنی گھی سے ۱۲۔

[2] درد کے معنے تو ہر درخت کی کلی اور ہر گھانس اور سبزی کے شگوفہ کے ہیں لیکن بعد میں صرف گلاب کے ساتھ مخصوص ہو گیا اس کا شربت مسہل صفرا ہے ۱۲ کذا فی بحر الجواہر ۱۲

[3] موتی بن بندھے ہوئے جس قدر چاہیں لیں وہ چند چاول کے پانی میں صلایہ کریں اور شیشہ میں رکھ کر شیشہ کا سر موم سے بند کر کے گرم پانی میں تین ہفتہ رکھیں تاکہ حل ہو جاویں پھر نکالیں ایلوہ سات درم سقمونیا پانچ درم افتیمون دارچینی چرائتہ ہر ایک چار درم لونگ عود ہندی لاجورد صندل سرخ گوند کتیرا ہر ایک تین درم سب کو باریک کر کے مروارید محلول میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں ان کو ایک قیراط برابر روزانہ کھائیں تو طاعون اور وبا سے محفوظ رہیں ۱۲ از قرابادین اعظم ص۱۸

گوشت گلانے کی ترکیب ۔ انجیر اور مہاگہ اور نوشادر اور کچری پیس کر رکھ لیں اور دہی میں یا انڈے کی سفیدی میں تھوڑا سا اس میں سے ملا کر گوشت سکھا کر دیگچی میں رکھکر آٹھ منٹ تک سرپوش ڈھانک کر ہلکی آنچ دیں گوشت حلوا ہو جائے گا پھر جس طرح چاہیں پکائیں۔

مچھلی کا کانٹا گلانے اور پکانے کی ترکیب مچھلی ایک سیر۔ ادرک آدھ پاؤ۔ چھاچھ آدھ سیر اگر گھٹی ہوا گر کھٹی نہ ہو تو ایک سیر۔ مچھلی کو کرن اور آلائش سے صاف کر کے ٹکڑے کریں اور ان ٹکڑوں کو سینی میں بچھا دیں اس طرح کہ درمیان میں ذرا سی جگہ خالی رہے اس خالی جگہ میں ذرا سی آگ رکھکر تھوڑا موم اس آگ پر ڈالیں اور کسی برتن سے سینی کو ڈھانک دیں تاکہ موم کا دھواں مچھلی کے قتلوں میں پہنچ جاوے اور پانچ منٹ کے بعد کھولدیں اس سے مچھلی میں بساندھ بالکل نہ رہے گی۔ پھر مچھلی کا مصالحہ تیل یا گھی میں بھون کر وہ قتلے دیگچی میں چنیں اور ادرک باریک تراش کر چھاچھ میں ملا کر اور پانی بھی بقدر مناسب ملا کر دیگچی میں ڈالیں اور منہ آٹے سے بند کر کے بہت ہلکی آنچ پر پکاویں کانٹا گل جاوے گا۔ اگر مچھلی کو تیل میں پکانا ہو تو تیل کے صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ سرسوں کے تیل کو آگ پر رکھدیں اور سرپوش سے ڈھانک دیں اور دہی کا پانی یعنی دہی کا توڑ سرپوش کا کنارہ ذرا اٹھا کر ڈالیں اور فوراً ڈھانکدیں تاکہ تیل آگ نہ لے لے۔ ذرا دیر کے بعد دہی کا پانی اور ڈالیں اسی طرح دو تین دفعہ میں بالکل صاف ہو جاوے گا اور بو مطلق نہ رہے گی اگر مچھلی کا کانٹا حلق میں اٹک جاوے تو اس کا علاج امراض حلق[1] میں لکھا گیا ہے (نظر ثالث)

دودھ پھاڑنے کی ترکیب اول دودھ کو جوش دیں پھر ایک انڈے کی زردی اور سفیدی کو الگ ذرا سا پانی یا دودھ میں خوب گھول کر اس میں ڈالدیں فوراً پھٹ جاوے گا اگر دیر لگ جاوے تو چمچہ سے ہلا دیں۔ **پانی اور کھانا گرم رکھنے کی ترکیب** صندوق یا بوری میں نئی روئی بھر کر رکھیں پھر گرم کھانے یا پانی کے برتن کو ڈھانک کر اس روئی کے اندر دبا دیں اور صندوق یا بوری کا منہ اچھی طرح بند کر دیں جب کھولیں گے تو گرم ملے گا اگر نئی روئی نہ ہو تو پرانا ہیڑ بھی یہی کام دے گا اور اگر صندوق یا بوری نہ ہو تو گدے میں کی روئی یا روہیڑ لیکر اس میں برتن لپیٹ دیا جائے اور اوپر سے رسی کس دیں تو اور بھی بہتر ہے

[1] اور وہ یہ ہے کہ ایک لوٹی گوشت کی اتنی بڑی کہ حلق میں اتر سکے لے کر اس میں مضبوط ڈور ا باندھ کر نگلوا دیں جب کانٹے سے نیچے اتر جاوے تو ڈورے کو کھینچ لیں وہ کانٹا ٹوٹ جاوے گا اور حلق کی تکلیف کم ہو جائے پھر انجیر دلائیتی منہ میں رکھیں اگر کچھ اس میں سے باقی رہ گیا ہو تو وہ گل جائے گا اور نقط انجیر چبانا اور بروقت منہ میں رکھنا بھی چھوٹے موٹے کانٹے کو گلانے کے لئے کافی ہے ۱۲

برف کے ملکوں میں بہت کام کی ترکیب ہے۔

خاتمہ

اس میں بعض نسخوں کی ترکیبیں لکھی ہیں جن کا نام اس حصہ میں آیا ہے اگر یہ نسخے زیادہ دنوں تک کھانا ہوں یا بازار میں قابل اعتبار نہ ملیں تو گھر بنا لینا بہتر ہے۔

آش جو[1] تین تولہ جو کو ذرا نمی دے کر کوٹیں کہ چھلکا الگ ہو جاوے پھر اس کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو یہ پانی گرا دیں اور نیا پانی تین پاؤ ڈال کر پھر اوٹائیں کہ ڈیڑھ پاؤ رہ جائے پھر اس کو بھی پھینک دیں اسی طرح چھ پانی پھینکدیں اور ساتواں پانی بے ملے ہوئے چھان کر لے لیں اور قند سفید یا شربت نیلوفر ملا کر پئیں اگر جی چاہے تو عرق کیوڑہ بھی ملا لیں اگر دق[عہ] کی بیماری میں دست بھی آتے ہوں تو جو کو کسی قدر بھون کر بنائیں تو زیادہ مفید ہے اور یہ خیال نہ کریں کہ ایسے ہلکے پانی میں کیا غذا ہوگی یہ سب کا سب غذا بن جاتا ہے اور بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے اور پیٹ میں بوجھ نہیں لاتا خون عمدہ پیدا کرتا ہے سل[2] اور خشک کھانسی کے لئے بھی مفید ہے اور پیچش میں بھی اچھا ہے بخار میں غذا بھی ہے اور دوا بھی ہے رگوں میں سے فاسد مادہ نکالتا ہے سرد تر ہے جس کے معدہ میں سردی زیادہ ہو یا پیٹ میں درد ہو اور قبض بہت ہو اس کو بلا رائے حکیم کے نہ دیں۔

(۲) آب کاسنی مقطر[3] تین تولہ تخم کاسنی کچل کر رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو ایک کپڑے کے چاروں گوشہ باندھ کر لٹکائیں اور اس میں تخم کاسنی مذکور کو ڈال کر ٹپکائیں جب ٹپک چکے پھر وہی پانی کپڑے میں ڈال دیں اور ٹپکنے دیں اسی طرح سات بار کسم کی رینی کی طرح ٹپکائیں

(۳) آب کاسنی مروق[4] کاسنی کے تازہ پتوں کو بلا دھوئے ملکر نچوڑ کر پانی نکال لیں اور آگ پر رکھیں کہ پھٹکر سبزی الگ ہو جاوے پھر اس پانی کو چھان لیں یہ ورم جگر کو بہت مفید ہے

۴۔ اچار پیتہ[5] یعنی ارنڈ خربوزہ کو چھیل کر قاشیں کر کے ذرا سے پانی میں ابال کر خشک

عہ۔ دق کا بخار وہ بخار ہوتا ہے جس میں خارق حرارت اعضاء اصلیہ میں چمٹ جاتی ہے خاصکر قلب میں یہاں تک کہ بدن کی سب رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں اور بقول بعض یہ حرارت غریبی ہوتی ہے جو بدن میں پیدا ہو جاتی ہے اعضاء بدن کے واسطہ سے ۱۲ از بحر الجواہر صفحہ ۹۰۔

ف آش جو
۱ آش جو یعنی جوش کا پانی نہایت لطیف ہے اور دوائیت اور غذائیت دونوں رکھتا ہی ۱۲ از جامع

ف آب کاسنی مقطر
۲ سل کے لغوی معنے تو لاغری اور دبلے پن کے ہیں مگر طب میں پھیپھڑے کے زخم کو کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس بیماری میں بدن کا لاغر ہو جانا لازمی شے ہے اور چونکہ اس زخم کے لئے دق کا بخار بھی لازم ہے اس لئے مرشی نے بیان کیا ہے کہ سل پھیپھڑے کے زخم کو مع دق کے کہتے ہیں اور اس کو امراض مرکبہ میں سے شمار کیا ہے ۱۲۔ از بحر الجواہر۔

ف آب کاسنی مروق
۳ یعنی ٹپکایا ہوا ۱۲

ف اچار پیتہ
۴ یعنی پھاڑا ہوا ۱۲

ف اطریفل کشنیزی
۵ یہ پھل آتشک کو مفید ہے اور یہ پھل پختہ کھانا یا کچے پھل کا اچار امراض طحال کو مفید ہے ۱۲۔ از جامع

کر کے سرکہ میں ڈال دیں اور نمک مرچ وغیرہ بقدر ذائقہ ملالیں اور کم از کم بیس دن رکھا رہنے دیں اس کے بعد ایک تولہ سے دو تولہ تک کھاویں۔ کوڑی کے درد کے لئے جس کو درد بائی ہول کہتے ہیں بہت مفید ہے۔

(۵) اطریفل کشنیزی اور اطریفل صغیر۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ بہیڑہ۔ آملہ چھوٹی ہڑ کوٹ چھان کر ان سب کو رکھ لیں اور چھتیس تولہ شکر سفید کا قوام کر کے وہ دوائیں ملالیں اور چالیس دن تک جو یا گیہوں میں دبا رکھیں پھر کھائیں خوراک ایک تولہ سوتے وقت ہے بعضے بجائے شکر کے شہد ڈالتے ہیں اور بعضے ہڑ کے مربہ کا شیرہ یہ اطریفل کشنیزی ہے اگر اس میں دھنیہ نہ ڈالیں تو اطریفل صغیر کہتے ہیں۔

(۶) اطریفل زمانی[1]۔ یہ اطریفل سب مزاجوں کے موافق ہوتا ہے۔ تحریک نزلہ اور مالیخولیا یعنی جنون اور تبخیر کے لئے مفید ہے اور بہت سے فائدے ہیں۔ پوست ہلیلہ سوا گیارہ ماشہ آملہ خشک سوا گیارہ ماشہ پوست ہلیلہ کابلی ساڑھے بائیس ماشہ پوست ہلیلہ زرد ساڑھے بائیس ماشہ ہلیلہ سیاہ ساڑھے بائیس ماشہ سب کو کوٹ چھان کر ساڑھے پانچ تولہ روغن بادام خالص سے چکنا کر کے برادہ صندل سفید پونے سات ماشہ۔ کتیرا پونے سات ماشہ گل سرخ سوا گیارہ ماشہ۔ طباشیر سوا گیارہ ماشہ۔ گل نیلوفر سوا گیارہ ماشہ بنفشہ ساڑھے بائیس ماشہ سقمونیا مشوی ساڑھے بائیس ماشہ۔ تربد سفید مجوف[2] پینتالیس ماشہ، دھنیا پینتالیس ماشہ کوٹ چھان کر تیار کریں پھر ساڑھے بائیس ماشہ گل بنفشہ اور پچاس دانہ عناب اور پچاس دانہ سپستان پانی میں جوش دے کر چھان کر اور ساڑھے چھ چھٹانک شہد خالص اور ساڑھے دس چھٹانک مربے کی ہڑ کا شیرہ ملا کر قوام کر کے اوپر کی دوائیں ملا دیں اور چالیس روز غلہ میں دبا رکھیں اگر جلدی ہو تو دس روز ضرور دبائیں خوراک سوتے وقت سات ماشہ سے ایک تولہ ہے اور اگر اس میں یہ مغزیات اور بڑھالیں تو بیحد مقوی دماغ ہو جائے۔ مغز کدو دو تولہ مغز تخم تربز دو تولہ۔ اور تخم خشخاش سفید دو تولہ اور تخم کاہو دو تولہ اور مغز بادام دو تولہ خوب کوٹ کر ملائیں اگر نزول الماء یعنی موتیا بند میں اس ترکیب سے کھائیں تو نہایت مفید ہے

[1] یہ ایک گھانس کا جما ہوا دودھ ہے قدرے سیاہ رنگ دل اور معدہ و جگر کو مضر ہے اور غشی لاتا ہے مگر کتیرا و سیب اور روغن بادام اس کا مصلح ہے امراض سوداوی کو نافع ہے مگر اس کا استعمال بغیر امر حدیا بہی بن بھلبھلائے جائز نہیں اسی لئے مشوی لکھا ہے یعنی بھلبھلایا ہوا ۱۲ از جامع بحر میں لکھا ہے کہ اگر سقمونیا کو تربد کے ساتھ ملا کر نہار منھ پیویں تو پیٹ کے جھوٹے بڑے کیڑے سب نکل جاویں ۱۲۔

[2] یعنی اندر سے کھوکھلی اصل میں یہ ایک جڑ ہے اس کا بیرون سیاہ اندرون جوف دار نرکل کی مانند ہوتا ہے ۱۲

[1] از قادری ۱۲۔ منہ

(۷) سقمونیا کا مشوی کرنا یعنی بھوننا۔ سقمونیا کو پیس کر ایک تھیلی میں کر کے ایک انار یا سیب یا امرود میں رکھ کر آٹے میں لپیٹ کر چولہے میں دبا دیں جب گولہ سرخ ہو جاوے سقمونیا کو نکال لیں بس مشوی ہو گئی اور غیر مشوی انتڑیوں کو نقصان کرتی ہے۔

(۸) جوارش کمونی[1]۔ مربائے ادرک تین تولہ اور گلقند آفتابی سات تولہ اور مربائے ہلیلہ گٹھلی دور کر کے چار تولہ ڈیڑھ پاؤ گلاب میں بے مرچ کی سل پر خوب پیس کر قند سفید چار تولہ اور شہد خالص چار تولہ ساڑھے چار ماشہ ملا کر قوام کر کے تین تولہ زیرہ سیاہ جو کہ سرکہ میں بھگو کر سکھایا گیا ہو اور چار چار ماشہ یہ چار دوائیں فلفل سفید۔ برگ سداب۔ دارچینی قلمی بورہ سرخ کوٹ کر چھلنی میں چھان کر ملائیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے ریاحی درد اور بار بار پائخانہ ہونے کو بہت مفید ہے۔

۹ جوارش مصطگی[2]۔ طباشیر ایک تولہ اور مصطگی رومی ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد چھ ماشہ پیس کر پاؤ بھر گلاب اور آدھ پاؤ قند کا قوام کر کے اس میں ملائیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے بھوک کم لگنے اور بار بار پائخانہ جانے کو مفید ہے اگر کھانے کے بعد کھا لیں تو ہاضم ہے اگر اسی جوارش میں تین ماشہ سنگدانہ مرغ ملا لیں تو ضعف معدہ کے لئے نہایت نافع ہو جائے۔

(۱۰) خمیرۂ بادام[3]۔ یہ سرد مزاج والوں کو بہت مفید ہے۔ مغز بادام شیریں مقشر چار تولہ تخم کاہو چھ ماشہ تخم کدوئے شیریں دو تولہ پانی میں خوب باریک پیس کر اس میں مصری پاؤ سیر اور شہد آدھ پاؤ ملا کر قوام کریں پھر اس میں دانہ الائچی خرد چھ ماشہ بہمن سرخ چھ ماشہ بہمن سفید چھ ماشہ ملٹھی چھ ماشہ۔ گاؤزباں اور گل گاؤزبان چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں خوراک ایک تولہ سے سات ماشہ تک ہے اور اگر مقدور ہو تو اس میں ایک ماشہ مشک اور

عہ جس کو پیٹ کے درد کا عارضہ ہو وہ ایک سال کھاوے تو دورہ موقوف ہو جائے ۱۲ منہ

عہ مستعمل مطب خاکسار محمد مصطفیٰ ۱۲

سہ جب قوام ٹھنڈا ہو جاوے تب دوائیں ملائیں گرم میں نہ ملائیں ورنہ مصطگی کی ڈلیاں بندھ جاویں گی ۱۲ منہ

للعہ مستعمل مطب خاکسار محمد مصطفیٰ ۱۲ منہ

---

[1] قرابادین اعظم میں جوارش کمونی تین قسم کی لکھی ہے ایک کبیر دوسری اکبر تیسری مسہل ہم ان میں سے یہاں اکبر جوارش کمونی کا نسخہ لکھتے ہیں جو حکیم ارزانی کی تالیف ہے یہ معدہ اور دل و دماغ کو قوت دیتی ہے پیٹ کو ملائم کرتی ہے اور مداومت اس کی درد معدہ اور قولنج دوری کو مفید ہے دارچینی بورہ سرخ ہر ایک پانچ درم مرچ سفید مرچ سیاہ ہر ایک سات درم سداب خشک پندرہ درم سونٹھ کا مربہ چالیس درم زیرہ سیاہ مدبر پچاس درم ہڑ کا مربہ گٹھلی سے پاک کیا ہوا ساٹھ درم گلقند سو درم مربوں اور گلقند کو کوٹیں کہ مثل معجون کے ہو جاوے دوسری دوائیں کوٹ چھان کر اس میں ملائیں خوراک چار درم سے چھ درم تک اور کبھی سونٹھ اور سادہ ہڑ بغیر مربے کی لے کر نسوت پوست اتارا ہوا اضافہ کر کے شہد خالص سہ چند کے ساتھ معجون بناتے ہیں یہ زیادہ نافع ہے ۱۲ منہ

[2] یہ پھیکی باقدرے شیریں سرخ رنگ کی ایک مشہور جڑ ہے اور بہمن سفید سفید رنگ کی پھیکی ایک لعاب دار جڑ ہے ۱۲ از جامع

دو ماشہ ورق نقرہ بھی ملالیں۔

(۱۱) خمیرۂ بنفشہ۔ دو تولہ گل بنفشہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھ لیں صبح کو پکا کر مل کر چھان کر پاؤ بھر شکر سفید ملا کر قوام کر لیں یہ تو شربت بنفشہ ہے اور اگر دو تولہ گل بنفشہ اور لے کر کوٹ چھان کر اس شربت میں ملا کر رکھ لیں تو خمیرۂ بنفشہ ہو جائے گا اور اگر بجائے سفید شکر کے سرخ شکر ملائیں تو دست لانے کے لئے اچھا ہے۔

(۱۲) خمیرۂ گاؤزبان[عہ]۔ یہ دماغ اور دل کو طاقت دیتا ہے۔ گاؤزبان تین تولہ۔ گل گاؤزبان ایک تولہ۔ دھنیا ایک تولہ۔ ابریشم خام مقرض ایک تولہ۔ بہمن سرخ ایک تولہ۔ بہمن سفید ایک تولہ۔ برادہ صندل سفید ایک تولہ تخم فرنجمشک[۱] کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ، تخم بالنگو کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ رات کو ایک سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو جوش دیں جب ایک تہائی رہ جاوے چھان کر قند سفید آدھ سیر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر قوام کر کے زہر مہرہ چھ ماشہ۔ کہربائے شمعی[۲] چھ ماشہ۔ بسد یعنی مونگہ کی جڑ۔ یشب چھ چھ ماشہ عرق کیوڑہ یا عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملالیں اور ورق نقرہ دس عدد اور ورق طلا[عہ] پانچ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے ملالیں طباشیر مصطگی رومی دانہ الائچی خورد عود غرقی[۳] سب نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے اور اگر اس میں ہر روز دو چاول مونگے کا کشتہ ملا کر کھایا کریں تو بہت جلدی اثر ہو یہ نسخہ گرم مزاج والوں کو بہت مفید ہے اگر اس میں ایک ماشہ موتی بھی ملالیں تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔

(۱۳) خمیرۂ مروارید[۴] مقوی قلب و اعضاء رئیسہ سچے موتی چھ ماشہ۔ کہربائے شمعی۔ سنگ یشب تین تین ماشہ۔ عرق بید مشک چار تولہ میں کھرل کر لیں اور صندل سفید اس میں گھس لیں اور طباشیر باریک پیس کر ملالیں اور قند سفید آدھ پاؤ شہد خالص ڈھائی تولہ۔ گلاب خالص عرق بید مشک چھٹانک چھٹانک بھر میں ملا کر قوام کر کے ادویہ مذکورہ ملالیں۔ خوراک تین ماشہ اور اگر تیز کرنا چاہیں تو سونے کے ورق بیس عدد اور ملالیں۔

عہ۔ مخترع ۱۲ منہ

عہ۔ اگر کم خرچ کرنا ہو تو ورق والا نہ ڈالیں ۱۲۔

---

[۱] فرنجمشک کو ہندی میں رام تلسی کہتے ہیں اس کے بیج سیاہ اور قدرے تلخ ہوتے ہیں اور یہ ایک کی ریحان ہندی ہے ۱۲ از جامع کبیر بحر الجواہر

[۲] یہ ایک درخت کا گوند ہے اور بقول بعض ایک دریائی جسم ہے ۱۲۔

[۳] یہ ایک پتھر ہوتا ہے بہت سخت سفید یا سبز ۱۲ بحر ۱۳۸

[۴] عود غرقی عود پانچ طرح کا لکھا ہے ایک اگر دوسرا عود صلیب تیسرا عود ظفاری چوتھا عود قماری پانچویں عود نے یہ عود نہیں معلوم کیا چیز ہے موجودہ کتابوں میں نہیں ملا ۱۲۔

[۵] اور خمیرۂ مروارید سادہ کی ترکیب جو اعضا کے رئیسہ و اعضائے شریفہ کو قوت دیتا ہے اور بہت مختصر ہے یہ ہے کہ موتی بن بندھے ایک تولہ عرق کیوڑہ میں باریک کر کے شربت سیب و نیلوفر ایک تین تولہ آملہ کا مربہ سات عدد مصری تین تولہ کا قوام کر کے اس میں ملائیں خوراک نو ماشہ ماء اللحم سادہ کے ساتھ ۱۲ اور خمیرۂ مروارید اعضا کے رئیسہ کی تقویت میں سریع الاثر ہے موتی بن بندھے یشب سبز ہر ایک نو ماشہ زہر مہرہ خطائی چار ماشہ قند سفید پاؤ سیر شربت سیب شیریں آدھ پاؤ عرق بید مشک گلاب آدھ پاؤ عرق صندل عرق گاؤزبان پاؤ پاؤ سیر سونے کے ورق تین ماشہ چاندی کے ورق ایک تولہ بدستور مقرر تیار کریں ۱۲ قرابادین اعظم۔

دواء المسک ایک معجون کا نام ہے جس میں مشک ضرور ہوتا ہے یہ معجون مقوی قلب بہت ہے، اس کے نسخے کئی طرح کے ہوتے ہیں زیادہ تر گرم و معتدل اور بارد کا ہے وہ دونوں نسخے یہ ہیں (۱۴) دواء المسک بارد گاؤزبان نو ماشہ اور نرگچور چھ ماشہ اور گل گاؤزبان چھ ماشہ اور آبریشم خام مقرض چھ ماشہ اور برادہ صندل سفید چھ ماشہ اور برگ نرمشک چھ ماشہ اور تخم کاہو چھ ماشہ اور خشک دھنیا چھ ماشہ اور تخم خرفہ سیاہ چھ ماشہ اور مغز تخم کدوئے تیریں چھ ماشہ مغز بہمن سفید بہمن سرخ چھ ماشہ اور درونج عقربی چھ ماشہ اور گلسرخ چھ ماشہ اور مصطگی رومی تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اور آدھ پاؤ شربت سیب تیریں یا اور آدھ پاؤ شربت بہی تیریں اور آدھ سیر قند سفید کا قوام کر کے ملالیں پھر چار ماشہ سیچ موتی اور چھ ماشہ کہربائے شمعی اور چھ ماشہ طباشیر اور چھ ماشہ لبسد اور چھ ماشہ یاقوت[1] سرخ یہ سب چار تولہ عرق گیرڈہ میں کھرل کر کے ملالیں پھر دو ماشہ مشک خالص اور تین ماشہ زعفران اور چھ ماشہ ورق نقرہ کیوڑہ میں پیس کر ملا کر احتیاط سے رکھیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔

(۱۵) **دواء المسک معتدل**[2] - دماغ اور دل کو تقویت دینے والی اور بخیر اور خیالات فاسدہ کو روکنے والی دو ماشہ یہ سب چیزیں گلسرخ آبریشم خام مقرض دار چینی قلمی بہمن سرخ بہمن سفید اور درونج عقربی اور ایک ایک ماشہ یہ چیزیں جھڑیلہ مصطگی لونگ دانہ ہیل خرد اور تین تین ماشہ یہ چیزیں برادہ صندل سفید برادہ صندل سرخ - دھنیہ - اسگند خشک - تخم خرفہ اور چار ماشہ گل گاؤزبان پانچ ماشہ زعفران اور ڈیڑھ ماشہ عود ہندی - بادرنجبویہ[2] ان کو کوٹ چھان

---

[1] مشہور پتھر ہے قیمتی سرخ و زرد و سبز رنگ ۱۲ - ۱۲ از بحر ص ۲۳۷ -

[2] مستعمل مطب احقر محمد مصطفےٰ ۱۲ منہ

اور دواء المسک حارہ یہ ہے کہ درونج عقربی زرنباد موتی بن بندھے کہربا لبسد ہر ایک دس درم آبریشم کترا ہوا چھ درم بہمن سرخ بہمن سفید سنبل الطیب نبات الائچی، لونگ ہر ایک پانچ درم فلفل سونٹھ ہر ایک چار درم مشک خالص ۳ ماشہ شہد خالص ایک سیر جواہر کو خوب صلا یہ کر کے باقی دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد میں ملائیں خوراک نصف مثقال ۱۲ از قرابادین اعظم ص ۱۴۶ - یہ مالیخولیا اور خفقان اور طبعی اور سوداوی میں معمول ہے اور فالج اور لقوہ اور صرع اور حبس نفس اور استرخاء قلب قوت دیتی ہے معدہ کی رطوبت خشک کرتی ہے۔ غذا کے ہضم میں معین ہے ۱۲ -

کر اور رُب[1] بہ شیریں پانچ تولہ اور قند سفید یا بچنولہ اور شہد خالص یا بچنولہ کا قوام کر کے ملالیں پھر سچے موتی دو ماشہ اور کہربائے شمعی دو ماشہ اور بسد احمر تین ماشہ اور طباشیر تین ماشہ کو چار تولہ عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے لالیں اور مشک ایک ماشہ اور زعفران ایک ماشہ علیحدہ عرق کیوڑہ میں پیس کر ملائیں پھر ساڑھے تین ماشہ چاندی کے ورق ذرا سے شہد میں حل کر کے ملالیں۔ خوراک

(۱۶) **روغن بہروزہ** خشک بہروزہ کے ٹکڑے کر کے اس میں تھوڑا بالو ملا کر آتشی شیشہ میں بھر کر منہ میں سنکیں اس طرح لگائیں کہ خوب پھنس جائیں پھر ٹوٹا ہوا ایک گھڑا یا ناند لیں جس میں سوراخ ہو اور اس میں وہ شیشی اس طرح رکھیں کہ شیشی کی گردن اس سوراخ میں سے نکلی ہوئی ایک طرف کو ڈھالو رہے پھر ناند میں بھوسی بھر کر آگ دیں اور شیشی کے منہ کے سامنے پیالہ رکھدیں جب تک تیل آتا رہے آگ رہنے دیں جب تیل آنا بند ہو جائے الگ کر لیں اور بالو اس لئے ملاتے ہیں کہ بہروزہ آگ نہ لیلے اور بھوسی کی آگ اس لئے دیتے ہیں کہ ہلکی اور یکساں تہ شیشی پر لپٹیں اور سکھالیں اس کو گل حکمت کرنا کہتے ہیں جب بالکل سوکھ جائے تب تیل نکالیں۔

(۱۷) **روغن هوم** بھی اسی طرح نکلتا ہے۔ یہ بہروزہ کا تیل پیشاب کی جلن کے لئے ایک بوند سے چار بوند تک بتاشہ میں کھانا بہت مفید ہے اور آگ سے جل جانے کو اور بچھو اور بھڑ کے زہر کو اس کا لگانا فائدہ دیتا ہے اور کان کے درد میں ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۱۸) **سکنجبین سادہ**۔ قند سفید[2] بیس تولہ سرکہ خالص دس تولہ پانی بیس تولہ ملا کر بہت ہلکی آنچ پر رکھیں اور جھاگ آتا رہے جھاگ لیتے رہیں جب قوام ٹھک کر بوند ہو کر (یعنی تار

---

[1] یعنی بہی شیریں کا پانی نچوڑ کر یہاں تک جوش دیا جائے کہ گاڑھا ہو جائے ۱۲ منہ

[2] اور قرابادین اعظم میں سکنجبین اور صفرا کو دفع کرتی ہے اکثر امراض معدہ وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے قند سفید ایک سیر دیگچہ میں ڈالیں اور پانی سیر بھر کر صاف اس میں اضافہ کریں اور قوام دے کر ایک اوقیہ گلاب ملا کر اتار لیں اگر بجائے قند کے عسل استعمال ڈالیں تو عسلی ہو جاتی ہے اور شربت حماض اور شربت نارنج بنانے کا بھی یہ ہی طریقہ ہے ۱۲۔ از قرابادین اعظم صد ۲۰۲ منہ سکنجبین سادہ

کی جگہ شہد ڈالا جائے تو سردی کم ہو جاتی ہے اس کو عسلی کہتے ہیں اور کبھی سرکہ کی جگہ عرق نعناع[1] ڈالتے ہیں تو نعناعی کہتے ہیں اور لیموں[2] اور قند کے شربت کو لیموں کی سکنجبین کہتے ہیں۔

(۱۹) **شربت انجبار**۔ پانچ تولہ بیخ انجبار رات کو پانی میں بھگو میں صبح کو جوش دے کر ملکر چھان کر پاؤ بھر قند سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ ہے نکسیر اور حیض اور دستوں کو روکتا ہے تاثیر میں گرم ہے اگر ٹھنڈا کرنا منظور ہو تو ڈھائی تولہ برادہ صندل سرخ اور برادہ صندل سفید بھی اس پانی میں بھگو دیں اور شکر یا قند کا وزن آدھ سیر کر دیں۔

(۲۰) **شربت بزوری بارد**۔ تخم خیارین۔ مغز تخم کدو۔ تخم شیریں۔ مغز تخم پیٹھ۔ گوکھرو۔ تخم خطمی خبازی۔ مغز تخم تربوز۔ تخم کاسنی بیخکاسنی سب دو دو تولہ کچل کر رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو جوش دے کر چھان کر چالیس تولہ یا چھتیس تولہ سفید شکر ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک۔ اگر تخم پیٹھ نہ ملے نہ ڈالیں اور زیادہ بزر اسی کا ہے جو بازار میں بھی بکتا ہے۔

(۲۱) **شربت بزوری حار**۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرنے والا اور گردہ اور مثانہ کی ریگ کو نکالنے والا اور یرقان اور پرانے بخاروں کو نفع دینے والا ہے تخم کاسنی۔ سونف[3] تخم خربزہ مغز مکدوئے شیریں حب القرطم۔ سب دوائیں اڑھائی اڑھائی تولہ اور بیخکاسنی۔ گل غافث[4]۔ تخم خطمی بہیڑی۔ بالچھڑ۔ گل بنفشہ۔ گاؤزبان یہ سب ڈیڑھ تولہ کچلکر رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو آٹھ تولہ مویز منقی ملا کر اتنا پکائیں کہ نصف پانی رہ جاوے۔ پھر چھان کر باسٹھ تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک۔

(۲۲) **شربت بزوری معتدل**۔ پوست بیخ کاسنی۔ تخم خربزہ۔ گوکھرو۔ تخم خیارین اصل السوس[5] مقشر سب دو دو تولہ کچل کر رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دے کر چھان کر بیس تولہ شکر سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک۔

شربت دینار[6]۔ تخم کاسنی اور گل سرخ ہر ایک سترہ ماشہ چار رتی اور پوست بیخ کاسنی

---

[1] نعناع عربی لفظ ہے پودینہ کو کہتے ہیں ۱۲ از بحر الجواہر وغیرہ

[2] شربت بزوری بارد کا ایک اور آسان طریقہ جو تیز گرم اور مرکبہ میں تنقیہ کے بعد معمول ہے کاسنی کی جڑ کھیرے ککڑی کے بیج خربوزہ کے بیج کاسنی کے بیج گوکھرو ایک ایک تولہ رات کو گرم پانی میں بھگو میں صبح کو جوش دے کر صاف کر کے شکر سفید آدھ سیر داخل کر کے قوام کریں ۱۲ از ترابادین اعظم۔

[3] تخم خافث یہ ایک خاردار گھانس ہے اس کے پتے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے بھنگ کے پتے اور کلی ایسی جیسے نیلوفر فارسی میں اس کو گل خلہ کہتے ہیں ۱۲۔

[4] یعنی بیخ خبازی کہ جس کو سندی میں تھوڑی کہتے ہیں اور تقشیر کے معنی چھلکا اتاری ہوئی

[5] یعنی لیموں کاغذی کا عرق دس تولہ یکائے سرکہ کے ڈالیں اور قند سفید تیس تولہ پانی بیس تولہ ملا کر بنائیں تو اس کو لیموں کی سکنجبین کہتے ہیں ۱۲، (القرابادین)

[6] شاید اس شربت کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ اس کا رنگ دینار یعنی سونے کی طرح ہوتا ہے ۱۲۔ (دارقہ ابادین قادری)

ڈھائی تولہ اور گل نیلوفر اور گاؤزبان ہر ایک پونے نو ماشہ اور تخم کشوث پوٹلی میں بندھا ہوا سوا چھبیس ماشہ سب دواؤں کو پانی میں بھگو کر جوش دیں اور جوش دیتے وقت ریوند چینی نو ماشہ کچل کر پوٹلی میں باندھ کر اس میں ڈال دیں اور کفگیر سے اس تھیلی کو دباتے رہیں جب جوش ہو جائے تو اس تھیلی کو ہلا کے نکال ڈالیں اور باقی دواؤں کو مل کر چھان کر پاؤ سیر قند سفید ملا کر قوام کر لیں۔ خوراک دو تولہ ہے یہ شربت جگر کی بیماریوں میں دیا جاتا ہے اور دنا وغیرہ کے ساتھ دیتے ہیں تو دست خوب لاتا ہے۔

(۲۴) **شربت عناب** عناب پاؤ بھر کچل کر رات کو بھگو رکھیں صبح کو خوب جوش دے کر اور چھان کر قند سفید آدھ سیر ملا کر قوام کر لیں اصل وزن شکر کا یہی ہے اور اگر چاہیں سیر بھر تک ملا سکتے ہیں

(۲۵) **شربت ورد مکرر**۔ دو تولہ گل سرخ کو پاؤ سیر گلاب میں جوش دیں یہاں تک کہ آدھا گلاب رہ جائے پھر چھان کر اسی گلاب میں آدھ پاؤ گلاب اور ملا کر اور دو تولہ گل سرخ اور ڈالکر اوٹائیں کہ نصف گلاب رہ جائے پھر چھانیں اور بدستور سابق گلاب اور گل سرخ ملا کر اوٹاتے جاویں سات بار ایسا ہی کریں پھر ساتویں دفعہ چھان کر آدھ پاؤ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اخیر قوام میں چھ ماشہ طباشیر باریک پیسکر ملا لیں جب دست لینا منظور ہوں اس میں سے چار تولہ پانی ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پی لیں اور ہر دست کے بعد بھی برف کا پانی جتنی دفعہ پئیں گے اتنے ہی دست آئیں گے اور مسہلوں کے خلاف اس میں یہ بات ہے کہ ٹھنڈا ہے اور معدہ کو طاقت دیتا ہے اگر کسی وجہ سے اس سے دست نہ آویں تو نقصان مطلق نہیں کرتا۔ گرم امراض میں نہایت مفید اور خفیف مسہل ہے۔

(۲۶) **شربت بنانے کی ترکیب**۔ سب دوائیں رات کو چھ گنے پانی میں بھگو دیں صبح کو ان کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جاوے ملکر چھان لیں اور ان دواؤں سے دو یا تین حصہ شکر یا قند ملا کر قوام کر لیں جب ٹھنڈا ہو جاوے بوتلوں میں بھر کر رکھ لیں۔

---

۱۲ شربت درد الملبی کی ترکیب یہ لکھی ہے صفراوی بیماریوں اور تپ غب میں بعد دو ہفتہ کے شروع تپ سے دینا چاہئے ورد مفاصل گرم کو مفید ہے اور خارش اور سر کیلئے بھی نافع ہے سر زرد کا پوست پانچ درم آدھ سیر گلاب دو آتشہ کے ساتھ چینی کے پیالہ میں بھگوئیں اور تین دن آفتاب میں دھانک کر رکھیں پھر مل کر صاف کریں اور دوسری دفعہ اسی گلاب میں پانچ درم سرخ زرد کا پوست بدستور تر کر کے آفتاب میں رکھیں اور مل کر صاف کریں ایسے ہی پانچ مرتبہ کریں اور کپڑے میں چھان کر آدھ سیر تین اور آدھ پاؤ شربت ورد مکرر اضافہ کر کے قوام کریں خوراک دس مثقال سے پندرہ مثقال تک اس پانی کے ساتھ جس کو برف میں سرد کیا ہو ۱۲ از قرابادین اعظم اردو ص ۲۱۵۔

۱۳ اور بعض اطبا نے اس شربت کی جس کا نام شربت ورد الملبی ہے یہ ترکیب لکھی ہے کہ سرخ پانچ درم یا دس درم گلاب میں بدستور تر کریں اور آفتاب میں رکھیں اور چوتھے روز جوش کریں کہ آدھا رہ جائے ہاتھ سے مل کر صاف کر کے پھر سیر کا پوست ہو گلاب اسی قدر اضافہ کر کے رات کو رکھیں صبح کو جوش کریں کہ چہارم حصہ باقی رہے صاف کریں اسی طرح پانچ دفعہ کریں پھر شربت ورد مکرر بوزن مذکور یعنی آدھ پاؤ اور آدھ سیر قند ملا کر آگ ملائم پر قوام کریں ۱۲ از قرابادین اعظم لکھا ہے کہ اس شربت کے برابر کوئی اور شربت نہیں ہے ایک شخص اس کے منافع سے واقف تھا تو اس کو پوشیدہ رکھتا تھا۔ یہ حکم اکسیر کا رکھتا ہے ۱۲۔

۱۴ عرق اصل ترکیب یہ ہے کہ اگر کسی چیز کے عرق کا شربت بنانا ہو جیسے بیدمشک یا انار یا انگور وغیرہ تو اس کا عرق بخور کر چھان کر شکر سفید عرق کی برابر ملا کر پکائیں اور جھاگ اور میل اتارتے رہیں اور چلاتے رہیں جب چاشنی ٹھیک ہو جاوے یعنی تار دینے لگے اتار لیں اور جب تک ٹھنڈا ہو چلاتے رہیں۔ اور اگر خشک دوا کا شربت بنانا ہو تو اس کو کچلکر دس گنے پانی میں رات بھر بھگو رکھیں صبح کو پکائیں جب آدھا پانی رہ جائے چھان کر شکر سفید پانی کے ہموزن ملا کر قوام کر لیں۔ اس حساب سے آدھ پاؤ عناب میں دس چھٹانک شکر پڑے گی۔ (نثر ثالث، از کتاب مائۃ تنقیح)

(۲۷) عرق کھینچنے کی آسان ترکیب جس دوا کا عرق کھینچنا ہو اُس کو ایک دیگچے میں ڈال کر بہت سا پانی بھر کر چولہے پر رکھکر اس کے نیچے آنچ کر دیں اور اس دیگچے کے اندر بیچوں بیچ میں ایک چھوٹی دیگچی رکھدیں اس طرح سے کہ پانی اس کے اندر نہ جاوے اگر زیادہ پانی ہونے کی وجہ سے وہ دیگچی نہ ٹکے تو کوئی اینٹ یا لوہے کا بڑا بٹہ رکھکر اس پر دیگچی ٹکا دیں اور دیگچے کے منہ پر ایک گھڑا پانی بھر کر رکھدیں دیگچے کے پانی کو جب گرمی پہنچے گی بھاپ اڑ کر اس گھڑے کے تلے میں لگ کر بوندیں بن کر اس چھوٹی دیگچی میں ٹپکیں گی تھوڑی تھوڑی دیر میں کھول کر دیکھ لیا کریں جب دیگچی بھر جائے اس کو خالی کر کے پھر رکھدیں اور اوپر کے گھڑے کا پانی بھی دیکھتے رہیں جب وہ گرم ہو جائے دوسرا گھڑا ٹھنڈے پانی کا رکھدیں سیر بھر دوا میں سات آٹھ سیر تک عرق لینا بہتر ہے اس طرح کہ بارہ سیر پانی ڈالیں اور آٹھ سیر عرق لے کر باقی پانی چھوڑ دیں۔

فائدہ۔ چاندی یا سونے کے ورق اگر کسی معجون یا شربت میں ملانے ہوں تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ورقوں کو ذرا سے شہد میں ڈال کر خوب ملاؤ پھر یہ شہد اس معجون میں ملا لو ورق جیسے شہد حل ہوتے ہیں ایسے کسی چیز میں نہیں ہوتے۔

(۲۸) عرق کافور ہیضہ اور لوہ وغیرہ کے لیے اکسیر ہے۔ ترکیب ہیضہ کے بیان میں گذر چکی چاکسو کے چھیلنے کی ترکیب آنکھ کے علاج میں گزری۔

(۲۹) قرص کہربا۔ کتیرا۔ نشاستہ۔ ببول کا گوند۔ مغز تخم خیارین یہ سب ساڑھے دس دس ماشہ اور گلنار سات ماشہ اور اقاقیہ اور کہربائے شمعی تخم بارتنگ ساڑھے تین تین ماشہ کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیاں بنائیں اور سایہ میں سکھالیں۔

(۳۰) کشتہ رانگ ایک تولہ رانگ عمدہ صاف لیکر ورق سے بنا کر مقراض سے چاول کے برابر کتر کر پاؤ بھر آنولے کے درخت کی چھال لے کر کوٹ کر ان چاولوں کو اس میں بچھا کر ایک کپڑے یا ٹاٹ میں لپیٹ کر سُتلی سے خوب مضبوط باندھکر دس سیر کنڈوں میں رکھکر آنچ دیں جب آگ سرد ہو جائے احتیاط کے ساتھ کنڈوں کی راکھ کو ہٹا کر رانگ کو نکال لیں رانگ کے چاول پھول کر کوڑیوں کی طرح ہو جاویں گے اُن کو ہاتھ سے ملکر کپڑے میں چھان لیں جسقدر رانگ جلکر سفید

عہ از طب اکبر ۱۲۔ منہ

نسخہ عرق شفا

کافور دو تولہ جوہر پودینہ دو تولہ جوہر اجوائن ایک تولہ تینوں دواؤں کو قدرے کوٹ کر شیشی میں ڈالکر دھوپ یا آگ کے قریب رکھدیں تاکہ پانی کے مانند محلول تیار ہو جائے جوہر پودینہ (منتھول) کے نام سے اور جوہر اجوائن (تھائیمول) کے نام سے انگریزی دواخانوں سے مل سکتا ہے مقدار خوراک جوانوں کیلئے دو قطرے سے چار قطرے تک اور بچوں کو چوتھائی قطرہ سے ایک قطرہ تک دیجاتی ہے لیکن اس کو جب کسی مرض میں بار بار دینے کی ضرورت پیش آوے تو جوان آدمی کو دو بوند سے زیادہ خوراک نہ دیں اور رات و دن میں دوا کی مجموعی تعداد پندرہ یا سولہ بوند سے زیادہ نہ ہو جائے اس دوا کو بالعموم بتاشہ یا مصری ڈال کر یا کسی شربت میں ملا کر دیتے ہیں بچوں کو دینے کیلئے شربت یا دودھ میں ملا کر دینا بہتر ہے کسی عضو کے درد پر اس کے دو چار قطرے ڈال کر مل دیتے ہیں لیکن جب کہ اسے بدن کے بہت سے حصہ پر لگانا ہو مثلاً خارش وغیرہ میں تو اس کے پندرہ بیس قطرے روغن گل یا روغن چنبیلی ایک تولہ میں ملا کر مالش کریں لیکن دوا چنبیلی اور پھوڑے پھنسیوں پر خالص لگانا زیادہ مفید ہے یہ عرق شفا کا مختصر طریق استعمال ہے ذیل میں قدرے تفصیل سے لکھتے ہیں تاکہ ناظرین مناسب بدرقات کے ساتھ اس کے استعمال کر کے زیادہ فائدہ حاصل کریں (درد سر) معمولی درد سر میں قدرے دوا

(باقی بر صفحہ آئندہ)

چونے کی طرح ہو گیا ہو اور کپڑے میں چھن کیا ہو یہی عمدہ کشتہ ہے اور جو ڈلی سخت رہ گئی ہو اس کو الگ کریں یہ کشتہ نہایت مقوی معدہ ہے جس قدر پرانا ہو بہتر ہے اگر دو چاول بھر تھوڑی بالائی میں کھاویں تو بھوک خوب لگاتا ہے۔

(۳۱) **کشتۂ مرجان**۔ دو تولہ مونگہ سرخ لے کر آدھ سیر مصری پسی ہوئی کے بیچ میں رکھ کر ایک کاغذ یا کپڑے میں لپیٹ کر ڈوری سے باندھ دیں پھر دس سیر جنگلی کنڈوں میں رکھ کر آنچ دیں اور اگر جنگلی کنڈے نہ ملیں تو گھریلو کنڈوں کی آنچ دیں جب آگ بالکل سرد ہو جاوے مونگے کو کنڈوں کی راکھ میں سے احتیاط سے نکالیں مونگے کی شاخیں سفید ہو جاویں گی جو سفید ہو گئی ہوں اور زیادہ سخت نہ رہی ہوں ان کو باریک پیس کر رکھ لیں یہ مونگے کا کشتہ ہے اور جو شاخیں سیاہی مائل رہ گئی ہوں ان کو پھر تھوڑی مصری میں رکھ کر دس سیر کنڈوں کی آنچ دیں تاکہ سفید ہو جائیں پھر پیس کر رکھ لیں اس کو دس پندرہ دن کے بعد استعمال کریں کیونکہ یہ کسی قدر گرمی کرتا ہے اور جتنا پرانا ہو بہتر ہے یہ کشتہ تر کھانسی اور ہول دل اور ضعف دماغ کے لئے از حد مفید ہے بھوک بھی لگاتا ہے ان عارضوں کے لئے دو چاول بھر نو ماشہ خمیرۂ گاؤزبان میں ملا کر کھانا چاہیئے۔ ایک عورت نے یہ کشتہ پٹھے کے مربہ میں ملا کر کھایا تھا جس کو ہول دلی اور تبخیر اور استحاضہ تھا بہت فائدہ دیا۔

(۳۲) **گلقند**[عہ] سیر بھر پنکھڑیاں فصلی گلاب کے پھول کی جو عمدہ اور خوش رنگ ہوں اور تین سیر قند سفید لے کر ان دونوں کو لکڑی کی اوکھلی میں خوب کوٹو یا سل پر خوب پیسو کہ ایک ذات ہو جاویں پھر چند روز دھوپ میں رکھو کہ مزاج پکڑ جاوے یہ دو سال تک نہیں بگڑتا اور اگر بجائے قند کے شہد ڈالیں تو چار سال اثر بدستور رہتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے معدہ کو تقویت دیتا ہے اگر تھوڑا زیرہ سیاہ پیس کر ملا کر کھائیں پیٹ اور کمر کے درد کو نافع ہے اور یاد رکھو کہ جب گلقند کسی دوا میں گھول کر پینا ہو تو گھول کر چھان کر دینا چاہیئے ورنہ پھول کی پتی قے لے آتی ہے۔

(۳۳) **لعوق سپستان** سپستان یعنی لسوڑے اچھے بڑے بڑے سو عدد کچل کر رات بھر پانی میں بھگو رکھیں صبح کو جوش دے کر مل کر چھان لیں۔ شکر سفید ڈیڑھ پاؤ ملا کر شربت سے گاڑھا

عہ از قرابادین قادری ۱۲ منہ۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

انگلی کو لگا کر پیشانی پر مالش کریں لیکن اگر درد سر سخت ہو تو پیشانی پر ملنے کے علاوہ دو تین قطرے خمیرۂ گاؤزبان ایک تولہ میں ڈال کر کھلائیں اور اگر درد سر کسی دوسری بیماری کی وجہ سے ہو تو اس صورت میں اس دوا سے آرام نہ ہوگا اگر روغن گل میں قدرے عرق شفا ڈال کر ناک میں ٹپکائیں تو اس صورت میں بھی درد سر کے لئے مفید ہے (نزلہ و زکام میں) دو چار قطرے کپڑے یا دھنی ہوئی روئی پر ڈال کر سونگھیں یا نتھنوں کے پاس لگا دیں غشی کی حالت میں چار قطرے عرق گلاب میں ڈال کر پلائیں اور روئی پر ڈال کر ریش کو سنگھائیں (کان کا درد) اس پر قدرے عرق شفا لگائیں (کان کا درد) اس میں قدرے عرق شفا روغن گل ملا کر کان میں ٹپکائیں۔ کان میں زخم ہو اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو اس صورت میں کان کے اندر اس دوا کے ڈالنے سے کیڑے مر جاتے ہیں روئی کی بتی بنا کر اس سے کان کو صاف کریں تاکہ مردہ کیڑے خارج ہو جاویں اگر نیم کے پتوں کے جوشاندہ میں دوا کے چند قطرے ڈال کر اس کی پچکاری لگائیں تو زیادہ مفید ہے ناک میں بدبو ہو تو زخم پر روغن گل میں ملا کر ٹپکائیں زخم کی صورت میں نیم کے پتوں کے جوشاندہ میں دوا ملا کر ناک میں پچکاری کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(باقی بر صفحہ آئندہ)

قوام کرلیں کہ چاٹنے کے قابل ہو۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک ذرا ذرا سا چاٹیں کھانسی کے لئے مفید ہے بلغم کو آسانی سے نکال دیتا ہے۔

(۳۴) **عرق سپستان کا دوسرا نسخہ** جو کھانسی کے لئے بہت مفید ہے دافع قبض ہے سپستان بائیس عدد۔ مویز منقی گیارہ تولہ آٹھ ماشہ دونوں کو تین سیر پانی میں رات بھر بھگو رکھیں صبح کو جوش دیں کہ ایک سیر پانی رہ جاوے پھر ملکر چھان لیں اور اسی پانی میں املتاس چار تولہ ساڑھے چار ماشہ مل کر پھر چھان لیں اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر لعوق کا قوام کرلیں خوراک دو تولہ۔

(۳۵) **ماء اللحم** ماء اللحم گوشت کے عرق کو کہتے ہیں یہ عرق کبھی دوائیں ڈالکر بنایا جاتا ہے اور اس کے نسخے سینکڑوں ہیں جس عرق میں ٹھنڈے میں یا گرم میں گوشت ڈالدیں اسی کو ماء اللحم کہہ سکتے ہیں اور کبھی صرف گوشت کا بنایا جاتا ہے یہ کمزور مریض کو بجائے شوربے کے دیتے ہیں ترکیب یہ ہے کہ بکری کی گردن کا یا سینہ کا گوشت لے کر چربی علیحدہ کر کے قیمہ کر کے دیگچی میں رکھکر دانہ الائچی خرد۔ زیرہ سفید۔ پودینہ۔ گل نیلوفر۔ عرق گاؤزبان۔ آب انار وغیرہ مناسب مزاج چیزوں ملا کر اس ترکیب سے عرق کھینچ لیں جو عرق کے بیان میں گزری کبھی صرف یخنی بنا کر مریض کو پلاتے ہیں۔ (نظر ثالث)

(۳۶) **مربائے آملہ بنانے کی ترکیب** آملہ تازہ عمدہ لے کر موٹی سوئی سے خوب کو چکر پانی میں جوش دیں جب کسی قدر نرم ہو جائیں نکال کر ٹھنڈے پانی یا چھاچھ میں ایک رات دن ڈال رکھیں پھر نکال کر پانی خشک کر کے قند سفید آملوں سے تین حصہ یا چوگنا لے کر قوام کر کے ذرا ہلکا جوش دے کر رکھ لیں پھر تیسرے چوتھے دن ایک جوش اور دیں اور کم سے کم تین مہینہ کے بعد یہ مربہ اچھا ہوتا ہے۔

(۳۷) **مرہم رسل** زخموں کیلئے مفید ہے خراب مواد کو چھانٹتا ہے اور بھراتا ہے ترکیب دنبل کے بیان میں گذر چکی ہے۔ انڈا نیم برشت کرنے کی ترکیب کھانے کے بیان میں گذر چکی ہے

(۳۸) **معجون دیبالوری** بالچھڑ۔ مصطگی رومی۔ زعفران۔ طباشیر۔ دارچینی قلمی۔ انوخر۔ اسارون قسط شیرین۔ گل خافث۔ تخم کشوث۔ مجیٹھ۔ لک معسول۔ تخم کرفس بیخ کرفس۔ زراوند طویل

عہ از قادری ۱۲ منہ۔

(نقیہ صفحہ ۱۰۷ کا)

(انکسیر) ہو تو سبز دھنیے کے پانی یا عورت کے دودھ میں دھا طاکر ناک میں ٹپکانا مفید ہے (اور دانت داڑھ کی بیماری ہو تو اس دوا کے دو ایک قطرے اس دانت یا داڑھ پر لگائیں مسوڑھے پھولے ہوئے ہوں یا درد کرتے ہوں تو ان پر انگلی سے ملیں اور داڑھ کھوکھری ہو تو روئی کا پھایہ دوا میں بھگو کر سوراخ میں بھر دیں اگر کام دانت درد کرتے ہوں اور سرد پانی پینے سے دکھتے ہوں تو ایک ماشہ پھٹکری پیس کر اس میں پانچ چھ قطرے ملا کر بطور منجن ملیں اور اس طرح کئی ہفتہ تک کریں ہمیشہ کیلئے آرام ہو جائے گا (منہ آجائے) تو کتھا ایک ماشہ دھنیا میں دس قطرے دوا ملا کر زخموں پر لگائیں (آواز بیٹھ جائے) تو اس عرق شفا کو بیرونی طور پر ملیں اور شہد میں ملا کر چاٹیں (حلق میں ورم) ہو تو باہر کی جانب عرق شفا کی مالش کریں۔ (دمہ اور کھانسی) ہو تو اس عرق کے تین قطرے شہد خالص چھ ماشہ میں ملا کر صبح دوپہر اور شام کے وقت چاٹیں (اگر کھانسی دمہ خشکی اور حرارت کی وجہ سے ہو تو لعاب بہدانہ تین ماشہ شیرہ مغز کدو پانچ ماشہ عرق گاؤزبان دس تولہ میں نکالیں اور اس میں تین قطرے عرق شفا ڈال کر مصری ایک تولہ سے شیریں کر کے پلائیں (پہلو کا درد اور ہونٹ) ہو تو روغن گل

(باقی بر صفحہ آئندہ)

حب ملسبان عود غرقی۔ یہ سب دوائیں تین تین ماشہ اور گل سُرخ سوا چار تولہ کوٹ چھان کر ستہ تولہ شہد خالص کا قوام کرکے اس میں سب دوائیں ملا کر رکھ لیں خوراک تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہے یہ معجون جگر اور معدہ اور رحم وغیرہ کے رُم کو مفید ہے کسی قدر گرم ہے اور بخار میں دی جاوے تو چار تولہ عرق بید مشک اوپر سے پئیں تو بہتر ہے۔

(۳۹) مفرح بارد۔ متقوی دل ومعدہ مانع تبخیر گرم مزاجوں کو موافق۔ آلو بخارا دس دانہ آبریشم مقرض ۶ ماشہ پانی میں بھگو کر چھان لیں اور قند سفید پاؤ بھر آب انار شیریں آدھ پاؤ ملا کر قوام کرلیں پھر گاؤزبان۔ برادہ صندل سفید چھ چھ ماشہ مغز تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ گلسرخ ایک ایک تولہ۔ دھنیہ خشک نو ماشہ آملہ خشک ایک تولہ زرشک۔ گل سیوتی۔ تخم کاہو نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور زہر مہرہ خطائی طباشیر نو نو ماشہ لیشب سبز لسبد احمر چھ چھ ماشہ عرق بید مشک میں کھرل کرکے ملالیں۔ خوراک ۹ ماشہ۔ مفرح کی دوا جسقدر ممکن ہو ایک ہی ناچاہیئے (از کتاب یاقوتی) نظر ثالث۔

فائدہ۔ یاقوتی اس معجون کو کہتے ہیں جو خاص طور پر متقوی دل ہو اس مفرح میں سچے موتی تین ماشہ اور سونے چاندی کے ورق ملالیں تو یاقوتی کہہ سکتے ہیں۔

(۴۰) مومیائی۔ انڈے کی زردی تین عدد اور بھلاوا سات عدد اور رال سفید دس تولہ اور گھی دس تولہ لیں اوّل بھلاوا گھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب بھلاوا جل جاوے نکال کر پھینک دیں اور اس گھی میں اور دوائیں ملا کر خوب تیز آنچ دیں اور ہوشیاری کے ساتھ چلاتے رہیں جب سب دوائیں آگ لے لیں فوراً کسی برتن سے ڈھانک دیں اور چولھے پر سے اتار لیں جب ٹھنڈا ہونے کے قریب ہو نکال کر رکھ لیں۔ خوراک دو رتی سے ایک ماشہ تک ہے۔ جوڑوں کو بہت طاقت دیتی ہے چند روز میں ہڈی تک جڑ جاتی ہے۔ ؎

(۴۱) نوشدارو کا نسخہ۔ آملہ کا مربہ دس تولہ لیکر گٹھلی نکال ڈالیں اور عرق بادیان عرق گلوہ پاؤ پاؤ بھر میں اس کو پکائیں جب خوب گل جاوے پیس کر کپڑے میں چھان لیں پھر شکر سفید پاؤ بھر شہد خالص آدھ پاؤ ملا کر قوام کرلیں اور اوخر چھ ماشہ دارچینی قلمی، مصطگی عود غرقی

؎ مومیائی کو تیل میں ملا کر زخم پر لگا دیں تو فوراً خون بند ہو جائے اسی طرح چوٹ پر لیپ کرنا بیحد مفید ہے (نظر ثالث)

(بقیہ صفحہ گزشتہ)
تین تولہ اور موم چھ ماشہ کو پگھلائیں بعدہٗ تین ماشہ عرق شفا ملا کر اس کی مالش کریں چند مرتبہ کے استعمال سے درد میں کمی محسوس ہونے لگے گی اور اندرونی طور پر دو قطرے عرق شفا عرق اجوائن پانچ تولہ میں ملا کر تین تین گھنٹہ کے وقفہ سے پلائیں۔ (درد شکم اور اپھارہ) ہو تو عرق بادیان یا عرق اجوائن پانچ تولہ میں عرق شفا تین قطرے ڈال کر دو دو گھنٹہ کے وقفہ سے تین چار بار پلائیں (بدہضمی رہتی ہو اور کھانے کے بعد ڈکاریں زیادہ آتی ہوں تو بادیان مصری ہموزن کا سفوف بنا کر رکھیں اور پانچ ماشہ سفوف میں چار قطرے عرق شفا کے ملا کر کھانے کے بعد صبح و شام کھائیں چند ہی دنوں میں ہاضمہ درست ہو جائے گا۔ لیکن بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز شرط ہے (سینہ میں) عرق شفا دو قطرے کو عرق گلاب اور عرق پودینہ دو دو تولہ میں ملا کر دیں اور اسی طرح بار بار پلائیں۔ (آنتوں کے کیڑے) خواہ کیچوے ہوں یا دوسری قسم کے اس عرق شفا میں ارنڈی کا تیل دو تولہ روغن تارپین چھ ماشہ دونوں کو ملائیں اور اس عرق شفا کے چار پانچ قطرے اضافہ کرکے پلائیں کیڑے مردہ ہو کر دستوں کے ذریعہ نکل جائیں گے (قے) میں یا متلی کے وقت انار دانہ کے پانی میں دو تین قطرے ملا کر پلائیں اگر فساد غذا کی وجہ

باقی ص ۱۱۰

دانۂ الائچی خرد۔ دانۂ الائچی کلاں۔ اسارون۔ بالچھڑ۔ زنجبیل۔ زراوند طویل سب چار چار ماشہ گلسرخ۔ حب بلسان۔ پوست ترنج۔ پودینہ خشک چھ چھ ماشہ خولنجان تین ماشہ جوتری دو ماشہ براوہ صندل سفید نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک ایک تولہ یہ نوشدارو مقوی دل اور معدہ ہے اور کسی قدر گرم ہے۔ اس کو نوشدارو سادہ کہتے ہیں۔ اس میں اگر موتی دو ماشہ زعفران ایک ماشہ مشک ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں پیس کر ملالیں تو نوشدارو ولی کہتے ہیں اور بہت مقوی دل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۹ کا)
مثلی ہو تو اول گرم پانی اور نمک ملا کر قے کرائیں بعدہ عرق پودینہ میں عرق شفا ملا کر دیں سمندر کے سفر میں جبکہ قے آنے لگتی ہے عرق شفا کو لیموں کے عرق میں ملا کر چاٹنا یا ویسے ہی مصری پر قطرے ڈال کر کھانا مفید ہے ۱۲۔ از حواشی مؤلف۔

مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب کی تصدیق

جب بہشتی زیور ابتداءً تالیف ہو رہی تھی تو احقر نے حسب ارشاد حضرت مولانا مدظلہم کے عورتوں کے امراض کے متعلق ایک کتاب لکھی جس میں ہر مرض کے لئے ایک غریبانہ اور ایک امیرانہ اور ایک اوسط درجہ کا نسخہ لکھا تھا اس کا حجم کسی قدر زیادہ ہو گیا تو حضرت والا نے فرمایا کہ بہشتی زیور کوئی طبی کتاب نہیں ہے اس کو مختصر کرنا چاہیئے لہٰذا اس میں سے چیدہ چیدہ اور مجرب نسخے اور بہت زیادہ ضروری مضامین چھانٹ کر یہ حصہ نہم تیار کیا گیا۔ پھر اس میں بعض مضامین طبع ثانی میں جبکہ امداد المطابع میں چھپی تھی بڑھائے گئے وہ ہر صفحہ کے نیچے لکھے گئے اب صفر ۱۳۴۴ھ میں طبع ثالث کے وقت کچھ مضامین اور بڑھائے گئے ان کو بھی ہر صفحہ کے نیچے لکھا گیا اور ہر جگہ لفظ (نظر ثالث) لکھدیا گیا تاکہ جن کے پاس اس سے پہلے کے طبع شدہ بہشتی زیور ہوں وہ ان کو اپنی کتاب میں نقل کر لیں۔

خادم الاطباء
محمد مصطفےٰ بجنوری حال وارد میرٹھ محلہ کرم علی

جھاڑ پھونک کا بیان

جس طرح بیماری کا علاج دوا دارو سے ہوتا ہے اسی طرح بعضے موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے اس لئے دوا دارو کا بیان لکھنے کے بعد تھوڑا سا بیان جھاڑ پھونک

کا بھی لکھنا مناسب سمجھا دوسرے یہ کہ بعض جاہل عورتیں بچوں کی بیماری میں یا اولاد ہونے کی آرزو میں ایسی ڈانوا ڈول ہو جاتی ہیں کہ خلاف شرع کام کرنے لگتی ہیں کہیں فال کھلواتی ہیں کہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں کہیں وہی تباہی منتیں مانتی ہیں کہیں کسی کو ہاتھ دکھاتی ہیں۔ بدذین اور ٹھگ لوگوں سے تعویذ گنڈے یا جھاڑ پھونک کراتی ہیں بلکہ بعض جاہل تو ایسے وقت میں بیتحاشا بھوانی تک کو پوجنے لگتی ہیں جس سے دین بھی خراب ہو جاتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے بلکہ بعض باتوں سے تو آدمی کافر مشرک ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایسے لوگ کچھ پیسے روپئے یا کپڑا اور غلہ یا مرغا اور بکرا وغیرہ بھی وصول کر لیتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے لوگوں کے پاس عورتوں کے آنے جانے یا بات چیت کرنے سے اُن کی نیت بگڑ جاتی ہے وہ آبرو کے لائق ہو جاتے ہیں۔ غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور پھر بھی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے اس واسطے یہی خیال ہوا کہ کسی قدر جھاڑ پھونک کے ایسے طریقے بتلا دیئے جائیں جو ہماری شرع کے خلاف نہ ہوں تاکہ خدائے تعالیٰ کے نام کی برکت سے شفا بھی ہو اور دین بھی بچا رہے اور مال اور آبرو کا بھی نقصان نہ ہو۔

سر کا اور دائمت کا درد اور ریاح ایک پاک تختی پر پاک ریتا بچھا کر ایک میخ سے اس پر یہ لکھو ابجد ھوز حطی اور میخ کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھے اور تم ایک دفعہ الحمد پڑھو اور اُس سے درد کا حال پوچھو اگر اب بھی رہا ہو تو اسی طرح ب کو دباؤ غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو انشاء اللہ حروف ختم نہ ہونے پائیں گے کہ درد جاتا رہے گا۔ **ہر قسم کا درد** خواہ کہیں ہو یہ آیت بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھکر دم کریں کسی تیل وغیرہ پر پڑھکر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔ **دماغ کا کمزور ہو جانا** پانچوں نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھکر گیارہ بار یا قوی پڑھو نگاہ کی کمزوری بعد پانچوں نماز کے یا نور گیارہ بار پڑھکر دونوں ہاتھوں کی پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔ **زبان میں ہکلاپن ہو** ۔ یا **ذہن کا کم ہونا** فجر کی نماز پڑھکر ایک پاک کنکری منہ میں رکھکر یہ آیت اکتیس بار پڑھیں رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ اور روزمرہ ایک بسکٹ پر الحمد للہ لکھکر گلے میں باندھیں ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ

[1] ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان سے گرہ کھول دے لوگ میری بات کو خوب سمجھیں ۱۲۔

دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ط پیٹ کا درد۔ یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھکر پلاویں یا لکھکر پیٹ پر باندھیں لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزِفُوْنَ ط ہیضہ اور ہر قسم کی وباطاعون وغیرہ ایسے دنوں میں جو چیزیں کھاویں پییں پہلے تین بار اس پر سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھکر دم کرلیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حفاظت رہے گی اور جس کو ہوجائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کرکے کھلاویں پلاویں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ تلی بڑھ جانا یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھکر تلی کی جگہ باندھیں۔ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ۔ ناف ٹل جانا یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھکر ناف کی جگہ باندھیں ناف اپنی جگہ آجاوے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔ بخار اگر بدون جاڑے کے ہو یہ آیت لکھکر باندھیں اور اسی کو دم کریں۔ قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِیْمَ اور اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیت لکھکر گلے میں یا بازو پر باندھیں بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پھوڑا پھنسی یا ورم پاک مٹی نیلا تھوتھا وغیرہ جو ثابت ڈھیلا چاہے لپسی ہوئی لے کر اس پر یہ دعا تین بار پڑھکر تھوک دے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰى سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار ملا کرے۔ سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جاویں اور قل یا توری سورت پڑھکر دم کرتے جاویں بہت دیر تک ایسا ہی کریں سانپ کا گھر میں نکلنا یا کسی اسباب ہونا چار کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس پچیس بار دم کرکے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہے گا وہ آیت یہ ہے۔ اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا وَّاَكِیْدُ كَیْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ط اس گھر میں اسیب کا اثر کبھی نہ ہوگا۔ باؤلے کتے کا کاٹ لینا یہی آیت جو اوپر لکھی گئی ہے انہم یکیدون سے رویدا تک ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر

ف۱ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل خدا تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں سو ہشیار ہوجاؤ کہ خدا کے ذکر ہی سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ ۱۲

ف۲ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہ اس شراب میں دردسر ہے اور نہ لوگ اس سے بیہوش ہوں گے ۱۲

ف۳ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یہ آسمانی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے ۱۲

ف۴ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی روک رہا ہے آسمانوں اور زمین کو اس سے کہ ٹلیں (اپنی جگہ سے) اور اگر یہ دونوں چیزیں اپنی جگہ سے ٹل جاویں تو پھر کوئی خدا کے سوا ان کو روک نہیں سکتا بیشک خدا تعالیٰ بڑا حلم اور بخشش والا ہے ۱۲

ف۵ یعنی ہم نے کہدیا کہ اے آگ ہوجا تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ۱۲ منہ عفرلہ

ف۶ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہے چلنا اس کشتی کا اور ٹھہرنا اس کا بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

ف۷ یعنی شروع کرتا ہوں میں خدائے تعالیٰ کے نام سے یہ ہماری زمین کی مٹی ہے ہم میں سے بعض کے تھوک سے ملی ہوئی جو ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے ۱۲

ف۸ یعنی وہ کفار مکر کرتے ہیں مکر کرتا اور میں بھی ان کو ان کے مکر کا بدلہ دوں گا پس مہلت دیجئے کافروں کو مہلت دینا ۱۲

لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلاویں انشاء اللہ تعالےٰ ہڑک نہ ہوگی۔

بانجھ ہونا۔ چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیئے اور کبھی کبھی میاں کے پاس بیٹھے اٹھے آیت یہ ہے۔ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ط انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی۔ **حمل گر جانا** ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا عورت کے قد کے برابر لے کر اس میں لو گرہ لگا دے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھ کر پھونکے انشاء اللہ تعالیٰ حمل نہ گرے گا اور اگر کسی وقت تاگا نہ لے تو کسی پرچے پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں آیت یہ ہے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ط **بچہ ہونے کا ورد** یہ آیت ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پر پڑھ کر اس کو کھلا دے انشاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے پیدا ہوا آیت یہ ہے۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ **بچہ زندہ نہ رہنا** جو عورت اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورۂ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جاوے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کر دے اور شروع حمل سے یا جب سے خیال ہوا ہو دودھ چھڑانے تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھا لیا کرے انشاء اللہ اولاد زندہ رہے گی۔ **ہمیشہ لڑکی ہونا۔** اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگلی سے کنڈل یعنی دائرہ ستر بار بنا دے اور ہر دفعہ میں یا متین کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہو۔ **بچہ کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا یا کمیڑہ وغیرہ ہو جانا۔** قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس تین تین بار پڑھ کر اس پر دم کرے اور یہ دعا لکھ کر گلے

لے یا کافروں کی مثال مثل اندھیریوں کے ہے گہرے دریا میں کہ ڈھانک لیا ہو اس کو موج نے کہ اس موج پر بھی ایک دوسری موج ہو اس موج پر ابر ہو یہ تین اندھیریاں ہیں لگاتار کہ جب تو اپنا ہاتھ نکالے تو دکھلی نہ دے اور جس کو خدائے تعالیٰ اپنا نور معرفت عطا نہ فرمائے تو اس کو نور کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے ۱۲۔

لے یعنی اور صبر کیجیے اور نہیں ہے صبر کرنا آپ کا مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور نہ غم کیجیے ان لوگوں پر اور نہ جو لوگ مکر کرتے ہیں اس سے آپ دل تنگ نہ ہو جیے بے شک خدائے تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ان کے ساتھ ہے جو اچھے کام کرنے والے ہیں ۱۲۔

لے یعنی جس وقت آسمان پھٹ جائے اور اپنے پروردگار کا حکم سنے گا اور آسمان اسی لائق ہے اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور نکال ڈالے گی اس سب کو جو اس میں ہے اور خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کا حکم سنے گی اور اس کو یہ لائق ہے ۱۲۔

میں ڈالدے اعوذ بکلمات اللہ التامۃ[1] من شر کل شیطان وھامۃ وعین لامۃ انشاء اللہ تعالیٰ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔ چیچک ایک نیلا گنڈا سات تار کا لے کر اس پر سورۂ الرحمٰن جو تائیسویں پارہ کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیت آیا کرے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ اس پر دم کر کے ایک گرہ لگا دے۔ سورۃ کے ختم ہونے تک اکتیس گرہیں ہو جائیں گی پھر وہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دے اگر چیچک سے پہلے ڈال دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ چیچک سے حفاظت رہے گی اور چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

ہر طرح کی بیماری چینی کی تشتری پر سورۂ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر روزمرہ بیمار کو پلایا کریں بہت ہی تاثیر کی چیز ہے آیتیں یہ ہیں۔ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ[2] وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ وَشِفَآءً لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ **محتاج اور غریب** ہونا بعد نماز عشا کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار درود شریف اور بیچ میں گیارہ تسبیح یا معز کی پڑھ کر دعا کیا کرے اور چاہے یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کرے کہ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے سات سات دفعہ درود شریف اور بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ دانہ یا وھاب پڑھ کر دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فراغت اور برکت ہو۔ **آسیب لپٹ** جانا۔ ان آیتوں کو بیمار کے کان میں پڑھ کر دم کرے اور پانی پر پڑھ کر اس کو پلاوے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ اور سورۂ والسماء والطارق سات بار کان میں دم کرنا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے کسی طرح کا کام اٹکنا۔ بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار دفعہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا۔ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ دیو کا شبہ ہو جاتا قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس تین تین بار پانی پر دم کر کے مریض

[1] یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدائے تعالیٰ کے پورے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور موذی جانور کی شر اور نظر بد سے ۱۲۔

[2] یعنی اور شفا دیتا ہے ایمان والوں کے سینوں کو اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے اور یہ شفا ہے ان بیماروں کی جو سینوں میں ہیں اور گمراہی سے ہدایت کرنے والا اور رحمت ہے مومنوں کے واسطے اور ہم قرآن کریم سے وہ چیز اتارتے ہیں جو شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے اور یہ ظالموں کو سوائے خسارہ کے اور کچھ نہیں بڑھاتا کہدیجئے کہ یہ ان کے لئے جو ایمان لائے ہدایت اور شفا کا باعث ہے ۱۲۔

[3] یعنی کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف واپس نہ کئے جاؤ گے پس برتر ہے اللہ جو کہ بادشاہ سچا ہے کوئی معبود نہیں بجز اس کے وہ عرش بزرگ کا مالک ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے حالانکہ اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس (قیامت کے دن) ہوگا بیشک کفار کامیاب نہ ہوں گے اور آپ کہئے اے میرے رب بخش دے اور مہربانی فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ۱۲۔

کو پلا دیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس پانی میں نہلا دیں اور یہ دعا چالیس روز تک روزمرّہ چینی کی تشتری پر لکھ کر پلایا کریں یَاحَیُّ حِینَ لَاحَیَّ فِی دَیمُومَتِہٖ[1] مُلکَہٗ وَبَقَائِہٖ یَاحَیُّ اِنشَاءَ اللہ تعالےٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دعا ہر بیمار کے لئے بھی بہت مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دے دیا ہو خاوند کا ناراض یا بے پروا رہنا بعد نماز عشا کے گیارہ دانہ سیاہ مرچ کے لے کر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یا لطیف یا ودود کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونے کا خیال رکھیں جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آگ میں ڈال دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جاوے گا اور کم سے کم چالیس روز کریں۔ دودھ کم ہونا یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ[2] حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ دوسری آیت وَاِنَّ لَکُمْ[3] فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ط دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلا دیں تو خوب دودھ دیتی ہے۔

جن کو اور زیادہ جھاڑ پھونک کی چیزیں جاننے کا شوق ہو وہ ہماری کتاب اعمال قرآنی کے تینوں حصے اور شفاء العلیل اور ظفر جلیل دیکھ لے اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قرآن کی آیت بے وضو مت لکھو اور نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو اور جس کاغذ پر قرآن کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ اس کاغذ پر ایک اور کاغذ سادہ لپیٹ دو تاکہ تعویذ لینے والے اگر بے وضو ہو تو اس کا ہاتھ میں لینا درست ہو اور چینی کی تشتری بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو بلکہ تم خود پانی سے گھول دو اور جب تعویذ سے کام نہ رہے اس کو پانی میں گھول کر کسی ندی یا نہر یا کنوئیں میں چھوڑ دو

تمت

[1] یعنی اے زندہ جس وقت کہ نہیں ہے کوئی زندہ اس کی بادشاہت اور بقا کی ہمیشگی میں اے حقیقی اور ذاتی زندگی والے ۱۲۔

[2] اور پائیں دودھ پلائیں اپنی اولاد کو دو برس پورے یہ حکم اس کے واسطے ہے جو دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرے۔ ۱۲

[3] یعنی اور بیشک تمہارے واسطے چوپایوں میں ایک بڑی (دلیل) اور عبرت ہے ہم تم کو ان کے پیٹوں کے اندر کی ایک ایسی چیز پلاتے ہیں جو گوبر اور خون کے درمیان ہے یعنی دودھ جو کہ خالص ہوتا ہے (نجاست وغیرہ سے) اور پینے والوں کے پیٹوں میں آسانی سے اتر جاتا ہے (طبیعت کو اچھا معلوم ہوتا ہے) یہ بہت بڑی دلیل خدا کے وجود کی ہے کہ کتنی کاریگری سے دودھ کو تیار فرمایا ہے ۱۲۔

اضافہ جدیدہ

اب تک جھاڑ پھونک کے جو طریقے لکھے گئے تھے وہ چونکہ نہایت مختصر تھے لہذا اس مرتبہ احقر شبیر علی عفی عنہ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون نے اپنے قبلہ وکعبہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم سے عرض کیا کہ جو عملیات جناب کے معمول ہیں ان کو اگر لکھوا دیا جائے تو بہشتی زیور میں اضافہ کر دیا جاوے حضرت دام ظلہم نے نہایت خوشی سے اس کو قبول فرمایا اور خاص وہ عملیات جو حضرت دام ظلہم کے معمول اور روزمرہ کی ضرورت کے ہیں لکھوا دیئے۔ لہذا عام فائدہ کے لئے ان کو درج کیا جاتا ہے۔

عملیات خاص معمول حضرت حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم لقائے

حفاظت حمل - اگر کسی عورت کا حمل اکثر گر جاتا ہو کسی صدمہ کی وجہ سے کسی مرتبہ ایسا خطرہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر حاملہ کے گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ وہ تعویذ پیٹ پر پڑا رہے آیات یہ ہیں - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط - وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ط فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ٥ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ٥ رَبِّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥

حفاظت اطفال بچوں کے اکثر امراض سے بحکم خدا حفاظت رہے کلمات ذیل کو لکھ کر بچہ کے گلے میں ڈالدیں - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - اور اگر سوتے میں ڈرتا ہو تو اس کو بھی بڑھا دیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْٓءِ الْاَحْلَامِ وَمِنْ اَنْ يَّتَلَاعَبَ بِيَ الشَّيْطٰنُ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ ح

نظر بد - اگر نظر بد کا احتمال ہو تو آیات ذیل لکھ کر گلے میں ڈال دیں - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لہ اس کا ترجمہ محسنون تک کا پہلے گذر گیا اور اس کے بعد یعنی فاللہ الخ سے اخیر تک کا ترجمہ یہ ہے کہ پس اللہ تعالیٰ بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو ماوہ (اپنے پیٹ میں) اٹھاتی ہے اور ان کو جنھیں رحم کم کرتے ہیں اور جن کو زیادہ کرتے ہیں ہر ایک چیز اس کے پاس اندازہ سے ہے (یعنی ہر ایک شے اس کے علم میں مقدر ہے) اے میرے رب بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں دیتا ہوں مریم کو اور اس کی اولاد کو شیطان سے جو مردود ہے ۱۲

لہ اس سے پہلے کا ترجمہ تو گذر گیا اور یہاں سے اخیر تک کا ترجمہ یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں دیتی اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے جاننے والا ہے ۱۲

لہ یعنی اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ تیرے خوابوں سے اور اس سے کہ شیطان میرے ساتھ جاگتے اور سوتے میں کھیل کریں ۱۲

وَاِنْ یَّکَادُ[1] الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۘ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔

ایضاً۔ کلمات ذیل بھی نظر بد کا اثر دور کرنے کے لئے خصوصیت سے لکھ کر گلے میں ڈالے جاویں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ[2] مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّةٍ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ[3]

حفاظت از وبا ہر قسم وطاعون۔ جو منام میں تعلیم کی گئی ایسے امراض کے زمانہ میں جو چیز کھائی پی جاوے اس پر تین بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھکر دم کرکے کھائیں پئیں اور اگر مریض کے لئے پانی پر تین بار دم کرکے پلایا جاوے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کو شفاء ہوگی ہے

دردِ سر خواہ آدھا سیسی کا ہو یا دوسری طرح کا آیات ذیل لکھکر درد کے موقع پر باندھ دیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (پوری سورت) لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ[4] وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔ **دردِ زہ کلمات ذیل کو گڑ پر پڑھکر کھلا دیں یا لکھ کر سفید کپڑے میں باندھ کر حاملہ کی بائیں ران میں باندھ دیں اور بعد فراغت فوراً کھول دیں انشاء اللہ ولادت میں بہت سہولت ہو۔** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْیًا اِشْرَاهِیَّا اَللّٰهُمَّ[5] سَهِّلْ عَلَیْهَا الْوِلَادَةَ خَلْقَهٗ فَقَدَّرَ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۔

آسیب۔ اگر کسی پر آسیب کا شبہہ ہو تو آیات ذیل لکھکر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کرکے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھکر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ[6] سورۂ فاتحہ (پوری) ۲ الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْنَ ۔ ۳ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الخ ۴ آیۃ الکرسی (پوری) ۵ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ تا آخر سورۂ بقر ۶ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ الخ ۷ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ الخ ۸ فَتَعَالَی اللّٰهُ تا ختم سورۂ مومنون ۹ آیات شروع صافات تا لَازِبٍ ۱۰ تین آیات آخر سورۂ حشر ۱۱ وَاَنَّهٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا الخ سورہ جن ۱۲ قُلْ هُوَ اللّٰهُ

[1] یعنی اور قریب ہے کہ کافر لوگ تمکو اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے جب قرآن کریم کو تم سے سنیں گے اور کہیں گے کہ وہ تو دیوانہ ہے حالانکہ قرآن شریف نہیں ہے مگر نصیحت تمام جہانوں کے واسطے ۔ ۱۲۔

[2] اس کا ترجمہ گزر گیا ۱۲

[3] یعنی جب خدا کی مدد اور فتح آجائے اور آپ لوگوں کو خدا کے دین میں فوجوں کی فوجیں داخل ہوتے دیکھیں تو آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کریں اور اس سے مغفرت کے طالب ہوں کیونکہ وہ بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

[4] یعنی میں خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر جوش مارنے والی رگ اور آگ کی گرمی کی شر سے ۱۲۔

[5] یعنی اے اللہ آسان فرماوے اس عورت پر جننا پیدا فرمایا انسان کو اللہ تعالیٰ نے پھر اس کا اندازہ کیا ۱۲

[6] یہ سب بڑی بڑی آیتیں ہیں سب کا ترجمہ اس جگہ آنہیں سکتا اور ٹکڑوں کا ترجمہ مفید نہیں ۔ ۱۲

اَحَدٌ (پوری) ع۱۳ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (پوری) ع۱۴ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (پوری)، **ایضاً** کلمات ذیل کو لکھکر مریض کے گلے میں ڈالدیا جائے (اس عمل کا نام حرز ابی دجانہ ہے) نہایت مجرب ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَۃً فَاِنْ تَکُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ رَاعِیًا حَقًّا مُّبْطِلًا ھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اُتْرُکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ ھٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ تُقْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰہِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط۔ اس کو لکھکر گلے میں ڈال دیا جائے۔ **ایضاً** اگر آسیب کا اثر گھر میں معلوم ہو تو آیات ذیل پچیس بار چار کیلوں پر پڑھکر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ الْکَافِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا۔ **ایضاً** اس نقش کو مع عبارت زیریں کے تین تعویذ لکھیں اور اس کو اس طرح فلیتہ بنا دیں کہ (۲) کا ہندسہ نیچے رہے اور آٹھ کا ہندسہ اوپر رہے پھر پاک روئی لپیٹ کر کورے چراغ میں کڑوا تیل ڈالکر مریض کے پاس اوپر کی طرف سے یعنی ہندسہ (۸) کی طرف سے روشن کریں اول روز ایک فلیتہ جلا دیں پھر ایک دن ناغہ کرکے دوسرا پھر ایک دن ناغہ کرکے تیسرا۔ نقش یہ ہے:۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون قارون ہامان شداد نمرود ابلیس علیہم اللعنۃ واتباع ایشان اگر نہ گریزند سوختہ شوند۔

برائے دفع سحر آیات ذیل لکھکر مریض کے گلے میں ڈالدیں اور پانی پر پڑھکر اس کو پلاویں اگر نہلانا نقصان نہ کرتا ہو تو ان ہی آیات کو پانی پر پڑھکر اس سے مریض کو نہلاویں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ

ع۱ ملاحظہ ہو حاشیہ بر صفحہ ۱۲۵ ۱۲ شبیر علی۔

لہ یعنی یہ خط ہے محمدؐ کی طرف سے جو خدا کے رسول ہیں وہ خدا جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کی جانب جو گھر میں رات کو آوے خواہ وہ گھر میں رہنے والوں میں سے ہو یا باہر سے آنیوالوں اور سیر کرنیوالوں میں سے مگر اس آنے والوں کی طرف یہ خط نہیں ہے جو بہتری اور بھلائی کے ساتھ آوے۔ اے رحمان بعد اس کے بیشک ہمارے اور تمھارے دونوں کیلئے حق میں گنجائش ہے پس اگر تو عاشق حریص ہے یا فاجر بے سوچے گھس جانے والا یا محافظ حق اور مبطل ہے تو یہ خدا کی کتاب ہے کہ ہم اور تم دونوں کو سچا فیصلہ دیتی ہے بیشک ہم لکھواتے ہیں اس کو جو تم کرتے ہو میرے اس خط والے کو چھوڑ دو اور بت پرستوں کی طرف نیز ان لوگوں کی طرف چلے جاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ خدا کے ساتھ اور بھی معبود ہیں کوئی معبود برحق نہیں مگر وہ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر اسکی ذات اسی کے لئے حکومت ہے اور اسی کی طرف لوٹے گی تمھاری مدد نہ ہو جیو۔ خدا کے دشمنوں میں تفریق پڑ جائے اور اللہ کی دلیل کامل ہو اور کسی گناہ سے باز رہنے یا کسی اطاعت بجالانے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کیساتھ پس قریب ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو کفایت کریگا اور وہ سننے جاننے والا ہے ۱۲ محمد حیات غفرلہ

۲ پس جب جادوگروں نے (رسیاں) ڈالیں تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ جادو تم نے پیش کیا ہے یقین ہے کہ بہت ہی جلد خدائے تعالیٰ اس کو مٹا دیگا بیشک خدا تعالیٰ بے راہوں کا کام ٹھیک نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ حق کو اپنے کلمات سے کاتب کریگا اگرچہ گناہ گار [illegible]

عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ط اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (پوری) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (پوری) **برائے دفع مرگی۔ آیات ذیل لکھکر گلے میں ڈال دیا جاوے۔** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝ رَبِّ[1] اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ **برائے اختلاج قلب آیات ذیل کو لکھکر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ قلب پر پڑی رہیں** بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اَلَّذِيْنَ[2] اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ۝ لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ ۝ **محبت زوجین** اگر زوجین میں سے کسی کو دوسرے سے نفرت ہو اور محبت نہ ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر محب اپنے پاس رکھے اور نمک یا مٹھائی پر پڑھ کر محبوب کو کھلا دیں فلانۃ کی جگہ محب کا نام اور لفظ فلاں کی جگہ محبوب کا نام لکھیں۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ وَاَلْقَيْتُ[3] عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اِذْ تَمْشِيْ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۝ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَيَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ قَلِّبْ لِفُلَانَةَ قَلْبَ فُلَانٍ بِالْخَيْرِ لَا دَاعِيَ الْحُقُوْقِ يَا وَدُوْدُ حَبِّبْ يَا وَدُوْدُ[4] ۔۔۔ **روغائب** اگر کسی کا لڑکا یا اور کوئی لاپتہ کہیں چلا گیا ہے تو اس کے واپس آنے کے لئے آیات ذیل کو لکھکر اس تعویذ کو کالے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں جو کوٹھری زیادہ تاریک ہو اس میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھدیا جاوے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے پتھر نہ ہوں توچکی کے دو پاٹوں میں دبا دیں اور لفظ فلاں کی جگہ اس لاپتہ کا نام لکھیں بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اِنَّا رَادُّوْهُ[5] اِلَيْكَ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ

---

[1] یعنی اے میرے رب مجھے شیطان نے چھوا رنج اور تکلیف کے ساتھ اے میرے رب مجھے ضرر پہنچا ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اے میرے رب میں تیرے ساتھ شیطانوں کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب میں تیرے ساتھ اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان میرے پاس آوے۔ ۱۲

[2] یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان پکڑتے ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے اور مضبوطی کی ہم نے ان کے دلوں پر اور کیوں تم مضبوطی نہ کرتے اس کے دل پر تاکہ وہ ایمان والوں میں سے ہو جاوے اور تاکہ تمہارے دلوں پر مضبوطی کرے۔ ۱۲

[3] اور ڈالدی میں نے تجھ پر اپنی محبت اور تاکہ تو میرے حضور میں پرورش پاوے جب چلنے لگی تیری بہن پس کہنے لگی کہ کیا میں تمکو ایسی (دایہ) بتادوں جو اس کی پرورش کرے پھر ہم نے تجھ کو پہنچا پھیری ماں کے پاس تاکہ ٹھنڈی رہے آنکھ اور غم نہ کھاوے اور تو نے مارڈالا ایک شخص کو تو ہم نے تجھکو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تجھکو محنت میں ڈالا آزمانے کو اے دلوں کے پھیرنے والے اے ساتوں آسمان ساتوں زمینوں کے تابعدار بنانے والے تو فلاں عورت کینے فلاں مرد کے دل کو بھلائی کے ساتھ پھیر دے تاکہ اس کے حقوق ادا کرے اے ودود محبوب بنا محبوب بنا اے ودود

[4] اس سے پہلے کا ترجمہ گزر گیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ اَللّٰهُمَّ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَيَا رَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ فُلَانٍ ط۔ **شباب رک جانا یا تپھری ہو جانا۔** کلمات ذیل لکھ کر ناف پر باندھ دیا جاوے۔ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ۔ ط غنا۔ یَا وَهَّابُ بعد نماز عشاء اس طرح پڑھے کہ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور درمیان میں (۱۴۱۴) بار اسم مذکور اور بعد میں سو بار یہ دعا پڑھے یَا وَهَّابُ هَبْ لِيْ مِنْ نِّعْمَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْتَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (اس عمل کا نام حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رح کیمیائے درویشان فرمایا کرتے تھے۔ **انجاح حاجت۔** تمام مشکلات کے حل کے لئے اسم یَا لَطِيْفُ بعد نماز عشاء (۱۱۱۱) مرتبہ پڑھے اوّل و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے اور پھر دعا کرے۔ **برائے دفع تپ لرزہ ہر قسم** نقش ذیل کو لکھکر مریض کے گلے میں ڈالیں۔

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
اللہ	الرحمن	الرحیم	بسم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمن

ایام ماہواری کی کمی۔ اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو آیات ذیل کو لکھکر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے بسم اللہ الخ

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ط۔

ایام ماہواری کی زیادتی۔ اگر کسی کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَقِيْلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيَا سَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

اور یہاں سے آخیر تک کا ترجمہ یہ ہے کہ جنبش ہم موسیٰ کو تیری طرف لوٹانے والے ہیں پھر ہم نے اس کو اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی رہی اور غم نہ کرے اور جان لے کہ خدا کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اے بیٹے اگر رائی کے دانہ کے برابر ہو پس ہو وہ کسی بڑے پتھر میں یا آسمان یا زمین میں تو خدا تعالیٰ اس کو لے آوے گا بیشک خدا تعالیٰ مہربان خبردار ہے جب ان پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی اور ان پر ان کی جانیں بھی تنگ ہو گئیں اور انھوں نے گمان کیا کہ اللہ سے ہٹ کر کوئی جائے پناہ نہیں مگر اسی خدا کی طرف پھر خدا تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمائی تاکہ وہ اپنے فعلوں سے باز آویں بیشک خدا تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ایذا اے گمشدہ کو راستہ دکھانے والے اور اے گمشدہ کو واپس لانیوالے میرے گمشدہ فلاں شے میرے پاس واپس لا۔ ۱۲۔

۱؎ یعنی ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں حاکم ہے پاک ہے تیرا نام تیرا حکم آسمان اور زمین دونوں میں ہے جسطرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح زمین میں بھی کر اور ہمکو ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخشدے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے پس نازل فرما کچھ شفا اپنی شفاؤں میں سے اور کچھ رحمت اپنی رحمتوں میں سے اس درد پر ۱۲۔

۲؎ یعنی اے بخشنے والے بخشندے مجھکو دنیا اور آخرت کی نعمت میں سے کیونکہ تو بہت بخشنے والا ہے ۱۲

۳؎ یعنی اور پیدا کئے ہم نے زمین میں باغات درخت کھجور اور انگور کے اور جاری کئے ہم نے ان میں چشمے تاکہ وہ اس کے پھل کھاویں اور وہ چیزیں کھاویں جن میں ان کے ہاتھوں نے کام کیا ہے یعنی اناج ۱۲

اَلْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ **تعویذ طحال**۔ ترکیب ذرا بکھیڑے کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ تعویذ اسی طرح کھلا رہے گا۔ اور ایک نیلا کپڑا اس تعویذ سے دونا لیکر دوہرا کرکے اس کے بیچ میں یہ تعویذ ایسا ہی کھلا ہوا رکھا جاوے اس طرح سے کہ جس جانب تعویذ میں بسم اللہ کے اعداد (یعنی ۷۸۶) ہیں وہ کپڑے کے بند جانب میں رہے۔ پھر کسی روز بعد نماز فجر نہار منھ مریض کو چت لٹا کر اور پہلوؤں کی برابر دونوں ہاتھ سیدھے رکھکر بائیں ہتھیلی پر تعویذ مع کپڑے کے رکھدیا جاوے اس طرح کہ بند جانب جدھر بسم اللہ کے عدد ہیں انگلیوں کی طرف رہے پھر اس تعویذ و کپڑے کے مجموعہ پر ایک کورے چھوٹے برتن میں ایک بہت چھوٹی سی چنگاری جس سے وہ برتن گرم نہ ہو جاوے رکھکر مریض کی بائیں جانب ایک ہوشیار آدمی بیٹھے اور طحال کو انگلیوں سے دباتا ہوا کھسکاتا ہوا اصلی مقر تک لاوے (یعنی بڑھے ہوئے حصہ کو دباتا ہوا کھسکاتا ہوا اس جگہ تک لاوے جس جگہ تک تلی حالت صحت میں رہتی ہے جامع) اسی طرح بار بار بیس منٹ تک تقریباً کرے بعض اوقات طحال میں سوزش ہونے لگتی ہے ایسے وقت چنگاری کے برتن کو ہٹا دیوں پھر بعد سکون بدستور رکھدیں پھر بیس منٹ کے بعد مریض سے کہا جاوے کہ وہ اٹھکر پیشاب کر ڈالے۔ پھر ایک دن ناغہ کرکے پھر کریں پھر ایک روز ناغہ کرکے تیسری بار کریں وبس۔ نقش یہ ہے :-

۷۸۶

تاپ تلی باؤ گولہ بروت ہر چہ در شکم باشد آب شود

تاپ تلی

برائے افزایش شیر زن۔ اگر کسی عورت کے دودھ کی کمی ہو تو آیات ذیل کو ایک بار پڑھکر نمک پر دم کرکے کھانے میں ڈال کر عورت کھاوے اس کھانے میں سے اور سب

بھی کھاویں تو کچھ حرج نہیں ہے۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۘ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۘ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ برائے افزایش شیر جانوراں۔ اگر کوئی گائے بھینس وغیرہ دودھ نہ دیتی ہو تو ایک آٹے کے پیڑے پر آیات ذیل پڑھکر اس جانور کو کھلاویں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۘ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۘ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ برائے تھنیلا۔ بعض اوقات عورتوں کے پستان میں بوجہ زیادتی دودھ وغیرہ درد اور دکھن ہوتی ہے تو اس دعا کو چھنی ہوئی راکھ پر یا مٹی پر سات بار اس طرح پڑھیں کہ ہر بار پڑھکر اس راکھ یا مٹی میں تھوکدیں پھر پانی سے اس کو تپلا کر کے درد کی جگہ لیپ کریں اگر پھوڑے پھنسی وغیرہ پر لگایا جاوے تب بھی مفید ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۝

ذیل میں کچھ تعویذ گنڈے اور نقل کئے جاتے ہیں جو دیگر حضرات سے پہونچے ہیں

برائے آسیب زدہ۔ (از قلم عالم مولانا گنگوہی رح) اسماء کہف بعبارت ذیل کاغذ پر لکھکر جس مکان میں مریض یا مریضہ ہو اس کی دیواروں پر جگہ جگہ چسپاں کر دیئے جائیں اور بیس کا نقش مندرجہ ذیل ایک کاغذ پر لکھ کر مریض کو دکھایا جاوے وہ دیکھنے سے گھبرائے اور انکار کرے گا مگر زبردستی اس کی نظر اس پر ڈلوائی جائے اور جبراً نقش کو تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جاوے۔ اسماء اصحاب کہف یہ ہیں الھیٰ بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفو طططبیلونش کشا فطیونس اذرفطیونس یوانس بوس وکلبھم قطمیر وعلی اللہ

لہ اس کا ترجمہ پہلے گذر گیا۔
لہ اس کا بھی گذر گیا۔
لہ یعنی کیا خدائے تعالیٰ کے دین کے سوا کو ڈھونڈھتے ہیں حالانکہ خدائے تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہیں تمام آسمان اور زمین والے خوشی سے اور مجبوراً اور اسی کی طرف سب لوٹیں گے پاک ہے وہ خدا جس نے ہمارے لئے اس کو تابعدار بنایا حالانکہ ہم اس کو تابعدار بنانے والے نہ تھے ۱۲
لہ اس کا ترجمہ گذر گیا ۱۲
لہ یعنی اے خدا ان اصحاب کہف کے طفیل میں جن کے یہ نام ہیں اور ان کے کہنے سے تو ہمیں کے طفیل میں اور اللہ تعالیٰ ہی پر پہنچتی ہے راہ راست اور کوئی زاستہ جو ٹیڑھا ہے اور خدائے تعالیٰ چاہتا ہے تو تم سب کو ہدایت کر دیتا اور رحمت بھیجے خدائے تعالیٰ ہمارے سردار اور مولا محمد اور ان کی آل و اصحاب پر اور برکت اور سلام ۱۲۔

قصد السبیل ومنها جائر ولو شاء لهدکم اجمعین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم ----------

گنڈہ برائے مسان (از حضرت مولانا خلیل احمد صاحب دام ظلہم) نیلے تاگے کے اکتالیس[۱] تار ڈیڑھ ڈیڑھ گز لمبے لیکر اس پر سورۂ الحمد مع بسم اللہ اکتالیس بار پڑھے اور ہر دفعہ اس تاگے پر دم کر کے ایک گرہ لگاتا رہے حمل کے زمانے میں ماں کے پیٹ پر اس گنڈے کو باندھ دے اور بعد پیدا ہونے کے بچہ کے گلے میں ڈال دے اور اگر حمل کے وقت نہ باندھ سکے تو بچہ ہی کے گلے میں ڈالنے سے بھی انشاء اللہ وہی فائدہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

گنڈہ برائے آسیب زدہ۔ گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت کچا ڈیڑھ گز لمبا لے کر اکتالیس بار آیت ذیل پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر اس کے اندر دم کر کے بند کر دیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم[۱] انهم یکیدون کیدا واکید کیدا فمهل الکافرین امهلهم رویدا ۱۲۔

گنڈہ برائے سہولت زندان۔ تار کا بارہ گرہ لمبا کچا سوت نیلا یا سیاہ لے کر سورہ اذا زلزلت الارض[۲] تمام ۷ بار پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر حسب معمول دم کر دیں۔ پھر ہر گرہ پر جدا جدا ختم کر کے گرہ لگائی ہے اس کے اوپر سے اذا السماء انشقت ۰ واذنت لربها وحقت ۰ واذا الارض مدت ۰ والقت ما فیها وتخلت ۰ ایک ایک بار دم کرتے چلے جائیں پھر ایک ایک بار اس طرف سے جہاں اب ختم کیا ہے قل هو اللہ احد ط پوری صورت دم کرتے ہوئے چلے آئیں۔ **گنڈہ برائے حفاظت حمل**۔ گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت ڈیڑھ گز لمبا لے کر سورۂ یٰسین پوری پڑھیں اور ہر مبین پر ایک گرہ لگا کر دم کریں پھر اس کو حاملہ کے پیٹ پر باندھ دیں۔ (کل سات گرہ ہوں گی) حمل اسقاط سے محفوظ رہے گا انشاء اللہ۔ **جھاڑ برائے اور ساجس کو مٹھا اور لسلی چلنا بھی کہتے ہیں**۔ چاند سے پاک زمین پر لکیریں اس طرح ۱۱۱۱۱۱۱ کھینچ کر اور بچہ کا پیٹ اپنی طرف کر کے کپڑا

[۱] اس کا ترجمہ گزر گیا ۱۲

[۲] یعنی جس وقت زمین ہلا دی جائے اپنے بھونچال سے اور نکال باہر کرے زمین اپنے بوجھ اور بول پڑے انسان کہ اس زمین کو کیا ہوا اس دن وہ بیان کر دے گی اپنی تمام خبریں اس لئے کہ تیرے پروردگار نے اس کو حکم دیا کہ اس دن آدمی لوٹیں گے مختلف حالتوں پر تاکہ ان کو دکھائے جائیں ان کے اعمال تو جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس نیکی کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ ۱۲۔

عہ یہاں سے برائے حفاظت از مار و کژدم وغیرہ جانوراں موذیہ تک بروایت مولوی ظفر احمد صاحب منقول ہیں ۱۲

اٹھا کر دائیں ہاتھ میں چاقو لیکر بچہ کے پیٹ کی طرف سے اشارہ کر کے ان لکیروں پر لاتا رہے اور سات بار یہ آیت پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - امر ابرموا امرا فانا مبرمون[1] اور بچہ کے پیٹ اور سینہ پر دم کر دے اور کبھی کبھی چاقو کو آہستہ سے اُس لپسلی کو چھوتا ہوا جو چل رہی ہے اور پیٹ کو چھوتا ہوا زمین تک لاوے سات دفعہ دعا پڑھکر ایک لکیر سے ان ساتوں لکیروں کو کاٹ دے پھر اسی طرح سات دفعہ پڑھے اور دوسری لکیر سے کاٹ دے اسی طرح ہر سات دفعہ پڑھ کر ایک لکیر سے کاٹتا رہے جب سات لکیریں ہو جاویں دم کر کے بچہ کو اٹھا دیا جاوے اور بچہ کو پیشاب کرا دیں۔ صبح و شام تین روز تک جھاڑا جاوے باذن اللہ مرض دفع ہو جاوے گا۔ **برائے دورۂ کمیڑہ** جب بچہ کو مسان کا دورہ پڑ رہا ہو تو ۷ بار الحمد پوری اور ۷ دفعہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ پوری اور سات بار درود شریف نماز والا پڑھکر دم کرے اور پڑھتے ہوئے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کو سینہ اور پیٹ پر پھیرتا رہے گنڈوا ۷ تار لیکر سورۂ تبت یدا ابی لھب[2] پوری ۲۱ بار پڑھکر گرہ لگاتا اور دم کرتا رہے پھر الٹی طرف سے ہر گرہ پر لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین[3] رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین ۵ ایک بار دم کر دے پھر سیدھی طرف سے ایک بار ہر گرہ پر وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین ط دم کرتا چلا وے اور بواسیر والے کی کمر پر باندھ دیا جاوے باذن اللہ بہت جلد آرام ہو جاوے گا۔ **برائے حفاظت از مار و گزدم وغیرہ جانوران موذیہ** - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سلام علی نوح فی العالمین[4] ط گیارہ بار صبح و شام اول و آخر درود شریف گیارہ بار پڑھا جاوے۔ اعتقاد کامل ہو۔ انشاء اللہ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ط تین بار صبح و شام۔ **برائے عقیمہ** - ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے۔ ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا ط پھر اس تعویذ کو عورت کی گردن میں باندھے۔

---

[1] کیا انھوں نے کسی بات کی ٹھیرا دی ہے تو ہم بھی ٹھہرانے والے ہیں ۱۲۔

[2] اس پوری سورۃ کے یہ معنی ہیں کہ ٹوٹیں دونوں ہاتھ ابو لہب کے اور ہلاک ہو نہ تو اس کے کام اس کا مال آیا اور نہ اس کی کمائی وہ عنقریب داخل ہوگا شعلہ والی آگ میں اور زنیر اس کی جورو بھی جو لکڑیں سر پر اٹھاتی ہے اس کی گردن میں رسی بٹی ہوئی ہے ۱۲۔

[3] یعنی کوئی معبود نہیں ہے مگر تو پاک ذات ہے تو بیشک میں ظالموں میں سے ہوں اے میرے رب بیشک مجھ کو ضرر پہنچا ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ۱۲۔

[4] یعنی اور اگر کسی قرآن کے ساتھ چلائے جاتے پہاڑ یا طے کی جاتی ہے اس کے ساتھ زمین یا کلام کیا جاتا اس کے ساتھ مردوں سے تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے بلکہ تمام احکام اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں ۱۲۔

عہ - منقول از قول الجمیل -

ایضاً۔ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس کو پڑھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم او کظلمٰت فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ط ظلمات بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ط ومن لم یجعل اللہ[1] لہ نورا فما لہ من نور ط اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے غسل ہونے سے اور ان دنوں میں اس کا زوج اس سے صحبت کرتا رہے اور شرط یہ ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اس پر پانی نہ پیوے۔

برائے خنازیر۔ جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو تانت پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ بعزۃ[2] اللہ وقدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرھان اللہ وسلطان اللہ وکنف اللہ وجوار اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ وبھاء اللہ وجلال اللہ وکمال اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد۔ پھر مریض کے گلے میں ڈال دے۔ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۲۷

چونکہ وہاں سب آیات کے صرف حوالے دیئے گئے ہیں لہٰذا یہاں آسانی کے لئے پوری آیتیں لکھی جاتی ہیں۔

نمبر ۱ سورۃ الحمد للہ (پوری) نمبر ۲ الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ط اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ نمبر ۳ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ نمبر ۴ آیۃ الکرسی (پوری) نمبر ۵۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا

---

[1] یعنی اور جس کے لئے خدائے تعالیٰ روشنی نہیں کرتا سو اس کے لئے روشنی نہیں ہے ۱۲

[2] یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت و قوت و عظمت و برہان و بادشاہت و پناہ و حفاظت و امان و نگہبانی و کارگیری و بڑائی و نظر رحمت و رونق بزرگی و کمال کے ساتھ اپنی تمام تکالیف سے کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ۱۲ ۱۲۔

فوائد۔ ہر بیماری کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان آیتوں کا پڑھنا ثابت ہے اور فرمایا کہ آفتاب کے طلوع و غروب کے وقت جب یہ آیات پڑھی جائیں تو بیماری خدا کے فضل سے دور ہو وہ آیات یہ ہیں دیوان قرآنا سرت سے جمیعا تک اور یسئلونک عن الجبال سے ولا احتانک اور لو انزلنا ہذا القرآن سے خشتہ اللہ تک اور ہر آیت کے بعد یہ کہتا جاوے کہ نکیف انت یا ایتہا العلۃ ۱۲ از مجربات دیر بقی رحمۃ اللہ۔

اور اگر یہ نقش لکھ کر اور کسی خوشبو کی دھونی دے کر اس بچہ کے گلے میں ڈالیں جو کسی طرح چلتا نہ ہو تو انشاء اللہ چلنے لگے اسی طرح اگر کوئی سفر میں جاوے تو اس کو اپنے بازو پر باندھ لے انشاء اللہ تعالیٰ نقصان نہ ہو وہ نقش یہ ہے (بقیہ ص ۱۲۶)

(بقیہ صـ۱۲۵ کا)

ال	م	ت	بن
۴۰۱	۵۹۰	۳۲	۳۹
۵۸	۳۹۸	۴۲	۳۳
۴۱	۳۴۰	۵۷	۳۹۹

اور جس حاملہ کے بچہ پیدا نہ ہوتا ہو تو یہ آیات اور دعا اور نقش شکوری پر لکھکر پانی سے دھو کر پلاویں انشاء اللہ پیدائش فوراً ہوگی وہ دعا اور آیات یہ ہیں:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لبسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم للہ لا الہ الا ھو الحی القیوم سے العظیم تک الحمد للہ رب العالمین کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار ادرکش یہ ہے

ب	ط	و
ز	ہ	ج
و	ا	ح

ماخوذ از مجربات دیربی رحمۃ اللہ علیہ

تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا ف وَاغْفِرْ لَنَا ق وَارْحَمْنَا ق اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ نمبر ۶ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط نمبر ۷ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ق يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نمبر ۸ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ط وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ط وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ نمبر ۹ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ط رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ط اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ لا وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ط لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ صلى دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ نمبر ۱۰ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ نمبر ۱۱ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا لا نمبر ۱۲ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط (پوری) نمبر ۱۳ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ لا (پوری) نمبر ۱۴ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ پوری۔

تمام شد اضافۂ جدیدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ یہ حصہ بہشتی زیور مسماۃ بہ

طبّی جوہر

حامداً و مصلیاً

مقدمہ

اما بعد عرض کرتا ہے بندۂ ناچیز احقر الوریٰ محمد مصطفےٰ بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی کہ خاکسار نے حسب ایما رقدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ ایک کتاب اصلاح الطب لکھی تھی جس میں طبّی مسائل متعلقہ طبیب و مریض سے خواہ ان کو عبادات سے تعلق ہو یا عادات سے یا اخلاق سے اور معالجات کے حرام و حلال سے بالتفصیل بحث کی تھی بلکہ ہر ہر دوا کو بہ ترتیب حروف تہجی لکھکر اس کا حکم شرعی لکھا تھا اور ناجائز ادویات کے بدل اور دیگر بہت سی کارآمد باتیں بھی لکھی تھیں چونکہ وہ کتاب کسی قدر ضخیم ہوگئی اس واسطے حضرت والا کی رائے یہ ہوئی کہ اس میں سے معالجات کی بحث کا اختصار کے ساتھ انتخاب کر کے علیحدہ رسالہ بنا دیا جاوے کیونکہ مسائل طب کا وہ حصہ جو مریض و طبیب دونوں میں مشترک ہے اور جس کی پابندی عامہ مسلمین کو ضروری ہے وہ یہی معالجات کی بحث ہے بہ تعمیل ارشاد یہ چند ورق منتخب کر کے ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ اور حضرت والا نے اس کو بھی پسند فرمایا کہ اس رسالہ کو بہشتی زیور کا ضمیمہ بنا دیا جاوے کیونکہ بہشتی زیور میں ایک طبّی جزو پہلے سے

۱؎ یعنی دین کی طرف طبیبوں کے لئے سیدھا راستہ دکھانے والا ہے اور بیماروں کے لئے یہ سونے چاندی سے بہتر ہے یہ رسالہ علم طب کا زیور اور کمتاب موتی ہے تو اس کا نام طبّی جوہر اسم بامسمّٰی ہے ۱۲۔

۲؎ یعنی خدا کے پہچاننے والوں کے خلاصہ ۱۲۔

۳؎ یعنی وہ حروف جن سے ہجے کئے جاتے ہیں یعنی الف با تا ثا آخر تک ۱۲۔

۴؎ یعنی عام مسلمانوں کو ۱۲

۵؎ یعنی علاجوں کی ۱۲ از محشی غفرلہٗ سنبھلی ثم سرائی ترینی۔

بھی موجود ہے۔ اور چونکہ اس میں کچھ مضامین ایسے بھی ہیں جو عام طور سے مستورات نہیں سمجھ سکتیں (دلیلیں وغیرہ جو عربی زبان میں لکھی جاویں گی جیسا کہ آگے آتا ہے) اس واسطے اس کا الحاق بہشتی زیور کے اخیر حصہ کے ساتھ جس میں مردوں کے احکام درج ہیں جس کا نام بہشتی گوہر ہے النسب[1] ہوا۔ بہرحال بلحاظ مضامین کے بہشتی زیور کیساتھ بھی اس کا الحاق ہو سکتا ہے[2] اور بہشتی گوہر کے ساتھ بھی اور یہ رسالہ زن و مرد سب کے لئے ضروری اور کارآمد ہے مستورات بھی اس کو مطالعہ کریں بلکہ علیحدہ خرید کر بہشتی زیور کے ساتھ بھی لگالیں تو اولیٰ و انسب ہے۔ اور اس وجہ سے کہ یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے اور خلاصہ کو لُب[3] لُباب یا جوہر کہتے ہیں زیور اور گوہر دونوں کے وزن پر اس کا نام طبی جوھر رکھا گیا۔ یہ رسالہ مستقل کتاب بھی کہا جا سکتا ہے اور زیور و گوہر کا تتمہ و ضمیمہ بھی عوام و خواص سب کی رعایت سے اس رسالہ کا طرز یہ رکھا گیا ہے کہ نفس مسائل نہایت سہل اردو عبارت میں لکھے گئے اور جو مضمون دقیق[4] ہے از جنس دلائل وغیرہ وہ بطور حاشیہ کے عربی میں لکھا گیا تاکہ عوام دقیق مضامین کی الجھن سے بچیں اور خواص دلیل سے بھی اطمینان حاصل کریں لیکن نظر بر اختصار مسائل اور ادلہ دونوں میں قدر ضروری پر اکتفا کیا جاوے گا اور تفصیل و تکمیل کو اصل کتاب اصلاح الطب پر حوالہ کیا جاوے گا۔ اقول و باللہ التوفیق۔[5]

فائدہ جلیلہ[6] بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علاج معالجہ کے واسطے کسی جائز و ناجائز کی ضرورت نہیں گویا مریض مرفوع[7] القلم ہے اور بتبعیت اُس کے طبیب کو بھی خاطر خواہ آزادی ہے۔ یہ خیال غلط ہے اُن کو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض حق تعالیٰ کی حکومت سے خارج نہیں ہو جاتا حق تعالیٰ کو جان و مال اور سب چیز پر مالکانہ حق حاصل ہے اسی معنی کو فرمایا ہے ولو انا کتبنا علیھم[8] ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منھم ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لھم۔ ترجمہ۔ اگر ہم لوگوں پر فرض کرتے کہ خودکشی کرو یا جلاوطن ہو جاؤ تو سوائے شاذ و نادر کے وہ اس کی تعمیل نہ کرتے۔ حالانکہ جو بات ان کو تبلائی جاتی اسی کے موافق کرنا ان کے واسطے بہتر ہوتا۔

[1] یعنی زیادہ مناسب ۱۲
[2] یعنی لاحق اور شامل کرنا ۱۲
[3] یعنی بالکل خلاصہ اصل میں لب مغز کو کہتے ہیں اور لباب بھی مغزوں ہی کے معنی میں ہے تو مطلب یہ ہوا کہ مغزوں کا مغز ہے ۱۲۔
[4] دقیق بمعنی باریک ۱۲
[5] یعنی خدائے تعالیٰ ہی کے ساتھ توفیق ہے ۱۲۔
[6] یعنی بڑا فائدہ ۱۲
[7] یعنی مکلف نہیں ہے اس کے اعمال لکھے نہیں جاتے ۱۲۔
[8] یعنی اور اگر ہم ان پر فرض کرتے اپنی جانوں کو قتل کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اس کی تعمیل بجز تھوڑے سوں کے اور کوئی نہ کرتا اور اگر وہ لوگ وہ کام کرتے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا ۱۲

معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کو یہ بھی اقتدار[1] حاصل ہے کہ قصداً جان تلف کرنے کا حکم دیں بالصحت چہ رسد لیکن یہ حق تعالیٰ کا کرم ہے کہ باوجود اس اقتدار کے ایسی تکلیفیں نہیں دیں ہاں مختار[2] مطلق بھی نہیں کر دیا بلکہ علاج معالجہ کے لئے بھی کچھ قواعد مقرر فرما دیئے اور وہ قواعد ایسے ہیں کہ اگر بنظر غور و انصاف دیکھا جاوے تو ان میں خاطر خواہ وسعت ہے ان میں اتنی بھی تنگی نہیں جتنی ایک معمولی حکومت رکھنے والے کے احکام میں ہوتی ہے (جیسا کہ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے ثابت ہوگا) اس کرم و احسان کی قدر یہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے بدل و جان آمادہ رہے اور ممنوع طریقہ علاج کا ہرگز مرتکب نہ ہو اور بحالت مرض علماء کے فتوے سے خارج نہ ہو بلکہ تندرست سے مریض کو اس کی زیادہ ضرورت اس وجہ سے ہے کہ تندرست تو کچھ مہلت کی اُمید بھی رکھتا ہے اور مرض مقدمہ موت[3] ہے بنظر بظاہر اسباب بھی خاتمہ کا وقت قریب ہے تو کیا عقلمندی ہے کہ گناہگار ہو کر مرے۔ بعض بندگان خدا نے مرتے وقت باوجود تکلیف ہونے کے بعض مستحبات کو بھی نہیں چھوڑا۔ احباب نے کہا کہ اس حالت میں بوجہ تکلیف کے استحباب ساقط ہے تو جواب دیا کہ تکلیف تھوڑی دیر کی اور ہے کیا ضرورت ہے کہ مرتے وقت ایک مستحب کا ثواب ضائع کریں۔ مریض شدائد[4] مرض میں مبتلا ہوتا ہے اور دوسروں کے قبضہ میں ہوتا ہے لہٰذا تیمار داروں[5] کو چاہیئے کہ اس کی نماز اور جملہ ضروریات دین کا خیال رکھیں اور اگر وہ تحمل[6] بھی کرے تو ہمت بندھا کر اس کو گناہ سے بچائیں۔ اگر تیماردار متشرع[7] اور مستعد[8] ہو تو خاتمہ کے وقت مریض کی حالت سنبھل جانے کی بہت کچھ اُمید ہے ورنہ گناہ صرف مریض ہی پر نہیں ہوتا سب تیماردار شریک ہوتے ہیں بلکہ زیادہ حصہ وبال کا تیمارداروں ہی کے اوپر ہوتا ہے کیونکہ مریض اُن کے اختیار میں ہے مریض اور تیماردار سب کو چاہیئے کہ جیسے اور مسئلے نماز روزے وغیرہ کے پوچھتے ہیں ایسے ہی جس علاج و دوا میں کچھ شبہ ہو علماء[9] سے فتویٰ لیلیں (حضرت مولانا تھانوی مدظلہ کا ایک مضمون بعنوان اصلاح معاملہ بالموتی رسالہ التاسع ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ میں چھپا ہے اُس کو غور سے مطالعہ کریں۔

[1] یعنی قدرت ۔۱۲
[2] یعنی ہر طرح با اختیار ۱۲
[3] یعنی موت کا پیش خیمہ اور سامان ہے ۔۱۲
[4] یعنی بیماری کی سختیوں میں ۱۲
[5] یعنی بیمار کی دیکھ بھال کرنے والے ۱۲
[6] تحمل بمعنی سستی ۔۱۲
[7] یعنی پابند شریعت ۱۲
[8] مستعد بمعنی آمادہ ۱۲
[9] یعنی مُردوں کے ساتھ اچھا معاملہ رکھنا ۔۱۲

اب جاننا چاہیئے کہ جو چیزیں علاج میں کام آتی ہیں چار قسم کی ہیں۔ جمادات[1] نباتات[2] حیوانات[3] اور ان سے[4] مرکب چیزیں۔ اور جان لینا چاہیئے کہ ان چیزوں کے استعمال کے طریقے دو ہیں اور دونوں کے حکم شرعی علیحدہ ہیں ایک استعمال داخلی اور ایک خارجی استعمال داخلی صرف حلق میں اور پیٹ میں پہنچ جانے کو کہتے ہیں یعنی استعمال داخلی ..... کھانے پینے کا نام ہے اس کے سوا جتنے طریقے استعمال کے ہیں سب خارجی[5] ہیں حتی کہ استنشاق یعنی ترچیز ناک میں سڑکنا اور سعوط یعنی تر دوا ناک میں ٹپکانا اور نفوخ یعنی ناک میں دوا پھونکنا۔ اور سنون یعنی منجن ملنا اور شموم یعنی کوئی دوا تر یا خشک سونگھنا اور عطوس یعنی ناس لینا۔ اور مضغ یعنی چبانا اور مضمضہ یعنی کلی کرنا۔ یہ سب بھی استعمال خارجی ہیں بشرطیکہ دوا حلق میں نہ پہنچے لیکن سوائے شموم کے سب میں خطرہ ہے کہ دوا حلق میں پہنچ جائے بلکہ اغلب ہے کہ پہنچ جاتی ہے لہذا فی حد ذاتہ تنہا عبرۃ للاکثر یہ سب بھی استعمال داخلی کے حکم میں ہیں احتیاط ضروری ہے کہ جس چیز کا استعمال داخلی درست نہیں وہ ان طریقوں سے استعمال نہ کی جاویں ورنہ اگر ذرا بھی حلق میں پہنچ گئی تو حرام چیز کھانے کا گناہ ہوگا جیسے مردار کھایا اور کوئی احتیاط کر سکے تو فتوے نہیں گنجائش ہے۔

[1] جمادات بے جان اور نہ بڑھنے والی چیزیں جیسے مٹی پتھر وغیرہ اور نباتات اگنے والی چیزیں جیسے درخت پودے وغیرہ ۱۲۔

[2] یعنی اپنی ذات کے اعتبار سے سب صورتیں حلق میں دوا کے پہنچنے کی نہیں ہیں۔ مگر اکثر دفعوں کا اعتبار کرکے اس لئے اکثر حلق میں دوا ان صورتوں سے چکی ہی جاتی ہے ۱۲۔

ترجمہ دیکھو حاشیہ ص۱۳۱ پر

[3] کالآبزن* والاکتحال والانکباب۔ والبخور۔ والتدہین۔ والاحتقان۔ والحمول فی القبل او الدبر و الشاف والضماد۔ والفتیلۃ فی الجرح والقروح۔ والفرزجۃ والتقطیر فی الاحلیل والاذن او الجرح والملحمہ کلہا استعمال خارجی ۱۲۔

[4] لایوجد فی الفقہ تفریق بین الطاہر والنجس الافی الاکل فیعلم منہ ان الدخلی ہو الاکل ودون وغیرہ۔ کذا افادہ مولانا خلیل احمد علی ما نقلناہ فی اصلاح الطب ولا یظن ان الاستعمال الداخلی ہو الذی یقطر الصوم لان بنا افطار الصوم لیس علی الاستعمال الداخلی الاتری ان تقطیر الدہن فی الاذن مفسد دون تقطیر الماء مع ان طریق الاستعمال واحد بل مفطر الصوم ہو الاکل والشرب و الجماع وما ہو فی حکم الاکل والشرب فی حصول الانتفاع فہو ملحق بالاکل والشرب فتقطیر الدہن فی الاذن منتفع بہ بدون تقطیر الماء فلذا فرق بینہما کذا قال مولانا اشرف علی مدظلہ۔ ولا یظن ایضاً ان الاستعمال الداخلی الفقہی ہو الذی یسمیہ الاطباء داخلیا وبہ یفرقون فی آثار الادویۃ داخلا وخارجاً مثلاً البصل مفرح خارجاً لا داخلا والاسفیداج مسکن خارجاً وسم داخلا بل الطبی اعم من الفقہی فان السعوط داخلی عند الاطباء وکذا الفتیلۃ فی بعض القروح داخلی عند الاطباء دون الفقہاء ۱۲۔

حکم استعمال داخلی وخارجی کا یہ ہے کہ جو چیز بنجس العین[1] ہے یعنی خود ناپاک ہے جیسے پائخانہ پیشاب۔ شراب۔ میتہ۔ سور کا گوشت وغیرہ اس کا استعمال تو نہ خارجاً درست ہے نہ داخلاً اور جو چیز دوسری چیز کے ملانے سے نجس ہوئی ہے اس کا استعمال داخلاً درست نہیں اور خارجاً درست ہے جیسے ناپاک پانی یا گحل مرارات[2] یعنی وہ سرمہ جس میں تیوں کا پانی پڑا ہو جبکہ ادویات سے تیوں کا پانی زیادہ نہ ہو۔ (گحل مرارات کا بیان آگے مفصل آتا ہے) جیسے شراب آمیز[3] ادویات جبکہ شراب مغلوب اور دوا غالب ہو۔ ہاں نماز کے وقت دھونا اور باقاعدہ پاک کرنا ضرور ہے اور کوئی ایسی ناپاک چیزوں سے خارجی استعمال میں بھی پرہیز کرے تو اولیٰ والنسب ہے کیونکہ بعض وقت شدت مرض میں خیال نہیں رہتا اور کپڑوں میں بھی نجاست لگ جاتی ہے یا ہاتھ بلا دھوئے کسی برتن میں پڑ جاتا ہے اور وہ پانی اور برتن ناپاک ہو کر سارے گھر تک وہ نجاست متعدی[4] ہوتی ہے اور بہت سوں کی نماز میں غارت ہوتی ہیں۔ دوسری چیز کے ملنے سے نجس ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس دوسری چیز کو اس پاک چیز پر غلبہ نہ ہو ورنہ للاکثر حکم الکل[5] غالب کا اعتبار ہوگا مثلاً ایک لوٹا پیشاب میں چلو بھر پانی ملا کر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پانی ہے کہ پیشاب ملنے سے نجس ہو گیا ہے بلکہ اس کا حکم پیشاب ہی کا سا ہوگا اور اس کے عکس میں حکم بھی برعکس ہوگا اور جاننا چاہیئے کہ شریعت مطہرہ میں استعمال کے منع[6] ہونے کی وجہ چار ہیں نجاست[1] جیسے پیشاب پائخانہ وغیرہ میں۔ اور مضر[2] ہونا جیسے سنکھیا میں اور استخباث[3] یعنی طبیعت سلیمہ کا اس سے گھن کرنا جیسے کیڑے مکوڑوں میں۔ اور نشہ لانا[4]۔

جمادات کا بیان۔ جمادات سے مراد وہ اشیاء ہیں جو جڑی بوٹیوں (نباتات) اور حیوانات اور فضلات حیوانیہ[5] اور اجزاء حیوانیہ کے سوا ہیں جیسے مٹی۔ سونا۔ چاندی

---

[1] یعنی اس کی ذات ناپاک ہے کسی اور ناپاک شے سے ناپاک نہیں ہوئی ہے۔ ۱۲

[2] گحل سرمہ اور مرارات جمع ہے مرارۃ کی مرارۃ کے معنے پتہ کے ہیں ۱۲

[3] شراب می ہوئی ۱۲

* یعنی پانی میں بیٹھنا سرمہ لگانا پچھنا لینا دھونی لینا تیل کی مالش عمل لینا۔ پیشاب یا پائخانہ کے مقام میں لتہ کرنا دوا کی پٹی لیپ تبی زخموں اور پھوڑوں میں رکھنا فرجہ لتہ وکرشف سر و کر میں ٹپکانا یا کان یا زخم میں شیشہ میں دوا رکھ کر سونگھنا یہ سب معانی ترتیب وار لکھے ہیں ۱۲۔ از محمد حیات غفرلہ

[4] یعنی ایک ناپاکی سے بہت سی چیزیں ناپاک ہو جاتی ہیں ۱۲

[5] یعنی اکثر حصہ شے کا اس سے کے کل کا حکم رکھتا ہے ۱۲

[6] یعنی وہ فضلے جو حیوانوں سے نکلتے ہیں اور اجزاء حیوانیہ حیوانوں کے اجزاء کو کہتے ہیں۔ ۱۲۔

[1] حصر ہا فی اربعۃ اجناس علوم فی المنطق وادرج المسکر فی المضرۃ ودخن افردناہ علۃ نفیسۃ ۱۲۔

[2] وحرمۃ استعمال الذہبی فی الذہب والفضۃ ولبس الحریر للرجل (کما بیناہ ص۱۵۵) لایقدح فی الحصر لان النادر کالمعدوم علاوہ ان ھذا ونامن العلۃ جواز السبب الموجود فی الشیٔ المستعمل والذہب والفضۃ والحریر خال عنہا لکن مانعا آخر موجود وہو استحقاق استعمالہا فی الآخرۃ لعدم استعمالہا فی الدنیا والحرمان منہا باستعمالہا فی الدنیا کما ورد فی الحدیث ۱۲۔

کی ان وجوہ میں ہے کہ وہ وجہ شے مستعمل میں موجود ہو اور سونے چاندی میں ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے الخ یک وجہ ہے وہ یہ کہ مردان کا استعمال جنت میں کریں گے ۱۲ منہ

ہڑتال۔ تانبا۔ زہر مہرہ سنگ یشب وغیرہ۔ جمادات سب پاک اور حلال ہیں الا آنکہ مضر[1] ہو یا نشہ لانے والا ہو استخباث جمادات میں مطلقاً نہیں ہے۔ اور اگر مضر چیز کا نقصان کسی طرح جاتا رہے یا منشی[2] چیز میں نشہ نہ رہے تو مما لغت بھی نہ رہے گی۔ یہاں سے حکم مٹی کھانے اور چونا پان میں کھانے اور گل ارمنی۔ گیرو۔ ملتانی اور سنگ یشب وغیرہ کا نکل آیا کہ اگر نقصان کریں تو جائز نہیں اور اگر نقصان نہ کریں تو درست ہے مثلاً پان میں چونا زیادہ کھانا جو دانتوں کو خراب کرے یا اور کوئی نقصان لاوے درست نہیں اور بقدر ضرورت و نفع درست ہے زیادہ چونا کھانے میں یہ بھی نقصان ہے کہ دانتوں پر دھڑی یعنی پپڑی ایسی جم جاتی ہے کہ جس سے پانی غسل میں مسوڑوں کے اندر نہیں پہنچتا اور غسل ادا نہیں[3] ہوتا اور حکم کشتہ جات اور سمیات کا بھی نکل آیا کہ بلا رائے طبیب حاذق و معتمد علیہ ان کا استعمال درست نہیں اور اگر حاذق و معتمد علیہ طبیب کھلاوے تو درست ہے کیونکہ وہ کسی نفع کے لئے کھلاتا ہے[4]۔ مشہور ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے مگر اس میں بھی تفصیل ہے کہ جہاں نقصان ہو جائز نہیں اور جہاں نقصان نہ ہو جائز ہے جیسے بحالت حمل تھوڑی سی مٹی کھا لینا کہ عورت طبعاً اس پر مجبور ہوتی ہے ہاں اتنی نہ کھاوے جس سے نقصان ہو۔ یا روٹی میں لگی ہوئی راکھ کھا لینا یا جلی ہوئی روٹی کھا لینا بعض لوگ اس میں بہت دم کرتے ہیں اور حلق کو روٹی سے ذرا ذرا الگ کرتے ہیں اس

[1] یعنی کچھ نقصان دیتا ہو ۱۲
[2] یعنی نشہ لانیوالی شے ۱۲

---

[3] مسئلہ مستی کا یہ ہے کہ اگر دانتوں پر دھڑی جم گئی اور ایسی ہے کہ آسانی سے چھوٹ سکتی ہے تب تو غسل بلا اسکے چھڑائے ادا نہ ہوگا اور اگر ایسی ہے کہ آسانی سے نہیں چھوٹ سکتی یا اس کے چھڑانے میں تکلیف یا نقصان کا اندیشہ ہے تو اس کا چھڑانا ضروری نہیں رہا یہ کہ ایسی مستی لگانا جس سے دھڑی خوب جم جاوے اور چھوٹ نہ سکے جائز ہے یا نہیں جواب یہ ہے کہ جائز ہے کیونکہ زینت کیلئے ایسا کیا جاتا ہے ہاں مردوں کو ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ تشبہ بالنساء ہے اور دانتوں کو مضبوط کرنے کیلئے مستی لگانا مردوں کو بھی جائز ہے مگر دن کو نہ لگاویں رات کو لگا کر دانت صاف کر ڈالیں اور دھڑی جمانا مردوں کو جائز نہیں کیونکہ زینت اور تشبہ بالنساء ہے۔ رہا انہیں چونا اتنا کھانا جس سے دھڑی جم جاوے جائز نہیں نہ مردوں کو نہ عورتوں کو کیونکہ مضر ہے لیکن اگر کوئی عادی ہو گیا اور دھڑی جم گئی تو اگر آسانی سے چھوٹ سکے تو غسل میں چھڑانا ضروری ہے اور نہ چھوٹ سکے تو معاف (نظر ثالث)

[4] علی ہذا ڈاکٹری ان ادویات کا کھانا جو تیز ہیں اور سمیت رکھتی ہیں جیسے اسٹکنا (جوہر کچلہ) مارفیا وغیرہ کہ بلا تجویز ماہر ڈاکٹر کے جائز نہیں تعلیق یشب کی اور ہیرے کی اور مہرہ گیاہ کی اور سنگ بابیل کی اور حجر الثمار کی سب درست ہے تعلیق کے معنے لٹکانا ہیں۔ (نظر ثالث)

کی ضرورت نہیں قدر قلیل کچھ نقصان نہیں لاتی بلکہ جو ٹکڑا روٹی کا بالکل کوئلہ نہ ہو گیا ہو اور صرف ذرا سیاہی آگئی ہو اُس کا پھینک دینا جائز نہیں کیونکہ وہ روٹی ہے کوئلہ نہیں ہے۔

مسئلہ۔ سونا[عہ] چاندی بھی جمادات میں سے ہیں مگر ان کو دوسرے جمادات پر قیاس نہ کرنا چاہیئے دوسرے جمادات اکثر صرف دوا کے کام میں آتے ہیں اور یہ آرائش وغیرہ کے کام میں بھی آتے ہیں شریعت نے ان دونوں کے استعمال کو سوائے زیور کے طریقہ پر پہننے کے منع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ زیور عورتوں کے لئے ہوتا ہے لہٰذا عورتوں کو بطور زیور[۲] کے استعمال کرنا سونے چاندی کا درست ہے اور اس کے سوا درست نہیں بیان اس کا یہ ہے کہ سونے چاندی کی سلائی یا سُرمہ دانی کا استعمال یا ان کے برتن میں دوا بھگونا یا رکھنا یا پینا یا کوئی معجون وغیرہ سونے چاندی کے برتن میں رکھنا جائز نہیں نہ مرد کو نہ عورت[۳] کو علیٰ ہذا سونے چاندی کی کمانی والی عینک لگانا یا سونے چاندی کے کیس کی گھڑی استعمال کرنا۔ یا گھڑی میں سونے چاندی کی چین ڈالنا۔ یا جس آئینہ میں سونے چاندی کا چوکھٹا لگا ہو اس کا استعمال کرنا جائز نہیں۔ اسی وجہ سے آرسی کو منع کیا جاتا ہے ورنہ آرسی بطور زیور پہننے میں کچھ حرج نہیں ہاں منہ دیکھنا اس میں منع ہے۔

مسئلہ۔ سونے چاندی کے ورق کھانا یا سُرمہ میں ڈالنا یا چاندی کا ٹکڑا دوا میں بھگو دینا (یہ قوت قلب کے واسطے کیا جاتا ہے) یا چاندی کا بجھاؤ دینا دوا میں جائز ہے۔ دانت کو سونے چاندی کے تار سے باندھنا[۴] دفع حرج کے لئے جائز ہے کیونکہ اور کسی دھات

عہ یہ مضمون لغایتہ صـ نظر ثالث میں بڑھایا گیا ہے ۱۲

تنبیہ: اعلم ان[۱] الاستعمال الخارجی وان جاز علی سائر الاعضاء سوی الحلق و المعدۃ لکن بین الاعضاء فرقا فی المرتبۃ فبعضھا اشرف من بعض فالاشرف احری بان لا یقربھا نجس ولا شی مستقذر ما امکن وتلک الاعضاء ھی ما فوق الرقبۃ خصوصاً داخل الفم فلا یمضمض ما امکن بشیٔ ذی نتن ولا مستقذر طبعا اللھم الا ان تلجاء ضرورۃ و شرف تلک الاعضاء لما ورد فی الحدیث ان الملئکۃ تصور الجنین کلہ سوی الراس فیخلقہ اللہ تبارک وتعالیٰ بیدہ ولما نھی فی الحدیث عن اللطم علی الوجہ ولقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظفوا فواھکم فانھا طرف القرآن۔

---

[۱] اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جاننا چاہیئے کہ اگر خارجی استعمال سب اعضا پر جائز ہے سوائے حلق اور معدہ کے لیکن اعضا میں مرتبہ کے لحاظ سے باہم فرق ہے کہ بعض بعض سے اشرف ہیں تو اشرف عضو کے پاس نجاست یا ایسی ایسی چیز کا حتی الامکان نہ جانا زیادہ مناسب ہے جس سے طبیعت گھن کرتی ہو اور وہ اعضا گردن سے اوپر کے ہیں خاصکر منھ کے اندر لہٰذا کسی بدبو یا گھن کی چیز سے کبھی کلی نہ کرنی چاہیئے مگر اس وقت کہ مجبوری ہو اور ان اعضا کی شرافت حدیث سے ثابت ہے کہ پیٹ کے بچہ کی سب صورت فرشتے بناتے ہیں مگر سر کہ اس کو خدائے تعالیٰ اپنے ید قدرت سے بناتا ہے اور اس لئے حدیث میں چپت مارنے کی ممانعت آئی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے منھوؤں کو پاک اور صاف رکھا کرو کیونکہ ان سے قرآن شریف پڑھا جاتا ہے ۱۲۔

[۲] والنساء فیما سوی الحلی من الاکل والشرب والادھان من الذھب والفضۃ والقعود بمنزلۃ الرجال ۱۲ صـ ۳۷۱

[۳] ویکرہ الشرب والادھان فی آنیۃ الذھب والفضۃ وکذا المجامر والمکاحل والمداھن وکذا الاکتحال بمیل الذھب والفضۃ وکذا السرر والکراسی الخ

[۴] واذا تحرکت ثنیۃ الرجل ولم تسقط الا انہ یخاف سقوطھا فشدھا بذھب او فضۃ لا باس بہ ولیس ھذا کالحلی۔ ۱۲

کے تار سے باندھنے سے مسوڑے گل جاتے ہیں۔ اسی بنا پر سونے کی ناک لگانا یا بدن میں کسی جگہ سونے کی نلی چڑھانا جائز ہے کیونکہ سوائے سونے کے کوئی دھات یہ کام نہیں دیتی۔ ریشم کا حکم بھی سونے کا سا ہے الا آنکہ عورتوں کو ریشم کا استعمال ہر طرح جائز ہے اور مردوں کو بطریق لبس (پہننے) کے ناجائز ہے اور بطریق غیر لبس جائز ہے۔

مسئلہ چار انگل تک کی گوٹ[1] ریشم کی لگانا مرد کو بھی جائز ہے۔

مسئلہ۔ بدن میں جوئیں پڑتی ہوں[2] تو بطور علاج ریشم کا کپڑا پہننا جائز ہے دفعاً للحرج لڑائی میں بھی ریشم کا چہل تہ پہننا درست ہے کیونکہ اس کو تلوار نہیں کاٹتی۔

سوال۔ جس معجون یا خمیرہ وغیرہ مرکب دوا میں سونے چاندی کے ورق ہوں اس کی بیع و خرید اُدھار جائز ہے یا نہیں۔ اسی طرح جس نسخہ میں ورق مذکور ہوں اس کو عطار سے بندھوانا اور قیمت اُدھار کر لینا درست ہے یا نہیں۔ اسی طرح جس سرمہ میں ورق ایسے حل کر دیئے گئے ہوں کہ مطلق نظر نہ آتے ہوں تو اس کی بیع و شرا اُدھار جائز ہے یا نہیں اگر یہ جائز نہیں تو اس میں اور ملمع شدہ زیور میں کیا فرق ہے جیسا کہ ملمع شدہ زیور سے سونے چاندی کا علیحدہ کرنا مشکل ہے اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ سرمہ یا مرکب دوا میں سے علیحدہ کرنا ورقوں کا مشکل ہے۔ اسی طرح مٹھائی اور گوشت پر جو ورق چاندی کا لگا دیتے ہیں اس میں اُدھار جائز ہے یا نہیں اور ایسی معجونوں اور سرموں پر جن میں ورق ہوں زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟

جواب۔ اگر ورق چاندی یا سونے کے معجونوں میں اس طرح حل کر دیئے جائیں کہ تمام ادویہ کے ساتھ حل ہو کر یکذات ہو جائیں تو اس صورت میں تو وہ مثل ملمع کے مستہلک اور غیر قابل اعتبار ہیں اور اگر پوری طرح حل نہ ہوں تو مثل کپڑے کی گوٹ کے محض تابع ہیں کیونکہ اس کو سونا چاندی کی معجون کوئی نہیں کہتا بلکہ جزو غالب کے نام سے موسوم کرتے ہیں ہاں اگر کسی معجون میں غالب حصہ ورق ہی کا ہو جیسے محض شہد میں ورق حل کئے جائیں تو اس کو معجون ذہب و فضہ یعنی (سونے چاندی کی معجون) کہا جائے گا اور اس کا حکم گوٹہ لچکہ وغیرہ کا ہوگا اور اس میں بیع صرف کے احکام بھی ہوں گے اور وجوب زکوٰۃ بھی ہوگا

[1] وروی بشر عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ انہ لا باس بالعلم فی الثوب من الحریر اذا کان اربعۃ اصابع او دونہا ولم یحک فیہ خلافا ۱۲۔

[2] وجاز لبسہ فی الحرب ۱۲ ماخوذ از فتاوی قاضی خان ص ۳۷۰ و ص ۳۷۱ جلد چہارم۔

اور پہلی دونوں صورتوں میں نہ بیع[1] صرف کے احکام ہیں نہ وجوب زکوٰۃ ہے اور مٹھائی اور گوشت پر جو ورق لگا دیتے ہیں اس کا حکم کپڑے کی گوٹ کا سا ہے اتنا فرق ہے کہ یہاں پر ان ورقوں کا چار انگل یا اس سے کم ہونا ضروری نہیں کیونکہ بقدر چار انگل چوڑا ہونے کی قید صرف لباس ہی کے ساتھ خاص ہے۔ اور نشہ[2] کی چیزوں کا حکم یہ ہے کہ جو چیزیں خشک ہیں وہ سب پاک ہیں اور بوقت اشد ضرورت مثلاً کسی علاج کے لئے طبیب کی رائے سے اتنی مقدار کھانا بھی ان خشک چیزوں کا درست ہے جو نشہ نہ لاوے اور قدر منشی کا استعمال ہرگز جائز نہیں لیکن حتی الامکان ان سے علیحدگی واحتیاط ہی اولیٰ والنسب ہے کیونکہ اکثر تھوڑے سے بہت تک نوبت ضرور آجاتی ہے اور ضرورت وعدم ضرورت کا خیال نہیں رہتا چنانچہ شامی میں ہے ص۴۵۳ جلد ۵ - واما القلیل فان کان للھو حرم - ترجمہ ان خشک منشیات کا کم مقدار (قدر غیر منشی) سے استعمال اگر بقصد لہو ولعب (بلا کسی غرض معتدبہ کے ہو تو حرام ہے منفرد ومرکب سب اس میں آگئیں جیسے افیون بھنگ، گانجہ۔

حاشیہ قال الشامی[3] نقلاً عن کافی الحاکم واذا اشتری لجاما مموھا بالفضۃ بدراھم اقل مما فیہ او اکثر فھو جائز لان التمویہ لا تخلص لا تری انہ اذا اشتری الدار المموھۃ بالذھب بثمن مؤجل یجوز ذلک وان کان ما فی سقوفھا من التمویہ بالذھب اکثر من الذھب فی الثمن اھ ونقل الخیر الرملی نحوہ عن المحیط ثم قال واقول یجب تقیید المسئلۃ بما اذا لم تکثر الفضۃ او الذھب المموہ اما اذا اکثر بحیث یحصل منہ شئ یدخل فی المیزان بالعرض علی النار یجب حینئذ اعتبارہ ولم ارہ لاصحابنا لکن رأیتہ للشافعیۃ وقواعدنا شاھدۃ بہ فتامل الی ان قال وقد علم بھذا ان الذھب ان کان عیناً او قائمۃ فی البیع کما میز الذھب ونحوہا فی المستصفی مثلاً یعتبر کطوق الامۃ وحلیۃ السیف ونحوہ المنزوع بالذھب فانہ قائم بعینہ غیر تابع بل ھو مقصود بالبیع کالحلیۃ والطوق وبہ صار الثوب ثوباً ولذا یسمی ثوب ذھب بخلاف المموہ لانہ مجرد لون لا عین قائمۃ وبخلاف العلم فی الثوب فانہ تبع محض فان الثوب لا یسمی بہ ثوب ذھب لان الشرع اھدر اعتبارہ حتی حل استعمالہ لکن ینبغی انہ لو زاد علی اربعۃ اصابع ان یعتبر ھھنا ایضاً فتامل اھ (ص۳۶۸ و ص۳۶۹ ج ۴) وقالوا فی الدراھم المغشوشۃ انہا اذا کان الفضۃ فیھا مغلوبۃ ففی حکم العروض یجوز بیعھا بالخاص ان کان اکثر ولحیۃ متفاضلا بشرط التقابض قال فی الفتح ولا یخفی ان ھذا لا یتاتی فی کل دراھم غالبۃ الغش بل اذا کانت الفضۃ المغلوبۃ بحیث لا تخلص من النحاس اذا اردید ذلک واما اذا کانت بحیث لا تخلص تعلتھا بل تحرق لا عبرۃ بھا اصلا بل تکون کالمموھۃ لا تعتبر ولا تراعی فیھا شرائط الصرف وانما ھو کاللون اھ (ص۳۷۲ ج ۴)

[1] انما اورد حنا المسکرات الیابسۃ فی الجمادات مع انہا من النباتات تبعا للمحرم ۱۲ -

[2] لیعنی شامی نے کافی حاکم سے نقل کیا ہے کہ کسی نے چاندی کا پانی بھری ہوئی لگام درہموں سے فروخت کی لیکن ان درہموں سے وہ پانی چاندی کا زیادہ تھا یا کم تو یہ بیع جائز ہے کیونکہ پانی جدا نہیں کیا جا سکتا چنانچہ دیکھو اگر سونے کا پانی کچھ امکان سونے کے عوض ادھار فروخت کیا تو یہ درست ہے اگرچہ پانی سونے سے زیادہ ہوا ھ

خیر املی نے اسی کی مثل نقل کر کے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ کو اس صورت کیساتھ مقید کرنا واجب ہے کہ جب چاندی یا سونے کا پانی قیمت سے زیادہ نہ ہو اور اگر زیادہ ہو تو اتنا زیادہ ہو کہ اگر اس کو آگ سے پگھلا کر جدا کریں تو وہ کل سے اس زیادتی کا اعتبار کے قابل ہو تو اس زیادتی کا اعتبار واجب ہے مگر میں نے یہ کسی حنفی کو لکھتے نہیں دیکھا لیکن حنفیوں کے قواعد نے اس کی شہادت دیتے ہیں پس غور کرنا چاہیے یہاں تک کہ کہا ہے کہ اس سے جانا گیا کہ سونا اگر جسم دار اور بیع میں موجود ہو جیسے سونے کی کیلیں وغیرہ جو جہت میں لگی ہوں سو ان کا اعتبار ہوگا جس طرح نونڈی کی گردن کے طوق اور تلوار کے زیور کا اعتبار کیا جاتا ہے اور اسی کی مثل وہ کپڑا جو سونے سے بنا گیا ہو کیونکہ سونا قائم بالذات ہے اور تابع نہیں ہے بلکہ بیع سے مقصود وہی ہے جس طرح تلوار میں زیور اور نونڈی میں طلاق کی بیع مقصود ہوتی ہے اور اسی سونے سے کپڑا بنتا ہے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

چرس معجون فلک سیر وغیرہ کہ عند الحاجت بقدر غیر منشی کے جواز کی گنجائش ہے اور بلا حاجت صرف لہو لعب کیلئے کھانا درست نہیں افیون کا لیپ کرنا یا بھنگ کا بگھارہ لینا اور ٹکیہ باندھنا سب درست ہے۔ افیون مع نزلہ کیلئے بقدر غیر منشی کھانا یا فلک سیر بغرض امساک حلال بقدر غیر منشی کھانا درست ہے اور جو نشہ کی چیزیں سیال یعنی رقیق ہیں جس کو شراب کہتے ہیں ان کا ایک اجمالی حکم ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ شراب اور سورا اور مردار اور سود سب ایسی چیزیں ہیں جن سے اسلام کو بالکل بیزار و رضد ہے ان کو شریعت نے مال بھی قرار نہیں دیا اگر کسی مسلمان کے پاس یہ چیزیں ہوں اور دوسرا ان کو ہلاک کر دے تو کچھ تاوان نہیں آتا۔ ان پر کوئی بھی عقد صحیح نہیں ہوتا اور تفصیلی حکم لکھنے کا یہ موقع نہیں کیونکہ طول چاہتا ہے نیز اخلاق سے بھی خالی نہیں لہذا قدر ضروری پر اکتفا کیا جاتا ہے جاننا چاہیئے کہ چار قسم کی شرابیں تو ایسی ہیں جو باتفاق تمام علماء کے ناپاک اور حرام ہیں وہ چار یہ ہیں۔ انگور[1] کی کچی شراب۔ اور انگور[2] کی پکی شراب، اور منقی[3] کی شراب۔ اور کھجور[4] کی شراب۔ ان کا ایک قطرہ بھی پینا یا گھر میں رکھنا یا کسی کام میں لانا جائز نہیں ان کی بیع و شری بھی نہیں ہو سکتی اور ان چاروں کے سوا اور شرابوں کے بیان میں بہت طول ہے جس کا یہاں موقعہ نہیں یہاں ہم صرف اس شراب کا حکم لکھتے ہیں جس سے آج کل بچنا مشکل ہو گیا ہے وہ شراب اسپرٹ ہے انگریزی قریب قریب تمام ادویات میں شامل ہے اور قطع نظر ادویات سے تمام استعمالی چیزوں میں اس کا شمول ہے قلم اور پنسل اور روشنائی اور رنگ اور فراش اور چمکی اور لحاف اور بچھونا ہر چیز کے رنگ و روغن یا نفس ماہیت میں اس کو کچھ نہ کچھ دخل ضرور ہے کما لا یخفی۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ایک روایت کی رو سے یہ بھی حرام اور نجس ہے اور ایک کی رو سے پاک ہے اور رو الی القدر غیر منشی داخلا بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ گو سلیم الطبع مسلمان کی طبیعت ایسی چیز کو جس کی پاکی اور حلت میں اختلاف ہو قبول نہیں کر سکتی گویا یہ ایسا ہے جیسے ایک برتن میں پانی رکھا ہو اور ایک شخص خبر دے کہ یہ پانی ہے اور دوسرا خبر دے کہ یہ پیشاب ہے تو نفس الطبع آدمی کی طبیعت اس سے ضرور گھن کرے گی لیکن عموم بلوی ایسی چیز ہے جس سے فتوے میں ایسے موقعہ پر ضرور وسعت ہو جاتی ہے لہذا اس میں زیادہ تشدد نہ چاہیئے اور جس سے ہو سکے احتیاط کرے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
اسی لئے اسکو سونے کا کپڑا کہتے ہیں بخلاف سونے کے پانی کے کیونکہ وہ محض رنگ ہے ذات اور جسم نہیں ہے اور بخلاف بیل بوٹے کے کہ وہ محض تابع ہے کہ سونے کے پھولوں کا کپڑا سونے کا کپڑا نہیں کہلاتا ہے دوسرے شریعت نے اس کا اعتبار نہیں کیا اسی لئے اس کا استعمال حلال ہے مگر اگر چار انگل سے زیادہ چوڑی بیل یا پھول ہو تو اس کا اعتبار کر کے مناسب ہے ۱۲۔
۳۶۵ اور گھونٹے در ہموں کے بارے میں فقہا نے کہا کہ اگر چاندی ان میں مغلوب ہو تو وہ حکم میں اسباب کے ہیں کہ ان کی بیع خالص درہموں کے عوض جائز ہے اگر خالص کا وزن کھوٹے سے زیادہ ہو اور ان کی بیع اپنی جنس سے زیادہ ہو اور ان کی بیع اپنی جنس سے جائز ہے کم و بیش جائز ہے بشرطیکہ مجلس میں طرفین کا قبضہ ہو اور فتح القدیر میں کہا ہے کہ یہ حکم غالب کھوٹ والے سب قسم کے درہموں میں نہیں ہے بلکہ اس قسم کے درہموں میں ہے کہ جن کی چاندی جو کہ کھوٹ سے کم ہے جب چاہیں کھوٹ سے الگ کر سکیں اور اگر اس قدر کم ہے کہ الگ ہی نہیں کر سکتے بلکہ اگر الگ کرنے لگیں تو وہ جل جائے تو اس کا اعتبار بالکل نہیں ہے بلکہ وہ پانی کی مانند ہے کہ وہ نہ قابل اعتبار ہے اور نہ اس میں بیع صرف کی شرطوں کا لحاظ ہے بلکہ وہ محض رنگ ہے ۱۲ شامی ص ۳۷۲ ج ۴

تو بڑی خوبی کی بات ہے یہاں سے حکم انگریزی ادویات کا خصوصاً ٹنکچروں کا نکل آیا اکثر ادویات کے جوہر لینے میں اسپرٹ کو ضرور دخل ہے اور ٹنکچر کی تو حقیقت ہی یہ ہے کہ دوا کو اسپرٹ میں بھگو کر صاف کر لیتے ہیں اس سے اس دوا میں سرعت نفوذ بدرجۂ غایت پیدا ہو جاتی ہے حضرت علامہ تھانوی مدظلہ کے ملفوظات میں ہے کہ سرخ پڑیہ سے اللہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا لکھنا میرے نزدیک ناپسندیدہ ہے کیونکہ پڑیہ میں اسپرٹ کا شبہ ہے اور اگرچہ بعض اسپرٹ شناسین کے نزدیک طاہر ہیں لیکن امام محمد صاحبؒ کے نزدیک مطلقاً طاہر نہیں اور اختلافی مسائل سے حتی الوسع بچنا اولیٰ ہے خاص کر جبکہ اکثر کا فتویٰ بھی امام محمد صاحب کے قول پر ہے نیز دوسری جگہ حضرت والا فرماتے ہیں کہ ہر اسپرٹ اشربۂ اربعہ میں سے نہیں ہے۔ پس ایسی اسپرٹ کا تیخین کے نزدیک استعمال جائز ہے لیکن فتوے امام محمد صاحب کے قول

اقول بیان ان المسکرات المائعۃ ان اربعۃ منھا حرام بالاتفاق وھی عصیر العنب اذا غلا واشتد وقذف بالزبد وھو المسمی بالخمر والثانی عصیر العنب اذا طبخ حتی یذھب اقل من ثلثیہ ویسمی طلاء والثالث نقیع التمر اذا اسکر ویسمی سکرا۔ والرابع نقیع الزبیب اذا اشتد وغلا ولا اسم لہ فالقسم الاول منہ حرام ونجس غلیظا والثلثۃ الاخیرۃ حرام نجس خفیفاً عہ۔ وما عدا ذلک من الاشربۃ فھی فی حکم الثلثۃ الاخیرۃ عند محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی الحرمۃ والنجاسۃ وعند ابی حنیفۃ وابی یوسف یحرم منھا القدر المسکر واما القدر الغیر المسکر فحلال الا للھو۔ وکلھا طاھر قلیلا کان او کثیرا الا نبیذ العقل ان یکون قدح مثلا طاھرا واذا صار قدحین تنجس وظاھر ان الاحوط قول محمد فلذا افتی المتاخرون بہ سد الباب الفتنۃ لکن فی زماننا فقد عارضہ عموم البلوی فی شراب یقال لہ اسپرٹ فالاحوط فی زماننا ھی عسی ان یودی الی الجراۃ فی الاثم اذا لم یر الناس منہ خلاصاً مما لا یخفی فالاولی ان لا یتعرض للمبتلی بہ بشیٔ نعم من قدر علی الاحتراز منہ فلیتحرز ما شاء کما قال العلامۃ التھانوی مدظلھم۔ عہ وفی روایۃ نجس غلیظا کما فی الھدایہ کتاب الاشربۃ۔

عہ اسپرٹ کی تحقیق یہ ہے کہ اسپرٹ بہت تیز شراب گویا شراب کا جوہر ہے بوجہ تیزی اس کو کوئی پی نہیں سکتا اور راشد ضرورت کے وقت اس کے چند قطرے پانی میں ملا کر پیتے ہیں تو شراب کا کام دیتی ہے اسپرٹ ہر چیب دار چیز سے بنتی ہے۔ جیسے بیر۔ آلو۔ مہوہ۔ جو۔ گیہوں۔ وغیرہ حتے کہ انگور اور کھجور اور منقے سے بھی بنتی ہے تو جو اسپرٹ ان تین چیزوں سے بنے گی وہ خمور اربعہ

(باقی صفحہ ۱۳۸ پر)

لہ یعنی میں کہتا ہوں کہ بہتی ہوئی نشہ لانیوالی چیزوں کا بیان یہ ہے کہ ان میں سے چار بالاتفاق حرام ہیں ایک تو انگور کا سیر جبکہ وہ جوش مارے اور جھاگ لائے اسی کو عربی میں خمر کہتے ہیں دوسری قسم انگور کا وہ شیرہ ہے جو یہاں تک پکایا گیا ہو کہ اس کا دو تہائی سے کم اڑ جاوے اس کا نام عربی میں طلاء ہے تیسری قسم کھجور کا رس ہے جبکہ نشہ لائے اس کا نام سکر ہے اور چوتھی قسم کشمش کا رس ہے جبکہ تیز ہو جاوے اور جوش مارنے لگے اور اس کا عربی میں کوئی خاص نام نہیں ہے پس پہلی قسم شراب کی یعنی خمر حرام ہے اور نجس غلیظ اور باقی تینوں قسمیں خراب تو ہیں مگر نجس یہ نجاست خفیفہ ہیں اور ان کے سوا اور شرابیں ان ہی تینوں قسموں کے حکم میں ہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یعنی حرام بھی ہیں اور نجس بھی اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک ان شرابوں میں سے اتنی مقدار حرام ہے جو نشہ لاوے اور جتنی مقدار نشہ نہ لاوے وہ حلال ہے مگر وہ بھی لہو لعب کے طور پر حلال نہیں اور باقی شرابیں سب پاک ہیں تھوڑی ہوں یا بہت کیونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ مثلاً ایک پیالہ بھر تو پاک ہو اور جب وہ دو پیالہ ہو جاوے تو پلید ہو اور ظاہر ہے کہ زیادہ احتیاط والا قول امام محمد کا ہے اسی لئے متاخرین نے دروازہ بند کرنے کیلئے امام محمد کے

پر ہے تاکہ عوام الناس کو جرأت نہ بڑھ جاوے تو چونکہ یہ فتویٰ سدباب فتنہ کے لئے ہے اس لئے مبتلے کو گنجائش استعمال کی ہے مگر اہل تقوے کو ٹنکچر کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے اور جو عوام مبتلا ہوں ان پر سختی نہ کریں البتہ اگر اسپرٹ میں سرکہ ڈالدیا جاوے تو وہ بعد انقلاب سرکہ کے حکم میں ہو جاتا ہے اور اس کا اور جس چیز میں ملا ہوا تھا اس چیز کا استعمال جائز ہو جاتا ہے ۱۲ منتہی قول مولانا۔ نیز امداد الفتاوے میں ایک سوال و جواب یہ ہے۔

سوال۔ انگریزی دوا جو پینے کی ہوتی ہے اس میں عموماً اسپرٹ ملائی جاتی ہے یہ قسم ہے اعلیٰ درجہ کی شراب کی یعنے شراب کاست ہے تو جب اس امر کا یقین ہو چکا اور مسلم ہے تو انگریزی ہسپتال کی دوا پینا جائز ہے یا ناجائز ؟

الجواب۔ اسپرٹ اگر عنب (انگور) و زبیب (منقی) و رطب (تر کھجور) و تمر (خشک کھجور) سے حاصل نہ کیگئی ہو تو اس میں گنجائش ہے للاختلاف ورنہ گنجائش نہیں للاتفاق۔

۲۱ محرم ۱۳۳۴ھ (نقل از رسالہ الامداد تھانہ بھون مورخہ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ

ڈاکٹری کی کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسپرٹ تیز قسم کی شراب ہے جو شراب کو مقطر کرنے سے تیار ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں گھٹیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً آلو۔ بیر۔ جو گیہوں وغیرہ کی اور یورپ میں بڑھیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً انگور سیب۔ انار۔ منقی وغیرہ کی اور اسپرٹ کی تین قسمیں ہیں، میتھولیٹڈ اسپرٹ اور پروف اسپرٹ اور ریکٹی فائیڈ اسپرٹ جو دواؤں کے کام میں آتی ہے وہ بڑھیا قسم ہے جس کا نام ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ہے یہ قیمت میں بھی دوسری قسموں سے بہت زیادہ ہے تو اگر یہ ولایت سے آتی ہوں تو چونکہ ولایت

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ مگر ہمارے زمانہ میں اس احتیاط کے معارض عموم بلوی ہے اس شراب کے متعلق جس کو اسپرٹ کہتے ہیں تو ہمارے زمانہ میں زیادہ احتیاط کا قول لینے میں احتمال ہے کہ جب لوگ اس سے خلاصی اور نجات کی شکل نہ دیکھیں تو یہ بات گناہ کرنے پر جری کر دے جیسا کہ ظاہر ہے پس بہتر یہ ہے کہ جو اس میں مبتلا ہو اس سے تعرض نہ کیا جائے البتہ جو آدمی اس سے بچ سکے وہ بچے جیسا کہ علامہ تھانوی مدظلہ نے فرمایا ہے اور ایک روایت میں جس بہ نجاست غلیظہ ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے یعنی کتاب الاشربہ میں ۱۲۔

(باقی صفحہ ۱۳۷ کا) متفق علیہا میں سے ہوگی اور ناپاک اور حرام ہوگی ایک قطرہ بھی پینا یا کسی طرح استعمال کرنا جائز نہ ہوگا اور جو ان تینوں کے سوا اور کسی چیز سے بنی ہوگی اس میں ایک روایت کی رو سے دوا پر استعمال کی گنجائش ہوگی علی الاختلاف الذی ذکرنا علی الصفحۃ السابقۃ۔ جو اسپرٹ جلانے یا روغنوں کے بنانے یا معمولی کاموں میں آتی ہے اغلب یہ ہے کہ وہ خمور الرجبہ میں سے نہیں ہوتی کیونکہ بہت ہی کم قیمت ہوتی ہے۔ اسپرٹ میں سے علم کیمیا کے ذریعہ سے خاص منشی جزو علیحدہ نکال لیتے ہیں اس کا نام الکوہل ہے ۱۲۔

عہ یہاں عبارت میں (اس مرتبہ نظر ثالث کے وقت) کچھ ترمیم اور کچھ تقدیم و تاخیر ملاحظہ حضرت مولانا صاحب دام ظلہم العالی کی گئی ہے ۱۲۔

میں اکثر شرابیں بڑھیا بنتی ہیں اس واسطے یہ احتمال کسی قدر قوت کے درجہ میں ہو سکتا ہے کہ یہ اسپرٹ بھی انگور یا منقے[1] یا چھوارہ سے بنی ہوئی شراب کا مقطر ہو اگر ایسا ہے تو وہ حرام اور نجس ہے اور جس دوا میں وہ ملائی جائے گی وہ بھی نجس اور حرام ہو جاوے گی گو اس احتمال پر ہر دوا میں فتویٰ عدم جواز کا نہیں دیا جا سکتا لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اولیٰ یہی ہے کہ بلا ضرورت ایسی دواؤں کو استعمال نہ کیا جاوے۔ یہاں سے حکم ہومیوپیتھک ادویات کا بھی نکل آیا کہ اولیٰ یہی ہے کہ ان کو بلا ضرورت استعمال نہ کیا جاوے کیونکہ ان کا اصلی جزو اسپرٹ ہی ہوتا ہے اور دوسری دوا کا جزو برائے نام ہوتا ہے۔

مسئلہ - کلوروفارم سونگھا کر عمل جراحی کیلئے بیہوش کرنا درست ہے۔ کذا فی الشامی[2] ص ۲۵۷ جلد ۴

نباتات کا بیان۔ نباتات سب پاک اور حلال ہیں الا آنکہ مضر یا مسکر ہو مسکر کا بیان ہو چکا اور مضر میں مبالغت کی وجہ ضرر ہے جب ضرر نہ رہے تو اس کے استعمال میں کچھ بھی حرج نہیں جیسے جمال گوٹہ کچلہ وغیرہ کہ طبیب کی رائے سے ان کا استعمال بلا تکلف جائز ہے۔

حیوان کا بیان حیوان و انسان اور اجزاء حیوان اور فضلات حیوانیہ اور دیگر متعلقات حیوان سب اسی میں بیان ہوں گے۔ انسان بجمیع اجزاء محترم ہے خواہ کافر ہو یا مسلمان زندہ یا مردہ کو جلانا لاش کو بیچنا یا خریدنا۔ مردہ کا ڈھانچ بغرض تشریح مطب میں رکھنا بچہ کو تاوقتیکہ مر نہ جاوے پیٹ میں سے کاٹ کر نکالنا۔ عورت[3] کا دودھ سوائے بچہ کے ایام رضاع میں پینا یا خارجاً استعمال کرنا مثلاً آنکھ میں کان میں ڈالنا سب ناجائز ہیں۔ موم کی یا ربڑ کی تصویریں تشریح کی مشق کی غرض سے رکھنا جائز ہے بشرطیکہ ہر ہر عضو علیحدہ ہو تاکہ تصویر کے حکم میں نہ ہو برقی آلہ سے زندہ انسان کے جسم کی اندرونی حالت دیکھنا بھالنا درست ہے۔

---

[1] یعنی شامی نے کہا کہ اکلہ وغیرہ کاٹنے کیلئے اس چیز کا پینا جائز ہے جو بیہوش کر دے میں کہتا ہوں کہ اس کو خمر کے سوا کے ساتھ خاص کرنا مناسب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ نہ بننے والی چیزوں میں سے بھنگ وغیرہ کے ساتھ مقید نہیں ہے ۱۲۔

[2] یعنی ہدایہ میں ہے کہ عورت کے دودھ کی بیع پیالہ میں درست نہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دودھ آدمی کا جزو ہے اور آدمی مع اپنے تمام اجزاء کے باعزت اور بیچے جانے کی ذلت سے محفوظ مگر ظاہر روایت میں لونڈی اور آزاد کے دودھ میں کچھ فرق نہیں ۱۲۔

عه قال فی الشامی لا باس بشرب ما یذهب بالعقل لقطع لحوآکلة اقول ینبغی تقییده بغیر الخمر والظاهر انه لا یتقید بنحو بنج من غیر المائع انتهی ما فی الشامی ۱۲۔

عه عورت کا دودھ پاک ہے لیکن کسی طرح استعمال اس کا سوائے بچہ کو ایام رضاع میں پلانے کے درست نہیں۔ فی الهدایة ولا بیع لبن امرأة فی قدح۔ واستدل علیه بانه جزء الآدمی وهو بجمیع اجزائه مکرم مصون عن الابتذال بالبیع ولا فرق فی ظاهر الروایة بین لبن الامة والحرة (نظر ثالث) وتفصیله فی اصلاح الطب۔

عه اس کی تفصیل علماء سے پوچھ لیں۔

مسئلہ زندہ جانور کو جلانا[عہ] یا ضرورت سے زیادہ تکلیف[لہ] دینا جیسے زندہ جانور کو تیل میں ڈال کر جلانا یا شیشی میں کیڑوں کو بھر کر گرم کھچڑی یا پانی میں رکھکر تیل بنانا درست نہیں مار کر تیل میں ڈالنا چاہیئے اس کے چنداں اثر میں فرق نہیں آتا۔ بیر بھوٹی کو شیشی میں کر کے چند روز رکھتے ہیں تاکہ وہ مر جاویں یہ بھی بیرحمی ہے۔ اگر کوئی اور ترکیب فوراً مارنے کی ہو تو اس سے کام لیں مثلاً تیل میں ڈال دینا اور اگر نہ ہو تو بدرجہ مجبوری جائز ہے جیسے فقہا نے تشمیس[عہ] دود القز کو جائز رکھا ہے کیونکہ اُن کے مارنے کی اور کوئی ترکیب نہیں کیچوے کو مچھلی کے شکار کیلئے کانٹے میں پرونا بھی تعذیب زائد از ضرورت ہے مار کر لگانا چاہیئے۔

مسئلہ زندہ جانور کا کوئی جزو جب[لہ] اس میں حس ہوتی ہے کاٹ کر کام میں لانا درست نہیں لقولہ علیہ السلام ما ابین من الحی فھو میت یعنی جو عضو زندہ جانور کا کاٹا جاوے وہ میتہ ہے جیسے زندہ بکری کا کان کاٹکر۔ یا زندہ گھوڑے کا پر (یہ ایک سخت چربی ہے جو گھوڑے کے گھٹنے کے پاس ہوتی ہے) کاٹ کر کام میں لایا جاوے اور ایسا جزو کاٹ کر کام میں لانا جو غیر ذی حس ہو جیسے زندہ ہاتھی کا دانت کاٹ لیں یا بکری کے بال کاٹ لیں تو یہ پاک ہے اگر حلال جانور کا جزو ہے تو کھانا بھی حلال ہے اور اگر غیر ماکول کا جزو ہے تو صرف خارج[لہ] درست ہے۔

مسئلہ سوائے خنزیر کے زندہ سب جانوروں کی بیع[ص] کسی فائدہ کے لئے درست ہے خواہ بری ہوں یا بحری چھوٹے ہوں یا بڑے حتی کہ کتے اور چیتے اور سانپ وغیرہ کی بھی

عہ لقولہ علیہ السلام لا یعذب بالنار الا رب النار۔

لہ وقال علیہ السلام ان اللہ کتب الاحسان فی کل شئ و وردت قصۃ بغی زحبست ھرۃ لاھی اطعمتھا ولا ھی ارسلتھا تاکل من حشاش الارض فعذبت۔

سہ تشمیش ردد القز یعنی ریشم کے کیڑوں کو دھوپ میں ڈال کر مارنا۔

للعہ بنابریں سانپ کا دانت سرمہ میں ڈالنا جائز ہے خواہ زندہ کا لیا جاوے یا مردے کا ہاں کھانے کی دوا میں ڈالنا جائز نہیں کیونکہ حیوان غیر ماکول کا جزو ہے (نظر ثالث)۔

ص فی الشامی ص۱۷۲ ج۴ یجوز بیع سائر الحیوانات سوی الخنزیر ھو المختار وفی الدر المختار ص۱۷۲ والحاصل ان جواز البیع یدور مع حل الانتفاع ۱۲۔

لہ یعنی تمام جانوروں کی بیع خنزیر کے سوا درست ہے یہ ہی قول پسندیدہ ہے اور در مختار میں ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ بیع کے جواز کا دارومدار اس پر ہے کہ بیع سے نفع اٹھانا حلال ہو ۱۲۔

لہ بلی اگر ایذا دے تو اس کو مارنا یا کان کاٹ دینا ناجائز ہے البتہ اس کو چھری سے ذبح کر سکتے ہیں اور جون کو مار ڈالنا درست ہے لیکن اس کو جلانا ویسے بچھو کو جلانا درست نہیں ۱۲۔ از فتاوی قاضی خان ص۳۴۶ ج۴۔

لہ زمانہ جاہلیت میں لوگ زندہ مینڈھے کی تھوڑی سی چکتی کاٹ کر یا تھوڑا سا گوشت ران کا کاٹ کر کھا جاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس سے منع فرمادیا ۱۲ از فتاوی قاضی خان ص۳۴۶۔

لہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ سے عذاب نہیں دے سکتا مگر رب آگ کا ۱۲۔

لہ یعنی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو فرض کیا ہے اور اس بوڑھی عورت کا قصہ حدیث میں آیا ہے جس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اُسے کھانے کو دیا اور نہ آزاد کیا تا وہ زمین کے جانور کھاتی پھرتی اس سے اس بوڑھی کو عذاب دیا گیا ۱۲۔

ص یعنی تمام جانوروں کی بیع خنزیر کے سوا درست ہے یہ ہی قول پسندیدہ ہے اور در مختار میں ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ بیع کے جواز کا دارومدار اس پر ہے کہ بیع سے نفع اٹھانا حلال ہو ۱۲۔

اور مردہ اُن حیوانات کی بیع درست ہے جو پاک ہیں جیسے دریائی جانور یا حشرات غیر ذی دم یا ذی دم جانور بعد ذبح کیونکہ ذبح سے ہر جانور پاک ہو جاتا ہے سوائے سور کے تو خارجی استعمال کے لئے اس کا گوشت وغیرہ کا بیع و شرا ہو سکتا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔

مسئلہ - دریائی جانور[1] سب پاک ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے مذبوح ہوں یا غیر مذبوح ہاں کھانا کسی کا سوائے مچھلی کے مذہب حنفی میں درست نہیں تو خارجی استعمال تمام حیوانات دریائی کا اور ان کے تمام اجزاء کا درست ہوا الا آنکہ مینڈک کا مارنا کراہت سے خالی نہیں نور دد الف فیہ۔ ہاں اگر مارا ہوا ہو تو خارجی استعمال میں کچھ بھی حرج نہیں یہ حکم دریائی مینڈک کا ہے اور خشکی کا مینڈک ذی دم ہونے کی وجہ سے نجس ہے لہٰذا مرا ہوا میتہ کے حکم میں ہے ہاں ذبح کیا گیا ہو تو پاک ہے یا بہت ہی چھوٹا ہو کہ وہ ذی دم نہ ہوگا دریائی مینڈک کے پیروں کی انگلیوں کے بیچ میں کھال ہوتی ہے جیسے بطک کے۔ شافعی مذہب میں سوائے صدف[2] اور سرطان اور مینڈک اور سانپ اور کچھوے کے سب دریائی جانور حلال ہیں۔ اور مالکیہ[3] کے نزدیک کل دریائی جانور حلال ہیں۔ سرطان کا اثر جلانے سے بھی بدستور رہتا ہے اطبا کو چاہیئے کہ سرطان محرق[4] استعمال کریں تاکہ فعل ناجائز سے بچیں۔ جند بیدستر[5] داخلاً کسی کے نزدیک بھی درست نہیں حنفیہ کے نزدیک تو دو وجہ سے ایک یہ کہ جزو حیوان دریائی ہے دوسرے یہ کہ خصیہ ہے جسکی ممانعت حدیث میں منصوص ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک صرف اخیر وجہ سے اور بوجہ پاک ہونے کے خارجاً درست ہے۔ عطر میں ڈالنا جائز ہے۔

مسئلہ - چونکہ مچھلی کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں اس واسطے کافر کے ہاتھ کی مچھلی بلاشبہ حلال ہے۔ ایسی ہی ٹڈی[6]۔ للعہ

عہ کیڑے مکوڑے جن میں خون بہتا ہوا نہیں ۱۲ عہ کذا فی الحیوٰۃ الحیوان ص۲۷ جلد ۲ بحث السمک الیضافی رحمۃ الامۃ کتاب الذبائح ص۶۲

سہ عن رحمۃ الامۃ قال مالک یوکل[5] السمک وغیرہ حتی السرطان والضفدع وکلب الماء لکنہ کرہ الخنزیر وحکی انہ توقف فیہ۔ صہ لکن مالکا خالف فی الجراد۔ للعہ۔ مسئلہ بہت چھوٹی مچھلی کرمچ آلایش کے کھانا جائز ہے بالاتفاق سوائے اصحاب شافعی کے۔ وفی السمک[6] الصغار التی تقلی من غیر ان تشق جوفہ فقال اصحابہ (ای الشافعی) لایحل اکلہ لان رجیعہ نجس وعند سائر الائمۃ یحل اھ ص۳۱ ج۵ شامی۔

---

[1] اور پانی میں ان جانوروں کا مرجانا جن میں خون نہیں جیسے مچھلی اور مینڈک اور پانی کے سب جانور پانی کو ناپاک نہیں کرتے ۱۲ مراقی الفلاح ص۲۴ عربی۔

[2] یعنی سیپی کا کیڑا ۱۲۔ اور سرطان کیکڑے کو کہتے ہیں۔

[3] یعنی کیکڑا راکھا اور کشتہ کیا ہوا ۱۲

[4] یہ ایک دریائی جانور کا خصیہ ہے ۱۲۔

[5] یعنی امام مالک نے کہا کہ مچھلی اور غیر مچھلی سب کھائی جائے یہاں تک کہ کیکڑا اور مینڈک اور دریائی کتا بھی لیکن دریائی خنزیر مکروہ ہے اور منقول ہے کہ امام مالک نے دریائی خنزیر میں توقف فرمایا ۱۲۔

[6] یعنی چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے بارہ میں جو بغیر پیٹ چیرے پکائی جاتی ہیں شافعیوں کا یہ قول ہے کہ ان کا کھانا حلال نہیں کیونکہ ان کی پیٹ ناپاک ہے اور باقی اماموں کے نزدیک حلال ہے۔ ۱۲ شامی۔

مسئلہ کیڑے مکوڑے اور خشکی کے جملہ وہ جانور جن میں دم سائل نہ ہو پاک ہیں جیسے اکثر حشرات الارض بچھو[ع] تتیے[ع] چھوٹی چھپکلی جس میں دم سائل نہ ہو چھوٹا سانپ[ع] جس میں دم سائل نہ ہو خارجاً ان کا استعمال ہر طرح درست ہے اور داخلاً سب[ع] حرام ہیں سوائے ٹڈی کے لہٰذا چیچک کے مریض کو مکھی یاقوت باہ کے لئے خراطین کھانا درست نہیں خراطین وغیرہ کا اثر لینے کی تدبیر یہ ہے کہ یہ چیزیں مرغی کے بچوں کو کھلائی جاویں پھر بچوں کو خود کھاوے جیسا کہ آگے تفصیل کے ساتھ آتا ہے۔

مسئلہ کیڑوں کے لعاب سے بعض پیدا شدہ چیزیں جن سے استقذار یعنی گھن نہ ہو حلال ہیں جیسے ابریشم[ع] شکر تبخال وغیرہ للنص[ع] علی حلۃ العسل۔

مسئلہ گولر کو مع اندر کے بھنگوں کے کھانا درست نہیں اسی طرح سرکہ کو مع کیڑوں کے کھانا یا کسی معجون وغیرہ کو جس میں کیڑے پڑ گئے ہوں مع کیڑوں کے یا مٹھائی کو مع چیونٹیوں کے کھانا درست نہیں اور کیڑے نکال کر درست للعلۃ[ع] ہے۔ اور اگر شہد نچوڑنے میں کچھ وہ بچے بھی مل دیئے جن میں ابھی جان نہیں پڑی تو اس شہد کے کھانے میں کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ میتہ نہیں ہے نہ حیوان ہے ایسے ہی حکم ہے جبکہ آٹے میں یا کسی دوا میں کیڑوں کا مادہ جائے کیطرح پیدا ہو گیا ہو اور ہنوز جاندار کیڑے نہیں ہوئے کہ مع اس جائے کے کھا لینا درست ہے۔ سرکہ میں چھاننے کے بعد یہ وہم نہ کرنا چاہیئے کہ کچھ کیڑے گھل مل گئے ہونگے۔

مسئلہ میتہ کی خرید و فروخت سب باطل ہے اور میتہ نجس بھی ہے داخلاً و خارجاً کسی طرح استعمال جائز نہیں۔ جونک اور خراطین اور جملہ حشرات الارض غیر ذی دم چونکہ مرنے کے بعد بھی نجس نہیں اس واسطے اُن کا بیع دوسری خشک شدہ[ع] کا بھی درست ہے اور خارجاً استعمال درست ہے۔

لہ ابریشم بمعنی ریشم اور شکر تبخال ایک کیڑے کا جالا ہے مثل ریشم کے کہ اپنے اوپر تنتا ہے اور اس میں سوراخ کر کے چلا ۱۲۔ از جامع۔

لہ یعنی شہد کے حلال ہونے کی تصریح کے سبب ۱۲۔

لہ یعنی امام مالک کا اس میں اختلاف ہے کیونکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں کو مکروہ کہتے ہیں نہ حرام کیونکہ اصل تمام چیزوں میں اباحت ہے۔ ایسے ہی حیوٰۃ الحیوان بحث مکھی میں اور رحمۃ الامۃ میں مذکور ہے ۱۲۔

لہ کیونکہ علت گھن کرنا ہے اور گھن کسی تھوڑی سی چیز کے مل جانے سے نہیں ہوتی کیونکہ بہت تھوڑی سی چیز تو اس سے یعنی معدوم ہو جاتی ہے جس طرح دیگ میں ایک مکھی پک کر محلول ہو جائے اسی طرح احیاء العلوم میں ہے علاوہ ازیں یہ احتمال سرکہ میں محض فرضی اور بلا دلیل ہے ۱۲۔

لہ اکثر کی قید اس واسطے ہے کہ بعض حشرات الارض ذی دم سائل بھی ہیں جیسے چوہا گھونس وغیرہ۔

لہ چھوٹی چھپکلی اور چھوٹا سانپ وہ ہے جو بالشت سے کم ہو کما فی قاضی خاں ۱۲ سہ خلافا لمالک فانہ قال بکراھۃ حشرات الارض دون حرمتھا لان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ۔ کذا فی حیوٰۃ الحیوان بحث الذباب و کذا فی رحمۃ الامۃ۔ للعلہ کذا فی الشامی جلد ۵ ص ۲۹۹ ۱۲۔ صہ لان العلۃ۔ الاستقذار وھو لا یوجد باختلاط شیٔ فی غایۃ القلۃ کانہ مستلاشی کما اذا طبخ فی قدر ذبابۃ والخکت فیہ۔ کذا فی احیاء العلوم۔ علان ذلک الاحتمال ایضاً فی الخل المفروض احتمال غیر ناشیٔ عن دلیل۔ معہ ایسے ہی غیر خشک شدہ کا بھی ۱۲۔

مسئلہ۔ سوائے خنزیر کے تمام وہ جانور جن میں دم سائل ہو خواہ ان کا گوشت کھانا حلال ہو یا حرام باقاعدہ[ع] ذبح کرنے سے پاک سب ہو جاتے ہیں یعنی تمام اجزاء اُن کے گوشت چربی۔ آنتیں۔ اوجھ۔ سنگدانہ۔ پتا۔ اعصاب سب طاہر ہو جاتے ہیں سوائے خون کے یعنی دم مسفوح[ا] کے نتیجہ یہ ہے کہ خارجی استعمال ان کا ہر طرح درست ہو جاتا ہے جیسے سر پر باندھنا وغیرہ ہاں کھانا درست نہیں سوائے حلال جانوروں کے اس مسئلہ سے اطبا بہت کام لے سکتے ہیں، آنتوں اور اوجھ اور سنگدانہ اور پتے کو نجاست ظاہری سے دھونا ضروری[ب] ہے

مسئلہ۔ میتہ یعنی مردار نجس ہے سوائے[ج] اجزاء ذیل کے بال۔ ہڈی۔ جبکہ اس پر گوشت اور دسومت[د] بالکل نہ رہے۔ کھال[ہ] جبکہ دباغت ہو جاوے۔ کھال ہی کے حکم میں وہ اعضا بھی ہیں جو اعضا وجلدی کہلاتے ہیں جیسے مشانہ۔ اوجھ۔ پوست۔ سنگدانہ۔ آنتیں جھلیاں یہ سب چیزیں بھی کھال کیطرح دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں[و] پٹھے جبکہ دباغت ہو جاوے۔ ناخن[ز] سم[ح] سینگ۔ پر۔ میتہ کے ان اجزا کو پاک کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز ان کے ساتھ درست ہے بیع وشرعی جائز ہے خارجاً اگر کسی طرح استعمال کیا جاوے تو درست ہے مگر کھانا کسی جزو میتہ کا درست نہیں خواہ وہ مرا ہوا جانور ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول خنزیر کے یہ سب اجزا بھی ناپاک ہیں[ط]

ع لفظ باقاعدہ ذبح اختیاری اور اضطراری اور ذبح مسلم اور کتابی سب کو شامل ہے اسکی تفصیل کتب فقہ میں ہے نیز رسالہ اصلاح الطب میں بھی ہے

عہ وفی الدر المختار وھما ای اھاب طھریۃ بدباغ طھر بذکاۃ علی المذاھب لا یطھر لحمہ علی قول الاکثران کان غیر ماکول ھذا اصح مالفتی بہ وان قال فی الفیض الفتوی علی طھارتہ انتھی بقول محمد مصطفی اثبت الاختلاف فی طھارۃ لحم الغیر الماکول بالذبح فیکون العموم البلوی اثر فی التوسع فیہ لکن الاحوط الاجتناب ما امکن ۱۲۔ (نظر ثالث) ص۔ شیر کی اور ریچھ کی چربی سوائے سور کے ذبح کرنے سے پاک ہو جاتی ہے شیر وغیرہ کو ذبح کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اول گولی سے مارا جاوے جب مرنے لگے تلوار اس کی گردن پر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر مار دیجاوے کہ اس صدمہ سے وہ جلد مر جاوے اس سے چربی گوشت وغیرہ سب پاک ہو جاویں گے اور خارجی استعمال سب کا درست ہو جاوے گا اور ان جانوروں کو ذبح کرنے کی اور بھی ترکیب ہے جس میں طول ہے وہ اصلاح الطب میں اور کتب فقہ میں مفصل مذکور ہے (نظر ثالث)

للہ بجانب ظاہری سے دھولینا ضرور ہے اوجھ وغیرہ کو ۱۲۔ صہ۔ وما اجاز الفقھاء الخیاطۃ باشعار الخنزیر فمحمول علی الضرورۃ فی ذلک الزمان واما الیوم فلا ضرورۃ اصلا۔ کذا فی الشامی ۱۲۔

ا یعنی جاری خون کے ۱۲

ب وکل شئی من اجزاء الحیوان غیر الخنزیر لا یسری فیہ الدم لا ینجس بالموت کالشعر والریش المجزوز والقرن والحافر والعظم مالم یکن بہ لحم والعصب نجس فی الصحیح ۱۲ نور الایضاح مع المشرح وشرح الشرح ص۹۷

ج یعنی جو چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے وہ مذہب درست پر ذبح سے بھی پاک ہو جاتا ہے لیکن ان کا گوشت اکثر اماموں کے قول پر پاک نہیں ہوتا اگر وہ حلال ہوں فتوے کے لئے صحیح قول یہی ہے اگرچہ بعض نے یہ کہا ہے کہ فتوی ان کے پاک ہو جانے پر ہے حکیم مصطفی صاحب فرماتے ہیں کہ اختلاف حرام جانور کا گوشت ذبح سے پاک ہو جانے میں ہے لہذا عموم بلوہ کو توسیع میں اثر ہوگا مگر احتیاط پھر بھی حتی الامکان بچنے میں ہے ۱۲۔

اور بعض فقہا نے جو اجازت سور کے بال سے سینے کی دی ہے وہ کسی اُس زمانہ کی ضرورت پر محمول ہے اب اجازت نہیں۔ کما فی الشامی۔ دباغت کے معنے تعفن سے محفوظ ہو جانا ہے۔

مسئلہ عاج یعنی دندان فیل پاک ہے خواہ[1] مردار ہاتھی کا ہو یا زندہ کا لیکن داخلاً استعمال جائز نہیں خارجاً ہر طرح درست ہے (استعمال داخلی اور خارجی کی تعریف شروع کتاب میں گزری۔

مسئلہ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا دودھ بھی حرام اور نجس ہے۔ اور حلال جانور کا دودھ حلال اور پاک ہے۔ اگر حلال جانور مر بھی جاوے تو اس کے تھنوں میں سے نکلا ہوا دودھ پاک[2] اور حلال ہے فقہا کے قول لبن المیتۃ طاہر کا مطلب یہی ہے۔ گدھی کا دودھ دق اور سل میں پینا مداوی[3] بالحرام للعلۃ ہے۔ گھوڑی کا دودھ حلال اور پاک ہے کیونکہ گھوڑا حلال ہے مکروہ ممنوع ہے

انڈے کا بیان۔ ہر جانور کا انڈا اس کے گوشت کے حکم میں ہے مگر اس بات میں کہ حلال جانور اگر مردار ہو جاوے تو اس کا انڈا جو پیٹ سے نکلے پاک اور حلال ہے جیسے دودھ کا مسئلہ ذکر ہوا اس کے اوپر جو رطوبت ہو دھو ڈالیں

مسئلہ غیر ماکول یعنی حرام جانور ذی دم کو اگر ذبح کر دیا تب بھی باوجود گوشت پوست وغیرہ کے پاک ہو جانیکے انڈا پاک[3] نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ گندہ انڈا حلال جانور کا جب خون بن گیا تو حرام[4] اور نجس ہے اور جب خون کا بچہ بن گیا تو حلال اور پاک[5] ہے اور اگر بچہ[6] بن گیا اور ابھی جان نہیں پڑی تب بھی پاک ہے اور کھانا بھی اس کا جائز ہے کیونکہ گوشت[7] ہے اور حرام جانور کا انڈا اول اور تیسری صورت میں حرام[8] اور نجس ہے اور دوسری صورت میں جبکہ بچہ زندہ ہو گیا تو پاک ہے اور حرام ہے

فضلات حیوانیہ کا بیان۔ دم مسفوح ناپاک ہے مسفوح وہ خون ہے جو بہنے کے قابل

---

[1] لان الفیل کسائر الصباع فی الاصح لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج وھو عظم الفیل دورد انہ کان لفاطمۃ رضؓ سوار من عاج قال الشارح فھذا یدل علی طھارۃ عظمہ ولو کان کالخنزیر لما امتشط صلی اللہ علیہ وسلم بعظمہ ۱۲ مراقی مع الطحطاوی

[2] یعنی اس وجہ سے کہ جس چیز میں زندگی حلول نہیں ہوتی اس میں موت بھی حلول نہیں کرتی ۱۲۔ اسی طرح کتب فقہ میں ہے ۱۲۔

[3] کیونکہ انڈے میں نہ زندگی اثر کرتی ہے نہ موت لہٰذا اس میں ذبح کرنا کچھ اثر نہ کرے گا پس اپنی اصلی حالت پر باقی رہے گا اور اس کا پورا بیان اصلاح الطب مقالہ دوم میں ہے ۱۲۔

[4] ولا باس بلبنھا علی الاوجہ ۱۲۔ درمختار ص ۱۹۲ للحہ وکرہ لحمھا ای الحمارۃ الاہلیۃ خلافا لمالک ولبنھا ۱۲ درمختار ص ۲۱۶ ج ۵۔

[5] وعبارۃ مع الشرح والفحۃ المیتۃ ولو مالکۃ ولبنھا طاہر کالمذکات خلافا لھما للتجسسھما بہ نجاستہ المعل ۱۲ شامی جلد اول بیرونی ص ۱۹۰

[6] ترجمہ مرے ہوئے جانور کا دودھ پاک ہے۔

[7] حرام چیز کے ساتھ علاج کرنا۔

---

[1] لان مالا یحلہ الحیوۃ لا یحلہ الموت کذا صرح بہ فی کتب الفقہ ۱۲۔

[2] لان البیض لا یوثر فیہ الحیوۃ ولا الموت فلا یوثر فیہ التذکیۃ فیبقی علی حالتہ الاصلیۃ وتمامہ فی اصلاح الطب مقالہ ثانیہ معہ ولہ بوجہ تبدیل ماہیت ۱۲۔

[3] اور یہ بچہ میتہ نہیں ہے کیونکہ ابھی حیوان ہی نہیں ہوا بلکہ یہ اس انڈے ہی کا ایک جزء ہے ۱۲۔

[4] جب گندا ہو کر خون ہوا تب تو ظاہر ہے اور جب بچہ بن گیا مگر جان نہیں پڑی تو اس واسطے نجس اور حرام ہے کہ وہ انڈے ہی کا جزء ہے اور جب زندہ ہو گیا تو حیوان ہے اور حیوان زندہ پر نجاست کا حکم نہیں ہوتا ہے۔ ۱۲۔

ہو یہ خون یا اس کا کچھ حصہ سب نجس ہے واخلاً وخارجاً کسی طرح جائز نہیں۔ مذبوح جانور کی گردن میں موضع ذبح پر جو خون لگا ہوتا ہے وہ دم مسفوح ہے بلا دھوئے اور خون چھوٹے طہارت نہیں ہو سکتی ہاں جو خون رگوں کے اندر یا جلد وغیرہ میں رہ جاتا ہے وہ غیر مسفوح ہے اور دفعاً للحرج کھانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ اور سوائے[1] اس کے اور خون غیر مسفوح پاک تو ضرور ہیں مگر واخلاً جائز نہیں جیسے کوئی کھٹمل کا خون کھانا چاہے۔

کبوتر کا خون پر وال پر لگانا درست نہیں کیونکہ دم مسفوح ہے اور کھٹمل کا خون لگانا درست ہے کیونکہ دم غیر مسفوح ہے حشرات کو غیر ذی دم[2] مسفوح مانا گیا ہے۔ نیز دریائی جملہ جانوروں کو بھی چاہے بڑے ہوں چاہے چھوٹے سب کو غیر ذی دم مسفوح[3] مانا گیا ہے۔ مچھلی اور سانپ[4] جو بالشت بھر سے چھوٹے ہوں ان کو بھی غیر ذی دم مسفوح مانا گیا ہے۔

پیپ اور کچلہو اور جملہ زخموں سے نکلی ہوئی رطوبتیں جبکہ وضوان سے لوٹ جاتا ہو خون ہی کے حکم میں ہیں کسی طرح استعمال جائز نہیں حتیٰ کہ کتے کے زخم پر دوا ڈال کر چوانا جائز نہیں دو وجہ سے ایک تو اس کا لعاب نجس ہے اور نجس العین کا استعمال خارجاً بھی جائز نہیں دوسرے خون اور کچلہو نجس ہیں جانور کو بھی ان کا چاٹنا درست نہیں **مسئلہ** جو خون جونک نے پیا وہ مسفوح اور ناپاک ہاں جب وہ جونک کا جزو بدن بنجاوے تو بوجہ تبدیل ماہیت کے پاک ہو جاتا ہے علامت اس کی یہ ہے کہ سوئی سے خون نہ نکلے حلال پرندوں کے کل فضلات سوائے خون کے پاک ہیں مگر واخلاً بوجہ استخباث کسی کا بھی استعمال درست نہیں۔ حلال پرندوں کا شگدانہ پاک تو ہے مگر کھانا جبھی درست ہوگا جب اس پر سے بیٹ کو دھو دیا جائے مرغی اور بطا اور مرغابی کی بیٹ بھی نجس ہے۔

مسئلہ کل مرارات (وہ سرمہ جس میں پتوں کے پانی پڑتے ہیں) میں اگر حلال پرندوں کے پتوں کا پانی پڑا ہے تب تو بلا تکلف جائز ہے اور پاک ہے (سوائے مرغابی اور مرغی اور بطا کے ان کے پتوں[5] کا حکم بھی بیٹ کا سا ہے) اور اگر حرام پرندوں کے پتوں کا پانی یا سوائے

---

[1] یعنی زمین کے کیڑے مکوڑوں کو بہتے خون والا جانور نہیں مانا ہے۔

[2] لانجس لما دمویت مالا دم لہ فیہ کسمک وضفدع وحیوان المار دلق وذباب وزنبور وعقرب وخنفس وجراد وبرغوث وقمل الخ مراقی ص ۲۴ نصری۔

[3] موت مالا دم لہ کالسمک والسرطان والحیۃ وکل مایعیش فی المار فان کانت الحیۃ والضفدع عظیمۃ لہا دم نفسد المار دکذا الوزغۃ الکبیرۃ ۱۲۔ فتاویٰ قاضی خان ص ۹ ج ۱

[4] یفہم ولیلۃ مما فی الہدایۃ من ان دم مالا یکون حدثا لا یکون نجسا فان المفہوم معتبر فی عبارات الکتب فافہم ۱۲۔

[5] ترجمہ یہ ہے کہ اس لئے کہ جب مرغ اور مرغابی اور بطخ کی بیٹ پرندوں میں سے مستثنیٰ ہے تو اس کا پیشاب اور جو حکم میں پیشاب کے ہے وہ بھی مستثنیٰ کیا جائے گا ۱۲ محمد حیات غفرلہ سبطلی خم السرائے ترمینی۔

---

[1] یعنی سوائے اس خون کے جو رگوں یا گوشت میں یا جلد میں رہ جاوے ۱۲۔ عبد کمانی قاضی خان ۱۲۔

[5] لانہ اذا استثنی خرء الدیک والاوز والبط من بین الطیور فکذا یستثنی البول وصا فی حکم البول ایضاً ۱۲

پرندوں کے اور کسی ذی دم جانور کا پتہ پڑا ہے تو ناپاک ہے اور جب جائز ہے جبکہ بہ نسبت پتوں کے پانی کے ادویات زیادہ ہوں لیکن نماز کے وقت آنکھ کو دھونا پڑے گا اگر اوپر پانی بہا ہے اور اگر ادویات زیادہ نہیں ہیں بلکہ غلبہ پانی کو ہے تو جائز نہیں کیونکہ نجس العین ہے جیسے پیشاب **مسئلہ** ۔بکری کا پتہ مع پانی کے چھلوری پر چڑھانا امام محمد صاحب کے قول پر درست ہے کیونکہ ان کے نزدیک ماکول اللحم جانور کا پیشاب پاک ہے۔ للعہ

مسئلہ ۔ہر از کل جانوروں معہ کا سوائے حلال پرندوں کے ناپاک ہے ہاں جس سے احتراز ممکن نہ ہو عفو ہے جیسے مکھی کی پیٹ یا ریشم کے کیڑے کا فضلہ جو باوجود حتی الامکان کوشش کے بھی کچھ نہ کچھ کو یہ آبریشم میں لگا ہی رہ جاتا ہے اور عموم بلوے ہی کی وجہ سے چمگادڑ کی بیٹ کو پاک کہا ہے یعنی عفو ہے حتیٰ کہ بعض فقہا نے بلی کے پیشاب کو کپڑے پر پاک کہا ہے (یعنی عفو) اور پانی میں نجس لان المدار علی البلوے لہذا سانپ کی بیٹ اور چونک کی بیٹ بھی نجس ہو گی کما فی العالمگیری ۔اور شیاف مگسی (آنکھ میں لگانے کی ایک دوا ہے جس میں مکھی کی بیٹ پڑتی ہے) نجس ہو گا کیونکہ آنکھ کے بارہ میں بلوے نہیں۔ مگر آنکھ میں لگانا جائز ہو گا کیونکہ غلبہ دیگر ادویات کو ہے نجس العین نہیں ہے ہاں نماز کے وقت دھونا ضرور ہے جب کہ آنکھ کے باہر بھی بہا ہو۔

مسئلہ ۔حرام پرندوں کی بیٹ بھی نجس ہے مگر نجاست خفیفہ ہے لیکن کنوئیں کے حق میں اس کو عفو کہا ہے لعموم البلوی۔ نجاست کے خفیفہ ہونے کا اثر حرمت استعمال پر کچھ نہیں پڑتا غلیظہ و خفیفہ یکساں ہیں صرف نماز کے بارہ میں فرق ہے کہ غلیظہ کی مقدار قدر درہم ہے اور خفیفہ کی ربع ثوب۔ جو پانی نجاست خفیفہ سے نجس ہو وہ بھی نجاست خفیفہ ہو گا اور

لہ ترجمہ پس امام محمد کے قول پر پتوں کا سرمہ کہ جس میں حلال جانور کے پتہ کا پانی ہو پاک ہے اس وجہ سے کہ پتہ ہر شے کا اس کے پیشاب کی طرح ہے۔

لہ و خرزمالا یعز کل لحمہ من الطیور لا لفساد الماء والثوب فی ظاہر الروایۃ عن ابی حنیفۃ وابی یوسف رح لقصور الامتناع ۱۲ قاضی خان ص ۶ ج ۱ معہ ومن الحنفیۃ خرء طیر لا یؤکل کالصقر والحدأۃ وعفی قدر الدرہم ۱۲ مراقی ص ۸۹

لہ لان العبرۃ للغالب کما قلنا قبل ۱۲ عہ آنکھ کے اندر کا حکم پیٹ کا سا ہے یعنی اندر سے کسی حال میں دھونے کی ضرورت نہیں حتیٰ کہ اندر پیپ خون نکلے اور آنکھ سے باہر نہ آوے تو وضو نہیں جاتا ۱۲۔

لہ شامی ص ۲۶۱ جلد اول۔ فعلی قول محمد یحل بمرارۃ الذی فیہ ملوحۃ ماکول اللحم طاہر لان مرارۃ کل شئی بحسبہ للعہ مسئلہ اگر تیتا چھلوری پر چڑھایا اور اس کا آنا نامضر ہے تو اس پر وضو کیوقت پانی بہانا بھی مضر ہو تو مسح کرے اور اگر مسح بھی مضر ہو تو چھوڑ دے نماز ہو جاویگی۔ کذا فی نور الایضاح مع شرحہ وحاشیہ للطحطاوی ص ۷۰ انظر ثالث۔ اھ لعدم البلوی فیہا ۱۲۔

اور غلیظہ سے غلیظہ۔

مسئلہ چمگادڑ کے پیشاب[1] کو پاک کہا ہے کسی نے بوجہ عموم[2] بلوے اور کسی نے اس وجہ سے کہ چمگادڑ کو بھی حلال مانا ہے[3]۔

مسئلہ پرندوں کے سوا حلال حیوانات کا لعاب اور پسینہ اور میل پاک ہے اور پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور باقی فضلات جیسے مافی المعدہ[4] والامعاء اور پاخانہ اور منی وغیرہ سب نجس ہیں نجاست غلیظہ

مسئلہ غیر پرند حرام جانوروں کے کل فضلات[5] لعاب اور مافی البطن اور پاخانہ اور پیشاب اور منی اور پسینہ اور میل سب نجاست غلیظہ ہیں علی ہذا ہاتھی کے کان کا میل بھی نجس ہے دوسری چیز میں ملا کر خارج[6] درست ہے جبکہ میل اس پر غالب نہ ہو اور تنہا یا غالب دوسری چیز پر نجس ہے ہنس[7]۔ گدھے اور خچر کا پسینہ خلاف قیاس پاک ہے تو اُن کا میل بھی پاک ہوا خارجاً استعمال درست

مسئلہ چوہے کا پیشاب نجس ہے مگر دفعاً للحرج[8] عفو کہا ہے۔ ایسی ہی اس کی مینگنی کو عفو کا حکم مواقع جرح تک محدود رہیگا مثلاً مینگنیاں کسی دوا یا عرق میں پڑ جاویں بشرطیکہ ٹوٹ کر مل نہ گئی ہوں یا مقدار میں زیادہ نہ ہوں۔ اور بالقصد ان کا استعمال درست نہ ہوگا جیسے پیٹ پر لیپ کرنا یا کتے کے کاٹے کو کھلانا الا آنکہ اور کوئی دوا[9] نہ ہو کیونکہ یہ نہایت مجرب ہے۔

مسئلہ انسان کا پسینہ[10] اور میل اور آنسو اور رینٹ اور لعاب پاک ہے۔ لعاب دار پر

---

[1] وبول الخفاش وخرؤہ لا یفسد الماء والثواب ۱۲۔

[2] یعنی جو کچھ معدہ اور آنتوں میں ہے ۱۲۔

[3] وبول ما لا یؤکل لحمہ کالآدمی والفرس ضنیعا والذئب وبول الفارۃ وبول الکلب ورجیع السباع من البہائم ولعابہا غلیظۃ ۱۲ ملخص مافی النور مع شرح المراقی

[4] وبول الفارۃ نجس الماء لامکان الاحتراز لانہ یحمر ویعفی عن القلیل منہ ومن خرئہا فی الطعام والثیاب للضرورۃ ۱۲ مراقی صہ ۵۰۔

[5] وسور الادمی ومایؤکل لحمہ طاہر وعرق کل شیء معتبر بسؤرہ ۱۲ ہدایہ صہ ۲۲ مع الکفایہ

[6] یعنی اور منقول ہے کہ چمگادڑ حلال ہے لہذا اس کا پیشاب اور بیٹ پاک ہونے میں کوئی اعتراض نہیں ۱۲۔

[7] ترجمہ یہ ہوا کہ پس رخصت دیجاتی ہے اور یہ حکم اس روایت پر ہے کہ جس میں حرام شے کے ساتھ دوا کرنے کو حلال کہا ہے جب کہ کوئی اور دوا نہ ہو کیونکہ کلب کلب ایک مرض سخت مہلک ہے کہ بہت کم لوگ اس سے نجات پاتے ہیں اور چوہے کی مینگنی اس کے لئے مجرب ہے ۱۲۔

[8] وفی الشامی ونقل انہ حلال فلا اشکال فی طہارۃ بولہ وخرئہ صہ ۱۳۵ ج ۱

[9] اس صورت میں طاہر نہ کہیں گے بلکہ معفو عنہ کہا جاویگا ۱۲۔ [10] لیکن کھانا جائز نہیں بوجہ استخباث کے (نظر ثالث)

للعہ جس طلا میں ہاتھی کے کان کا میل پڑا ہوگا ناجائز ہوگا کیونکہ اور اجزا سے کم ہے ہاں ناپاک ہوگا اور نماز کے وقت وضو ضرور ہوگا

[9] وعند مالک الفیل حلال فیکون وسخہ ادونہ طاہرا وبولہ نجسا خفیفا (نظر ثالث)

معہ نیز خص وذلک علی روایۃ علۃ التداوی بالمحرم حیث لا یکون دواء آخر لان کلب الکلب مرض صعب مہلک فلما یخرج منہ الانسان وخرء الفارۃ مجرب فی ذلک جدا ۱۲۔

[10] ترکیب یہ ہے کہ چوہے کی مینگنیاں ایک تولہ روز پیس کر اروی کی پکی ہوئی دال میں ملا کر کھلا دیں سات دن تک تمام دوا نے جانوروں کے کاٹے کیلئے مجرب ہے۔ ایک اور نسخہ جسمیں کوئی ناجائز چیز نہیں ہے اُن کسی حلال جانور کی مثل بھیڑ بکری کے لیلیں تو بے شبہ جائز ہے ان سیاہ رنگ ایک تولہ پرانا گڑ ایک تولہ دونوں کو آٹا گوئیں کہ ہم سا ہو جاوے پھر چھ خوراک کر کے ایک خوراک روز کھلا دیں۔

لگانا یا آنکھ میں لگانا اور کان کا میل خارجی استعمال میں لانا درست ہے داخلاً یہ بھی بوجہ استخباث درست نہیں[ع]۔ ان کے سوا کل انسانی فضلات نجس ہیں نہ داخلاً جائز ہیں نہ خارجاً اور قے قلیل جو ناقص وضو نہ ہو دم غیر مسفوح کے حکم میں ہے یعنی ناپاک نہیں مگر مستخبث ہے داخلاً جائز نہیں[ع]۔ **متفرقات** اس میں اشیاء مرکب از جماد و نبات و حیوان کا اور متفرق مسائل کا بیان ہے اوپر بیان ہو چکا ہے کہ شریعت اسلامی میں کسی چیز کی حرمت کی علت چار چیز ہیں نجاست[1] یا مضرت[2] یا استخباث[3] یعنی گھنونی چیز ہونا جیسے کیڑے مکوڑوں کا کھانا یا نشہ[4] جب نجس اور غیر نجس مرکب ہو جاویں تو حکم نجاست کا ہوتا ہے۔ ہاں اتنی تفصیل ہے کہ اگر نجاست دوسری چیز پر غالب ہے تو حکم تنجس العین کا ہوتا ہے یعنی اس کا استعمال نہ داخلاً درست ہے اور نہ خارجاً مثلاً کوئی چاہے کہ لوٹہ بھر پیشاب میں چلو بھر پانی ڈال کر خارجاً استعمال کرلے تو درست نہیں اور اگر دوسری چیز نجاست پر غالب ہے تو وہ ناپاک تو ہے مگر خارجاً استعمال درست ہے مگر نماز کے وقت طہارت ضرور ہے اور احتیاط اولیٰ ہے۔ اگر نجس چیز اور غیر نجس چیز ملجانے کے بعد کوئی مطہر پایا جاوے یعنی کسی طریقہ معتبرہ فی الشرع[5] سے وہ پاک کرلیا جاوے تو حکم طہارت کا لوٹ آتا ہے ورنہ وہ ناپاک رہتا ہے۔ تبدیل ماہیت[6] بھی مطہر ہے اور جب مضر اور غیر مضر چیز ملجاویں تو اگر ملانے سے نقصان جاتا رہے تو ممانعت بھی جاتی رہے گی جیسے سنکھیا کے ساتھ کوئی اس کا آٹا ملا دیا جاوے یا سمیات[7] کو مدبر کر کے بقدر غیر مضر کھایا جاوے اور جب خبیث اور غیر خبیث ملجاویں تو اگر استخباث باقی رہے تو حرمت کا ورنہ حلت کا حکم ہوگا جیسے دیگ میں مکھی پڑ جاوے کہ اگر مکھی شوربے میں حل نہیں ہوگئی تو اس مکھی کا کھانا جائز نہیں اور اگر گھل مل گئی تو ایک دیگ میں مکھی کا ملجانا عرفاً مستخبث نہیں لہٰذا وہ شوربا حلال ہے حالانکہ اجزاء مکھی کے اس میں بالیقین موجود ہیں۔

لہ یعنی ایسے طریقہ سے کہ جسکو شریعت میں مانا ہے ۱۲۔
لہ ماہیت کا بدل جانا جیسے پاخانہ کا مٹی یا راکھ ہو جانا اور جونک کا خون کو پی کر جزو بدن بنا لینا وغیرہ ۱۲۔
لہ تدبیر کے معنی انجام بینی کے ہیں اور اصطلاح میں بعض دواؤں میں ایسے تصرف کرنے کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے اس دوا کا ناقص و فاسد اثر دور ہو جائے گا تاکہ انجام کو بعد استعمال کے کچھ نقصان استعمال کرنے والے کو نہ پہنچے ۱۲۔ از جامع
اور سمیات زہریلی چیزوں کو کہتے ہیں ۱۲
لہ یعنی عالمگیریہ میں ہے کہ بیمار کو خون اور پیشاب پینا اور مردار کھانا دوا کے لئے جب کہ کسی مسلمان طبیب نے یہ خبر دی ہو کہ اس سے اس کو شفا ہوگی اور مباح چیزوں میں کوئی شے اس کے قائم مقام ہو نہیں جائز ہے اور اگر حکیم یہ کہے کہ اس حرام شے سے جلد شفا ہوگی تو اس میں دونوں روایتیں ہیں ۱۲۔

ع دودھ عورت کا پاک ہے لیکن سوائے بچہ کے ایام رضاع میں پلانے کے کسی طرح استعمال اس کا جائز نہیں اسکی تفصیل اور دلیل شرح اس باب میں گزری ۱۲ (نظر ثالث) عہ فی العالمگیریہ[4] یجوز للعلیل شرب الدم والبول واکل المیتۃ للتداوی اذا اخبرہ طبیب مسلم ان شفاءہ فیہ ولم یجد فی المباح ما یقوم مقامہ وان قال الطبیب یتعجل شفاءک فیہ جہان کتاب الکراہیۃ جلد ۶ صفحہ ۲۳۶ واطال الکلام فیہ فی الشامی مع جواب من قولہ ان اللہ لم یجعل شفائکم فیما حرم علیکم۔ سہ۔ کذا وجدنا فی احیاء العلوم ۱۲ منہ۔

تبدیل ماہیت کا بیان تبدیل ماہیت سے احکام بھی بدل جاتے ہیں مثلاً انگور کا پانی پاک ہے لیکن جب وہ ایک دوسری چیز یعنی شراب بن گیا تو نجس ہوگیا اور شراب جب پھر دوسری چیز بن گئی یعنی سرکہ ہوگئی تو پاک ہوگئی۔ تبدیل ماہیت کے یہ معنی ہیں کہ ایک چیز سے ایسی دوسری چیز بن جاوے جس کا حکم شئے اول کے بالکل خلاف ہے مثلاً ناپاک چیز ایک ایسی چیز کی طرف مستحیل ہوگئی کہ وہ چیز ناپاک ہے تو وہ ناپاک چیز پاک ہوگئی جیسے کھاد ناپاک ہے مگر جب مٹی ہوگیا تو مٹی ایک پاک چیز ہے تو وہ پاک ہوگیا یا انڈا پاک ہے مگر خون بن گیا اور خون ایک ناپاک چیز ہے تو انڈا ناپاک ہوگیا اور جب اس خون کا مضغہ[1] و گوشت بن گیا تو گوشت پاک چیز ہے پھر پاک ہوگیا اور اگر انقلاب[2] ایسی چیز کی طرف ہوا جس کا حکم ویسا ہی ہے جیسا اس کا قبل انقلاب کے تھا تو وہی حکم رہے گا پاک تھی تو پاک اور ناپاک تھی تو ناپاک مثلاً پاک ہڈی جلکر راکھ ہوگئی تو انقلاب تو ہوا مگر حکم وہی رہا کیونکہ راکھ بھی پاک ہے اور اگر نطفہ خون بن گیا تو انقلاب تو ہوا مگر ناپاک کا ناپاک کی طرف اور حکم بدستور رہا ہاں جب مضغہ گوشت بن گیا تو پاک ہوگیا کیونکہ مضغہ گوشت پاک ہے اور اگر انقلاب ہی ناتمام ہوا یعنی دوسری چیز مغائر شئے اول کے نہیں بن گئی صرف گونہ تبدیلی ہوگئی تو احکام نہ بدلیں گے جیسے ناپاک گیہوں کی روٹی پکائی کہ بجائے گیہوں کی صورت کی روٹی کی صورت پیدا ہوگئی لیکن یہ دوسری چیز بنجانا نہیں سمجھا جاتا **مسئلہ** اگر حشرات[3] الارض کو شیشی میں بھر کر بذریعہ آنچ کے تیل بنالیا گیا تو اس کا کھانا درست نہیں یہ صرف ایسا استحالہ ہوا ہے جیسے ناپاک گیہوں کا نشاستہ[4] نکال لیا یا ناپاک پانی کا عرق کھینچ لیا جاوے

مسئلہ دھواں ہر چیز کا پاک ہے کیونکہ دھواں اُن جلے ہوئے اجزا کا نام ہے جو نہایت چھوٹے اور ہلکے ہونے کی وجہ سے حرارت کے اثر سے اڑنے لگتے ہیں گویا کوئلہ کے باریک ٹکڑے ہیں اور ظاہر ہے کہ کوئلہ احتراق[5] کے بعد ہوتا ہے اور جل جانا تبدیل ماہیت ہے اور بخار یعنی بھاپ نجس چیز[6] کی نجس ہے کیونکہ بھاپ میں احتراق نہیں ہوا بلکہ وہی پانی ہے اثر حرارت سے اڑنے لگا ہے گویا کوئی پانی کو پھینک رہا ہے۔ اور اگر بھاپ اور دھواں مل جاوے

---

[1] یعنی گوشت کا ٹکڑا اور بوٹی ۱۲۔

[2] یعنی ماہیت کا پلٹنا ۱۲

[3] یعنی زمین کے کیڑے مکوڑے ۱۲۔

[4] یعنی گیہوں کا ست ۱۲

[5] احتراق کے معنے جل جانے کے ہیں ۱۲

[6] اس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اگر ناپاکی کے قطرے لگے جائیں تو اس کا پانی یعنی وہ قطرے ناپاک ہیں اور تفصیل اصلاح الطب میں ہے ۱۲۔

[7] یہاں سے تریاق الافاعی کا حکم بھی نکل آیا (تریاق الافاعی ایک مرکب ہے جس میں سانپ کے گوشت پڑتے ہیں) یہ حرام ہے کذا فی کتب الفقہ (نظر ثالث) [8] فی شرح المنیۃ لو استقطرت النجاسۃ فماءھا نجس والتفصیل فی اصلاح الطب ۱۲۔

تو نجس ہوگا کیونکہ نجس اور غیر نجس کا خلط[1] ہوگیا بھاپ اور دھوئیں کے ملجانے کی علامت یہ ہے کہ کسی جگہ جم کر ٹپکنے لگے تر چیز میں سے اگر سیاہ رنگ بھاپ بھی اٹھے تو وہ بھاپ اور دھواں ملا ہوا ہے

مسئلہ - ماء اللحم کشید[2] کیا گیا اور اس میں خون یا اور کوئی ناپاک چیز پڑ گئی تو عرق نجس اور حرام ہوگا اور اگر ماء اللحم میں خراطین[3] وغیرہ غیر ماکول پاک چیزیں ڈالی گئیں تو اس کا پینا حرام[4] ہوگا۔ دونوں صورتوں میں تبدیل ماہیت نہیں ہوئی۔

مسئلہ - خرگوش کی خشک مینگنیاں حقہ میں بھری گئیں تو کسر[5] یاح[6] کیلئے اس کا پینا درست ہے کیونکہ دھواں پاک ہے۔ اگرچہ پانی میں ہو کر آیا ہے کیونکہ پانی میں آنے سے پہلے پاک تھا اور اگر تر مینگنیاں بھری گئیں یا خشک کو شیرہ[7] میں ملا کر بھرا گیا تو اس کا دھواں بخار آمیز[8] ہونے کی وجہ سے نجس ہوگا اور حقہ اور چلم اور منہ سب نجس ہوگا اور اس کا پینا حرام ہوگا۔

مسئلہ - ناپاک چیز پانی میں پکا کر بھپارہ دینا یعنی اس کی بھاپ بدن کو یا کپڑے کو لگانا ناپاک چیز کا لیپ کرنے کے حکم میں ہے یعنی فی نفسہ درست ہے مگر بدن یا کپڑا ناپاک ہو جاوے گا[9] بشرطیکہ اتنی بھاپ لگ جاوے کہ کوئی قطرہ ٹپک جاوے اور صرف گرم ہو جانے سے نجاست کا حکم نہیں ہوتا۔

مسئلہ - نوشادر کو گدھے کے پیشاب میں یا اور کسی نجس چیز میں ملا کر ایک برتن میں رکھکر اوپر دوسرا برتن گل حکمت کر کے جوڑا یا گیا تو جو جوہر اوپر کی رکابی میں جم گیا وہ پاک ہیں کیونکہ وہ اسی نجس شدہ نوشادر کے بخارات ہیں اور بخار میں تبدیل ماہیت نہیں ہوتی

مسئلہ راکھ ہر چیز کی پاک ہے کیونکہ تبدیل ماہیت ہوگئی۔ بنابریں انسان کی ہڈی کی راکھ اور سور کی ہڈی کی راکھ بھی پاک اور حلال ہے داخلاً و خارجاً[10] لیکن انسان کی ہڈی کو جلانا مسلمان کو درست نہیں اگر ضرورت ہو تو مرگھٹ میں سے راکھ لے لیں[11]۔

مسئلہ - اگر تیل میں حشرات الارض جلا کر کوئلہ کر لئے گئے تو اس تیل کا کھانا اور لگانا اور

---

[1] یعنی نجس غیر نجس (پاک ناپاک) مل گئے ۱۲

[2] یعنی کھینچا گیا ۱۲

[3] خراطین کینچوؤں کو کہتے ہیں ۱۲

[4] یعنی ریاح توڑنے کے لئے ۱۲

[5] یعنی ابخرات سے ملا ہوا ۱۲

[6] اس کا ترجمہ یہ ہوا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب ایسے پانی کے ابخرات لئے جائیں جو دوسری چیز سے ناپاک ہو گیا ہو اور اگر ایسی چیز کے ابخرات ہوں جس کی ذات نجس ہے جیسے خالص پیشاب یا وہ پیشاب جس کو آدھے سے کم پانی میں ملا لیا ہو تو وہ فی نفسہ درست ہی نہیں جیسا کہ گذرا کئی بار ۱۲۔

[7] یعنی زمین کے کیڑے مکوڑے ۱۲۔

[8] گو ناپاک نہ ہوگا ۱۲

[9] ھذا اذا بخر بماء نجس لغیرہ ولو بخر نجس لعینہ کالبول المحض او بول مزجہ بماء قلیل من لاعفو کما مر مرارا ۱۲۔

[10] کسی نقصان کی وجہ سے مضر ہونا اور بات ہے اگر مضر ہو تو مٹی کے حکم میں ہے ۱۲۔

[11] مسئلہ فاسفورس کھانا جائز ہے کیونکہ ہڈیوں کی راکھ سے نکلتا ہے اور راکھ ہر چیز کی پاک ہے بوجہ تبدیل ماہیت کے (نظر ثالث)

اس جلے ہوئے کوئلہ کا کھانا اور لگانا سب درست ہے کیونکہ بوجہ تبدیل ماہیت استخباث[1] جاتا رہا اور اگر گوبر یا اور کسی ناپاک چیز کو تیل میں ڈال کر جلا لیا گیا تو وہ چیز بوجہ تبدیل ماہیت کے پاک اور حلال ہو گئی تیل سے خوب اچھی طرح صاف کر کے کام میں لاویں۔ اور تیل نجس ہے کیونکہ جب نجس چیز اس میں ڈالی گئی تو ناپاک ہو گیا اور اس کے بعد کسی طریقہ سے اس کی طہارت نہیں ہوئی[عہ]۔ خارجاً اس کا استعمال درست ہے ہاں نماز کے وقت دھو لیا کریں اور داخلاً جائز نہیں۔

مسئلہ ناپاک پانی کی مچھلی پاک اور حلال ہے کیونکہ جو پانی اُس نے پی لیا وہ جزو بدن بن گیا اور تبدیل ماہیت ہو گئی۔ ہاں جو پانی اوپر لگا ہوا ہے اُس کو دھو ڈالیں۔ ہاں اگر اس مچھلی میں ناپاک پانی کی بدبو موجود ہو تو مکروہ لکھا ہے تین دن تک پانی میں چھوڑ کر کھاویں اس کی کراہت بقرہ جلالہ[2] کی کراہت سے کم ہے اس واسطے کہ جلالہ عین نجاست کھاتی ہے اور یہ پانی متنجس بنجاستہ[3] الغیر کو پیتی ہے۔

مسئلہ مرغی کو سانڈے یا خراطین یا کوئی نجس چیز مثلاً شیر کی چربی کھلا کر خوب فربہ کیا گیا تو اس مرغی کا کھانا درست ہے ہاں اگر اس چیز کی بو اس کے گوشت میں آنے لگی ہو تو مناسب ہے کہ تین دن بند رکھ کر پاک چیزیں کھلا کر کھائیں۔ ایسے جانور کو جلالہ کہتے ہیں جلالہ کو فقہ میں مکروہ تحریمی لکھا ہے مگر مراد وہ ہے جو صرف نجاست کھاتی ہو حتی کہ اس کے گوشت میں نجاست کی بو آنے لگی ہو اور اگر صرف نجاست نہیں کھاتی تو مکروہ تحریمی نہیں ہے ہاں اولیٰ ہے کہ اُس کو بھی تین[سہ] دن پاک غذا دے کر کھاویں۔ نجس چیز جانور کو کھلانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک جگہ وہ چیز ڈال کر مرغی کو اس طرف ہنکا دے وہ خود کھا لے گی اور اپنے

عہ وعہ فان قیل بالطبخ یتحرق[4] کل ما فیہ من الاجزاء النجسۃ فلیصر فی حکم الفحم قلنا علی ھذا یلزم ان یطھر کل دسم تنجس بغلبہ وھو لم یعرف فی الشرع فان السمن اذا ولغ فیہ الکلب لم یرد الہ سوی الاستصباح شیئاً ۱۲

سہ۔ قال الشامی[5] فی قولہ تاکل العذرۃ ای العذرۃ فقط حتی انتن لحمھا ص ۳۳۳ جلد ۵ وعلی ص ۲۹۹ جلد ۵ کتاب الذبائح وفی مختصر المحیط[6] ولا تکرہ الدجاجۃ المخلاۃ وان اکلت النجاسۃ الخ یعنی اذا لم تنتن بھا لما تقدم لانھا تخلط ولا یتغیر لحمھا وحبسھا ایاما تنزیہ ۱۲۔

---

[1] یعنی ناپاک اور نجس ہونا ۱۲

[2] یعنی وہ گائے جو نجاست کھاتی ہو ۱۲

[3] یعنی دوسری چیز کی نجاست سے ناپاک ہونے والا ۱۲

[4] اگر کوئی کہے کہ پکانے اس کے اندر کے تمام ناپاک اجزا مل جائیں گے لہٰذا وہ کوئلہ کے حکم میں ہو جائے گا تو ہم جواب دیں گے کہ اس بنا پر ہر چربی کہ جوش دینے سے ناپاک ہو گئی ہو پاک ہو اور شریعت میں یہ مسئلہ جانا نہیں گیا اس واسطے کہ جب گھی میں کتا منہ ڈال دے تو اس کے واسطے سوائے جلانے کے اور کوئی حکم نہیں دیں گے

[5] یعنی شامی نے کہا کہ قولہ نجاست کھاتی ہو یعنی صرف نجاست یہاں تک کہ اس کا گوشت بدبودار ہو گیا ہو

[6] یعنی اور مختصر المحیط میں کہ کھلی ہوئی مرغی مکروہ نہیں اگرچہ نجاست کھاتی ہو ۱ یعنی جب اس نجاست کی بدبو آ گئی ہو اس دلیل سے جو پہلے گذر گئی اس واسطے کہ اس مرغی سے نجاست کی بدبو آ گئی ہو اس دلیل سے جو پہلے گزر گئی اس واسطے کہ اس مرغی سے نجاست مخلوط تو ہو گئی مگر اس کے گوشت میں تغیر نہ ہوا اور ایسی مرغی کو بند رکھنا صفائی کی غرض سے ہے ۱۲۔

ہاتھ سے اس کے سامنے نہ ڈالے۔ ایسے ہی جب شراب کا سرکہ بنانا ہو تو سرکہ لیجا کر شراب میں ڈال دے نہ یہ کہ شراب کو لئے پھرے[عہ]۔

مسئلہ۔ اگر ناپاک پانی کی بھاپ بدن کو لگی تو بدن کو ناپاک جب کہیں گے جب کہ کوئی قطرہ پانی کا بدن سے ٹپکے ورنہ صرف بھاپ کی حرارت لگنے سے نجاست کا فتویٰ نہیں دیا جاوے گا جیسے نجاست کی بدبو دماغ میں پہنچنے سے کوئی حکم نہیں ہوتا علیٰ ہذا اگر بدن میں یا کپڑوں میں نجاست کے دھوئیں کی یا بھاپ کی بدبو آجاوے تو نجاست کا حکم نہیں ہوگا۔

مسئلہ اگر مٹکے میں عرق بھر کر گھوڑے کی لید یا اور کسی چیز میں دفن کیا گیا اور دو مہینہ کے بعد مثلاً نکالا گیا تو اگر نجاست سے مٹکا اندر تک تر گیا اور عرق میں یا مٹکے کے اندر سونگھنے سے نجاست کی بدبو محسوس ہونے لگی تو عرق ناپاک ہوگا ورنہ نہیں۔ مناسب یہ ہے کہ مٹکے کے اوپر کول تار یا رال وغیرہ کا ایسا روغن کردیں جس سے نجاست اندر متشرب[1] نہ ہو سکے کیونکہ لید میں دفن کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ نجاست کے اجزاء کا شمول عرق میں ہو جاوے بلکہ مقصود صرف وہ حرارت پہنچانا ہے جو لید کے ساتھ خاص ہے۔ اگر لوہے کا برتن لیں اور اس پر مٹی کی تہ دے دیں تب بھی حرارت کا اثر کما ہو المقصود[2] حاصل ہو سکتا ہے۔

مسئلہ۔ بھیڑیے کے پیخانہ میں سے نکلی ہوئی ہڈی فی نفسہ پاک ہے اوپر کی نجاست سے تین بار دھو ڈالیں اور تجفیف[عہ] کریں۔ مگر اکلاً جائز نہیں کیونکہ معلوم نہیں حلال جانور کی ہے یا حرام کی۔

مسئلہ۔ پنیر مایہ[3] پاک اور حلال ہے خواہ شتر اعرابی[4] کا ہو یا اور کسی جانور ماکول اللحم[5] کا اسکی ماہیت یہ ہے کہ شیر خوار بچہ کو دودھ پلا کر فوراً ذبح کرتے ہیں اور اس کے پیٹ میں سے وہ دودھ نکال لیتے ہیں وہ قدرے منجمد[6] ہو جاتا ہے اس میں یہ اثر پیدا ہو جاتا ہے کہ سیال[7] چیز کو جماتا اور منجمد چیز کو پگھلاتا ہے اور بھی خواص پیدا ہو جاتے ہیں اور اسی سے جبن

عہ کذا فی الشامی جلد ۵ ص ۱۴۴ قال بعض المشائخ لو قاد الدابۃ الی الخمر لا باس بہ ولو نقل الی الدابۃ تکرہ وکذا قالوا فیمن اراد تخلیل الخمر ینبغی ان یحمل الخل الی الخمر ولو عکس یکرہ ۱۲

عہ تجفیف یہ ہے کہ ہر بار دھونے کے بعد اتنی دیر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جاوے ۱۲۔

---

[1] متشرب یعنی جذب نہ ہو سکے ۱۲

[2] جیسا کہ مقصود ہے ۱۲

[3] یہ سفید رنگ کا پھیکا اور قدرے کھاری ہے جو شیر دار جانور کے معدہ سے اکثر نکلتا ہے ۱۲۔

[4] یعنی عرب کے اونٹ کا ۱۲

[5] یعنی جس کا گوشت حلال ہو ۱۲۔

[6] یعنی جمنے والا ۱۲

[7] سیال بہنے والی چیز ۱۲

[8] بعض مشائخ نے کہا کہ اگر چوپایہ کو شراب کی طرف کھینچ کر لے جائے تو اس میں مضائقہ نہیں اور اگر شراب کو چوپایہ کی طرف منتقل کیا گیا تو وہ مکروہ ہے اور یہ نہیں کہا ہے اس صورت میں کہ جیسا شراب کا سرکہ بنانا ہو کہ سرکہ کو شراب کے پاس لانا چاہیے اور شراب کو سرکہ کے پاس لے جانا مکروہ ہے ۱۲۔

یعنی پنیر[1] بنایا جاتا ہے اس کی حلت خلاف قیاس ہے کیونکہ مافی المعدہ[2] حکم میں گوبر کے ہے لیکن جبن کی حلت اور طہارت ثابت بالنص[3] اور متفق علیہ[4] ہے اس واسطے اس کو بھی حلال اور پاک کہا گیا جگال کو اس پر قیاس نہیں کر سکتے۔

مسئلہ مسلمان طبیب غیر مسلم کو دوا نجس دے سکتا ہے یا نہیں اگر دے سکتا ہے تو کیا بیتہ اور شراب بھی اس میں داخل ہے؟

جواب جائز ہے بشرطیکہ وہ غیر مسلم مریض اپنے مذہب کی رو سے اس کو نجس یا جائز نہ سمجھتا ہو اور بعد اطلاع وہ مریض باختیار خود استعمال کرے تو خواہ اس کو نجس یا غیر نجس کچھ بھی سمجھتا ہو ہر طرح جائز ہے شراب بھی اسی حکم میں داخل ہے بشرطیکہ یہ طبیب صرف زبانی بتا دیتا ہے یا نسخہ لکھ دیتا ہے اور اگر دوا اپنے پاس سے دیتا ہے تو ایسی دوا اگر نجس العین ہے جیسے شراب اور پیشاب وغیرہ تو ناجائز ہے مسلمان کو نجس چیز کی قیمت لینا کسی طرح جائز نہیں جیسے بعض سود اگر شراب یا بعض اقسام دلایتی گوشت کی بیچتے ہیں ان کی قیمت غیر مسلم سے بھی لینا درست نہیں شراب سے مراد وہ چار شرابیں ہیں جن کی حرمت منصوص ہے جیسا کہ شروع میں گزرا۔

مسئلہ۔ فاسفورس کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے کیونکہ فاسفورس ہڈیوں کی راکھ میں سے نکلا ہے اور راکھ ہر ہڈی کی پاک ہے بوجہ تبدیل ماہیت (نظر ثالث)

خاتمہ

اس سے پہلے جو کچھ بیان ہوا اس کا تعلق اشیاء مستعملہ فی المعالجات[5] سے تھا جن کے احاد[6] جمادات و نباتات و حیوانات تھے۔ اس کے ساتھ ان افعال کا ذکر بھی جو بروقت معالجات رائج ہیں اور شرعاً ممنوع[7] ہیں مناسب ہے ان میں سے جو کثیر الوقوع[8] ہے وہ یہاں بیان ہوتا ہے وہ مریض کے ستر[9] عورت کے متعلق بے احتیاطی ہے۔ خوبی قسمت سے یہ مضمون

[1] یعنی پنیر جو قدرے کھاری ہوتا ہے اور دودھ حیوانات کا پھاڑ کر بناتے ہیں ۱۲۔
[2] یعنی جو چیز معدہ میں ہے ۱۲
[3] نص سے ثابت اور سب اماموں کا اس پر اتفاق ہے ۱۲۔
[4] یعنی ان چیزوں سے جو علاجوں میں استعمال کی جاتی ہیں ۱۲
[5] احاد بمعنے اکائیاں یہاں مراد الگ الگ ایک ایک چیز ہے ۱۲۔
[6] یعنی رواج پائے ہوئے ہیں ۱۲
[7] یعنی شریعت میں منع ہیں ۱۲
[8] کثیر الوقوع کے معنے زیادہ واقع ہونے والی چیز کے ہیں ۱۲
[9] یعنی ان اعضا کے ڈھکنے کے متعلق جن کو ستر کہتے ہیں ۱۲۔

[4] بشمار احادیث سے ثابت ہے ۱۲۔
[5] تفصیلہ فی اصلاح الطب ۱۲۔ ۱۲۔

حضرت مولانا ہی کے قلم سے نکلا ہوا پرچہ اقام ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ میں نظر پڑ گیا تبرکاً[1] وتیمناً اس کو بخنبیہ نقل کیا جاتا ہے۔

قال مولانا[ع] "ایک بے احتیاطی یہ ہوتی ہے کہ مریض کا ستر چھپانے کا اہتمام[2] نہیں کیا جاتا اگر ازار کھل گیا تو کوئی پرواہ نہیں کیجاتی اگر ران کھل گئی تو کچھ خیال نہیں کیا جاتا اگر بضرورت تداوی[3] کسی موقعہ کے کھولنے اور دیکھنے کی حاجت ہوئی تو اس کی احتیاط نہیں کہ بقاعدہ[4] الضروری تیقدر بقدر[5] الضرورۃ اتنا ہی بدن کھلے جس کے کھلنے کی ضرورت ہے یا صرف انہیں لوگوں کے سامنے کھلے جن کا تعلق اس تداوی سے ہے وہ بھی دیکھتے ہیں اور دوسرے حاضرین اور عیادت کرنے والے[6] بھی بے تکلف دیکھیں گے بلکہ اس کو بے حیائی[7] سمجھیں گے غرض نہ دوسروں کو دیکھنا جائز اور نہ مقدار ضرورت سے زیادہ دیکھنا جائز[8] یہاں تک کہ اگر عورت کے جننے کے وقت کافر دائی جاوے تو موقع تولد کا دیکھنا تو اس کو اگر حاجت ہو درست ہے لیکن بوجہ اس کے کہ کافر عورت نامحرم مرد کے حکم میں ہے اس کے سامنے عورت کو سر کھولنا حرام ہوگا کیونکہ اس کا کھولنا بلا ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر عورت کے ہاتھ میں نصد[9] لی جاوے تو فصاد[10] کو تو موقع فصد کا دیکھنا جائز ہے مگر دوسرے حاضرین کو وہاں سے ٹل جانا یا آنکھ بند کر لینا یا منہ پھیر لینا واجب ہے اوروں کو اجازت نہیں کہ اس کے ہاتھ کا وہ حصہ کھلا ہوا دیکھیں۔ اسی طرح ختنہ میں[11] اگر بچہ[12] سیانا ہو جس کا کھلا ہوا بدن دیکھنا جائز نہیں تو ختان[13] کو تو بقدر ضرورت دیکھنا درست ہے دوسروں کو درست نہیں۔ اسی طرح اگر کسی عضو مستور[14] میں ورم وغیرہ میں شگاف دیا جاوے تو جراح یا ڈاکٹر کے سوا یا ایسے شخص کے سوا جس کے دیکھنے میں کوئی مصلحت[15] معالجہ کی ہو دوسروں کو اس موقعہ کو دیکھنے کی اجازت نہیں" عبارت حضرت والا کی ختم ہوئی۔

اس سے ایک نئے رواج کی بطریق اولیٰ تردید ہوتی ہے جو بعض تعلیمیافتوں میں شروع ہوا ہے کہ بجائے دائیوں کے بچے مرد ڈاکٹر سے جنواتے ہیں جبکہ ستر عورت پر جنس کو جنس

---

[1] یعنی برکت لینے کے لئے ۱۲
[2] یعنی قصد اور انتظام ۱۲
[3] بیمار کا حال پوچھنا ۱۲
[4] وکذا اللہجام ان ینتظر الی خرج البالغ عند الختان ۱۲ فتاوی قاضی خان ص ۳۶۸
[5] یعنی کسی ایسے عضو میں جس کا چھپانا ضروری ہے ۱۲
[6] یعنی علاج کرنے کی مصلحت ۱۲
[7] تشدد سختی کو کہتے ہیں ۱۲۔
[8] یعنی فرمایا اشرف علی صاحب نبارہ مدظلہ العالی نے ۱۲
[9] وللقابلۃ ان تنتظر الی فرج الامرۃ عند اخذ الولد لمکان الضرورۃ ۱۲۔ قاضی خان ص ۳۶۸

عہ تداوی بمعنی علاج معالجہ ۱۲ عہ جو حکم بوجہ ضرورت کے قدر ضرورت تک محدود رہتا ہے ۱۲
ہہ فصاد فصد کھولنے والا ۱۲ للہ یعنی سمجھدار ہو گو نابالغ ہو ۱۲ ص ختان ختنہ کرنے والا ۱۲

کی طرف بھی بلا ضرورت نظر جائز نہیں تو غیر جنس کو کیسے جائز ہو سکتی ہے اور غیر جنس میں بھی جتنا بعد ہوتا جاوے گا اتنا ہی تشدد[1] نہی و ممانعت و حرمت میں بڑھتا جاوے گا مسلمان عورت کی ہمجنس قریب مسلمان عورت ہے اول بوقت ضرورت اس کو اختیار کیا جاوے اس کے بعد کافر عورت ہے جو اجنبی[2] مرد کے حکم میں ہے اس کے بعد مسلمان مرد ہے یعنی ڈاکٹر کی اگر ضرورت ہی آپڑے تو مسلمان ڈاکٹر کو اختیار کیا جاوے اس کے بعد کافر مرد ہے نہ یہ کہ اول ہی قدم میں کافر مرد کی طرف پہنچ جاویں یہ سخت بیحیائی اور گناہ اور تقلید[3] بیجا ہے اور ضرورت اس کی قابل تسلیم نہیں جب تک یہ رواج شروع نہ ہوا تھا تب بھی برابر بچے ہوتے تھے اور اب بھی جن خاندانوں میں حمیت و غیرت ہے ان میں برابر بچے ہوتے ہیں اور دائیاں پردے کے ساتھ سب کام کرتی ہیں۔ اور رواج ڈال لینے کے بعد اس کے خلاف میں دقتیں پیش آ ہی جاتی ہیں دیکھو لوگ دیسی علاج نہیں کرتے حالانکہ یہ بات مسلم اور بدیہی ہے کہ بعضے علاجوں میں ڈاکٹری علاج بہت گرا ہوا اور دیسی علاج خاطر خواہ کامیاب ہے لیکن وہ بعض دنیاوی مصلحتوں کی وجہ سے دیسی علاج کا عادی ہونا نہیں چاہتے تو کون سا کام ان کا بند ہے ایسے ہی شرعی مصلحتوں کی وجہ سے اگر ڈاکٹر سے بچے جنوانا نہ اختیار کیا جاوے تو کوئی کام بند نہیں ہو سکتا اور حضرت والا کی تحریر میں نامحرم کا لفظ آیا ہے اس کو بھی سمجھ لینا چاہیئے اس میں بعض پڑھے لکھے بھی غلطی کر جاتے ہیں۔ محرم شرعی وہ ہے جس سے عمر بھر کسی طرح نکاح صحیح ہونے کا احتمال نہ ہو مثلاً باپ بیٹا حقیقی بھائی یا علاتی بھائی یعنی باپ دونوں کا ایک ہو اور ماں دو ہوں یا اخیافی بھائی یعنی ماں ایک ہو اور باپ دو ہوں یا ان بھائیوں کی اولاد یا انہیں تین طرح کی بہنوں کی اولاد اور مثل ان کے جس جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو اور جس سے عمر بھر میں کبھی بھی نکاح صحیح ہونے کا احتمال ہو وہ شرعاً محرم نہیں بلکہ نامحرم ہے اور جو حکم شریعت میں محض اجنبی اور غیر آدمی کا ہے وہی ان کا ہے گو کسی قسم کا رشتہ قرابت رکھتا ہو جیسے بیٹا چچا یا پھوپھی کا یا ماموں یا خالہ کا بیٹا یا دیور یا بہنوئی یا نندوئی وغیرہم یہ سب نامحرم ہیں ان سے وہی پرہیز ہے جو نامحرم سے ہوتا ہے بلکہ چونکہ ایسے موقعوں پر فتنہ کا واقع ہونا سہل ہے اس لئے اور زیادہ احتیاط کا حکم ہے (اس کی تفصیل فائدہ

[1] اجنبی غیر کو کہتے ہیں ۱۲
[2] تقلید کے معنے گردن میں ہار لٹکانا مگر یہاں پیروی کرنے کے معنی ہیں ۱۲۔
[3] ان سے تو ہمیشہ نکاح حلال ہے اور بہنوئی سے اس وقت کہ جب اس کی بہن نکاح میں نہ رہے خواہ مر جائے یا طلاق مل جائے اور خسر سے بھی نکاح کسی حالت میں صحیح نہیں یعنی خاوند کے مر جانے یا طلاق دے دینے کے بعد بھی ۱۲

ملحقہ آخر اصلاح الرسوم میں ملاحظہ ہو اشارۃً اُسی میں سے اتنا لکھدیا گیا۔)

مسئلہ عورت کا جسم محرم شرعی کو بھی[1] ناف سے زانو کے نیچے تک اور کمر اور شکم دیکھنا یا چھونا حرام ہے باقی سر اور چہرہ اور ہاتھ اور بازو اور پنڈلی بضرورت کھلجانا گناہ نہیں اور بلا ضرورت پنڈلی اور بازو کا کھلنا بھی مناسب نہیں اور نامحرم کو (یعنی اجنبی کو اور ان رشتہ دار کو جو اجنبی کے حکم میں ہیں جیسا کہ بیان ہوا) کوئی حصہ جسم کا بھی دیکھنا جائز نہیں الا بضرورت شدید ہاتھ گٹوں تک یا پیر ٹخنوں تک یہ اس واسطے لکھ دیا گیا کہ اطبّا عورتوں کے علاج میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں اور پیٹ وغیرہ کے دیکھنے میں بلا ضرورت جرأت کرتے ہیں یا کسبیوں کی آمد و رفت کو مطب کی رونق اور فروغ کا باعث سمجھتے ہیں۔

تمت بالخیر

[1] لابأس للرجل ان ینظر من امہ وابنتہ البالغۃ واختہ وکل ذات محرم منہ کالجدات وادلاد الاولاد والعمات والخالات الی شعر راسہا وشدیہا وعضدہا وساقہا ولا ینظر الی ظہرہا وبطنہا والی ما بین سرتہا الی ان تجاوز الرکبۃ ۱۲۔ فتاوی قاضی خان ص۳۷۶ ج ۴

اطلاع

اس رسالہ کے جو مسائل دقیق اور غور طلب تھے احقر نے اُن کو بحضور قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین حضرت مولانا **اشرف علی** صاحب قبلہ مدالله ظلہ العالی پیش کیا حضرت والا نے احقر کو شریک کر کے کتابوں سے بعد غور تمام ان کو حل کرا دیا۔ ان میں سے بعض سوالات بوجہ کتابیں موجود نہ ہونے کے قابل شرح صدر[1] حل نہ ہو سکے اس واسطے اُن کو حضرت علامہ مولانا خلیل احمد انبیٹھوی صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور پر حوالہ فرمایا چنانچہ احقر نے ۲۴ سوال مولانا ممدوح کی خدمت میں لکھکر بھیجے مولانا نے نہایت محققانہ جواب مع حوالہ کتاب لکھوا کر علماء موجودین مدرسہ مظاہر العلوم سے مہر بن کرا کر عنایت فرمائے وہ سوال و جواب بعینہٖ کتاب اصلاح الطب میں نقل کئے گئے ہیں۔ غرض جو کچھ اس رسالہ میں ہے وہ اکثر ان حضرات کے افادات[2] ہیں ہاں عبارت اور ترتیب احقر کی ہے۔ جو صاحب اس سے منتفع[3] ہوں ان حضرات کو اور سب کے بعد اُس حقیر کو دعا میں یاد رکھیں[4]۔ ربنا لا تواخذنا[5] ان نسینا او اخطانا و تقبل منا انک انت السمیع العلیم[6]

اواخر ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ ہجری مقام میرٹھ تاریخ طبع اوّل و اخر شوال ۱۳۳۴ھ ہجری

و

تاریخ طبع بار دیگر بعد نظر ثالث ماہ جمادی الاوّل ۱۳۴۴ھ ہجری

[1] اس درجہ کے حل نہ ہوئے کہ ان کی طرف سے کوئی بھی کسی قسم کا شبہ نہ رہتا شرح کے معنے کھلنا اور صدر کے معنے سینہ ۱۲۔

[2] افادات افادہ کی جمع ہے بمعنی فائدہ بخشنا ۱۲۔

[3] منتفع نفع اٹھانے والے کو کہتے ہیں ۱۲

[4] یعنی اے ہمارے رب تو ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں اور ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی سننے جاننے والا ہے ۱۲۔

[5] اور اگر کوئی غلطی پائیں تو اس حقیر کی طرف منسوب کریں اور ممکن ہو تو مطلع فرما دیں ۱۲

فہرستِ طبّی جوہر

مطلب	صفحہ
دیباچہ، وجہ تسمیہ وغیرہ	۱۲۷
فائدہ جلیلہ علاج میں آزادی	
ہمیں تیمارداروں کو نصیحت	۱۲۸
علاج میں چار چیزوں سے کام پڑتا ہے	
استعمال داخلی وخارجی	۱۲۹
کی تعریف اور حکم	۱۳۰
مبالغت کی وجوہات چار ہیں	
جمادات کا بیان	۱۳۱
سونے چاندی کے استعمال	۱۳۱
کی مبالغت کی وجہ	″
چونا کھانا مٹی سنکھیا وغیرہ	
زہریلی ادویات جلی ہوئی روٹی	۱۳۲
مستی لگانے اور دھڑی جمانے کا حکم	″
بعض الاعضا اشرف من بعض	″
ریشم اور سونے چاندی کے مسائل	۱۳۳
سونے چاندی کے ورق والی معجون	″
مسکرات کا حکم۔ افیون فلک سیر	
وغیرہ	۱۳۵
شراب کا بیان	۱۳۶
اسپریٹ کا حکم	۱۳۶
شراب آمیز انگریزی ادویات	۱۳۷
ڈاکٹری کتابوں سے شراب کے	۱۳۹
تحقیق اور ہومیوپیتھک دوا کا حکم	

مطلب	صفحہ
کلوروفارم سونگھانا	۱۳۹
نباتات کا بیان	۱۳۹
حیوان کا بیان۔ زندہ یا مردہ	
کو جلانا۔ لاش بیچنا۔ مردہ	
کا ڈھانچ رکھنا پیٹ میں	۱۴۰
سے بچہ کاٹ کر نکالنا۔	
عورت کا دودھ نکالنا۔ موم	۱۴۰
کی تصویر مطب میں رکھنا۔	۱۴۱
برقی آلہ سے دیکھنا، زندہ	۱۴۱
جانور کو جلانا، تیل بنانا	
ما تقطع عن الحی فہو میت	۱۴۰
سانپ کا دانت سرمہ میں ڈالنا	″
زندہ جانور کی بیع	۱۴۱
دریائی جانوروں کا حکم	″
مینڈھک سرطان ناکا وغیرہ	″
کافر کے ہاتھ کی مچھلی حلال ہے	۱۴۱
جند بیدستر کا حکم۔	″
حشرات کا بیان چیچک میں مکھی	
کھلانا بہت چھوٹی مچھلی	۱۴۲
مع آلائش کے کھانا	″
ابریشم شکر تیغال وغیرہ	۱۴۲
گولر کو مع بھنگوں کے کھانا	″
میتہ کا حکم، ذبح سے ہر جانور پاک	
ہو جاتا ہے بجمیع اجزائہ	″

مطلب	صفحہ
میتہ کے بعض اجزا پاک ہیں	
بال وغیر	۱۴۲
ہاتھی دانت کا استعمال	۱۴۴
حیوانات کے دودھ کا حکم	″
بین المیتہ طاہر کے معنی	۱۴۴
انڈے کا بیان	
فضلات حیوانیہ کا بیان	″
کبوتر کا خون پڑدال پر لگانا	۱۴۵
کتے سے زخم چٹوانا	
جو خون جونک نے پی لیا	
حلال پرندوں کے فضلات	
کحل مرکبات کا حکم	″
بکری کا پتہ چھلوری پر چڑھانا	۱۴۶
جانوروں کے براز کا حکم	″
شیاف مگسی	″
چمگادڑ کا پیشاب عفو ہے	۱۴۷
چوہے کے پیشاب کا حکم	″
چوہے کی مینگنی	″
انسانی فضلات کا حکم	″
متفرقات۔ مرکبات	۱۴۸
از جمادات و نبات و حیوان	″
مکھی شوربے میں گر جاوے	″
تبدیل ماہیت کا بیان	۱۴۹
گندا انڈا ناپاک اور بچہ پاک	″

مطلب	صفحہ
حشرات الارض کا تیل۔	۱۴۵
دھواں پاک ہے اور نجار نجس کا نجس ہے	″
مار اللحم میں خون پڑ جانا	۱۵۰
تریاق الافاعی	″
خرگوش کی مینگنیاں حقہ میں پینا	″
نوشادر کی گدھے کے پیشاب	″
میں تصعید کرنا، راکھ ہر چیز کی پاک ہے	″
جس تیل میں حشرات الارض	
یا گوبر جلایا گیا، نافسفورس کا حکم	۱۵۱
ناپاک پانی کی مچھلی	″
مرغی کو ناپاک چیز کھلا کر کھانا	″
شراب کا سرکہ بنانا	۱۵۲
دوا کو گھوڑے کی لید میں دبانا	″
بھیڑیے کے پنجانہ کی ہڈی	″
پنیر مایہ شتر اعرابی وغیرہ	″
مسلمان طبیب کو بجنس دوا دینا	۱۵۴
خاتمہ بعض افعال ممنوعہ کا بیان	″
ستر عورت کے متعلق بے احتیاطی	″
ختنہ کے متعلق بے احتیاطی	″
مرد ڈاکٹر سے بچہ جنوانا	″
محرم شرعی کا بیان اور حکم	۱۵۵
کسبیوں کا مطب میں آنا	۱۵۶
عرض مولف	۱۵۷
شجرہ بطور خلاصہ	۱۵۹

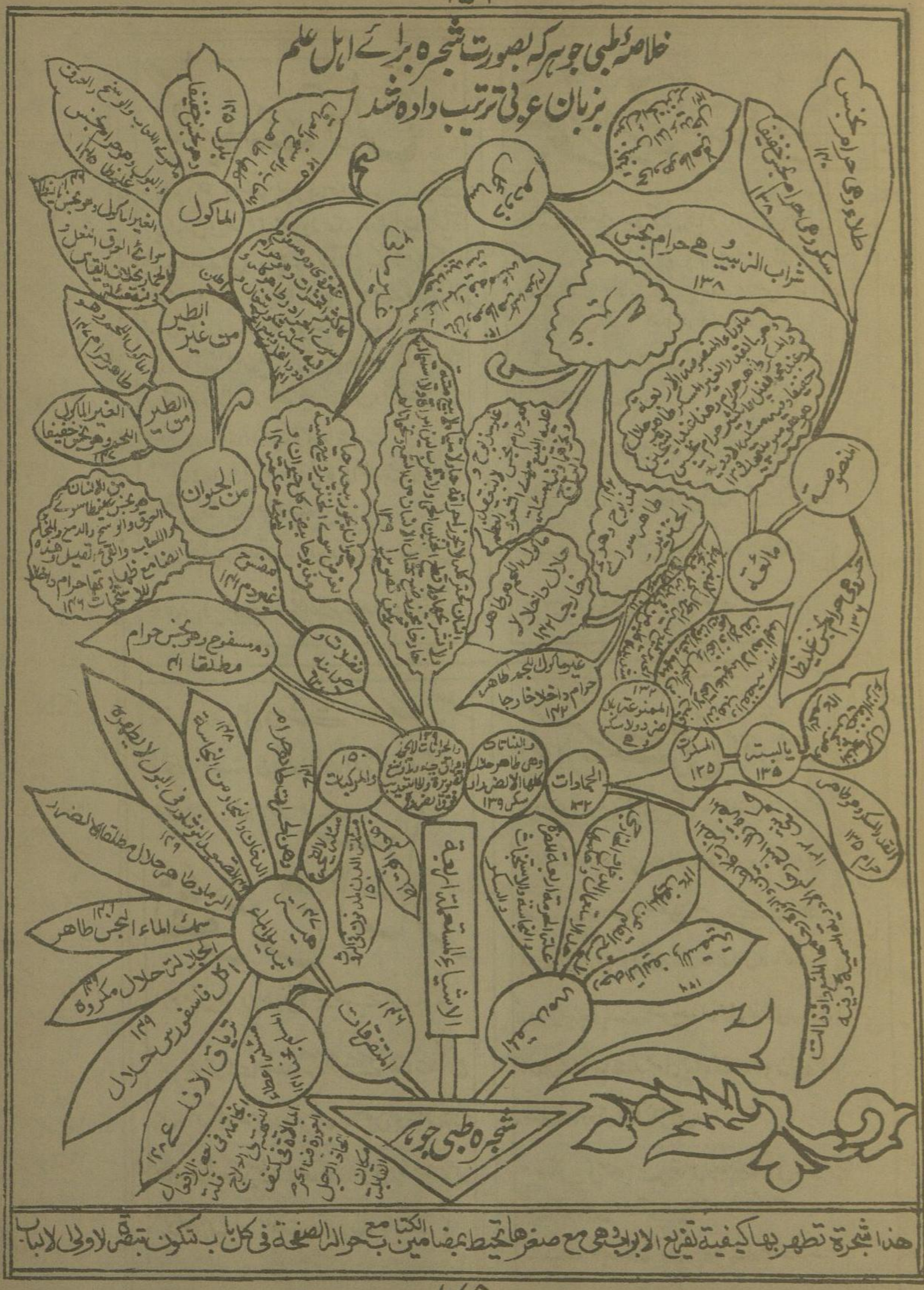

هذا شجرة تظهر بها كيفية تفريع الابواب وهي مع صغرها تحيط بمضامين الكتاب مع حوالة الصفحة في كل باب لتكون تبصرة لاولي الالباب

گلہائے داغ

مرزا داغ کے متعلق بعض صاحبان یہ رائے رکھتے ہیں کہ اُن کی شاعری میں بازاری اور عیاشانہ خیالات پائے جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ داغ کے کلام کا ایک حصہ "حسن و جوانی" کے موضوع سے بھرا ہوا ہے مگر داغ کی شاعری میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔

ڈاکٹر آفتاب احمد صدیقی نے داغ کی شاعری کا گہرا مطالعہ کر کے کلامِ داغ کے ایسے ایسے محاسن واضح کئے ہیں کہ پڑھ کر بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔

"گلہائے داغ" میں کلام داغ کا جو انتخاب پیش کیا گیا ہے وہ انھیں محاسن کا مرقع ہے۔

جلد نہایت خوبصورت ۔ دیدہ زیب گرد پوش۔

کاغذ دبیز اور چکنا ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

شبلی ایک داستان

علامہ شبلی صرف ایک شاعر یا ادیب ہی نہیں تھے ۔ وہ صرف انشا پرداز یا نقاد ہی نہیں تھے اور وہ صرف ایک مضمون نگار اور مصنف ہی نہیں تھے۔ دراصل انھیں ایک "ہمہ دان عالم" کہا جا سکتا ہے۔ ان کے علم میں قدیم اور جدید کے ڈانڈے مل جاتے ہیں۔

"شبلی ایک داستان" کے مؤلف ڈاکٹر آفتاب احمد صدیقی روہ لوی ہیں آپ کی تحریر بڑی دلکش اور دلنشین ہوتی ہے جس سے قارئین برابر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(قیمت تین روپے)

خانبہادر رضا علی وحشت مرحوم کلکتوی برصغیر ہندو پاکستان کے نامور اور مشہور و معروف قادر الکلام شاعر تھے۔

نقوش و آثار

مرحوم کی بہترین نظموں کا مجموعہ ہے

یہ منظومات مصنف کے کلکتہ کے تعلقات کا مرقع ہیں۔ اس مجموعہ میں وہ غزلیں اور نظمیں بھی شامل ہیں جو کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچنے کے بعد اور آخری عرصۂ حیات میں کہی گئی ہیں۔ (قیمت دو روپے چار آنے)

دیوان حضرت علیؓ مترجم

دیوانِ علی کی فصاحت و بلاغت کا کیا کہنا۔ مگر اس دیوان سے علمائے کرام اور اچھے عربی داں حضرات کے سوا عوام مستفیض نہیں ہو سکتے تھے اسلئے ہم نے اصلی عربی متن کے ساتھ ساتھ اس کا بامحاورہ اُردو ترجمہ چھاپا ہے۔ ترجمہ میں عربی الفاظ کی رعایت اس طرح کیا گیا ہے کہ معمولی پڑھے لکھے صاحبان بھی عربی اشعار سے ذوق حاصل کر سکیں۔

متن کی صحت پر خاص توجہ صرف کی گئی ہے

سرورق رنگین۔ سائز $\frac{۲۶×۲۰}{۸}$ ۔ صفحات ۱۸۴

(قیمت دو روپے چار آنے)

(ملنے کے پتے:۔ ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی پاکستان چوک کراچی ۔۔۔ قرآن منزل۔ بابو بازار، ڈھاکہ)

دسواں حصّہ

۷۸۶

اشرفی

بہشتی زیور

(مع)

ضمائم جدیدہ وقدیمہ مفیدہ وتصحیح الاغلاط وغیرہ

(مصنفہ)

حضرت حکیم الامت مولانا وسیدنا الحاج والحافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(جس کے ہر حصّہ کو)

جناب مولانا مولوی ابوسعید محمد حیات صاحب سنبھلی صدر مدرس مدرسہ امدادیہ مراد آباد نے

متن کے مطابق مفید ضروری اور اہم حواشی پیچیدہ مسائل کے متعلق تسہیل عبارت میں تشریح وصحت

وشبہات کے بارے میں بحث متبحر علمائے کرام کے اسناد۔ فقہائے عظام کے دلائل علمائے متقدمین و

متاخرین کا نظریہ اور بہت سے اہم اور کارآمد امور کو حوالۂ قلم کرکے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے

ناشر: ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، پاکستان چوک۔ کراچی

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس، کراچی

فہرست مضامین بہشتی زیور دسواں حصّہ

مضمون	صفحہ
بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی	۳
بعضی باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔	۸
بعضی باتیں تجربہ اور انتظام کی	۱۳
بچوں کی احتیاط کا بیان	۱۹
بعضی باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی	۲۲
تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشہ کا	۲۶
بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان	۲۷
بعضے آسان طریقے گزر کرنے کے	۲۸
صابون بنانے کی ترکیب	۲۹
ایضاً دوسری ترکیب	۳۲
کپڑا چھاپنے کی ترکیب	۳۴
لکھنے کی روشنائی بنانیکی ترکیب	۳۵
انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب	۳۶
لکڑی رنگنے کی ترکیب	〃
برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب	〃
مستی جوش کرنے کی یعنی پکانے کی	〃
ٹانکا لگانے کی ترکیب	
پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب	۳۷
خوشبودار پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب	۳۷
ترکیب روٹی سوجی جو زود ہضم اور دیر پا ہوتی ہے۔	۳۸
ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۱ جو چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا۔	〃
ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۲ جو ڈیڑھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا۔	۳۹
نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ بنانے کی ترکیب	۴۰
نان پاؤ کے خمیر کی ترکیب۔	〃
ترکیب نان پاؤ پکانے کی۔	۴۲
ترکیب نان خطائی کی۔	۴۳
ترکیب میٹھے بسکٹ کی۔	〃
ترکیب نمکین بسکٹ کی۔	۴۴
آم کا اچار بنانے کی ترکیب	〃
چاشنی دار چاء بنانے کی ترکیب	〃
نمک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب	۴۵
شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا	〃
نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب	〃
مربا بنانے کی ترکیب	〃
نمک پانی کے آم کی ترکیب	۴۶
لیموں کے اچار کی ترکیب	〃
کپڑا رنگنے کی ترکیب	۴۷
آدھی چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ	۵۰
چھدام سے دس ہزار تک لکھنے کا طریقہ	۵۱
گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ	۵۳
تولہ اور ماشہ لکھنے کا طریقہ	۵۴
چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا۔	〃
مثال رقموں کے جوڑنے کی	۵۵
روزمرہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ۔	۵۶
تھوڑے سے گروں کا بیان	۵۹
بعضے لفظوں کے معنی جو ہر وقت بولے جاتے ہیں۔ مہینوں کے عربی اردو نام	۶۰
رخوں کے نام	۶۱
بعض غلط لفظوں کی درستگی	〃
ڈاکخانے کے کچھ قاعدے۔	۶۲
خط لکھنے پڑھنے کا طریقہ اور قاعدہ	۶۹
کتاب کا خاتمہ	۷۳
بعضی کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نفع ہے۔	۷۵
بعضی کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نقصان ہے۔	۷۶
ضمیمہ۔	۸۰
اضافہ۔	۸۸

بہشتی زیور
کا
دسواں حصّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسی میں ایسی باتیں زیادہ ہیں جس سے دنیا میں خود بھی آرام سے رہے اور دوسروں کو بھی اس سے تکلیف نہ پہنچے اور یہ باتیں ظاہر میں تو دنیا کی معلوم ہوتی ہیں لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ[1] اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ کسی سخت تکلیف میں پھنسکر اپنے آپ کو ذلیل کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وعظ میں[2] اس کا خیال رکھتے تھے کہ سننے والے اکتا نہ جائیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مہمان اتنا نہ ٹھہرے[3] کہ گھر والا تنگ ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت تکلیف اٹھانا یا کسی کو تکلیف دینا یا ایسا برتاؤ کرنا جس سے دوسرا آدمی اکتا جاوے یا تنگ ہونے لگے یہ بھی دین کے خلاف ہے اس واسطے دین کی باتوں کے ساتھ ایسی باتیں بھی اس کتاب میں لکھدی ہیں جن سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام پہنچے۔

بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی

(۱) جب رات کو دروازہ گھر کا بند کرنے لگو[4] سونے سے پہلے گھر کے اندر خوب دیکھ بھال لو کہ

---

[1] لفظ المسلم من سلم المسلمون عن لسانہ ویدہ او کما قال ۱۲
[2] لفظ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظۃ مخافۃ السامۃ علینا او کما قال
[3] لفظ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ متفق علیہ ۱۲۔ از مشکوٰۃ شریف و آخر الحدیث جزء الحدیث طویل فی باب الضیافۃ من المشکوٰۃ
[4] جب آدمی باہر سے اپنے گھر میں آوے تو یہ دعا پڑھنا ثواب ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۱۲۔ اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے اور جب گھر میں سے نکلے تو یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اس سے اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت کیا گیا اور تو بچایا گیا پھر شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے ۱۲ ماخوذ از مشکوٰۃ شریف ص ۲۱۵

کوئی کتابلّی تو نہیں رہ گیا کبھی رات کو جان کا یا چیز لبت کا نقصان کر دے یا اور کچھ نہیں تو رات بھر کی کھڑ کھڑ ہی نیند اُڑانے کو بہت ہے (۲) کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دیتی رہا کرو (۳) گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع پر رکھو (۴) اگر اپنی تندرستی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب مت بناؤ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو سب سے اچھی چیز عورتوں کے واسطے چکی کا پیسنا یا موسل سے کوٹنا یا چرخہ کاتنا ہے اس سے بدن تندرست رہتا ہے (۵) اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اُس سے اتنی دیر تک باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جائے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے (۶) سب گھر والے اس بات کے پابند رہیں کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر لیں اور وہاں سے جب اُٹھائیں تو برت کر پھر وہاں ہی رکھدیں تاکہ ہر آدمی کو وقت پر پوچھنا ڈھونڈھنا نہ پڑے اور جگہ بدلنے سے بعضی دفعہ کسی کو بھی نہیں ملتی سب کو تکلیف ہوتی ہے اور جو چیزیں خاص تمھارے برتنے کی ہیں ان کی جگہ بھی مقرر رکھو تاکہ ضرورت کے وقت ہاتھ ڈالتے ہی ملجائے (۷) راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن۔ اینٹ پتھر بیل وغیرہ مت ڈالو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اندھیرے میں یا بعضی دفعہ دن ہی میں کوئی جھپٹا ہوا روز کی عادت کے موافق بے کھٹکے چلا آرہا ہے وہ الجھ کر گر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی (۸) جب تم سے کوئی کسی کام کو کہے تو اس کو سن کر ہاں یا نہیں ضرور زبان سے کچھ کہدو تاکہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جائے نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس نے سن لیا ہے اور تم نے سنا نہ ہو یا وہ یہ سمجھے کہ تم یہ کام کر دوگی اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا۔ (۹) نمک کھانے میں کسی قدر کم ڈالا کرو کیونکہ کم کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر زیادہ ہو گیا تو اس کا کچھ علاج ہی نہیں[1]۔ (۱۰) دال میں ساگ میں مرچ کتر کر مت ڈالو بلکہ پیس کر ڈالو کیونکہ کتر کر ڈالنے سے بیچ اس کے ٹکڑوں میں رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منہ میں آجاتا ہے تو ان بیجوں سے تمام منہ میں آگ لگ جاتی ہے۔ (۱۱) اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اس کو خوب دیکھ لو نہیں تو بے دیکھے کپڑا لگا لو تاکہ منہ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آجاوے (۱۲) بچوں کو ہنسی میں مت اُچھالو اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ اللہ بچاوے کبھی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ

[1] لیکن اگر اتفاق سے سالن میں نمک زیادہ ہو جائے تو اس کے کم کرنے کی یہ ترکیب ہے جس کا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ گوندھے آٹے کا گولہ بنا کر شوربے میں ڈال دیں اور بعض لوگ کوئلہ بھی ڈالتے ہیں وہ نمک کو جذب کر لیتا ہے۔

سے چھوٹ جاوے اور ہنسی کی گل پھنسی ہو جاوے اسی طرح اُن کے پیچھے ہنسی میں مت دوڑو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جاوے (۱۳) جب برتن خالی ہو جاوے تو اس کو ہمیشہ دھو کر الٹا رکھو اور جب دوبارہ اس کو برتنا ہو تو پھر اس کو دھو لو (۱۴) برتن زمین پر رکھکر اگر ان میں کھانا نکالو تو ویسی ہی سینی یا دسترخوان پر مت رکھدو پہلے اس کے تلے دیکھ لو اور صاف کر لو (۱۵) کسی کے گھر مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اسکو پوری نہیں کر سکتا ناحق اس کو شرمندگی ہوگی (۱۶) جہاں اور آدمی بھی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر مت تھوکو ناک[1] مت صاف کرو اگر ضرورت ہو ایک کنارے پر جا کر فراغت کر آؤ (۱۷) کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے (۱۸) بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی نا اُمیدی پائی جاوے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ سب دکھ[2] جاتا رہے گا (۱۹) اگر کسی کی پوشیدہ بات[3] کرنی ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے اُدھر اشارہ مت کرو ناحق اُس کو شبہ ہوگا اور یہ جب ہے کہ اُس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے (۲۰) بات کرتے وقت بہت ہاتھ مت نچاؤ (۲۱) دامن آنچل آستین سے ناک مت پونچھو (۲۲) پائخانے کے قدمچے میں طہارت مت کرو آبدست کے واسطے ایک قدمچہ[عہ] الگ چھوڑ دو (۲۳) جوتی ہمیشہ جھاڑ کر پہنو شائد اس کے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو اسی طرح کپڑا بستر بھی[4] (۲۴) پردے کی جگہ میں کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اُس سے یہ مت پوچھو کہ کس جگہ ہے ناحق اس کو شرمانا ہے[عہ] (۲۵) آنے جانے کی جگہ مت بیٹھو تم کو بھی اور سب کو بھی تکلیف ہوگی (۲۶) بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو اگر دھوبی کے گھر کے دُھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو نہا ڈالو (۲۷) آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ (۲۸) گٹھلی چھلکے کسی آدمی کے اوپر

عہ اور مردوں کو پائخانہ میں پانی نہ لیجانا چاہئے بلکہ ڈھیلے لیجاویں پھر غسلخانہ میں آبدست لیں ۱۲ منہ۔

عہ نیز یہ پوچھنا بیکار بھی ہے کیونکہ معلوم ہو گیا کہ پردے کے مقام پر ہے تو اجمالی علم تو حاصل ہی ہے پھر خواہ مخواہ مزید تحقیق کی کیا حاجت ہے ۱۲ منہ

[1] بعض لوگ کھانا کھانے میں اپنے کپڑے میں ناک سنک لیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ پاس والوں کو اس سے گھن ہوتی ہے اور کھانا کھاتے میں چپڑ چپڑ کی آواز بھی نہیں نکالنی چاہئے کیونکہ یہ مہذب طریقہ کے خلاف ہے بلکہ بے آواز نکالے کھانا کھانا چاہئے ۱۲۔

[2] اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو مریض سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ لا باس طہور انشاء اللہ یعنی کچھ مضائقہ نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تمھاری طہارت کا باعث ہے کہ گناہوں سے پاک کر دے گی ۱۲۔

[3] ایسے ہی اگر تین آدمی ہوں تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر خفیہ بات نہ کریں ورنہ اس تیسرے آدمی کو ضرور شبہ ہوگا کہ یہ میری ہی کچھ بات کر رہے ہیں ۱۲۔

[4] حدیث شریف میں ہے کہ رسول خدا بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور فرمایا آپ نے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹے تو اپنے بستر کو تہبند کے کنارہ سے جھاڑ لے کیونکہ اس کو کیا معلوم ہے کہ اس کے بستر سے اٹھنے کے بعد کون چیز اس کی جانشین بنی ہے اور جب بستر پر لیٹ جائے تو یہ دعا پڑھے: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُهُ بِمَا عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ۔

مت پھینکو (۲۹) چاقو یا قینچی یا سوئی یا کسی اور چیز سے مت کھیلو شاید غفلت سے کہیں لگ جاوے (۳۰) جب کوئی مہمان آوے سب سے پہلے اس کو پائخانہ بتلا دو اور بہت جلدی اس کے ساتھ کی سواری کے کھڑے کرنے کا اور بیل یا گھوڑے کی گھاس چارے کا بندوبست کر دو اور کھانے میں اتنا تکلف مت کرو کہ اس کو وقت پر کھانا نہ ملے کھانا وقت پر پکا لو چاہے سادہ اور مختصر ہی ہو اور جب اُس کا جانے کا ارادہ ہو تو بہت جلد اور سویرے ناشتہ تیار کر دو غرض اس کے آرام اور مصلحت میں خلل نہ پڑے (۳۱) پائخانہ یا غسلخانہ سے کمربند باندھتی ہوئی مت نکلو بلکہ اندر ہی اچھی طرح باندھ کر تب باہر آؤ (۳۲) جب تم سے کوئی کچھ بات پوچھے پہلے اس کا جواب دیدو پھر کام میں لگو (۳۳) جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منہ کھول کر صاف بات کہو تاکہ دوسرا اچھی طرح سمجھ لے (۳۴) کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو تو دور سے مت پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آسکے تو نقصان ہو پاس جا کر دیدو (۳۵) اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے ہوں تو اُن دونوں کے بیچ میں آکر چلانا یا کسی سے بات کرنا نہ چاہیئے۔ (۳۶) اگر کوئی کسی کام میں یا بات میں لگا ہو تو جاتے ہی اس سے اپنی بات مت شروع کر دو بلکہ موقع کا انتظار کرو جب تمھاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو (۳۷) جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو تا وقتیکہ وہ دوسرا آدمی اس کو اچھی طرح سنبھال نہ لے اپنے ہاتھ سے مت چھوڑو بعضی دفعہ یوں ہی بیچ بیچ میں گر کر نقصان ہو جاتا ہے (۳۸) اگر کسی کو پنکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو پسینہ میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے میں نہ لگے اور ایسی زور سے مت جھلو جس سے دوسرے کو ہوا لگے (۳۹) کھانا کھاتے میں ہڈیاں ایک جگہ جمع رکھو اسی طرح کسی چیز کے چھلکے وغیرہ سب طرف مت پھیلاؤ جب سب اکٹھا ہو جائیں موقع سے ایک طرف ڈال دو (۴۰) بہت دوڑ کر یا منھ اوپر اٹھا کر مت چلو کبھی گر نہ پڑو (۴۱) کتاب کو بہت سنبھال کر احتیاط سے بند کرو اکثر اوّل آخر کے ورق مڑ جاتے ہیں (۴۲) اپنے شوہر کے سامنے کسی نامحرم مرد کی تعریف نہ کرنا چاہیئے بعضے مردوں کو ناگوار گزرتا ہے۔ (۴۳) اسی طرح

۱۲ اور اگر اس بات کا جواب کام کرنے میں بھی دے سکتی ہو تو کام کرتی رہو اور جواب بھی دیتی رہو البتہ بعض کام ایسے ہیں کہ ان کو کرتے میں بات کرنا مضر ہوتا ہے اس وقت جواب دے کر کام کرنا چاہیئے جیسے لکھنا کہ لکھتے میں اگر کسی کی بات کا جواب دو گی تو یا جواب میں غلطی کا اندیشہ ہے اور یا لکھنے میں اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ آدمی جو زبان سے بولتا ہوتا ہے وہی لکھ جاتا ہے۔ ۱۲

۲ اور اگر چاقو چھری وغیرہ دینی ہو تو بند کر کے دو یا ایسے طور سے کہ لینے والے کے ہاتھ یا کسی اور عضو میں نہ لگ جائے ۱۲

۳ ہمیشہ نیچی نگاہ کر کے چلنا اچھا ہے ۱۲۔

ع بلکہ ایسے موقع پر سلام بھی نہ کرو جب وہ لوگ اپنے کام سے فارغ ہو کر تمھاری طرف متوجہ ہوں اُس وقت سلام و کلام کرو ۱۲

غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر سے نہ کرے شائد اس کا دل اُس پر آجاوے اور اس سے ہٹ جاوے۔ (۴۴) جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اس کے گھر کا حال[۱] یا اس کے مال و دولت زیور و پوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہیئے (۴۵) مہینے میں تین دن یا چار دن خاص اس کام کے لئے مقرر کر لو کہ گھر کی صفائی پورے طور سے کر لیا کرو جالے[۲] اتار دیئے فرش اٹھوا کر جھڑوا دیئے ہر چیز قرینے سے رکھ دی (۴۶) کسی کے سامنے سے کوئی کاغذ لکھا ہوا یا کتاب رکھی ہوئی اُٹھا کر دیکھنا نہ چاہیئے اگر وہ کاغذ قلمی[۳] ہے تو شائد اس میں کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو اور اگر وہ چھپی ہوئی ہے تو شائد اس میں کوئی ایسا کاغذ لکھا ہوا رکھا ہو (۴۷) سیڑھیوں پر بہت سنبھلکر اُترو چڑھو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس سیڑھی پر ایک پاؤں رکھو دوسرا بھی اُسی پر رکھکر پھر اگلی سیڑھی پر اسی طرح پاؤں رکھو اور یہ کہ ایک سیڑھی پر ایک پاؤں اور دوسری سیڑھی پر دوسرا پاؤں لڑکیوں اور عورتوں کو تو بالکل مناسب نہیں اور بچپن میں لڑکوں کو بھی منع کرو۔ (۴۸) جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا یا کتاب یا اور کوئی چیز اس طرح جھٹکنا نہ چاہیئے کہ اُس آدمی پر گر پڑے اسی طرح (۴۹) کسی کی غم و پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنے تو جب تک خوب پختہ طور پر تحقیق نہ ہو جاوے کسی سے ذکر نہ کرے اور خاص کر اُس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے کیونکہ اگر غلطی ہوئی تو خواہ مخواہ دوسرے کو پریشانی دی پھر وہ لوگ اس کو بھی بُرا بھلا کہیں گے کہ کیوں ایسی بدفالی نکالی (۵۰) اسی طرح معمولی بیماری اور تکلیف کی خبر دُور پردیس کے عزیزوں کو خط کے ذریعہ سے نہ کرے (۵۱) دیوار پر مت تھوکو پان کی پیک مت ڈالو اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے مت پونچھو بلکہ دھوڈالو لیکن جلے ہوئے تیل کو ناپاک مت کہو جیسا کہ بعضی جاہل عورتیں کہتی ہیں[۴]۔ (۵۲) اگر دسترخوان[۵] پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اُٹھاؤ دوسرے برتن میں لے آؤ۔ (۵۳) کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا لیٹا ہو تو اُس کو ہلاؤ مت اگر پاس سے نکلو تو ایسی طرح پر نکلو کہ اس میں ٹھوکر لگنا نہ لگے اگر تخت پر کوئی چیز رکھنا ہو یا اس پر سے

[۱] کیونکہ شائد اس کے جواب میں کوئی بات شرمندگی کی ہو تو یا تو اس کو شرم آوے اور یا شرم کی وجہ سے جھوٹ بولدے ۱۲۔

[۲] کونوں اور دیواروں کے جالے صاف کرتے رہنا باعث برکت رزق ہے بزرگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ ۱۲

[۳] اور کسی آدمی کے خط کو اس کی بلا اجازت دیکھنا منع ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کا خط بلا اجازت دیکھتا ہے وہ آگ کو جھانکتا ہے ۱۲

[۴] یعنی اس تیل کو مردار تلاتی ہیں یہ سب ان کی خود ساختہ بات ہے کہ اس کی کوئی سند نہیں ہے ۱۲۔

[۵] یہ جو دستور ہے کہ پیالے اور چمچے بجا دینے کو شریفانہ طریقہ سمجھتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ رکابی یا پیالہ کو بالکل صاف کرنا سنت ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ نہیں معلوم کون سے لقمہ میں برکت ہو ۱۲۔

کچھ اٹھانا ہو تو ایسے وقت آہستہ اٹھاؤ (۵۴) کھانے[1] پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دسترخوان پر بھی رکھی جائے لیکن وہ ذرا دیر میں یا اخیر میں کھانے کی ہو تو اس کو بھی ڈھانک کر رکھو (۵۵) مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جاوے تو تھوڑا سالن روٹی دسترخوان پر ضرور چھوڑ دے[2] تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں (۵۶) جو برتن بالکل خالی ہو اسکو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو الٹا کر کے رکھو (۵۷) چلنے میں پاؤں پورا اٹھا کر آگے رکھو گھسٹ کر مت چلو اس میں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور برا بھی معلوم ہوتا ہے (۵۸) چادر ڈوپٹے کا بہت خیال رکھو کہ اس کا پلہ زمین پر لٹکتا نہ چلے۔ (۵۹) اگر کوئی نمک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز مانگے برتن میں لاؤ ہاتھ پر رکھکر مت لاؤ۔ (۶۰) لڑکیوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت نہ کرو ورنہ ان کی شرم جاتی رہے گی۔

بعضی باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں

(۱) ایک عیب یہ ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کو تسلی ہو جائے بہت سی فضول باتیں ادھر ادھر کی اس میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص کچھ پوچھے اس کا مطلب خوب غور سے سمجھ لو پھر اس کا جواب ضرورت[2] کے موافق دے دو (۲) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی کام ان سے کہا جاوے[3] تو سنکر خاموش ہو جاتی ہیں کام کہنے والی کو یہ شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے انھوں نے سنا بھی ہے یا نہیں سنا بعضی دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ سن لیا ہوگا اور واقع میں سنا نہ ہو تو اس بھروسے پر وہ کام نہیں ہوتا اور یہ پوچھنے کے وقت یہ کہکر الگ ہو گئیں کہ میں نے نہیں سنا غرض وہ کام تو رہ گیا اور بعضی دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سنا ہوگا دوبارہ اس نے پھر کہا تو اس غریب کے لتے[4] لیئے جاتے ہیں کہ سن لیا سن لیا کیوں جان کھاتی غرض جب بھی آپس میں رنج ہوتا ہے اگر یہ پہلے ہی دفعہ میں اتنا کہدیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر تو ہو جاتی۔ (۳) ایک عیب یہ ہے کہ ماما اصیل[4] کو جو کام بتلا دیں گی یا اور

[1] اگر کوئی چیز برتن وغیرہ ڈھکنے کو نہ ملے تو ایک لکڑی ہی سینکا وغیرہ برتن کے منہ پر رکھدے یہ بھی حدیث سے ثابت ہے ۱۲

[2] لیکن جب اس شبہ کا اندیشہ نہ ہو تو یہی کام کرنا بہتر ہے جو ہم لکھ چکے کہ پیالہ کو صاف کر لینا چاہیئے ۱۲۔

[3] ایک تو اس وجہ سے کہ بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ بات میں کوئی لفظ ایسا نکل جاتا ہے جس کے بعد شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے اور دوسری وجہ ظاہر ہے کہ زیادہ لمبا کر نا بات کا سمجھنے میں مضر ہوتا ہے اور بے فائدہ وقت ضائع ہوتا ہے ۱۲

[4] اصیل نوکرنی کو کہتے ہیں ۱۲

[4] لتے لینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیچھا لیا جاتا ہے اور پکڑ کی جاتی ہے ۱۲۔

کسی سے گھر میں کوئی بات کہیں گی اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو بیحیائی اور بے پردگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے موقع پر سڑک تک آواز پہنچتی ہے دوسری خرابی یہ کہ دور سے کچھ بات سمجھ میں آئی اور کچھ نہ آئی جتنی سمجھ میں نہ آئی اتنا کام نہ ہوا اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے یوں کیوں نہ کیا دوسری جواب دے رہی ہے کہ میں نے تو سنا نہ تھا غرض خوب تو تو میں میں ہوتی ہے اور کام بگڑا سو الگ اسی طرح ان کی ماما صیلیں ہیں کہ جس بات کا جواب باہر سے لاویں گی دروازے سے چلاتی ہوئی آویں گی اس میں بھی کچھ سمجھ میں آیا اور کچھ نہ آیا تمیز کی بات یہ ہے کہ جس سے بات کرنا ہو اس کے پاس جاؤ یا اس کو اپنے پاس بلاؤ اور اطمینان سے اچھی طرح سمجھا کر کہو اور سمجھ کر سن لو (۴) ایک عیب یہ ہے کہ چاہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی دیر ہے[1] ذرا پسند آئی اور لے لی خواہ قرض ہی ہو جاوے لیکن کچھ پرواہ نہیں اور اگر قرض بھی نہ ہوا تب بھی اپنے پیسے کو اس طرح بیکار کھونا کون عقل کی بات ہے فضول خرچی گناہ بھی ہے جہاں خرچ کرنا ہو اول خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں کوئی دین کا فائدہ یا دنیا کی ضرورت بھی ہے اگر خوب سوچنے سے ضرورت اور فائدہ معلوم ہو خرچ کر دیں تو پیسہ مت کھوؤ اور قرض تو جہاں تک ہو سکے ہرگز مت لو چاہے تھوڑی سی تکلیف بھی ہو جاوے (۵) ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر میں یا سفر میں ٹالتے ٹالتے بہت دیر کر دیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے اگر سفر میں جانا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی اگر راستہ میں رات ہو گئی جان و مال کا اندیشہ ہے اگر گرمی کے دن ہوئے تو دھوپ میں خود بھی تپیں گی اور بچوں کو بھی تکلیف ہوگی اگر برسات ہے اول تو برسنے کا ڈر دوسرے گارے کیچڑ میں گاڑی کا چلنا مشکل اور دیر میں دیر ہوتی جاتی ہے اگر ہوا[2] سے چلیں ہر طرح کی گنجائش رہے اور اگر بستی ہی میں جانا ہو اب بھی کہاروں کو کھڑے کھڑے پریشانی پھر دیر میں سوار

[1] بعض دفعہ شوہر کو پریشان کرتی ہیں کہ چونکہ وہ چیز ان کو پسند آگئی ہے اس لئے اس کے خریدنے کی فرمائش اس سے کر دیتی ہیں اب اگر شوہر اس کو بلا ضرورت خیال کرے یا پاس دام نہ ہونے کے باعث ذرا اس کی خریداری میں کچھ حیل حجت کرتا ہے تو اس سے لڑائی ٹھہر جاتی ہے اس سے شوہر کو نہایت تکلیف ہوتی ہے ہمیشہ شوہر کی رضا و خوشی کا دھیان لازم ہے ۱۲۔

[2] اور میرے کے ہر کام میں برکت بھی ہوتی ہے مگر رات میں چلنا خطرہ کی صورت میں نہ چاہیئے اگر راستہ امن کا ہو یا آدمی بہت ہوں اور کوئی کھٹکا نہ ہو تو رات کا سفر بہت مناسب ہے خاص کر گرمی کے موسم میں کہ جب لوئیں چلتی ہیں ۱۲۔

ع۔ بعضی عورتوں کو آواز کے پردے کا بالکل اہتمام نہیں ہوتا حالانکہ آواز کا پردہ بھی واجب ہے جیسے کہ صورت کا پردہ ضروری ہے لہذا گنہگار ہوتی ہیں ہر قسم کے پردے کا نہایت سخت اہتمام کرنا چاہیئے ۱۲ منہ

ع۔ اور اس پریشانی کے علاوہ کہاروں کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور اس وقت کے ضائع کرنے کی کچھ مزدوری نہیں

(باقی اگلے صفحہ پر)

ہونے سے دیر میں لوٹنا ہوگا اپنے کاموں میں حرج ہوگا کھانے کے انتظام میں دیر ہوگی کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا کہیں میاں تقاضا کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں اگر جلدی سوار ہو جاتیں تو یہ مصیبتیں کیوں ہوتیں (۶) ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاد کر لیجاتی ہیں جس سے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے جگہ میں بھی تنگی ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ کے مردوں کو ہوتی ہے اُن کو سنبھالنا پڑتا ہے کہیں کہیں لادنا بھی پڑتا ہے مزدوری کے پیسے اُن ہی کو دینے پڑتے ہیں غرض کہ تمام تر فکر ان بیچاروں کی جان پر ہوتی ہے یہ اچھی خاصی گاڑی میں بے فکر بیٹھی رہتی ہیں۔ اسباب ہمیشہ سفر میں کم لیجاؤ ہر طرح کا آرام ملتا ہے اسی طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو بلکہ زیادہ اسباب لے جانے سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے (۷) ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی وغیرہ میں سوار ہونے کے وقت مردوں سے کہہ دیا کہ منہ ڈھانک لو یا ایک گوشے میں چھپ جاؤ اور جب سوار ہو چکیں تو ان لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں دی جاتی کہ اب پردہ نہیں ہے اس میں دو خرابیاں ہوتی ہیں کبھی تو وہ بیچارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں خواہ مخواہ تکلیف ہو رہی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اٹکل سے سمجھتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور یہ سمجھ کر منہ کھول دیتے ہیں یا سامنے آجاتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے یہ ساری خرابی دوبارہ نہ کہنے کی ہے نہیں تو سب کو معلوم ہو جاوے کہ دوبارہ کہنے کی بھی عادت ہے بس سب آدمی اس کے منتظر رہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آوے (۸) ایک عیب یہ ہے کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں ہوئیں اور آدھ گھنٹے پہلے سے پردہ کرا دیا راستہ رکوا دیا بے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہو رہی ہے اور یہ ابھی گھر میں چولہے بھڑ رہی ہیں (۹) ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اتر جب سے گھر میں جا گھستی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گھر کا کوئی مرد اندر ہوتا ہے اس کا سامنا ہو جاتا ہے تم کو چاہئے کہ ابھی گاڑی یا ڈولی سے مت اترو پہلے کسی ماما وغیرہ کو گھر میں بھیجکر دکھوا لو اور اپنے آنے کی خبر کر دو

(بقیہ صفحہ گزشتہ) دیجاتی لہذا اس صورت میں عورتیں گناہگار ہوتی ہیں اگر اتفاق سے کبھی ایسا بھی ہو جائے تو کہاروں سے خطا معاف کرانی ضروری ہے یا ان کو کچھ زیادہ مزدوری دیکر راضی کیا جاوے اور یہی دوسری صورت زیادہ بہتر ہے کیونکہ خطا معاف کرانے سے کہار سر چڑھیں گے انکی عادت بگڑ جائے گی ۱۲ منہ

۱ اگر اسباب زیادہ ہو تو جس طرح ممکن ہو ایسی تدبیر کرو کہ عدد کم ہو جائیں کیونکہ عدد زیادہ ہوتے ہیں تو کوئی نہ کوئی عدد گم بھی ہو جاتا ہے اور کم عددوں میں گم ہونے کا خطرہ کم ہوتا ہے ۱۲

۲ ایسی صورت میں اکثر بے پردگی بھی ہو جاتی ہے اور بہت کم عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ پردہ کا حسب دلخواہ انتظام کرتی ہوں پھر مردوں کے تو منہ چھپا دیتی ہیں اور اپنے آپ مردوں کو خوب دیکھ لیتی ہیں ۱۲

۳ اور شہروں میں جیسے دہلی لاہور وغیرہ برقعہ کا دستور ہے اس کو وہ عورتیں محض زینت کے واسطے اوڑھتی ہیں برقعوں کو خوب خٹوں سے سجاتی ہیں اور طرح طرح سے سیتی ہیں رنگ برنگ کے نئے فیشن کے اور پھر جب گھر میں ہوتی ہیں تو منہ کا نقاب پڑا ہوتا ہے لیکن جب بازار میں پہنچتی ہیں تو نقاب اٹھا دیتی ہیں یہ پردہ ہی کیا ہوا سوائے اس کے کہ برقع صرف زینت کیلئے کندھے پر رکھ لیا تاکہ خوبصورتی اور زیادہ معلوم ہو پردہ مقصود نہ ہوا اور پھر بلا ضرورت بھی بازاروں میں جاتی ہیں۔ یہ خود بے پردگی کی دلیل ہے ۱۲

کوئی مرد وغیرہ ہوگا تو علیحدہ ہو جائے گا جب تم سُن لو کہ اب گھر میں کوئی مرد وغیرہ نہیں ہے تب اتر کر اندر جاؤ (۱۰) ایک عیب یہ ہے کہ آپسمیں دو عورتیں جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات ختم ہونے نہیں پائی کہ دوسری شروع کر دیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور یہ اپنی ہانک رہی ہے نہ وہ اسکی سُنے نہ یہ اُسکی بھلا ایسی بات کرنے ہی سے کیا فائدہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہو جاوے اس وقت دوسری کو بولنا چاہئے (۱۱) ایک عیب یہ ہے کہ زیور اور کبھی روپیہ پیسہ بھی بے احتیاطی سے کبھی تکیے کے نیچے رکھدیا کبھی کسی طاق میں کھلا رکھ دیا تالا کنجی ہوتے ہوئے سُستی کے مارے اُس میں حفاظت سے نہیں رکھتیں پھر کوئی چیز جاتی رہی تو سب کا نام لگاتی پھرتی ہیں (۱۲) ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو ایک کام کے واسطے بھیجو جا کر دوسرے کام میں لگ جاتی ہیں جب دونوں سے فراغت ہو جاوے تب لوٹتی ہیں اس میں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور اُلجھن ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نے ایک کام کا حساب لگا رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا ہے جب اتنی دیر گذر جاتی ہے پھر اس کو پریشانی شروع ہوتی ہے اور یہ عقلمندیں کہتی ہیں کہ آئے تو ہیں ہی لاؤ دوسرا کام بھی لگے ہاتھ کرتے چلیں ایسا مت کرو اوّل پہلا کام کر کے اس کی فرمائش پوری کر دو پھر اپنے طور پر اطمینان سے دوسرا کام کرو (۱۳) ایک عیب[۱۵] سستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھتی ہیں اس سے اکثر حرج اور نقصان ہو جاتا ہے (۱۴) ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں اختصار نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ یہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹا لو سر دست اُن کو اطمینان اور تکلّف ہی سوجھتا ہے اس تکلّف تکلف میں بعضی دفعہ اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا ہے (۱۵) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کھو جاوے تو بے تحقیق کسی پر تہمت لگا دیتی ہیں یعنی جس نے کبھی کوئی چیز چرائی تھی یہ جھٹ کہدیا کہ بس جی اسی کا کام ہے حالانکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے کئے ہوں اسی طرح اور بُری باتوں میں ذرا سے شبہ سے ایسا پکا یقین کر کے اچھا خاصا گڑھ مڑھ دیتی ہیں (۱۶) ایک عیب یہ ہے کہ پان تمباکو[عہ] کا خرچ اس قدر بڑھا لیا ہے

[۱۵] اور ایک عیب یہ بھی ہے کہ باتیں زیادہ کرتی ہیں اگر کسی مجلس میں دس پانچ عورتیں بھی اکٹھی ہوں گی تو اس قدر شور مچائیں گی کہ جیسے بیسیوں عورتیں ہوں اور مرد اگر سو بیٹھے ہوں تو اتنا شور نہ مچائیں یہاں تک کہ اگر وعظ کی مجلس بھی ہو تو ادب نہیں کرتیں کہ واعظ صاحب قرآن و حدیث پڑھ رہے ہیں ہم کو خاموش ہو کر سننا چاہئے دوسرے جس کام کے لئے جاتی ہیں اس کام کا تو خیال مطلق بھی نہیں کرتیں ان کو اپنی چیڑ چیڑ سے کام ہوتا ہے گویا وہاں مجمع کے ساتھ کلام کرنے جاتی ہیں

۱۲

عہ۔ تمباکو اگر ایسا ہو جس کے کھانے سے منہ میں بدبو آنے لگے تو اس کا کھانا علاوہ اسراف کے بدبو کی وجہ سے بھی مکروہ ہے ۱۲ منہ

کہ غریب آدمی تو سہار ہی نہیں سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہو سکتا ہے اس کو گھٹانا چاہیئے خرابی یہ ہے کہ بے ضرورت بھی کھانا شروع کر دیتی ہیں پھر وہ علت لگ جاتی ہے (۱۷) ایک عیب یہ ہے کہ اُن کے سامنے دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پوچھے نہ کچھ مگر یہ خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں اور صلاح بتلانے لگتی ہیں جب تک تم سے کوئی صلاح نہ لے تم بالکل گونگی بہری بنی بیٹھی رہو (۱۸) ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے اگر تمام عورتوں کی صورت شکل اُن کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آگیا اور وہ اس کے خیال میں لگ گیا تو تم کو کتنا بڑا نقصان پہنچیگا۔ (۱۹) ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دوسرا آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کریں گی کہ اس کا کام یا بات ختم ہو لے تو ہم بات کریں بلکہ اس کی بات یا کام کے بیچ میں جا کر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے ذرا ٹھہر جانا چاہیئے جب وہ تمھاری طرف متوجہ ہو سکے اس وقت بات کرو (۲۰) ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات ادھوری کریں گی پیغام ادھورا پہنچاویں گی جس سے مطلب غلط سمجھا جاوے گا بعضی دفعہ اس میں کام بگڑ جاتا ہے اور بعضی دفعہ دو شخصوں میں اس غلطی سے رنج ہو جاتا ہے (۲۱) ایک عیب یہ ہے کہ اگر سے بات کی جاوے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اس کو نہیں سنتیں اسی میں اور کام بھی کر لیا کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کرنے والے کا بات کرکے جی بھلا ہوتا ہے اور نہ اس کام کے ہونے کا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سنی نہیں تو اُس کو کریں گی کس طرح (۲۲) ایک عیب یہ ہے کہ اپنی خطا یا غلطی کا کبھی اقرار نہ کریں گی جہاں تک ہو سکے گا بات کو بنا دیں گی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے (۲۳) ایک عیب یہ ہے کہ کہیں سے تھوڑی چیز ان کے حصہ کی آوے یا ادنیٰ درجے کی چیز آوے تو اس کو ناک ماریں گی طعنہ دیں گی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے ہی کی کیا ضرورت تھی بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی یہ بُری بات ہے اُس کی اتنی ہی ہمت تھی تمھارا تو اُس نے کچھ نہیں بگاڑا اور خاوند کے ساتھ بھی

۱۲ ہر ایک کی بات میں دخل دینا ان کی خاصیت ہے چاہے ان کو اس بات کا علم ہو یا نہ ہو کچھ نہ کچھ ضرور بولیں گی ۱۲۔

۱۲ یہ عیب بعضی دفعہ بہت ہی نقصان پہنچاتا ہے خاوند سے بعض وقت یہ بحث اور ضد بہت خرابی لاتی ہے ہمیشہ بیوی کو خاوند کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا چاہیئے کہ اگر خود بات صحیح کہتی ہو اور خاوند نہ مانے تو خاموشی اختیار کرنی چاہیئے مقابلہ نہ کرے ۱۲۔

۱۲ حالانکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر اور کمتر نہ جانے اگرچہ کوئی معمولی سی شے ہو بلکہ سر چڑھا کر لینا چاہیئے۔ ۱۲۔

ع اور اگر اس نے تمھاری اس تعریف کرنے کی وجہ سے کوئی ناجائز کام کیا زنا وغیرہ تو اس گناہ کے سبب بنانے کا تمکو بھی گناہ ہوگا ۱۲

ان کی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چیز نکم لیتی ہیں اس کو رد کر کے عیب نکال کر تب قبول ہوتی ہے (۲۴) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کوئی کام کہو اس میں جھک جھک کر لیں گی پھر اس کام کو کریں گی بھلا جب وہ کام کرنا ہے پھر اس واہیات سے کیا فائدہ ٥ ناحق دوسرے کا بھی جی بُرا کیا (۲۵) ایک عیب یہ ہے کہ کپڑا پہنے پہنے سی لیتی ہیں بعضی دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے بے ضرورت تکلیف میں کیوں پڑے (۲۶) ایک عیب یہ ہے کہ آنے کے وقت اور چلنے کے وقت ملکر ضرور روتی ہیں چاہے رونا نہ بھی آوے مگر اس ڈر سے روتی ہیں کہ کوئی یوں نہ کہے کہ اس کو محبت نہیں (۲۷) ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکیے میں یا ویسے ہی سوئی رکھکر اُٹھ جاتی ہیں اور کوئی بے خبری میں آ بیٹھتا ہے اس کے چبھ جاتی ہے (۲۸) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو گرمی سردی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بیمار ہو جاتے ہیں پھر تعویذ گنڈے کراتی پھرتی ہیں دوا علاج یا آئندہ کو احتیاط پھر بھی نہیں کرتیں (۲۹) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو بے بھوک کھانا کھلا دیتی ہیں یا مہمان کو اصرار کر کے کھلاتی ہیں پھر بے بھوک کھانے کی تکلیف اُن کو بھگتنی پڑتی ہے

بعضی باتیں تجربہ اور انتظام کی

(۱) اپنے دو لڑکوں کی یا دو لڑکیوں کی شادی جہاں تک ہو سکے ایک دم مت کرو کیونکہ بہنوں میں ضرور فرق ہوگا دامادوں میں ضرور فرق ہوگا خود لڑکوں اور لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے کی سجاوٹ میں لوز صبور میں حیا شرم میں ضرور فرق ہوگا اور بھی بہت باتوں میں فرق ہو جاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کرنے کی اور ایک کو گھٹانے اور دوسرے کو بڑھانے کی اس سے ناحق دوسرے کا جی بُرا ہوتا ہے (۲) ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو کسی کے بھروسے گھر مت چھوڑ جایا کرو غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے خوب آزمانہ لو اس کا اعتبار مت کرو خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی حجن بنی ہوئی کعبہ کا غلاف لئے ہوئے اور کوئی تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی کوئی فال دیکھتی ہوئی کوئی تماشہ لئے ہوئے گھروں میں گھستی پھرتی ہیں ان

۱؎ یعنی بناوٹ سے روتی ہیں اول تو یہ رونا بلا ضرورت تصنع کا ہے اس لئے برا ہے کیونکہ جب کوئی تکلیف آدمی کو نہ ہو تو کیوں روئے اور اگر جدائی یاد کر کے رونا بھی آوے تو فوراً کر رونے کی کیا وجہ ہے اور پھر جتنی عورتیں اس وقت موجود ہوتی ہیں سب سے ملتی ہیں اور روتی ہیں یہ ملنے کا طریقہ کہاں سے نکالا۔ ۱۲۔

۲؎ اور بچے بیمار ہوتے ہیں تو خود پرہیز نہیں کرتیں اور بچہ کی دوا کرتی رہتی ہیں تو جب بھلا دودھ بد پرہیزی کا بچہ کو ملے تو اس کی دوا کیا فائدہ دے اور اگر دوا نہ کریں اور اپنا پرہیز رکھیں تو امید زیادہ فائدہ کی ہے ۱۲۔

۳؎ بلکہ ایک کی شادی سے اتنی مدت بعد دوسرے کی کرو کہ جب اس قسم کے ذکر مذکور نہ ہوں۔ ۱۲۔

۴؎ پھر جھاڑ پھونک میں بعضی بات وہ شرک و کفر کی بھی بتا جاتی ہیں اور وہ اپنی غرض کے لئے اس کے کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں یا بعض دوا ایسی بتا جاتی ہیں کہ اس سے نقصان ہو جاتا ہے۔ دوسرے وہ آوارہ اور بدخلق بھی ہوتی ہیں ان سے اس طرح کے بھی خطرے ہوتے ہیں ۱۲۔

کو تو گھر میں ہی مت آنے دو۔ دروازے ہی سے روک دو ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کی صفائی کر دی ہے (۳) کبھی صندوقچی یا پاندان جس میں روپیہ پیسہ گہنا زیور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ کر مت اٹھو قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لے کر اٹھو (۴) جہاں تک ہو سکے سودا قرض مت منگاؤ جو بہت ناچاری میں منگانا ہی پڑے تو دام پوچھکر تاریخ کے ساتھ لکھ لو جب دام ہیں فوراً دیدو (۵) دھوبن کے کپڑے پنہاری کا اناج اور لپائی ان سب کا حساب لکھتی رہو زبانی یاد کا بھروسہ[1] مت کرو (۶) جہاں تک ہو سکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو (۷) جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں ان کے سامنے کوئی ایسی بات مت کیا کرو جس کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرانا منظور نہیں کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھر جا کر کہا کرتی ہیں (۸) آٹا چاول اٹکل سے مت پکاؤ اپنے خرچ کا اندازہ کر کے دونوں وقت سب چیزیں تول ناپ کر خرچ کرو اگر کوئی تم کو طعنہ دے کچھ پرواہ مت کرو (۹) جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں ان کو زیور بالکل مت پہناؤ اس میں جان و مال دونوں طرح کا اندیشہ ہے (۱۰) اگر کوئی مرد دروازے پر آ کر تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کی رشتہ داری کا تعلق ظاہر کرے ہرگز اسکو گھر میں مت بلاؤ یعنی پردہ کر کے بھی اس کو مت بلاؤ اور نہ قیمتی چیز اس کے قبضہ میں دو غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیجو[2] زیادہ محبت و اخلاص مت کرو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے اسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز مت برتو اگر وہ برا مانے کچھ غم نہ کرو (۱۱) اسی طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی وغیرہ کے ساتھ کہیں سے آ کر کہے کہ مجھ کو فلانے گھر سے آپ کے بلانے کو بھیجا ہے ہرگز اس کے کہنے سے ڈولی میں مت سوار ہو غرض انجان آدمیوں کے کہنے سے کوئی کام مت کرو نہ اس کو اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو چاہے وہ اپنے نام سے لے یا دوسرے کے نام سے مانگے (۱۲) گھر کے اندر ایسا کوئی درخت مت رہنے دو جس کے پھل سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو جیسے کیتھ کا درخت (۱۳) کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنو اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں زکام[3] ہو جاتا ہے کہیں بخار آ جاتا ہے (۱۴) بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا[4] کا بھی نام یاد

[1] اکثر عورتیں یاد پر بھروسہ کر لیتی ہیں تو بھول میں کپڑے کھوتے رہتے ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی دھوبن اپنے مزے میں رہتی ہے ۱۲۔

[2] کھانا بھی اس وقت بھجوانا چاہیئے کہ جب شوہر کی ہدایت ہو کہ میرا ملنے والا کوئی آیا کرے تو اس کو کھانا بھجوا دیا کرو ورنہ نہیں ۱۲۔

[3] پھر یہ بھی عادت ہے کہ زکام اور بخار کی اس وقت پروا نہیں کرتی ہیں اور پھر اس سے دوسری بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور سنبھال و علاج مشکل ہو جاتا ہے اگر شروع ہی میں اس کی دیکھ بھال کر لی جاتی تو سہل ہوتا۔ ۱۲۔

[4] ملکہ جس قدر اپنے خاندان کے بزرگوں کا نام بتا سکو اور وہ یاد کر سکے بتا دیا کرو اس میں بھی بہت سے فائدے ہیں ۱۲۔

کرادو اور کبھی کبھی پوچھتی رہا کرو تاکہ اس کو یاد رہے اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جاوے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تو کس کا لڑکا ہے تیرے ماں باپ کون ہیں تو اگر بچہ کو نام یاد ہوں گے تو بتلا تو دے گا[1] پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اس کو پہنچا دے گا اور اگر یاد نہ ہوا تو پوچھنے پر اتنا ہی کہے گا کہ میں اماں کا ہوں ابا کا ہوں یہ خبر نہیں کون اماں کون ابا (۱۵) ایک جگہ ایک عورت اپنا بچہ چھوڑ کر کہیں کام کو چلی گئی پیچھے ایک بلی نے آ کر اس قدر نوچا کہ اسی میں جان گئی اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہیئے دوسرے یہ کہ بلی کتے جانور کا کچھ اعتبار نہیں بعضی عورتیں بیوقوفی کرتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سلاتی ہیں بھلا اس کا کیا اعتبار اگر رات کو کہیں دھوکہ میں بچہ دانت مار دے یا نرخرہ پکڑ لے تو کیا کرلو (۱۶) دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھلا لو اور اس کو خوب صاف کرو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناڑی پنساری دوا کچھ کی کچھ دے دیتا ہے بعضی دفعہ اس میں ایسی کوئی چیز ملی[2] ہوتی ہے کہ اس کی تاثیر اچھی نہیں ہوتی اور جو دوا کسی بوتل یا ڈبیہ یا پڑیہ میں بچ جاوے اس کے اوپر کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھ دو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اس کی پہچان نہیں رہی اس لئے چاہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر پھینکنا پڑی اور بعضی دفعہ غلط یاد رہی اور اس کو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اس نے نقصان کیا۔ (۱۷) لحاظ[3] کی جگہ سے قرض مت لو اور زیادہ قرض بھی مت دو اتنا دو کہ اگر وصول نہ ہو تو وہ تمکو بھاری نہ معلوم ہو (۱۸) جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو اول کسی سمجھدار دیندار خیر خواہ آدمی سے صلاح[4] لے لو (۱۹) اپنا روپیہ پیسہ مال و متاع چھپا کر رکھو ہر کسی سے اس کا ذکر نہ کرو (۲۰) جب کسی کو خط لکھو اپنا پتہ پورا اور صاف لکھو اور اگر اسی جگہ پھر خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھ دیا تھا اب کیا ضرورت ہے کیونکہ پہلا خط خدا جانے ہے یا نہیں اگر نہ ہوا تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت پڑے گی شاید اس کو زبانی بھی یاد نہ رہا ہو یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتلا سکے (۲۱) اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو یا اپنے مردوں کے پاس رکھو اور گاڑی میں غافل ہو کر زیادہ مت سوؤ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کے بھید کہو نہ اپنے اسباب اور زیور کا اس سے ذکر کرو۔

[1] پھر اس کے ساتھ محلہ اور بستی کا نام بھی یاد کرانا لازم ہے ورنہ اگر کوئی بڑا شہر ہو تو صرف باپ دادا کے نام سے کیا کام چل سکتا ہے جب تک محلہ یا بازار کا نام نہ یاد ہو۔ ۱۲۔

[2] اسی لئے ہم نے دواؤں کے بیان میں جہاں تک ہو سکا ہے ہر ایک دوا کی پہچان لکھ دی ہے جب نسخہ بازار سے آئے تو اس کی ہر دوا کو پہچان کر لو اگر شبہ پڑے تو اس کی تحقیق حکیم یا عطار سے کرالو۔ ۱۲۔

[3] اور نہ ایسی جگہ سے قرض لو کہ کل کو تم پر طعن کرے اور احسان جتلائے حتی المقدور نیک آدمی سے قرض مانگو کہ نہ تو وہ احسان جتلائے گا دوسرے اس کا پیسہ بھی حلال ہوگا اس میں بے برکتی نہ ہوگی ۱۲۔

[4] یعنی مشورہ کرلو کیونکہ مشورہ باعث برکت ہوتا ہے بلکہ اس سے زیادہ بہتر استخارہ ہے جس کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ۱۲۔

اور کسی کی دی ہوئی چیز پان پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ کچھ مت کھاؤ اور زیور پہن کر ریل میں مت بیٹھو بلکہ اتار کر صندوقچہ وغیرہ میں رکھ لو جب منزل پر پہنچکر گھر جاؤ اس وقت جو چاہو پہن لو (۲۲) سفر میں کچھ خرچ ضرور پاس رکھو (۲۳) بادلے آدمی کو مت چھیڑو نہ اس سے بات کرو جب اس کو ہوش نہیں خدا جانے کیا کہہ بیٹھے یا کیا کر گزرے پھر ناحق تم کو شرمندگی اور رنج ہو (۲۴) اندھیرے میں ننگا پاؤں کہیں مت رکھو اندھیرے میں کہیں ہاتھ مت ڈالو پہلے چراغ کی روشنی لے پھر ہاتھ ڈالو (۲۵) اپنا بھید ہر کسی سے مت کہو بعضے اوچھوں سے بھید کہکر پھر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے کہنا مت اس سے ایسے آدمی اور بھی کہا کرتے ہیں (۲۶) ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو (۲۷) ہر کام کا پہلے انجام سوچ لیا کرو اس وقت شروع کرو۔ (۲۸) چینی اور شیشے کے برتن اور سامان بھی بلا ضرورت زیادہ مت خریدو کہ اس میں بڑا روپیہ برباد جاتا ہے (۲۹) اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور اپنے ساتھ کے مرد دوسری جگہ بیٹھے ہوں تو جس اسٹیشن پر اترنا ہو ریل پہنچنے کے وقت اس اسٹیشن کا نام سنکر یا تختے پر لکھا ہوا دیکھکر اترنا نہ چاہیئے بعضے شہروں میں دو تین اسٹیشن ہوتے ہیں شاید ان کے ساتھ کا مرد دوسرے اسٹیشن پر اترے اور یہ یہاں اتر پڑیں تو دونوں پریشان ہونگے یا مرد کی آنکھ لگ گئی اور وہ یہاں نہ اترا اور یہ اتریں تب بھی مصیبت ہوگی بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آجاوے تب اتریں (۳۰) سفر میں لکھی پڑھی عورتیں یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں ایک کتاب مسئلوں کی پنسل کاغذ تھوڑے سے کارڈ وضو کا برتن (۳۱) سفر میں جانے والوں سے حتی الامکان کوئی فرمائش مت کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید لانا ہماری فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا یہ اسباب لیتے جاؤ فلانے کو پہنچا دینا یا یہ خط فلانے کو دے دینا ان فرمائشوں سے اکثر دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر دوسرا بے فکر ہو تو اس کے بھروسے رہنے سے تمہارا نقصان ہوگا خط تو دو پیسہ میں جہاں چاہو بھیجدو اور چیز ریل میں منگا سکتی بھیج سکتی ہو یا وہ چیز اگر یہاں مل سکتی ہو تو منگا لے سکتی ہو اپنی تھوڑی سی بچت کے واسطے دوسروں کو پریشان کرنا بہتر نہیں بعض کام ہوتا تو ہے ذرا سا مگر اس کے بندوبست میں بہت الجھن ہوتی ہے اور اگر بہت ہی ناچاری آپڑے تو چیز کے منگانے میں پہلے دام بھی دیدو

لہ یہ بڑی گہری بات ہے اکثر مرد بھی اس میں مبتلا ہیں عورتیں تو بھلا ناقص العقل ہوتی ہی ہیں مگر مردوں کو بھی اس میں مبتلا دیکھا ہے کہ ان کے پیٹ میں بات نہیں رکتی بہت دفعہ اس سے ان کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور جب کوئی عورت یا مرد کسی سے بھید کی بات کہے تو اس کا اس بات کو کسی سے ظاہر کر دینا بہت سخت گناہ ہے ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔

لہ بچوں کی پوری حفاظت ریل میں رکھو گاڑی کے رکنے کے وقت جو جھٹکا لگتا ہے اس وقت بچہ کو ہاتھ سے تھام لو اگر بیٹھا ہوا نہ ہو کھڑکی کے پاس نہ جانے دو کبھی اس کا کنکر گر پڑے اور ہاتھ کٹ جائے اکثر لوگوں کے ہاتھ کٹ گئے ہیں۔ اسباب زنانہ درجہ میں رکھنا اکثر مفید ثابت ہوا ہے جہاں تک ممکن ہو زنانہ ڈبہ میں سوار ہونا چاہیئے۔ اگر زنانہ ڈبہ گاڑی میں نہ ہو تو بابو سے کہہ کر کسی ڈبہ کو زنانہ بنوا لینا چاہیئے وہ ایک چٹ لگا کر عورتوں کے لئے خاص کر سکتا ہے اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو اپنے ہمراہ کسی گوشہ میں مرد کو بٹھا لینا چاہیئے مجبوری کی بات ہے ۱۲۔

اور اگر ریل میں آدے جاوے تو کچھ زیادہ دام دے دو کہ شائد اس کے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور سب مل کر تولنے کے قابل ہو جاوے (۳۲) ریل میں یا ویسے کہیں سفر میں انجان آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کبھی نہ کھاؤ بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا کر مال اسباب لے بھاگتے ہیں (۳۳) ریل کی جلدی میں اس کا خیال رکھو کہ جس درجہ کا ٹکٹ تمھارے پاس ہے اس سے بڑے کرایہ کے درجے[1] میں مت بیٹھ جاؤ اس کی آسان پہچان یہ ہے کہ اس درجے کی گاڑی پر جیسا رنگ پھرا ہوا ہوا سی رنگ کا ٹکٹ ہوگا مثلاً سب سے کم کرایہ کا تیسرا درجہ ہوتا ہے اس کی گاڑی زرد رنگ کی ہوتی ہے تو اس کا ٹکٹ بھی زرد رنگ کا ہوتا ہے بس تم دونوں چیزوں کا رنگ دیکھ کر ملا لیا کرو اسی طرح سب درجوں کا قاعدہ ہے (۳۴) سینے میں اگر کپڑے میں سوئی اٹک جاوے تو اس کو دانت سے پکڑ کر مت کھینچو بعض دفعہ ٹوٹ کر یا پھسل کر نالو میں یا زبان میں گھس جاتی ہے (۳۵) ایک نہرنی ناخن تراشنے کو ضرور اپنے پاس رکھو اگر وقت بے وقت ناخن کو دیر ہوگی تو اپنے ہاتھ سے ناخن تراشنے کا آرام ملے گا (۳۶) بنی ہوئی دوا کبھی استعمال مت کرو جب تک اس کا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھدار حکیم کو دکھلا کر اجازت نہ لے لیجاوے خاصکر آنکھ میں تو کبھی ایسی ویسی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہیئے (۳۷) جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اس میں دوسرے کو کبھی بھروسہ نہ دے ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا (۳۸) کسی کی مصلحت میں دخل اور صلاح نہ دے البتہ جس پر پورا اختیار ہو یا جو خود پوچھے وہاں کچھ ڈر نہیں (۳۹) کسی کو ٹھہرانے پر یا کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے بعض دفعہ اس میں دوسرے کو الجھن اور تکلیف ہوتی ہے ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور الزام ہو (۴۰) اتنا بوجھ مت اٹھاؤ جو مشکل سے اٹھے ہم نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ لڑکپن میں بوجھ اٹھا لیا اور ایسا کوئی بگاڑ پڑ گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف کھڑی ہو گئی خاص کر لڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں ان کے بدن کے جوڑ اور رگ پٹھے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں (۴۱) سوا یا سوئی یا ایسی کوئی چیز چھوڑ کر مت اٹھو شائد کوئی بھولے سے اس پر آ بیٹھے اور وہ اس کے چبھ جاوے (۴۲) آدمی کے اوپر سے کوئی

[1] ورنہ معمول زیادہ دینا پڑے گا اگر نہ دیا تو گناہ ہوگا کیونکہ تم تو کرایہ دار ہو مالک نہیں ہو جس درجہ کا جتنا کرایہ وہ مانگیں اس قدر دینا ہوگا اور کبھی اتفاق سے ایسا ہو جائے کہ تھوڑا کرایہ دیا ہو اور زیادہ کرایہ کے ڈبہ میں بیٹھکر اپنے اسٹیشن پر جا اتریں اور کسی بابو وغیرہ نے زیادہ کرایہ نہ مانگا تب بھی تم پر یہ زیادتی قرض رہی اب اس کے ادا کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اتنی زیادتی میں جہاں تک کا ٹکٹ مل سکتا ہو وہاں تک کا ٹکٹ خرید کر پھاڑ ڈالو اور سوار ہونے کے وقت اگر اسباب کے زیادہ ہونے کا شبہ ہو تو اس کا ذکر کر دو بعض اوقات ریل میں یا مقصد پر پہنچ کر دونا دینا پڑتا ہے اپنے ہی بچہ چھوٹا سا ہو تو بابو سے دریافت کر لو کہ اس کا ٹکٹ تو نہ لگے گا ۱۲-

چیز دزن کی یا خطرہ کی مت دو اور کھانا پانی بھی کسی کے اوپر سے مت دو شاید ہاتھ سے چھوٹ جاوے (۴۳) کسی بچے یا شاگرد کو سزا دینا ہو تو موٹی لکڑی یا لات گھونسہ سے مت مارو اللہ بچاوے اگر کہیں نازک جگہ چوٹ لگ جاوے تو لینے کے دینے پڑ جاویں اور چہرے[1] اور سر پر بھی مت مارو (۴۴) اگر کہیں مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکی ہو تو جاتے ہی گھر والوں کو اطلاع کر دو کیونکہ وہ لحاظ کے مارے خود پوچھیں گے نہیں چکے سب فکر کریں گے خواہ وقت ہو یا نہ ہو انھوں نے تکلیف جھیل کر کھانا پکایا جب سامنے آیا تو تم نے کہدیا کہ ہم نے تو کھا لیا اس وقت ان کو کتنا افسوس ہوگا تو پہلے ہی سے کیوں نہ کہدو اسی طرح اگر کوئی دوسرا تمھاری دعوت کرے یا تم کو ٹھہرائے تو گھر والے سے اجازت لو اگر ایسی ہی مصلحت ہو جس سے تم کو خود منظور کرنا پڑے تو گھر والے سے ایسے وقت اطلاع کرو کہ وہ کھانا پکانے کا سامان نہ کرے (۴۵) جو جگہ لحاظ اور تکلف کی ہو وہاں خرید و فروخت کا معاملہ مناسب نہیں کیونکہ ایسی جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضا ہو سکتا ہے ایک دل میں کچھ سمجھتا ہے دوسرا کچھ سمجھتا ہے انجام اچھا نہیں (۴۶) چاقو وغیرہ سے دانت[2] مت کریدو (۴۷) پڑھنے والے بچوں کو کوئی چیز دماغ کی طاقت کی ہمیشہ کھلاتی رہو (۴۸) جہاں تک ممکن ہو رات کو تنہا مکان میں مت رہو خدا جانے کیا اتفاق ہو اور ناچاری کی اور بات ہے بعضے آدمی یوں ہی مر کر رہ گئے اور کئی کئی روز کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی (۴۹) چھوٹے بچوں کو کنوئیں پر مت چڑھنے دو بلکہ اگر گھر میں کنواں ہو تو اس پر تختہ ڈلوا کر ہر وقت قفل لگائے رکھو اور ان کو لوٹاوے کر پانی لانے کے واسطے کبھی مت بھیجو شاید وہ جا کر خود ہی کنوئیں سے ڈول کھینچنے لگیں (۵۰) تھرمینل اینٹ بہت دنوں تک جو ایک جگہ رکھی رہتی ہے اکثر اس کے نیچے بچھو وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اس کو دفعۃً مت اٹھا لو خوب دیکھ بھال کر اٹھاؤ (۵۱) جب بچھو نے پر لینے لگو تو اس کو کسی کپڑے سے پھر جھاڑ لو شاید کوئی[3] جانور اس پر چڑھ گیا ہو (۵۲) ریشمی اور اونی کپڑوں کی تہوں میں نیم کی پتی اور کافور رکھدیا کرو کہ اس سے کیڑا نہیں لگتا۔ (۵۳) اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دبا کر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جن کا تم کو پورا اعتبار ہو ان کو بھی بتلا دو ایک جگہ ایک عورت پانچسو روپیہ میاں کی کمائی

[1] چہرہ پر مارنے کی ممانعت حدیث شریف میں آچکی ہے اس لئے کہ آدمی کا چہرہ سب بدن میں باعزت عضو ہے اور سر پر مارنے کی ممانعت اس وجہ سے کی کہ وہ دماغ کا مقام ہے تو ڈر ہے کہ کہیں دماغ پر صدمہ نہ پہنچے ۱۲۔

[2] اکثر جاہل لوگ ایسا کرتے ہیں کہ مہمان سے کہکر کھانا تیار کرنا شروع کر دیتے ہیں اس میں مہمان کی بھی جہالت ثابت ہوتی ہے اس واسطے کہ اس کو تو اپنے میزبان پر رکھ دینا چاہیئے تھا کہ اگر ان کو منظور ہے تو ہم کو بھی منظور ہے ورنہ نہیں ۱۲

[3] علاوہ ازیں کچھ وقت ان کو کھیلنے کا بھی دو مگر جو وہ کھیل نہ کھیلنے دو بلکہ ایسا کھیل ہو کہ خود ناجائز بھی نہ ہو اور اس سے ہاتھ پیر میں طاقت آوے ۱۲

[4] اس کے متعلق حدیث میں پہلے نقل کر چکا ہوں ۱۲۔

چارپائی گرمی کے موسم میں دیوار سے لگی ہوئی نہ بچھاؤ اور نہ کسی چھاؤں کے نیچے کیونکہ ایسے مقام پر کبھی سانپ اتر پڑتا ہے ۱۲۔

کا دبا کر مر گئی جگہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم نہیں تھی سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ لگا میاں غریب آدمی تھا خیال کرو کیسا صدمہ ہوا ہوگا (۵۴) بعضے آدمی تالا لگا کر کنجی بھی ادھر اُدھر ہی کو رکھ دیتے ہیں یہ بڑی غلطی کی بات ہے (۵۵) مٹی کا تیل[1] بہت نقصان کرتا ہے اس کو نہ جلاویں اور چراغ میں بتی اپنے ہاتھ سے بنا کر ڈالیں جو نہ بہت باریک ہو نہ بہت موٹی بعض ماما میں بے تمیز بہت موٹی بتی ڈال دیتی ہیں مفت میں دوگنا تگنا تیل برباد جاتا ہے اور چراغ میں بتی اکسانے کے لئے پابندی کے ساتھ ایک لکڑی یا لوہے پیتل کا تار ضرور رکھیں ورنہ انگلی خراب کرنی پڑتی ہے اور چراغ گل کرنے کے وقت احتیاط رکھیں اس پر الیسا ہاتھ نہ ماریں کہ چراغ ہی آپڑے بلکہ اس کے لئے پنکھا یا کپڑا مناسب ہے اور مجبوری کو منہ سے بجھاویں (۵۶) رات کے وقت اگر روپیہ وغیرہ گننا ہو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز نہ ہو اسکے ہزاروں دشمن ہیں (۵۷) جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر مت جاؤ اسی طرح دیا سلائی سلگتی ہوئی ویسی ہی مت پھینکدو اس کو یا تو بجھا کر پھینکو یا پھینک کر جوتی وغیرہ سے مل ڈالو تاکہ بالکل اسمیں چنگاری نہ رہے (۵۸) بچوں کو دیا سلائی سے یا آگ سے یا آتشبازی سے ہرگز مت کھیلنے دو ہمارے پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی کھینچ رہا تھا کرتے میں آگ لگ گئی تمام سینہ جل گیا ایک جگہ آتشبازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ اڑ گیا (۵۹) پاخانہ وغیرہ میں چراغ لیجاؤ تو بہت احتیاط رکھو کہ کہیں کپڑوں میں نہ لگ جاوے بہت آدمی اس طرح جل چکے ہیں خاص کر مٹی کا تیل تو اور بھی غضب ہے۔

[1] البتہ گرمی کے موسم میں جب آندھی مینھ وغیرہ ہو تو بغیر لیمپ یعنی لالٹین کے کام نہیں چلتا مجبوراً جلانا پڑتا ہے سو وہ اس وقت اتنا نقصان بھی نہیں دیتا کمرہ میں لالٹین کو اڑنے نہ کرکے جلانا زیادہ مضر ہوتا ہے اور ایک لالٹین بھی ایسی ہوتی ہے جس میں کڑوا تیل جلتا ہے وہ ہر زمانہ میں بہتر ہے مگر پھر بھی جہاں تک ہو سکے دھواں کمرہ میں بند نہ ہونا چاہیئے۔ ۱۲

بچوں کی احتیاط کا بیان

(۱) ہر روز بچے کا ہاتھ منھ۔ گلا۔ کان۔ چوٹے وغیرہ گیلے کپڑے سے خوب صاف کر دیا کریں میل جمنے سے گوشت گل کر زخم پڑ جاتے ہیں (۲) جب پیشاب یا پاخانہ کرے فوراً پانی سے طہارت کر دیا کریں خالی چیتھڑے سے پونچھنے پر بس نہ کیا کریں اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کر لیں (۳) بچے کو الگ سلا دیں اور حفاظت

[1] یعنی جنگامے ۔ ۱۲۔

کے واسطے دونوں طرف کی پٹیوں سے دو چارپائیاں ملا کر بچھا دیں یا اس کی دونوں کروٹ پر دو تکیے رکھ دیں تاکہ گر نہ پڑے پاس سلانے میں یہ ڈر ہے کہ شاید سوتے میں کہیں کروٹ[1] کے تلے دب جاوے ہاتھ پاؤں نازک تو ہوتے ہی ہیں اگر صدمہ پہنچ جاوے تعجب نہیں ایک جگہ اسی طرح ایک بچہ رات کو دب گیا صبح کو مرا ہوا ملا (۴) جھولے کی زیادہ عادت[2] بچے کو نہ ڈالیں کیونکہ جھولا ہر جگہ نہیں ملتا اور بہت گود میں بھی نہ رکھیں اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے (۵) چھوٹے بچہ کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجایا کرے ایک آدمی کے پاس زیادہ ملجانے سے اگر وہ آدمی مر جاوے یا نوکری سے چھڑا دیا جاوے تو بچے کی مصیبت ہو جاتی ہے (۶) اگر بچے کو انّا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انا تجویز کرنا چاہیئے جس کا دودھ اچھا ہو اور جوان ہو اور دودھ اس کا تازہ ہو یعنی اس کا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ کا نہ ہو اور وہ خصلت کی اچھی ہو اور دیندار ہو احمق بے شرم بدچلن کنجوس۔ لالچی نہ ہو[3] (۷) جب بچہ کھانا کھانے لگے انا اور کھلائی پر بچے کا کھانا نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا اپنے کسی سلیقہ دار معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں تاکہ بے انداز کھا کر بیمار نہ ہو جاوے اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے بنوا دیں اپنے سامنے پلا دیں (۸) جب کچھ سمجھدار ہو جاوے تو اس کو اپنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈالیں اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھلا دیا کریں اور داہنے ہاتھ سے کھانا سکھا دیں اور اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماری اور حرص سے بچا رہے (۹) ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچے پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ ہر وقت صاف ستھرا رہے جب ہاتھ منھ میلا ہو جاوے فوراً دھلا دے (۱۰) اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچے کے ساتھ رہے کھیل کود کے وقت اس کا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے بلند مکان پر لیجا کر نہ کھلاوے بھلے مانسوں کے بچوں کے ساتھ کھلاوے کمینوں کے بچوں کے ساتھ نہ کھیلنے دے زیادہ بچوں میں نہ کھیلنے دے۔ گلیوں سڑکوں[4] میں نہ کھیلنے دے۔ بازار وغیرہ میں اس کو لئے نہ پھرے اس کی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے مناسب اس کو آداب قاعدے سکھلاوے۔ بیجا باتوں سے اس کو روکے (۱۱) کھلائی کو تاکید کر دیں[5] کہ اس کو غیر جگہ کچھ نہ کھلاوے اگر کوئی اس کو کھانے پینے کی چیز دیوے تو گھر لا کر ماں باپ کے روبرو رکھ دے آپ ہی آپ نہ کھلاوے

[1] عورتیں اکثر بچہ کو اپنے پیٹ پر لٹایا کرتی ہیں اوّل اوّل اس سے بچہ کو آرام پہنچتا ہے پھر اس کو عادت ہو جاتی ہے اس سے اس کو نقصان پہنچتا ہے پیٹ کی گرمی پہنچتی ہے اور پھر بچہ الٹا لیٹتا ہے یہ بھی اس کے لیے مضر پڑتا ہے ۱۲۔

[2] بلکہ عادت کسی چیز کی بھی اچھی نہیں ۱۲۔

[3] کیونکہ دودھ پینے سے یہی عادتیں بچہ میں بھی پیدا ہو جائیں گی اور اس حالت میں دودھ پلانے والی کو غذا بہتر دیں جس قدر اس کو غذا اچھی ملے گی اسی قدر بچہ کو فائدہ ہوگا یہ خیال نہ کریں کہ یہ نوکرنی ہے تو کھانا اس کو نوکروں کا سا دیں کیونکہ اس میں بچہ کا نقصان ہے بلکہ اگر کھانا دیں تو اس کو ہدایت کریں کہ ہمارے سامنے کھا ۱۲

[4] بلکہ حتی المکان ماں باپ اپنے سامنے کھلا دیں کدا دیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے سامنے ہی رکھیں نظر سے غائب ہونا برا اثر لاتا ہے ۱۲

[5] بچہ کو پیسے دے کر عادت خراب نہ کرے کبھی اگر پیسہ دے بھی دیں تو اس کی چیز اپنے سامنے منگوا کر کھلا دیں غائبانہ نہ کھانے دیں اور جہاں تک ہو سکے چیز لا کر دیا کریں پیسے نہ دیا کریں اس سے بعض دفعہ بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۱۲۔

(۱۲) بچے کو عادت ڈالیں کہ بجز اپنے بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور نہ بغیر اجازت کے کسی کی دی ہوئی چیز لے (۱۳) بچے کا بہت لاڈ پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہو جاوے گا (۱۴) بچے کو بہت تنگ کپڑے نہ پہنا دیں اور بہت گوٹا کناری[1] بھی نہ لگا دیں البتہ عید بقر عید میں مضائقہ نہیں (۱۵) بچے کو منجن مسواک کی عادت ڈالیں (۱۶) اس کتاب کے ساتویں حصے میں جو آداب اور قاعدے کھانے پینے کے۔ بولنے چالنے کے ملنے جلنے کے۔ اٹھنے بیٹھنے کے لکھے گئے ہیں ان سب کی عادت بچے کو ڈالیں اس بھروسہ نہ رہیں کہ بڑا ہو کر آپ سیکھ جائے گا یا اس کو اس وقت پڑھا دیں گے یاد رکھو آپ سے کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت[2] نہیں پڑتی اور جب تک نیک باتوں کی عادت نہ ہو کتنا ہی کوئی لکھا پڑھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی نالائقی اور دل دکھانے کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ پانچویں حصے کے اور نویں حصے کے ختم کے قریب بچوں کے متعلق لکھا گیا ہے وہاں دیکھ کر اُن باتوں کا بھی خیال رکھے (۱۷) پڑھنے میں بچے پر بہت محنت نہ ڈالے شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے کا مقرر کرے پھر دو گھنٹے پھر تین گھنٹے اسی طرح اس کی طاقت اور سہار کے موافق اس سے محنت لیتا رہے ایسا نہ کرے کہ سارا دن پڑھاتا رہے ایک تو تھکن کی وجہ سے بچہ جی چرانے لگے گا پھر زیادہ محنت سے دل اور دماغ خراب ہو کر ذہن اور حافظہ میں فتور آجاوے گا اور بیماروں کی طرح سست رہنے لگے گا پھر پڑھنے میں جی نہ لگاوے گا (۱۸) سوائے معمولی چھٹیوں کے بدون سخت ضرورت کے بار بار چھٹی نہ دلوا دیں کہ اس سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے (۱۹) جہاں تک میسر ہو جو علم جو فن سکھلا دیں ایسے آدمی سے سکھلا دیں جو اس میں پورا عالم اور کامل ہو بعضے آدمی سستا معلم رکھ کر اُس سے تعلیم دلواتے ہیں شروع سے طریقہ بگڑ جاتا ہے پھر درستی مشکل ہو جاتی ہے (۲۰) آسان سبق ہمیشہ تیسرے پہر کے وقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ اخیر وقت میں طبیعت تھکی ہوئی ہوتی ہے مشکل سبق سے گھبراوے گی (۲۱) بچوں کو خصوص لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھاؤ (۲۲) شادی میں[3] دولہا دلہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے (۲۳) اور بہت کم عمری میں شادی نہ کریں اس میں بھی بڑے نقصان ہیں (۲۴) لڑکوں کو تعلیم کرو

[1] اس قدر سچا گوٹہ جو جواز کی حد سے باہر ہو نہ پہنا دیں کیونکہ جس لباس کا پہننا مرد کو ناجائز ہے اس کا پہنانا لڑکوں کو بھی درست نہیں ۱۲

[2] اگر لڑکی لڑکے سے دو چار سال چھوٹی ہو تو مضائقہ نہیں لیکن زیادہ چھوٹی علی ہذا اگر دو ایک سال لڑکی لڑکے سے بڑی ہو تب بھی حرج نہیں ۱۲

[3] اس واسطے کہ عادت کے بغیر محض علم کافی نہیں ہوتا بہت سے علم دار ہیں مگر نیک کاموں کے عادی نہیں اسلئے ان سے نیک کام صدور میں نہیں آتے غرض دونوں چیز کی ضرورت ہے علم کی بھی اور اچھی عادت کی بھی نہ بغیر علم کے اچھی عادت کافی ہو سکتی ہے اور نہ بغیر اچھی عادت کے علم کافی ہو جاتی ہے اچھی عادت بغیر علم کے یوں کافی نہیں ہو سکتی کہ عادت تو یہ ہے کہ اچھا کام کریں مگر کسی کام کا اچھا ہونا بغیر علم کے معلوم نہیں ہو سکتا ۱۲

کہ سب کے سامنے خاصکر لڑکیوں یا عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استنجا نہ سکھایا کریں

بعضی باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی

(۱) پرانی باتوں کا کسی کو طعنہ دینا بُری بات ہے عورتوں کی ایسی بُری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہوگی پھر اُن رنجوں کے ذکر کو لے بیٹھیں گی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار بھی بڑھ جاتا ہے (۲) اپنی سسرال کی شکایت ہرگز میکے میں جاکر مت کرو بعضی شکایت گناہ بھی ہے اور یہ بے صبری کی بھی بات ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے اسی طرح سسرال میں جاکر میکے کی تعریف یا وہاں کی بڑائی مت کرو اس میں بھی بعض دفعہ فخر و تکبر کا گناہ ہو جاتا ہے اور سسرال والے سمجھتے ہیں کہ ہم کو یہ بے قدر سمجھتی ہے اس سے وہ بھی اس کی بے قدری کرنے لگتے ہیں (۳) زیادہ بکواس کی عادت مت ڈالو ورنہ بہت سی باتوں میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جس کا انجام دنیا میں رنج اور عقبیٰ میں گناہ ہوتا ہے (۴) جہاں تک ہو سکے اپنا کام کسی سے مت لو خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرو بلکہ دوسروں کا بھی کام کر دیا کرو اس سے تم کو ثواب بھی ہوگا اور اس سے ہر دلعزیز ہو جاؤ گی (۵) ایسی عورتوں کو کبھی منہ مت لگاؤ اور نہ کان دے کر اُن کی بات سنو جو اِدھر اُدھر کی باتیں گھر میں آکر سنا دیں ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہو جاتا ہے (۶) اگر اپنی ساس، نند، دیورانی، جٹھانی یا دور نزدیک کے رشتہ دار کی کوئی شکایت سنو تو اس کو دل میں مت رکھو بہتر تو یہ ہے کہ اس کو جھوٹ سمجھ کر دل سے نکال ڈالو اگر اتنی ہمت نہ ہو تو جس نے تم سے کہا ہے اس کا سامنا کر کر منہ در منہ اس کو صاف کر لو اس سے فساد بہت بڑھتا نوکروں پر سر وقت سختی اور تنگی مت کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال رکھو تاکہ وہ ماما نوکروں کو یا اُن کے بچوں کو نہ ستانے پاویں کیونکہ یہ لوگ لحاظ کے مارے زبان سے تو کچھ نہ کہیں گے لیکن دل میں ضرور کوسیں گے پھر اگر نہ بھی کوسا جب بھی ظلم کا وبال اور گناہ تو ضرور ہوگا (۸) اپنا وقت فضول باتوں میں مت کھویا کرو اور بہت سا وقت اس کام کے لئے بھی رکھو کہ اس میں

(۱) ایک عادت عورتوں میں یہ ہے کہ ہر کس و ناکس کی بات کا اعتبار کر کے دل برائی کر لیتی ہیں چاہے پھر تحقیق سے وہ بات غلط نکلے یہاں تک کہ اگر بالکل بے تمیز بچہ بھی ان کے کسی مخالف کی طرف سے کوئی بات کہے تو اس کا بھی قبل از تحقیق یقین کر کے لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتی ہیں پھر بعد میں تحقیق ہوتی ہے تو وہ بات غلط ثابت ہوتی ہے تو شرمندگی ہوتی ہے ۱۲۔

بلکہ یہ طریقہ عمل میں لانا چاہئے کہ جب کوئی بات کسی کی طرف سے پہنچے تو اگرچہ وہ سن کر ناگوار ہو لیکن دل کو تھامے اور اتنا صبر کرے کہ تحقیق ہو جائے تحقیق کے بعد وہ خود ہی کہنے والا شرمندہ ہو جائے گا ۱۲۔

لڑکیوں کو قرآن اور دین کی کتابیں پڑھایا کرو اگر زیادہ نہ ہو تو قرآن کے بعد یہ کتاب بہشتی زیور شروع سے ختم تک تو ضرور پڑھا[1] دیا کرو لڑکیاں چاہے اپنی ہوں یا پرائی ہوں اُن سب کے لئے اس کا بھی خیال رکھو کہ اُن کو ضروری ہنر بھی آجاویں لیکن قرآن کے ختم ہونے تک اُن سے دوسرا کام مت لو اور جب قرآن پڑھ چکیں اور صاف بھی کر لیں پھر صبح کے وقت پڑھاؤ پھر جب چھٹی لیکر کھانا کھا چکیں اُن سے لکھواؤ پھر دن رہے سے اُن کو کھانا پکانے کا اور سینے پرونے کا کام سکھاؤ (۹) جو لڑکیاں تم سے پڑھنے آویں اُن سے اپنے گھر کے کام مت لو نہ اُن سے اپنے بچوں کی ٹہل کراؤ بلکہ اُن کو بھی اپنی اولاد کی طرح رکھو (۱۰) نام کے واسطے کبھی کوئی فکر کوئی بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو گناہ کا گناہ مصیبت[2] کی مصیبت (۱۱) کہیں آنے جانے کے وقت اس کی پابندی مت کرو کہ خواہ مخواہ جوڑا ضرور ہی بدلا جاوے زیور بھی سارا لادا جاوے کیونکہ اس میں یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے ہم کو بڑا سمجھیں سو ایسی نیت خود گناہ ہے اور چلنے میں اس کے سبب دیر بھی ہوتی ہے جس سے طرح طرح کے حرج ہو جاتے ہیں مزاج میں عاجزی اور سادگی رکھو کبھی جو کپڑے پہنے بیٹھی ہو یہی پہن کر چلی جایا کرو کبھی اگر کپڑے زیادہ میلے ہوئے یا ایسا ہی کوئی موقع ہوا تو مختصر طور پر جتنا آسانی سے اور جلدی سے ہو سکا بدل بدلا لیا بس چھٹی[3] ہوئی (۱۲) کسی سے بدلہ لینے کے وقت اس کے خاندان کے یا مرے ہوؤں کے عیب مت نکالو اس میں گناہ بھی ہو جاتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کو رنج ہو جاتا ہے (۱۳) دوسروں کی چیز جب برت چکو یا جب برتن خالی ہو جاوے فوراً واپس کر دو اگر کوئی اتفاق سے اس وقت لیجانے والا نہ ملے تو اس کو اپنے برتنے کی چیزوں میں ملا جلا کر مت رکھو بالکل علیحدہ اٹھا کر رکھدو تاکہ وہ چیز ضائع نہ ہو ویسے بھی بے اجازت کسی کی چیز برتنا گناہ[4] ہے (۱۴) اچھے کھانے پینے[5] کی عادت مت ڈالو ہمیشہ ایک سا وقت نہیں رہتا پھر کسی وقت بہت مصیبت جھیلنی پڑتی ہے (۱۵) احسان کسی کا چاہے تھوڑا ہی سا ہو اس کو کبھی مت بھولو اور اپنا احسان چاہے جتنا ہی بڑا ہو مت جتلاؤ (۱۶) جس وقت کوئی کام نہ ہو سب سے اچھا شغل کتاب دیکھنا ہے اس کتاب کے ختم پر بعضی کتابوں کے نام لکھے[6] ہیں ان کو دیکھا کرو اور جن کتابوں کا اثر اچھا نہ ہو اُن کو کبھی مت دیکھو (۱۷) چلا کر کبھی مت

[1] اگر اسی طرح پڑھایا کرو کہ ساتھ میں اس پڑھے ہوئے پر عمل کرنے کا بھی خیال رکھو بغیر عمل کے علم کچھ کام کا نہیں اور جب تک پڑھانے ہی میں اس کا خیال نہ رکھا جائے اس وقت تک بڑے ہو کر اور پڑھکر عمل کرنے کی عادت نہیں ہو سکتی ایسی بے عمل خواندہ عورت سے ان پڑھ عورت بہتر ہے ۱۲۔

[2] نام کے واسطے کوئی کام کرنا گناہ کی بات ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص دکھاوا کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس کے ساتھ دکھاوا کرے گا اور جو کوئی سناتا ہے خدائے تعالیٰ اس کو سنا دے گا یعنی اس کو سزا دے گا ۱۲۔

[3] یعنی اس میں بہت سا وقت صرف کرنا اور اتنی تکلف میں رہنا اچھا نہیں ۱۲

[4] کسی کی چیز بلا اجازت برتنا ناجائز ہے اور بڑا گناہ ہے ۱۲

[5] یعنی قیمتی کھانے کی وہ نہ جس قیمت کا کھانا کھایا جائے وہ سلیقہ کا پکایا ہونا ضرور چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو ردی غذا بھی نہ کھاوے کیونکہ اس سے تندرستی میں فرق آتا ہے ۱۲۔

[6] جیسے تفسیر قادری ترجمہ مشارق الانوار وغیرہ جو اس حصہ کے صفحہ اٹھاسی پر مذکور ہیں ۱۲۔

بولو باہر آواز جاوے گی کیسی شرم کی بات ہے (۱۸) اگر رات کو اٹھو اور گھر والے سوتے ہوں تو کھٹ کھٹ دھڑ دھڑ مت کرو زور سے مت چلو تم تو ضرورت سے جاگیں بھلا اوروں کو کیوں جگایا جو کام کرو آہستہ آہستہ کرو آہستہ کیواڑ کھولو۔ آہستہ پانی لو۔ آہستہ تھوکو۔ آہستہ چلو۔ آہستہ گھڑا نبد کرو (۱۹) بڑوں سے ہنسی مت کرو بے ادبی کی بات ہے اور کم حوصلہ لوگوں سے بھی بے تکلفی نہ کرو کہ وہ بے ادب ہو جائیں گے پھر تم کو ناگوار ہوگا یا وہ لوگ کہیں دوسری جگہ گستاخی کر کے ذلیل ہوں گے (۲۰) اپنے گھرانے والوں کی یا اپنی اولاد کی کسی کے سامنے تعریف[1] مت کرو (۲۱) اگر کسی محفل میں سب کھڑے ہو جاویں تم بھی مت بیٹھی رہو کہ اس میں تکبر پایا جاتا ہے (۲۲) اگر دو شخصوں میں آپس میں سخ ہو تو تم ان دونوں کے درمیان ایسی بات کوئی مت کہو کہ اگر ان میں میل ہو جاوے تو تم کو شرمندگی اٹھانی پڑے (۲۳) جب تک روپیہ پیسہ یا نرمی سے کام نکل سکے سختی اور خطرہ میں نہ پڑو (۲۴) مہمان کے سامنے کسی پر غصہ[2] مت کرو اس سے مہمان کا دل ویسا کھلا ہوا نہیں رہتا جیسا پہلے تھا (۲۵) دشمن کے ساتھ بھی اخلاق سے پیش آؤ اس کی دشمنی نہ بڑھے گی (۲۶) روٹی کے ٹکڑے یوں ہی مت پڑے رہنے دو جہاں دیکھو اٹھا لو اور صاف کر کے کھا لو اگر نہ کھا سکو کسی جانور کو دے دو اور دسترخوان جس میں ریزے ہوں اس کو ایسی جگہ مت جھاڑو جہاں کسی کا پاؤں آوے (۲۷) جب کھانا کھا چکو اس کو چھوڑ کر مت اٹھو کہ اس میں بے ادبی ہے بلکہ پہلے برتن اٹھواؤ تب خود اٹھو (۲۸) لڑکیوں پر کبھی رکھو کہ لڑکوں میں نہ کھیلا کریں کیونکہ اس میں دونوں کی عادت بگڑتی ہے اور جو غیر لڑکے گھر میں آویں چاہے وہ چھوٹے ہی ہوں مگر اس وقت لڑکیاں وہاں سے ہٹ جایا کریں (۲۹) کسی سے ہاتھ پاؤں کی ہنسی ہرگز مت کرو اکثر تو رنج ہو جاتا ہے اور کبھی جگہ بے جگہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے اور زبانی بھی زیادہ ہنسی مت کرو جس سے دوسرا چڑنے لگے اس میں بھی تکرار ہو جاتی ہے خاص کر مہمان سے ہنسی کرنا اور بھی بیہودہ بات ہے جیسے بعضے براتیوں سے ہنسی کرتے ہیں (۳۰) اپنے بزرگوں کے سرہانے مت بیٹھو لیکن اگر وہ کسی وجہ سے خود حکم کے طور پر بیٹھنے کو کہیں تو اس وقت ادب یہی ہے کہ کہنا مان لو (۳۱) اگر کسی سے کوئی چیز مانگنے کے طور پر لو تو ایک تو اس کو خوب احتیاط سے رکھو اور جب وہ خالی ہو جائے فوراً

[1] کیونکہ اس سے تکبر اور برائی پیدا ہوتی ہے اور اولاد کی تعریف کرنے سے اگر ان کے سامنے کی جائے تو ان کو گھمنڈ ہوگا اور اترانے لگیں گے اس سے اولاد خراب ہوگی اور پھر اس کا سنبھلنا مشکل ہوگا۔ ۱۲ از محشی غفرلہٗ

[2] کیونکہ اس کے سامنے کسی پر غصہ کرنے سے اس کو یہ شبہ بھی ہو سکتا ہے کہ شاید یہ میری وجہ سے غصہ کر رہے ہیں جبکہ اس کے سامنے خوب ہنسی خوشی رہنا چاہیئے تاکہ مہمان کا دل لگے علی ہذا القیاس مہمان کے ساتھ کوئی اور بات بھی ایسی نہ کرنی چاہیئے جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ مہمان کے آنے سے ناخوش ہوئے بلکہ اس کے سامنے بھی اپنی کمزوری اور ناداری بھی بلا ضرورت نہ ظاہر کرے البتہ اگر مہمان دریافت کرے تو امل تو اس کو کوئی گول جواب دے دینا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ کا شکر ہے خوب گزارا ہوتا ہے۔ جب تفصیل اور تحقیق کرے تو جو کیفیت ہو وہ صحیح صحیح کہدے ۱۲۔

اس کے پاس پہنچا دو یہ راہ مت دیکھو کہ وہ خود ملنگے اول تو اس کو خبر کیا کہ اب خالی ہو گئی دوسرے شاید لحاظ کے مارے نہ مانگے اور شاید اس کو یاد نہ رہے پھر ضرورت کے وقت اس کو کسی پر لیشانی ہو گی اسی طرح کسی کا قرض ہو تو اس کا خیال رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو[1] فوراً جتنا ہو سکا قرض اتار دیا (۳۲) اگر کبھی کسی ناچاری میں کہیں رات بے رات پیدل چلنے کا موقع ہو تو چھڑے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکال کر ہاتھ میں لے لو راستہ میں بجاتی ہوئی[2] مت چلو (۳۳) اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھری[3] وغیرہ میں ہوں اور کیواڑ وغیرہ بند ہوں دفعتہً کھول کر اندر مت چلی جاؤ خدا جانے وہ آدمی ننگا ہو کھلا ہو یا سوتا ہو اور ناحق کو بے آرام ہو بلکہ آہستہ آہستہ پہلے پکارو اور اندر آنے کی اجازت لو اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ نہیں تو خاموش ہو جاؤ پھر دوسرے وقت سہی البتہ اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جگا دو جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر پھر بھی مت جاؤ (۳۴) جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو اس کے سامنے کسی شہر یا قوم کی برائی مت کرو شاید وہ آدمی اسی شہر یا اسی قوم کا ہو پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے (۳۵) اسی طرح جس کام کا کرنے والا تم کو معلوم نہ ہو تو یوں مت کہو یہ کس بے وقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات مت کہو شاید کسی ایسے شخص نے کیا ہو جس کا تم لحاظ کرتی ہو پھر معلوم ہوئے پیچھے شرمندہ ہونا پڑے (۳۶) اگر تمہارا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم کبھی اس کی طرفداری مت کرو خاص کر بچے کے سامنے ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے (۳۷) لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے مزاج میں خدا کا خوف[4] اور دینداری ہو ایسا شخص اپنی بی بی کو ہمیشہ آرام سے رکھتا ہے اگر مال و دولت بہت کچھ ہو اور دین نہ ہو تو وہ شخص اپنی بی بی کا حق ہی نہ پہچانے گا اور اس کے ساتھ وفاداری نہ کرے گا بلکہ روپیہ پیسہ بھی نہ دے گا اگر دیا بھی تو اس سے زیادہ جلاوے گا (۳۸) بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ پردے میں سے کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کے لئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا پھینکتی ہیں بعضی دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے ایسا کام کرنا نہ چاہیئے جس میں کسی کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ

[1] یعنی یہ انتظار نہ کرو کہ جب سب قرض ادا کر سکوں گی تو کروں گی نہیں جتنا ادا ہو جائے اسی قدر سہی ۱۲۔

[2] ایسے ہی مردوں کو چاہیئے کہ جب اپنے گھروں میں آیا کریں تو بہتر یہ ہے کہ کھانس اور مٹھار کر آیا کریں اس وجہ سے کہ شاید گھر میں کوئی عورت ننگی کھلی بیٹھی ہو مثلاً نہا رہی ہو یا سر دھو رہی ہو یا ستر کھولے ہوئے کوئی کپڑا بدن پر پہنے پہنے سی رہی ہو ۱۲

[3] کیونکہ جس کے مزاج میں خدا کا خوف ہو گا اس سے یہ توقع ہو گی کہ اگر کوئی بات اس کو نصیحت کی کہے گی تو وہ اسے تسلیم کرے گا بہودگی یا ضد نہ کرے گا اور جس کے دل میں خدا کا خوف تم ہو گا اس سے خوف ہے کہ اگر اس کے کسی عیب کے متعلق کچھ نصیحت کی جائے گی تو وہ بجائے تسلیم کرنے کے اور دشمن ہو جائیگا ۱۲

کھٹکا دینا چاہیئے (۳۹) اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھوبی کے گھر کپڑے بدلے نہ جاویں ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے کے اور دوسرا تمہارے کپڑے برت کر خواہ مخواہ گنا ہگار ہوگا اور دنیا کا بھی نقصان ہے (۴۰) عرب میں دستور ہے کہ جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے ان بزرگ کے پاس لاکر کہتے ہیں کہ آپ اس کو ایک دو روز استعمال کر کے ہم کو دیدیجئے اس میں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا ورنہ اگر بیس آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک کپڑا مانگیں تو ان کی گٹھری میں تو ایک چیتھڑا بھی نہ رہے ہمارے ہندوستان میں بیدھڑک مانگ بیٹھتے ہیں بعضی دفعہ ان کو سوچ ہو جاتا ہے اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں بہت مناسب ہے (۴۱) اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو اگر اس کے خلاف مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواب دو کسی اور کے نام سے مت کہو کہ تم یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اس کے خلاف کہتا ہے کیونکہ اگر اس دوسرے شخص کو اس نے کچھ کہدیا تو وہ سُن کر رنجیدہ ہوگا (۴۲) محض اٹکل اور گمان سے بدون تحقیق کئے ہوئے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے بہت دل دُکھتا ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشہ کا

بعضی لاوارث غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اس کا علاج دو باتوں سے ہو سکتا ہے یا تو نکاح کرلیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسے حاصل کریں مگر ہندوستان کے جاہل نکاح کو اور ہنر کو دونوں کو عیب سمجھتے ہیں اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے پھر تبلاؤ ان بیچاریوں کا کیونکر گذر ہو (بیبیو) دوسروں پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر تو خدائے تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دل کو سمجھاؤ اور کسی کے بُرا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کرلے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اس کو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا یا بکھیڑے

۱؎ کیونکہ غرض تو یہ ہوتی ہے کہ ان بزرگ صاحب کی استعمال کی ہوئی چیز برکت کے لئے ہم اپنے پاس رکھیں یہ غرض نہیں ہوتی کہ بزرگ صاحب سے کچھ مفت چیز ہاتھ لگے ایک صاحب کا واقعہ سنا ہے کہ انھوں نے اپنے کسی دوست سے کہا کہ یہ اپنے ہاتھ کی چھڑی ہم کو دے دو ہم اس کو دیکھکر تمھیں یاد کر لیا کریں گے تو انھوں نے جواب میں کہا کہ تم مجھے اس طرح یاد کر لیا کرنا کہ میں نے اپنے دوست سے چھڑی مانگی تھی مگر انھوں نے نہیں دی مطلب یہ ہے کہ ایسی چیزیں مانگنے والے تو بہت ہوتے ہیں یہ وہ مثل ہے کہ ملا کی داڑھی ثوابوں میں ۱۲۔

۲؎ کسی پر بے ثبوت الزام لگانا بڑا گناہ ہے خدائے تعالیٰ سے اس گناہ سے بچنے کی سب کو دعا کرنی چاہیئے اور الزام لگا دینے والے کو ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی پوری سزا ملے گی اور آخرت میں تو خدائے تعالیٰ کا وعدہ ہی ہے ۱۲

سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گزر کسی پاک ہنر[1] کے ذریعے سے کرو اگر کوئی حقیر سمجھے یا ہنسے ہرگز پرواہ مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان تو چھٹے حصّے میں پہلے آچکا ہے اور ہنر اور پیشے کا بیان اب کیا جاتا ہے (بیبیو) اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبر ان کاموں کو کیوں کرتے ان سے زیادہ کس کی عزّت ہے حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گزرے جنھوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے[2] کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السّلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اور پیغمبروں کے بعضے ایسے کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے اور بعضے کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں جن میں پیغمبروں کا حال ہے اُن سب میں سے تھوڑوں کا نام لکھا جاتا ہے۔

بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور آٹا پیسا ہے اور روٹی پکائی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے کا اور درزی کا کام کیا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا کام ہے حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے حضرت صالح بھی تجارت کرتے تھے حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعضوں نے ان کو پیغمبر بھی کہا ہے وہ زنبیل بنتے تھے جیسے یہاں ڈلیا یا ٹوکری ہوتی ہے حضرت ابراہیم[3] علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور لتمہ کا کام کیا ہے خانۂ کعبہ بنایا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تیر بنا کر نشانہ لگاتے تھے حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے سب فرزند بکریاں چراتے تھے اور ان کے بال بچوں کو فروخت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السّلام نے غلّہ کی تجارت کی ہے جب قحط پڑا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السّلام کے یہاں اونٹ اور بکریوں کے بچے بڑھتے تھے اور کھیتی ہوتی تھی۔ حضرت شعیب

[1] پاک ہنر سے گذر کر ماسلف صالحین کا طریقہ ہے جو کوئی اعتراض کرے اس کی مت سنو ۱۲

[2] عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد قط طعاما خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ رواہ البخاری ۱۲

[3] اور اجمالی طور سے اس آیت میں سب مومنوں کو حلال کمائی کا حکم دیا ہے ارشاد ہے یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور دوسری جگہ ہے یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم ۱۲ از محشی غفرلہ

[3] چنانچہ امام ابوبکر اسکاف موحی تھے اور محدث ابوصالح گھوسی تھے ابوالیخ صوفی زنبیل باف تھے امام جوزی کھیرے تھے ابراہیم بن ثابت صوفی دھوبی تھے سعید بن مرزبان بقال سبزی فروش تھے۔ ابوحفص حداد صوفی لوہار تھے ابوبکر خباز روٹی پکایا کرتے تھے امام اعظم رحمۃ اللہ خزباف تھے مشہور زاہد مجمع نوربا تھے ابوالحسن بخار بڑھئی تھے۔ علامہ شامی کے استاد اسمٰعیل حائک (نوربان) جلاہے تھے حرب بن حسین آٹا پیسا کرتے تھے شیخ علی رامیتی بھی نوربان تھے علی ندالقیاس صحابہ کرام میں بھی مختلف کاموں کے کرنے والے تھے علی ہذا شاعروں اور بادشاہوں میں بھی مختلف کاموں کے کرنے والے تھے تاریخوں سے سب کے احوال مل سکتے ہیں ۱۲ از محشی غفرلہ۔

علیہ السلام کے یہاں بکریاں چرائی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کئی سال بکریاں چرائی ہیں اور ان کے نکاح کا یہی مہر تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے تجارت کی ہے۔ حضرت الیسع علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے جو کہ لوہار کا کام ہے حضرت لقمان علیہ السّلام بڑے حکمت والے عالم ہوئے ہیں اور بعضوں نے ان کو پیغمبر بھی کہا ہے انھوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بنتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دوکاندار کے یہاں کپڑے رنگے تھے۔ ہمارے پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا بلکہ سب پیغمبروں کا بکریاں چرانا ابھی بیان ہو چکا ہے اگرچہ ان پیغمبروں کا گذران چیزوں پر نہ تھا مگر یہ کام کئے تو ہیں ان سے عار تو نہیں کی اور بڑے بڑے ولی اور بڑے بڑے عالم جن کی کتابوں کا مسئلہ سند ہے ان میں سے کسی نے کپڑا بنا ہے کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتی سینے کا کام کیا ہے کسی نے مٹھائی بنائی ہے پھر ایسا کون ہے جو ان سب سے زیادہ توبہ توبہ عزت دار ہے۔

بعضے آسان طریقے گزر کرنے کے

صابون[1] بنانا۔ گوٹہ بننا۔ چکن کاڑھنا۔ جالی بنانا۔ کمربند بننا۔ سوت کے بٹوتام یعنی بٹن بنانا جرابیں یعنی موزے سوتی یا اونی بننا۔ گلوبند بنانا۔ ٹوپیاں یا صدری یا کرتیاں اور کرتے سی سی کر بیچنا۔ روشنائی بنانا۔ کپڑے رنگنا۔ زردوزی یعنی کارچوبی کا کام سوزن کا کام بنانا ٹوپی پر جیسے میرٹھ میں بکتی ہیں سینا اور اگر سینے کی مشین منگائی جائے تو اور بھی جلدی کام ہو اور بہت فائدہ رہے۔

مرغی کے انڈے بچے بیچنا۔ رحل۔ چوکی۔ صندوق وغیرہ رنگنا۔ لڑکیاں پڑھانا۔ کپاس لے کر چرخی سے بنولے نکال کر روئی اور بنولے الگ الگ بیچنا۔ چرخے سے سوت کاتنا یا اس کی نواڑ یا کپڑے بنوا کر بیچنا۔ دھان خرید کر اور کوٹ کر چاول نکال کر بیچنا کتابوں کی جلد باندھنا۔ چٹنی اچار بنانا۔ چارپائی بننا اور اس میں پھول ڈالنا

[1] اور کچھ ہنروں کے نام ہم شمار کرتے ہیں مثلاً کندلہ بنانا گوکھرو توڑنا کلابتو بنانا فیتون بنانا کرن یا جھالر بنانا۔ انار بنبہ بننا ربڑ کی مہر بنانا گلٹ سازی ملائی کی برف بنانا موم کے پھل پتے اور درخت بنانا۔ گندھک کا گلاس بنانا۔ نمک کی چیزیں بنانا کافور کا گلاس بنانا کافور کی مالا بنانا ریشم اور تار کا گلدستہ بنانا پارہ کا ٹورہ بنانا کپور کندہ بادام کا لچھا بنانا چھپی گری یعنی کپڑا چھاپنا جلد سازی کا کام کاغذ کی چوڑیاں بنانا شورہ بنانا وغیرہ ان میں سے جس قدر ہو سکے گا اس کی ترکیب بھی ہم بتائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲۔

بان یعنی رسی بٹنا نوار بننا چورن وغیرہ کی گولیاں یا نمک سلیمانی بنا کر بیچنا۔ کھجور کی چٹائیاں یا پنکھے بنا کر بیچنا۔ شربت انار۔ شربت عناب وغیرہ یا سرکہ بنا کر بیچنا گوٹے کی تجارت کرنا۔ برتنوں پر قلعی اور مسی جوش کرنا۔ کپڑے چھاپنا جیسے عمامہ جانماز۔ رومال۔ چادر۔ فرد۔ رضائی وغیرہ فصل میں سرسوں وغیرہ لے کر بھر لینا اور فصل کے بعد جب مہنگی ہو بیچ ڈالنا۔ سرمہ باریک پیس کر یا اس میں کوئی فائدہ کی دوا ملا کر اس کی پڑیاں بنا کر بیچنا۔ پینے کا تمباکو بنا کر بیچنا۔ بسکٹ اور نان پاؤ بنا کر بیچنا۔ سوت کی ڈوریاں بٹنا۔ رانگ یا مونگے کا کشتہ بنا کر بیچنا۔ اور ایسے ہی ہلکے اور چلتے کام بہت ہیں جس کا موقع ہو کر لیا بعض کام تو ایسے ہیں کہ بے دیکھے سمجھ میں نہیں آسکتے ان کو تو کسی سے سیکھ لیں اور بعضے کام ایسے ہیں کہ سمجھدار آدمی کتاب میں پڑھ کر بنا سکتا ہے ایسے کاموں کی ترکیب لکھی جاتی ہے اور ان میں بہت سی باتیں گھر کے روزانہ برتاؤ میں بھی کام آتی ہیں اور نویں حصہ میں چورن اور سلیمانی نمک اور رانگ اور مونگے کے کشتے کی ترکیب لکھدی ہے۔

صابون بنانے کی ترکیب

سجی ایک من۔ چونہ ایک من۔ تیل رینڈی کا یا گلو کا نو سیر۔ چربی سترہ سیر۔ اول سجی کو ایک صاف جگہ پر رکھیں مثلاً چبوترہ پختہ ہو یا زمین پختہ ہو غرض اس سے یہ ہے کہ اس میں مٹی نہ مل جاوے اور جو ڈھیلے سجی کے ہوں ان کو پتھر وغیرہ سے توڑ ڈالیں پھر اس کے اوپر چونے کو ڈالیں اگر ڈھیلے ہوں تو تھوڑا پانی اس پر چھڑکیں تاکہ وہ سب گل کر باریک قابل ملنے کے ہو جاوے اور دونوں کو خوب ملا دیں تاکہ چونہ سجی بالکل مل جاوے پھر ایک حوض اس طرح کا تیار کیا جاوے اور اس

کنڈلہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چاندی کو گرم کر کے ہتھوڑے سے بڑھاؤ پھر گرم کر کے پیٹو اسی طرح تپلی سلاخ ہو جاوے پھر اس کو چکر پر لپیٹ کر چکر کو گھماؤ پھر کچھ فاصلہ پر دو چرخیاں لگا کر تار کے دونوں سرے ان چرخیوں پر لپیٹ دو اور بیچ میں باریک جستی لگا دو جس میں چھوٹے بڑے ہر قسم کے سوراخ ہوں پھر ایک چرخی کو ہاتھ سے چلاتے جاؤ اور تار کو چرخی پر چڑھاتے جاؤ اسی طرح درجہ بدرجہ ہر ایک سوراخ میں ہو کر نکالو تو بہت باریک تار کھنچ جاوے گا یہ گول تار بنے گا ۱۲۔

ع لیکن گرانی کی دعا نہ کرے اور دل میں نہ چاہے کہ یہ چیز گراں ہو جاوے تاکہ مجھے نفع ہو بلکہ جب خود گراں ہو جاوے اس وقت فروخت کر دے جتنا نفع قسمت میں ہو گا خود ہی ہو جاوے گا پھر بدنیتی سے کیا فائدہ بلکہ بے برکتی اور محرومی کا خطرہ ہے ۱۲ منہ۔

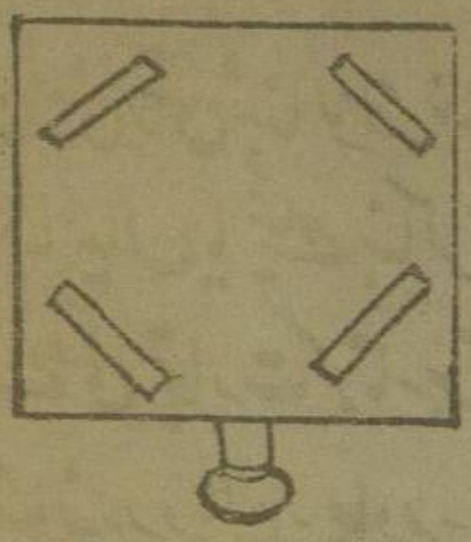

طرح سے اس کے اندر چار اینٹیں چاروں طرف کونوں پر رکھ دی جاویں اور اُن اینٹوں پر ایک لوہے کی جالی جو مثل چھلنی کے ہو رکھدی جائے مگر چھید بڑے بڑے ہوں اور جالی کے اوپر ٹاٹ بچھایا جاوے اور یہ ٹاٹ اتنا بڑا ہو کہ اُس حوض کی دیواروں سے باہر بھی تھوڑا تھوڑا لٹکا رہے اور اس ٹاٹ اور اس جالی سے غرض یہ ہے کہ جب اس کے اوپر وہ چونہ اور سجی جو ملا ہوا رکھا ہے ڈال دیا جاوے گا تو ٹاٹ اور جالی کے چھیدوں سے عرق نیچے ٹپکے گا اور جالی کے اونچے رہنے کے لئے اینٹ رکھی گئی ہے اور اگر جالی میسّر نہ ہو تو بانس کا ٹٹر بندھوا کر یا لکڑی بچھا کر اس کے اوپر ٹاٹ ڈال کر ٹپکاویں اور اس نل کے منہ کے نیچے ایک گھڑا رکھدیں اور اس حوض میں اوپر تک پانی بھر دیں اور ہلاویں نہیں اُس حوض کا عرق ٹپک ٹپک کر نل کے ذریعہ سے اس گھڑے میں آجاوے گا جب گھڑا بھر جاوے ہٹا لیویں اور دوسرا گھڑا رکھدیویں اور جتنا پانی کم ہوتا جاوے اور پانی ڈالتے جاویں البتہ جب ختم کا وقت آوے یعنی قریب ختم کے تب ہلا دیویں اور اول پانی کو علیحدہ کر لیویں اور اول کی پہچان یہ ہے کہ جب تک سرخ رنگ کا پانی آوے اوّل ہے اور جب اس سے کم سرخی دار آوے تو وہ دوسرا ہے اور جب بہت کم رنگ معلوم ہو یعنی سفیدی مائل پانی آنے لگے تو وہ تیسرا ہے اور اسی طرح تینوں درجوں کے پانی کو علیحدہ کیا جاوے لیکن اس کی چنداں ضرورت بھی نہیں ہے اگر علیحدہ علیحدہ نہ بھی کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا گھڑا اخیر پانی یعنی تیسرے درجے کا علیحدہ کر لینا کافی ہے اور اگر تھوڑا صابون بنانا ہو تو حوض کی ضرورت نہیں بلکہ جس طرح عورتیں چارپائی وغیرہ میں کپڑا باندھ کر کسم کی رینی ٹپکاتی ہیں اس طرح ٹپکا لیں جب سب ٹپک چکے تو اوّل کڑھاؤ میں ایک لوٹا پانی سادہ استعمالی چھوڑ دیا جاوے بعد ازاں چربی اور تیل چھوڑ دیں جب جوش کر آوے تو وہی اخیر کا عرق جو ایک چھوٹے گھڑے میں علیحدہ کر لیا ہے لیکن اس میں تھوڑا تھوڑا چھوڑ دیں یعنی تھوڑا سا پانی پہلے چھوڑا جب گاڑھا ہونے

گوکھرو توڑنے کی ترکیب یہ ہے گڑے کا تھان لے کر اس کی ہاتھ پر پولی تہہ بنا لو اگر زیادہ گوکھرو توڑنا ہووے تو ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ جس قدر چٹکی میں زور ہووے اسی قدر تہہ گوٹے کی کرتو اور اسی طرح تہہ لگی ہوئی پولی تہہ بنا کر کل مال کو ایک جگہ کر لو کہ آسانی سے لوٹ سکے اور زیادہ ایک ساتھ لوٹنے لگے جب تہہ تن چکے تب اس تہہ میں سے پہلے سرے کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر دھرو اور سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑ کر بائیں ہاتھ کے خانوں پر دبا دو تو ایک کٹوری بن جاوے گی پھر اس کٹوری کو آگے سے پکڑ کر اسی طرح لگی ہوئی چٹکی دبا دو تو پوری پیالی بن جاوے گی جس پر دو کنگورے دکھائی دیں گے پس اسی طرح پیالیاں بنتے جاؤ اور سارا مال ختم کر دو جب سب گوٹا ٹوٹ جائے ذرا دم لے کر اس پر جلا کرنے دسدھارنے کو چٹی چڑھا دو ۱۲۔

لگے تب پھر تھوڑا سا اور ڈال دیا اسی طرح جب سب گھڑے کا پانی ختم ہوجاوے تو پھر اور دوسرے گھڑوں کا پانی جو علیحدہ رکھا ہے تھوڑا تھوڑا بدستور ڈالیں اور پکادیں اور تھوڑے کا مطلب ایک بدھنا پانی ہے اسی طرح کل پانی ڈال دیویں اس کے بعد خوب پکادیں جب قوام پر آجاوے یعنی خوب سخت گاڑھا ہوجاوے اس وقت تھوڑا سا کفگیر سے نکال کر ٹھنڈا کر کے ہاتھ سے گولی بناویں اور دیکھیں ہاتھ میں تو نہیں لگتا اگر ہاتھ میں چپکتا ہو تو اور پکادیں پھر دیکھیں کہ ہاتھ میں تو نہیں چپکتا جب نہ چپکے اور گولی بناتے بناتے فوراً سخت ہوجاوے جیسا کہ صابون تیار ہوتا ہے تو بس تیار ہوگیا۔ اس[1] قوام کے تیار ہوجانے پر آگ کا تاؤ کم کردیں بلکہ سب لکڑیاں اور آگ اس کے نیچے سے نکال لیویں کچھ وقفے کے بعد اس کو ایک حوض میں جمادیں اور اس حوض کی ترکیب یہ ہے کہ یا تو اینٹوں کو کھڑا کر کے حوض کی طرح بنالیویں یا چار تختوں کو کھڑا کردیویں اس طرح اور اس کے باہر چاروں طرف اینٹ وغیرہ کی آڑ لگادیویں تاکہ تختے نہ گریں اور حوض کے اندر ایک

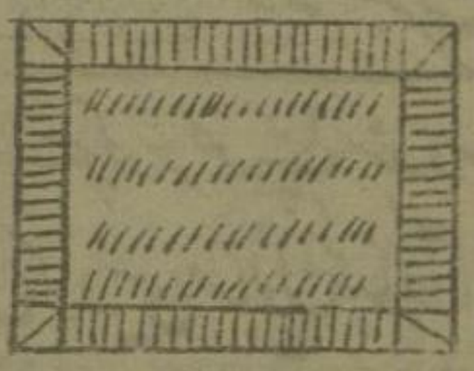

کپڑا موٹا پرانا بچھا دیں لیکن اس میں سوراخ نہ ہو یا گدڑی وغیرہ ہو بچھادیں یہاں تک کہ چاروں طرف جو تختے کی دیوار ہے ان پر بھی بچھا دیا جاوے بعد اس کے اس کڑھاؤ سے تھوڑا سا ڈبوں سے نکال کر حوض میں ڈال دیں اور کفگیر سے چلاتے جاویں تاکہ جلد خشک ہوجاوے پھر اس کے اوپر تھوڑا اور نکال کر ڈالیں اور چلائیں جب وہ بھی خشک ہوجاوے تو اور ڈالیں غرض کہ سب کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں اسی طرح ڈال کر جمادیں اور بعد ٹھنڈا ہونے کے تختے علیحدہ کر کے صابون کو باحتیاط رکھا جاوے خواہ تار سے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلئے جاویں اور جس چولہے پر کڑھاؤ رکھا جاوے گا اس کا نقشہ یہ ہے یہ بھٹی ہے یعنی گول چولہا کڑھاؤ کے موافق اس چولہے پر کڑھاؤ کو اس طرح رکھا جاوے کہ آنچ برابر سب طرف پہنچے۔

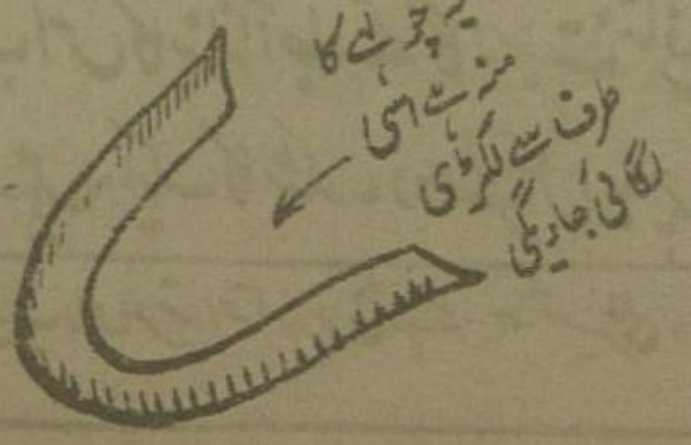

کلابتوں بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ریشم کے اوپر چاندی سونے کے دبکے ہوئے تاروں کو بجلی کے زور سے لپیٹنے سے بن جاتا ہے یا اوپر جھٹ کی سوت میں ایک کنڈا لگا کر اس میں ایک تار ریشم کا اور ایک تار کلابتو کا لے کر دونوں کو ایک ہی کنڈے میں پرو کر ریشم کا سیدھا بل لگادے اور کنڈا کا الٹا لگاوے ایسل کرنے سے کلابتو اصلی نقلی دونو طرح کا بن جاتا ہے ۱۲

[1] صابن کی کئی قسمیں ہوتی ہیں ایک ہارڈ سوپ کہلاتا ہے یعنی سخت صابن اس میں لائی زیادہ اور تیل کم پڑتا ہے۔ سافٹ سوپ یعنی نرم صابن اس میں لائی کا حصہ کم اور تیل کا زیادہ رہتا ہے اور اس کی لائی بجائے سوڈے کے پوٹاس سے بنتی ہے صابن بنانے کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ ایک چھٹانک کاسٹک سوڈا ۸ یا ۹ ڈگری کا دو چھٹانک میٹھے پانی میں گلادو چھ چھٹانک ناریل کے تیل کو ایک برتن میں رکھو بعد کو کاسٹک والا پانی پتلی دھار سے اس تیل میں ڈالتے جاؤ اور لکڑی سے تیل کو ملاتے جاؤ جب حلوا سا ہوجائے اس کو ڈھک کر ۲۴ گھنٹہ تک رکھ چھوڑ دو جم جائیگا پھر یکیہ کاٹ لو ۱۲ چاندی گلانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک چینی کے پیالہ میں تولہ بھر نائٹرک ایسڈ یعنی شورہ کا تیزاب بھر کر پھر اس میں ایک تولہ چاندی کے باریک ٹکڑے کر کے ڈال دو ڈالتے ہی تیزاب کی گرمی سے چاندی

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

نام اور شکل برتنوں کی جنکی حاجت ہوگی

(۱) ایک کفگیر لوہے کا یا لکڑی کا لمبی ڈنڈی کا جیسا پلاؤ پکانے کا ہوتا ہے اس سے چلایا جاوے گا۔ (۲) ایک برتن جیسا تانبلوٹ مسجدوں میں پانی نکالنے کا ہوتا ہے ڈنڈی دار جس میں تین سیر پانی آسکے ایسا بنوانا چاہئے ٹین کا اس سے عرق یعنی وہی پانی ڈالا جاوے گا۔

(۳) ایک برتن صابون کو کڑھاؤ سے نکالنے کا جیسا ڈبو پلاؤ یا سالن نکالنے کا ہوتا ہے جس سے صابون کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں ڈالا جاوے گا۔

دوسری ترکیب صابون بنانے کی[ع]

اب سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں عام طور پر سجّی چونہ اور تیل سے صابون بناتے تھے جس کو دیسی صابون کہا جاتا تھا اس کا طریقہ دشوار اور مال بھی کچھ اچھا نہ ہوتا تھا اس زمانے میں جہاں ہر قسم کی دستکاریوں میں ترقی ہوئی ہے صابون کی صنعت میں بھی بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں صابون سازی کے طریقے نہایت آسان اور کارآمد ایجاد ہوگئے جن میں سے کپڑے دھونے کا صابن بنانے کا طریقہ جس کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے لکھا جاتا ہے اگر کسی کو دوسری قسم کے صابون بنانے کا شوق ہو وہ نیازمند سے بذریعہ خط و کتابت سیکھ سکتے ہیں۔ انگریزی صابن دو طریقے سے بنایا جاتا ہے ایک کچا (کولڈ پراسس) دوسرا پکا (ہاٹ پراسس) کہلاتا ہے۔ پکا صابون اگرچہ قدرے دشوار ہے لیکن بمقابلہ کچے صابون کے کم قیمت بہت کم گھسنے والا اور کپڑے کو زیادہ صاف کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اول ہی اول دو چار مرتبہ بنانے سے خراب ہو جائے اور ٹھیک نہ بنے لیکن جب اس کا بنانا آجائے گا تو بہت منافع کا کام ہے اور اس صابون کے بڑے جزو صرف دو ہیں۔ ایک کاسٹک دوسرا تیل یا چربی۔ کاسٹک ایک قسم کے تیزاب کا نام ہے

ع یہ ترکیب اس مرتبہ اضافہ ہوئی ہے۔ ۱۲۔ شبیر علی۔

بقیہ صفحہ گذشتہ

گلنا شروع ہو جاوے گی اور پیالہ میں سے دھواں اٹھنا شروع ہو جائے گا اس وقت سے آنکھوں کو بچانا چاہیے تیزاب کمزور ہو تو پیالہ کے نیچے ذرا سی آگ رکھ دو کہ جلدی کام کرے جب ساری چاندی گل جاوے گی دھواں نکلنا بند ہو جائے گا ۱۲۔

جو شہروں میں عام طور پر مل سکتا ہے اور وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک چورا مثل شکر سُرخ کے مگر رنگ اس کا بالکل سفید مثل چونہ کے ہوتا ہے جس کو انگریزی میں پاؤڈر کہتے ہیں اور نام اس کا ۹۸ × ۹۹ کا کاسٹک ہے جس کی قیمت آج کل ۱۰ر سیر یا کم بیش ہے دوسرا بڑے بڑے ڈلوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ رنگ اس کا بھی نہایت سفید اور نام اس کا ۷۰ × ۷۲ یا ۶۰ × ۶۲ کا کاسٹک ہے قیمت اس کی ۸ر سیر یا کم بیش ہوتی ہے۔ صابون بنانے سے پہلے کاسٹک میں پانی ڈالکر گلا لیتے ہیں جب یہ پانی میں حل ہو جاتا ہے تو اس کو لائی کہتے ہیں ۹۸ × ۹۹ کے ایک سیر کاسٹک میں اگر اڑھائی سیر پانی ڈالا جائے اور ۷۰ × ۷۲ کے کاسٹک میں دو سیر پانی ڈالا جائے تو ۳۵ ڈگری (درجے) کی لائی تیار ہو جاتی ہے لیکن کاسٹک کے گھٹیا بڑھیا ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ڈگری میں فرق ہو جاتا ہے یعنی کبھی تو بجائے ۳۵ ڈگری کے ۳۴ یا ۳۳ ڈگری کی لائی ہو جاتی ہے اور کبھی ۳۶ یا ۳۷ ڈگری کی کہ جو کچے صابون میں تو چنداں مضر نہیں ہوتی البتہ کچے صابون میں کچھ نقص پیدا کر دیتی ہے۔ صابون کے کارخانوں میں لائی کی ڈگری دیکھنے کے لئے ایک آلہ ہوتا ہے جس کو ہیڈرومیٹر کہتے ہیں جس کی قیمت تخمیناً تین چار روپے ہوتی ہے اس سے صحیح ڈگری معلوم ہو سکتی ہے۔

نسخہ صابون نمبر ۱

چربی	کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری	سوڈا ایش	پانی
۵ سیر	۲½ سیر	۲½ سیر	۲½ سیر

نسخہ صابون نمبر ۲

چربی	بہروزہ للعہ	کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری	سوڈا ایش	پانی
۵ سیر	۲½ سیر	۳½ سیر	۳½ سیر	۴ سیر

عہ چربی دونوں نسخوں میں عمدہ قسم کی لینے کی ضرورت ہے ۱۲

عہ کاسٹک کی لائی صابون بنانے سے پہلے حسب ترکیب مندرجۂ بالا تیار کر کے رکھنی چاہیئے ۱۲۔

سہ سوڈا ایش یہ ایک قسم کا کھار ہے مثل میدہ کے سفید ہوتا ہے کپڑے کا میل کاٹنے کے لئے خاص چیز ہے ۱۲۔

للعہ بہروزہ ڈالنے سے صابون میں پختگی اور عمدگی آجاتی ہے اور صابن کا رنگ کسی قدر زردی مائل ہو جاتا ہے اگر سفید صابن بنانا ہو تو بہروزہ نہ ڈالا جائے ۱۲۔

چاندی کے پانی نہانے کی ترکیب یہ ہے کہ چاندی کو صینی کے پیالہ میں رکھکر اوپر پانی بھر دو بعد کو اس میں دو تولہ کے قریب سائنڈ آف پوٹاش ڈال دو تو چاندی کا صاف پانی بن جاوے گا پھر اس کو کپڑے یا بلا مانگ پیسوں سے چھان کو کام میں لاؤ ایک تولہ گلی ہوئی چاندی کے لئے ۲۰ تولہ سائنڈ آف پوٹاس ڈیڑھ پاؤ پانی کافی ہے ۱۲۔

ملائی کی برف اس کی مشین سوڈیڑھ سو روپیہ کو آتی ہے ہانڈی کی برف اس طرح بنتی ہے کہ اگر موسم سرما ہو تو رات کو چند پیالوں میں پانی بھر کر ان کو شبنم میں رکھ دیتے ہیں ان کے نیچے پھونس رکھ دیتے ہیں تو پالا گرنے سے وہ پانی جم جاتا ہے پھر دودھ یا ملائی یا ٹن کی قلفیوں میں بھر کر ان کا منہ آٹے سے بند کر کے ان کو ایک ہانڈی میں رکھ کر نیچے اوپر ان کے وہ برف لگا دیتے ہیں اور اوپر خوب برف ذرا سا نمک نوشادر اور شورہ اس میں ڈال دیتے ہیں ان کی سردی سے وہ قلفیاں جم جاتی ہیں قلفیوں کو ذرا خالی رکھنا چاہیئے اور گرمی میں شین سے برف بنانے ہیں ۱۲۔

صابون پکانے کی ترکیب۔ اوّل چربی کو گلا کر کپڑے میں چھان لیا جاوے اور اگر ہر روز بھی ڈالنا منظور ہو تو اس کو بھی چربی کے ساتھ گلا کر چھان لیا جائے پھر پانی کڑہائی میں ڈال کر اس میں سوڈا ریشیں ڈال دیا جائے اور آگ جلائی جائے جب پانی میں اچھی طرح اُبال آنے لگے اور سوڈا ریشیں حل ہو جائے تو اس میں چھنی ہوئی چربی اور کاسٹک کی لائی ڈال دی جائے اور کبھی کبھی کسی کوچے یا کفگیر یا کسی اور چیز سے ہلاتے جائیں اور خوب پکنے دیں (ملکی آنچ پر عمدہ پکائی ہوتی ہے) اب پکتے پکتے اگر وہ کچھ پھٹا پھٹا مثل کھیس یا چھیچھڑے کے ہو جائے جس کی شناخت یہ ہے کہ اُبلنے کے وقت نیچے سے اوپر کو پانی آئے گا یعنی صابون علیحدہ ہوگا اور پانی علیحدہ تو اُسے اور پکنے دیں اور اگر مثل حلوے کے گاڑھا ہو جائے اس کی شناخت یہ ہے کہ نیچے سے دھواں دیتا ہوا بلبلہ اوپر کو آئے گا جس کے معنی ہیں کہ صابن ابھی خام ہے اور جل رہا ہے ایسی حالت میں کاسٹک کی تھوڑی لائی تخمیناً آدھ پاؤ اور ڈال دیجئے اور اُبال آنے پر اگر وہ گھیس کی طرح پھٹ جائے تو بس ٹھیک ہے پکنے دے ورنہ اور تھوڑا کاسٹک ڈالے کیونکہ جو صابون پھاڑ کر پکایا جاتا ہے اس کی پکائی عمدہ ہوتی ہے اس طرح ملکی آنچ پر صابون جب دو تین گھنٹے پک چکے گا تو یا تو وہ خود چپٹ جائے گا یعنی صابون اور پانی مل کر مثل شہد کے کسی قدر گاڑھا ہو جائے گا اور اگر خود نہ ہو تو اس وقت اس میں تخمیناً پاؤ بھر چربی اور ڈال دی جائے اور دس پندرہ منٹ تک اور پکنے دیا جائے غرض اس طرح اس کو چپٹا لیا جائے بس صابون تیار ہو گیا اب اس کو کسی برتن میں یا ٹوکرے میں کپڑا ڈال کر جما لیا جائے اور جمنے کے بعد کام میں لایا جائے

از میر معصوم علی صاحب محلہ خیر نگر میرٹھ

کپڑا چھاپنے کی ترکیب

زرد رنگ۔ ایک سیر پانی میں پاؤ بھر کھانے کا ناگوری گوند بھگو کر جب لعاب تیار

عہ کھیس یا بچھیڑہ جب گائے بھینس بیاہتی ہے تو دوسرے یا تیسرے وقت کے دودھ کی جو حالت ہوتی ہے یعنی دودھ کی گانٹھیں سی الگ اور پانی علیحدہ ہوتا ہے ۱۲۔

مرم کے پھل پتے اور درخت بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ اول مٹی کے سانچے بنائے جاتے ہیں اس طرح کہ اس پھل کے دو ٹکڑے برابر کر کے کر کے پتھر پر کسی طرف سے رکھکر اور چکنی مٹی دبا دو جب دبنے سے اندر مٹی میں خالی جگہ بالکل مثل پھل کے اوپنی نیچی بن جاوے تب دونوں جگہ کی مٹی اُٹھا کر اس سانچہ کو چاقو سے چھیل کر ہلکا کر لو اور آگ میں پکا لو اب ان سب سانچوں کے جوڑنے سے اندر ٹھیک اس پھل کی برابر جگہ رہے گی مگر ایک طرف ذرا سا سوراخ اور رکھو اور کنارے گھس کر چکنے کر دو تاکہ خوب چسپان ہو سکے اب موم کو کٹوری میں پگھلا کر اس سانچے میں ڈال کر جلدی سے ہلاؤ تاکہ چاروں طرف پھیل جاوے پھر اس کا منہ نیچے کر دو تاکہ بافتی گر پڑے مگر سانچے پہلے سے خوب صاف کر رکھو تاکہ جو موم ڈالا جائے وہ سانچوں کے کناروں سے لگ کر جم جائے اور اندر خالی رہے پھر دونوں ملکر ڈے سانچے کے جدا کر کے پھلی نکال لو اور کچھ زیادتی کنارے یا سوراخ کی طرف ہو جاوے تو اُسے چاقو سے چھیل ڈالو ۱۲۔

چھ ماشے گیہوں کا آٹا اور چھ ماشے گھی آپس میں خوب ملا کر اور اُس میں پاؤ بھر کسیس اور تین ماشے گولی سرخ ڈول جو بازار میں بکتی ہے خوب ملا کر اُس لعاب میں خوب حل کر کے کپڑے میں چھان لیں خوب سخت ہونا چاہیے تب اس سے کپڑے کو چھاپیں خواہ یہ رنگ کسی کپڑے پر لپیٹ کر ماس رکھ لیں اور سہاگہ اس پر لگا لگا کر کپڑا چھاپیں سہاگے لکڑی کے پھول اور بیل بنے ہوئے لکھنؤ میں بکتے بھی ہیں یا بڑھئی سے بنوا لیں۔

سیاہ رنگ ایک چھٹانگ ولایتی رنگ جس کو پیڑی کہتے ہیں اور بازار میں بکتا ہے اور پاؤ سیر ناگوری گوند ایک سیر پانی میں ملا کر لعاب تیار کر لیں اور ایک چھٹانک پٹاس اور چھ ماشے توتیا جس کو نیلہ تھوتھا کہتے ہیں اور چھ ماشے گیہوں کا آٹا اور چھ ماشے گھی اس میں ملا کر خوب حل کریں اور گاڑھے گاڑھے رنگ سے کپڑا چھاپیں۔

لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب

ببول کا گوند ایک سیر۔ کاجل پاؤ سیر۔ پھٹکری چھ ماشے۔ کتھا ۶ ماشے۔ ببول کی چھال ایک چھٹانک۔ آم کی چھال ایک چھٹانک۔ مہندی کی لکڑی ایک چھٹانک۔ توتیا ایک چھٹانک اول ڈیڑھ سیر پانی میں گوند بھگو دیا جائے جب خوب بھیگ جائے تو کاجل ملا کر ایک دن حل کر کے اور لکڑی اور چھالوں کو الگ سیر بھر پانی میں اتنا جوش دے کہ پانی پاؤ بھر رہ جاوے اور وہ پانی اس گھوٹے ہوئے کاجل اور گوند میں ملا دے اور پھٹکری اور توتیا اور کتھا ان تینوں کو چھٹانک بھر پانی میں الگ خوب حل کر کے اسی کاجل اور گوند میں ملا دے اور ایک دن لوہے کی کڑھائی میں خوب گھونٹ کر سینی یا کشتی وغیرہ میں سب سے بہتر یہ کہ چھاج میں پتلی پتلی پھیلا کر سکھائے روشنائی تیار ہو جائے گی اور گوند ببول اگر بازار میں مہنگا ہو تو ببول کے درختوں سے جمع کر لیا جاوے اکثر جنگل میں رہنے والوں کو دو چار پیسے دینے سے بہت سا لے آتے ہیں۔

گندھک کا گلاس بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے کچی مٹی کا سانچہ بنا لو پھر ایک کٹورے میں ذرا سا گھی بھر کر آنچ پر رکھو جب گھی گرم ہو جاوے تب اس میں گندھک ڈال دو اور ہلکی سی آگ جلنے دو جب گندھک پانی کے موافق ہو جاوے تب اس کو اتار کر فوراً سانچے کے گلاس میں بھر کر جلد جلد سب طرف کو پھرائے جاؤ تاکہ گندھک سانچہ کے گلاس کے اندر سب طرف لگ جاوے اور بیچ سے خالی رہے پھر ٹھنڈا ہونے کو رکھ دو جب ٹھنڈا ہو جاوے تب آہستہ سے نکال لو اگر نہ نکلے تو کسی برتن میں پانی بھر کر سانچہ گندھک سمیت پانی میں ڈال دو جب سانچہ گل جاوے تب گندھک کا برتن نکال کر پونچھ کر رکھ لو گندھک خراب نہ ہونی چاہیے ورنہ برتن خوبصورت نہ بنے گا۔ از عزت کے ہنر۔

اگر کپڑا رنگنا ہو اور سرخ رنگنا ہو تو کسوم میں رنگو بہت پکا چاہو تو پیل کی لاکھ ایک چھٹانک مجیٹھ آدھ پاؤ سہاگہ ڈیڑھ تولہ سب کو دو سیر پانی میں اوٹا کر پھر چھان کر کام میں لاؤ گلابی لا ہو تو ذرا سی سجی ڈال کر گرم کرو اور کپڑا رنگ کر سایہ میں سکھاؤ بہت جلدی ہو تو بازار سے ولایتی بنا ہوا لال رنگ لا کر اسے پانی میں گھول کر ذرا گرم کر کے رنگ دو مگر اس میں ذرا پختگی کم ہو گی ہرا رنگنا ہو تو پہلے نیل میں ڈبو لو پھر ہلدی میں ڈبو دے کر سادہ پانی میں ذرا سا لیموں کا عرق ڈال کر دھو کر اور نچوڑ کر سکھا دو سبز کاہی رنگنا ہو تو ہلدی سے نصف نیلی

لے کر باریک پیس کر پانی میں گھول کر اس میں کپڑا رنگ لو پھر پھٹکری کے پانی میں غوطہ دو ۱۲۔

انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب

آسمانی رنگ اول درجے کا ایک تولہ۔ بیجنی رنگ ایک تولہ۔ سوڈا دس ماشے سوڈا دس تولہ پانی میں ملاکر گرم کرلیں اور اس میں یہ دونوں رنگ ملادیں اور اس طرح چلادیں کہ سب چیزیں ملجاویں انگریزی روشنائی تیار ہوجاوے گی۔

لکڑی رنگنے کی ترکیب

جس طرح کا رنگ چڑھانا ہو اسی رنگ کی پڑیا بازار سے خرید کر تارمین کے تیل میں ایسے انداز سے ملادیں کہ گاڑھا ہوجاوے پھر گلہری کی دم یا پرندے کے پر یا کسی لکڑی پر چیتھڑا باندھکر اس سے جس طرح کے چاہے پھول بوٹے یا بالکل سادہ رنگ لے اور اگر خشک ہونے کے بعد اس پر وارنش کا تیل ملکر سکھالے تو اور پختہ اور چمکدار ہوجاوے۔

برتن قلعی کرنے کی ترکیب

پاؤ سیر نوشادر کو سیر تین جھٹانک پانی میں ڈال کر دیگچی یا ہانڈی میں اس قدر آنچ میں پکالیا جاوے کہ وہ پانی جل کر خشک ہوجاوے جب سخت ہوجاوے اس وقت اتار کر پیس لیا جاوے جس برتن پر قلعی کرنا منظور ہو تو اول خوب مانجھکر صاف کیا جاوے اور آگ دہکا کر گرم کرکے اس پر آرمل روئی کے پہل سے نوشادر پھیر دیا جاوے پھر تھوڑا سا رانگ جو قلعی کا رانگ کہلاتا ہے کسی جگہ لگا دیا جاوے اور روئی کو تمام برتن پر اس طرح پھیرا جاوے کہ وہ رانگ تمام پھیل جاوے قلعی ہوجاوے گی اور برتن کو سنسی سے پکڑے رہیں

مسّی جوش کرنیکی یعنی پکّا ٹانکا لگانے کی ترکیب

۱؎ مگر اس کام کیلئے ہم قصداً قطع نہ کرے کہ یہ جانور کو بلا ضرورت ایذا دینا ہے بلکہ کہیں بڑی ہوئی بجاوے تو اس کو کام میں لے آوے ۱۲

نمک کی چیزیں بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ڈیڑھ پاؤ نمک پاؤ بھر گاجر کے بیچ دونوں کو لے کر خوب کوٹو یہاں تک کہ ایک ذات ہوجاویں اس سے نمک میں لوچ آجاوے گا پھر اس کو باریک پیسنا چاہئے پھر جیسا برتن کھلونا بنانا ہو اس کا سانچہ کچی مٹی کا بناکر سکھالو پھر اس کٹی ہوئی لگدی کو سانچہ میں اس طرح لپت دو کہ بالکل جگہ خالی نہ رہے اور موٹا پتلا بھی نہ رہے یعنی سارے سانچہ پر یکساں لیپ کردو اور سایہ میں سکھالو پھر اس کو کند کے کٹورہ کی طرح پانی میں ڈالدو جب سانچہ گل جاوے تب نمک کے برتن کو الگ کرلو ۱۲ کافور کا گلاس اس طرح بناؤ کہ کافور اور ناریل کی گری کو موزن لے کر کھرل میں رکھ کر خوب کوٹو جب ایک ذات ہوجاوے تب ایک تانبے کی تھالی پر اسے بچھا کر رکھدو اور ایک کچا مٹی کا پیالہ بناکر اوپر ڈھک کر ہیں آٹے سے خوب مضبوط کرلو کہ سانس نہ نکلنے پاوے پھر اس برتن کے نیچے ہلکی آنچ جلادو مگر اس بات کی ہوشیاری چاہئے کہ کہیں ذرا بھی سوراخ نہ رہ گیا ہو ورنہ اس راستہ سے تمام کافور دھواں بن کر اڑ جائے گا اگر کہیں سے بیچ میں ہوا نکلتی معلوم ہو تو اسے بند کرتے رہو تھوڑا سا پانی کٹورہ میں بھر کر پاس رکھ لو اور پوچار اس میں بھگو کر اوپر کے برتن پر پھیرتے جاؤ اس پانی کی ٹھنڈک سے جو کافور گرم ہوکر اڑے گا وہ اوپر کے سانچہ میں لگتا جاویگا اور سردی

بقیہ پر صفحہ آئندہ

کانسی کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کرلے اور اس کے برابر سہاگہ لے کر دونوں کو خوب باریک پیسے اور جس برتن میں ٹانکا لگانا ہو اس میں اگر کسی جگہ پہلا ٹانکا بھی لگا ہو جیسے لوٹے کی ٹونٹی میں ٹانکا لگانا ہے اس کو مٹی لپیٹ کر چھپا دیتے ہیں تاکہ آگ سے وہ ٹانکا نہ کھل جاوے پھر جس جگہ ٹانکا لگانا ہو اس کے اندر کی طرف وہ سہاگہ اور کانسہ رکھ دیا جاوے اور برتن کو کسی چیز سے پکڑ کر گرم آگ پر ذرا اونچا رکھیں جب خوب تاؤ آجاوے علیحدہ کرلیں آگ کی گرمی سے وہ کانسی اور سہاگہ پگھلکر اس کے شگاف میں بھر کر ٹانکا لگ جاوے گا اور کچا ٹانکا رانگ کا لگتا ہے کہ رانگ کو پگھلا کر اس جگہ باہر کی طرف پھیلا دیا جاوے ٹھنڈا ہو کر ٹانکا لگ جاوے گا اور جہاں ٹانکا لگانا ہو اس جگہ کو اول برابر کر لیتے ہیں اگر کچھ اونچا نیچا ہو اس کو ریتی سے برابر کر لیتے ہیں۔

بقیہ صفحہ گذشتہ

پاکر جمتا جاوے گا جب نیچے کے برتن کا سارا کافور اڑ چکے گا تب پانی پوچارہ کا اوپر کے برتن پر خشک نہ ہوگا جب یہ کارروائی ختم ہوجاوے اور سانچہ ٹھنڈا ہوجاوے تب حسب دستور سابق سانچہ کو پانی میں ڈال کر نکالو اور کافور کا برتن اس میں سے نکال لو ۱۲

پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب

تمباکو جس قسم کی طبیعت کے موافق ہو لے کر اس کو خوب کوٹ لے پھر اسمیں شیرہ یا پتلا تہا ہوا گڑ گرمیوں میں تو برابر سے کچھ زیادہ اور برسات میں برابر سے کچھ کم اور جاڑوں میں برابر اس میں ملا کر پھر کوٹ لیا جاوے لیکن تمباکو کو ٹنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ کسی دیانت دار معتبر دوکان دار یا مزدور کو مزدوری دے کر اس سے بنوا لیا جاوے۔

خوشبودار پینے کے تمباکو کی ترکیب

سادے تمباکو میں یہ خوشبوئیں برابر کی لے کر سیر بھے آدھی چھٹانک ملا دیں اور تین چار ماشے حنا کا عطر ملا دیں وہ خوشبوئیں یہ ہیں لونگ۔ بالچھڑ۔ صندل کا برادہ۔ بڑی الائچی۔ اسگند بالا۔ تج۔ باؤبیر۔

ع حقہ پینے کا بھی وہی حکم ہے جو تمباکو کھانے کا ہے اور وہ صہ ۱۴ کے حاشیہ میں بیان ہو چکا ہے ۱۲۔

ترکیب روٹی سوجی جو زود ہضم اور دیر پا ہوتی ہے

حسب معمول اوّل سوجی کو پانی میں گوندھ لیں مگر بہت زیادہ نرم نہ گوندھیں پھر اس کے پیڑے بنا کر ایک دیگچی کے اندر بقدر ضرورت پانی ڈال کر ان پیڑوں کو اس پانی میں جوش دے لیں جب پیڑے آدھ پکے ہو جائیں تو پیڑوں کو پانی سے علیحدہ نکال لیں اور پانی پھینکدیں بعدہٗ ان پیڑوں کو خوب اچھی طرح توڑ کر ان کے اندر آٹا گھی ملائیں کہ جس سے کسی قدر پتلے ہو جائیں پھر ان کی روٹیاں بنا کر توے یا کڑھائی میں بغیر پانی اور گھی کے دھیمی آنچ پر سیکھ لیں یہ روٹیاں ثقیل نہ ہوں گی اور بہت دیر پا ہوں گی۔

العارض احقر جلیل احمد علیگڈھی

ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۱ جو چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

(نوٹ) اس ترکیب سے پکایا ہوا گوشت ۳ ماہ تک تو یقیناً اور چھ ماہ اور زائد چھ ماہ تک غالباً رہ سکتا ہے۔

ترکیب نمبر (۱)

مصالحہ ہیں کر دھوپ میں سکھا لیا جاوے۔ پھر اگر پاؤ بھر گوشت ہو تو چھٹانک بھر گھی لے کر اوّل اس گھی میں پیاز بھون کر بقدر ضرورت نمک اور کچری ڈالدیں بعدہٗ بلا پانی کے اس گھی میں گوشت ڈال کر دیگچی کا منہ ڈھک کر اس کو ہلکی آنچ کے اوپر رکھدینا چاہئے یہاں تک کہ گوشت کی بوٹیوں کا پانی (یعنی جو پانی قدرتی طور پر گوشت کے اندر ہوتا ہے) بالکل خشک ہو جائے (جسکی علامت یہ ہے کہ بوٹیوں کے اندر سے جھاگ اُٹھنے اور بُلبُلے پڑنے موقوف ہو جائیں) جب پانی بالکل خشک ہو چکے اور بوٹیاں بقدر ضرورت گل جائیں تو دیگچی میں سے گوشت نکال لینا چاہئے پھر چھٹانک بھر گھی اور لے کر اُسی سابق گھی میں جو دیگچی کے اندر بقیہ موجود ہوگا ملا کر وہ سکھایا ہوا مصالحہ اس میں بھون لینا چاہئے جب مصالحہ

۱؎ یہ روٹی کی ترکیب اور اس کے بعد کی گوشت کی دونوں ترکیبیں اس مرتبہ اضافہ کی گئیں اور تینوں ترکیبیں مجربہ ہیں سفر حج میں اگر ان تینوں ترکیبوں پر عمل کیا جاوے تو انشاء اللہ بہت آرام ملے گا ۱۲ شبیر علی۔

۱؎ کافور کی مالا بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک سنڈاسی نما سانچہ بنوا لو جب اگر بیسے کی گولیاں ڈھالنے کا ہوتا ہے اس کے دونوں منہ ایسے ہوں کہ ان میں اندر گول گڈھا آدھا آدھا دونوں طرف ہو اور دونوں کے ملانے سے ان کے اندر ایک پورا گول یا بیضاوی دانہ اس کے اندر بنے بالکل صاف ٹھیک نصف دائرہ کے برابر جوف دار ہوں اب کافور کا ٹکڑا لے کر اس سنڈاسی میں دبا دو تو اس میں ایک دانہ بن جائے گا باقی کافور بیچ گر پڑے گا پھر اپنے ٹکڑے باچورہ کافور ملا کر رکھکر دبا دو تو دوسرا دانہ بن جاوے گا جو اتنا مضبوط ہوگا کہ دبانے سے نہ ٹوٹے گا اسی طرح بناتے جاؤ اور اس سنڈاسی کے دونوں منہ جہاں ملتے ہیں وہاں ایک سوراخ کے لائق جگہ دونوں کے ملان پر دار پار رکھی جاتی ہے جب سنڈاسی میں دانہ دبا ہوا ہو تب نکالنے سے پہلے اس میں ایک سوے کی موٹی سے سوراخ کر لو اب اس طرح بنانے میں ایک دقت پڑا کرتی ہے وہ یہ کہ دانے جو بنتے ہیں وہ نکالنے میں ٹوٹ جایا کرتے ہیں اس کا علاج یہ ہے کہ یا تو سانچہ کے اندر ذرا سا تیل لگا کر اس سے خوب پونچھ ڈالو کہ اس کی چکنائی سے کافور چپٹنے نہ پاوے اور اس کی وجہ سے اس کا رنگ بھی خراب نہ ہو اور یا سب سے بہتر یہ ہے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

آدھ بھنا ہو جائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈال کر حسب معمول پکا لینا چاہیئے مگر اوّل سے اخیر تک کسی وقت بھی پانی بالکل نہ ڈالنا چاہیئے پک جانے کے بعد اس میں گرم مصالحہ بھی ڈال دیں اور فوراً اس گرم گرم گوشت کے برتن کو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھدیں ٹھنڈا ہونے سے قبل اور گرمیوں میں روزمرّہ اور جاڑوں میں دوسرے تیسرے روز روئی میں سے اُس برتن کو نکال کر گوشت کو خوب گرم کر لیا کریں کہ پکنے کے قریب ہو جایا کرے اور گرم کرنے کے بعد ٹھنڈا نہ ہونے دیں بلکہ گرمی کی حالت میں ہی اُس کو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھدیا کریں۔ تو کل پاؤ بھر گوشت میں کل آدھ پاؤ گھی خرچ ہوا بس گوشت سے آدھا گھی خرچ ہوتا ہے بعد پک چکنے اور تیار ہو جانے کے گوشت کے اندر اگر گھی زیادہ معلوم ہو تو اس زیادہ گھی کو دوسرے برتن میں نکال کر دوبارہ کام میں لا سکتے ہیں۔

ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۲ جو ڈیڑھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

(نوٹ نمبر ۱) اس ترکیب سے پکائے ہوئے گوشت کو ڈیڑھ ماہ تک رکھا تجربہ کر لیا گیا ہے شروع گرمیوں میں کہ خراب نہیں ہوا مگر اُمید ہے کہ اس سے زائد عرصہ میں بھی خراب نہ ہوگا جبکہ روزمرّہ گرم کر لیا جایا کرے۔

(نوٹ نمبر ۲) اس ترکیب نمبر ۲ کی ان صاحبوں کو ضرورت ہے جو گوشت کی بوٹیوں کا خوب اچھی طرح گل جانا ضروری سمجھتے ہوں۔

ترکیب نمبر (۲)

اول مثل ترکیب نمبر اول مصالحہ پیس کر سکھا لینا چاہیئے۔ پھر مثل ترکیب نمبر ۱ پاؤ بھر گوشت کے لئے چھٹانک بھر گھی لے کر اور پیاز کو اُس میں بھون کر نمک اور کچری ڈالدیں بعدہٗ بلا پانی کے مثل ترکیب نمبر ۱ اس گھی میں گوشت ڈال کر دیگچی کا منھ ڈھک کر ہلکی آنچ پر اتنا پکائیں کہ گوشت کی بوٹیوں کا قدرتی پانی بالکل خشک ہو جاوے جس کی علامت ترکیب نمبر ۱ میں معروض ہوئی ہے اب اس کے بعد خاطر خواہ گلانے کی ترکیب یہ ہے کہ بعد ازاں اُسی گوشت میں بقدر ضرورت پانی ڈال کر (مثلاً اتنا گوشت کہ بوٹیاں ڈوب جائیں) پھر پکانا چاہیئے یہاں تک کہ بوٹیاں خوب گل جائیں جب بوٹیاں خوب گل جائیں اور یہ ڈالا

بقیہ صفحہ گزشتہ

کہ ذرا سے پتلے کاغذ کے دو ٹکڑے لے کر سانچہ کے دونوں منہ میں لگا کر ان کے بیچ میں کافور رکھ کر دباؤ تو دانہ بن کر مع کاغذ کے نکل آوے گا اور کاغذ چھٹ کر الگ ہو جائے گا اس طرح ایک منٹ میں ایک دانہ تیار ہوتا ہے ۱۲۔

پارہ کا کٹورہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ کچی مٹی کا دوہرا پیالہ اس طرح بناؤ کہ اندر سے روپیہ کی موٹائی کے برابر پھولا ہو پھر دو حصے قلعی کو آگ پر گلاؤ اور اس میں ایک حصہ پارہ ملا کر گرم گرم مرکب کو اس کٹورہ کے سانچے کے اندر بھر دو اور پاؤ گھنٹہ کے بعد کٹورہ کو تر پھلے کے پانی میں ڈالدو مٹی گھل جاوے گی پارہ کا کٹورہ رہ جاویگا اگر قلعی کی جگہ چاندی گلا کر اس برابر کا پارہ دے کر بناویں تو اور بھی عمدہ بنتا ہے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ٹوٹک بوٹی کے پاؤ بھر پانی میں سو تولہ پارہ کھرل کر لیں پھر دوسرے روز سرس کے پتوں کے پاؤ بھر پانی سے رگڑ لیں سخت ہو جاوے گا اس کو سانچے میں جما کر ٹوٹک کا لگدہ اوپر دے کر دوپہر کو آگ دیدیں تو پارہ جم کر سخت ہو جائے گا ۱۲۔

ٹوٹک ایک مشہور بوٹی ہے جو ترائی اور نمناک جگہ میں بکثرت ملتی ہے اس شکل کی یہ بوٹی دو قسم کی ہوتی ہے ہمارا مقصد اس سے ہے جس کی گرہ پاس ہوتی ہے ۱۲۔

ہوا پانی قطعاً جلجائے اور بوٹیوں میں سے جھاگ اُٹھنے اور کبلے پڑنے موقوف ہوجائیں اور بوٹیاں بہ نسبت پہلے کے چھوٹی ہوجائیں (کیونکہ پانی سے بوٹی کسی قدر بڑھ جاتی ہے) تو دیگچی میں سے گوشت نکال کر مثل ترکیب نمبر ۱ اگر پاؤ بھر گوشت پکا رہے ہوں تو چھٹانک بھر گھی اور لے کر اُسی سابق گھی میں جو دیگچی کے اندر اتنگ بقیہ موجود ہوگا ملا کر وہ سکھایا ہوا مصالحہ اس میں بھون لینا چاہیئے جب مصالحہ ادھ بھنا ہوجاوے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈال کر بلا پانی ڈالے ہوئے پھر پکانا چاہیئے جب بقدر ضرورت پک چکے بعد تیاری گرم مصالحہ ڈال کر فوراً گرم گرم ہی اس گوشت کو کسی ڈھکنے دار برتن میں بند کر کے روئی کے اندر لپیٹ کر رکھ دینا چاہیئے اور گرمیوں میں روزمرہ اور جاڑوں میں دوسرے دن گرم کر کے اُس کو پھر اُسی طرح روئی کے اندر رکھ دینا چاہیئے۔

نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ بنانے کی ترکیب

سوجی یا میدے میں خمیر ملا کر خوب گوندھا جاوے پھر کسی تختے پر کوٹا جاوے پھر سانچے میں رکھ کر تنور خوب گرم کر کے پھر اس کے اندر سے سب آگ اور راکھ نکال کر ان سانچوں کو اس کے اندر رکھ کر تنور کا منہ بند کر دیا جاوے جب وہ پک جاوے نکال لیا جاوے آگے تفصیل سمجھو۔

ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی

لونگ۔ الائچی خورد۔ جائفل۔ جاوتری۔ اندرجو۔ سمندرپھین۔ سمندرسوکھ۔ تالمکھانہ۔ پھول مکھانہ۔ کنول گٹہ۔ مونگے کی جڑ۔ پھول گلاب۔ ناگیسر۔ دارچینی۔ بیخ کنگھی۔ مائین چھوٹی بڑی۔ چھوٹا بڑا گوگھرو۔ چوب چینی۔ کباب چینی۔ سب چیزیں تین تین ماشہ زعفران چھ ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر ایک شیشی میں کہ جس کی ڈاٹ بہت سخت ہو بھر کر رکھ لیں اور ڈیڑھ ماشہ تک بھی ہر ہر دوا کا وزن ہوسکتا ہے اس سے کم میں مصالحہ ٹھیک

حلوائی کا کام موتی چور کے لڈو بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ چنے کا آٹا یعنی بیسن ذرا موٹا پسوا کر اس میں تھوڑا کر ذرا پتلا گھول کر کڑھائی میں گھی چھوڑ کر جب گھی خوب گرم ہوجائے تب پھریری سے اس میں دانہ چھانٹ دیوے جب پک جاویں تب نکال کر اُسی وقت چاشنی میں ڈالتا جاوے اس کی چاشنی نرم کی جاتی ہے اور تگنی جو گنی یا چگنی تک کھانڈ لگائی جاتی ہے بیسن کے لڈو کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے بیسن کو گھی میں بھونو جب اس میں خوشبو آنے لگے تب اتار لو پھر چاشنی کر کے اس میں بیسن کو ملا کر لڈو بنا لو ۱۲۔

مونگ کے لڈو اس طرح بناؤ کہ مونگ کی دال کو پانی میں بھگو کر مسل کر صاف دانے چھانٹ لو پھر کڑھائی میں گھی دے کر اس میں ہلدی چھوڑ دو جب پک جاوے تب دال کو اس میں بھون لو اور چاشنی کر کے لڈو بنا لو۔ ۱۲۔

نہ ہوگا جب ضرورت ہو شیشی میں سے سفوف ڈیڑھ ماشہ لے کر سوا تولہ دہی میں ملا کر دو انگلیوں سے ایک منٹ تک پھینٹیں بعد اس کے گیہوں کا میدہ ایسے اندازے سے اس میں ملائیں کہ بہت سخت نہ ہو جائے کان کی لو کے برابر اس میں نرمی رہے یہی پہچان ہے پھر اس کو ہتھیلیوں سے گولہ بنا کر ایک کپڑے میں رکھ کر اس طرح گرہ دیں کہ وہ گولا ڈھیلا رہے پھر اس کو کسی کھونٹی پر ٹانگ دیں اسی طرح تین روز تک لٹکا رہے چوتھے روز اس کو اتار کر دیکھیں کہ اس کے اندر خمیر خوب پھولا ہوگا اس گولے کے اوپر جو پپڑی پڑ گئی اس کو اتار دیں اور اس کے اندر کا لسدار خمیر نکال لیں پھر ایک چھٹانک دہی میں میدہ ملا دیں اس قدر کہ سابق کے موافق ہو جاوے یعنی کان کی لو کی طرح ملائم رہے اور وہی خمیر جو گولے میں سے نکالا ہے اس میں ملا کر ہاتھ سے اس طرح ملا دیں جیسے پینے کے تمباکو کو مسلتے ہیں پھر اس کا بھی گولہ بنا کر اسی کپڑے میں باندھ کر چھ گھنٹے تک لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے پپڑی اتار کر خمیر نکال لیوں اور پھر اسی طرح اب آدھ پاؤ دہی میں میدہ ملا کر اس خمیر کو ملا دیں اور کپڑے میں رکھ کر لٹکا دیں چھ گھنٹے تک اسی طرح لٹکا رہے بعد چھ گھنٹے کے اتار لیا جاوے اور اسی ترکیب سے خمیر نکال کر پھر آدھ پاؤ دہی میں میدہ اسی طرح ملا کر لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے اتار کر اسی طرح خمیر نکال لیں یہ چوتھا مرتبہ ہے اس مرتبہ جو گولے پر پپڑی پڑتی ہے اس کو اگر نہ چھڑاویں تو کوئی حرج نہیں ہے پھر آدھ پاؤ دہی اسی طرح میدہ ملا کر اس خمیر کو بھی ملا دیں اور ہاتھ سے خوب ملیں جب ملجاوے تو باحتیاط کسی پٹاری وغیرہ میں رکھیں بعد چار گھنٹے کے پٹاری سے نکال کر اگر خمیر کار کھنا منظور ہو تو اس کے اندر سے آدھی چھٹانک خمیر علیحدہ نکال لیں اور اسی طرح آدھی چھٹانک دہی میں میدہ ملا کر اس آدھی چھٹانک خمیر کو ملا دیں اور اسی طرح لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے نکال کر اوپر کی ترکیب کے موافق اور میدہ ملا دیویں اسی طرح برابر کرتی رہیں یہ خمیر تو بڑھتا رہے گا اور یہ آدھی چھٹانک خمیر نکال کر جو خمیر بچا اس کی ڈبل روٹی یعنی نان پاؤ پکا دیں پھر دوسرے دن جب خمیر کی ضرورت ہو تو یہ جو لٹکا ہوا خمیر رکھا ہے اس میں سے آدھی چھٹانک علیحدہ کر لیوں اور باقی کا نان پاؤ پکا دیں اور خمیر کو اسی طرح بڑھاتے رہیں۔

میٹھے بسکٹ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ میدہ سیر بھر شکر سیر بھر گھی چھٹانک بھر کو میدہ میں ملا کر شکر کا شیرہ کر کے ملا دے اور روٹی روٹی کے موافق گرم پانی سے گوندھے پھر بسکٹ کی طرح بیلن پر ٹکیاں بنا دے اور موافق بیان مذکورہ بالا بھی پر رکھ دے ۱۲۔

دوسرا طریقہ عمدہ میٹھے بسکٹ کا یہ ہے کہ سوجی پاؤ بھر دودھ بقدر ضرورت گھی چھٹانک بھر شکر آدھی چھٹانک خمیر تولہ بھر سوجی کر شکر اور گھی اور خمیر ڈال کر خوب مسلو پھر دودھ سے آٹے کی مانند گوندھ کر چھوٹی چھوٹی ٹکیاں موافق قاعدہ مذکور بنا کر پکا دے ۱۲۔

بسکٹ اعلیٰ درجہ کا شیریں بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ میدہ آدھ سیر شکر آدھ سیر گلاب دو تولہ دھنیہ پسا ہوا ایک تولہ انڈے سات عدد گھی آدھ پاؤ ان سب کو باہم اچھی طرح ملا دے اور سفوف دھنیہ کا کئی دفعہ کر کے ملا دے اور گوندھے اس کے بعد جس سانچہ میں جس قطع کا چاہے بھر کر ٹکیاں بنا لے پھر ایک انڈے کو خوب مسل کر ہر ایک پر ملے اور قدرے قدرے شکر چھڑک دے پھر بہت نرم آنچ کی بھٹی میں ایک ٹین کے ٹکڑے پر رکھ کر رکھے جب وہ پھول جاویں نکال لیں اور جب بھٹی ٹھنڈی ہو جائے پھر اسی میں رکھ دے کہ رات بھر اسی میں رہے نہایت ذائقہ دار ہوگا ۱۲۔

ترکیب نان پاؤ پکانے کی

جس خمیر کی روٹی پکانے کو اوپر لکھا ہے اس کو آدھ سیر میدے میں پانی سے گوندھیں جب گندھ جاوے تب اس کے اوپر کپڑا ڈھانک دیویں یہ دو گھنٹے تک رکھا رہے اگر چار سیر یا پانچ سیر کے نان پاؤ پکانا ہے تو اتنا ہی میدہ اب اس خمیر میں ملا کر گوندھیں اور تھوڑا نمک اور شکر سفید بھی ملا دیں تو بہتر ہے اور ڈیڑھ یا دو گھنٹے تک پھر رکھا رہنے دیں اور یہ جو خمیر اب گوندھا گیا ہے چپاتی پکانے کے آٹے کی طرح ڈھیلا ہو لیکن سیکھنے کے شروع میں زیادہ ڈھیلے آٹے کے پکانے میں ذرا دقت ہے اس لئے کم ڈھیلا رکھیں پھر جب ہاتھ جم جاوے زیادہ ڈھیلا کریں۔ پھر دو گھنٹے کے بعد اس گوندھے ہوئے کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا اٹھا کر باقی پر زور سے دے ماریں اور ہتھیلی سے ملیں پھر اٹھاویں اور دے ماریں جب خوب تار بندھ جاویں تو کسی میز یا تخت یا کٹھرے میں رکھدیں بیس منٹ کے بعد جتنی بڑی روٹی بنانا منظور ہے اتنا ہی بڑا پیڑا تول تول کر اور خشکی میدہ یا تیل سے بنا کر رکھیں تاکہ ہاتھ میں نہ چمٹے اور چاہے سانچے میں رکھے یا فقط ٹین کے چورس یعنی چوکھونٹے ٹکڑوں پر رکھے جب پیڑا آدھا پھول جاوے تو تنور کو جلاوے اور یہ تنور ایسا ہونا چاہیے کہ جس کی چھت میں یا پشت پر ایک روشندان ہو جب پورے طور سے پیڑا پھول جاوے تو اس وقت تنور کے اندر کی سب آگ نکال لیوے اور اگر پانی میں تھوڑا نمک اور دہی ملا کر تنور کے اندر چھڑک دیں تو بہتر ہے اور پھر اوّل ایک پیڑا تنور میں رکھے اور منہ تنور کا بند کر دیوے اور دو تین منٹ ٹھہر جاوے اور دیکھے اگر اس کے اوپر رنگ آیا ہے تو اور سب پیڑے رکھدیوے اور اگر دو تین منٹ میں وہ پیڑا جل جاوے تو پندرہ منٹ تک ٹھہر جاوے تاکہ اس کے موافق گرماہٹ ہو جاوے اس وقت پھر ایک پیڑا رکھ کر دیکھے اور اگر تاؤ بہت کم ہو گیا ہو تو سب نان پاؤ کے پیڑے رکھکر تنور کے منہ پر تھوڑی آگ رکھدیں اور تنور کو کسی ڈھکنے وغیرہ سے بند کر دیں تاکہ بھاپ نہ نکلنے پاوے اور تین تین چار چار منٹ کے بعد دیکھ بھی لیا کریں جب رنگ سرخی مائل یعنی بادامی ہو جاوے

نان خطائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ سیر بھر میدہ یا ردا جو دل چاہے لیکر اس میں آدھ سیر گھی اور آدھ سیر کھانڈ ملا کر دودھ سے خمیر کر کے اور ٹکیہ بنا کر اوپر سے درد نہ کا پوچارا دے کر ٹین کے پترے پر رکھ کر کوئلوں پر پکا دے تاؤ خوب ہونا چاہیے دیگر پھولی ہوئی خطائی میدہ میں خمیر دے کر باقی کے اجزا ملا کر اسی طرح بنائے یا میدہ میں بحساب فی سیر چھ ماشہ سوڈا ڈال کر بنائے اس طرح کی نان خطائی ڈبل روٹی کی طرح پھول جاتی ہے اور نہایت درجہ خستہ ہوتی ہے۔

تو فوراً اس کا ڈھکنا کھول کر روٹیوں کو نکال لیویں اور تنور جسقدر اب ٹھنڈا ہے ایسی ہی گرماہٹ میں نان خطائی اور میٹھے بسکٹ بھی پکتے ہیں اگر نان خطائی یا میٹھا بسکٹ کچا بنا ہوا تیار ہو تو فوراً رکھدیں اور منہ بند کر دیویں اور تھوڑی دیر کے بعد دیکھ لیا کریں اور جب پک جاویں نکال لیویں اور اگر ابھی نان خطائی اور میٹھا بسکٹ تیار نہیں ہے تو تھوڑی آگ تنور کے منہ پر رکھ کر بند کر دیں تاکہ گرماہٹ بنی رہے یہ گرماہٹ بیس منٹ تک رہ سکتی ہے اور اس کے بعد پھر تنور میں آگ جلانا پڑے گی اور اگر تنور نیا بنا ویں تو تین دن تک جلا جلا کر چھوڑ دیں تاکہ ٹھیک ہو جاوے اس کے بعد پھر روٹیاں پکاویں۔

ترکیب نان خطائی کی

گھی پاؤ سیر چینی یعنی شکر پاؤ سیر۔ دانہ الائچی خرد آدھ آنہ کے ہمسندر پھین تین ماشہ میدہ گیہوں کا پانچ چھٹانک۔ اول گھی اور چینی اور دانہ الائچی کو ملا کر بیس منٹ تک ایک لگن میں ہاتھ سے پھینٹیں جیسے گلگلے کا آٹا پھینٹا جاتا ہے بعد بیس منٹ کے جب وہ خوب ہلکا ہو جاوے اس وقت سمندر پھین پیسکر ملا دیں اور ہاتھ سے خوب پھینٹیں اول پاؤ بھر میدہ ڈال کر ملا دیں اگر گیلا ہو تو بچا ہوا چھٹانک بھی چھوڑ دیں اس کی بھی نرمی مثل کان کی لو کے ہونا چاہیئے پھر نان خطائی بنا کر تنور میں رکھیں بروقت تیاری نکال لیویں۔

ترکیب میٹھے بسکٹ کی

گھی ڈیڑھ پاؤ شکر آدھ سیر سمندر پھین چھ ماشہ۔ دودھ پاؤ آنہ کا میدہ گیہوں کا آدھ پاؤ کم ایک سیر اول گھی اور شکر کو نان خطائی کی طرح خوب پھینٹیں اور ذرا ذرا دودھ چھوڑتے جائیں جب سب دودھ ملجاوے تو آدھ پاؤ پانی ایک دفعہ ہی چھوڑ دیں اور اس میں سمندر پھین کو بھی پیسکر ڈالدیں اس کے اوپر میدہ ڈال دیں اگر نرم زیادہ ہو جاوے

تماشہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ دو تار کی چاشنی بنا کر خوب گھوٹے اور چاشنی میں بحساب فی سیر تین ماشہ سوڈا دے اور جب چاشنی تیار ہو جائے تو اس میں تھوڑی ہی نکال کر لوہے کے کرچھے میں ڈال کر دوسرے دست کھرچن سے اس قدر گھوٹے کہ تمام چاشنی جھاگ جھاگ ہو جاوے تب چادر پر چاشنی کی پڑیاں کاٹ کاٹ کر اوپر سے ڈالتا جائے

چنے کی دال کا حلوہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ دال چنے کی ایک سیر گھی ایک سیر شکر سوا سیر دودھ بقدر ضرورت کیوڑہ ایک چھٹانک پستہ کشمش چرونجی ہر ایک ایک چھٹانک الائچی دو ماشہ پہلے میدہ کو گھی میں بریاں کر کے رکھدے پھر دال چنے کی دودھ میں ابال ڈالیں اس کے بعد پیس کر شیرہ معمولی تیار کریں اور پسی ہوئی چنے کی دال کو گھی میں بھون کر اس میں شیرہ ڈال دیں جب شیرہ جذب ہو جائے میدہ اور الائچی پسی ہوئی اور کیوڑہ دے کر اتار لیں بعد سرد ہونے کے صرف میں لا دیں نہایت نرم اور خوشذائقہ ہوگا ۱۲

تو اور میدہ ڈال دیں جب ٹھیک ہو جاوے تو روٹی کی طرح بیلن سے بیلے اور جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہے اتنی ہی بڑی ڈبیہ سے کاٹ کر تیار کریں اور ٹین کے پتر پر رکھکر تنور میں رکھیں جب پک جاوے تو نکال لیں۔

ترکیب نمکین بسکٹ کی

گھی پاؤ سیر شکر چھٹانک بھر نمک سوا آٹھ ماشہ میدہ گیہوں کا سیر بھر۔ اوّل گھی اور شکر اور نمک کو پیس کر ایک لگن میں پانچ منٹ تک خوب گھنٹیں پھر میدہ بھی ملا کر خوب گھنٹیں جیسے پوریوں کا آٹا گوندھا جاتا ہے پھر جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہو اتنا بڑا بیلن سے بیل کر اسی طرح پتر پر رکھکر تنور میں رکھیں اور بعد تیاری نکال لیویں اس کو نان پاؤ کے پکانے سے پہلے پکانا چاہیئے کیونکہ اس کو تاؤ آگ کا زیادہ چاہیئے۔

آم کے اچار بنانے کی ترکیب

تازی کیریوں کو جو چوٹ سے محفوظ ہوں اس قدر چھیلیں کہ سبزی نہ رہنے پاوے اور ان کو بیچ میں سے اس طرح تراشیں کہ دونوں پھانکیں جدا نہ ہونے پاویں پھر بجلی دور کر کے اس میں لہسن کے چھلے ہوئے جوے اور سرخ مرچ اور سونف اور پودینہ اور ادرک اور کلونجی اور نمک مناسب اندازے سے ملا کر بھر دیں اور کیری بند کر کے ڈورے سے باندھ دیں آٹھ دس روز دھوپ دے کر عرق نعناع یا سرکہ میں چھوڑ کر ایک ہفتہ دھوپ دے کر استعمال میں لاویں اور اگر تیل میں ڈالنا ہو تو آم کو چھیلنے کی ضرورت نہیں نمک مصالحہ بھر کر سرسوں کے تیل میں چھوڑ دیں۔

چاشنی دار اچار بنانے کی ترکیب

آدھ سیر کشمش۔ آدھ سیر چھوارہ۔ پاؤ بھر امچور۔ آدھ پاؤ ادرک۔ آدھ پاؤ لہسن۔ ان سب مصالحہ کو تین سیر عرق نعناع میں چھوڑ کر ڈیڑھ سیر شکر ڈال کر پندرہ روز تک دھوپ دیکر استعمال میں لاویں۔

حلوہ سنگھاڑے کا اس طرح بناویں کہ سنگھاڑے لیکر خشک کریں اور اس کا میدہ باریک پیسیں تین پھر دی میدہ ایک سیر شکر سفید سوا سیر گھی تین پاؤ زعفران ایک ماشہ کیوڑہ ایک چھٹانک میدہ کو گھی میں بھون کر شیرہ شکر کا دے کر پکا دیں جب گاڑھا ہو جاوے زعفران کیوڑے میں حل کر کے ڈال کر آماریں بہت لذیذ ہوگا ۱۲

اور گاجر کا حلوا اس طرح بناؤ کہ گاجر تین سیر دودھ دو سیر شہد خالص آدھ سیر گھی دو سیر مغز بادام پستہ چھوارہ کشمش ہر ایک آدھ پاؤ لونگ الائچی زعفران دار چینی ہر ایک چھ ماشہ گلاب کیوڑہ ہر ایک آدھ پاؤ مشک خالص ایک رتی میدہ آدھ پاؤ شکر سفید ایک سیر پہلے گاجروں کے چھلکے اور ہڈے دور کریں اس کے بعد دو مرتبہ پانی میں جوش دے کر پانی اس کا پھینک دیں پھر دودھ میں خوب پکا دیں جب گاجر گل جاوے اور دودھ خشک ہو جاوے خوب باریک پیسیں اور صافی میں چھان کر میدہ کو آدھ پاؤ گھی میں بریاں کر کے اس میں ملائیں اور شکر کا شیرہ تیار کریں اس کے بعد میووں کو بریاں کر کے پیس ڈالیں مگر کشمش بریاں مسلم رکھیں پھر گاجر کی لگدی میدہ ملی ہوئی چولہے پر رکھکر گھی میں بھونیں پھر شیرہ دیکر پکائیں اس کے بعد شہد دیکر میوہ سائیدہ مسلم دین پھر الائچی لونگ زعفران دار چینی مشک گلاب کیوڑے میں حل کر کے دیں اور ملا کر آماریں بہت مقوی و خوشذائقہ ہوگا۔ ۱۲

نمک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب

مولی۔ گاجر۔ شلغم وغیرہ کا پوست دور کرکے قتلے تراش کر پانی میں جوش دیں بعد جوش آجانے کے پانی دور کرکے ہوا میں خشک کرلیں پھر سرسوں کا تیل اور خشک پسی ہوئی ہلدی اور سرخ مرچ اور کلونجی اور رائی اور نمک بقدر ضرورت اور پانی ملا کر ایک ہفتہ دھوپ دیکر کام میں لاویں۔

شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا

شلجم کے پانچ سیر قتلے پانی میں خفیف جوش دیکر خشک کرکے اس میں یہ چیزیں ملادی جاویں آدھ پاؤ نمک اور چھٹانک بھر مرچ سرخ اور آدھ پاؤ رائی سیر سرخ یہ سب پیس کی اور آدھ پاؤ لہسن اور پاؤ بھر ادرک یہ باریک باریک تراشی جاویں گی جب قتلوں میں تری اور تیزی پیدا ہو جاوے گڑ یا شکر سفید کا قوام کرکے ان قتلوں پر چھوڑ دیا جاوے اور جب شیرہ کم ہو جاوے اور بنا کر ڈال دیں مدتوں رہتا ہے۔

نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب

مغز انبہ پاؤ بھر۔ سرکہ خواہ عرق نعناع سوا سیر لہسن۔ سرخ مرچ آدھی آدھی چھٹانک کلونجی سونف پودینہ خشک دو دو تولہ۔ لونگ۔ جائفل چار چار ماشہ۔ ادرک۔ نمک چھٹانک چھٹانک شکر یا گڑ پاؤ بھر۔ پہلے آم کے مغز کو سرکہ میں پسوالو پھر سب مصالحہ کو سرکہ میں پسوا کر آم کے مغز میں مخلوط کرا دو اور جس قدر سرکہ باقی رہ گیا ہو اس میں گڑ اور مصالحہ اور مغز انبہ ملا کر جوش دلاؤ جب چاشنی تیار ہو جاوے استعمال میں لاؤ اور اگر خوشرنگ بنانا ہو تو دو تولہ ہلدی بھون میں بھونی ہوئی پسوا کر آمیز کر دو۔

مربّہ بنانے کی ترکیب

آم کا پوست جدا کر دو کہ سبزی کا نشان تک نہ رہنے پاوے۔ پھر بجلی نکلوائیں کانٹے یا

ادرک کے حلوے کی ترکیب یہ ہے کہ ادرک بے ریشہ ایک سیر گھی آدھ سیر میدہ آدھ پاؤ بیجی گلابی دسہاگہ بقدر حاجت شکر ڈیڑھ سیر کیوڑہ ایک چھٹانک زعفران ۵ ماشہ کشمش آدھ پاؤ پہلے ادرک کو پانی میں سہاگہ بیجی ڈال کر گلائیں پھر باریک پیس کر میدہ ملا کے رکھ دیں اس کے بعد کشمش گھی میں بریاں کرکے نگدی ادرک کی گھی میں بھونیں اور شیرہ شکر کا دیگر پکا دیں پھر کشمش اس میں ڈال کر اتار لیں اور اگر لوز بنانا منظور ہو تو سنی میں نکال کر پھیلا دیں اور نشان لوزات کے چھری یا چاقو سے بنا دیں بعد خوب سرد ہونے کے لوزیں نکال لیں ورنہ اسی طرح سے نکال لیں پھر صرف میں لائیں۔

سوئی وغیرہ سے گود واکر چونا اور پھٹکری کے نتھرے ہوئے پانی میں چھوڑواتے جاوٴ پھر دو تین گھنٹے کے بعد صاف اور خالص پانی میں ڈلواوٴ اس کے بعد دھلوا کر خالص پانی میں جوش دلواوٴ جب ادھ گلے ہو جاویں ہوا میں خشک کراوٴ پھر کیریوں سے دوچند شکر خواہ قند کے قوام میں چھوڑوا کر جوش دلواوٴ اور جب قوام خوب گاڑھا ہو جاوے اور تار بندھ جاوے استعمال میں لاوٴ اور اگر زیادہ لفنیس بنانا چاہو تو تیسرے چوتھے روز دوسرا قوام بدل دو یہی ترکیب سب مربّوں کی ہے میٹھا سیب۔ آنولہ۔

نمک پانی کے آم کی ترکیب

ٹپکے آم جو سخت اور چوٹ سے محفوظ ہوں پانی سے خوب دھو کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی آموں سے اوپر تک بھر دیں بعد تین روز کے پھر دھو کر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی بدل دیں اور ثابت مرچ اور نمک اس میں اس انداز سے ڈالیں کہ سوا آموں پر پاوٴ سیر نمک۔ آدھ پاوٴ لہسن اور پندرہ روز کے بعد کھاویں اور پانی آموں سے اونچا رہنا چاہیئے اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ دوبارہ پانی بدل کر تیسری بار کے پانی میں میتھی کو جوش دیکر جب وہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے آموں کے منہ پر تھوڑا تھوڑا تیل مل کر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں میتھی سے وہ پانی نہیں بگڑتا اور اس وجہ سے وہ آم کچھ زیادہ ٹھہرتے ہیں۔

لیموں کے اچار کی ترکیب

پانچ سیر کاغذی لیموں لے کر ان کو ایک روز پانی میں چھوڑ دیں اور دوسرے روز پانی سے نکال کر ان کی چار چار پھانکیں کر کے ان میں گرم مصالحہ اور پسا ہوا نمک بھر دیں اتنے لیموں کے واسطے آدھ سیر گرم مصالحہ اور تین پاوٴ نمک کافی ہے اور نمک مصالحہ بھر کر برتن میں ڈال دیں اور اوپر سے اور لیموں کا عرق نچوڑ دیں اور بعضے تین پانی بدلتے ہیں اور سیر پیچھے چھٹانک مصالحہ ڈال دیتے ہیں اور اوپر سے کھٹے لیموں کا عرق نچوڑتے ہیں جس قدر زیادہ عرق نچوڑا جاوے گا زیادہ دنوں تک ٹھہرے گا اور بعضے سیر بھر نمک ڈالتے ہیں

بادام کا حلوا بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ مغز بادام پاؤ بھر شکر سفید سوا پاؤ اگر زنگبار منظور ہو تو شکر پون پاؤ شہد خالص پون پاؤ کیوڑہ آدھی چھٹانک گھی سوا پاؤ میدہ ایک تولہ بادام کے چھلکے اتار کر خوب باریک پیس لیں اس کے بعد گھی میں میدہ سمیت بھونیں اگر زنگبار منظور ہو تو شہد و شکر کا شیرہ تار بند ورنہ صرف شکر کا شیرہ قدرے چیت بنا کر ڈالدیں اور کفچہ سے لت کرتے جاویں جب خوب گاڑھا ہو جاوے کیوڑہ دے کر اتار لیں اگر قوام روز کا ہو تو سرد ہو جانے کے بعد بیچ میں کاٹ لیں ورنہ اسی طرح نکال لیں اسی طرح میووں کا حلوہ بنایا جاتا ہے مگر سوائے کشمش و منقے کے کہ ان کے حلوہ کی ترکیب الگ ہے انڈوں کا حلوہ اس طرح بناؤ کہ کسی قدر انڈے لے کر ان کی زردی الگ کر لو تب دونوں کو الگ الگ خوب پیٹو جب پھٹ جائے تب اکٹھا کر کے پھر پیٹو جب اس عمل سے خوب باہم ملجاویں تب ان سے نصف وزن کا میدہ اگر چاول کا آٹا ہو تو بہتر ہے ڈالو اور گھی میں خوب بھونو غرض جس قدر گھی زیادہ لگاؤ گے اسی قدر زیادہ لذت دار ہوگا پھر بھوننے کے بعد برابر کا میٹھا ڈال کر معمول کے مطابق پکا لو اور سرد نہ ہونے پر جیسے طبیعت کو مرغوب ہو مغز بادام ڈال کر استعمال کرو ۱۲۔

اور یہ چیزیں بھی ڈالتے ہیں سونٹھ چھ ماشہ پیپل چھ ماشہ سفید زیرہ چھ ماشہ سمندر جھاگ چھ ماشہ اور یہ سب چیزیں گرم مصالحہ کے ساتھ کوٹی جاتی ہیں۔

اکبڑا رنگنے کی ترکیبیں

سیاہ رنگ قلعی چونہ کی آدھ سیر اور خالص نیل سیر بھر اور گڑ کا شیرہ آدھ سیر سب کو خوب ملا کر کسی ناند میں بھر دے اور صبح اور شام اور دوپہر کے وقت ایک لکڑی سے اس کو ہلا دیا کرے کہ اس کا خمیر اُٹھ کھڑا ہو اور اگر سردی کا موسم ہو تو ناند کے چاروں طرف آگ جلا دیا کرے کہ اس کی گرمی سے اُٹھ کھڑا ہو اس میں کپڑے کو رنگ لے اور اُس میں رنگ کر جب خشک ہو جاوے گائے کے تازہ دودھ میں ڈوب دیدے یا مہندی کی پتی پانی میں جوش دے کر اس پانی میں کپڑا بھگو دے تو خوب پختہ ہو جاوے۔

زرد رنگ اول ہلدی خوب باریک پیسکر پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں رنگ لے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر دو تولہ سفید پھٹکری پیس کر پانی میں ملا دے اور کپڑے کو اس میں دھو کر خشک کر لے پھر آم کی چھال آدھ سیر لے کر تین پہر تک پانی میں جوش دے اور چھان کر کپڑے کو اس میں ڈوب دے اور پھر خشک کر لے۔

سنہرا اٹنوہ رنگ - اول دھیلا بھر ہلدی میں کپڑا رنگ لے پھر پاؤ سیر ناسپال کو پانی میں جوش کر کے چھان کر اس میں رنگ لے اور ناسپال کا پانی رہنے دے پھر دھیلا بھر گیرو پانی میں ملا کر اس میں رنگے پھر جو پانی ناسپال کا بچا ہوا رکھا ہے اس میں ڈوب دے پھر دو پیسے بھر پھٹکری علیحدہ پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے پھر اسی پھٹکری کے پانی میں تھوڑا کلف چاول یا آٹے کا ڈال کر ہاتھ سے ہلا کر کپڑے کو چند بار اس میں غوطہ دے کر نکال لے۔

سنہرے اٹنوہ کی دوسری ترکیب ناسپال اور مجیٹھ دونوں برابر وزن لیکر دونوں کو نیم کوفتہ کر کے یعنی کچل کر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دیکر چھان لیں اول پھٹکری خوب باریک پیسکر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو تر کر کے خشک کر لیں

چار دودھ کی بنانے کی ترکیب ہے کہ چائے ایک تولہ پانی ایک سیر دودھ آدھ سیر نارنگ الائچی دارچینی ہر ایک ایک ماشہ زعفران چار رتی نارنگ الائچی دارچینی کو باریک سفوف کر لیں اور زعفران کو پیس ڈالیں اس کے بعد چار موافق ہدایت مذکورہ بالا جوش دے کر چھان لیں اس کے بعد دو طریقے دودھ کے ملائے گئے ہیں بعض لوگ دودھ کو الگ گرم کر کے یا کچا رکھ لیتے ہیں اور چاہیں خوشبو وغیرہ دے کر پیالہ میں نکال کر بقدر خواہش دودھ شکر ملا کر نوش کرتے ہیں اور بعض لوگ چائے چھان کر اس میں دودھ شکر ملا کر پکاتے ہیں اور خوشبو دے کر صرف میں لاتے ہیں دونوں طریقوں کا مزہ جدا گانہ ہے جیسی جس کے پسند آوے اگر گلابی منظور ہو تو قدرے کتھا پیس یا ڈال دیں ایسا خوشرنگ ہو گا کہ جیسے پھول گلاب کا اگر زیادہ تکلف کی منظور ہو تو دونوں کو خوب کھپائیں اور چار میں رنگ زعفران کا دیں پھر چاہیں تو دودھ شکر اوپر سے ملا کر صرف میں لائیں یا ہمراہ ڈال کر قدرے مع شکر پکائیں جیسا پسند ہو نہایت خوش مزہ ہو گی ۱۲۔

پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

زمردی رنگ اوپر والی ترکیب سے اول پھٹکری کے پانی میں غوطہ دیکر خشک کرکے تیل کے پانی میں غوطہ دیں پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

دوسری ترکیب زمردی رنگ کی۔ آم کی گوند تیل آدھ پاؤ لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر اس پانی کو رکھ لیں پھر دوسرے پانی میں دوبارہ جوش اور اس پانی کو الگ رکھ لیں پھر تیسرے پانی میں جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھیں اول کپڑے کو پہلے پانی میں رنگ کر خشک کرلیں پھر دوسرے پانی میں رنگ کر خشک کرلیں پھر تیسرے پانی میں نوشادر پھٹکری ملا کر اس میں خوب مل کر دھو کر خشک کرلیں۔

طوسی رنگ ببول یعنی کیکر کی چھال پاؤ سیر اور کاٹھل چار تولہ نیم کوفتہ کرکے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو جوش دیں۔ اول پھٹکری دو تولہ جدا پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں غوطہ دیں پھر اس رنگ کے پانی میں پھر اسی رنگ میں ایک تولہ کسیس ملا کر پھر غوطہ دیں مگر یہ کسیس رنگنے کا ہو ہیرا کسیس نہ ہو۔

طوسی پختہ سرخی مائل خوشنما رنگ۔ اول آدھ پاؤ مجیٹھ اور آدھ پاؤ مہندی کی پتی کو کچل کر رات کو چھ سیر پانی میں تر کر دیں صبح مٹی کی ہانڈی میں کئی جوش دے کر چھان کر رکھ لیں پھر زرد ہڑ یعنی بڑی ہڑ اور ہلدی باریک پیس کر بہت سے پانی میں ڈال کر کپڑے کو ایسی طرح رنگیں کہ دھبہ نہ پڑے پھر نچوڑ کر سایہ میں خشک کرلیں اور اس رنگ کو رہنے دیں اور آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ خشک آملہ یعنی آنولہ ایک لوہے کی کڑاہی میں تھوڑے پانی میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں جب اس میں ابال اٹھنے لگے اور سیاہ ہو جائے تو اسی مجیٹھ اور مہندی کے رنگ میں ملا کر پھر کپڑا رنگیں۔

فاختئی رنگ دو عدد مازو بڑے بڑے نیم کوفتہ کرکے پانی میں ایک پہر تک رکھیں پھر پیس کر زیادہ پانی میں ملا دیں اور کپڑے کو اس میں رنگ کر خشک نہ ہونے دیں اس پانی کو پھینک کر برتن میں نیا پانی ڈال دیں چوتھائی آنجوزہ کاٹھ کا اس پانی میں ملا کر پھر رنگ دیں۔

تھوہ بنانے کا طریقہ یہ ہے اس کو تن اور کانی بھی کہتے ہیں عرب اور عجم و انگلستان میں اس کا رواج بہت ہے اہل ہند بہت کم استعمال کرتے ہیں مگر ہاں تھوڑا زمانہ گزرا ہے کہ لکھنؤ میں لوگ محرم کے ماہ میں کھایا کرتے تھے عرب اور عجم اسے بالکل جلاڈالتے ہیں اس لئے یہ نہایت تلخ ہوتا ہے جیسا کہ بعض حضرات نے مکہ معظمہ میں یا مدینہ منورہ میں یا کربلا وغیرہ میں جاکر پایا ہوگا انگریز لوگ اس کو اچھی طرح بھونتے ہیں اچھا طریقہ بھونے کا یہ ہے کہ مٹی کا برتن لے کر کوئلہ کی نرم آنچ پر رکھیں اور کانی اس میں ڈال کر تنکوں کے مٹھے سے اس میں چلائے جائیں جو کچھ اس کے چھلکے اس کے اوپر جدا ہو کر آئیں ان کو پھونک دیں یہاں تک ان کو نرم آنچ پر بھونیں کہ اوپر سے وہ مائل بسیاہی ہو جائیں تب ایک دانہ لے کر دیکھیں اگر اوپر کے رنگ کے موافق اندر کا بھی رنگ ہو گیا ہے تو ہو گئے ورنہ اور بھونیں بعد اس کے اس کو فوراً کسی کپڑے پر نکال کر اسی کپڑے سے لوچھ ڈالیں کہ سیاہی جاتی رہے پھر اسے خوب باریک کھرل میں پیس کر کسی شیشہ میں رکھ لیں اس کے پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پانی کو جوش دیں اس کے بعد تھوہ ڈال کر قدرے توقف کرکے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

کاٹ بنانے کی ترکیب ۔ پندرہ سیر پانی میں دو سیر لوہا اور تھوڑا سا آملہ اور بڑی ہڑ ڈال کر ایک ہفتہ تک رہنے دیں بعضے سوّیاں پکا کر اس کا پانی بھی اس میں ملا دیتے ہیں اور اگر چھینپیوں کے یہاں سے بنا ہوا ملجائے تو بنانے کی ضرورت نہیں ۔

کاہی سبز رنگ ۔ اول ہلدی کو باریک پیس کر اور سجی کا پانی اس میں ملا کر تھوڑی دیر کپڑے کو اس میں پڑا رہنے دیں پھر صابون کے پانی سے اس کو دھو کر ترش چھاچھ میں پھٹکری پیس کر ملا کر اس میں کپڑے کو رنگ لیں ۔

باوامی رنگ ۔ اول ہلکا سا گیرو دے لے پھر کپڑے کو خشک کر کے تن کو ہاؤ دستہ میں کوٹ کر اس کے چاول یعنی بیج لے کر پانی میں دو تین جوش دے اور کسی برتن میں اول تھوڑا پانی لے کر اس میں آدھا رنگ ملا کر کپڑے کو غوطہ دے اگر رنگ ہلکا آوے تو آدھا رنگ جو بچا رکھا ہے وہ بھی ڈال دے ۔

اودا رنگ پختہ ۔ تینگ شیریں اور تھوڑا چونہ پانی میں جوش کر کے صاف کر کے اس میں پھٹکری ڈال کر کپڑے کو غوطہ دیں اور بعضے بڑی ہڑ اور تھوڑا کسیس بھی پیس کر ملا دیتے ہیں

سُرخ رنگ پختہ ۔ تینگ شیریں تین چھٹانک منگا کر اس میں کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لے اور سیر بھر پانی میں خفیف سا جوش دے کر رات بھر تر رکھ کر صبح کو پھر جوش دے جب آدھا پانی رہ جاوے صاف کر کے رکھ لے پھر اتنا ہی پانی ڈال کر دوبارہ جوش دے جب آدھا پانی رہ جاوے اس کو صاف کر کے علیحدہ رکھ لے پہلے بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے کر نچوڑ کر خشک کر لے پھر سفید پھٹکری ایک تولہ پیس کر اس کے پانی میں کپڑے کو غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر تینگ کے دوسرے جوش دیئے ہوئے پانی میں کپڑے کو رنگ کر خشک کر لے پھر پہلے جوش دیئے ہوئے پانی میں ایک تولہ سفید پھٹکری پیس کر ہاتھ سے اتنا ہلا دے کہ اس میں جھاگ یعنی پھین اُٹھا جاوے اور ایک پہر تک کپڑے کو اس میں تر رکھے اور نچوڑ کر خشک کر کے پھر بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے کر تھوڑی دیر اس میں رہنے دے پھر نچوڑ کر خشک کر لے ۔

پستئی رنگ ۔ اول کپڑے کو ہلدی کا رنگ دے پھر صابون کے پانی میں بھگو دے

بقیہ صفحہ گزشتہ
جہاں میں اگر زیادہ پکاؤ گے گڑ ڈامٹ آجائے گا اور رنگ بھی خراب ہو جائے گا ۱۲ ۔

پھر کاغذی لیموں کا عرق پانی میں نچوڑ کر اُس پانی میں غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کر لے

دوسری ترکیب۔ اول چار ماشہ نیل پانی میں پیس کر کپڑے کو اس میں رنگیں پھر پھٹکری پیس کر اس کے پانی میں شوب دیکر خشک کر لیں پھر چھ تولہ ہلدی پانی میں ملا کر اس میں شوب دیکر خشک کر لیں اور دوبارہ پھر پھٹکری کے پانی میں شوب دیں اور خشک کر لیں پھر ناسپال چھ تولہ پانی میں جوش دے کر اس میں کپڑے کو شوب دیکر خشک کر لیں۔

فیروزی رنگ۔ اوّل پتھر کے چونے میں کپڑے کو ہلکا سا رنگ دیں پھر نیلا تھوتھا پیسکر پانی میں ملا کر رنگ تیار رکھیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا رنگ علٰحدہ لے کر کپڑے کو رنگتے رہیں اور خشک کرتے رہیں جب خواہش کے موافق رنگ چڑھ جاوے پھٹکری کے پانی میں شوب دے کر خشک کر لیں۔

آدھی چھٹانک من تک لکھنے کا طریقہ

آدھی چھٹانک۔ ایک چھٹانک۔ آدھ پاؤ۔ پاؤ سیر۔ آدھ سیر۔ تین پاؤ۔ ایک سیر

ر مار ،، مار ء مار ـ مار ۰ مار ـ مار ا مار

دو سیر۔ ایک من
۲ مار من

اور اگر تین چھٹانک لکھنا ہو تو دیکھو کہ تین چھٹانک کیا چیز ہے سو تم جانتی ہو کہ ایک آدھ پاؤ اور ایک چھٹانک ہے تو تم چھٹانک کی اور آدھ پاؤ کی نشانی ملا کر لکھدو اس طرح ء ،، مار تین چھٹانک ہو جاوے گا۔ اسی طرح اگر چھٹانک کم سیر بھر لکھنا ہو تو دیکھو کہ چھٹانک کم سیر کس کو کہتے ہیں سو ظاہر ہے کہ اس میں ایک آدھ سیر ہے اور ایک پاؤ سیر ہے اور ایک آدھ پاؤ ہے اور ایک چھٹانک ہے اتنی چیزیں اس میں ہیں تو تم ان سب کی نشانیاں ملا کر آگے پیچھے لکھدو کہ اس طرح ـ ء ،، مار بس یہ چھٹانک کم سیر ہو گیا۔ اسی طرح جو کچھ تم کو لکھنا ہو اس کو پہلے سوچ لو کہ اس میں کیا کیا چیزیں ہیں جتنی چیزیں اس میں معلوم ہوں سب کی نشانیاں لکھکر اخیر میں (مار) بنا دو اور اتنا یاد رکھو کہ کئی نشانیاں جہاں لکھی جاویں گی بڑی نشانی پہلے لکھیں گے اور پھر چھوٹی چیز کی نشانی پیچھے لکھیں گے اور سیر اگر زیادہ لکھنے ہوں تو (ماء سے پہلے اتنا ہی ہندسہ بنا دو اور

فالودہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ دودھ سیر بھر نشاستہ چھٹانک بھر اگر رنگین کرنا ہو تو قدرے زعفران وغیرہ ہمراہ نشاستہ کے گھول کر مثل فرنی کے پکائیں اور جھرنے کے ذریعہ ایک برتن میں کہ جس میں ٹھنڈا پانی ہو گراتے جائیں یا ایک سینی میں ڈال کر جمائیں اس کے بعد بہت باریک باریک لوزیں بنالیں اور تخم بالنگا یا تخم ریحاں کو ذرا سے پانی میں الگ بھگو رکھیں پھر قند کا شربت برف کے پانی میں تیار کریں اور اس میں فالودہ تیار کیا ہوا اور تخم بالنگا اور تخم ریحاں کو ملا دیں اور خوشبو کے لئے کیوڑہ یا گلاب بھی شامل کریں نہایت خوشذائقہ اور ٹھنڈا ہوگا مئی جون میں اس کے پینے کا لطف ہے لاہور دہلی وغیرہ میں اس کی دکانیں لگتی ہیں خوب نفع ہوتا ہے ۱۲

ہندسے تم کو پہلے حصے میں معلوم ہو چکے ہیں اُن کو پھر دیکھ لو مثلاً ہم کو دو سیر لکھنا تھا تو (مار) سے پہلے دو کا ہندسہ یعنی ۲ بنا دیا جیسے تم اوپر لکھا ہوا دیکھ رہی ہو اور من سے آگے دو من کو (منواں) لکھتے ہیں اور اس سے آگے لکھنے کا قاعدہ آگے آتا ہے جس جگہ گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ لکھا جاوے گا وہاں دیکھ لو۔

چھدام سے دس ہزار روپئے تک لکھنے کا طریقہ

چھدام۔ دھیلہ۔ پاؤ آنہ یعنی ایک پیسہ۔ آدھ آنہ۔ پون آنہ۔ ایک آنہ۔ سوا آنہ۔ ڈیڑھ آنہ

۶ دام ۱۲ دام ـــ ر ۰ ر ـــ ر ۱ ر ـــ ر ۱۰ ر

پونے دو آنے۔ دو آنے۔ تین آنے۔

ـــ ر ۲ ر ۳ ر

اسی طرح جتنے آنے لکھنے ہوں اتنا ہی ہندسہ لکھکر اس کے آگے یہ (ر) نشانی کر دو مثلاً تم کو بارہ آنے لکھنے ہیں تو اوّل بارہ کا ہندسہ لکھو اس طرح ۱۲ پھر اُس کے آگے اس طرح کا بنا دو (ر) تو دونوں سے ملکر یہ شکل بن جاوے گی (۱۲ر) یہ بارہ آنے ہو گئے۔ اگر تم کو دو آنے یا ڈھائی آنے یا پونے تین آنے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس میں کے چیزیں ہیں جیسے اوپر کے بیان میں سوچا تھا مثلاً پونے تین آنے میں سوچنے سے معلوم ہوا کہ ایک دو آنے ہیں اور ایک آدھ آنہ ہے اور ایک پاؤ آنہ ہے بس تم سب کی نشانیاں اس طرح لکھدو (۲ر) بس یہ پونے تین آنے ہو گئے اسی طرح جو چاہو لکھدو روپئے سے کم تو اس طرح ہندسہ بنا کر لکھیں گے مثلاً پونے سولہ آنے کو اس طرح لکھیں گے ۱۵ر اور جب پورا روپیہ ہو جائے تو اور شکل شروع ہوگی اس طرح۔

ایک روپیہ۔ دو روپیہ۔ تین روپئے۔ چار روپئے۔ پانچ روپئے۔ چھ روپئے۔ سات روپیے

عہ یا عدص ر عا یا عدصا ر ـــ ر للعہ ر صہ ر لے ر معہ ر

آٹھ روپیے۔ نو روپئے۔ دس روپئے۔ گیارہ روپئے۔ بارہ روپئے۔ تیرہ روپیئے

مے ر لعہ عہ ر لہ عہ ر عہ عہ ر عے ر

کرم کلے کے اچار کی ترکیب یہ ہے کہ کرم کلہ لے کر چاہے باریک کتر ڈالیں اور ہمراہ ادرک پودینہ کلونجی نمک ملا کے دو روز دھوپ میں رکھنے کے بعد عرق پودینہ دیں اور چاہے اس کے پتے لے کر گلوری کی شکل بنا کر اس کے اندر مصالحہ بھر دیں اور روپر کیل کی جگہ لونگ لگا کر عرق پودینہ میں ڈال دیں جب تیار ہو جاوے اس وقت ایک بوتل میں ہر گلوری کے درمیان مرچ سرخ تازی دے کر رکھیں نہایت خوش نما معلوم ہوگا وزن ہر ایک چیز کا یہ ہو کہ مرچ اور ادرک اور پودینہ ہر ایک آدھ پاؤ اور کرم کلہ پانچ سیر اور نمک پون پاؤ اور عرق پودینہ بھی آدھ پاؤ۔ کریلوں کا اچار بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ کریلوں کو اوپر سے کھرچ کر خوب صاف کر لو تب چیر کر اندر سے بیج نکال کر خفیف سا جوش دے لو بعد جوش کے نچوڑ کر کسی روغنی برتن میں ڈال کر نمک مرچ اور ہلدی حسب ضرورت ڈالو اور بقدر ضرورت ڈال کر تیل کا ڈورا دے کر برتن کا منھ باندھ کر رکھدو اور آٹھ دس روز کے بعد استعمال کرو ۱۲۔

چودہ روپئے۔ پندرہ روپئے۔ سولہ روپئے۔ سترہ روپئے۔ اٹھارہ روپیے۔ انیس روپئے

للعہ صعہ عہ معہ مہ لعہ

بیس روپئے۔ تیس روپئے۔ چالیس روپے۔ پچاس روپئے۔ ساٹھ روپئے۔ ستّر روپئے

عہ مہ للعہ صہ سہ معہ

اسّی روپئے۔ نوّے روپئے۔ سو روپئے۔

لہ لعہ ماء

اب یاد رکھو کہ اگر تم کو درمیان کی گنتی کے روپئے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس گنتی میں کیا کیا چیزیں ہیں مثلاً ہم کو اکیس لکھنا ہے تو اکیس کہتے ہیں ایک اور بیس کو تو تم یوں کرو کہ ایک کے واسطے تو وہ نشانی لکھو جو گیارہ میں دس کی رقم سے پہلے لکھی ہے یعنی (لہ) اور بیس کے واسطے بیس کی نشانی آگے لکھدو دونوں سے مل کر یہ شکل بن جاوے گی (لہ عہ) یہ اکیس ہو گئے اسی طرح بائیس میں سوچنے سے دو اور بیس معلوم ہوئے تو دو کے واسطے وہ نشانی لکھو جو بارہ کی رقم میں دس کی رقم سے نیچے لکھی ہے یعنی (عہ) اور اس کے اوپر بیس کی نشانی لکھدو دونوں سے ملکر یہ شکل ہو جاوے گی (عہ عہ) یہ بائیس ہو گئے اسی طرح تین کے لئے وہ رقم لکھو جو تیرہ میں دس کی رقم کے نیچے لکھی ہے یعنی (مہ) اور چار کے لئے چودہ والی رقم لکھو یعنی (للعہ) اور پانچ کے لئے پندرہ والی یعنی (صہ) اور چھ کے لئے سولہ والی یعنی (سہ) اور سات کے لئے سترہ والی یعنی (معہ) اور آٹھ کیلئے اٹھارہ والی یعنی (مہ) اور نو کے لئے انیس والی یعنی (لعہ) اور اُن کے اوپر بیس کی یا تیس کی جونسی گنتی ہو اس کی رقم کو لکھدو مثلاً ہم کو چھپن لکھنا منظور ہے تو چھپن کو سوچو کہ کس کو کہتے ہیں چھ اور پچاس کو کہتے ہیں تو تم یوں کرو کہ سولہ کی رقم میں دیکھو کہ دس کی رقم کے نیچے کیسی نشانی بنی ہے تو وہ نشانی یہ پائی گئی (سہ) اس کو اول لکھ لو پھر دیکھو پچاس کی رقم کس طرح لکھی جاتی ہے تو اس کی یہ صورت ملی (صہ) اس پچاس کی رقم کو اُس پہلی رقم کے اوپر لکھدو یہ شکل بن جاوے گی (صہ) یہ قاعدہ ہم نے بتلا دیا ہے اب تم اس قاعدے کی زور پر ننانوے تک سب رقمیں سوچ سوچ کر لکھو اور استاد یا استانی کو دکھلا دو۔

آکھ کے پتوں کا اچار آکھ کے ملائم اور چھوٹے پتے لاکر پانی میں جوش دیں بعد جوش دینے کے خوب ہی نچوڑو کہ تمام اثر زہریلا نکل جائے پھر کسی برتن میں ڈال کر ان پتوں کا بیسواں حصہ رائی والو کالا نمک اور سیاہ مرچ اور ہلدی بقدر ذائقہ برتن کا منہ بند کر کے تین روز تک پڑا رہنے دو بعد ازاں اس میں تیل کا ڈورہ دے کر پھر ایک ہفتہ اور پڑا رہنے دو پھر استعمال کرو اگر اس اچار کو تھوڑا تھوڑا کر کے کھایا جائے تو یہ بلغم بادی و رطوبت کو معدہ کی دور کرتا ہے ۱۲

چٹنی نورتن بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ کھٹائی عمدہ نئی سفید آدھ سیر نمک لہسن پیاز پودینہ کلونجی مرچ سرخ ادرک ہر ایک آدھ پاؤ ان سب اشیاء کو سوائے کلونجی کے باریک کر لیں پھر ایک سیر گڑ یا قند کا قوام کریں اور اس میں ان سب چیزوں کو ڈال دیں اور پاؤ بھر تیز سرکہ ڈالکر ذرا سی آنچ دے کر اتار لیں اگر چاہیں تو آدھ پاؤ کشمش اور آدھ پاؤ چھوہارے پکتے ہوئے میں ڈال دیں بہت مزہ دار چٹنی ہوگی ۱۲۔

دو سو روپے۔ تین سو روپے۔ چار سو روپئے۔ پانچ سو روپئے۔ چھ سو روپئے

ماء سماء للماء صماء سماء

سات سو روپئے۔ آٹھ سو روپئے۔ نو سو روپے۔ ایک ہزار روپیہ۔ دو ہزار روپیہ

لماء لماء لعماء الف " اعـ "

تین ہزار روپیہ۔ چار ہزار روپیہ۔ پانچ ہزار روپیہ۔ چھ ہزار روپیہ۔ سات ہزار روپیہ

سمـ " للعمـ " صمـ " سمـ " معمـ "

آٹھ ہزار روپیہ۔ نو ہزار روپیہ۔ دس ہزار روپیہ

میمـ " لعمـ " عـ "

اور اگر روپئے اتنے لکھنے ہوں کہ اس میں ہزار بھی ہے اور سو بھی ہے اور اس سے کچھ کم بھی ہے تو سب کی رقمیں آگے پیچھے اوپر نیچے لکھیں گے اس طرح کہ ہزار کی رقم پہلے لکھیں گے اس کے اوپر سو کی رقم اس کے آگے سو سے کم کی رقم مثلاً پانچ ہزار آٹھ سو نانوے روپئے لکھنے ہیں تو اس طرح لکھیں گے صمـ لعالعـ " اور اگر کچھ آنے بھی ہوں تو ان کو ان سب کے نیچے لکھیں گے مثلاً ان روپیوں کے ساتھ پونے چودہ آنے بھی ہیں تو ۱۳/۱۲ اس اوپر کی رقم کے نیچے لکھ دیں گے اور جو کوئی دھیلا چھدام بھی ہو تو ان آنوں کے بعد اس کو لکھ دیں گے مثلاً اس طرح ۱۳/۱۲ دام یہ پونے چودہ آنے اور ایک دھیلا ہو گیا۔

گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ

گز کو درعہ کہتے ہیں اور اس طرح لکھتے ہیں کہ اگر ایک گز لکھنا ہو تو فقط درعہ لکھیں گے اور دو گز کو درعان لکھتے ہیں اگر تین گز یا زیادہ لکھنا ہو تو اوپر جو رقمیں روپوں کی لکھی جا چکی ہیں وہی رقمیں لکھ کر ان کے آگے لفظ درعہ لکھ دیتے ہیں مثلاً تین گز لکھنا ہو تو اس طرح لکھیں گے (ثے درعہ) اور چار گز اس طرح لکھیں گے (للعہ درعہ) اسی طرح جتنے چاہو لکھتے چلے جاؤ مگر یہ یاد رکھو کہ بعضی رقموں کا جو پچھلا سرا گول مڑا ہوا ہوتا ہے وہ فقط روپوں کے لکھنے میں ہے اور گزوں کے لکھنے میں وہ سرا نہیں موڑا جاتا مثلاً اگر دس گز لکھنا ہو تو

سیب کے مربہ کو اس طرح بناؤ کہ سیر بھر شکر سفید دو سیر سیب اول سیبوں کے قتلے تراش کر خوب کانٹے سے کو بچو اور قدرے پانی میں جوش دو اور شکر کا شیرہ تار بند بنا کر قتلوں کو شیرہ میں ڈالو اور ایک جوش دو اور خفاظت سے رکھو تیرے دن کے بعد ایک اور جوش دو اور کام میں لاؤ یا رکھ چھوڑو اور یہی ترکیب مربہ ناسپاتی اور مربہ پیٹھے اور مربہ گاجر اور مربہ آملہ بنانے کی ہے ۱۲

مربہ اناناس بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اناناس ادھ پکا سیر بھر شکر سفید ڈھائی سیر اناناس کے ٹکڑے کر کے کانٹے سے کو بچے پھر جو نے کے پانی میں چار دن تک تر رکھے پھر اس پانی میں موافق سر کہ جوش دے اور پھر پانی سے نکال کر سرد کرے اور جوش کے پانی میں شکر کی چاشنی تار بند پکا کر سرد کرے اور تھوڑا سا عرق لیموں دے کر شیرہ آگ پر رکھے اور اناناس کے ٹکڑے شیرہ میں ڈال کر ایک جوش دے اور سرد کر کے ایک برتن میں نکال لے اور اسی طرح مربہ ترنج و کدو تیار ہو سکتا ہے ۱۲

یوں لکھیں گے (ع ۔ درعہ) اور اگر کچھ گرہ بھی لکھنا منظور ہو تو گز کی رقم کے نیچے اتنا ہندسہ لکھکر گرہ کا لفظ لکھدیتے ہیں مثلاً دس گز کے ساتھ آٹھ گرہ ہوں تو یوں لکھیں گے ۱۰ ۸ گرہ (ع درعہ) اسی طرح من کے لکھنے کا قاعدہ ہے۔ مثلاً چار من کو اس طرح لکھیں گے (للعہ من) اور دس من کو اس طرح لکھیں گے ۱۰ ع اس میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ جن رقموں کا سرا گول مڑا ہوا تھا اس کو سیدھا نہیں لکھتے بلکہ اوپر کو اٹھا دیتے ہیں۔

تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ

اس میں کوئی بکھیڑا نہیں جتنے تولہ۔ ماشے ہوں اول ہندسہ لکھو پھر تولہ ماشہ یا رتی کا لفظ لکھدو اور جو کئی چیزیں ہوں سب لکھدو مثلاً چار تولہ اور چھ ماشہ اور تین رتی لکھنا ہو تو یوں لکھ دو ۴ تولہ ۶ ماشہ ۳ رتی۔

چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

اس کو خوب سمجھ لینا مثلاً کئی چیزیں خریدیں کوئی روپیہ کو کوئی آنوں کو کوئی پیسوں کو تو اب ہم کو سب کا جوڑ کر دیکھنا منظور ہے کہ سب کتنا ہوا یا گھر میں اناج کئی دفعہ آیا ہے کبھی من کبھی سیروں کبھی آدھ سیر پاؤ سیر۔ یا سنار نے کئی چیزیں سونے کی بنائیں کوئی تولوں ہے کوئی ماشوں اور کوئی رتیوں کی تو اب سب سونا اس کا کتنا ہوا ان چیزوں کے جوڑنے کی حساب میں ضرورت پڑتی ہے سو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اول سب رقمیں روپئے آنے یا سب وزن سیر۔ چھٹانک یا تولے۔ ماشے ہر ہر چیز کے ساتھ لکھ لو پھر ایک طرف دیکھتی آؤ کہ سب میں چھوٹی رقم یا سب میں چھوٹا وزن کہاں کہاں ہے ان سب کو اپنے جی میں جوڑتی جاؤ پھر جوڑ کر یہ دیکھو کہ اس سے بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن مل کر اس بڑی رقم یا بڑے وزن کی گنتی میں پوری پوری چلی گئی یا نہیں اگر چلی گئی تو اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑو اور اگر نہیں گنی تو جتنی اس میں بڑے وزن سے کسر رہی ہے اس کسر کو لکھ لو اور جتنا بڑے وزن کی گنتی

مربہ ادرک بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ادرک آدھ سیر شکر دو سیر عرق لیموں آدھ پاؤ زعفران ایک ماشہ کیوڑہ ایک چھٹانک پھٹکری تین ماشہ سجی گلابی سہاگہ چوگنا ہر ایک دو ماشہ چونہ بقدر حاجت پہلے ادرک کو چھیل کر کوچیں اس کے بعد چونے کے پانی میں ڈال کر ایک پہر تک تو تف کریں پھر اس میں سے نکال کر خالص پانی میں قدرے شکر و سجی گلابی و چوگیا سہاگہ ڈال کر گلا دیں جب گل جاوے اس وقت مثل کیریوں کے نکال کر اس کا پانی پھیلا کے خشک کریں اور دو تین گھنٹے دے کر آخر میں شیرہ چپت کر کے زعفران و کیوڑہ و عرق لیموں ڈال کر قدرے گرمی دے کر اتار لیں جب ٹھنڈا ہو جاوے کسی برتن میں رکھدیں ۱۲

آنولے کے مربے کی ترکیب یہ ہے کچے آنولے ایک سیر شکر دو سیر پھٹکری تین ماشہ کیوڑہ ایک چھٹانک زعفران ایک ماشہ عرق لیموں ایک چھٹانک پہلے آنولہ کو خوب باریک سوئیوں سے کوچئے اور چونہ کے پانی میں ڈال کر خالص پانی میں پھٹکری دے کر آنولہ کو جوش دیں پھر دیکھیں اگر اس کا کھٹاپن نہ گیا ہو تو دوبارہ جوش دیں اس کے بعد تھوڑی دیر اسے کپڑے میں لپیٹ کر دبا کے خشک کریں اس کے

بقیہ بر صفحہ آئندہ

یں پورا ہوگیا اس کو پھر بڑی رقم یا وزن کے ساتھ ملا کر اسی طرح جوڑو پھر اُن سب کو جوڑ کر دیکھو کہ یہ اپنے سے بڑی رقم یا بڑے وزن میں پورا گنتی میں آگیا یا نہیں اگر پورا گنتی میں آگیا تو پہلے کی طرح اس کو پھر بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اور اگر نہیں آیا تو اس کسر کو پہلے لکھے ہوئے کے ساتھ لکھ دو اور جتنا بچا اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اسی طرح اخیر تک حساب ختم کر دو اور لکھ دو جو سب سے اخیر لکھا ہوا ہوگا وہ سارا مل کر جتنا ہوا اس کو میزان کہتے ہیں۔

مثال رقموں کے جوڑنے کی

ململ	لٹھا	شال باف	چین	بٹن
عہ ر	۸ ر	۱۲ ز	۰ ر	۰ ر

اب ان کو جوڑنا چاہا سب سے چھوٹی رقم ۰ ر کی ہے اور یہ دو جگہ آئی ہے دونوں جگہ جوڑا تو ۰ ر ہوگیا پھر ۰ ر بھی اس میں دو جگہ ہے اس ۰ ر کو بھی ان دونوں کے ساتھ جوڑا ڈیڑھ آنہ ہوگیا تو اس کا ایک آنہ تو اور آنوں کی گنتی میں جاسکتا ہے کسر رہی ۰ ر کی تو اس کو پہلے لکھ دیا اس طرح ۰ ر اور وہ جو آنہ حاصل ہوا تھا اس کو اور آنوں کے ساتھ جوڑا تو آنے دو جگہ ہیں تو ایک جگہ ۸ ر اور ایک جگہ ۱۲ ر اس ایک آنہ کو ان کے ساتھ ملا کر جوڑا تو ایک آنہ اور آٹھ آنے نو آنے ہوئے اور نو آنے اور بارہ آنے اکیس آنے ہوئے اکیس آنوں میں ایک روپیہ اور پانچ آنے ہیں تو پانچ آنے کو تو اس ۰ ر کے ساتھ لکھ دیا اس طرح ۰ ر آگے ایک روپیہ رہا اب دیکھا ان رقموں میں بھی ایک روپیہ ایک جگہ ہے اس روپیہ کو اس روپیہ کے ساتھ جوڑ لیا تو دو روپے ہوئے ان دو روپے کی رقم کو اس ۰ ر کے ساتھ لکھ دیا اس طرح ۵ ۰ ر وہ سب دام ملکر اتنے ہوئے تو یوں کہیں گے کہ سب کپڑوں کی قیمت کی میزان ۵ ۰ ر ہوئے اور حساب کے ختم پر لفظ میزان لکھکر اس رقم کو لکھا بھی کرتے ہیں اس طرح میزان (۵ ۰ ر اسی طرح اور وزنوں کو سوچکر سمجھ کر لکھو اور لکھکر استاد کو دکھلا دو۔

بقیہ صفحہ گزشتہ

بعد مثل کیریوں کے مربہ کے دو یا تین پرورد ے بدل کر آخر میں چست شیرہ بنا کر اس میں کیوڑہ زعفران عرق لیموں دے کر الونے ڈال کر ایک جوش دیں اور ٹھنڈا کر کے کسی برتن میں رکھدیں ۱۲

سڑکا مربہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ بڑی سڑکچی ایک سیر شکر دو سیر ٹھیکری تین ماشہ زعفران ایک ماشہ کیوڑہ ایک چھٹانک عرق لیموں ایک چھٹانک اس کا چھلکا بہت سخت ہوتا ہے اس کے کترنے میں محنت زیادہ چاہئے خوب کوئیں اور مثل مربائے آنولہ کے کئی مرتبہ جوش دے کر اس کی تلخی و بکھٹاپن دور کر کے مربہ تیار کریں بعد تیاری کیوڑہ و زعفران و عرق لیموں دے کر رکھ لیں۔ ۱۲

روزمرّہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ

اس کو سیاق کہتے ہیں اور بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ زبانی یاد رکھنے میں ایک تو بھول ہوتی ہے پھر کبھی خاوند اعتبار نہیں کرتا کبھی سوچ سوچ کر تبلانے سے خواہ مخواہ شبہ ہوتا ہے کبھی یاد نہ آنے سے یا تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے یا نہ تبلایا تو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اور اس سے نوکروں چاکروں پر بھی دباؤ رہتا ہے وہ کچھ لے کر مکر نہیں سکتے یہ بھی معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گھی فلانے دن آیا تھا اور چھٹانک روز کا خرچ ہے تو سیر بھر گھی سولہ دن ہونا چاہیئے یہ آٹھ دن میں کیوں ختم ہو گیا ماما یہ نہیں کہہ سکتی کہ بیوی تم کو یاد نہیں رہا سولہ روز ہوئے جب آیا تھا تم کو ہمیشہ اپنے ذمہ لازم سمجھنا چاہیئے کہ جو رقم ملے اس کو بھی لکھ لیا کرو اور جہاں خرچ ہو اس کو بھی ساتھ ساتھ لکھ لیا کرو دوسرے وقت کے بھروسے نہ رہا کرو اس میں اکثر بھول چوک ہو جاتی ہے لکھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی پر بدگمانی نہیں ہوتی مثلاً تمہارے پاس دس روپے تھے تم نے چھ اٹھائے مگر یاد رہے پانچ اب چار ہی روپے رہ گئے اور تمہاری یاد سے پانچ ہی ہیں ایک روپیہ کہیں دے کر بھول گئیں اور سب پر چوری لگاتی پھرتی ہو کہ فلانی نے اٹھا لیا ہوگا تم کوئی چیز بے لکھے مت رہنے دیا کرو کپڑے دو تو لکھکر۔ قلعی کو برتن دو تو لکھکر۔ کسی کو مزدوری دو تو لکھکر کوئی چیز منگاؤ تو لکھکر اور جو تم کو ملے اس کو بھی لکھ لو اب ہم تم کو آمدنی اور خرچ لکھنے کا قاعدہ تبلاتے ہیں ایک ایک ہفتہ کا حساب بنا لیا کرو چاہے ایک ایک مہینے کا یہ تم کو اختیار ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ مثلاً تم کو ایک ایک مہینے کا حساب رکھنا منظور ہے اور رمضان سے شروع کیا ہے تو ایک کتاب بڑے بڑے ورقوں کی بنا لو اور جس ورق سے لکھنا ہو اس کے شروع پر اول یہ عبارت لکھو

حساب آمد و خرچ بابت ماہ رمضان

پھر اس عبارت کے نیچے لفظ جمع کو لکیر کی طرح یوں لکھو:-

جمع _____

شیرمال رہمی بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ میدہ سیر بھر گھی پاؤ بھر نمک دو تولہ خمیر ایک تولہ دودھ سوا سیر پہلے دودھ کو جوش دو جب ٹھنڈا ہو جاوے نمک و خمیر گھول کر اس سے خوب میدہ گوندھے اس کے بعد تھوڑا توقف کر کے اس میں گھی ملا کر خوب اچھی طرح کمی دے اور نرم رکھکر چھوڑ دے جب خمیر اٹھ آوے پتلے پتلے بیلنے منظور ہوں بنا کر قدرے توقف کریں اس کے بعد شکل بیضاوی روٹی بنا کر اس پر چار انگلیوں سے بیچ سے لے کر ایک کنارہ تک جس طرف کا سرا کم ہے نشان کھینچ دے اور تنور میں لگا دے مگر آنچ کو ملے کی ہونی چاہیئے جب قدرے سرخی معلوم ہو دودھ کا چھینٹا دے کر اتار لیوے ۱۲۔

اور شیرمال خاصگی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میدہ ایک سیر گھی عمدہ مسکہ آدھ سیر دودھ دو سیر نمک آدھی چھٹانک بالائی آدھ پاؤ زعفران تین ماشہ خمیر ایک تولہ پہلے میدہ کو بالائی و نمک و خمیر ملا کر دودھ سے بہ طریق مذکورۂ بالا گوندھے اس کے بعد توقف کر کے گھی و زعفران ملا کر چھوڑ دے جب خمیر اٹھ آئے پتلے بنا کر ایک کپڑا بھیگا ہوا اوپر تانک دے اور یہ ترکیب مذکورۂ بالا پکا دے مگر دودھ کا چھینٹا قدرے گڑ ملا کر دیدے بہت خوش مزہ و نرم ہوں گے ۱۲۔

پھر اس کے نیچے دو لکیریں کھینچ کر ایک لکیر کے سرے پر لفظ تقایا اور دوسری لکیر کے سرے پر لفظ حال لکھو اس طرح

تقایا _____

حال _____

اور تقایا کی لکیر کے نیچے جو روپیہ تمہارے پاس پہلے بچا ہو وہ لکھو اور حال کی لکیر کے نیچے ذرا زیادہ سی جگہ چھوڑے رکھو اور رمضان میں جو آمدنی ہوتی رہے تاریخ وار لکھتی رہو اس طرح

تقایا _____

ع

حال _____

یکم رمضان از منشی صاحب ع ۶ر فروخت غلّہ ع ۱۰ر وصول قرضہ از بھابی صاحبہ للعہ ر

اب اس کے بہت نیچے لفظ وجوہ ایک لکیر کی شکل میں لکھو اس طرح۔

وجوہ

اور اس کے بعد ذرا سی جگہ چھوڑ کر جہاں کہیں اٹھے اس کو تاریخوار روز کے روز لکھتی رہو اس طرح

یکم رمضان چاول ۱؎ گھی ۲ر شکر سفید " دودھ والا

للعہ ر ص ر ع ع

۳ر گرم مصالحہ ۴ر مسجد میں تیل ۵ر طالبعلموں کو افطاری و سحری کے لئے

۴ر ۸ر ۱۲ر لے

اسی طرح مہینہ بھر تک لکھتی رہو جب مہینہ ختم ہو جاوے خرچ کی ساری رقموں کو اوپر کے طریقہ کے موافق جوڑ کر سب کی میزان اس وجوہ کی لکیر کے نیچے لکھو مثلاً اُن رقموں کو جوڑا تو عبہ ۸ر ہوئے ان کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو۔

وجوہ

عبہ ۸ر

۱؎ اس نشانی کا مطلب یہ ہے کہ یہاں بھی وہی تاریخ ہے جو اس سے پہلے لکھی گئی ہے ۱۲ر

باقرخانی بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ میدہ ایک سیر گھی پاؤ بھر دودھ ڈھائی سیر کچھ بیضۂ مرغ ایک عدد خمیر ایک تولہ نمک آدھی چھٹانک نمک میدہ میں ملائیں اور کچے دودھ سے خمیر ملا کر خوب گوندھیں جب خمیر تیار ہو جاوے ایک روٹی بنا کر سینی میں پھیلا دیں اور اوپر نیچے گھی لگا کر تنوری پراٹھے کی مانند بیچ سے بذریعہ چھری تراش کر لپیٹ لیں اور پیڑا بنا کر قدرے توقف کریں پھر اس کو پھیلا کر گھی لگا دیں اور تراش کر لپیٹ لیں اور اسی طرح چند بار کریں یہاں تک کہ جس قدر گھی اس نسخہ میں لکھا ہے یا اس سے جتنا زیادہ کرنا منظور ہو کھپ جاوے اس کے بعد بقدر خواہش پیڑے بنا کر ایک گیلی صافی سے چھپا کر توقف کریں پھر روٹی بنا کر شکل پر اٹھا تنوری پکا دیں جب سرخی آجاوے سفید بیضۂ مرغ دودھ میں ملا کر چھپٹیا دیوے اور اتار لے چاہے اس روٹی پر کچھ نشان کر دے یا کر کے چھوڑ دے

-۱۲-

پھر یوں کرو کہ حال کی لکیر کے نیچے جتنی رقمیں ہیں ان سب کو جوڑ کر اس حال کی لکیر کے نیچے لکھدو مثلاً اس جگہ کی رقموں کو جو جوڑا للعہ ہوئے اس کو اس کے نیچے اس طرح لکھدو

حال للعہ

پھر یوں کرو کہ اس حال کی جوڑی ہوئی رقم کو بقایا کی لکیر کی رقم کے ساتھ جوڑ کر جمع کی لکیر کے نیچے لکھدو مثلاً اس للعہ کے ساتھ عہ کو جوڑا للعہ ہوئے اسکو اسطرح لکھا:

جمع ——————

للعہ

اب اس رقم کو وجوہ کی رقم سے دیکھ لو کہ دونوں برابر ہیں یا جمع کی رقم زیادہ ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے یا جمع کی رقم کم ہے اور وجوہ کی زیادہ اگر دونوں برابر ہوں تو حساب جہاں لکھا ہوا ختم ہے اس جگہ لفظ تتمہ کو لکیر کی صورت میں لکھ دو اس طرح تتمہ اور اس کے نیچے بالخیر کا لفظ لکھدو مطلب یہ کہ کچھ نہیں بچا اور اگر جمع کی رقم بڑی ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ روپیہ بچا ہے تو اس تتمہ کی لکیر کے نیچے وہ بچی ہوئی رقم لکھدو مثلاً اوپر کی مثال میں جمع کی رقم للعہ تھی اور وجوہ کی رقم عہ تھی ۱۵ر بچے اس کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو تتمہ ۱۵ر اور اگر جمع کی رقم کم ہو اور وجوہ کی رقم زیادہ ہو تو بجائے تتمہ کے لفظ فاضل لکھکر جتنی رقم زیادہ ہو وہ اس لفظ کے نیچے لکھدو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینے میں اس قدر خرچ آمدنی سے زیادہ ہوا ہے ہم اس مثال کی الگ الگ بتلائی ہوئی باتوں کو اکٹھا لکھکر بتلائے دیتے ہیں

جمع ——————

للعہ

بقایا ——————

عہ

حال ——————

للعہ

یکم رمضان از منشی صاحب عہ — ۶ر فروخت غلّہ عہ — ۱۰ر وصول از بھابی صاحبہ للعہ

باقرخانی خاصگی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میدہ سیر بھر گھی تین پاؤ بالائی پاؤ بھر مغز بادام تین چھٹانک زعفران تین ماشہ دودھ دو سیر خمیر ایک تولہ انڈا ایک عدد

پہلے میدہ کو موافق ترکیب مذکورہ بالا گوندھے اس کے بعد اگر بادام اندر ملانا منظور ہو ملا دیوے ورنہ موافق مذکورہ بالا روٹی بنا کر سرد جانب گھی لگا دے اور پھر اس کو لپیٹ کر پیڑا بنا کر روٹی بنا دے اسی طرح تمام گھی اس میں صرف کر دے پھر قدرے توقف کر کے اور روٹیاں بنا کر ہوائی بادام باریک کترا ہوا ایک جانب لگا کر تنور یا توے پر پکا دے ۔۱۲۔

وجوہ
عہ ۸ر

یکم رمضان چالنول ۱ر گھی ۲ر شکر سفید ۲ر دودھ والا
للعہ ۵ر ۶ر ۶ر
۳ر گرم مصالحہ ۴ر مسجد میں تیل ۵ر طالبعلموں کو افطاری وسحری کیلئے
۴ر ۸ر لے
۱۲ر

سمہ
عہ
۱۵ر

اب اتنی بات کام کی اور یاد رکھو کہ جب تتمہ کی رقم لکھ چکو تو اس رقم کو اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ کتنی ہوگئی اگر جمع کی رقم کی برابر ہو تو حساب صحیح ہے اور اگر کم زیادہ ہو جاوے تو تتمہ کی رقم غلط لکھی گئی پھر سوچ لو کہ کتنا روپیہ خرچ سے بچا ہے اور سوچکر صحیح لکھو اور پھر اسی طرح تتمہ کی رقم اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھ لو کہ اب بھی جمع کی رقم برابر ہوئی یا نہیں جب برابر آجاوے تو حساب کو صحیح سمجھو دیکھو اوپر کی مثال میں ۱۵ر اور عہ ۸ر کو جوڑ کر دیکھا تو للعہ ۵ ہوئے معلوم ہوا حساب صحیح ہے خوب سمجھ لو اور اگر کچھ فاضل ہو تو اس فاضل کی رقم کو جمع کی رقم کے ساتھ جوڑ کر دیکھو اگر وجوہ کی رقم کے برابر ہو جائے تو فاضل صحیح ہے ورنہ پھر سوچو۔

تھوڑے سے گروں کا بیان

حساب کے چھوٹے چھوٹے قاعدوں کو گر کہتے ہیں اُن سے آسانی کے ساتھ زبانی حساب لگ جاتا ہے تھوڑے سے گر لکھے دیتے ہیں جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔

پہلا گر۔ ایک من چیز جتنے روپیوں کی ہوگی اُتنے آنوں کی ڈھائی سیر ہوگی مثلاً ایک من چاول آٹھ روپے کے ہوئے تو آٹھ آنے کے ڈھائی سیر ہوئے۔

عہ اور اتنے ہی پیسوں کے ڈھائی پاؤ جیسے مثال بالا میں آٹھ پیسے کے ڈھائی سیر چاول ہوں گے ۱۲ شبیر علی۔

مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب
یہ ہے کہ مچھلی ایک سیر گھی ایک سیر نمک دو تولے پسین جیے کا اور دھنیہ: پیاز سر ایک آدھ پاؤ مسور ایک زیرہ مرچ سیاہ ایک ایک تولہ دہی سیر بھر ادرک آدھ پاؤ دار حنی لونگ الائچی ہر ایک تین ماشہ کچا کیلا پاؤ بھر لہسن ایک چھٹانک پہلے گوشت مچھلی کا موافق ترکیب مذکورہ بالا دھو دے اور بو اس کی دور کرے اس کے بعد پیاز بریاں کر کے ہمراہ جملہ مصالح و دہی کے بھونے اور پانی گلنے کے موافق دے کر کنیلے کی پھلی کو ڈال کر منھ اس کا بند کر دے اور رات پھر اس کو پکا دے صبح کو اس کا کانٹا خستہ ہو جاوے گا پھر بقدر حاجت لعاب دے کر اتار لیوے اور پیاز تلی ہوئی اس میں ملا دے ۱۲۔

دوسرا گر۔ ایک روپئے کی جے سیر چیز آئے گی چالیس روپئے کی اتنے من آوے گی مثلاً ایک روپئے کا ڈیڑھ سیر گھی ہو تو چالیس روپئے کا ڈیڑھ من ہوگا۔

تیسرا گر۔ ایک روپیہ کی جے سیر چیز آوے گی ایک آنہ کی اتنی چھٹانک ہوگی مثلاً ایک روپئے کے بیس سیر گیہوں آئے تو ایک آنہ کے بیس چھٹانک آویں گے یعنی سوا سیر۔

چوتھا گر۔ ایک روپئے کے جے دھڑی یعنی جے پنسیری کوئی چیز آوے گی تو آٹھ روپئے کی اتنے من ہوگی مثلاً ایک روپئے کے چار پنسیری گیہوں آئے تو آٹھ روپئے کے چار من آویں گے

پانچواں گر۔ ایک روپئے کا جے گز کپڑا ہوگا ایک آنہ کا اتنی گرہ ہوگا مثلاً ایک روپئے کا چار گز لٹھا ہوا تو ایک آنہ کا چار گرہ ہوگا۔

یہ حساب کی تھوڑی سی باتیں لکھدی ہیں جو عورتوں کے لئے بہت ہیں زیادہ کی ضرورت پڑے تو کسی سے سیکھ لو وہ لکھنے سے سمجھ میں نہ آئیں گی۔

بعضے لفظوں کے معنی جو عموماً بولے جاتے ہیں

مہینوں کے عربی اور اردو نام

محرم	صفر	ربیع الاوّل	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی
داہا	تیرہ تیزی	بارہ وفات	میرا بخی	شاہ مدار	خواجہ جی
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
مریم روزہ	شب برات	رمضان	عید	خالی	بقر عید

ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

پھاگن[۱] چیت[۲] بیساکھ[۳] جیٹھ[۴] یہ چار مہینے گرمی کے کہلاتے ہیں اور اساڑھ[۱] ساون[۲]

بالوشاہی کلاں بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میدہ ایک سیر گھی بقدر حاجت پہلے میدہ کو پاؤ بھر گھی دے کر خوب ملیں پھر گرم پانی دے کر خوب ملیں اس کے بعد آدھ پاؤ گھی پھر دے کر اس میں ملائیں اس کے بعد ایک چھٹانک کیوڑہ اور حسب ضرورت پانی دے کر سخت گوندھیں اور بقدر خواہش بڑے اس کے بنا کر موٹی ٹکیاں بنا کر رکھیں اور بقدرے دہی میں تھوڑا گھی ملا کر ہر دو جانب ملدیں اس کے بعد کڑاہی میں گھی ڈال کر گرم کریں اور نرم آنچ پر برماں کریں جب رنگ بادامی ہو جاوے سفید شکر کا شیرہ جو پہلے سے تار بند تیار رکھا ہو اور قدرے کیوڑہ اس میں ملا ہو بالوشاہیاں آتار کر اس میں ڈالتے جائیں جب وہ شیرہ اس پر اچھی طرح چڑھ جاوے اور خشکی پر آوے علیحدہ نکال کر رکھ دیں یہی وزن ختہ خرنے کا ہے اگر دودھ سے پانی کی جگہ میدہ گوندھا جاوے تو زیادہ عمدہ ہے ۱۲۔

بھادوں۔ کنوار جس کو اسوج بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے برسات کے ہیں اور کاتک۔ اگھن جس کو منگسر بھی کہتے ہیں۔ پوس جس کو پوہ بھی کہتے ہیں۔ ماگھ جس کو ماہ بھی کہتے ہیں۔ یہ جاڑے کے ہیں اور ان میں جو بارش ہوتی ہے اس کو مہاوٹ کہتے ہیں اور یاد رکھو کہ تیسرے برس ان مہینوں میں ایک مہینہ دو دفعہ آتا ہے اس کو لوند کا مہینہ کہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مہینے چاند رات سے شروع نہیں ہوتے بلکہ چاند کے پورے ہونے سے یعنی چودھویں رات سے شروع ہوتے ہیں اور جس فصل میں گیہوں چنا پیدا ہوتا ہے وہ ربیع اور اساڑھی کہلاتی ہے اور جس موسم میں چاول اور ننھا ناج پیدا ہوتا ہے وہ خریف اور ساونی کہلاتی ہے۔

رُخوں کے نام

جس طرف سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق کہلاتا ہے اور اس کو پورب بھی کہتے ہیں اور جدھر سورج چھپتا ہے وہ مغرب کہلاتا ہے اور پچھم اور پچھان بھی کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو تو تمہارے داہنے کا رُخ جنوب اور دکھن کہلاتا ہے اور بائیں کا رُخ شمال اور اُتر اور پہاڑ کہلاتا ہے اور قطب تارہ ادھر ہی دکھائی دیتا ہے۔

بعض غلط لفظوں کی درستی

ہم اوپر غلط لفظ لکھیں گے اور ان کے نیچے صحیح لفظ لکھیں گے بولنے میں ان کا خوب خیال رکھو کیونکہ غلط بولنا بھی ایک عیب ہے۔

غلط	نخالص	ناکروہ	منبش	نامحروم	مہجت	چکو
صحیح	خالص	مکروہ	منضبج	محروم	مسجد	چاقو
غلط	چدر	امام حبتہ	کخشہ	رواب	نان تشنہ	لغام
صحیح	چادر	ہاون دستہ	نسخہ	رعب	طعن و تشنیع	لگام

گلاب جامن بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کھویا ایک سیر میدہ ڈیڑھ پاؤ گلاب آدھ پاؤ پہلے کھوئے میں میدہ ڈال کر خوب ملیں اس کے بعد ایک جھٹانک گھی مع گلاب ڈال کر ملائیں اور سخت گوندھکر اس کے چھوٹے چھوٹے پیڑے لیکر چھوارے کی طرح بنا کر شیرہ تار بند شکر سفید کا تیار کریں اور گھی میں بریاں کر کے اس پر شیرۂ گلاب آمیز یا توشاہی کی مانند چڑھا دیں نہایت خوش مزہ ہوگی ۱۲ پیٹھے کی مٹھائی کی ترکیب یہ ہے کہ پیٹھے کو چھیل کر صاف کریں اس کے بعد کوچ کر مثل مربّہ کے چونہ کے پانی میں بھگو کر قدرے پھٹکری ڈال کر دبائیں پھر اس کا پانی خشک کر کے دو تین شیرے کے پردے کر کے بدلدیں اس کے بعد شیرہ نہایت چست مثل نقل بادام وغیرہ کے تیار کر کے زعفران و کیوڑہ ملا کر اس کی ڈلیوں پر چڑھا دیں اسی طرح ہر ایک چیز کی مثل تخلنم چندر گاجر و کدو وغیرہ کی مٹھائی بنائی جاتی ہے اور خوب ذائقہ دار ہوتی ہے ۱۲ گھیور بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ سیر بھر میدہ کو سیر بھر پانی میں غوب متھے کہ تار اٹھنے لگے جب مثل ڈورے کے کہ تار ٹوٹے تب کسی چپٹی کڑھائی میں جو گہری نہ ہو گھی اٹھا دے اور چمچوں سے وہ میدہ بھی بہت اونچے سے آہستہ آہستہ ڈالئے جب آدھ پاؤ کے قریب پڑ جائے

(بقیہ صفحہ آئندہ)

غلط	جلدان	داوائت	دِوال	نپاک	تاڑی بجانا	پھاٹ کر رونا
صحیح	جزدان	داوات	دیوار	ناپاک	تالی بجانا	پھوٹ کر رونا
غلط	کا جھنگ یعنی بہلی	طوُفان	لونیل یعنی شادی کی خبر			مین میخ یعنی جھگڑا فساد
صحیح	زنگ[1]	طوفان	نوید			میں میکھ

ڈاکخانے کے کچھ قاعدے

لکھے پڑھے آدمیوں کو ان سے کام پڑتا ہے۔

خط کا قاعدہ (۱) دو پیسے کو جو پوسٹ کارڈ ملتا ہے اگر وہ بھیجنا ہو تو پتے کی طرف دائیں آدھے حصہ میں صرف جس کے پاس جاتا ہے اس کا نام اور پتہ لکھو بعضے لکھدیتے ہیں جواب طلب ضروری یا بسم اللہ یا اس کے حروف یا ماشاء اللہ ولعونہ وغیرہ یا اور کچھ لکھدیتے ہیں یا بیل بوٹہ کاڑھ دیتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے یعنی جس کے پاس جاتا ہے اس کو ایک آنہ دینا پڑتا ہے اور باقی نصف حصّے میں جو چاہو سو لکھو اور اسی حصّے میں اپنا نام و پتہ و تاریخ لکھدو (۲) پانیوالے کا پتہ صاف اور پورا لکھنا چاہیے اگر چھوٹے قصبہ میں بھیجنا ہے تو ضلع کا نام بھی ضرور لکھدو اور اگر بڑے شہر میں بھیجنا ہے تو محلہ کا نام اور مکان کا نمبر بھی لکھدو (۳) اگر ایک آنہ والا لفافہ بھیجتی ہو تو اس میں اس قسم کی باتیں جو قاعدہ نمبر ۱ میں بیان ہوئی ہیں لکھنے کا ڈر نہیں ساری جگہ مت چیت دو ورنہ ڈاکخانہ والوں کو انگریزی لکھنا پڑتی ہے وہ کہاں لکھیں گے البتہ لفافہ کی پشت پر بھی اپنا مضمون لکھ سکتی ہو (۴) اگر پوسٹ کارڈ کی برابر لمبا چوڑا موٹا چکنا کاغذ کاٹ کر اس پر دو پیسہ کا ٹکٹ لگاؤ وہ بھی پوسٹ کارڈ ہو جاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو اس کو ڈاکخانہ والے پانے والے کے پاس نہیں بھیجیں گے بلکہ لاوارثی خطوں کے دفتر میں بھیج دیں گے اور اُس دفتر والے اُس کو پھاڑ کر پھینک دینگے اور اگر

[1] زنگولہ یعنی ٹالی گھونگرو کو کہتے ہیں ۱۲۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
تب بتی کرے اور اس گھیور کو جو بن کر اوپر آجائے گا گھی میں سے نکال کر چاشنی میں ڈالدے غرض کہ ہر دفعہ میں گھیور کے واسطے دس بارہ تولہ میدہ خرچ ہوتا ہے مگر یہ یاد رہے کہ گھیور کی چاشنی گھونٹی جاتی ہے ۱۲
کھجلہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ میدہ ایک سیر گھی دو سیر۔ کیوڑہ ایک چھٹانک شکر سفید دو سیر دودھ بقدر حاجت پہلے شکر سفید کا قوام بالوشاہی کے قوام کی مانند تیار کر کے کیوڑہ اس میں ملا کر رکھ لیں اس کے بعد میدہ کو ایک چھٹانک گھی دے کر دودھ سے گوندھیں نہ سخت رہے نہ بہت پتلا ہو پھر ایک لانبے پیڑے پر گھی لگا کر اس پر ایک پیڑہ جتنا منظور ہو لے کر اس لانبے پیڑے پر بیلن سے برابر پھیلا دیں اور گھی اس پر لگا کر تہ کر لیں پھر بیلن سے اس کو بڑھائیں اور گھی لگا کر تہ کر لیں اسی طرح جس قدر ممکن ہو تہیں بنا دیں بوجہ گھی کے درمیان میں ہونے کے یہ تہیں مثل پراٹھے کے الگ الگ رہیں گی اور کمر عمل کو نیکی وجہ سے باریک ہوتی جائیں گی اس کے بعد اسے لپیٹ کر پھر گھی میں بھونیں اور مثل لوشاہی کے وہ شیرہ جو تیار رکھا ہے اس میں ڈبو کر شیرہ اس پر چڑھا دیں ایسے نرم و پرت دار و خوشذائقہ ہوں گے کہ قابل بیان نہیں کھا کر ہی معلوم ہو سکتا ہے ۱۲

پوسٹ کارڈ سے زیادہ یا کم لمبا چوڑا موٹا و چکنا کاغذ ہوگا تو وہ کارڈ بیرنگ کر دیا جاوے گا اس کو پرائیوٹ پوسٹ کارڈ کہتے ہیں ایسے کارڈ پر پتہ کی طرف بھی نصف بائیں حصّے میں خط کا مضمون لکھ سکتی ہیں مگر اس کا خیال رہے کہ نصف دایاں حصّہ پتہ لکھنے اور ڈاکخانہ کی مہر وغیرہ کے لئے چھوٹا رہے اور اگر دائیں حصّہ میں خط کا مطلب اور بائیں حصّہ میں پتہ لکھو گی تو وہ بیرنگ ہو جاوے گا اگر سادہ لفافہ پر ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دو تو وہ بھی ایک آنہ والا لفافہ ہو جاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو دو آنہ کا بیرنگ ہو جاتا ہے مگر لفافہ کو گوند وغیرہ سے چپکا دو اگر نہ چپکاؤ گی تو ڈاکخانہ والے اس کو لاوارثی خطوط کے دفتر میں بھیج دیں گے۔ اگر ٹکٹ نہ ہو تو پوسٹ کارڈ کی تصویر دو پیسہ کے ٹکٹ کی جگہ اور سرکاری لفافہ کی تصویر ایک آنہ کے ٹکٹ کی جگہ مت لگاؤ اگر لگا دو گی تو وہ لفافہ بیرنگ ہو جاوے گا پہلے اس کی اجازت ہو گئی تھی اب ممانعت ہے (۵) کارڈ یا لفافہ کو ایسی طرح مت دھوؤ کہ ٹکٹ میلا ہو جائے اور بہت میلا ٹکٹ بھی مت لگاؤ جس سے شبہ ہو اور ٹکٹ پر اپنا نام نہ لکھو نہ کسی طرح کی لکیر کھینچو ٹکٹ کو بالکل سادہ رہنے دو نہیں تو ٹکٹ بیکار ہو کر خط بیرنگ ہو جاوے گا (۶) بعضے آدمی ایک کارڈ کے ساتھ دوسرا کارڈ سی کر بھیجتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے اگر جواب کیلئے کارڈ بھیجنا ہو تو ایک آنہ کو جڑا ہوا کارڈ آتا ہے وہ منگا لیا کرو (۷) لفافہ میں خط لکھ کر ایک چھوٹی سی ترازو جسے نرزی کہتے ہیں بنا لو اس پر رکھکر دوسری طرف پانچ پیسے ڈبل رکھ کر یا اڑھائی روپیہ کلدار[1] رکھکر تول لیا کرو اگر پانچ پیسے سے زائد نہ ہو تو ایک آنہ کے ٹکٹ میں جا سکتا ہے اور اگر پانچ پیسے ڈبل سے بڑھ گیا مگر دس پیسے ڈبل یا پانچ روپئے سے کم ہے تو دو آنہ میں جاوے گا اور جو اس سے بھی زیادہ ہو گا تو اس کا یہ حساب ہے کہ جتنے پیسوں کی برابر ہر پانچ پیسے کے وزن کے واسطے ایک آنہ کے ٹکٹ بڑھتے جائیں گے اور اگر بے ٹکٹ بھیجو گی تو بیرنگ ہو جاوے گا اور حساب سے جتنے ٹکٹ یہاں لگتے اس سے دونے دام اس کو دینے پڑیں گے جس کے پاس یہ خط جائے گا اگر پانے والا بیرنگ خط لینے سے انکار کرے تو وہ خط تم

[1] ہندوستان میں انگریزی زمانہ کے روپیہ کو کلدار روپیہ کہتے تھے ۱۲

پھینیاں بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چار سیر میدہ کو خوب خمیر کر کے پھینٹے جب پوری کے خمیر کی طرح ملائم ہو جاوے تو آدھ سیر کے پیڑے توڑ کر پونے دو سیر گھی میں ڈالدے اور ہر ایک پیڑے کو الگ الگ گھی میں مسل کر ہاتھوں سے مثل ہار کے بنا دے پھر ٹھہر کر گھی میں مسالے اور ہار الگ بنا کر الگ الگ برتن میں رکھے غرضکہ اسی طرح کرتے کرتے وہ تمام کچا گھی ان ہی میں جذب کر دے لیکن اخیر کو ہار کی طرح نہ بنا دے بلکہ الگ الگ پیڑے رہنے دے پھر دو دو پیسہ بھر کے پیڑے توڑ کر ڈور کی مانند لمبا بنا کر انگلی پر لپیٹے اور ہاتھ سے پوری کی مانند بنا کر پرات میں پکتے ہوئے گھی میں ڈالتا جاوے اور پک چکنے کے بعد سر کنڈے کے پورے بالوں سے نکال کر چھلنی میں رکھدے جب زائد گھی نکل چکے تب طشت میں رکھے اگر پھینیوں کو میٹھا کرنا ہو تو کھانڈ کی چاشنی بنا کر ایک ایک پھینی کو الگ الگ اس میں ڈبو کر نکال کر سرد کر کے رکھتا جائے اور خوشبو کے واسطے عرق گلاب یا کیوڑہ کا چھینٹا دیوے اگر چاشنی سخت ہو جاوے تو صرف سادہ پانی کا چھینٹا دیوے ۱۲۔

کو واپس کر دیا جاوے گا اور تم کو دوآنہ محصول دینا پڑے گا اور اگر تم بھی خط لینے سے انکار کرو گی تو تمہارے تمام خطوط سوائے سرکاری خطوط کے ڈاکخانے کے قاعدے کے مطابق ڈاکخانہ ہی میں روک لئے جاویں گے اور جب تک تم محصول نہ دو گی اس وقت تک تم کو تقسیم نہیں کئے جائیں گے (۸) ایک لفافہ میں کئی خط بنا بنا کر مت رکھو جس کے پاس خط جائے وہ ان کو تقسیم کرتا پھرے چونکہ یہ ڈاکخانہ کے قاعدے کے خلاف ہے اس لئے شرع سے بھی منع ہے البتہ اس شخص کے خط میں دوسرے کو بھی چار سطریں لکھدیں تو کچھ ڈر نہیں (۹) خط یا پولندے پر جتنے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں اگر اس سے کم کے لگے ہیں تو جتنے کی کمی ہے اس کا دوگنا اس شخص سے لیا جاوے گا جس کے پاس وہ بھیجا گیا ہے۔

خستہ کچوری بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ سفید اور باریک میدہ ایک سیر لے کر اس میں آدھ پاؤ گھی ملا دے پھر اس کو موافق ضرورت دودھ میں گوندھے اور گوندھتے وقت باریک سا ہوا نمک ایک تولہ شامل کر کے حسب ترکیب مذکورہ بیٹھی مصالحہ دار بھر کر گھی میں تل کر تیار کرے تو نہایت نفیس اور خستہ کچوری بنے گی۔ ۱۲

پولندے کا قاعدہ (۱) کوئی کتاب یا اخبار یا اشتہار یا ایسے کاغذات جن کا مضمون خط کے طور پر نہ ہو اگر ایسے طور سے کاغذ میں لپیٹ کر بند کرو جس میں دونوں طرف کے گوشے کھلے رہیں تو اس کو پولندہ کہتے ہیں اس کو پانچ روپیہ یا دس پیسے ڈبل سے تول لیا کرو اگر پانچ روپے سے زائد نہ ہو تو دو پیسہ کے ٹکٹ میں چلا جاوے گا اور جو اس سے بڑھے تو ہر پانچ روپیہ کے برابر دو پیسہ کا ٹکٹ بڑھاتی جاؤ (۲) پولندے میں خط رکھنے کی ممانعت ہے (۳) پولندے میں نوٹ۔ ہنڈی۔ اسٹامپ۔ چک۔ بل۔ یا بنک کا نوٹ یا دیگر کاغذات جن سے روپیہ مل سکتا ہو بھیجنا منع ہے (۴) پولندہ دو فٹ لمبا۔ ایک فٹ چوڑا اور ایک فٹ اونچا سے زائد نہ ہونا چاہیئے اور اگر پولندہ گول بنایا جاوے تو تیس انچ طول اور چار انچ قطر سے زائد نہ ہو (۵) اگر یہاں ٹکٹ نہ لگاؤ گی تو بیرنگ ہو جاوے گا اور جتنے کے ٹکٹ یہاں حساب سے لگتے اس سے دونا محصول وہاں اس کو دینا پڑے گا جس کے نام جاتا ہے اور اگر وہ نہ لے تو اس بھیجنے والے سے وہی دونا محصول لیا جاوے گا۔

رجسٹری کا قاعدہ

(۱) اگر خط یا پولندہ یا پارسل کی زیادہ حفاظت چاہو تو اس کی رجسٹری کرو یعنی جتنے ٹکٹ

محصول کے حساب سے لگائے ہیں دو آنے کے اور لگاؤ اور لیجانے والا ڈاک منشی سے کہے کہ اس کی رجسٹری ہوگی وہاں سے ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو (۲) اور اگر تم یوں چاہو کہ جس کے نام ہم بھیجتے ہیں اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی رسید بھی آجاوے تاکہ وہ انکار نہ کر سکے کہ ہمارے پاس خط یا پارسل وغیرہ نہیں پہنچا تو ایک آنہ کا ٹکٹ اور لگاؤ اور ڈاک منشی سے یہ کہا جائے کہ یہ جوابی رجسٹری ہوگی وہاں سے ایک رسید تو معمولی ملے گی اور جب وہ چیز وہاں پہنچے گی ڈاگ والے ایک پرچہ اس شخص کے دستخط کرا کر وہ پرچہ تمہارے پاس پہنچا دیں گے (۳) اگر کسی خط میں چک بل۔ منڈی بکٹ یا اسٹامپ ہو اس کی رجسٹری کرانی ضروری ہے بغیر رجسٹری کرائے ڈاکخانہ اس کو لینے سے انکار کرے گا۔

بیمہ کا قاعدہ

(۱) اگر تم کو کوئی قیمتی چیز بھیجنی ہو مثلاً نوٹ۔ سونا۔ چاندی وغیرہ تو اس کا بیمہ کرا دو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کا بیمہ کرانا ہو اس پر ایک ایک انچ کے فاصلے پر عمدہ قسم کی لاکھ کی مہر کرو مہر پر کسی شخص کا نام کھدا ہوا ہونا چاہیئے پیسہ یا روپیہ کی مہر نہیں کرنا چاہیئے اور اس پر پانے والے کا اور اپنا پتہ صاف تحریر کرنا چاہیئے اور بیمہ کی قیمت لکھنا چاہیئے مثلاً بیمہ مبلغ دو سو روپیہ وغیرہ۔ (۲) اگر سو روپیہ یا سو روپے سے کم کا بیمہ ہے تو محصول خط اور فیس رجسٹری کے علاوہ دو آنے ذمہ داری کا اور لیں گے اور اگر سو روپے سے زائد کا ہے تو ہر سو روپے پر دو آنے بڑھتے جاویں گے ڈاکخانہ سے تم کو ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو (۳) دو ہزار روپے سے زیادہ کا ایک بیمہ نہیں جا سکتا (۴) اگر لفافہ کے اندر نوٹ ہو تو اس کا بیمہ کرانا ضروری ہے اور زیادہ احتیاط نوٹ بھیجنے میں یہ ہے کہ اول لفافہ میں کوئی سا آدھا نوٹ بھیجے جب اس کا پہنچ جانا خط سے معلوم ہو جاوے تب دوسرا ٹکڑا بھیجیں (۵) بیمہ کے واسطے ڈاکخانہ سے رجسٹری کا لفافہ منگا لینا زیادہ اچھا ہے اس لفافہ کے اندر کپڑا ہوتا ہے اس کی

کانچ کی چوڑیاں بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے تو کانچ بنانا سیکھو جس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک بھٹی اس طرح کی بناتے ہیں کہ ایک چبوترہ سا بنا کر اس کے اوپر ایک گنبد سا گول بناتے ہیں کچی اینٹوں کا جس میں ایک طرف دروازہ آگ جھونکنے کا ہوتا ہے اور اس چبوترہ کے نیچے چولہا سا رکھتے ہیں چبوترہ پر سو دو سو من ریہ کی پاٹ پڑی ڈال کر اس کے نیچے آگ جلاتے ہیں پانچ چھ دن بعد اس پاٹ پڑی کو ابال کر نتر ع ہوتا ہے اور وہ الٹ پلٹ جاتی ہے بیس بائیس روز میں اس کے جل کر کھنکر ہو جاتے ہیں جو کانچ کہلاتا ہے پھر ایک بھٹی بہت بڑی اسی طرح کی گول گنبد دار بناتے ہیں اور اس میں چاروں طرف کوئی دروازے رکھتے ہیں اس کے اندر کانچ کے ٹکڑے بکھیر کر نیچے سے آگ لگاتے ہیں اور ہر دروازہ پر کئی آدمی بیٹھ جاتے ہیں ان کے ہاتھ میں لوہے کی سلاخیں ہوتی ہیں جب کانچ پگھلتا ہے تو وہ سلاخ کی نوک پر ذرا سا لیکر اس کو جلدی سے لے کر اس قدر گھماتے ہیں کہ اس کی چوڑی بن جاتی ہے اور سلاخ کی نوک سے جس قدر نیچے کی طرف آتی ہے اسی قدر بڑی چھوٹی بنتی ہے کیونکہ وہ جڑ کی طرف زیادہ موٹی ہوتی ہے یا بعضے لکڑی پر کے بیلن پر بنا کر پھراتے ہیں رنگین چوڑیاں بنانے کو ویسا رنگ کانچ کے ساتھ دیدیتے ہیں اسی طرح بڑی پھرتی سے ہزاروں چوڑیاں بنتی چلی جاتی ہیں۔

قیمت تین آنے چھوٹے کی اور ساڑھے تین آنے بڑی کی ہوتی ہے اور اس پر ایک ٹکٹ ڈھائی آنہ کا لگا ہوا ہوتا ہے اس میں بہت احتیاط سے نوٹ وغیرہ جا سکتے ہیں اس لفافہ پر پھر رجسٹری کے محصول کی ضرورت نہیں اگر لفافہ کا وزن ڈھائی تولہ یا ڈھائی تولہ سے کم ہو تو دو پیسہ کا ٹکٹ اور لگا کر رجسٹری ہو سکتا ہے اور اگر ڈھائی تولہ سے زائد ہے تو محصول کا وہی حساب ہے جو خط کے محصول میں بیان ہوا ہے (۶) سکہ سونا چاندی بیش بہا پتھر جواہرات۔ نوٹ یا اس کا کوئی حصّہ یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں صرف بذریعہ بیمہ ہی جا سکتی ہیں۔ اگر بغیر بیمہ بھیجی جاویں گی تو ڈاکخانہ کو اگر علم ہو گیا تو انکار کر دے گا اور اگر اثنار روانگی میں علم ہوا تو وہ روک لے گا اور فرستندہ کو واپس تقسیم کر دے گا یا پانے والے کے پاس بھیج دے گا مگر اس سے ایک روپیہ جرمانہ لے لے گا (۷) اگر پانے والا انکار کر دے گا یا پانیوالے کا پتہ نہ لکھنے کی وجہ سے واپس آئے گا تو فرستندہ سے ایک روپیہ جرمانہ لیا جاوے گا۔

شیشہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ریہہ کو پانی میں مانڈ کر اس کے گولوں کو آگ پر گرم کریں اور فی سیر ایک تولہ شورہ ڈالیں اس میں سے میل نکلتا ہے وہ کچلون کہلاتا ہے شیشہ صاف سفید تیار ہوتا ہے اس میں رنگ دینا ہو تو گیرو سے سُرخ بنتا ہے تانبے کا چورن اور کھاری نمک ملانے سے سبز رنگ ہو جاتا ہے اور نیلا بنانا ہو تو کرازنی رنگ ڈالو وغیرہ۔

پارسل کا قاعدہ

کوئی زیور یا روپیہ یا دوا یا عطر یا کپڑا وغیرہ اور ایسی ہی کوئی اور چیز کسی ڈبیہ یا کسی بکس وغیرہ میں بند کر کے اور اوپر کپڑا لپیٹ کے چاروں طرف سے سی دیا جاوے اس کو پارسل کہتے ہیں اس کا محصول اس طرح ہے

نقشہ محصول پارسل

وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول
پاؤ سیر تک	۲	تین سیر تک	۲/عہ	ساڑھے پانچ سیر تک	۱۰/عہ	آٹھ سیر تک	للعہ
آدھ " "	۳/	ساڑھے تین سیر تک	۵/عہ	چھ سیر تک	۱۰/	ساڑھے آٹھ سیر تک	۱۴/ للعہ
ایک " "	۶/	چار سیر تک	۸/عہ	ساڑھے چھ سیر تک	۱۰/	نو سیر تک	۸/ للعہ
ڈیڑھ " "	۹/	ساڑھے چار سیر تک	۱۱/عہ	سات سیر تک	۱۰/	ساڑھے نو سیر تک	۱۲/ للعہ
دو " "	۱۲/	پانچ سیر تک	۱۴/عہ	ساڑھے سات سیر تک	۱۰/	دس سیر تک	ص/
ڈھائی " "	۱۵/						

(۲) دس سیر سے زیادہ وزنی پارسل ڈاکخانہ سے نہیں جا سکتا ہے (۳) پارسل کے اندر ایک خط رکھنے کی اجازت ہے مگر وہ خط اسی شخص کے نام ہو جس کے نام پارسل ہے۔ (۴) پارسل کی ہر سیون پر گرم لاکھ لگا کر مہر کر دو اس سے حفاظت ہو جاوے گی (۵) اتنا چھوٹا پارسل مت بناؤ جس میں ڈاکخانہ کی مہر کی جگہ نہ رہے (۶) پارسل بیرنگ نہیں جاتا ہے (۷) اگر اس میں قیمتی چیز ہو تو رجسٹری کرا دو اس سے محفوظ ہو جاتا ہے

نیچے لکھی ہوئی صورتوں میں رجسٹری کرانا ضروری ہے

(۱) اگر کسی خط یا پارسل کا بیمہ کرایا جاوے (۲) اگر کسی پارسل کا وزن ساڑھے پانچ سیر سے زیادہ ہو (۳) اگر کوئی پارسل سیلون یا ملک سنگاپور کو بھیجنا ہو (۴) اگر پارسل ایسی جگہ بھیجنا ہو جس کے واسطے (کسٹم ڈکلریشن) یعنی تمام اشیاء کی فہرست معہ قیمت کے لکھنی پڑتی ہے (۵) اگر کسی پارسل یا پلندہ کو وی پی کرنا ہو۔

(نوٹ) ڈاکخانہ کا سیراتی روپے کا ہوتا ہے۔

وی پی کا قاعدہ

(۱) اگر تم کسی کے پاس کتاب یا اور کوئی چیز بھیجکر اس کی قیمت منگاؤ تو پارسل یا خط پر پانے والے کا پتہ لکھکر اس کی قیمت اس طرح لکھدو مثلاً وی پی قیمتی مبلغ (صہ) یا خیر روپے اور اس کے ساتھ ہی ایک منی آرڈر وی پی کا بھر کر بھیجدو اس کی رجسٹری کرانی ضروری ہے اس لئے حساب سے جتنے کے ٹکٹ محصول کے ہوں اس سے زیادہ دو آنے کے ٹکٹ لگا دو اور لیجانے والا ڈاک منشی سے کہے کہ اس کو وی پی کر دو وہاں سے ایک رسید ملیگی اس کو حفاظت سے رکھو پانیوالے سے قیمت وصول ہو کر تمہارے پاس بذریعہ منی آرڈر آجاوے گی (۲) ایک ہزار روپئے سے زیادہ کی وی پی نہیں ہو سکتی ہے (۳) وی پی میں آنہ کی کسر نہیں جا سکتی ہے سوائے سرکاری وی پی کے۔

شورہ بنانے کی ترکیب یہ ہے شورہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک کچا دوسرا قلمی جس گاؤں میں لونی یعنی کھاری مٹی ہو اس کو لے کر ایک جگہ جمع کر لو جب سو دو سو من کا ایک لونیا سا ڈھیر ہو جاوے تب ایک جگہ کارخانہ بناؤ یعنی ایک بھٹی بناؤ جو منہ پر تنگ اور اندر سے چوڑی ہو اور نیچے چولھے کے موافق ہو پھر اس پر ایک کڑھاؤ رکھو اس میں لونی مٹی کو ڈال دو اور پانی بھر دو نیچے آگ جلا دو جب اس پانی کی رنگت پہلے سے سرخ ہو جائے اور جوشنے پھٹنے لگیں جگر پانی کا سفید نظر آوے اس وقت اس پانی کو کیاریوں میں چھوڑ دو تب تہہ میں شورہ جم جائے گا اس کو جمع کر لو شورہ کے ساتھ نمک بھی جم جایا کرتا ہے اس کو الگ کر لو قلمی شورہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ اوپر بیان کئے ہوئے کچے شورہ کو لے کر پھر اسی طرح کڑھاؤ میں چڑھاؤ جب جاشنی آجاوے تب ہی سانچے کیاریوں میں چھوڑ دو قلمیں بھی جم جائیں گی ان کو صاف کر کے صندوق میں بھر لو ۱۲

اگر وی پی پانے والا لینے سے انکار کردے گا تو بھیجنے والے کو تقسیم کردی جائے گی۔ مگر ٹکٹوں کی قیمت کسی حالت میں نہیں ملے گی (۵) قیمت طلب وی پی کا بھی بیمہ ہوسکتا ہے

منی آرڈر کا قاعدہ

(۱) اگر تم کو دوسری جگہ کچھ روپے۔ آنے منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجنا منظور ہو تو ڈاک خانہ سے ایک فارم اردو کا منگالو یہ ایک چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے اور اس میں جس جس طرح لکھا ہے اس کے موافق جس شخص کے پاس تم کو بھیجنا ہے اس کا نام اور پتہ اور اپنا نام و پتہ اور روپے آنہ کی گنتی سب لکھ کر وہ کاغذ اور روپیہ ڈاکخانہ میں بھیجدو اور ساتھ ہی اس کے محصول بھیجدو جو بھی بتلایا جاتا ہے۔ وہاں سے تم کو ایک رسید ملے گی اس کو اپنے پاس رکھو جب وہ روپیہ پہنچ جاوے گا اس شخص کے دستخط ایک ٹکڑے پر کرا کر وہ ٹکڑا ڈاکخانہ سے تمہارے پاس پہنچایا جاوے گا پھر تم کو پہلی رسید کی حفاظت کی ضرورت نہیں (۲) محصول منی آرڈر کا اس طرح ہے۔

نقشہ محصول منی آرڈر

رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول
۱ تک	۲ر	۵ سے ۶ تک	۶ر	۹ تک	۱۰ر	۱۳ سے ۱۴ تک	۱۴ر
۲ "	۴ر	۶ " ۷	۸ر	۱۰ " ۱۱	۱۲ر	۱۵ " ۱۶	۱۶ر

اگر سو روپے سے زائد کا منی آرڈر ہو تو پھر محصول کا حساب شروع سے حسب تفصیل نقشہ لیا جاوے گا (۳) اس فارم میں ذرا سا سادہ ٹکڑا ہوتا ہے اس پر خط لکھنے کی اجازت ہے جس کے پاس بھیجنا ہے اس کو جو چاہو لکھدو (۴) پانے والے کا نام و پتہ نہایت صاف اور صحیح ہونا چاہیے اگر پتہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے کسی دوسرے کو منی آرڈر تقسیم ہوجاوے گا تو ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں (۵) اگر پانے والا انکار کردے یا بوجہ غلط پتہ کے منی آرڈر تقسیم نہ ہو تو روپیہ

[1] ہذا یحتمل الجواز تبادیل بعید اضطر الیہ المحروم البلوی ۱۲

خمیرہ تمباکو بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے تمباکو کے پتے خوب باریک کوٹنا چاہیے بعد کو شیرہ برابر کا ملانا چاہیے اس میں خمیر بیر یا انناس یا سیب یا انگور ملانا چاہیے پہلے ان چیزوں کو کسی برتن میں پانی اور تھوڑا سا گڑ ڈال کر دس پانچ روز رکھا رہنے دیجئے جب خمیر اٹھ آوے اس وقت اس کو چھان کر ملانا چاہیے اور زیادہ خوشبو دینی ہو تو حسب ذیل سامان چاہیے چھیلہ ناگر موتھ کپور کچری چندن چوڑا لونگ الائچی اور ہر جائے پھل جاوتری ان سب کو باریک کوٹ چھان ڈبے اور سیر بھر تمباکو میں سب چیزوں کو قریب ایک تولہ یا چھ ماشہ ڈالنا چاہیے۔ اور خمیر سیر بھر میں قریب دو ماشہ کے ڈالنا چاہیے مگر یہ خیال رہے کہ جس قدر کٹائی تمباکو کی ہوگی اسی قدر اچھا ہوتا جائے گا ان سب چیزوں کی تول یہ ہے کہ تمباکو ایک سیر ۲ر کا شیرہ ایک سیر ۱ر کا خمیر دو ماشہ ۲ر کا مصالحہ چھ ماشہ ۶ر کا اسی تمباکو کو زیادہ نشے زیادہ دو سیر کا فروخت کرنا چاہیے [1]

بھیجنے والے کو مل جاوے گا مگر منی آرڈر کا محصول نہیں ملے گا (۶) اگر تم کو روپیہ بہت جلد بھیجنا ہو تو منی آرڈر بذریعہ تار بھیجدو اس میں منی آرڈر محصول کے علاوہ تار کی فیس اور دینی پڑے گی اور اگر ضروری تار کے ذریعہ سے بھیجنا ہو تو منی آرڈر کے فارم پر اس طرح لکھ دو بذریعہ تار ضروری ورنہ بذریعہ تار ہی لکھدو۔

قواعد تار

تار کی دو قسمیں ہیں ایک ضروری دوسری معمولی
ہندوستان میں خواہ کسی جگہ تار بھیجا جاوے حسب ذیل محصول ہوگا

اقسام	تعداد الفاظ	محصول	محصول ہر مزید لفظ پر	پتہ شمار ہوگا
ضروری	۱۲	عہ ۸ر	۲ر	
معمولی	۱۲	۱۲ر	۱ر	

تھوڑے سے قاعدے جو ہر وقت ضرورت کے تھے لکھدیئے ہیں اگر کوئی زیادہ بات پوچھنی ہو تو ڈاکخانہ سے پوچھوا لینا اور کبھی کبھی قاعدہ بھی بدل جاتا ہے مگر جب بدلے گا کسی نہ کسی طرح خبر ہو ہی جائے گی۔

خط لکھنے اور پڑھنے کا طریقہ اور قاعدہ

یہ بات تو اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ چکی ہو کہ بڑوں کو کس طرح خط لکھتے ہیں اور چھوٹوں کو کس طرح لکھتے ہیں اور لفافہ لکھنے کا کیا قاعدہ ہے اب یہاں اور چند باتیں ضروری کام کی بتلاتے ہیں (۱) قلم بنانا سیکھو (۲) جب لکھنا شروع کرو موٹے قلم سے تختی پر لکھا کرو جب ہاتھ جمنے لگے استاد کی اجازت کے بعد ذرا باریک قلم سے موٹے کاغذ پر لکھو جب خط پختہ ہو جاوے اب باریک قلم سے باریک کاغذ پر لکھو (۳) جلدی نہ لکھو خوب سنبھال کر حرفوں کو سنوار کر لکھو جس کتاب کو دیکھ دیکھ کر لکھتی ہو یا

تارکشی کی چھڑی بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک چھڑی جس مقدار کی چاہیں بید یا کسی دوسری معمولی لکڑی کی لائیں اور اس کے نیچے ٹھوکر اور سرے پر جیسی پسند ہو لوہار سے شام لگوالیں بعد ازاں اوپر سے تار لپیٹنا شروع کریں مٹھی کے پاس سے لے کر اکہری تار ایک انچ بھر لگا کر آگے جالی دار لہریا لپیٹیں وہ اس طرح تیار ہوتا ہے کہ ایک باریک آہنی سلائی یعنی تیلی لین اور اس پر تار لپیٹتے جائیں جب ایک دو فٹ ہو جائے تو اسے تیلی پر سے اتاریں یہ آر پار سے خولدار ایک نلی سی بن جائے گی اس کے نصف نصف انچ کے ٹکڑے کاٹ کر ایک تار میں پروئیں اور پرو کر اوپر سے ذرا کھینچدیں تاکہ وہ پیچ ٹیڑھے اور لہردار بن جاویں۔ ۱۲۔

یا اُستاد نے حروف بنا دیئے ہیں جہاں تک ہو سکے ویسی صورت کے حرف بناؤ جب خط پکا ہو جاوے پھر جلدی لکھنے کا ڈر نہیں (۴) گھسیٹ اور کٹے ہوئے اور نقطے چھوٹے چھوڑ کر ساری عمر بھی مت لکھو (۵) اگر کوئی عبارت غلط لکھی گئی یا جو بات لکھنا منظور نہ تھی وہ لکھی گئی تو اس کو تھوک یا پانی سے مت مٹاؤ لکھنے والوں کے نزدیک عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ اس قدر عبارت پر ایک لکیر کھینچ کر اس کو کاٹ دو[ع] اور میرے واسطے ایک دری لیتے آنا اور جو اس مضمون کا پوشیدہ ہی کرنا منظور ہو تو خوب روشنائی بھر دوات کا نقطہ بدل دو (۶) حروف ننھے ننھے اور اوپر تلے چڑھے ہوئے مت لکھو (۷) طرح طرح کے لکھے ہوئے خط پڑھا کرو اس سے خط پڑھنا آجاوے گا (۸) جس مرد سے شرع سے پردہ ہے اس کو بدون سخت ناچاری کے کبھی خط مت لکھو (۹) خط میں کسی کو کوئی بات بے شرمی کی یا ہنسی کی مت لکھو (۱۰) جو خط کہیں بھیجنا ہو لکھکر اپنے شوہر کو دکھلا دیا کرو اور جس کے شوہر نہ ہو وہ اپنے گھر کے مرد کو باپ کو بھائی کو ضرور دکھلا لے اس میں ایک تو یہ فائدہ ہے کہ مردوں کو اللہ تعالےٰ نے زیادہ عقل دی ہے شاید اس میں کوئی بات نامناسب لکھی گئی ہو اور تمہاری سمجھ میں نہ آئی ہو وہ سمجھ کر نکال دیں گے یا سنوار دیں گے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اُن کو کسی طرح کا شبہ نہ ہوگا یاد رکھو کسی عورت پر شبہ ہو جانا عورت کے لئے مر رہنے کی بات ہے تو ایسا کام کیوں کرو جو تم پر کسی کا شبہ ہو اور اسی طرح جو خط تمہارے پاس آوے وہ بھی اپنے مردوں کو دکھلا دیا کرو البتہ خود میاں کو جو خط جاوے یا میاں کا خط آوے اگر وہ نہ دکھلاؤ تو کچھ ڈر نہیں مگر اوپر سے آئے ہوئے خط کا لفافہ اور جانے والے خط کا پھر بھی دکھلا دو (۱۱) جہاں تک ہو سکے لفافہ اپنے مردوں کے ہاتھ سے لکھوایا کرو بعضی دفعہ کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے کہ کچہری دربار میں کسی بات کے پوچھنے کو جانا پڑتا ہے تو عورتوں کے واسطے ایسی بات کسی قدر بیجا ہے (۱۲) کارڈ یا ایک آنہ والا لفافہ اگر تپہ کی طرف سے کچھ بگڑ جاوے تو اس کو کبھی دھونا مت بعضی دفعہ تحت کی جگہ میلی ہو جاتی ہے اور ڈاک والوں کو شبہ

[ع] لفظ اور سے آنا تک مثلاً جو عبارت ہے اس پر لکیر کھینچ دو ۱۲۔

ا؎ یعنی جب تک سخت مجبوری نہ ہو اس وقت تک کسی غیر آدمی کو خط نہ لکھوانا چاہیے اپنا ہی ہو جہاں تک ہو دوسرے ہی سے لکھواؤ البتہ اگر کوئی دوسرا شخص لکھنے والا نہ ملے تو مضائقہ نہیں اور اگر کسی دوسرے کی طرف سے لکھنا ہو تب بھی بغیر ضرورت کے تم نہ لکھو اور اگر کسی ضرورت سے تم کو لکھنا ہی پڑ جائے تو لکھدو لیکن اپنا نام و نشان کچھ نہ لکھو ۱۲

ا؎ اگر میاں کو خط لکھو تو پتہ پر مرسلہ میں اپنا نام نہ لکھو یا تو کسی کا بھی نہ لکھو اور اگر ضرورت ہی تو کسی بچہ وغیرہ کا نام لکھکر یوں لکھو کہ از طرف والدہ عبداللہ یا والدہ آمنہ وغیرہ بعض دفعہ لفافہ پر اپنا پتہ یعنی بھیجنے والی کا اس وجہ سے اچھا ہوتا ہے کہ اگر کسی وجہ سے یہ مکتوب الیہ کو نہ ملا تو وہ تمہارے پاس واپس آجائے گا اور بیرنگ ہوگا تو پھاڑ کر پھینک دینگے ۱۲

ہو جاتا ہے کبھی کوئی مقدمہ نہ کھڑا ہو جائے ایک جگہ ایسا ہو چکا ہے جب سرکاری آدمیوں نے پوچھا تو اس عورت کو دست لگ گئے بڑی مشکل سے وہ قصہ رفع دفع ہوا اور اسی طرح میلا ٹکٹ بھی نہ لگاوے (۱۳) جو کاغذ سرکاری دربار میں پیش کرنے کا ہو اس پر بدون کسی ناچاری کے اپنے دستخط کبھی مت کرو (۱۴) شوق شوق میں ثواب لینے کے خیال سے ساری دنیا کے خط پتر مت لکھا کرو کوئی ناچاری ہی آپڑے تو خیر مثلاً کسی غریب کا کوئی کام ضروری اٹکا ہوا ہے اور کوئی لکھنے والا میسر نہیں آتا تو مجبوری کی بات ہے ورنہ کہہ دیا کرو کہ بھائی میں کوئی منشی نہیں ہوں میں اپنا خط غیر مردوں کی نظر سے گذاروں بے شرمی کی بات ہے اپنی ضرورت کے واسطے دو چار کرم کانٹے چھنوا لیتی ہوں جاؤ کسی اور سے لکھواؤ وجہ یہ ہے کہ بعضی جگہ ایسی ایسی باتوں سے برے مردوں کی نیت بگڑ گئی اللہ بری گھڑی سے بچاوے (۱۵) جب خط کا جواب لکھ چکو اس کو چولھے میں جلا دو اس میں ایک تو کاغذ کی بے ادبی نہ ہوگی مارا مارا نہ پھرے گا دوسرے خط میں ہزار بات ہوتی ہے خدا جانے کس کس آدمی کی نظر پڑے اپنے گھر کی بات دوسری جگہ پہنچنی کیا ضرور ہے البتہ اگر کسی خاص وجہ سے کوئی خط چند روز کے واسطے رکھنا ہی ضرور ہو تو اور بات ہے مگر رکھو تو حفاظت سے صندوقچی وغیرہ میں رکھو مارا مارا نہ پھرے (۱۶) اگر کوئی پوشیدہ بات لکھنا ہو تو پوسٹ کارڈ مت لکھو۔ (۱۷) خط میں تاریخ اور مہینہ اور سنہ ضرور لکھو جس مہینہ میں خط لکھ رہی ہو اس کا جو نسا دن ہو اس کو تاریخ کہتے ہیں جیسے اب مثلاً جمادی الاخری کا مہینہ ہے اور آج اس کا اٹھارواں دن ہے تو اٹھارویں تاریخ ہوئی اس کے لکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جو نسی تاریخ ہو وہی ہندسہ لکھکر اس کے بعد مہینے کا نام لکھو مثلاً جمادی الاخری کی اٹھارویں تاریخ کو اس طرح لکھو ۱۸ جمادی الاخری اور سنہ کہتے ہیں برس کو ہم مسلمانوں میں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی جب سے برسوں کا شمار لیتے ہیں تو اب تیرہ سو تینتالیس[۲] برس ہو چکے ہیں بس یہی سنہ ہوا اور اس کو ہجری سنہ کہتے ہیں کیونکہ ہجرت کے حساب سے ہے اور تیرہ سو تینتالیس اس طرح لکھیں گے کہ پہلے لفظ سنہ ذرا سا لمبا لکھیں گے اور اس کے اوپر ہندسہ

[۱] بعض لوگ اپنی لڑکیوں کو لکھنا سکھاتے ہیں اور پھر اس پر اس قدر ناز کرتے ہیں کہ جگہ جگہ کہتے پھرتے ہیں کہ میری لڑکیاں اس قدر پڑھی ہوئی اور اس قدر اچھا لکھنے والی ہیں اور جب کوئی بات ہوتی ہے تو فوراً لڑکیوں کو فرمائش ہوتی ہے کہ یہ لکھ دو۔ ایک جگہ ایک شخص نے اپنی لڑکیوں کا نکاح کیا تو نام لڑکیوں کا خود نہیں بتایا کہا کہ جاؤ گھر میں سے لڑکیاں خود اپنا نام لکھ دیں گی مہر بھی خود نہیں بتلایا بلکہ ان کی تعداد کا بھی پرچہ ہر ایک لڑکی نے اپنے ہاتھ سے لکھکر قاضی کے پاس بھیجا کہ میرا مہر اس قدر ہونا چاہیئے ۱۲۔

[۲] یہ سنہ اس وقت تھے جب یہ مضمون تالیف ہوا تھا اور اب ۱۳۷۵ھ ہیں ۱۲ اور عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ہیں اس کو اس طرح لکھتے ہیں کہ ۱۹۵۶ء یعنی سنہ ۱ کے اوپر ہندسے اور ہندسوں کے آگے ء بنا دیتے ہیں ۱۲۔

لکھیں گے اور اس کے آگے دو چشمی ھ بنا دیں گے اس طرح ۱۳۴۳ھ اور یہ سنہ محرم کے مہینہ سے بدل جاتا ہے مثلاً اب جو محرم آوے گا اس سے تیرہ سو چوالیس شروع ہوں گے تو تیرہ کا ہندسہ تو اپنی حالت پر رہنے دیں گے اور تینتالیس کی جگہ چوالیس کا ہندسہ لکھیں گے اس طرح ۱۳۴۴ھ اسی طرح ہر محرم[1] سے اس ہندسہ کو بدلتے رہیں گے کہ دوسرے محرم سے ۴۳ کی جگہ ۴۴ لکھیں گے۔ تیسرے محرم سے ۴۴ کی جگہ ۴۵ لکھیں گے اور تیرہ کا ہندسہ اپنی جگہ لکھا رہے گا جب ستاون سال اور گذر جاویں گے اور پورے چودہ سو برس ہو جاویں گے تب یہ تیرہ کا ہندسہ بدلے گا اس زمانہ میں جو لوگ ہوں گے وہ آپس میں اس کے لکھنے کا طریقہ پوچھ لیں گے۔ تاریخ اور سنہ میں بہت[2] فائدے ہیں ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے شاید اس میں کوئی بات لکھی ہو اور اب موقع نہ رہا ہو تو دھوکا تو نہ ہوگا دوسرے اگر ایک خط میں ایک بات لکھی ہے اور دوسرے میں اس کے خلاف ہے تو اگر تاریخ اور سنہ نہ ہو تو دیکھنے والے کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس میں کون سا پہلا ہے کون سا پچھلا اور میں کون سی بات کروں اور کون سی نہ کروں اور اگر تاریخ و سنہ ہوگا تو اس سے معلوم ہو جاوے گا کہ فلاں خط بعد کا ہے اس کے موافق عمل کرنا چاہیئے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔

(۱۸) پتہ بہت صاف[2] لکھو یہاں کا بھی اور وہاں کا بھی پورے پورے حرف ہوں سب نقطے اور شوشے دیئے ہوں ورنہ بعضی دفعہ بڑی دقت ہو جاتی ہے کبھی تو خط نہیں پہنچتا اور کبھی جواب بھیجنے کے وقت پتہ نہیں پڑھا جاتا تو اب جواب نہیں آسکتا اور ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرو شاید دوسرے کو یاد نہ رہے اور پہلا خط بھی حفاظت سے نہ رہے (۱۹) ایسے کاغذ پر یا ایسی روشنائی سے مت لکھو کہ حرف پھیل جاویں یا دوسری طرف چھن جاویں کہ پڑھنے میں دقت ہو اور نہ بہت موٹا کاغذ لو کہ بے فائدہ وزن بڑھنے سے محصول بڑھ جاوے (۲۰) خط الٹ پلٹ مت لکھو کہ دوسرا بھی ڈھونڈھتا پھرے کہ اس کے بعد کی عبارت کون سی ہے۔ ایک طرف سے سیدھا سادھا لکھنا شروع کرو اور ترتیب[3] سے لکھتی چلی جاؤ تاکہ پڑھنے والا سیدھا پڑھتا چلا جاوے (۲۱)

[1] اور انگریزی سنہ جس کو عیسوی کہتے ہیں وہ جنوری سے بدلتا ہے یعنی جنوری کی پہلی تاریخ سے ۱۲۔

[2] اگر کسی خط میں تم نے یا بھیجنے والی نے تاریخ اور سنہ نہ لکھا ہو تو ڈاکخانہ کی مہر پڑھوا کر معلوم کر لو کیونکہ ہر خط پر جو مہر ڈاکخانہ کی لگائی جاتی ہے اس میں تاریخ اور سنہ بلکہ صبح و شام کا وقت یعنی گھنٹے بھی لگے ہوتے ہیں اور ڈاکخانہ کا نام بھی ہوتا ہے جہاں سے روانہ ہوتا ہے لہٰذا یہ سب باتیں مہر سے معلوم ہو سکتی ہیں مگر انگریزی زبان میں ہوتی ہیں کسی انگریزی جاننے والی سے پڑھوا سکتی ہو۔

[2] پتہ میں بہت زیادہ عبارت لکھنا اچھا نہیں صرف مکتوب الیہ کا نام عزت و آداب کے ساتھ اور ڈاکخانہ کا نام مع موضع کے اور محلہ زیادہ جھگڑے فضول ہیں ایک تو جگہ تھوڑی ہوتی ہے دوسرے بیکار بات سے کیا فائدہ اور ڈاکخانہ کا نام سب سے نیچے کی سطر میں لکھنا اچھا ہوتا ہے ۱۲۔

[3] اگر کاغذ بہت باریک ہو تو صرف ایک طرف صفحہ کے لکھو دوسری طرف سادہ چھوڑ دو کیونکہ اکثر باریک کاغذ میں دوسری طرف روشنائی پھوٹ جاتی ہے اس سے حرف پڑھنے میں مشکل سے آتے ہیں ۱۲۔

جب ایک صفحہ لکھ چکو اس کو مٹی سے یا جاذب کاغذ سے خوب خشک کر لو پھر اگلا صفحہ لکھنا شروع کرو ورنہ حرف مٹ جاویں گے پڑھے نہ جاویں گے (۲۲) بعضوں کی عادت ہے کہ قلم میں روشنائی زیادہ لگا لیتے ہیں پھر اس کو چٹائی پر یا فرش پر یا دیوار پر چھڑک کر روشنائی کم کرتے ہیں یہ بے تمیزی کی بات ہے اول ہی سے روشنائی سنبھال کر لگاؤ اگر زیادہ آجاوے تو دوات کے اندر جھاڑ دو۔

کتاب کا خاتمہ جسمیں تین مضمون ہیں

پہلا مضمون

ان میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ اور کچھ کتابوں کے نام ہیں ہم نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے خوب سوچ سوچ کر دین اور دنیا کی ایسی ضروری باتیں لکھدی ہیں جن سے زیادہ کام پڑا کرتا ہے اور اگر زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں تو اس کے تین طریقے ہیں ایک تو یہ کہ مدرسوں کی طرح کچھ فارسی پڑھکر آگے عربی پڑھنا شروع کرے عربی میں بہت بڑی بڑی اور اچھی اچھی علم کی باتیں ہیں اور سچ یہ ہے کہ دین کے علم کا مزہ اور پوری پوری خبر بدون عربی کے میسر نہیں اگر اس کی ہمت ہو تو یہ کتاب تو ختم ہونے کو آئی تم اللہ کا نام لے کر ایک کتاب ہے "تیسیر المبتدی"[ع] اس کا نام ہے میرے ایک دوست مولوی صاحب نے لکھی ہے اور میں نے بڑے شوق سے اس کو لکھوایا ہے اور مجھ کو بہت پسند آئی ہے اور میں اپنی سپردگی کے بچوں کو وہی پڑھواتا ہوں اور ان کو اس کے پڑھنے سے بڑی طاقت ہوتی ہے تم وہ کتاب منگا کر خوب سمجھ سمجھ کر پڑھنا شروع کر دو پھر آگے جو جو پڑھا جاوے گا اس کی ترکیب اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھی ہے اس کے موافق پڑھتی رہنا تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربی پڑھنے کی طاقت ہو جاوے گی ہم نے عربی پڑھنے کی بھی ایک مختصر اور جلدی حاصل ہو

[ع] یہ کتاب مطبع مجیدی سے طلب کیجئے ۱۲ اسی طرح آجکل اور بھی اسی قسم کی کتابیں نئی تصنیف ہو گئی ہیں جیسے معلم الصرف معلم النحو اور تسہیل الادب وغیرہ جو اکثر دہلی کے کتب خانوں میں ملتی ہیں ان کتابوں کو اگر خوب محنت سے پڑھ لیا جائے تو فارسی پڑھے بغیر عربی آجاتی ہے ۱۲

[۱] روشنائی کو مکھی بال وغیرہ سے صاف رکھنا چاہیئے ایسی روشنائی سے لکھنے میں حروف اچھے نہیں لکھے جاتے روشنائی پھیل جایا کرتی ہے اور اگر کالی روشنائی گوند والی ہو تو اس کو چھان کر یا نتھار کر لکھنا اچھا ہوتا ہے ۱۲

جانے کی ترکیب نکالی ہے اس ترکیب کے ملنے کا پتہ بھی اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھا ہے اس کے موافق عربی پڑھ لینا انشاء اللہ تعالےٰ اس وقت سے تین سال کے اندر تم مولون یعنی عربی کی عالم ہو جاؤ گی عالموں کے جو درجے ہیں وہ تم کو ملیں گے عالموں کی طرح قرآن و حدیث کا وعظ کہنے لگو گی عالموں کی طرح لڑکیوں کو عربی پڑھانے لگو گی پھر تمہارے وعظ اور فتوے سے اور پڑھانے سے اور کتابوں سے جتنوں کو ہدایت ہو گی قیامت تک سب کا ثواب تمہارے اعمال نامہ میں بھی لکھا جاوے گا دیکھو تھوڑی محنت میں کتنی بڑی دولت مفت ملتی ہے سب سے بڑھ کر طریقہ دین کے علم حاصل کرنے کا تو یہ ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر تمہارے گھر میں کوئی عالم ہو تو خود اور جو تمہارے گھر میں نہ ہو شہر بستی میں ہو تو اپنے مردوں یا ہوشیار لڑکوں کے ذریعہ سے ہر طرح کی دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہو مگر پورے عالم دیندار سے مسئلہ پوچھو اور جو ادھ کچرا ہو یا دنیا کی محبّت میں جائز ناجائز کا خیال اس کو نہ ہو اس کی بات ہرگز کے قابل نہیں تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دین کی اردو زبان والی کتابیں دیکھا کرو اور خوب سوچ سوچ کر سمجھا کرو اور جہاں شبہ بھی رہے اپنی سمجھ سے مطلب مت ٹھہرا لیا کرو بلکہ کسی عالم سے تحقیق کر لیا کرو اور اگر موقع ہو تو بہتر تو یہی ہے کہ ان کتابوں کو بھی سبق کے طور پر کسی جاننے والے سے پڑھ لیا کرو اب یہ سمجھو کہ دین کے نام سے کتابیں اس زمانہ میں بہت پھیل گئی ہیں مگر بعضی کتابیں ان میں صحیح نہیں اور بعضی کتابوں میں کچھ غلط باتیں ملی ہوئی ہیں اور بعضی کتابوں کا اثر دلوں میں اچھا نہیں پیدا ہوتا اور جو کتابیں دین ہی کی نہیں ہیں وہ ہر طرح سے نقصان ہی پہنچاتی ہیں لیکن لڑکیاں اور عورتیں اس بات کو بالکل نہیں دیکھتیں جس کتاب کو دل چاہا خرید کر پڑھنے لگیں پھر ان سے بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے عادتیں بگڑ جاتی ہیں خیال گندے ہو جاتے ہیں بے شرمی شیطانی قصّے پیدا ہوتے ہیں ناحق کو علم بدنام ہوتا ہے کہ صاحب عورتوں کا پڑھانا اچھا نہیں اصل یہ ہے کہ دین کا علم تو ہر طرح اچھی ہی چیز ہے مگر جو دین ہی کا علم نہ ہو یا طریقہ سے حاصل نہ کیا جاوے یا اس پر عمل نہ ہو تو اس میں علم دین پر کیا الزام ہو سکتا ہے

لہ پہلے زمانہ میں عورتیں بڑی بڑی علم دار ہوتی تھیں آجکل یہ دستور ہی نہیں رہا اب جو کچھ دولت مند عورتیں ہیں تو یا تو وہ اردو وغیرہ پڑھکر قصے کہانیوں کی کتابوں میں لگی رہتی ہیں اور اگر کسی نے زیادہ علم سیکھا تو انگریزی پڑھتی ہیں جس کا اثر کبھی دین کی خرابی تک پہنچا دیتا ہے اور اخلاق تو اکثر خراب ہی ہو جاتے ہیں ۱۲۔

سلہ عورت کا وعظ صرف عورتوں ہی میں جائز ہے غیر مردوں کو وہ اپنی آواز نہ سنا دے آجکل جو یہ طریقہ جاری کیا ہے کہ جوان عورتیں اردو میلاد شریف پڑھتی ہیں اور غزلیں آواز میں جوڑ کر بلند آواز سے پڑھتی ہیں جو غیر مرد بھی سنتے ہیں یہ سب ناجائز ہے کیونکہ عورتوں کی آواز کا بھی پردہ ہوتا ہے" ۱۲

سلہ جیسے ناول ہوتے ہیں اور جھوٹے قصوں کی کتابیں اور میں نے اکثر دیکھا ہے کہ عورتوں کو شہادت نامہ کی کتابوں کا بہت شوق ہوتا ہے تو اگر یہ محبت آل رسول کی وجہ سے ہے تو نیت کے اعتبار سے اچھا ہے مگر چونکہ صحیح روایات اردو کی کتابوں میں بہت کم ہیں بلکہ لکھنؤ وغیرہ کے شیعہ حضرات نے اپنے جذبات کے مطابق مرثیے اور واقعات لکھے ہیں اس لئے ان میں بیجا اضافے بھی ہیں ان سے ایک تو اس وجہ سے پرہیز کرنا چاہیئے دوسرے زیادہ حاجت آدمی کو اس

(باقی صفحہ ۷۵ پر)

اس بے احتیاطی سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ جو کتاب مول لینا یا دیکھنا ہو اوّل کسی عالم کو دکھالو اگر وہ فائدہ کی تبلاویں تو دیکھو اگر نقصان کی تبلاویں مت دیکھو بلکہ گھر میں بھی مت رکھو اگر چوری چھپے اپنے کسی بچہ کے پاس دیکھو تو اس کو الگ کر دو غرض بدون عالموں کے دکھلائے ہوئے اور بے اُن سے پوچھے ہوئے کوئی کتاب مت دیکھو اور کوئی کام مت کرو بلکہ اگر عالم بھی بن جاؤ تب بھی اپنے سے زیادہ جاننے والے عالم سے پوچھ یا چھدر کھو اپنے علم پر گھمنڈ مت کرو اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جن کتابوں کا بہت رواج ہے ان میں سے کچھ کتابوں کے نام نمونہ کے طور پر تبلا دیں کہ کون کون کتابیں نفع کی ہیں اور کون کون نقصان کی ہیں ان سے سوا جو اور کتابیں ہیں اُن کے مضمون اگر نفع کی کتابوں سے ملتے ہوئے ہوں تو اُن کو بھی نفع پہنچانیوالی سمجھو نہیں تو نقصان پہنچانیوالی سمجھو اور آسان بات یہ ہے کہ کسی عالم کو دکھلا لیا کرو۔

بعضی کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے نفع ہے

تفسیر قادری[ع] ترجمہ تفسیر حسینی۔ ترجمہ مشارق الانوار سلیقہ ترجمہ ادب المفرد۔ صلوٰۃ الرحمٰن۔ راہ نجات نصیحۃ المسلمین[ا] مفتاح الجنۃ۔ بہشت کا دروازہ حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نمازان رسالہ عقیقہ۔ رسالہ تجہیز و تکفین۔ کشف الحاجۃ ترجمہ لا بد منہ۔ صفائی معاملات۔ تمیز الکلام محاسن العمل سعادت دارین۔ صبح کا ستارہ۔ لیکن اس کی روایتیں بہت کمی نہیں۔ تعلیم الدین۔ تحفۃ الزوجین فروع الایمان۔ جزاء الاعمال۔ ضمان الفردوس۔ رانڈوں کی شادی۔ زواجر ہندی۔ بنہات مترجم زلزلۃ الساعۃ ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کے قیامت نامہ کا نصاب الاحتساب اردو۔ اصلاح الرسوم۔ شریعت کا لٹھ۔ تنبیہ الغافلین۔ آثار محشر۔ زجر الشبان والشیبہ عمدۃ النصائح۔ بہشت نامہ۔ دوزخ نامہ۔ زینۃ الایمان۔ تنبیہ النساء۔ تعلیم النساء مع دلہن نامہ۔ ہدایۃ النسواں۔ مرآۃ النساء۔ توبۃ النصوح۔ تہذیب النسواں و تربیت الانسان بھوپال کی بیگم شاہجہاں کی تصنیف یہ بہت اچھی کتاب ہے مگر اس کے

ع اور وہ عالم محقق اور دیندار ہو محمولی مولوی نہ ہو کیونکہ وہ خود ایسے ہوتے ہیں ۱۲۔ ف اس کا ترجمہ اردو نہایت بزبان سلیس و عام فہم تفسیر سعیدی کے نام سے مطبع مجیدی سے ضرور طلب کیجئے کیونکہ اس سے بہتر کوئی اردو کی تفسیر نہیں ہے ۱۲۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ)
معلومات کی ہونی چاہیئے جس کا تعلق عمل اور عقیدہ سے ہو کیونکہ نجات کا مدار اسی پر ہے اگر عقیدہ اور عمل ٹھیک ہے تو آخرت میں انشاء اللہ کچھ تکلیف نہیں ورنہ وہاں کی مزاہبت سخت ہے ۱۲۔

ا ان میں سے بعضی کتابیں محض مسائل کی ہیں جن میں عقیدوں اور اعمال دونوں کا بیان ہے یا صرف اعمال کا جیسے راہ نجات مفتاح الجنۃ حقیقۃ الصلوٰۃ وغیرہ اور بعض میں اخلاق کی درستی کا بیان ہے جیسے صفائی معاملات اور تعلیم الدین فروع الایمان وغیرہ اور بعض میں رسوم اور ناجائز افعال کا ذکر ہے جیسے بنہات ابن حجر اور اصلاح الرسوم وغیرہ اور بعض میں واقعات قیامت یا علامات قیامت کا بیان ہے جیسے زلزلۃ الساعۃ وغیرہ اور بعض میں واقعات شہادت کے ہیں جیسے سر الشہادتین اور بعض میں تصوف اور طریقت کی باتیں ہیں جیسے اکسیر ہدایت غذائے روح جہاد اکبر وغیرہ اور بعض میں دعائیں اور تعلیمیں ہیں جیسے مناجات مقبول اور اعمال قرآنی اور خیر متین وغیرہ ۱۲۔

مسئلے ہمارے امام کے مذہب کے موافق نہیں تو ایسے مسئلوں میں بہشتی زیور کے موافق عمل کرے اسی طرح علاج معالجہ کی باتوں میں بے حکیم کے پوچھے کتاب دیکھکر علاج نہ کرے باقی اور باتیں آرام اور نصیحت اور سلیقہ کی جو لکھی ہیں وہ سب برتاؤ کے قابل ہیں۔ فردوس آسیہ۔ راحت القلوب اخدا کی رحمت۔ تواریخ حبیب آلہ یہ تینوں کتابیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ہیں مگر ان میں سے کہیں کہیں مولد شریف کی محفل کرنے کا اور اس میں کھڑے ہونے کا بیان ہے اس کا مسئلہ چھٹے حصہ میں آچکا ہے اس مسئلہ کے خلاف نہ کرے۔ قصص الانبیاء الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین۔ تسہیل الشہادتین مترجم اکسیر ہدایت حکایات الصالحین۔ مقاصد الصالحین۔ مناجات مقبول۔ غذائے روح۔ جہاد اکبر۔ تحفۃ العشاق۔ چشمۂ رحمت۔ گلزار ابراہیم۔ نصیحت نامہ۔ بنجارہ نامہ۔ اعمال قرآنی۔ شفاء العلیل۔ خیر متین۔ ترجمہ حصن حصین۔ ارشاد مرشد لیکن اس میں جو ذکر شغل لکھا ہے وہ بدون پیر کی اجازت کے نہ کرے وظیفوں کا کچھ ڈر نہیں۔ طب احسانی[1]۔ مخزن المفردات انشائے خرد افروز۔ کاغذات کارروائی بخط شکست۔ مبادی الحساب۔ مرقع نگارین۔ تہذیب السالکین۔

[1] یہ دونوں کتابیں علم طب سے تعلق رکھتی ہیں اور انشائے خرد افروز میں رقعات ہیں جن سے خط وغیرہ لکھنا آتا ہے کاغذات کارروائی سے عدالتی کاغذات کا لکھنا آتا ہے اور عدالتی کاغذات لکھنے میں کچھ نقصان نہیں ہے بشرطیکہ سودا جھوٹ کے نہ ہوں اگر اس کا علم ہو جاوے تو ہرگز نہ لکھے جو کاغذات ان سے پاک صاف ہوں وہ لکھے ۱۲۔ اور مبادی الحساب حساب کے متعلق ہے اور مرقع نگارین میں غالباً خوشخطی سکھائی ہے ۱۲۔

بعضی کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نقصان ہے

دیوان اور غزلوں کی کتابیں۔ اندر سبھا۔ قصہ بدر منیر قصہ شاہ یمن۔ داستان امیر حمزہ گل بکاؤلی۔ الف لیلہ نقش سلیمانی۔ فالنامہ قصہ ماہ رمضان۔ معجزہ آل نبی۔ چہل رسالہ جس میں بعضی کتابیں محض جھوٹی ہیں۔ وفات نامہ جس میں بعض روایتیں بالکل بے اصل ہیں۔ آرائش محفل۔ جنگ نامہ حضرت علیؓ۔ جنگ نامہ محمد حنیف۔ تفسیر سورۂ یوسف اس میں ایک تو بعض روایتیں کچی ہیں دوسرے عاشقی و معشوقی کی باتیں عورتوں کو سننا پڑھنا بہت نقصان کی بات ہے۔ ہزار مسئلہ۔ حیرت الفقہ۔ گلدستۂ معراج۔ لغت ہی لغت۔ دیوان لطف یہ تینوں کتابیں یا جو اس طرح کی ہوں نام کو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے مگر بہت سے مضمون ان میں شرع کے خلاف ہیں۔ دعا گنج العرش

عہد نامہ یہ دونوں کتابیں اور بہت سی ایسی ہی کتابیں ایسی ہیں کہ اُن کی دعائیں تو اچھی ہیں مگر ان میں جو اسنادیں لکھی ہیں اور ان میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بڑے لمبے چوڑے[1] ثواب لکھے ہیں وہ بالکل گڑھی ہوئی باتیں ہیں۔ مرأۃ العروس بنات النعش۔ محصنات ایامی یہ چاروں کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں بعضی جگہ تمیز اور سلیقہ کی باتیں ہیں اور بعضی جگہ ایسی باتیں[2] ہیں کہ اس سے دین کمزور ہوتا ہے۔ ناول کی کتابیں طرح طرح کی ان سب کا ایسا بُرا اثر ہوتا ہے کہ زہر سے بدتر۔ اخبار شہر شہر کے[3] ان میں بھی بہت وقت بے فائدہ خراب جاتا ہے اور بعضے مضمون بھی نقصان کے ہوتے ہیں۔

دوسرا مضمون

اس میں سب حصوں کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ اور جن جن باتوں کا اس میں خیال رکھے اُن سب کا بیان ہے پڑھانے والا مرد ہو یا عورت اس کو پہلے دیکھ لے اور اسی کے موافق برتاؤ کرے تو پڑھنے والوں اور سیکھنے والیوں کو بہت فائدہ ہو۔

(۱) اول حصے میں الف بے تے کو خوب پہچنوانا چاہئے[4] اور حرفوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت ڈالنا چاہئے اور پہچان کے بعد جہاں تک ہو سکے بچے ہی سے نکلوانا چاہئے بدون ضرورت کے خود سہارا نہ لگانا چاہئے (۲) کتاب کے شروع کے ساتھ ہی بچے سے کہو کہ اپنا روزمرہ کا سبق تختی پر لکھ لیا کرے اسی طرح کتاب کے ختم ہونے تک یہ ساری کتاب لکھوا لو اس سے خوب لکھنا آجاوے گا (۳) پہلے حصے میں جو گنتی لکھی ہے اس کی صورت ایسی یاد ہونا چاہئے کہ بے دیکھے بھی لکھ سکے (۴) عقیدے اور مسئلے خوب سمجھا کر پڑھاوے اور خود پڑھنے والی کی زبان سے کہلوا دے تاکہ معلوم ہو کہ وہ سمجھ گئی ہے (۵) جو جو دعائیں کتاب میں آئی ہیں سب کو حفظ سننا چاہئے (۶) جب نماز بچے سے پڑھوائی جاوے تو اس سے کہو کہ تھوڑے دن تک سب سورتیں اور دعائیں پکار کر پڑھے اور تم بیٹھ کر سنا کرو جب نماز خوب

[1] لہٰذا اگر کسی کا عقیدہ اس ثواب پر نہ ہو جو اس میں لکھا ہے صرف ثواب جان کر ان دعاؤں کو پڑھو تو مضائقہ نہیں ۱۲۔

[2] تو اگر کسی عالم سے اُن مضر باتوں پر نشان ڈلوا کر باقی مفید باتیں پڑھ لیا کرو تو مضائقہ نہیں ۱۲۔

[3] ان میں بعضے ایسے اخبار ہیں جن میں آجکل صحیح طور پر اسلام کی تاریخ اور کچھ مسائل لکھے ہوتے ہیں ان کے مطالعہ میں کوئی حرج نہیں البتہ ادھر ادھر کی خبریں جو بلا تحقیق لکھی ہوتی ہوں ان کا پڑھنا جائز نہیں ۱۲۔

[4] الگ الگ ہر ہر حرف کی شکل ایک تختی پر لکھ کر یا ہر حرف کو ایک ٹکٹ پر لکھکر لڑکی سے دریافت کرنا چاہئے کہ یہ کیا حرف ہے اور جس جس شکل سے وہ حرف لکھا جاتا ہو اس کی سب صورتوں کو دریافت کرنا چاہئے مثلاً نون کو کبھی ن اور کبھی ں اور کبھی نہ لکھتے ہیں ہر ایک کی پہچان کرا دی جائے جیسے ان اللہ اور نقول اور انہ میں ۱۲۔۱۲۔

یاد ہو جاوے پھر قاعدہ کے موافق پڑھا کرے (۷) اگر پڑھانے والا مرد ہو یا کوئی مسئلہ بچّے کی سمجھ سے زیادہ ہو تو ایسا مسئلہ چھوڑ دادو اور کسی رنگ سے یا پنسل سے نشان بنوا دو جب موقع ہو گا ایسے مسئلوں کو پھر سمجھا دیا جاوے یا وہ مرد اپنی بی بی کے ذریعہ سے شرم کی باتیں سمجھوا دے (۸) چوتھے یا پانچویں حصّے میں ذرا باریک باتیں ہیں اگر بچّے کی سمجھ میں نہ آویں تو چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا دسواں پہلے پڑھا دو اور ان میں سے جس کو مناسب سمجھو پہلے پڑھا دو (۹) پڑھنے والی کو تاکید کرو سبق کا بھی خوب مطالعہ کیا کرے اور طبیعت کے زور سے مطلب نکالا کرے جتنا بھی نکل سکے اور سبق پڑھکر کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی کہا کرے اس سے سمجھانے کی طاقت آجاتی ہے پچھلے پڑھے کو کہیں کہیں سے سن لیا کرو تاکہ یاد رہے اور پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ آموختہ کچھ مقرر کر کے روز پڑھا کرے اگر دو تین لڑکیاں ہم سبق ہوں تو ان سے کہو کہ آپس میں پوچھ پاچھ لیا کریں (۱۰) جو باتیں کتاب کی پڑھتی جاویں جب پڑھنے والی اس کے خلاف کرے اس کو فوراً ٹوک دیا کرے اور اسی طرح جب کوئی دوسرا آدمی کوئی خلاف کام کرے اور نقصان اٹھاوے تو پڑھنے والیوں کو جتانا چاہیئے کہ دیکھو فلانے نے کتاب کے خلاف کام کیا اور نقصان ہوا اس طرح سے اچھی باتوں کی بھلائی اور بری باتوں کی برائی خوب دل میں بیٹھ جاوے گی۔

تیسرا مضمون

اس میں نیکیوں کے زیور کی تعریف میں وہی شعر ہیں جو اس کتاب کے دیباچہ میں لکھی گئی تھیں یہی نیکیاں بہشت کی زیور ہیں تو ان شعروں کو اس کتاب کے نام اور مضمون سے بھی لگاؤ ہے اور ان سے نیکیوں کی محبت دل میں اور زیادہ ہو گی اور اس جھوٹے زیور کی حرص کم ہو گی اسی کی حرص نے اس سچّے زیور کو بھلا رکھا ہے اگر کسی نے دیباچہ میں یہ شعر نہیں دیکھی ہوں گی تو وہ یہاں پڑھ

لہ مطالعہ کہتے ہیں اگلے سبق کو جو ابھی تک پڑھا نہیں ہے دیکھنے اور اس میں غور کرنے کو یعنی پہلے اس کے سب حرفوں کو الگ الگ پہچانیں پھر ہر حرف کو اس کے ساتھ کے حرف سے جوڑ دینے کو سمجھے مثلاً ایک حرف سے اگلے حرف پر جزم ہے تو پہلے حرف کو دوسرے میں ملا دے اور دوسرے حرف کو صرف ایک ہی دفعہ یعنی پہلے حرف میں ملا کر پڑھے اور اگر دوسرے حرف پر تشدید ہو تو اس کو ایک دفعہ تو پہلے حرف سے ملا کر پڑھے اور دوسری دفعہ پھر پڑھے ۱۲۔

لہ یعنی سونے اور چاندی کے زیور کی حرص کم ہو یعنی اس کی ہوس زیادہ نہ ہو ۱۲۔

لہ یہ زیور اس لئے سچّا ہے کہ اس کی بہار اور خوشنمائی پائدار ہے ہمیشہ رہے گی اور اس زیور کی رونق چند روزہ ہے پھر مٹی ہے کچھ کام آنے والا نہیں ہے ہمیشہ خدا کی مرضی کے مطابق چلنا کام آنے والا ہے ۱۲۔

لے گی اور اگر پہلے دیکھ چکی ہو گی تو اور زیادہ عمل کا خیال ہو گا اس واسطے ان کو یہاں دوبارہ لکھ دیا ہے اور کتاب اسی پر ختم ہے اللہ تعالیٰ نیک راہ پر قائم رکھ کر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کریں۔ وہ شعر یہ ہیں:

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز[۳]
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری
سیم و زر[۵] کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات[۶]
سر پہ جھومر[۷] عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
بالیاں ہوں کانمیں[۸] اے جان گوش[۹] ہوش کی
اور آویزے[۱۰] نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
کان کے جتنے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
قوتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال[۱۱] کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور ہے نورِ بصر[۱۲]
سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں

آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان[۱] سے
اور جو بد زیب[۲] ہیں وہ بھی جتا دیجے مجھے
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
گوش دل[۴] سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجان[۱] آئے ہات
چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی سب انسان کے کام
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
گر کرے ان پر عمل تیرے یہ سب تیز ہوں
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
کامیابی سے سدا تو خرم[۱۰] و خرسند[۱۰] ہو
ہمتیں[۱۰] بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
پھینک دینا چاہئے بیٹی کبھی اس جنجال کو
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر[۱۳]
راستی سے پاؤں پھسلے نہ میری جان کہیں

دسواں حصہ ختم ہوا

۱ انجان نہ جاننے والی کو کہتے ہیں ۱۲۔
۲ بدزیب کے معنی بدصورت بدشکل کے ہیں ۱۲۔
۳ امتیاز کے معنے فرق اور تمیز کے ہیں ۱۲
۴ گوش دل یعنی دل کے کان مراد اس طرح کا سننا ہے کہ دل میں بیٹھ جائے ۱۲۔
۵ سیم چاندی اور زر سونا ۱۲
۶ زیورات زیور کی جمع ہے ۱۲
۷ یعنی سر کو عقل سے سجاؤ مطلب یہ ہے کہ عقل سے کام لو ۱۲
۸ یعنی ہوش سے کام لیا کرو اور ہوشیاری کو اپنے کان کا زیور بناؤ ۱۲۔
۹ یعنی نصیحتیں تیرے دل میں لٹکنے والی ہوں ۱۲
۱۰ خرم اور خرسند کے معنی خوش ہونے والی کے ہیں ۱۲
۱۱ خلخال یعنی جھانجن ۱۲
۱۲ یعنی آنکھ کی روشنی ۱۲
۱۳ یعنی سچائی ۱۲۔

بہشتی زیور کا ضمیمہ جس میں بعضی باتیں مسئلوں کی ہیں جو بعد میں یاد آئیں

مسئلہ جہاں حرام چیز زیادہ ہو بے پوچھے کھانا وہاں درست نہیں البتہ اگر پوچھنے سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ خاص چیز حلال کی ہے تو اگر بتلانے والا نیک دیندار ہے تو بے کھٹکے اس پر عمل درست ہے اور اگر وہ آدمی برا ہے یا حال نہیں معلوم کہ اچھا ہے یا برا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دل گواہی دے کہ یہ آدمی سچا ہے تو عمل درست ہے اور جو دل گواہی نہ دے تو عمل درست نہیں جیسے آموں کے آنے سے پہلے کسی نے فصل بیچ ڈالی اس کو تو تم پڑھ چکی ہو کہ حرام ہیں تو جس بستی میں اس کا زیادہ رواج ہو اور پھلنے کے بعد کم بکتا ہو وہاں یہ مسئلہ چلے گا جو ہم نے بیان کیا تو جس آم کا حال معلوم ہو جائے کہ یہ پھلنے کے بعد بکا ہے وہ درست ہے اور بے پوچھے کھانا درست نہیں۔

مسئلہ بیماری کو برا کہنا منع ہے۔

مسئلہ - اگر کوئی کافر عورت تمہارے پاس خوشی سے مسلمان ہونے آوے اور اس کے مسلمان کرنے میں کسی جھگڑے فساد کا اندیشہ نہ ہو تو مسلمان کر لو اور طریقہ مسلمان کرنے کا یہ ہے کہ اس سے کہلاؤ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کوئی پوجنے کے لائق نہیں سوائے اللہ کے اور محمدؐ سچے بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے اور سچا جانتی ہوں میں سب پیغمبروں کو اور خدا کی سب کتابوں کو اور مانتی ہوں فرشتوں کو اور قیامت کو اور تقدیر کو میں نے چھوڑ دیا اپنا پہلا دین اور قبول کیا میں نے مسلمانوں کا دین اور میں پانچوں وقت کی نماز پڑھا کروں گی اور رمضان کے روزے رکھا کروں گی اور اگر مال متاع ہوا تو زکوٰۃ دوں گی اگر زیادہ خرچ ہو گا تو حج کروں گی اور اللہ رسول کے سب حکم بجا لاؤں گی اور جتنی چیزوں سے اللہ رسول نے منع کیا ہے سب سے بچتی رہوں گی اے اللہ مجھ کو دین و ایمان پر ثابت رکھیو اور دین کے کاموں میں میری مدد کیجیو پھر

۱؎ وعامۃ المشائخ لم یجوزوا بیع الثمار قبل ان تقصر متمسکا بنہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحہا وقال الشیخ الامام ابوبکر محمد ابن الفضل جاز بیعہا بعد ظہور ہا فقیل لہ الیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ذلک فقال ذلک محمول علی بیعہا قبل خروجہا ظہور صلاحہا للانتفاع بہا فی الزمان الثانی ہکذا ذکر محمد فی الجامع والقدوری کذا فی الکافی ۱۲ قاضی خان ص ۳۹۰

۲؎ جاء فی الحدیث انہ من لعن شیئا لیس لہ بأہل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وابو داؤد ۱۲ مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۲

۳؎ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان ۱۲ - مشکوٰۃ ص ۱۲ -

جتنے موجود ہوں سب اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ اس کے اسلام کو قبول کر اور ہم کو بھی اسلام پر قائم رکھ اور ایمان پر خاتمہ کر۔

مسئلہ ۱ - لگائی بجھائی مت کرو۔

مسئلہ ۵ - سنی ہوئی بات کا اعتبار مت کر لیا کرو۔

مسئلہ ۶ - بعضی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک[۲] کپڑا دھوکر جب تک سوکھ نہ جاوے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط بات ہے بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کر دیتی ہیں اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے ایسا مت سمجھو گیلے سے بھی بے تکلف نماز درست ہے۔

مسئلہ ۷ - بعضی عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں[۳] بچہ پیدا ہو تو اس کو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہیئے ورنہ بچہ پر خطرہ ہے یہ محض واہیات اعتقاد ہے توبہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۸ - بعضی عورتیں چیچک کو کوئی آسیب بھوت سمجھتی ہیں[۴] اور اس وجہ سے اس گھر میں بہت سے بکھیڑے کرتی ہیں یہ سب واہیات خیال ہیں توبہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۹ - جس کپڑے میں سے باہیں[۵] یا سر کے بال یا گردن جھلکتی ہو اس سے نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۰ - جو فقیر محنت مزدوری کر سکتا ہو اور پھر وہ بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کرے اس کو بھیک دینا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۱ - ریل کے سفر میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم[۶] کر کے نماز پڑھو قضا مت کرو۔

مسئلہ ۱۲ - بعضی عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ[۷] نہیں کرتیں بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۱۳ - پرائی چیز چاہے کیسی ہی ہلکے دامنوں[۸] کی ہو مگر بدون مالک کی اجازت کے ہرگز مت برتو اور جب برتو اس کو چھوڑ کر مت اٹھ جاؤ مالک کو سپرد کر دو کہ دیکھو بہن تمہاری قینچی یا سوئی رکھی ہے۔

مسئلہ ۱۴ - ریل کی سواری میں کرایہ کا اور محصول کا اور اسباب کے لے جانے کا قاعدہ ریل والوں کی طرف سے مقرر ہے اس کے خلاف کرنا یا دھوکا دینا یا اصل بات کو چھپانا

۱ عن خذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقول لایدخل الجنۃ قتات متفق علیہ ۱۲

۲ والثوب لایطہر الا بالغسل الا فی المنی فانہ یطہر بالفرک اذا جف حیث لم یقل الا بالغسل والیبس ۱۲

۳ لاطیرۃ فی الاسلام کما جاء فی الحدیث ۱۲۔

۴ حوالہ بالا۔

۵ فان شرط الستر فات ۱۲

۶ وشرط التیمم شیئان النیۃ والعجز عن استعمال الماء ۱۲۔

۷ پردہ سب سے واجب ہے امیر ہو یا غریب بشرطیکہ محرم نہ ہو ۱۲

۸ عن ابی حرۃ الرقاشی عن عمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا تظلموا الا لایحل مال امری الا لطیب نفس عنہ رواہ البیہقی ۱۲۔ مشکوۃ ص ۲۵۵

درست نہیں[1] مثلاً وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو مسافر سب سے سستے درجے میں سفر کرے جس کو تیسرا درجہ کہتے ہیں اس کو ناشتہ کا کھانا اور اوڑھنا بچھونا اور ان چیزوں کے علاوہ پندرہ سیر بوجھ کا اسباب لے جانے کی اجازت ہے اس پر محصول نہیں پڑتا فقط اپنا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اگر تھوڑا سا بھی اس سے بڑھ جاوے تو اس کو ریل پر تلوا کر محصول جتنا وہاں کا قاعدہ ہے دینا چاہیے اور یہ پندرہ سیر اس سیر سے ہے جو سیر اسی روپے کے برابر ہوتا ہے تو اب اگر کوئی شخص سولہ یا سترہ سیر اسباب بھی بے تلوائے ساتھ لے جاوے چاہے ریل والے اس کو نہ ٹوکیں مگر وہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہوگا اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ اسباب تلنے سے تیس سیر نکلا بابو نے کہا ہم بیس سیر لکھ دیں گے ہم کو اتنی رشوت دو اس میں دو گناہ ہوں گے ایک تو اسباب زیادہ لیجانا اور محصول کم دینا دوسرا رشوت دینا۔ اسی طرح وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو بچہ تین برس سے کم ہو اس کا محصول معاف ہے اور جو تین برس کا ہو اس کا آدھا محصول ہے اور پھر بارہ برس سے کم کا آدھا ہے جب پورے بارہ برس کا ہو تب پورا ہے تو اگر کسی کے پاس تین برس کا بچہ ہو اور وہ اس کو بے محصول دیئے ہوئے لیجاوے یا تین برس سے کم کا اس کو تبلاوے تو اس کو گناہ ہوگا اس طرح اگر بارہ برس کے بچے کو کم کا تبلا کر آدھے کرایہ میں لے جانا چاہیے اس کو بھی گناہ ہوگا اور ان سب صورتوں میں قیامت کے دن بجائے پیسوں روپیوں کے نیکیاں دینی پڑیں گی یا ان ریل والوں کے گناہ اس کے سر پر دھرے جاویں گے۔

[1] کیونکہ یہ عقد اجارہ ہے اور عقد اجارہ میں جو شرائط طے ہو جائیں اس کے خلاف کرنا ناجائز ہے بس ریل کے مالک نے جو جو قاعدے اپنے مقرر کر دیئے ہیں ان کے خلاف کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے البتہ اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جائے کہ مثلاً تم نے ٹکٹ تو لے لیا لیکن وہ تمہارے پاس سے کھو گیا تو چونکہ کرایہ تم ریل کا دے چکے ہو اب جو یا تو تم سے دوبارہ کرایہ لے گا اس کو تم کسی ترکیب سے ریلوے سے وصول کر سکتے ہو کیونکہ وہ کرایہ تمہارا مالک ریل پر فرض ہے مگر اسی قدر وصول کر سکتے ہو کہ جس قدر دے چکے ہو اس سے زیادہ کی اجازت نہ ہوگی ۱۲۔

مسئلہ ۱۵۔ آجکل جو انگریزی بہت پڑھتے ہیں اور اس میں بعضی باتیں ایسی ایسی لکھی ہیں جو دین ایمان کے بالکل خلاف ہیں اور دین کا علم ان پڑھنے والوں کو ہوتا نہیں اس لئے بہت لڑکے ایسے ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں ایمان نہیں رہتا اور منہ سے بھی ایسی باتیں کہہ ڈالتے ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اگر ایسے لڑکوں سے کوئی مسلمان لڑکی بیاہی گئی شرع سے وہ نکاح ہی نہیں ہوتا اور جب نکاح نہیں ہوتا تو ساری عمر برا کام ہوتا ہے تو اس کا وبال ماں باپ پر دنیا میں بھی پڑے گا اور آخرت میں بھی عذاب کا

بہت اندیشہ ہے اس لئے ضروری اور لازم ہے کہ اپنی لڑکی بیاہنے کے وقت جس طرح داماد کے حسب نسب گھر بار کی تحقیق کرتے ہیں اس سے زیادہ اس کی چھان بین کر لیا کریں کہ وہ دیندار بھی ہے یا نہیں اگر دینداری نہ معلوم ہو تو ہرگز لڑکی نہ دیں غریب و دیندار ہزار درجے بہتر ہے بددین امیر سے اور ایک بات یہ بھی دیکھی ہے کہ جو شخص دیندار نہیں ہوتا وہ بی بی کا بھی حق نہیں سمجھتا اور اس سے رغبت بھی نہیں رکھتا بلکہ کہیں کہیں تو یہ حال ہے کہ کوڑی پیسہ سے بھی تنگ رکھتا ہے پھر جب چین نہ نصیب ہوا تو بڑی امیری کے نام کو لے کر کیا چاٹیں گے۔

مسئلہ ۱۶ - یہ جو مشہور ہے کہ قطب تارے کی طرف پاؤں نہ کرے[۲] یہ بالکل غلط ہے اس تارے کا شرع میں کوئی ادب نہیں۔

مسئلہ ۱۷ - اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سویا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط بات ہے۔

مسئلہ ۱۸ - اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ چارپائی پر نماز پڑھنے سے بندر ہو جاتا ہے بالکل واہیات بات ہے اگر چارپائی خوب کسی[۳] ہوئی ہو اس پر نماز درست ہے اگر وہ ناپاک ہو تو کوئی کپڑا[۱] پاک اس پر بچھائے لیکن بے ضرورت اس پر نماز پڑھنے سے خواہ مخواہ غل شور ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۹ - اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ پہلی امتوں کے کچھ لوگ بندر ہو گئے تھے یہ بندر انھیں کی نسل کے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے حدیث میں آگیا ہے کہ وہ بندر سب مر گئے تھے ان کی نسل نہیں چلی یہ جانور بندر پہلے سے بھی تھا یہ نہیں کہ بندر انھیں سے شروع ہوئے ہیں۔

مسئلہ ۲۰ - قرآن[۴] میں جو غلطی نکلے اس کو فوراً صحیح کر لو یا صحیح کرا لو نہیں تو پھر یاد کا بھروسہ نہیں ہمیشہ غلط پڑھا کرو گی جس سے گناہگار ہو گی۔

مسئلہ ۲۱ - یہ جو دستور ہے کہ اگر قرآن مجید کسی کے ہاتھ سے گر پڑے تو اس کے برابر اناج تول کر دیتی ہیں یہ کوئی شرع کا حکم نہیں ہے پہلے بزرگوں نے شاید تنبیہ کے واسطے یہ قاعدہ مقرر کیا ہو گا تاکہ آگے کو زیادہ خیال رہے۔ یہ واقع میں بہت اچھی

---

۱ بعض دفعہ لڑکی والے کو دھوکا دیتے ہیں کہ ہوتے تو ہیں بددین اور جب لڑکی والا بددینی کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو وہ قول و قرار اور عہد و پیمان کر لیتے ہیں کہ ہم اتباع شریعت کریں گے لیکن جب مطلب نکل جاتا ہے تو پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں تو ایسی صورت میں میرا خیال یہ ہے کہ اگر کوئی اس طرح کا عہد کرے تو سال چھ ماہ تک اس کے چال چلن کو دیکھے اگر اس کے جی کو یہ لگے کہ اس کی درستی ہو گئی تب نکاح کرے ورنہ نہ کرے اور بہتر تو یہی ہے کہ ایسا شخص تلاش کرے جو نیک کاموں کا عادی ہو کیونکہ عادت آدمی کی مشکل سے بدلتی ہے ۱۲۔

۲ صرف قبلہ کو پیر کر کے سونا یا لیٹنا منع ہے اور ہر طرف کو پاؤں کرنے کی اجازت ہے ۱۲

۳ کیونکہ اگر خوب کسی ہوئی نہ ہو گی تو سجدہ اس پر روا نہ ہو گا ۱۲۔

۴ جہاں تک ممکن ہو قرآن شریف ایسے چھاپہ خانہ کا دیدہ و جس میں غلطی نہ ہو کسی حافظ یا عالم سے اس کے متعلق مشورہ لے لو کہ کون سے چھاپہ کا قرآن شریف صحیح ہے اس لئے کہ آج کل بہت سے قرآن لوگوں نے غلط چھاپ دیے ہیں بعض عالموں کے زیر اہتمام چھپے ہوئے قرآن شریف بھی ایسے غلط دیکھے کہ جس سے نہایت بے پروائی ثابت ہوئی

مصلحت ہے لیکن قرآن کو بے ضرورت ترازو کے پلے میں رکھنا یہ بھی ادب کے خلاف ہے اس لئے اگر اناج دینا ہو تو ویسے ہی جتنی ہمت ہو دے دے قرآن کو نہ تولے۔

مسئلہ ۲۲ بعضی عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ ڈولی میں بیٹھنے کے[1] وقت ظاہر کرتی ہیں کہ ایک سواری ہے اور بیٹھ لیتی ہیں دو[2] دو یہ دھوکا اور حرام ہے البتہ کہاروں سے کہدے اگر وہ خوشی سے اٹھالیں تو کچھ حرج نہیں ورنہ ان پر زبردستی درست نہیں۔

مسئلہ ۲۳ اکثر عورتیں ایک صندوق سر پر لئے پھرا کرتی ہیں اس صندوق میں طرح طرح کے نقشے اور تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں اور صندوق کے تختے میں ان کے دیکھنے کے واسطے آئینہ لگا ہوا ہوتا ہے پیسہ دو پیسہ لے کر دکھاتی پھرتی ہیں تو جس صندوق میں جاندار چیز کی ایک بھی تصویر ہو اس کی سیر کرنا منع ہے اسی طرح بعضے لڑکے تصویر دار نقشے خرید کر رات کو لالٹین سامنے رکھ کر ان تصویروں کی سیر کراتے ہیں وہ بھی منع ہے اسی طرح بعضے آدمی گھروں میں اپنے وہ باجہ لاکر سب کو سنایا کرتے ہیں جس میں ہر چیز کی آواز بند ہو جاتی ہے تو یاد رکھو کہ جس آواز کا دیکھنا منع ہے اس باجے میں بھی منع ہے جیسے گانا بجانا اور بعضے اس میں قرآن کا پڑھنا بند کرتے ہیں تو قرآن سننا تو بہت اچھی بات ہے مگر اس میں بند کرنے کا مطلب فقط کھیل تماشہ ہوتا ہے اس لئے یہ بھی منع ہے لڑکیوں اور عورتوں کو ایسی چیزوں کی حرص نہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ۔ بعضے آدمی ایسا کرتے ہیں کہ کھوٹا روپیہ جب ان کے پاس نہیں چلتا تو دھوکا دے کر کسی کو دیدیتے ہیں یا رات کو اسی طرح چلا دیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے جس نے وہ روپیہ تم کو دیا ہے اسی کو دے دو چاہے اس کو جتلا کر دو چاہے کسی ترکیب سے دیدو سب درست ہے۔ مگر یہ اس وقت درست ہے جب خوب معلوم ہو کہ فلانے کے پاس سے آیا ہے اور اگر ذرا بھی شک ہے تو درست نہیں اور اگر کسی شخص کو جتلا کر دو اور وہ خوشی سے لے لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲۵ بعضی دفعہ ایک آدمی آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا رہتا ہے اور دو آدمی اس کو سوتا جان کر آپس میں کوئی بات پوشیدہ کرنے لگتے ہیں لیکن اگر ان کو یہ معلوم

[1] کیونکہ مزدور کی رضامندی شرط ہے جب تم نے ایک سواری ظاہر کی اور بیٹھیں دو تو یہ مزدوروں پر ظلم ہوا اور یہ کرایہ بالکل ناجائز ہے ۱۲۔

[2] جس کو گراموفون کہتے ہیں آجکل اس کا بڑا رواج ہو گیا ہے بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں اور خاص کر عورتوں کو اس کا بہت شوق ہے یہ نہیں سمجھتیں کہ علاوہ حرام کام ہونے ان کے اثرات بہت مضر ہیں۔ ۱۲۔

۳ علاوہ کھیل تماشہ ہونے کے اگر مشین میں کوئی نقصان آجاتا ہے تو حروف غلیظ نکلنے لگتے ہیں اور بعض اوقات آواز بیہودہ نکلنے لگتی ہے ان صورتوں میں قرآن شریف کے بھرنے اور سننے کی بھی اجازت نہیں ہوگی اور ان حافظوں اور قاریوں کو بھی تنبیہ کی ضرورت ہے جو اپنی آوازیں ریکارڈ میں بھر دیتے ہیں کیونکہ ان کا یہ فعل گناہ کی طرف متعدی ہو جاتا ہے ۱۲۔

ہوجائے کہ یہ شخص سوتا نہیں ہے تو وہ بات ہرگز نہ کریں ایسے موقع میں اس لیٹنے والے کو واجب[1] ہے کہ بول پڑے اور ان کی باتیں دھوکے سے نہ سُنے نہیں تو گناہ ہوگا

مسئلہ ۲۶ بعضی بڑی بوڑھیوں کی بلکہ بعضی جوانوں کی بھی عادت ہے کہ منت مانتی ہیں کہ اگر میری فلانی مراد پوری ہوجائے تو مسجد میں جاکر سلام کروں یا مسجد کا طاق بھروں پھر مسجد میں جاکر اپنی منت پوری کرتی ہیں سو یاد رکھو عورتوں کو مسجد میں جانا اچھا نہیں نہ جوان کو نہ بوڑھی کو کچھ نہ کچھ بے پردگی ضرور ہوتی ہے۔ اللہ میاں کا سلام یہی ہے کہ کچھ نفلیں پڑھ لو دل سے زبان سے شکر ادا کرلو سو یہ گھر میں بھی ممکن ہے اور طاق بھرنا یہی ہے کہ جو توفیق ہو محتاجوں کو بانٹ دو سو یہ بھی گھر میں ہوسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۷ نوٹ کم یا زیادہ پر بیچنا درست نہیں مثلاً پانچ روپے کا نوٹ ہو تو پونے پانچ یا سوا پانچ کے بدلے بیچنا درست نہیں اور خیر کمی[2] میں تو کچھ لاچاری بھی ہے اگرچہ گناہ ہوگا مگر زیادہ بیچنے میں تو کوئی لاچاری بھی نہیں یا کمی خریدنے میں وہ تو زیادہ بُرا اور بہت گناہ ہے

مسئلہ ۲۸ کسی کا خط پڑھنا بلا اس کی اجازت[3] کے درست نہیں۔

مسئلہ ۲۹ کنگھی میں جو بال نکلیں ان کو ویسا ہی مت پھینکدیا کرو نہ دیوار میں رکھ[4] دیا کرو جس کو نامحرم لوگ دیکھیں ان بالوں کا بھی پردہ ہے بلکہ لکڑی وغیرہ سے تھوڑی زمین کرید کر اس میں دبا دیا کرو۔

مسئلہ ۳۰ جس مضمون کا زبان سے بیان کرنا گناہ[5] ہے اُس کا خط میں لکھنا بھی گناہ ہے جیسے کسی کی غیبت شکایت اپنی بڑائی وغیرہ۔

مسئلہ ۳۱ تار کی خبر میں کئی طرح کا شبہ ہوتا ہے اس لئے چاند وغیرہ کی خبر[6] میں اس کا اعتبار نہیں ہے

مسئلہ ۳۲ طاعون کی جگہ سے دوسرے شہر کو یہ سمجھ کر بھاگ جانا کہ ہم بھاگنے سے بچ جاویں گے منع ہے جو اسی جگہ صبر سے قائم رہے اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔

---

[1] کیونکہ آدمی کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جس سے کوئی دوسرا شخص گنہگار بنے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں اپنی کسی بیوی سے بات کر رہے تھے کہ ایک صحابی آگئے آپ نے فوراً فرمادیا کہ یہ میری بیوی ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو اور اس گناہ میں مبتلا نہ ہوجائے اگرچہ کسی صحابی کو اس کا وہم بھی نہ ہوتا مگر اس میں اُمت کو تعلیم منظور تھی ۱۲۔

[2] کیونکہ نوٹ عین ثمن سمجھا جاتا ہے اس وجہ سے کہ اگر کوئی شخص نوٹ سو روپے کا ہلاک کردے تو اصل مالک سو روپیہ تاوان لیتا ہے اور سو روپیہ کا نوٹ جب فروخت کیا جاتا ہے تو مقصود سو روپیہ کا بیچنا اور اس کی قیمت لینا ہوتا ہے تو نوٹ جب عین ثمن خلقی ہے تو تفاضل اس میں حرام ہوگا اور اس صورت میں اگرچہ حقیقۃً ربوا نہ ہو لیکن شبہ ربوا ضرور ہے ۱۲۔ از فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ رح

[3] حدیث میں اس پر وعید آئی ہے ۱۲

[4] کیونکہ جس عضو کو مرد یا عورت کے غیر عورت یا مرد نہ دیکھ سکے اس کو بعد کاٹ دینے کے بھی دیکھنا درست نہیں ۱۲

[5] کیونکہ اکثر احکام میں لکھنے کا حکم بولنے ہی کا سا ہے ۱۲۔

[6] کیونکہ اس میں اول تو احتمال ہوتا ہے مطلب غلط سمجھنے کا دوسرے ذریعہ اس کا کفار ہوتے ہیں وغیر ذلک اس بارہ میں ایک رسالہ رنگون میں طبع ہوا ہے البیان الکافی فی خبر التلغرافی اس کا نام ہے ۱۲۔

مسئلہ ۳۳ بعضوں کی عادت ہے کہ کسی لڑکے یا ماما سے کہہ دیا کہ مسجد میں جاکر وہاں[1] کے لوٹے میں پانی لے کر سب نمازیوں سے دم کرا کر لیتے آنا فلانے بیمار کو پلا دیں گے یا قرآن ختم ہونے کے وقت پانی دم کرا کر برکت کے واسطے لیتے آنا یاد رکھو کہ مسجد کا لوٹا اپنے برتاؤ میں لانا منع ہے اپنے گھر سے کوئی برتن دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۴۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لے کر چلنا منحوس ہے یا یہ مشہور ہے کہ میاں بی بی ایک برتن میں دودھ نہ کھاویں نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے یا ایک پیر کے مرید نہ ہوں نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے یا یہ مشہور ہے کہ مریدنی سے نکاح درست نہیں یا یہ مشہور ہے کہ قینچی نہ بجاؤ آپس میں لڑائی ہو جاوے گی یا دو آدمیوں کے بیچ میں سے آگ لے کر مت نکلو نہیں تو اُن میں لڑائی ہو جاوے گی یا گھر میں گھونگچیاں مت رہنے دو نہیں تو گھر میں لڑائی ہو گی یا دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دونوں میں لڑائی ہو جاوے گی یا دن کو کہانیاں مت کہو نہیں تو مسافر راستہ بھول جاویں گے یہ سب باتیں[2] واہیات بے اصل ہیں ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۳۵ کسی کو حرام زادی یا کتیا کی جنی یا سؤر کی بچی یا اور کوئی ایسی بات مت کہو جس سے اس کے ماں باپ کو گالی لگے ان بیچاروں نے تمہاری کیا خطا کی ہے اور خود قصوروار کو بھی قصور سے زیادہ برا مت کہو۔

مسئلہ ۳۶۔ تمباکو کھانا یا حقہ پینا یوں ہی بلا ضرورت[3] مکروہ ہے اور اگر کوئی لاچاری ہو تو کچھ ڈر نہیں مگر نماز کے وقت منہ کو خوب صاف کر لے خواہ مسواک سے یا دھینہ چبا کر یا جس طرح سے ہو سکے اگر نماز میں منہ کے اندر بدبو رہے تو فرشتوں[4] کو تکلیف ہوتی ہے اس واسطے منع ہے

مسئلہ ۳۷۔ افیون اگر علاج کے لئے کسی اور دوا میں اتنی سی ملا کر کھا لی جاوے جس سے بالکل نشہ نہ ہو تو درست ہے مگر جیسے بعضی عورتیں بچوں کو دیتی ہیں کہ نشہ کی غفلت میں پڑے رہیں روئیں نہیں یہ درست[5] نہیں۔

[1] کیونکہ مسجد کی ہر چیز وقف ہے لہذا اس سے وہی کام لے سکتے ہیں جس لئے وہ وقف ہے دوسرا کام لینا ناجائز ہو گا۔ یہ ہی حکم چٹائی وغیرہ کا ہے ۱۲۔

[2] کیونکہ اسلام میں فال بد لینے کی ممانعت ہے البتہ نیک فال لینا درست ہے ۱۲

[3] کیونکہ اگر اس نے لوٹ کر تم کو ویسے ہی کہہ دیا تو گویا تم نے خود اپنی ماں بہن باپ کو گالی دی اس وجہ سے کہ اگر تم نہ کہتیں تو وہ بھی نہ کہتی اور اگر اس نے لوٹ کر نہ کہا تو تم نے اس پر ظلم کیا اس کا برا نتیجہ ہو گا ۱۲۔

[4] اکثر علماء حقہ کو مکروہ لکھتے ہیں اور مسجد میں بدبودار چیز کھا کر جانا حرام ہے ۱۲۔

[5] کیونکہ جس چیز کا استعمال یا کھانا بڑوں کو ناجائز ہے اس کا بچوں کو کھلانا بھی ناجائز ہے ۱۲۔

مسئلہ ۳۸۔ اکثر عورتیں قرآن پڑھنے میں اگر ان کے میاں کا نام[1] آجاوے تو اس کو چھوڑ جاتی ہیں یا چپکے سے کہہ لیتی ہیں یہ واہیات بات ہے قرآن پڑھنے میں کیا شرم۔

مسئلہ ۳۹۔ سیانی لڑکی کو جوان مرد سے قرآن یا کتاب پڑھوانا نہ چاہیئے۔

مسئلہ ۴۰۔ لکھے ہوئے کاغذ کا ادب ضروری ہے ویسے ہی نہ پھینک دینا چاہیئے۔ جو خط ردی ہو جاوے یا بنیاری کے گھر سے دوا کا غذ میں بندھی ہوئی آوے اور وہ دوا سے خالی کر لیا جاوے تو ایسے کاغذوں کو یا تو کہیں حفاظت سے رکھ دو یا[3] ان کو آگ میں جلا دیا کرو اسی طرح جو لکھا ہوا کاغذ راستہ میں پڑا ہوا ملے اور کسی کے کام کا نہ ہو[4] اس کو بھی اٹھا کر رکھ دیا کرو یا جلا دیا کرو۔ مسئلہ ۴۱۔ دسترخوان میں جو روٹی کے ریزے[2] بچا تے ہیں ان کو ایسی ویسی جگہ مت جھاڑ دیا کرو بلکہ کسی علیحدہ جگہ جہاں پاؤں کے نیچے نہ آوے جھاڑ دیا کرو۔ مسئلہ ۴۲۔ اگر کوئی خط لکھ رہا ہو تو پاس بیٹھ کر اس کا خط پڑھنا منع ہے۔ مسئلہ ۴۳۔ اگر کسی کے نیچے کے آدھے دھڑ میں زخم یا دانے ہوں[5] اور پانی پہنچنے سے نقصان ہو اور اس کو نہانے کی ضرورت ہو اور نہانے میں اس کو بچا نہ سکے تو تیمم کرنا درست ہے۔ مسئلہ ۴۴۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ تسبیح پھیرنا اس طرح سیدھا ہے اور اس طرح الٹا ہے یہ سب واہیات ہے اصل مطلب گننے سے ہے جس طرح چاہے پھیرو[6]۔ مسئلہ ۴۵۔ درود شریف بے وضو پڑھنا درست[7] ہے۔ مسئلہ ۴۶۔ لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا منع ہے[8]۔ مسئلہ ۴۷۔ برا نام رکھنا منع ہے اچھا نام رکھے یا تو نبیوں کے نام[9] پر نام رکھے یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام پر لفظ عبد بڑھاوے جیسے عبداللہ۔ عبدالرحمٰن۔ عبدالباری۔ عبدالقدوس۔ عبدالفتاح یا اور کوئی نام کسی عالم سے رکھوا لے۔ مسئلہ ۴۸۔ جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ نماز پڑھکر جانماز کو الٹ دو نہیں تو زچہ خانہ میں مرجاوے تو بھتنی ہو جاتی ہے یہ بالکل غلط عقیدہ ہے بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے مسئلہ۔ جاہل کہتے ہیں کہ عورت مرجاوے تو اس کا خاوند جنازے کا پایہ بھی نہ پکڑے یہ بالکل غلط ہے بلکہ اگر وہ منہ بھی دیکھ لے تو کچھ ڈر نہیں[10]۔ مسئلہ ۵۰۔ اگر عورت مرجاوے[11] اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہو تو اس کا

۲ ضرورت کے وقت ویسے بھی نام لینے میں حرج نہیں بھلا یہ تو قرآن شریف ہے دیکھو کیا حضرت عائشہ یا دوسری ازواج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیا کرتی تھیں۔ ۱۲

۳ بلکہ اگر سادہ کاغذ بھی صاف کہیں پڑا ہوا ملے اس کو بھی کہیں پیروں سے الگ لے جا کر رکھ دینا بہتر اور ادب کی بات ہے ۱۲۔

۴ کیونکہ رزق کی تعظیم چاہیئے ۱۲۔

۵ الجنب اذا کان بہ جراحات فی عامۃ جسدہ وھو لا یستطیع غسل الجراحات ولا یستطیع غسل ما بقی فانہ یتیمم ویصلی لانہ لو غسل غیر موضع الجراحات ربما یصل الماء الی جراحتہ فیضرہ الخ ۱۲ قاضی خان ص ۲۹ ج ۱

۶ کیونکہ تسبیح رکھنے کو فقہا نے جائز لکھا ہے اور اس میں کوئی تفصیل اُلٹے سیدھے کی نہیں ہے ۱۲

۷ کیونکہ وہ قرآن شریف نہیں ہے جس میں طہارت شرط ہے ۱۲

۸ کیونکہ یہ تشبیہ بالنساء ہے اور مردوں کو عورتوں کی مشابہت حرام ہے ۱۲۔

۹ برا نام رکھنے کی ممانعت حدیث میں آئی ہے اور قرآن شریف میں آیا ہے کہ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ۱۲

۱۰ ہاں ہاتھ اسکے بدن کو نہیں لگا سکتا ۱۲ جیسا کہ شامی میں ہے۔

۱۱ امرۃ ماتت والولد یضطرب فی بطنہا قال محمد یشق بطنہا ویخرج الولد لانہ سبب الانولک ۱۲ فتاوی قاضی خان ج ۱ ص ۹۱

پیٹ چاک کر کے نکال لینا چاہیئے ایک جگہ لوگوں نے ایسی جہالت کی کہ اس عورت کے نہلاتے وقت بچہ پیدا ہونے کی نشانیاں معلوم ہوئیں تو عورتوں نے کہا جلدی کرو۔ نہیں معلوم کیا ہو جاوے گا غرض اس کو جلدی کفنا کر لے گئے جب قبر میں رکھا تو کفن کے اندر بچہ گرنے کی حرکت معلوم ہوئی افسوس ہے کسی نے کفن کھول کر بھی نہ دیکھا فوراً قبر پر تختے رکھکر مٹی ڈال دی افسوس ہے عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی کیسی جہالت آگئی ہے یہ ساری خرابی دین کا علم نہ ہونے کی ہے۔ مسئلہ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ اگر خاوند نامرد ہو تو اس سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا اور بیوی اس سے پردہ کرے یہ بالکل غلط بات ہے[۱] مسئلہ فال کھولنا نام نکالنا چاہے باطنی پر ہو چاہے جوتی پر یا اور کسی طرح بہت گناہ ہے[۲] مسئلہ عورتوں میں السلام علیکم[۳] کہنے کا اور مصافحہ کرنے کا رواج نہیں یہ دونوں باتیں ثواب کی ہیں ان کو پھیلانا چاہیئے۔ مسئلہ جہاں مہمان جاوے کسی فقیر وغیرہ کو روٹی ٹکڑا امت[۴] دو۔ مسئلہ۔ بعضے جاہلوں کا دستور ہے کہ جس روز گھر سے بوٹنے کے واسطے اناج نکلتا ہے اس روز دانے نہیں بھناتے ایسا اعتقاد بالکل گناہ[۵] ہے چھوڑنا چاہیئے۔

ضمیمہ بہشتی زیور حصّہ دہم ختم ہوا

اضافہ از جناب مولوی محمد رشید صاحب مرحوم مدرس جامع العلوم کانپور

مسئلہ۔ ہر جانور کا پیشاب اس کے پیشاب کے برابر ناپاک ہے اور جگالی میں جو نکلتا ہے وہ اس کے پائخانہ کے برابر ناپاک[۶] ہے مسئلہ۔ قرآن مجید اور سپارے جب[۷] ایسے بوسیدہ ہو جائیں کہ ان میں پڑھا نہ جا سکے یا اسقدر زیادہ غلط لکھے ہوں کہ ان کا صحیح کرنا مشکل ہو تو ان کو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر ایسی جگہ دفن کر دے جو برسوں تلے نہ آوے اور اس طرح دفن کرے کہ اس کے اوپر مٹی نہ پڑے یعنی یا تو بغلی قبر کی طرح کھود کر بغل میں دفن کر دے یا اس پر کوئی تختہ وغیرہ رکھ کر مٹی ڈال دے۔

ضمیمہ کا پہلا اضافہ تمام ہوا شاید کوئی عالم اور اضافہ بڑھاویں

[۱] نکاح نامرد سے بھی ہو جاتا ہے البتہ اگر عورت چاہے تو حاکم سے دعویٰ کر کے فسخ کرا سکتی ہے ۱۲

[۲] کیونکہ جو طریقے نام نکالنے کے ہیں سب ظنی ہیں اور کسی کو اپنے ظن سے کسی گناہ کا مرتکب یقین کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲

[۳] عورتوں کو آپس میں بھی السلام علیکم کہنا چاہیئے السلام علیکن نہ کہنا چاہیئے جیسا کہ بعض طالب علموں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب وہ عورتیں ہیں تو ضمیر کن کی یعنی جمع مؤنث لانا چاہیئے ۱۲

[۴] کیونکہ تم کو خود کھانے کی میزبان نے اجازت دی ہے نہ کہ فقیروں کو بھی دینے کی ۱۲

[۵] کیونکہ یہ بد فالی ہے جس کو شریعت نے مٹا دیا ہے ۱۲۔

[۶] وقالوا مرارۃ کل شی کبولہ وجرۃ البعیر کسرتہ دبی یصعد من جوفہ الی فیہ فکذا جرۃ البقر والغنم ۱۲ نور الایضاح والطحطاوی ص۸۹

[۷] وفی الذخیرۃ المصحف اذا صار خلقا ولتعذر القراءۃ منہ لا یحرق بالنار الیہ اشار محمد وبہ ناخذ ولا یکرہ دفنہ ویستحبی ان یلف بخرقۃ طاہرۃ ویلحد لہ لانہ یوشق ودفن یحتاج الی اہالۃ التراب علیہ وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل لہ سقف وان شار غسلہ بالماء اوضعہ فی موضع طاہر لا تصیل الیہ ید محدث ولا غبار ولا قذر تعظیما لکلام اللہ عزوجل اھ شامی جلد خامس ص۲۷۴

حصہ یازدہم

۷۸۶

اشرفی

بہشتی زیور اکمل و مکمل و مدلل

(مع)

ضمائم جدیدہ و قدیمہ مفیدہ و تصحیح الاغلاط وغیرہ

(مصنفہ)

حضرت حکیم الامت مولانا و سیدنا الحاج والحافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(جس کے ہر حصہ کو)

جناب مولانا مولوی ابو سعید محمد حیات صاحب سنبھلی صدر مدرس مدرسہ امدادیہ عربیہ مراد آباد نے

متن کے مطابق مفید ضروری اور اہم حواشی پیچیدہ مسائل کے متعلق سلیس عبارت میں تشریح و صحت و شبہات کے بارے میں بحث متبحر علمائے کرام کے اسناد۔ فقہائے عظام کے دلائل علمائے متقدمین و متاخرین کا نظریہ اور بہت سے اہم اور کارآمد امور کو حوالہ قلم کر کے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے

ناشر: ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، پاکستان چوک۔ کراچی

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی

نوٹ:۔ جملہ حقوق تحشیۂ جدید بحق مطبع ہذا محفوظ ہیں

فہرست مضامین بہشتی گوہر حصّہ یازدہم بہشتی زیور

مضمون	صفحہ
فہرست مضامین	۲
دیباچہ جدیدہ	۳
دیباچہ قدیمہ	۵
تتمہ حصۂ اول بہشتی زیور	۷
اصطلاحات ضروریہ	〃
پانی کے استعمال کے احکام	۹
پاکی ناپاکی کے بعض مسائل	۱۰
پیشاب پاخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہیے	۱۵
جن چیزوں سے استنجا درست نہیں	۱۶
جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت درست ہے	〃
وضو کا بیان	〃
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۸
حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام	۱۹
غسل کا بیان	۲۰
جن صورتوں میں غسل فرض نہیں	۲۲
جن صورتوں میں غسل واجب ہے	۲۴
جن صورتوں میں غسل سنت ہے	〃
جن صورتوں میں غسل مستحب ہے	〃
حدث اکبر کے احکام	۲۵
تیمم کا بیان	۲۷
تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور	۲۹
نماز کے وقتوں کا بیان	〃
اذان کا بیان	۳۰
اذان واقامت کے احکام	۳۲
اذان واقامت کے سنن اور مستحبات	۳۴
متفرق مسائل	۳۶
نماز کی شرطوں کا بیان	۳۷
قبلے کے مسائل	۳۹
نیت کے مسائل	۴۰
تکبیر تحریمہ کا بیان	۴۰
فرض نماز کے بعض مسائل	۴۱
تحیۃ المسجد	۴۳
نوافل سفر	۴۴
نماز قتل	〃
تراویح کا بیان	۴۵
نماز کسوف وخسوف	〃
استسقاء کی نماز کا بیان	۴۷
فرائض واجبات صلوٰۃ کے متعلق بعض مسائل	۴۹
نماز کی بعض سنتیں	۵۱
جماعت کا بیان	۵۲
جماعت کی فضیلت اور تاکید	۵۳
جماعت کی حکمتیں اور فائدے	۶۰
جماعت کے واجب ہونیکی شرطیں	۶۲
جماعت کے صحیح ہونیکی شرطیں	۶۳
جماعت کے احکام	۷۰
مقتدی اور امام کے متعلق مسائل	۷۲
جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل	۷۹
نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے	۸۱
نماز جن چیزوں سے مکروہ ہوجاتی ہے	۸۴
نماز میں حدث ہوجانے کا بیان	۸۶
سہو کے بعض مسائل	۸۹
نماز قضا ہوجانے کے مسائل	〃
مریض کے بعض مسائل	۹۰
مسافر کی نماز کے مسائل	〃
خوف کی نماز	۹۲
جمعہ کی نماز کا بیان	۹۴
جمعہ کے فضائل	۹۵
جمعہ کے آداب	۹۸
جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید	۱۰۱
نماز جمعہ کے واجب ہونیکی شرطیں	۱۰۳
جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں	۱۰۴
جمعہ کے خطبہ کے مسائل	۱۰۵
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن۔	۱۰۷
نماز کے مسائل	۱۰۹
عیدین کی نماز کا بیان	۱۱۰
کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان	۱۱۴
سجدۂ تلاوت کا بیان	۱۱۶
میت کے غسل کے مسائل۔	۱۱۷
میت کے کفن کے بعض مسائل	۱۱۹
جنازے کی نماز کے مسائل	〃
دفن کے مسائل	۱۲۶
شہید کے احکام	۱۲۹
جنازے کے متفرق مسائل	۱۳۲
مسجد کے احکام	۱۳۴
تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور	۱۳۷
روزے کا بیان	〃
اعتکاف کے مسائل	۱۴۱
زکوٰۃ کا بیان	۱۴۵
سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان	〃
اونٹ کا نصاب	۱۴۶
گائے اور بھینس کا نصاب	۱۴۷
بکری اور بھیڑ کا نصاب	۱۴۸
زکوٰۃ کے متفرق مسائل	۱۴۹
تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور	۱۵۱
بابوں کے متعلق احکام	〃
شفعہ کا بیان	۱۵۳
مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی کا بیان	
مساقاۃ یعنی پھل کی بٹائی کا بیان	۱۵۴
نشے دار چیزوں کا بیان	۱۵۷
شرکت کا بیان	〃
تتمہ حصہ بہشتی زیور	۱۶۰
مردوں کے امراض	〃
ضعف باہ اور سرعت کا بیان	۱۶۴
ضعف باہ کیلئے چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان۔	۱۶۶
بطور اختصار چند مقوی غذاؤں کا بیان۔	۱۷۰
ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان	۱۷۱
تیسری قسم ضعف باہ کی	۱۷۳
چند کام کی باتیں	۱۷۴
کثرت خواہش نفسانی کا بیان	〃
کثرت احتلام	۱۷۵
چند متفرق نسخے	۱۷۶
آتشک	۱۷۷
سوزاک کا بیان	۱۷۸
خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا	۱۸۰
آنت اترنا اور فوطے کا بڑھنا	〃
قسم دوم فیلۂ ریحی یعنی فوطہ میں ریح آجانے کا بیان	۱۸۱
قسم سوم فوطوں میں پانی آجانے کے بیان میں۔	۱۸۲
فوطوں یا جنگا سول میں خراش ہوجانا	۱۸۳
عضو تناسل کا ورم	۱۸۴
فہرست مضامین ضمیمہ بہشتی گوہر	
موت اور اس کے متعلقات اور زیارت قبور کا بیان	۱۸۴
مسائل	
ضمیمہ ثامنہ بہشتی گوہر	۱۹۲
مسماۃ بہ تعدیل حقوق الوالدین	۱۹۶

دیباچہ جدیدہ بہشتی گوہر

یہ تو معلوم ہے کہ بہشتی گوہر کوئی مستقل[1] تالیف نہیں ہے بلکہ منتخب[2] ہے رسالہ علم الفقہ مؤلفہ مولانا عبدالشکور صاحب سے جیسا کہ اس کے دیباچہ قدیمہ[3] سے ظاہر ہے۔ مگر اس مرتبہ بعض مسائل کو علم الفقہ سے ملا کر دیکھا گیا تو اس کے اور اس کے بعض مسائل میں کچھ اختلاف ملا۔ اس پر بہشتی گوہر کا مسودہ[4] تلاش کیا گیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ اختلاف کس وجہ سے ہوا ہے۔ انتخاب کے وقت ہی یہ اختلاف پیدا ہوا ہے یا بعد میں کسی نے کمی زیادتی کی۔ لیکن مسودہ نہ مل سکا نیز بعض مسائل خود اصل علم الفقہ میں بھی محتاج تحقیق مکرر[5] نظر پڑے لہذا اب دوبارہ کل بہشتی گوہر پر نظر کرنا ضروری ہوا۔ لہذا احقر کے عرض کرنے پر حکیم الامۃ مجدد الملۃ قبلہ وکعبہ ام حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم العالی نے بوجہ کثرت مشاغل[6] اس طرح نظر فرمائی کہ بہشتی گوہر کو اول سے آخر تک ایک سرسری نظر سے ملاحظہ فرمایا اور اس میں جس مسئلہ میں شبہہ ہوا اس پر نشان کر دیا۔ پھر ان مقامات کو برادر مکرم مولوی ظفر احمد صاحب کی خدمت میں احقر نے حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم اس غرض سے پیش کیا کہ ان نشان زدہ مقامات کو کتب فقہ میں نکال کر بہشتی گوہر کی عبارت کو درست کر دیا جاوے۔ چنانچہ بھائی صاحب موصوف نے نہایت جانفشانی سے اس کام کو انجام دیا۔ اور مواقع[7] ضرورت میں حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم سے مشورہ بھی فرماتے رہے۔ اسی طرح ان تمام مقامات نشان زدہ کو درست فرما دیا جزاھم اللہ تعالیٰ اور چونکہ اس مرتبہ بہشتی گوہر کو دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس میں بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ ان کا حوالہ نہیں ہے۔ لہذا میرے مکرم احباب مولانا مولوی وصی اللہ صاحب اعظم گڈھی و مولانا مولوی عبدالکریم صاحب گمتھلوی زاد مجدہما نے نہایت محنت و عرقریزی سے تمام کتب فقہ سے تلاش کر کے ان سب مسائل کے حوالے درج کئے اور جن مسائل میں پہلے سے حوالے تھے ان میں صفحات[8] کا حوالہ نہ تھا ان سب میں صفحات کے حوالے درج ہوئے اور اگر پہلی لکھی ہوئی

[1] یعنی الگ تصنیف نہیں ہے ۱۲
[2] منتخب کے معنے چنی ہوئی اور انتخاب کی گئی ۱۲
[3] دیباچہ قدیمہ اگلے صفحہ پر ہے ۱۲
[4] مسودہ پہلی بار جو مصنف لکھتا ہے اس کو کہتے ہیں اور جو اس کے بعد صاف کرتا ہے تو اس کو مبیضہ کہتے ہیں ۱۲۔
[5] مکرر دوبارہ اور سہ بارہ کو کہتے ہیں ۱۲
[6] مشاغل جمع ہے مشغلہ کی یعنی بہت سے مشغلے ۱۲
[7] مواقع جمع ہے موقع کی ۱۲
[8] صفحات جمع ہے صفحہ کی یعنی بہت سے صفحہ۔

کتاب میں باوجود تلاش کے مسئلہ نہ مل سکا تو اُس کتاب کی جگہ دوسری کتاب کا حوالہ دیا گیا اور مواقع ضرورت میں بعد مشورہ[1] عبارت میں بھی تغیر فرمایا[2]۔ غرضکہ اس مرتبہ اس قدر ترمیم[3] ہوئی ہے کہ گویا بہشتی گوہر کو دوبارہ تالیف[4] کیا گیا ہے اور بہشتی زیور میں تو اس امر کا التزام[5] کیا تھا کہ اس مرتبہ جو کچھ کمی یا اضافہ[6] ہوا ہے اس کی اطلاع حاشیہ پر کر دی ہے لیکن چونکہ بہشتی گوہر میں تغیر[7] بہت زیادہ ہوا ہے اس لئے اس میں اس کا التزام نہیں ہو سکا بلکہ یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ اس سے پہلے کے جسقدر مطبوعہ بہشتی گوہر ہیں ان کو اس سے درست کر لیا جاوے کیونکہ اس جدید نسخہ کے مسائل صحیح اور مطبوعہ سابق میں بعض مسائل غلط ہیں۔

ضروری التماس[8]

بہشتی زیور اور بہشتی گوہر پر چونکہ پوری طرح نظر ثانی حضرات متذکرۂ بالا نے فرمائی ہے حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم نے تو محض ایک سرسری نظر فرمائی ہے لہذا ان میں جو کوتاہیاں رہ گئی ہوں (اگرچہ اپنے نزدیک تو کوتاہی چھوڑی نہیں ہے) اُن کو حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم کی طرف نسبت کر کے خواہ مخواہ معاندانہ[9] اعتراض سے بچیں۔ ہاں طلب حق کے لئے اگر کسی مسئلہ کی بابت دریافت کرنا ہو پوچھیں مگر طرز سوال[10] سے طلب حق یا عناد صاف طور پر معلوم ہو ہی جاتا ہے۔

---

[1] یعنی حضرت مولانا دامت برکاتہم سے مشورہ لینے کے بعد ۱۲

[2] یعنی عبارت کو بدل دیا ۱۲

[3] ترمیم کے معنی اول بدل کرنا ۱۲۔

[4] تالیف بمعنے تصنیف ہے ۱۲

[5] یعنی لازم کر لیا تھا ۱۲

[6] اضافہ کے معنے لانا اور بڑھانا ۱۲

[8] التماس سے درخواست مراد ہے ۱۲

[7] جن کا اوپر ذکر ہوا ۱۲

[9] ہمیشہ رہنے سہنے والا ان کا ۱۲

[10] یعنی دشمنی اور عناد کے طور پر ۱۲۔

[11] یعنی سوال کا طریقہ ۱۲۔

بہشتی زیور کا گیارھواں حصّہ

ملقب بہ

بہشتی گوہر

دیباچۂ قدیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ رسالہ بہشتی گوہر تتمہ[1] ہے بہشتی زیور کا جو اس کے قبل دس حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور جس کے اخیر حصّہ کے ختم پر اس تتمہ کی خبر اور ضرورت کو ظاہر کیا جا چکا ہے لیکن بوجہ کم فرصتی کے اس کے جمیع مسائل کو اصل کتب فقہیہ متداولہ[2] سے نقل کرنے کی نوبت نہیں آئی بلکہ رسالہ علم الفقہ کو جو لکھنؤ سے شائع ہوا ہے اور جس میں اکثر جگہ اصل کتب کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے ایک طالبعلمانہ نظر سے مطالعہ کر کے اس میں سے اس تتمہ کے مناسب یعنی ضروری[3] مسائل جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں مقصود اور کسی عارضی مصلحت سے مسائل مشترکہ تبعاً منتخب کر کے ایک جگہ جمع کرنا کافی سمجھا گیا ہے البتہ مواقع ضرورت میں اصل کتب سے بھی مراجعت[4] کر کے اطمینان کیا گیا اور جہاں کہیں مضامین یا حوالہ کتب کی غلطیاں تھیں ان سب کی اصلاح اور درستی کر دی گئی اور کہیں کہیں قدرے کمی بیشی یا تغیر عبارت یا مختصر اضافہ بھی کیا گیا جس سے یہ مجموعہ من وجہ مستقل اور من وجہ غیر مستقل ہو گیا اور بعض ضروری مسائل صفائی معاملات سے بھی لئے گئے کچھ بعید نہیں کہ پھر بھی بعض مسائل مہمہ[5] اس میں رہ گئے ہوں اس

---

[1] تتمہ اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے سے پہلی چیز کو پورا کرے ۱۲

[2] متداولہ وہ کتابیں جن کا استعمال ہوتا رہتا ہے ۱۲

[3] یعنی وہ مسائل جن میں عورتیں اور مرد سب شریک ہیں ۔ ۱۲

[4] مراجعت کہتے ہیں لوٹنے کو مراد یہاں کتابوں کو بار بار دیکھنا اور الٹنا ہے ۱۲

[5] ایک اعتبار سے الگ اور ایک اعتبار سے علم الفقہ کا خلاصہ ہے ۱۲

[6] مہمات اُن مسائل کو کہتے ہیں جو آدمی کو ہم فکر میں ڈالنے والے ہیں یعنی ضروری مسئلے ۱۲

لئے عام ناظرین سے درخواست ہے کہ ایسے ضروری مسائل سے بعنوان سوال اطلاع فرمادیں کہ طبع آئندہ میں اضافہ کردیا جاوے اور خاص اہل علم سے اُمید ہے کہ ایسی ضروریات کو از خود اس کے اخیر میں مثل اضافات حصّہ دہم اصل کتاب بطور ضمیمہ[1] کے ملحق فرمادیں۔ چونکہ اس میں مختلف ابواب[2] کے مسائل ہیں اس لئے بہشتی زیور کے جن حصوں کا اس میں تتمہ ہے جن میں زیادہ مقدار حصّہ سوم کے تتمہ کی ہے ان کے مناسب اس کا تجزیہ[3] کرکے ہر جزو مضمون کے ختم پر جلی قلم سے لکھدیا جاوے گا کہ یہاں فلاں حصّہ کا تتمہ ختم ہوا اور آگے فلاں حصّہ کا تتمہ شروع ہوتا ہے سو مناسب اور سہل اور مفید طریقہ یہ ہوگا کہ جب کوئی مرد یا لڑکا کوئی حصّہ بہشتی زیور کا مطالعہ میں یا درس میں ختم کرچکے تو قبل اس کے کہ اُس کا آئندہ حصّہ شروع کیا جاوے اُس حصّہ مختومہ[4] کا تتمہ اس رسالہ میں سے اُس کے ساتھ دیکھ لیا جاوے پھر اصل کتاب کا حصّہ آئندہ دیکھا پڑھا جاوے اسی طرح اس کا ختم بھی ایسا ہی کیا جاوے وعلی ہذا القیاس واللہ الکافی لکل خیر وہو الوافی من کل ضیر

کتبہ اشرف علی عفی عنہ۔ آخر ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

[1] ضمیمہ وہ چیز جو ملا دی جائے ۱۲
[2] ابواب باب کی جمع ہے ۱۲
[3] تجزیہ کے معنے جزو جزو الگ الگ ۱۲۔
[4] یعنی ختم کئے ہوئے کو ۱۲۔

تتمہ حصّہ اوّل بہشتی زیور

اصطلاحات ضروریہ

جاننا چاہیئے کہ جو احکام الٰہی بندوں کے افعال اعمال کے متعلق ہیں اُن کی آٹھ قسمیں ہیں فرض[1]۔ واجب[2]۔ سنت[3]۔ مستحب[4]۔ حرام[5]۔ مکروہ تحریمی[6]۔ مکروہ تنزیہی۔ مباح[7]۔

(۱) فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اُس کا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔ فرض عین[1] اور فرض کفایہ۔ فرض عین وہ ہے کہ جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی اس کو بغیر کسی عذر کے چھوڑے وہ مستحق عذاب اور فاسق ہے جیسے پنج وقتی نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔ فرض کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جاویگا اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گناہگار ہوں گے جیسے جنازے کی نماز وغیرہ۔

(۲) واجب وہ ہے جو دلیل ظنی[2] سے ثابت ہو اس کا بلا عذر ترک کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے بشرطیکہ بغیر کسی تاویل اور شبہ کے چھوڑے اور جو اس کا انکار کرے وہ بھی فاسق ہے کافر نہیں۔

(۳) سنت وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ سنت موکدہ اور سنت غیر موکدہ۔ سنت موکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو لیکن ترک کرنے والے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ نہ کی ہو اس کا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اُس کی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

[1] یہ مضمون اہل مطابع میں سے کسی نے بڑھایا ہے حضرت مؤلف علام کا نہیں ہے ۱۲ منہ۔

[2] دلیل ظنی وہ دلیل ہے جس میں دوسرا بھی احتمال ضعیف ہو اور دلیل قطعی سے درجہ میں مؤخر ہو ۱۲ منہ۔

شفاعت[1] سے محروم رہے گا ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں مگر واجب کے چھوڑنے میں بہ نسبت اس کے چھوڑنے کے گناہ زیادہ ہے۔ سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک بھی کیا ہو اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں اور اس کو سنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں۔

(۴) مستحب وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والے پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اس کو فقہاء کی اصطلاح میں نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں

(۵) حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر ہے اور اس کا بے عذر کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔

(۶) مکروہ تحریمی وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا فاسق ہے جیسے کہ واجب کا منکر فاسق ہے اور اس کا بغیر عذر کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے۔

(۷) مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس کے نہ کرنے میں ثواب اور کرنے میں عذاب نہ ہو

(۸) مباح وہ فعل ہے جس کے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔

---

[1] شفاعت سے مراد مطلق شفاعت نہیں جو اہل کبائر تک کے لئے عام ہوگی بلکہ مراد وہ شفاعت ہے جو اتباع سنت کا ثمرہ ہے ۱۲ ص ۳۳۰ ج ۵ شامی۔

[1] یعنی یہ شفاعت نہ پائے گا کہ اس کے درجے بلندوں یا دوزخ میں بالکل نہ داخل ہو البتہ یہ شفاعت کہ دوزخ سے نکالا جائے سو وہ پائے گا کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کو پہنچے گی ۱۲

کتاب الطہارۃ

پانی کے استعمال کے احکام

مسئلہ ۔ ایسے ناپاک پانی[1] کا استعمال جس کے تینوں وصف یعنی مزہ اور بو اور رنگ نجاست کی وجہ سے بدل گئے ہوں کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کو پلانا درست[2] ہے نہ مٹی وغیرہ میں ڈال کر گارا بنانا جائز ہے اور اگر تینوں وصف نہیں بدلے تو اس کا جانوروں کو پلانا اور مٹی میں ڈالکر گارا بنانا اور مکان میں چھڑکاؤ کرنا درست ہے مگر ایسے گارے سے مسجد نہ لیپے۔

مسئلہ ۲ ۔ دریا۔ ندی اور وہ تالاب جو کسی کی زمین میں نہ ہو اور وہ کنواں جس کو بنانے والے نے وقف کر دیا ہو تو اس تمام پانی سے عام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں کسی کو یہ حق[3] نہیں ہے کہ کسی کو اس کے استعمال سے منع کرے یا اس کے استعمال میں ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے عام لوگوں کو نقصان ہو جیسے کوئی شخص دریا یا تالاب سے نہر کھود کر لائے اور اس سے وہ دریا یا تالاب خشک ہو جائے یا کسی گاؤں یا زمین کے غرق ہو جانے کا اندیشہ ہو تو یہ طریقہ استعمال کا درست نہیں اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ اس ناجائز طریقۂ استعمال سے منع کر دے

مسئلہ ۳ ۔ کسی شخص کی مملوک زمین میں کنواں[4] یا چشمہ یا حوض یا نہر ہو تو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پانی پلانے یا وضو و غسل و پارچہ شوئی کے لئے پانی لینے سے یا گھڑے بھر کر اپنے گھر کے درخت یا کیاری میں پانی دینے سے منع نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں سب کا حق ہے البتہ اگر کثرت جانوروں کی وجہ سے پانی ختم ہونے کا یا نہر وغیرہ کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو روکنے کا اختیار ہے اور اگر اپنی زمین میں آنے سے روکنا چاہے تو دیکھا جائے گا کہ پانی لینے والے کا کام دوسری جگہ سے بآسانی چل سکتا ہے مثلاً کوئی دوسرا کنواں وغیرہ ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر موجود ہے اور وہ کسی کی مملوک زمین میں بھی نہیں ہے یا اس کا کام بند ہو جائے گا اور تکلیف ہوگی اگر اس کی کارروائی دوسری جگہ سے ہو سکے تو خیر ورنہ

---

[1] وان اختلط بہ نجس فان کان جاریا او عشرا فی عشر لا یجنسہ ارضہ بالغرف لا ینجسہ الا اذا غیر طعمہ او لونہ او ریحہ وان لم یکن جاریا ینجس ۱۲ مختصر وقایہ صفحہ ۶۔

[2] اذا تنجس الماء القلیل بوقوع النجاسۃ فیہ ان تغیرت اوصافہ لا ینتفع بہ من کل وجہ کالبول و الاجار سقی الدواب وبل الطین ولا یطین بہ المسجد کذا فی تاتارخانیہ ۱۲ عالمگیری صفحہ ۲۵ ج ۱۔

[3] اما الاول فہو النہر العظیم الذی لم یدخل فی المقاسم کالفرات والدجلۃ والجیحون والسیحون والنیل واذا احتاج الی الکری فاصلاح شطہ یکون علی السلطان من بیت المال فان لم یکن فی بیت المال مال تجبر المسلمین علی کریہ و یخرجہم لاجلہ فان اراد واحد من المسلمین ان یکری منہا نہر الارضہ کان لہ ذلک اذا لم یضر بالعامۃ فان اضر بالعامۃ یمنع من ذلک الی آخرہ ۱۲ ان فتاوی قاضی خاں صفحہ ۲۵۱ ج ۴۔

[4] نہر لقوم ولرجل ارض بجنبہ لیس لہ شرب من ہذا النہر کان لصاحب الارض ان یشرب ویتوضا ویسقی دابۃ من ہذا النہر الخ قاضی خاں صفحہ ۲۴۵ ج ۵

[5] انما اراد بہ ولا باہتہ فی الماء الذی لم یحرز نحو الماء فی الحیاض والعیون والآبار والانہار لکل احد ان یشرب منہا ویسقی دوابہ وان کان فیہ انقطاع ذلک الماء ولا یسقی بہا ارضہ ولا زرعہ ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۳۴۴ ج ۵

اس کنوئیں والے سے کہا جاوے گا کہ یا تو اس شخص کو اپنے کنوئیں یا نہر وغیرہ پر آنے کی اس شرط سے اجازت دو کہ نہر وغیرہ توڑے گا نہیں ورنہ اس کو جس قدر پانی کی حاجت ہے تم خود نکال کر یا نکلوا کر اس کے حوالے کرو۔ البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بدون اس شخص کی اجازت کے دوسرے لوگوں کو جائز نہیں اس سے ممانعت کر سکتا ہے۔ یہی حکم ہے خودرو گھاس کا اور جس قدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں البتہ تنہ دار درخت زمین والے کی مملوک ہیں۔

مسئلہ ۔ اگر ایک شخص دوسرے کے کنوئیں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ کنوئیں یا نہر والا اس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے مشائخ بلخ نے فتوی جواز کا دیا ہے۔

مسئلہ ۔ دریا۔ تالاب کنوئیں وغیرہ سے جو شخص اپنے کسی برتن میں مثل گھڑے مشک وغیرہ کے پانی بھر لے تو وہ اس پانی کا مالک ہو جائے گا اس پانی سے بغیر اس شخص کی اجازت کے کسی کو استعمال کرنا درست نہیں البتہ اگر پیاس سے بے قرار ہو جاوے تو زبردستی بھی چھین لینا جائز ہے جبکہ پانی والے کی سخت حاجت سے زائد موجود ہو مگر اس پانی کا ضمان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۔ لوگوں کے پینے کے لئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں میں راستوں پر پانی رکھ دیتے ہیں اس سے وضو غسل درست نہیں ہاں اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اس سے پینا درست ہے۔

مسئلہ ۔ اگر کنوئیں میں ایک دو مینگنی گر جاوے اور وہ ثابت نکل آوے کنواں ناپاک نہیں ہوتا خواہ وہ کنواں جنگل کا ہو یا بستی کا اور من ہو یا نہ ہو۔

پاکی ناپاکی کے بعض مسائل

مسئلہ ۔ غلّہ گاہنے کے وقت یعنی جب اس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلّے پر پیشاب

---

۱ وکذا الحشیش والکلاء اذا نبت فی ارض انسان بغیر انبات یکون مباحا کل من اخذہ الا انہ لا یدخل ارضہ الا باذنہ الخ قاضی خاں صفحہ ۲۴۴ والکلاء والحشیش مالا ساق لہ واذا نبت ینبسط علی الارض ۱۲ حوالہ بالا۔

۲ فان ارادان یحفر البئر بقرب بئر غیرہ فان کان یذہب ماء البئر بالحفر لا یحفر وان کان لا یذہب ولکن ینقص ماء البئر ویجری الماء فی البئر الاولی بعد الحفر فلہ ان یحفر ویستقی ولا یمنع وان کان لا ینقص ماء البئر ولا یجری الماء فی البئر الاولی بعد الحفر فلہ ان یحفر ویستقی ولا یمنع وان کان لا ینقص ماء البئر ولکن یجری الماء فی البئر الاولی بعد الحفر فلیس لہ ان یحفر ولا یستقی الا باذن صاحب البئر الاولی وان کان ینقص ماء البئر ویجری الماء فی البئر الاولی بعد الحفر فلیس لہ ان یحفر ولا یستقی الا باذن صاحب البئر الاولی وان کان ینقص ماء البئر ولا یجری الماء فی البئر الاولی بعد الحفر فلیس لہ ان یحفر ولا یستقی الا باذن صاحب البئر الاولی وان کان لا ینقص ماء البئر ولا یجری الماء فی البئر الاولی بعد الحفر فلیس لہ ان یحفر ولا یستقی الا باذن صاحب البئر الاولی

کردیں تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہے یعنی غلہ اس سے ناپاک نہ ہوگا[عہ] اور اگر اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کریں تو ناپاک ہوجائے گا اس لئے کہ یہاں ضرورت نہیں

مسئلہ ۲ کافر کھانے کی شے جو بناتے ہیں اُس کو اور اسی طرح اُن کے برتن اور کپڑے وغیرہ کو ناپاک نہ کہیں گے تاوقتیکہ اس کا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہ ہو

مسئلہ ۳ بعض لوگ جو شیر وغیرہ کی چربی استعمال کرتے ہیں اور اس کو پاک جانتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر طبیب حاذق دیندار کی یہ رائے ہو کہ اس مرض کا علاج سوا چربی کے اور کچھ نہیں تو ایسی حالت میں بعض علماء کے نزدیک درست ہے لیکن نماز کے وقت اُس کو پاک کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۴ راستوں کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ بدن یا کپڑے میں نجاست کا اثر نہ معلوم ہو فتویٰ اسی پر ہے باقی احتیاط یہ ہے کہ جس شخص کی بازار اور راستوں میں زیادہ آمد و رفت نہ ہو وہ اسکے لگنے سے بدن اور کپڑے پاک کرلیا کرے چاہے ناپاکی کا اثر بھی محسوس نہ ہو۔

مسئلہ ۵ نجاست اگر جلائی جائے تو اس کا دھواں پاک ہے وہ اگر جم جائے اور اُس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہے جیسے نوشادر کو کہتے ہیں کہ نجاست کے دھوئیں سے بنتا ہے۔

مسئلہ ۶ نجاست کے اوپر جو گرد و غبار ہو وہ پاک ہے بشرطیکہ نجاست کی تری نے اس میں اثر کرکے اس کو تر نہ کردیا ہو۔

مسئلہ ۷ نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں (حوالۂ بالا) پھل وغیرہ کے کیڑے پاک ہیں لیکن ان کا کھانا درست نہیں اگر اُن میں جان پڑگئی ہو اور گولر وغیرہ سب

عہ عامہ کتب فقہ میں تقسیم و ہبہ کی قید ہے غالباً یہ مسئلہ امام محمد صاحب کے قول پر بلا قید تقسیم وغیرہ لکھا گیا ہے کیونکہ وہ بول ما یوکل لحمہ کو مطلقاً اور حمار وغیرہ کے بول کو ضرورت بلوے کی وجہ سے پاک کہتے ہیں ۱۲ ظفر

عہ وفی الدر عفی طین شارع و مواہن کلاب و بخار نجس و غبار سرقین و انتفاع غسالۃ لا تظہر مواقع قطرہا فی الماء اھ طحطاوی صفحہ ۹۱

لہ قال محمد یکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل ومع ہذا لو اکل او اشرب فیہا قبل الغسل جاز ولا یکون آکلا ولا شاربا حراما وہذا اذا لم یعلم بنجاستہ فلا وانی واما اذا علم فلا یجوز الاکل واشرب فیہا قبل الغسل الخ ۱۲ عالمگیری صفحہ ۳۴۷

۲ اختلف فی التداوی بالمحرم ففی النہایۃ عن الذخیرۃ یجوز ان علم فیہ شفاء ولم یعلم دواء آخر کما رخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتوی شامی صفحہ ۱۹۴ ج ۱

۳ وفی الفیض ملین الشوارع عفو وان ملاء الثوب للضرورۃ ولو مختلطا بالعذرات وتجوز الصلوۃ معہ الخ شامی صفحہ ۲۹۹ ج ۱

۴ اقوال اما النوشادر المستجمع من دخان النجاستہ فہو طاہر کما یعلم مما مر ۱۲ شامی صفحہ ۳۰۰

۵ وغبار سرقین عفو در مختار صفحہ ۹۹

۶ ما یصیب الثوب جائز من بخارات النجاستہ قیل ینجسہ وقیل لا وہو الصحیح ۱۲ شامی صفحہ ۲۹۹ ج ۹

پھلوں کے کیڑوں کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۸۔ کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت۔ حلوہ وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۹۔ مشک اور اس کا نافہ پاک ہے اور اسی طرح عنبر وغیرہ۔

مسئلہ ۱۰۔ سوتے میں آدمی کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ گندہ انڈا حلال جانور کا پاک ہے بشرطیکہ لوٹا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۲۔ سانپ کی کینچلی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جاوے وہ نجس ہے خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا دوسری دفعہ کا یا تیسری دفعہ کا لیکن ان پانیوں میں اتنا فرق ہے کہ اگر پہلی دفعہ کا پانی کسی کپڑے میں لگ جاوے تو یہ کپڑا تین دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر دوسری دفعہ کا پانی لگ جاوے تو صرف دو دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر تیسری دفعہ کا لگ جاوے تو ایک ہی دفعہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۱۴۔ مردہ انسان جس پانی سے نہلایا جاوے وہ پانی نجس ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ سانپ کی کھال نجس ہے یعنی وہ جو اس کے بدن سے لگی ہوئی ہے کیونکہ کینچلی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ مردہ انسان کے منہ کا لعاب نجس ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ اکہرے کپڑے میں ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ کم ہی سمجھی جائے گی اور معاف ہوگی ہاں اگر کپڑا دوہرا ہو یا دو کپڑوں کو ملا کر اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جائے گی اور معاف نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۔ دودھ دوہتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے۔

---

۱ صلوا تو کل المرقۃ ان تفضخ الدود فیہا اصلا نہ میتۃ ولا دم ان کان لہ طاہرا

۲ نافۃ المسک طاہرۃ مطلقا ولو کانت تفصل الا بابانۃ کالمسک للاتفاق علی طہارۃ والظفر ای المسک حلال ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صفحہ ۹۷

۳ الماء الذی یسیل من فم النائم طاہر ہو الصحیح ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۱۳ ج ۱

۴ اذا صلی وفی کمہ بعیرۃ ندرۃ تدحال منہا وما جازت صلوتہ وکذا البیضۃ التی فیہا فرخ میت ۱۲ حوالہ بالا

۵ والدم الخ یعفی عن اقل من قدر الدرہم من دم الحیض والنفاس والقیح والصدید ۱۲ شمس الائمۃ الحلوانی الصحیح انہ طاہر ۱۲ حوالہ بالا

۶ غسالۃ النجاسۃ فی المرات الثلثۃ منجسۃ فی الاصح وان کانت الازالۃ تحصل بالغسل ثلثا والثانیۃ بمرتین والثالثۃ بواحدۃ لان الماء یاخذ حکم المحل عند وضعہ فیہ ۱۲ طحطاوی علی المراقی صفحہ ۸۶

۷ غسالۃ المیت عن الاول والثانی والثالث فاسدۃ ۱۲ قاضی خاں۔

۸ لو صلی ومعہ جلد حیۃ اکثر من قدر الدرہم لا یجوز صلوتہ وان کانت مذبوحۃ الخ ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۱۱

۹ اما الحاب المیت فقد قیل انہ نجس کذا فی السراج ۱۲ عالمگیری مصری صفحہ ۴۶

۱۰ وان صلی فی ثوب ذی طاق واحد کالقمیص ونحوہ وعلیہ نجاسۃ اقل من قدر الدرہم قد فقدت النجاسۃ الی الجانب الآخر فلو جمعا یکری اکثر من قدر الدرہم لا یمنع الصلوٰۃ فی قولہم ۱۲ حوالہ بالا ولو صلی فی ثوبین علی کل واحد منہما نجاسۃ اقل من قدر الدرہم لو جمعا یکون اکثر من قدر الدرہم خانیہ یجمع منہما ویمنع جواز الصلوٰۃ ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۱۲

۱۱ والاصح ان غسالۃ المیت اذا لم یکن علیہ نجاسۃ مستعملۃ ۱۲

مسئلہ ۱۹ - چار پانچ سال[1] کا ایسا لڑکا جو وضو کو نہیں سمجھتا وہ اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو یہ پانی مستعمل نہیں۔

مسئلہ ۲۰ - پاک کپڑا برتن اور[2] نیز دوسری پاک چیزیں جس پانی سے دھوئی جاویں اس سے وضو اور غسل درست ہے بشرطیکہ پانی گاڑھا نہ ہو جاوے اور محاورے میں اس کو ماء مطلق یعنی صرف پانی کہتے ہوں اور اگر برتن وغیرہ میں کھانے پینے کی چیز لگی ہو تو اس کے دھوون سے وضو اور غسل کے جواز کی شرط یہ ہے کہ پانی کے تین وصفوں سے دو وصف باقی ہوں گو ایک وصف بدل گیا ہو اور اگر دو وصف بدل جائیں تو پھر درست نہیں۔

مسئلہ ۲۱ - مستعمل پانی[3] کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے اور وضو غسل اس سے درست نہیں ہاں ایسے پانی سے نجاست دھونا درست ہے۔

مسئلہ ۲۲ - زمزم کے پانی[4] سے بے وضو کو وضو کرنا نہ چاہیئے اور اسی طرح وہ شخص جس کو نہانے کی حاجت ہو اس سے غسل نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر مجبوری ہو کہ پانی ایک میل سے ورے نہ مل سکے اور ضروری طہارت کسی اور طرح بھی حاصل نہ ہو سکتی ہو تو یہ سب باتیں زمزم کے پانی سے جائز ہیں۔

مسئلہ ۲۳ - عورت[5] کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل نہ چاہیئے گو ہمارے نزدیک اس سے وضو وغیرہ جائز ہے مگر امام احمد کے نزدیک جائز نہیں اور اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے۔

مسئلہ ۲۴ - جن مقاموں[6] پر خدائے تعالیٰ کا عذاب کسی قوم پر آیا ہو جیسے ثمود اور عاد کی قوم اس مقام کے پانی سے وضو اور غسل نہ چاہیئے مثل مسئلہ بالا اس میں بھی اختلاف ہے۔ مگر یہاں بھی اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے اور مجبوری کو اس کا بھی وہی حکم ہے جو زمزم کے پانی کا ہے۔

مسئلہ ۲۶ - تنور اگر ناپاک[7] ہو جائے تو اس میں آگ جلانے سے پاک ہو جائے گا۔ بشرطیکہ بعد گرم ہونے کے نجاست کا اثر نہ رہے۔

ع الصبی العاقل اذا توضؤ واغتسل یرید بہ التطہیر ینبغی ان یصیر الماء مستعمل ۱۲ قاضی خان۔

---

[1] البعیر اذا وقع فی المحلب عند الحلب فرمی من ساعتہ لا باس بہ ۱۲ حوالہ بالا

[2] ولا یجوز الوضوء بماء زال طبعہ لغلبۃ غیر الماء علی الماء والغلبۃ فی مخالطۃ الجامدات باخراج الماء عن رقتہ وسیلانہ واما اذا بقی علی رقتہ وسیلانہ فانہ لا یضر تغیرہ او معافہ کلہا بجامد والغلبۃ تحصل فی المائعات بظہور وصف واحد من مائع لہ وصفان فقط وبظہور وصفین من مائع لہ ثلاثۃ انی المائع الذی لا وصف لہ بالوزن الخ نور الایضاح ملخصا صفحہ ۱۶ مع الشرح۔

[3] والثالث طاہر فی نفسہ غیر مطہر ای للحدیث بخلاف الخبیث وقال بعد ذلک فی الشرح لکن یکرہ شربہ والعجن بہ تنزیہا لاستقذار النفس لہ ۱۲ مراقی مع الطحطاوی صفحہ ۱۴ وصفحہ ۱۵

[4] وفصل صاحب لباب المناسک آخر الکتاب فقال یجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم ان کان علی طہارۃ للتبرک فلا ینبغی ان یغتسل بہ جنب ولا محدث ولا فی مکان نجس الخ از طحطاوی صفحہ ۱۴

[5] ومن منہیاتہ التوضاء بفضل ماء المرأۃ در مختار صفحہ ۲۴ ج ۱

[6] ینبغی ان یراد فی المندوبات ان لا یتطہر من ماء او تراب من ارض مغضوب علیہا کابار ثمود ۱۲ شامی صفحہ ۱۲۲

[7] الصبی اذا بال فی التنور ثم خبزت ان کانت النجاسۃ قد یبست ولم یبق بلتہا قبل الصاق الخبز بالتنور لا ینجس الخبز لان النار لما اکتسب البلۃ صار کالارض اذا یبست وان الصقت الخبز بالتنور حال قیام البلۃ بالخبز نجس ۱۲ قاضی خان۔ صفحہ ۱۲

مسئلہ ۲۶ - ناپاک زمین پر مٹی[1] وغیرہ ڈال کر نجاست چھپا دی جائے اس طرح کہ نجاست کی بُو نہ آئے تو مٹی کا اوپر کا حصہ پاک ہے۔

مسئلہ ۲۷ - ناپاک تیل یا چربی[2] کا صابون بنا لیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۸ - فصد کے مقام[3] یا اور کسی عضو کو جو خون پیپ کے نکلنے سے نجس ہو گیا ہو اور دھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پونچھ دینا کافی ہے اور بعد آرام ہونے کے بھی اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۹ - ناپاک[3] رنگ اگر جسم میں یا کپڑے میں لگ جائے یا بال اس ناپاک رنگ سے رنگین ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے اگرچہ رنگ دور نہ ہو۔

مسئلہ ۳۰ - اگر ٹوٹے[4] ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہے اس کی جگہ پر رکھ کر جما دیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اسی طرح اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اس کے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھ دی جائے یا کسی زخم میں کوئی ناپاک چیز بھر دی جائے اور وہ اچھا ہو جائے تو اس کو نکالنا نہ چاہیئے بلکہ وہ خود بخود پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۱ - ایسی ناپاک[5] چیز کہ جو چکنی ہو جیسے تیل، گھی، مردار کی چربی۔ اگر کسی چیز میں لگ جائے اور اس قدر دھوئی جاوے کہ پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہو جائے گی اگرچہ اس ناپاک چیز کی چکناہٹ باقی ہو۔

مسئلہ ۳۲ - ناپاک چیز[6] پانی میں گرے اور اس کے گرنے سے چھینٹیں اڑ کر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں بشرطیکہ اس نجاست کا کچھ اثر ان چھینٹوں میں نہ ہو۔

مسئلہ ۳۳ - دوہرا[7] کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہو جائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک سمجھا جائے گا نماز اس پر درست نہیں بشرطیکہ ناپاک جانب کا ناپاک حصہ نمازی کے کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے کی جگہ ہو اور دونوں کپڑے باہم سلے ہوئے ہوں اور اگر سلے ہوئے نہ ہوں تو پھر ایک کے ناپاک ہونے سے دوسرا ناپاک نہ ہوگا

عہ مسح محل الحجامۃ بثلاث خرق ظبات تطاف مجزی عن الغسل ۱۲ مراقی صہ ۹۱

[1] اذا اراد ان یصلی علی الارض علیہا نجاسۃ یکنسہا بالتراب ینظر ان کان التراب قلیلا بحیث لو یستشمہ یجد رائحۃ النجاسۃ لا یجوز وان کان التراب کثیرا لا یجد ریح النجاسۃ یجوز ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۱۲

[2] الاستحالۃ تطہر الاعیان النجسۃ کالزیت النجس اذا صار صابونا ۱۲ مراقی صفحہ ۹۲

[3] فالثوب المصبوغ بالمتنجس یطہر اذا صار الماء صافیا مع بقاء اللون ۱۲ مراقی صفحہ ۹۱

[4] وشمل کلامہ السن لانہا عظم طاہر وہو ظاہر المذہب وروایۃ نجاستہا شاذۃ ۱۲ طحطاوی صفحہ ۹۷

[5] ذلا یضر اثر دہن متنجس علی الاصح لزوال النجاسۃ المجاورۃ بالغسل ۱۲ مراقی صفحہ ۹۲

[6] اذا رمی بعذرۃ فی نہر فانتضح الماء من وقوعہا فاصاب ثوبا ان ظہر اثر النجاسۃ فیہ یصیر نجسا والا فلا ۱۲ - قاضی خان۔

[7] ولو صلی فی ثوب ذی طاقین فاصابت النجاسۃ احد الطاقین اقل من قدر الدرہم ونفذت الی الآخر علی قول ابی یوسف ہو کثوب واحد لا یمنع جواز الصلوۃ وعلی قول محمد یمنع وقیل ان کان مضر بالمنع عندہم وقول ابی یوسف اوسع وقول محمد احوط وفیما اذا کانت البطانۃ نجسا دون الظہارۃ اذ کان الحشو نجسا فالاحوط قول ابی یوسف ۱۲ صہ ۱۳ حوالہ بالا۔

بلکہ دوسرے پر نماز درست ہے۔ بشرطیکہ اوپر کا کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ اس میں سے نیچے کی نجاست کا رنگ اور بو ظاہر نہ ہوتی ہو۔

مسئلہ ۳۴۔ مرغی[1] یا اور کوئی پرند پیٹ چاک کرنے اور اس کی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دی جائے جیسا کہ آج کل انگریزوں اور ان کے ہم منش ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ ۳۵۔ چاند[2] یا سورج کی طرف پائخانہ پیشاب کے وقت منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارہ پائخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ نجاست اس میں نہ گرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں اور اسی طرح پھل پھول والے درخت کے نیچے۔ جاڑوں میں جس جگہ دھوپ لینے کو لوگ بیٹھتے ہوں۔ جانوروں کے درمیان میں مسجد اور عیدگاہ کے اس قدر قریب جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں راستے میں اور ہوا کے رخ پر سوراخ میں۔ راستے کے قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہ تحریمی ہے حاصل یہ ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں اور ان کو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہ کر اپنی طرف آ کے مکروہ ہے۔

پیشاب پائخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہئے

بات کرنا[3]۔ بلا ضرورت کھانسنا کسی آیت یا حدیث[4] یا اور متبرک چیز کا پڑھنا۔ ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی فرشتہ یا کسی معظم کا نام یا کوئی آیت یا حدیث یا دعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا البتہ اگر ایسی چیز جیب میں ہو یا تعویذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو کراہت نہیں۔ بلا ضرورت لیٹ کر یا کھڑے ہو کر پائخانہ پیشاب کرنا تمام کپڑے اتار کر برہنہ ہو کر پائخانہ پیشاب کرنا داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔

---

[1] الطائر اذا وقع فی قدر ومات فیہ ان وقع حالۃ الغلیان فالکل فاسد یہراق جمیع ما کان فیہ ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۱۴

[2] ویکرہ تحریما استقبال القبلۃ واستدبارھا واستقبال عین الشمس والقمر ۱۲ مراقی صفحہ ۳۱

[3] ویکرہ ان یبول او یتغوط فی الماء ولو جاریا وبقرب بئر ونہر وحوض وانطل والجحر والطریق وتحت شجرۃ مثمرۃ الخ ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صفحہ ۳۱۔

[4] ولا یتکلم الا لضرورۃ وقال بعد ذلک ویکرہ البول قائما ویکرہ فی محل التوضؤ ویستحب دخول الخلاء بثوب غیر الذی یصلی فیہ ویکرہ الدخول للخلاء ومعہ شیء مکتوب فیہ اسم اللہ او قرآن ونہی عن کشف عورتہ قائما وذکر اللہ ولا یتنحنح قال ابن حجر یندب لمرید اشبر ان ینحی کل ما علیہ معظم من اسم اللہ تعالیٰ او نبی او ملک ۱۲ ملخص ما فی نور الایضاح مع شرحہ وحاشیۃ صفحہ ۳۲

جن چیزوں سے استنجا درست نہیں

ہڈی۔ کھانے کی چیزیں[1]۔ لید اور کل ناپاک چیزیں۔ وہ ڈھیلہ یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجا ہو چکا ہو۔ پختہ اینٹ۔ ٹھیکری۔ شیشہ۔ کوئلہ۔ چونہ۔ لوہا۔ چاندی۔ سونا وغیرہ اور ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ وہ چیزیں جس کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں جو قیمت دار ہوں خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا[2]۔ عرق وغیرہ آدمی کے اجزاء جیسے بال، ہڈی، گوشت وغیرہ۔ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ۔ درختوں کے پتے کاغذ خواہ لکھا ہوا ہو یا سادہ۔ زمزم کا پانی۔ دوسرے کے مال سے بلا اس کی اجازت اور رضامندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا اور کوئی چیز۔ روئی اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا ان کے جانور نفع اٹھائیں اُن تمام چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت دُرست ہے

پانی، مٹی کا ڈھیلہ[3]۔ پتھر بے قیمت کپڑا[4]۔ اور کُل وہ چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کر دیں بشرطیکہ مال اور محترم نہ ہوں۔

وضو کا بیان

مسئلہ[1]۔ داڑھی[5] کا خلال کرے اور تین بار منہ دھونے کے بعد خلال کرے اور تین بار سے زیادہ خلال نہ کرے۔

مسئلہ[2]۔ جو سطح رخسارہ اور کان کے درمیان میں ہے اس کا دھونا فرض ہے۔

---

[1] ویکرہ الاستنجاء بعظم وروث وطعام لآدمی او بہیمۃ وآجر وخزف وجمر وزجاج وجص وشئ محترم کخرقۃ دیباج وقطن ۱۲ ملتقط ما فی المرامی شرح نور الایضاح صفحہ ۲۹ و سطر ۳۰

[2] ویسن ان یستنجی بحجر منقق ونحوہ من کل طاہر منزل بلا ضرر ولیس متقوما ولا محترما والغسل بالماء احب والافضل الجمع بین الماء والحجر ۱۲ مراقی وغیرہ صفحہ ۲۷

[3] ویسن فی الاصح تخلیل اللحیۃ الکثۃ ویکون بعد غسل الوجہ ثلاثۃ ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صفحہ ۴۱

[4] والبیاض الذی بین العذار والاذن فیعترض غسلہ فی الصحیح ۱۲ صفحہ ۳۴ حوالہ بالا۔

ع یعنی وہ کپڑا جس کو اگر بعد استنجاء دھویا جاوے تو اس کی قیمت میں کمی آجاوے جیسے دیبا وغیرہ ۱۲۔

ع محترم وہ چیز جو کچھ قدر و قیمت رکھتی ہو ۱۲۔

خواہ ڈاڑھی نکلی ہو یا نہیں۔

مسئلہ ۴ ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ ڈاڑھی کے بال اُس پر نہ ہوں یا ہوں تو اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے۔

مسئلہ ۵ ہونٹ[۳] کا جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ ۶ ڈاڑھی[۴] یا مونچھ یا بھوں اگر اس قدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں ہے بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں اُن پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

مسئلہ ۷ بھوں[۵] یا ڈاڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اُس کے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر نہ آوے تو ایسی صورت میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو حد چہرہ[۶] کے اندر ہیں باقی بال جو حد مذکور سے آگے بڑھ گئے ہیں اُن کا دھونا واجب نہیں۔

مسئلہ ۸ اگر کسی شخص[۷] کے مشترک حصے[۸] کا کوئی جز باہر نکل آئے جس کو ہمارے عرف میں کاٹنا نکلنا کہتے ہیں تو اس سے وضو جاتا رہے گا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ سے اندر پہنچایا جائے۔

مسئلہ ۹ منی[۹] اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اُٹھایا یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمہ سے منی بغیر شہوت خارج ہو گئی

مسئلہ ۱۰ اگر کسی[۱۰] کے حواس میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون اور بدہوشی کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ ۱۱ نماز[۱۱] میں اگر کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ لگائے تو وضو نہ جائے گا

مسئلہ ۱۲ جنازے[۹] کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا بالغ ہو یا نابالغ۔

۱؎ وھو حد طولا من مبدء سطح الجبهة الی اسفل الذقن ۱۲ حوالہ بالا۔

۲؎ وجب غسل الحاجبین والعذار وما یظهر من الشفة عند انضمامها ۱۲ درمختار مجتبائی صفحہ ۱۹

۳؎ یجب غسل ظاهر اللحیة الکثة التی لا تری البشرة فیما فی اصح ما افتی به ویجب ایصال الماء الی البشرة الا اللحیة الخفیفة ۱۲ خزانی صفحہ ۲۷

۴؎ ولا یجب ایصال الماء الی المسترسل من الشعر عن دائرة الوجه ۱۲ حوالہ بالا۔

۵؎ یاسوری خرج دبره ان ادخله بیده انتقض وضوءه وان دخل بنفسه لا ینتقض ۱۲ شامی صفحہ ۱۵۹ ج ۱

۶؎ وخروج المنی لا عن شهوة بان لم یتقطر من ذکر مرتفع او بانبثه ذلک لا یوجب الغسل وینقض الوضوء ۱۲ صفحہ ۱۹ قاضیخاں ج ۱۔

۷؎ واما النتة فهو غیر ناقض ۱۲ طحطاوی مصری۔

۸؎ ولو قهقه نائما فی الصلوٰة فالصحیح انها لا تبطل الوضوء ولا الصلوٰة ۱۲ عالمگیری صفحہ ۱۲

۹؎ شرط مسحة ثلثة امور الاول ان یمسح قدر ثلثة اصابع ۱۲۔ درمختار مجتبائی صفحہ ۴۶

۱۰؎ وما یوجب الغسل الاول الخروج الخارج من السبیلین ولا یجب علیه الغسل الا اذا حصل بشهوة ۱۲ الثانی الجنابة وهی انزال المنی علی سبیل الدفق بشهوة ۱۲ الثالث الحیض ۱۲ الرابع النفاس ۱۲ الخامس الولادة ۱۲ السادس الموت ۱۲ السابع الجماع ۱۲۔ درمختار مجتبائی صفحہ ۴۶

۱۱؎ ولو قهقه نائما فی الصلوٰة فالصحیح انها لا تبطل الوضوء ولا الصلوٰة ۱۲ عالمگیری صفحہ ۱۲

۱۲؎ شرط مسحة ثلثة امور الاول ان یمسح قدر ثلثة اصابع ۱۲ درمختار مجتبائی صفحہ ۴۶

۳؎ یعنی پائخانہ کی جگہ۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ[1]۔ بوٹ پر مسح جائز[1] ہے بشرطیکہ پورے پیر کو مع ٹخنوں کے چھپائے ہو اور اس کا چاک تسموں سے اس طرح بندھا ہو کہ پیر کی اس قدر کھال نظر نہ آئے جو مسح کو مانع ہو۔

مسئلہ[2]۔ کسی نے تیمم کی حالت[2] میں موزے پہنے ہوں تو جب وضو کرے تو اُن موزوں پر مسح نہیں کر سکتا اس لئے کہ تیمم طہارت کاملہ نہیں خواہ وہ تیمم صرف غسل کا ہو یا وضو و غسل دونوں کا یا صرف وضو کا۔

مسئلہ[3]۔ غسل کرنے والے[3] کو مسح جائز نہیں خواہ غسل فرض ہو یا سنت مثلاً پیروں کو کسی اونچے مقام پر رکھکر خود بیٹھ جائے اور سوا پیروں کے باقی جسم کو دھوئے اس کے بعد پیروں پر مسح کرے تو یہ درست نہیں۔

مسئلہ[4]۔ معذور کا وضو[4] جیسے نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہے ویسے ہی اس کا بھی باطل ہو جاتا ہے اور اس کو موزے اُتار کر پیروں کا دھونا واجب ہے۔ ہاں اگر اس کا مرض وضو کرنے اور موزے پہننے کی حالت میں نہ پایا جائے تو وہ بھی مثل اور صحیح آدمیوں کے سمجھا جائے گا۔

مسئلہ[5]۔ پیر کا اکثر حصہ[5] کسی طرح دھل گیا اس صورت میں موزوں کو اتار کر پیروں کو دھونا چاہیئے۔

---

[1] وشرط جواز المسح علی الخف ان یکون لابس الخف علی طہارۃ کاملۃ قبل الحدیث ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۲۴ ج ۱

[2] وقال فی موضع آخر المحدث اذا تیمم عند عدم الماء ولبس الخف ثم وجد ماء فانہ ینزع خفیہ ویغسل رجلیہ ۱۲ صفحہ ۲۵

[3] فیما اذا توضأ ولبس ثم اجنب لیس لہ ان یشد خفیہ فوق الکعبین ثم یغتسل ویمسح الخ او یغتسل قاعدا واضعا رجلیہ علی شیء مرتفع ثم یمسح پیشانی صفحہ ۲۴۹ و صفحہ ۲۴۶

[4] واما اصحاب الاعذار اذا توضؤوا مع العذر او وجد بعد عام الوضوء قبل لبس الخف فانہم یمسحون ما دام الوقت باقیا واما اذا توضأ المعذور ولبس قبل طہر وعذر فانہ یمسح کالاصحاء الی تمام المدۃ ۱۲ طحطاوی علی المراقی مصری صفحہ ۷۴

[5] والثالث اصابۃ الماء اکثر احدی القدمین فی الخف علی الصحیح ۱۲ نور الایضاح مع الشرح مصری صفحہ ۷۶

---

[6] اس مسئلہ کا مطلب یہ ہے کہ معذور کی دو حالتیں ہیں ایک تو یہ کہ جتنے عرصہ میں اس نے وضو کیا ہے اور موزہ پہنے ہیں اس تمام عرصہ میں اس کا وہ مرض جس کے سبب سے وہ معذور ہوا ہے نہ پایا جائے اور دوسرے یہ کہ مرض مذکور تمام وقت مذکور یا اس کے کسی جزو میں پایا جاوے پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ وقت صلوٰۃ کے نکلنے سے اُس کا وضو ٹوٹ جاوے گا اور چونکہ اس نے موزہ طہارت کاملہ پر پہنے ہیں اس لئے اس کا مسح نہ ٹوٹے گا اور تندرستوں کی طرح اقامت کی حالت میں ایک دن اور ایک رات اور سفر کی حالت میں تین دن اور تین رات مسح کر سکے گا اور دوسری صورت کا حکم یہ ہے کہ وقت کے نکل جانے سے جسطرح اس کا وضو ٹوٹ جاویگا یونہی اس کا مسح بھی ٹوٹ جاوے گا اور اس کو موزہ اتار کر پاؤں دھونا پڑیں گے یہ مسئلہ غنیۃ المستملی صفحہ ۱۶ میں مذکور ہے حبیب احمد

حدث صغر یعنی بے وضو ہونیکی حالت کے احکام

مسئلہ ۱ - قرآن مجید اور سیپاروں[1] کے پورے کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہے خواہ اُس موقع کو چھوئے جس میں آیت لکھی ہے یا اس موقع کو جو سادہ ہے اور اگر پورا قرآن نہ ہو بلکہ کسی کاغذ یا کپڑے یا جھلی وغیرہ پر قرآن کی ایک پوری آیت لکھی ہوئی ہو باقی حصہ سادہ ہو تو سادہ جگہ کا چھونا جائز ہے جب کہ آیت پر ہاتھ نہ لگے۔

مسئلہ ۲ - قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہیں بشرطیکہ[2] لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے گو خالی مقام کو چھوئے مگر محمدؒ کے نزدیک خالی مقام کو بھی چھونا جائز نہیں اور یہی احوط ہے پہلا قول امام ابو یوسفؒ کا ہے اور یہی اختلاف مسئلہ سابق میں بھی ہے اور یہ حکم جب ہے کہ قرآن شریف اور سیپاروں کے علاوہ کسی کاغذ یا کپڑے وغیرہ میں کوئی آیت لکھی ہو اور اس کا کچھ حصہ سادہ بھی ہو۔

مسئلہ ۳ - ایک آیت سے کم کا لکھنا[3] مکروہ نہیں اگر کتاب وغیرہ میں لکھے اور قرآن شریف میں ایک آیت سے کم کا لکھنا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ۴ - نابالغ بچوں کو حدث اصغر[4] کی حالت میں بھی قرآن مجید کا دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۵ - قرآن مجید کے سوا اور[5] آسمانی کتابوں میں مثل توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے صرف اُسی مقام کا چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہو سادے مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہی حکم قرآن مجید کی منسوخ التلاوۃ آیتوں کا ہے۔

مسئلہ ۶ - وضو کے بعد اگر کسی عضو[6] کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھوئے۔ اسی طرح اگر وضو کے درمیان کسی عضو کی نسبت یہ شبہ ہو تو ایسی حالت میں اخیر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ شبہ ہو تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو تو کہنیوں تک ہاتھ دھو ڈالے یہ اُس وقت ہے کہ اگر کبھی کبھی شبہ ہوتا ہو اور اگر کسی کو اکثر

[1] وفیما عدا المصحف انما یحرم من الکتابۃ لا الحواشی ویحرم الکل فی المصحف لان الکل تبع لہ کما فی الحدادی ۱۲۔ طحطاوی صـ ۸۲

[2] واما کتابۃ القرآن فلا باس بہا اذا کانت الصحیفۃ علی الارض عند ابی یوسف لانہ لیس بحامل للصحیفۃ وکرہ ذلک محمد وبہ اخذ مشائخ بخارا قال الکمال وقول ابی یوسف اقیس ۱۲۔

[3] ویکرہ للجنب والحائض ان یکتب الکتاب الذی فی بعض سطورہ آیۃ من القرآن وان کان لا یقرء القرآن ۱۲ عالمگیری صـ ۳۹ ج ۱

[5] لا باس برفع المصحف واللوح الی الصبیان ۱۲ قاضی خاں صـ ۷۹

[5] فی الجوہرۃ کتب التفسیر وفیہا لا یجوز مس مواضع القرآن ویجوز ان یمس غیرہا ۱۲ قدوری صـ ۸۳

[6] ولو علم اللہ لا یغسل عضوا وشک فی تعیینہ غسل رجلہ الیسری لانہ آخر العمل قال فی الفتح ولا یخفی ان المراد ای کان الشک بعد الفراغ ومیاسہ ولو کان فی اثناء الوضوء یغسل الاخیر ۱۲ شامی صـ ۱۳۹ ج ۱۔

اس قسم کا شبہ ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اس شبہے کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے۔

مسئلہ۔ مسجد کے فرش پر وضو[1] کرنا درست نہیں ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرنے پائے تو خیر۔ اسمیں اکثر جگہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وضو ایسے موقع پر کیا جاتا ہے کہ پانی وضو کا فرش مسجد پر بھی گرتا ہے۔

غسل کا بیان

مسئلہ۔ حدث اکبر سے پاک[2] ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور حدث اکبر کے پیدا ہونے کے چار سبب ہیں۔ پہلا سبب خروج منی یعنی منی کا اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں یا جاگتے میں بیہوشی میں یا ہوش میں جماع سے یا بغیر جماع کے کسی خیال و تصور سے یا خاص حصے کو حرکت دینے سے یا اور کسی طرح سے۔

مسئلہ۔ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت[3] جدا ہوئی مگر خاص حصے سے باہر نکلتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا۔ مثلاً منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر اس نے خاص حصے کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کر لیا یا روئی وغیرہ رکھ لی تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اس نے خاص حصے کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹا لی اور منی بغیر شہوت خارج ہو گئی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے خاص حصے[4] سے کچھ منی[5] نکلی اور اس نے غسل کر لیا بعد غسل کے دوبارہ کچھ بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائے گا دوبارہ پھر غسل فرض ہے بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونے کے اور قبل پیشاب کرنے کے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے۔ مگر اس باقی منی کے نکلنے سے پہلے اگر نماز پڑھ لی ہو تو وہ نماز صحیح رہے گی اس کا اعادہ لازم نہیں۔

---

[1] یکرہ مضمضۃ والوضوء الا ان یکون ثمہ موضع اتخذ لذلک ایصلی فیہ او توضأ فی اناء ۱۲ قاضیخان ص ۳۲ ج ۱۔

[2] اور لہا خروج المنی الی ظاہر الجسد اذا انفصل عن مقرہ بشہوۃ ۱۲ نور الایضاح ہے الشرح ص ۵۶۔

[3] والشرط وجودہا عند الفصال من الصلب لا دوامہا حتی یخرج الی الظاہر خلافا لابی یوسف رح ثمرۃ الخلاف تظہر بما لو ممسک ذکرہ حتی سکنت شہوتہ فارسل الماء یلزمہ الغسل عند ابی حنیفۃ ومحمد لا عند ابی یوسف ۱۲ شرح نور الایضاح مصری

[4] وتظہر الثمرۃ بما اذا اغتسل فی مکانہ وصلی ثم خرج بقیۃ المنی علیہ الغسل عندہما لا عندہ ۱۲ حوالۂ بالا۔

[5] شامی نے اس صورت میں عدم وجوب غسل پر اتفاق نقل کیا ہے لیکن کبیری میں وجوب پر اجماع لکھا ہے لہذا ہم نے احتیاطاً کبیری کا قول لیا ہے ۱۲ محشی۔

مسئلہ کسی کے خاص حصّے سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اس پر بھی غسل فرض ہوگا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ ہو۔

مسئلہ اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر سوکھنے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں منجملہ اُن کے آٹھ صورتوں میں غسل فرض ہے (۱) یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو (۲) یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۳) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو (۴) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد ہو (۵) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد ہو (۶) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۷) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔ (۸) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی اور احتلام یاد نہ ہو۔

مسئلہ اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کی منی خاص حصّے کے سوراخ سے باہر نکل کر اُس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنے میں کاٹ ڈالی جاتی ہے تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا اگرچہ وہ منی اس کھال سے باہر نہ نکلی ہو۔

دوسرا سبب ایلاج یعنی کسی باشہوت مرد کے خاص حصے کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصّے میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصّے میں داخل ہونا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا خنثیٰ اور خواہ منی گرے یا نہ گرے اس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں یعنی دونوں بالغ ہیں تو دونوں پر ورنہ جس میں پائی جاتی ہیں اس پر غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ اگر عورت کمسن ہو مگر ایسی کمسن نہ ہو کہ اُس کے ساتھ جماع کرنے سے اس کے خاص حصے اور مشترک حصّے کے ملجانے کا خوف ہو تو اس کے خاص حصّے میں مرد کے خاص حصّے کا سر داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہو جائے گا اگر وہ مرد بالغ ہے۔

مسئلہ جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اس کے خاص حصّے کا سر اگر کسی کے مشترک

۱؎ ولو خرج بعد ما بال وارخی ذکرہ قال فی الشرح افاد تقییدہ انہ اذا بال ولم یرخ الذکر حتی خرج المنی یجری الخلاف فیہ ۱۲ حوالہ یالا الحاجر محمد حیات غفرلہ سنبھلی ثم اسرلے ترمذی

۲؎ یجب الغسل اتفاقا فیما اذا تیقن انہ منی مذکرا احتلاما اولا وکذا فیما اذا تیقن انہ مذی وتذکر الاحتلام او شک اثر او شک انہ منی او مذی او شک انہ منی او ودی او شک انہ مذی او ودی وتذکر احتلام فی الکل ۱۲ طحطاوی صفحہ ۱۵۰ مصری

۳؎ کما ینقض الوضوء بنزول البول الی القلفۃ یجب الغسل بوصول المنی الیہا ۱۲ بحر الرائق ص ۵۸ ج

۴؎ وعن ابی یوسف اذا تورمت الحشفۃ فی قبل او دبر من الآدمی یجب الغسل علی الفاعل والمفعول بہ وہو الصحیح فان الایلاج فی الدبر یوجب الغسل علی الفاعل والمفعول بہ وان لم یوجد فیہ انتشار الحشفتین ۱۲۔

۵؎ ولو کان الرجل بالغا والمرۃ صغیرۃ فالجواب علی العکس ۱۲ قاضی خاں ص ۱۴۱ ج ۱

۶؎ وجماع الخصی یوجب الغسل علی الفاعل والمفعول بہ ۱۲ مراقی الحشفۃ ۱۲ حوالہ بالا

حصے یا عورت کے خاص حصے میں داخل ہو تب بھی غسل دونوں پر فرض ہو جائے گا اگر دونوں بالغ ہوں ورنہ اس پر جو بالغ ہو۔

مسئلہ ۹۔ اگر کسی مرد[1] کے خاص حصے کا سر کٹ گیا ہو تو اس کے باقی جسم سے اس مقدار کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر بقیہ عضو میں سے بقدر حشفہ داخل ہو گیا تو غسل واجب ہو گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر کوئی مرد[2] اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائے گا مگر احتیاط یہ ہے کہ جسم کی حرارت محسوس ہو یا نہ ہو غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کوئی عورت[3] شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصے میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصے کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اس پر غسل فرض ہو جائے گا منی گرے یا نہ گرے مگر یہ شارح منیہ کی رائے ہے اور اصل مذہب میں بدون انزال غسل واجب نہیں۔ تیسرا سبب حیض سے پاک ہونا۔ چوتھا سبب نفاس سے پاک ہونا ان کے مسائل بہشتی زیور میں گزر چکے۔

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں

مسئلہ ۱۔ منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت[4] نہ جدا ہو تو اگرچہ خاص حصے سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہو گا مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچے سے گر پڑا یا کسی نے اس کو مارا اور اس صدمے سے اس کی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہو گا۔

مسئلہ ۲۔ اگر کوئی مرد کسی کمسن عورت[5] کے ساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہ ہو گا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ عورت اس قدر کمسن ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصے اور مشترک حصے کے ملجانے کا خوف ہو۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے[6] میں کپڑا لپیٹ کر جماع کرے تو غسل فرض

[1] ولو کان مقطوع الحشفۃ یجب الغسل بایلاج مقدارہا من الذکر کذا فی السراج ۱۲ عالمگیری مصری صفحہ ۵ مراقی

[2] ولو لف ذکرہ بخرقۃ و ادلجہ ولم ینزل فالاصح انہ ان وجد حرارۃ الفرج واللذۃ وجب الغسل والا فلا والاحوط وجوب الغسل فی الوجہین ۱۲ مراقی صفحہ ۵۷

[3] قال فی الدر اکرد ولا عند ادخال اصبع ونحوہ کذکر غیر آدمی وذکر خنثی ومیت وصبی الخ لان المختار وجوب الغسل بحث منہ سبقہ الیہ شارح المنیۃ حیث قال والاولی ان یجب فی القبل الخ ۱۲ شامی صفحہ ۱۵۴ ج ۱۔

[4] فاذا لم توجد الشہوۃ لا غسل کما اذا حمل ثقیلا او ضرب علی صلبہ فنزل منہ بلا شہوۃ الخ ۱۲ مراقی صفحہ ۹۶

[5] وکذا الایلاج فی الصغیرۃ التی لا تجامع مثلہا لا یوجب فی قول محمد رحمہ اللہ بدون الانزال ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۲۱ ج ۱

[6] مضی دلیلہ فی ہذہ الصحیفۃ ۱۲

نہ ہوگا بشرطیکہ کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اور جماع کی لذّت اس کی وجہ سے نہ محسوس ہو مگر احوط یہ ہے کہ غیبت حشفہ سے غسل واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۴۔ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصّے[1] کا جز مقدار سر حشفہ سے کم داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۔ مذی اور ودی کے نکلنے[2] سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۶۔ استحاضہ سے غسل فرض نہیں[3] ہوتا۔

مسئلہ ۷۔ اگر کسی شخص کو منی جاری[4] رہنے کا مرض ہو تو اس کے اوپر اس منی نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۸۔ سو اُٹھنے کے بعد کپڑوں پر تری[5] دیکھے تو ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا (۱) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۲) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۳) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۴ و ۵) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو (۶) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ ہاں پہلی دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا واجب ہے اگر غسل نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی اور سخت گناہ ہوگا کیونکہ اس میں امام ابو یوسف اور طرفین کا اختلاف ہے امام ابو یوسف نے غسل واجب نہیں کہا اور طرفین نے واجب کہا ہے اور فتویٰ قول طرفین پر ہے۔

مسئلہ ۹۔ حقنہ (عمل) کے مشترک حصّے میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو اُس پر غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۔ مگر کوئی شخص خواب[6] میں اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اُس کو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی اور اثر معلوم نہ ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔

---

[1] فلو غاب اقل منہا او اقل من قدرھا من المقطوع لم یجب الغسل ۱۲ طحطاوی ص۵۷

[2] عشرۃ اشیاء لا یغتسل منہا مذی ومنہا ودی ۱۲ مراقی ص۵۸۔

[3] لیس علی المستحاضۃ ان تغتسل الا غسلا واحدا ثم تتوضأ بعد ذلک ۱۲ کذا فی الموطا محمد ۱۲۔ ص۶۶

[4] ولا یجب الغسل اتفاقا فیما اذا تیقن انہ ودی مطلقا تذکر الاحتلام ام لا او شک انہ ودی او مذی ولم یتذکر او تیقن انہ مذی ولم یتذکر یجب الغسل عندہما لا عند ابی یوسف فیما اذا شک انہ منی او مذی او شک انہ منی او ودی ولم یتذکر احتلاما فیہا والمراد بالتیقن منہا غلبۃ الظن ۱۲ طحطاوی ص۹۸

[5] ومنہا ای مما لا یغتسل منہا احتلام بلا بلل ۱۲ مراقی ص۹۸۔

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے[1] اور حالات کفر میں اس کو حدث اکبر ہوا ہو اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے[2]

(۲) اگر کوئی شخص پندرہ[3] برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اُسے پہلا احتلام ہو تو اس پر احتیاطاً غسل واجب ہے اور اس کے بعد احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد محتلم ہو تو اس پر غسل فرض ہے۔

(۳) مسلمان مرد کی لاش[4] کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے

جن صورتوں میں غسل سنت ہے

(۱) جمعہ کے دن[5] نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ

(۲) عیدین کے دن[6] بعد فجر ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

(۳) حج یا عمرے کے احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے

(۴) حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سُنت ہے۔

جن صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے

(۱) اسلام لانے کے[5] لئے غسل کرنا مستحب ہے اگر حدث اکبر سے پاک ہو۔

(۲) کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اس میں نہ پائی جاوے تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے

(۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون اور مستی اور بیہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا

---

[1] ویفترض الغسل بالموجبات لو حصلت الاشیاء المذکورۃ قبل الاسلام فی الاصح ۱۲ مراقی صہ ۵۸

[2] اسلم الصبی والصبیۃ بالاحتلام الذی یبلغ بہ البلوغ وانزلا علی وجہ الدفق والشہوۃ لا یجب الغسل ۱۲ کبیری صہ ۴۱۰

[3] لیس الاغتسال لاربعۃ اشیاء صلوۃ الجمعۃ وصلوۃ العیدین والاحرام وللحاج فی عرفۃ بعد الزوال ۱۲ مراقی صہ ۶۲

[4] بمضی دلیلہ مما مر فی الصفحۃ السابقۃ ۱۲

[5] ویندب الاغتسال فی ستۃ عشر شیا لمن اسلم طاہر اولمن بلغ بالسن ولمن افاق من جنون وعند حجامۃ وغسل میت ولیلۃ برائۃ ولیلۃ القدر واذا رآما ولدخول مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وللوقوف بمزدلفۃ غداۃ یوم النحر وعند دخول مکۃ لطواف الزیارۃ ولصلوۃ کسوف واستسقاء ومن فزع ومن ظلمۃ ومن ریح شدید وللتائب من ذنب وللقادم من سفر للمصافحۃ اذا لقطع ومہاد لمن یرید قتلہ ۱۲ براقی علی نور الایضاح صہ ۶۳

[6] قال الشامی ہو من سنن الزوائد فلا عتاب بترکہ ج ۱ ص ۱۷۴

[7] ویفترض تغسل المیت المسلم الذی لا جنابۃ منہ مقطۃ لغسلہ ۱۲ مراقی صہ ۵۸

کرنا مستحب ہے۔

(۴) مُردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(۵) شب برات یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(۶) لیلۃ القدر کی راتوں میں اُس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو لیلۃ القدر معلوم ہوئی ہو

(۷) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

(۸) مزدلفہ[عہ] میں ٹھہرنے کے لئے دسویں تاریخ[عہ] کی صبح کو بعد طلوع فجر کے غسل مستحب ہے۔

(۹) طواف زیارت[عہ] کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۰) کنکری پھینکنے[للعہ] کے وقت غسل مستحب ہے۔

(۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نمازوں کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۴) سفر سے واپس آنے والے کو غسل مستحب ہے جب وہ اپنے وطن پہنچ جائے۔

(۱۵) مجلس عامہ میں جانے کیلئے اور نئے کپڑے پہننے کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۶) جس کو قتل کیا جاتا ہے اُس کو غسل کرنا مستحب ہے۔

حدث اکبر کے احکام

مسئلہ[۱] مسجد میں[لہ] داخل ہونا حرام ہے ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے

عہ یہ قیام ایام حج میں ہوتا ہے اور مزدلفہ مکہ کے قریب ایک جگہ ہے ۱۲ محشے

عہ یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح کو ۱۲

عہ یہ طواف حج میں ہوتا ہے ۱۲ محشی

للعہ یہ فعل بھی حج میں ہوتا ہے ۱۲ محشے۔

عہ یعنی بے غسل ہونے کے احکام ۱۲

لہ ویحرم بالحیض والنفاس دخول مسجد والطواف والجماع والاستمتاع بما تحت السرۃ الی تحت الرکبۃ ویحرم بالجنابۃ خمسۃ اشیاء الصلوۃ وقراءۃ من القرآن ومسہا الا بغلاف ودخول مسجد والطواف ۱۲ مراقی صفحہ ۸۴ و صفحہ ۸۵۔

مثلاً کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ اس کے نکلنے کا سوا اُس کے نہ ہو اور نہ وہاں کے سوا دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اُس کو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اُس کے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اُس مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۔ عیدگاہ[1] میں اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۔ حیض و نفاس[2] کی حالت میں عورت کی ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو دیکھنا یا اُس سے اپنے جسم کو ملانا جب کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو اور جماع کرنا حرام ہے۔

مسئلہ ۴۔ حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کے ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے[3] کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے احتلاط سے بچنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی مرد سو اُٹھنے کے بعد اپنے خاص عضو پر تری دیکھے اور قبل سونے کے اس کے خاص حصے کو استادگی ہو تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا اور وہ تری مذی سمجھی جاوے گی بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو اور اس تری کے منی ہونے کا غالب گمان نہ ہو اور اگر ران وغیرہ یا کپڑوں پر بھی تری ہو تو غسل بہر حال واجب ہے۔

مسئلہ ۶۔ اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد[5] اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو اُٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ اس بستر پر اُن سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اُس

ع زانو کے چھونے اور اس سے بدن ملانے کو عام فقہاء نے تو جائز کہا ہے مگر شامی نے اس کے عورت ہونے کی وجہ سے تامل کیا ہے مگر یہ تامل تو جمیع بدن میں ہے کیونکہ حُرّہ کا سارا جسم عورت ہے اور ماتحت الازار میں ساق بھی داخل ہے کیونکہ ساق حُرّہ عورت ہے لہٰذا راجح قول جمہور ہے ۱۲ ظفر احمد

---

[1] لا مصلے عید و جنازۃ و زرباد و مدرسۃ ۱۲ در مختار مع الشامی ص ۱۵۸

[2] ویحرم بہا الجماع والاستمتاع بما تحت السرۃ الی تحت الرکبۃ قال فی الشرح ویحل بما بین السرۃ والرکبۃ بحائل لغیر الوطاء ۱۲

[3] ولہ ان یقبلہا ویضاجعہا ولا یکرہ طبعہا ولا استعمال ما مسہ من عجین وماء الخ ۱۲ اما السرۃ وما فوقہا فیحل الاستمتاع بہ بوطی او غیرہ ولو بلا حائل الخ طحطاوی ص ۸۳

[4] ومنہا وجود ماء رقیق بعد النوم اذا لم یکن ذکرہ منتشرا قبل النوم ۱۲ مراقی ص ۵۸ الا اذا علم انہ مذی او شک انہ مذی او دری او کان ذکرہ منتشرا قبل النوم فلا غسل علیہ اتفاقا ۱۲ در مختار مع الشامی ص ۱۵۲ ج ۱

[5] ولو وجد الزوجان بینہما ماء دون تذکر و ممیز بغلیظ ورقۃ وبیاض وصفرۃ و طول وعرض لزمہما الغسل فی الصحیح احتیاطا ۱۲ مراقی ص ۵۸

صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور اگر ان سے پہلے کوئی[1] اور شخص اس بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا

مسئلہ کسی پر غسل فرض ہوا اور پردے[2] کی جگہ نہیں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہو کر نہانا واجب ہے اسی طرح عورت کو عورتوں کے سامنے بھی نہانا واجب ہے اور مرد کو عورتوں کے سامنے اور عورتوں کو مردوں کے سامنے نہانا حرام ہے بلکہ تیمم کرے۔

تیمم کا بیان

مسئلہ[1] کنوئیں[3] سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جس کو کنوئیں میں ڈال کر تر کرلے اور اس سے نچوڑ کر طہارت کرے یا پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ بجس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو جو پانی نکال دے یا اس کے ہاتھ دھلا دے ایسی حالت میں تیمم درست ہے۔

مسئلہ[2] اگر وہ عذر جس کی وجہ[4] سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اس تیمم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنا چاہیئے مثلاً کوئی شخص جیل خانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اس کو پانی نہ دیں یا کوئی شخص اس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھکو مار ڈالوں گا اس تیمم سے جو نماز پڑھی ہے اس کو پھر دوسرا نا پڑے گا۔

مسئلہ[3] ایک مقام[5] سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں درست ہے

مسئلہ[4] جو شخص پانی اور مٹی[6] دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اس کو چاہیئے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اس کو طہارت سے لوٹا لے۔ مثلاً کوئی شخص ریل میں ہو اور اتفاق

---

[1] ومحله بالم یکن الفراش نام علیه غیرهما قبلهما اما اذا کان ذلک والمنی جاف فالنظر عدم الوجوب علی کل منهما ۱۲ طحطاوی ص۵۸

[2] علیه غسل وثمه رجال لا یدعه والی الاراده والمرة بین رجال او رجال ونساء توخره لا بین نساء فقط الخ درمختار ص۱۴۳ ج۱ الشامی ص۱۴۳ ج۱

[3] او عدم آلة طاهرة یستخرج بها الماء ولو قدر شبر او ان نقص مارلا نزح شقة تصیفن قدر قیمة الماء یتیمم ۱۲ درمختار مع الشامی ص۲۱۸ ج۱.

[4] صلی المجبوس بالتیمم ان فی المصر اعاد والا لا ۱۲ درمختار ص۲۳۳ مع الشامی۔

[5] اذا تیمم الرجل من موضع فتیمم آخر من ذلک الموضع لم یصر مستعملا ۱۲ کبیری ص۶۵

[6] فاقد الماء والتراب الطهورین بان حبس فی مکان نجس ولا یمکنه اخراج تراب مطهر وکذا العاجز عنهما لمرض یورخرها عنده ۱۲ درمختار ص۲۳۳ وکذا فی المراقی ص۶۷ وقالا ابو یوسف یتشبه بالاباء ص۹۷ مراقی۔

سے نماز کا وقت آجائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہے جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرد و غبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پاک پانی اور مٹی پر قادر نہ ہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونوں صورتوں میں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۵۔ جس شخص کو آخر وقت[1] تک پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو اس کو نماز کے اخیر وقت مستحب تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے۔ مثلاً کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور یقین یا گمان غالب ہو کہ اخیر وقت مستحب تک رسی ڈول مل جائے گا یا کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً یا ظناً معلوم ہو کہ اخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائے گی جہاں پانی مل سکتا ہے تو آخر وقت مستحب تک انتظار مستحب ہے۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی شخص[2] ریل پر سوار ہو اور اس نے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا ہو اور اثناء راہ میں چلتی ہوئی ریل سے اسے پانی کے چشمے و تالاب وغیرہ دکھلائی دیں تو اس کا تیمم نہ جائے گا اس لئے کہ اس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں ریل نہیں ٹھہر سکتی وہ چلتی ہوئی ریل سے اتر نہیں سکتا۔

ختمہ حصہ اول بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے ختمہ حصہ دوم کا شروع ہوتا ہے

[1] ویندب تاخیر التیمم لمن یرجو الماء قبل خروج الوقت المستحب ۱۲ مراقی ص۷۰

[2] وینقضہ القدرۃ علی استعمال الماء الکافی ۱۲ حوالہ بالا

تتمہ حصّہ دُوم بہشتی زیور

نماز کے وقتوں کا بیان

مدرک[1]۔ وہ شخص جسکو شروع سے اخیر تک کسی کے پیچھے جماعت سے نماز ملے اور اس کو مقتدی اور موتم بھی کہتے ہیں مسبوق وہ شخص جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا ہو لاحق وہ شخص جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونے کے اس کی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سو گیا ہو یا اس کو کوئی حدث ہو جائے۔

اصغر یا اکبر۔

مسئلہ[1]۔ مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اس قدر وقت باقی ہو گا اگر نماز پڑھی جائے تو اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جائے اور بعد نماز کے اگر کسی وجہ سے نماز کا اعادہ کرنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں اور عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ[2]۔ جمعہ کی نماز کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہیں اور جاڑوں کے زمانہ میں جلد پڑھنا مستحب ہے اور جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑھنا سنت ہے جمہور کا یہی قول ہے۔

مسئلہ[3]۔ عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد

[1] ویستحب الاسفار بالفجر لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر للرجال الافی حزدلفۃ للحاج فان التغلبن لہم افضل کما ہو فی حق النساء ۱۲ مراقی ص ۱۰۳ و صف ۱۰۴

[2] والشرط الثالث وقت الظہر فلا تصح قبلہ وتبطل بخروجہ ۱۲ حوالہ بالا ص ۲۹۵ ویستحب تاخیر الظہر فی الصیف وتعجیلہ فی الشتاء کذا فی الکافی ۱۲ عالمگیری مصری ص ۹۲

[3] وابتداء وقت صلوٰۃ العید من ارتفاع الشمس قدر رمح اور محیین لے زدلہا ۱۲ ویستحب تاخیرہا فی الفطر وتعجیلہا فی الاضحیٰ للحدیث ۱۲ کبیری ص ۵۳ مجتبائی۔

شروع ہوتا ہے دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے سے یہ مقصود ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھہرے اس کی تعیین کے لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ بقدر ایک نیزے[عہ] کے بلند ہو جائے عیدین کی نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے مگر عید الفطر کی نماز اول وقت سے کچھ دیر میں پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۴۔ جب امام خطبے کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہو اور خطبہ جمعہ[1] کا ہو یا عیدین کا یا حج وغیرہ کا تو ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور خطبہ نکاح و ختم قرآن میں بعد شروع خطبہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۵۔ جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اُس وقت[2] بھی نماز مکروہ ہے ہاں اگر فجر کی سنت نہ پڑھی ہو اور کسی طرح یہ یقین یا ظن غالب ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے مل جائے گی یا بقول بعض علماء[عہ] تشہد ہی ملجانے کی امید ہو تو فجر کی سنتوں کا پڑھ لینا مکروہ نہیں یا جو سنت موکدہ شروع کر دی ہو اس کو پورا کر لے۔

مسئلہ ۶۔ نماز عیدین کے قبل خواہ گھر میں خواہ عیدگاہ[3] میں نماز نفل مکروہ ہے اور نماز عیدین کے بعد فقط عیدگاہ میں مکروہ ہے۔

اذان کا بیان

مسئلہ ۱۔ اگر کسی[4] ادا نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اس کے لئے اس نماز کے وقت کا ہونا ضرور ہے اگر وقت آنے سے پہلے اذان دی جائے تو صحیح نہ ہوگی بعد

عہ ایک نیزے سے یہ مراد ہے کہ طلوع کی جگہ سے اتنا اونچا ہو جائے ۱۲ محشی۔

عہ مگر ظاہر مذہب یہی ہے کہ اگر فرض صبح کی دونوں رکعتیں فوت ہونے کا اندیشہ ہو گو تشہد ملجانے کی اُمید ہو تو اس صورت میں سُنّت فجر نہ پڑھے اور دوسرے قول کو نہر میں ضعیف کہا ہے گو فتح القدیر میں اُس کی تائید کی ہے ص ۷۴۹ ج ۱ شامی) ظفر احمد ۱۲۔

[1] واذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام ای من حجرتہ ان کانت والا لقیامہ للقعود قاطع ۱۲ طحطاوی و مراقی صفحہ ۳۰ ویکرہ التنفل عند خطبۃ الحج والنکاح کذا فی شرح المنیۃ المصلے ۱۲ عالمگیری ص ۵۳

[2] ویکرہ التنفل اذا اقیمت الصلوٰۃ الا سنۃ الفجر ان لم یخف فوت الجماعۃ ۱۲ عالمگیری مصری ص ۹۳ ج ۱

[3] ویکرہ التنفل بعدھا ای بعد صلوٰۃ العید فی المصلے فقط وقبل صلوٰۃ العید فی المصلے وفی البیت ۱۲ ملخص ما فی نور الایضاح ص ۴۰۹

[4] ولو اذن قبل الوقت یعاد ۱۲ سراجیہ ص ۴۲

وقت آنے کے پھر اس کا اعادہ کرنا ہوگا۔ خواہ وہ اذان فجر کی ہو یا اور کسی وقت کی

مسئلہ ۲۔ اذان[1] اور اقامت کا عربی زبان میں انھیں خاص الفاظ سے ہونا ضرور ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اگر کسی اور زبان میں یا عربی زبان میں کسی اور الفاظ سے اذان یا اقامت کہی جائے تو صحیح نہ ہوگی اگرچہ لوگ اس کو سن کر اذان سمجھ لیں اور اذان کا مقصود اس سے حاصل ہو جائے۔

مسئلہ ۳۔ مؤذن[2] کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں اگر کوئی عورت اذان دے تو اس کا اعادہ کرنا چاہیے اور اگر بغیر اعادہ کئے ہوئے نماز پڑھ لی جائے گی تو گویا بے اذان کے پڑھی گئی۔

مسئلہ ۴۔ مؤذن[3] کا صاحب عقل ہونا بھی ضرور ہے اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا مجنون یا مست اذان دے تو معتبر نہ ہوگی۔

مسئلہ ۵۔ اذان کا مسنون[4] طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو کر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمے کی انگلی سے بند کرکے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اس قدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار پھر اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ پھر اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو مرتبہ پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ اور حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت اپنے منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلے سے نہ پھرنے پائے اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلے سے نہ پھرنے پائے اور فجر کی اذان میں بعد حی علی الفلاح کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہے پس کل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی اذان میں سترہ[7] اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے اور دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور اللہ اکبر کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر

[1] اذا اذن بالفارسیۃ قال الشیخ الامام السرخسی رح ان علم الناس انہ اذان جاز ۱۲ حوالہ بالا

[2] خمسۃ یکرہ اذانہم واذا اذنوا لعاد الصبی الذی لا یعقل والمرأۃ والمجنون والسکران والجنب ۱۲ قاضی خاں ص ۳۸ ج ۱

[3] مرد لیلہ آنفا ۱۲

[4] ویستحب ان یکون المؤذن صالحا عالما بالسنۃ واوقات الصلوۃ وعلی وضوء مستقبل القبلۃ وان یجعل اصبعیہ فی اذنیہ وان یحول وجہہ یمینا بالصلاۃ ویسارا بالفلاح ویکرہ التلحین ای الخطا وفی الاعراب ویکبر فی اولہ اربعا ویثنی تکبیر آخرہ کما فی الفاظہ ویزید بعد فلاح الفجر الصلوۃ خیر من النوم مرتین ۱۲ مراقی مع تقدیم وتاخیر ص ۱۱۳ و ص ۱۱۴ الاذان خمسۃ عشر کلمۃ وآخرا الاذان عندنا لا الہ الا اللہ والاقامۃ سبعۃ عشر ۱۲ قاضی خاں

نفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے۔

مسئلہ ۶ اقامت[1] کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے اور اقامت مسجد کے اندر اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے۔ اقامت میں الصلوٰۃ خیر من النوم نہیں بلکہ بجائے اس کے پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دو مرتبہ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کا بند کرنا بھی نہیں اس لئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الصلوٰۃ اور حَیَّ عَلَی الفلاح کہتے وقت داہنے بائیں جانب منہ پھیرنا بھی نہیں ہے یعنی ضرور نہیں ورنہ بعض فقہا نے لکھا ہے۔

اذان و اقامت کے احکام

مسئلہ ۱ سب فرض[2] عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا نماز ہو یا قضا اور نماز جمعہ کے لئے دو بار اذان کہنا۔

مسئلہ ۲ اگر نماز کسی[3] ایسے سبب سے قضا ہوئی ہو جس میں عام لوگ مبتلا ہوں تو اس کی اذان اعلان کے ساتھ دی جائے اور اگر کسی خاص سبب سے قضا ہوئی ہو تو اذان پوشیدہ طور پر آہستہ کہی جاوے تاکہ لوگوں کو اذان سن کر نماز قضا ہونے کا علم نہ ہو اس لئے کہ نماز کا قضا ہو جانا غفلت اور سستی پر دلالت کرتا ہے اور دین کے کاموں میں غفلت اور سستی گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا اچھا نہیں اور اگر کئی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور سب ایک ہی وقت پر پڑھی جائیں تو صرف پہلی نماز کی اذان دینا سنت ہے اور باقی نمازوں کے لئے صرف اقامت۔ ہاں یہ مستحب ہے کہ ایک کے واسطے اذان بھی علیحدہ دی جائے۔

مسئلہ ۳ مسافر[5] کے لئے اگر اس کے تمام ساتھی موجود ہوں اذان مستحب ہے

[1] والاقامۃ مثلہ ویزید بعد فلاح الاقامۃ قد قامت الصلوٰۃ مرتین ویتمہل فی الاذان ویسرع فی الاقامۃ وقال تحت قول المصنف ویحول وجہہ الخ لانہ سنۃ الاذان ۱۲ مراقی ص ۱۱۴ و ص ۱۱۳

[2] من الاذان والاقامۃ سنۃ مؤکدۃ للفرائض ولو منفردا ۱۲ حوالہ بالا

[3] وفی الامداد انہ اذا کان التفویت للعرعام فالاذان فی المسجد لایکرہ لانتفاء العلۃ کفعلہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ التعریس وقال بعد ذلک علی انہ اذا کان التفویت لامر عام لایکرہ ذلک للجماعۃ الیقظان بلا التاخیر غیر معصیۃ بلاہ ینظر من التعلیل ان للکرخی قضاء جامع الاطلاع علیہا ولو فی غیر المسجد کما افادہ فی المنح ۱۲ شامی ص ۳۶۳ ج ۱

[4] ولیس ان یؤذن ویقیم لفائتۃ وکذا الاولی الفوائت ویخیر فیہ للباقی ۱۲ حوالہ بالا

[5] وکذا کرہ ترکہا لاترکہ لحضور الرفقۃ قال الشامی قد صرح فی الکنز بعد ذلک بندبیہ للمسافر ۱۲ در مختار ص ۳۶۶ ج ۱ مع الشامی

سنت مؤکدہ نہیں۔

مسئلہ ۴۔ جو شخص[1] اپنے گھر میں نماز پڑھے تنہا یا جماعت سے اس کے لئے اذان اور اقامت دونوں مستحب ہیں بشرطیکہ محلے کی مسجد یا گاؤں کی مسجد میں اذان اور اقامت ہو چکی ہو اس لئے کہ محلے کی اذان اور اقامت تمام محلے والوں کو کافی ہے

مسئلہ ۵۔ جس مسجد[2] میں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہے ہاں اگر اس مسجد میں کوئی مؤذن اور امام مقرر نہ ہو تو مکروہ نہیں بلکہ افضل ہے۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی[3] شخص ایسے مقام پر جہاں جمعہ کی نماز کے شرائط پائے جاتے ہوں اور جمعہ ہوتا ہو ظہر کی نماز پڑھے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ وہ ظہر کی نماز کسی عذر سے پڑھتا ہو یا بلا عذر اور خواہ قبل نماز جمعہ کے ختم ہونے کے پڑھے یا بعد ختم ہونے کے۔

مسئلہ ۷۔ عورتوں کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا۔

مسئلہ ۸۔ فرض عین[4] نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان و اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازے کی نماز یا واجب ہو جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اور نمازیں۔

مسئلہ ۹۔ جو شخص اذان[5] سنے مرد ہو یا عورت طاہر ہو یا جنب اس پر اذان کا جواب دینا مستحب ہے اور بعض نے واجب بھی کہا ہے مگر معتمد اور ظاہر مذہب استحباب ہی ہے یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سنے وہی کہے مگر حَیَّ علی الصلوٰۃ اور حَیَّ علی الفلاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی کہے اور الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ اور بعد اذان کے درود شریف پڑھکر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

[1] بخلاف مصل ولو بجماعۃ فی بیتہ بمقر او قربہ لہا مسجد فلا یکرہ ترکہما اذا اذان الحی یکفیہ ۱۲ درمختار مع الحاشیہ ص ۳۶۷ ج ۱

[2] او مصل فی مسجد بعد صلاۃ جماعۃ فیہ بل یکرہ فعلہما و تکرار الجماعۃ الا فی مسجد علی طریق فلا باس بذلک جوہرہ ۱۲ درمختار مع الشامی ص ۳۶۷ ج ۱

[3] الا الظہر یوم الجمعۃ فی المصر فان ادائہ باذان واقامۃ مکروہ کذا فی التبیین ۱۲ عالمگیری ص ۱۵۵ ج ۱

[4] سن الاذان للفرائض ومنہا الجمعۃ فلا یؤذن لعید واستسقاء وجنازۃ ووتر الخ ۱۲ مراقی ص ۱۱۲

[5] ویجیب وجوبا وقال الحلوانی ندبا والواجب الاجابۃ بالقدم من سمع الاذان ولو جنبا لا حائضا ونفساء بان یقول بلسانہ کمقالتہ ان سمع المسنون منہ الخ ص ۳۶۸ ج ۱۔

مسئلہ ۱۰۔ جمعہ[1] کی پہلی اذان سن کر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد جانا واجب ہے خرید فروخت یا کسی اور کام میں مشغول ہونا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اقامت[2] کا جواب دینا بھی مستحب ہے واجب نہیں اور قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے

مسئلہ ۱۲۔ آٹھ صورتوں[3] میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیئے (۱) نماز کی حالت میں (۲) خطبہ سننے کی حالت میں خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا اور کسی چیز کا (۳ و ۴) حیض و نفاس میں یعنی ضرور نہیں (۵) علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالت میں (۶) جماع کی حالت میں (۷) پیشاب یا پاخانہ کی حالت میں (۸) کھانا کھانے کی حالت میں یعنی ضرور نہیں ہاں بعد ان چیزوں کے فراغت کے اگر اذان ہوئے زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو تو جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔

اذان اور اقامت کے سنن اور مستحباب

اذان[4] اور اقامت کے سنن دو قسم کے ہیں بعض مؤذن کے متعلق ہیں اور بعض اذان اور اقامت کے متعلق لہذا ہم پہلے نمبر ۵ تک مؤذن کی سنتوں کا ذکر کرتے ہیں اُس کے بعد اذان کی سنتیں بیان کریں گے (۱) مؤذن کا مرد ہونا چاہیئے عورت کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے اگر عورت اذان کہے تو اس کا اعادہ کر لینا چاہیئے اقامت کا اعادہ نہیں اس لئے کہ تکرار اقامت مشروع نہیں بخلاف تکرار اذان کے (۲) مؤذن[5] کا عاقل ہونا مجنون اور مست اور ناسمجھ بچے کی اذان اور اقامت مکروہ ہے اور ان کی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیئے نہ اقامت کا (۳) مؤذن[6] کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا اگر جاہل[7] آدمی اذان دے تو اس کو مؤذنوں کے برابر ثواب نہ ملے گا (۴) مؤذن[8] کا پرہیزگار اور دیندار ہونا اور لوگوں کے حال سے خبردار رہنا۔ جو لوگ جماعت میں نہ آتے ہوں تو اُن کو تنبیہ کرنا یعنی اگر یہ

عہ جاہل سے مراد یہ ہے کہ نماز کے اوقات سے خود واقف نہ ہو اور کسی واقف سے پوچھکر اذان نہ کہے ص ۱۱۳ شرح مراقی ۱۲ محشے

[1] ویجب ای یفترض السعی وترک البیع بالاذان الاول فی الاصح ۱۲ مراقی علی نور الایضاح ص ۳۰۰

[2] ویجیب الاقامۃ ندبا کالاذان ویقول عند قد قامت الصلوٰۃ اقامہا اللہ وادامہا ۱۲ درمختار ص ۳۷۱ ج ۱۔ مع الشامی

[3] لا حائضا ونفساء وسامع خطبۃ وفی صلوٰۃ جنازۃ وجماع ومستراح واکل وتعلیم وتعلم بخلاف قرآن ۱۲ درمختار مع الشامی ص ۳۲۸ ج ۱

[4] سن الاذان والاقامۃ وسنۃ موکدۃ للفرائض للرجال وکرہا للنساء وقال الشارح فی موضع آخر قال فی السراج اذا لم یعیدوا اذان المرءۃ فکانہم صلوا بغیر اذان وقال المصنف فی موضع آخر ویستحب اعادۃ لا الاقامۃ ۱۲ طحطاوی مع النور والمراقی ص ۱۱۴ وص ۱۱۵

[5] ویکرہ بل لا یصح اذان صبی لا یعقل ومجنون وسکران ۱۲ نور الایضاح مع الشرح ص ۱۱۵

[6] وشرط کما لا کون المؤذن صامحا عالما بالوقت ۱۲ مراقی ص ۱۱۱

[7] وشرط کما لا کون المؤذن متفقہا احوال الناس زاجرا زاجرا بین تخلف عن الجماعۃ حینا الخ ۱۲۔ حوالا بالا

خوف نہ ہو کہ مجھکو کوئی ستاوے گا (۵) مؤذن کا بلند آواز ہونا (۶) اذان[1] کا کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ کہنا اور اقامت کا مسجد کے اندر کہنا مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں جمعہ[2] کی دوسری اذان کا مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا مکروہ نہیں بلکہ تمام اسلامی شہروں میں معمول ہے (۷) اذان کا کھڑے ہو کر کہنا اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ[3] ہے اور اس کا اعادہ کرنا چاہیئے ہاں اگر مسافر سوار ہو یا مقیم اذان صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں (۸) اذان کا بلند آواز سے کہنا۔ ہاں اگر صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہوگا (۹) اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے (۱۰) اذان کے الفاظ کا ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سنت ہے یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے اور اگر کسی وجہ سے اذان بغیر اس قدر ٹھہرے ہوئے کہدے تو اس کا اعادہ مستحب ہے اور اگر اقامت کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر کہے تو اس کا اعادہ مستحب نہیں (۱۱) اذان میں حی علی الصلوۃ کہتے وقت داہنی طرف منھ کو پھیرنا اور حی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منھ کو پھیرنا سنت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر سینہ اور قدم قبلے سے نہ پھرنے پائے (۱۲) اذان اور اقامت کا قبلہ رو ہو کر کہنا بشرطیکہ سوار نہ ہو۔ بغیر قبلہ رو ہونے کے اذان اور اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے (۱۳) اذان کہتے وقت حدث اکبر سے پاک ہونا سنت ہے اور دونوں حدثوں سے پاک ہونا مستحب ہے اور اقامت کہتے وقت دونوں حدثوں سے پاک ہونا سنت ہے اگر حدث[4] اکبر کی حالت میں کوئی شخص اذان کہے تو مکروہ تحریمی ہے اور اس

عہ یہ حکم مؤذن کا ہے اور اذان اور تکبیر سننے والے کو بھی سزاوار نہیں کہ درمیان اذان اور تکبیر کے کلام کرے اور نہ وہ قرارت قرآن میں مشغول ہو اور نہ کسی کام میں سوائے جواب دینے کے اذان اور اقامت کا اور اگر وہ قرآن پڑھتا ہو تو چاہیئے کہ

۴۴ قطع کر دے اور اذان اور اقامت کے سننے اور جواب دینے میں مشغول ہو جاوے ۱۲ کذا فی العالمگیریہ ۱۲ محشے

[1] فی القنیۃ ولیس الاذان فی موضع عال والاقامۃ علی الارض ۱۲ شامی ص ۳۵۷ وینبغی ان یؤذن فی المیذنۃ او خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد ۱۲ قاضی خاں ص ۳۸ ج ۱۔

[2] وسنن الخطبۃ الاذان بین یدیہ جری بہ التوارث ۱۲ مراقی ص ۲۹۸

[3] والقاعد اذا اذن یکرہ ولا یعاد ۱۲ قاضی خاں ص ۳۸ ج ۱ ویکرہ اذان قاعد الا لنفسہ ای وراکب الا المسافر لضرورۃ السیر ولیعلم حکم اذان المضطجع بالاولی ۱۲ یلزم الجہر بالاذان لاعلام الناس فلو اذن لنفسہ خافت ۱۲ شامی ص ۳۶۳ ج ۱ ویجعل ندبا اصبعیہ فی صماخ اذنیہ ۱۲ شامی ص ۳۶۰ ویترسل فیہ بسکتۃ بین کلمتین ویکرہ ترکہ ویتغرب اعادتہ وقال فی صفحۃ اخری ویحدر ای یسرع فیہا فلو ترسل لم یعدہا فی الاصح ۱۲ درمختار مع الشامی ص ۳۶ ویلتفت فیہ وکذا فیہا مطلقا یمینا ویسارا الصلوۃ وفلاح ولو وحدہ او لمولود لانہ سنۃ الاذان مطلقا ۱۲ حوالہ بالا ویجوز للمسافر ان یفتتح الاذان علی الدابۃ وان لم یکن وجہہ الی القبلۃ ۱۲ ج ۱ ص ۳۸

[4] ویکرہ اذان جنب واقامۃ واقامۃ محدث لا اذانہ ۱۲ درمختار ص ۳۶۴ ج ۱۔

اذان کا اعادہ مستحب ہے اسی طرح اگر کوئی حدث اکبر یا اصغر کی حالت میں اقامت کہے تو مکروہ تحریمی ہے مگر اقامت کا اعادہ مستحب نہیں (۱۴) اذان اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص مؤخر لفظ کو پہلے کہہ جائے مثلاً اشہد[1] ان لا الہ الا اللہ سے پہلے اشہد ان محمد الرسول اللہ کہہ جائے یا حی علی الصلوٰۃ سے پہلے حی الفلاح کہہ جائے تو اس صورت میں صرف اسی مؤخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جس کو اس نے مقدم کہہ دیا ہے پہلی صورت میں اشہد ان لا الہ الا اللہ کہکر اشہد ان محمد الرسول اللہ پھر کہے اور دوسری صورت میں حی علی الصلوٰۃ کہہ کر حی علی الفلاح پھر کہے پوری اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں (۱۵) اذان[2] و اقامت کی حالت میں کوئی دوسرا کلام نہ کرنا۔ خواہ وہ سلام یا سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی شخص اثنائے اذان و اقامت میں کلام کرے تو اگر بہت کلام کیا ہو تو اذان کا تو اعادہ کرے اقامت کا نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ[1]۔ اگر کوئی شخص[3] اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً نہ دے اور بعد اذان ختم ہونے کے خیال آوے یا دینے کا ارادہ کرے تو اگر زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو تو جواب دے دے ورنہ نہیں۔

مسئلہ[2]۔ اقامت[4] کہنے کے بعد اگر زیادہ زمانہ گزر جائے اور جماعت قائم نہ ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہیئے ہاں اگر کچھ تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں اگر اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ زمانہ زیادہ فاصل نہ سمجھا جائے گا اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائے گا اور اگر اقامت کے بعد دوسرا کام شروع کر دیا جائے جو نماز کی قسم سے نہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ تو اس صورت میں اقامت کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔

مسئلہ[3]۔ اگر مؤذن[5] اذان دینے کی حالت میں مر جائے یا بیہوش ہو جائے یا اُس

[1] اذا قدم فی اذانہ واقامتہ بان قال اولا اشہد ان محمدا لرسول اللہ ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ فعلیہ ان یقول بعد کلمۃ الشہادۃ اشہد ان محمد الرسول اللہ ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۳۸ ج ۱۔

[2] ویکرہ الکلام فی خلال الاذان ولو یرد السلام ویکرہ فی الاقامۃ ویستحب اعادتہ ای الاذان بالکلام دون الاقامۃ ۱۲ نور الایضاح و مراقی صفحہ ۱۱۵

[3] ہل یجیب بعد الفراغ من ہذہ الذکورات ام لا ینبغی انہ ان لم یطل الفصل فنعم وان طال فلا اخذا مما یاتی ۱۲ شامی صفحہ ۲۶۸ ج ۱

[4] صلی السنۃ بعد الاقامۃ او حضر الامام بعدہا لا یعیدہا بزازیۃ وینبغی ان طال الفصل او وجد ما یعد قاطعا کاکل ان تعاد ۱۲ در مختار مع الشامی صفحہ ۱۲۷۱

[5] لو وجد فی الاذان او فی الاقامۃ خمس خصال یوجب الاستقبال اذا غشی علی المؤذن فی الاذان او فی الاقامۃ یستقبل غیرہ وکذا اذا مات المؤذن فی الاذان او فی الاقامۃ وکذا اذا سبقہ الحدث فی الاذان وفی الاقامۃ فذہب لیتوضاء یستقبل غیرہ او یستقبل ہو اذا رجع واذا حفہ المؤذن فی خلال الاذان او فی الاقامۃ وعجز عن الاتمام یستقبل غیرہ ۱۲۔ قاضی خاں صفحہ ۳۸ ج ۱

کی آواز بند ہو جائے یا بھولا جائے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو یا اس کو حدث ہو جائے اور وہ اس کے دور کرنے کے لئے چلا جائے تو اس اذان کا نئے سر سے اعادہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو اذان یا اقامت کہنے کی حالت میں حدث اصغر ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اذان یا اقامت[1] پوری کر کے اس حدث کے دور کرنے کو جائے۔

مسئلہ۔ ایک مؤذن کا دو مسجدوں[2] میں اذان دینا مکروہ ہے جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے۔

مسئلہ۔ جو شخص اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دے کر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے کو اجازت دے تو دوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔

مسئلہ۔ کئی مؤذنوں[3] کا ایک ساتھ اذان کہنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ مؤذن[4] کو چاہیے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے وہیں ختم کر دے۔

مسئلہ۔ اذان[5] اور اقامت کے لئے نیت شرط نہیں ہاں ثواب بغیر نیت کے نہیں ملتا اور نیت یہ ہے کہ دل میں ارادہ کرے کہ میں یہ اذان محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے کہتا ہوں اور کچھ مقصود نہیں۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسائل طہارت

مسئلہ۔ اگر کوئی چادر[6] اس قدر بڑی ہو کہ اس کا نجس حصہ نماز پڑھنے والے کے اٹھنے بیٹھنے سے جنبش نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور اسی طرح اس چیز کو بھی پاک ہونا چاہیئے جس کو نماز پڑھنے والا اٹھائے ہو بشرطیکہ وہ چیز خود اپنی قوت سے رکی ہوئی نہ ہو مثلاً نماز پڑھنے والا کسی بچے کو اٹھائے ہوئے ہو اور اس بچے کا جسم یا کپڑا نجس ہو اور وہ بچہ خود اپنی قوت سے رکا ہوا نہ ہو تب تو اس کا پاک ہونا نماز کی

[1] لکن الاولی ان یتمہا ثم یتوضا ویبنی لان ابتداءہا مع الحدث جائز فالبناء اولی از بدائع ۱۲ شامی ص ۳۶۵

[2] یکرہ لہ ان یؤذن فی مسجدین ۱۲ درمختار ص ۳۷۲ علی الشامی

[3] اقام غیر من اذن لغیاثہ ای اذن لا یکرہ مطلقا ان بحضورہ کرہ ان لحقہ وحشۃ الخ ۱۲ درمختار علی الشامی ص ۳۶۷

[4] اما وحدۃ الفعل ان المؤذن اذا کان اکثر من واحد اذن واحد بعد واحد ولا یجتمعون قال فی الشرح قال فی الغایۃ ذکر المؤذنین بلفظ الجمع انما جاء للکلام مخرج العادۃ فان المتوارث فی اذان الجمعۃ اجتماع المؤذنین لتبلیغ اصواتہم ۱۲۔

[5] ما استثناء فی الاشباہ من العبادات الایمان والتلاوۃ وان ذکر والاذان فانہا لا تحتاج الی نیۃ کما فی العینی علی البخاری ص ۶۰ ج ۲ شامی۔

[6] واذا امسک حبلا مربوطا بہ نجاسۃ او لبقی من عمامۃ طرف طاہر وطرف یتحرک الطرف النجس بحرکۃ صحت والا فلا کما لو اصاب راسہ خیمۃ نجسۃ وجلوس صغیر لیتمسک فی حجر المصلی ای جلوس صغیر متنجس لیتمسک فانہ لا یجد حاملا بخلاف ما لا یتمسک وعلیہ نجس مائع فانہ لا تصح معہ الصلوۃ لانہ یعد حاملا للنجس ۱۲ طحطاوی ص ۱۲۰۔

صحت کے لئے شرط ہے پس جب اس بچے کا بدن اور کپڑا اس قدر نجس ہوا جو مانع نماز ہے تو اس صورت میں اس شخص کی نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا بیٹھا ہو تو کچھ حرج نہیں اس لئے کہ وہ اپنی قوت اور سہارے سے بیٹھا ہے پس یہ نجاست اُسی کی طرف منسوب ہوگی اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اس کو تعلق نہ سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی ایسی نجس چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو اور خارج میں اس کا کچھ اثر موجود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کتا بیٹھ جائے اور اس کے منہ سے لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس کا لعاب اس کے جسم کے اندر ہے اور وہی اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے پس مثل اس نجاست کے ہوگا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے جس سے طہارت شرط نہیں اسی طرح اگر کوئی ایسا انڈا جس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اس لئے کہ اس کا خون اسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے خارج میں اس کا کچھ اثر نہیں بخلاف اس کے کہ اگر شیشی میں پیشاب بھرا ہو اور وہ نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اگرچہ منہ اس کا بند ہو اس لئے کہ اس کا پیشاب ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پیشاب پیدا ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۔ نماز پڑھنے کی جگہ نجاست حقیقیہ[عہ] سے پاک ہونا چاہیئے[۲] ہاں اگر نجاست بقدر معافی ہو تو کچھ حرج نہیں نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہیں اور اسی طرح سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اُس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔

مسئلہ ۳۔ اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک[۳] ہو اور دوسرے پیر کو اٹھائے[عہ] رہے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۴۔ اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی[۴] جائے تب بھی اس کا اُسی قدر پاک ہونا ضروری

عہ۔ جتنی چیزیں ناپاک ہیں مثل پیشاب پاخانہ منی وغیرہ کے ہو۔ ۱۲ محشی۔

عہ۔ بخلاف ما موضع واحفظ احدہ قدمیہ فانہ یجوز ۱۲ طحطاوی صہ ۱۲۰

لہ اقول والظاہر ان مسئلۃ الکلب بنیۃ علی ارجح التصحیحین من انہ لیس بنجس العین بل ہو طاہر الظاہر کغیرہ من الحیوانات سوی الخنزیر فلا ینجس الا بالموت ونجاستہ باطنۃ فی معدتہا فلا یظہر حکمہا کنجاستہ باطن المصلی کما یوصل حاملا بیضۃ مذرۃ صار الخ ۱۲ شامی صہ ۳۷۴ ناقلا عن البحر عن المحیط۔

۲ہ ومنہا طہارۃ الجسد والثوب والمکان من نجس غیر معفو عنہ حتی موضع القدمین والیدین والرکبتین والجبہۃ علی الاصح ۱۲ نور الایضاح و شرح صہ ۲۰۔

۳ہ وان کان موضع احدی القدمین نجسا لا تجوز صلوتہ اذا کان قد وضعہا علیہا امان اذا لم یضعہا فانہ تجوز صلوتہ لان الفرض وضع احدی القدمین ۱۲ صغیری صہ ۱۱۳

۴ہ وان کان موضع قدمیہ ورکبتیہ طاہرا وموضع جبہتہ وانفہ نجسا فقد روی عن ابی حنیفۃ انہ قال یسجد علی انفہ للضرورۃ وتجوز صلوتہ ۱۲ خلافا لہما فان عندہما لا یجوز الاقتصار علی الانف فی السجود بلا عذر فی الجبہۃ وفی روایۃ عن ابی حنیفۃ رضہ ایضا انہ لا یجوز لان السجود علی النجاستہ کالعدم وہی الاصح ۱۲ صغیری ملخصا صہ ۱۱۲۔

ہے پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا۔

مسئلہ ۵ اگر کسی نجس مقام پر کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اُس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔

مسئلہ ۶ اگر نماز پڑھنے کی حالت[2] میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی نجس مقام پر پڑتا ہو[عہ] تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۷ اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے فعل کے ہو تو جب معذوری جاتی رہے گی۔ نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازموں نے اس کے کپڑے اتار لئے ہوں۔ یا کسی دشمن نے اس کے کپڑے اتار لئے ہوں یا کوئی دشمن کہتا ہو کہ اگر تو کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہ ہو تو پھر نماز کے اعادہ کی ضرورت[3] نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں۔

مسئلہ ۸ اگر کسی کے پاس[4] ایک کپڑا ہو کہ چاہے اس سے اپنے جسم کو چھپا لے چاہے اس کو بچھا کر نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے جسم کو چھپا لے اور نماز اُسی نجس مقام میں پڑھ لے اگر پاک جگہ میسر نہ ہو۔

قبلے کے مسائل

مسئلہ ۔ اگر قبلہ[5] نہ معلوم ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہیئے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہو گا تو اس کی نماز[عہ] اس امام کے پیچھے نہ ہو گی اس لئے کہ وہ امام اس کے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اس کی اقتداء جائز نہیں۔

عہ یعنی جبکہ پاک جگہ کھڑا ہو اور سجدہ کرنے میں کپڑے نجس مقام پر پڑتے ہوں بشرطیکہ وہ جگہ نجس سوکھی ہو یا گیلی ہو مگر کپڑوں میں اس قدر نجاست کا اثر نہ آوے جو مانع نماز ہے ۱۲ محشے۔

عہ لہذا ایسی صورت میں اُس مقتدی کو تنہا نماز پڑھنا چاہیئے جس طرف اس کا غالب گمان ہو ۱۲ محشے۔

[1] قال الحلبی وکذا اذا فرش علی النجاسۃ الیابسۃ ان کان رقیقا یشف ما تحتہ او توجد منہ رائحۃ النجاسۃ لا تجوز الصلوۃ علیہ وان کان غلیظا جازت ۱۲ طحطاوی علی المراقی ص ۱۲۰ وصغیری ص ۱۱۴

[2] لو کان المصلی بحیث اذا سجد یقع ثیابہ علی شیء نجس جازت صلوتہ اذ کانت یابسۃ ۱۲ صغیری ص ۱۱۳ عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی

[3] وینبغی لزوجہا والعجز عن مزیل وعن ساتر لفعل العباد کما مر فی التیمم ۱۲ درمختار مع الرد ص ۳۸۴ ج ۱

[4] لانہ من ابتلی ببلیتین فان تساویا خیر وان اختلفا اختار الاخف ۱۲۔ درمختار ص ۶۶

[5] ولو صلی جماعۃ بالتحری متخالفین فی الجہات ان صلوا منفردین جازت صلوتہم وان صلوا بالجماعۃ لم تجز صلوۃ من خالف امامہ عالما بہا حال الصلوۃ وجازت صلوۃ غیرہ ان لم یعلم ان امامہ خلفہ ۱۲ صغیری ص ۱۱۷

نیت کے مسائل

مسئلہ ۱۔ مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا کی[1] نیت کرنا بھی شرط ہے۔

مسئلہ ۲۔ امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا[2] شرط ہے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کے برابر کھڑی ہو اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہونے کے لئے اس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازے یا جمعہ یا عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں۔

مسئلہ ۳۔ مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں[3] کہ وہ زید ہے یا عمرو بلکہ صرف اسی قدر نیت کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں اگر نام لے کر تعیین کرے گا اور پھر اس کے خلاف ظاہر ہوگا تو اس کی نماز نہ ہوگی مثلاً کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۔ جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنا[4] چاہیے کہ میں یہ نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ میت مرد ہے یا عورت تو اس کو یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میرا امام جس کی نماز پڑھتا ہے اس کی میں[5] بھی پڑھتا ہوں بعض علماء کے نزدیک[6] صحیح یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں کے سوا اور نمازوں میں صرف نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ نماز سنت ہے یا مستحب اور سنت فجر کے وقت کی ہے یا ظہر کے وقت کی یا یہ سنت تہجد ہے یا تراویح یا کسوف ہے یا خسوف مگر راجح یہ ہے کہ تخصیص کے ساتھ نیت کرے۔

تکبیر تحریمہ کا بیان

مسئلہ۔ بعض ناواقف مسجد میں آکر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال

---

[1] ولا یحتاج الامام فی صحۃ الاقتداء بہ الی نیۃ الامامۃ واما المقتدی فینوی الاقتداء ایضاً الخ ۱۲ صغیری محضا صفحہ ۱۳۷

[2] الا فی حق جواز اقتداء النساء فان ہن بہ لا یجوز مالم ینوان یکون اماما لہن الخ ۱۲ حوالہ بالا۔

[3] وان نوی الاقتداء بالامام ولکن لم یخطر ببالہ من ہو زید ام عمرو صح الاقتداء الا اذا قید بہ فقال اقتدیت بزید ونوی الاقتداء بزید فاذا ہو عمرو فسد لانصح الخ ۱۲ حوالہ بالا

[4] ویصلی الجنازۃ ینوی الصلوٰۃ للہ تعالیٰ وینوی الیضا الدعاء للمیت ۱۲ درمختار صفحہ ۶۷ ج ۱ صغیری صفحہ ۱۳۹

[5] المصلی اذا کان منفردا یکفیہ مطلق نیۃ الصلوٰۃ ولا تشترط التعیین لکون ذلک النفل سنۃ مؤکدۃ او غیرہا ولکن فی التراویح اختلف بعض المشائخ فانہم قالوا الاصح انہ لا یجوز بمطلق النیۃ بل لابد من تعیینہا ۱۲ صغیری صفحہ ۱۳۹

[6] ولو ادرک المقتدی الامام فی الرکوع فانہ یکبر للافتتاح قائما ویرسل الثناء ویکبر یرکع ۱۲ قاضی خان صفحہ ۱۳ ج ۱ والفرض القیام ۱۲ درمختار صفحہ ۱۳۱

سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی اور جب وہ صحیح نہ ہوئی تو نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

فرض نماز کے بعض مسائل

مسئلہ[1] - آمین کے الف کو بڑھا کر[2] پڑھنا چاہیئے اس کے بعد کوئی سورت قرآن مجید کی پڑھے۔

مسئلہ[3] - اگر سفر کی حالت ہو یا کوئی ضرورت درپیش ہو تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھے اور اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں سورۂ حجرات اور سورۂ بروج اور ان کے درمیان کی صورتوں میں سے جس صورت کو چاہے پڑھے فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت ہونا چاہیئے باقی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونی چاہئیں ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں۔ عصر اور عشا کی نماز میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور لَمْ یَکُنِ اور ان کے درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنی چاہیئے۔ مغرب کی نماز میں اِذَا زُلْزِلَتِ سے آخر تک[4]۔

مسئلہ[5] - جب رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو[6] تو امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد دونوں کہے پھر تکبیر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے تکبیر کی انتہا اور سجدے کی ابتدا ساتھ ہی ہو یعنی سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔

مسئلہ[7] سجدے میں پہلے گھٹنوں کو زمین[8] پر رکھنا چاہیئے پھر ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو۔ منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہونا چاہیئے اور انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہونا چاہئیں اور دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے ہوئے اور انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف

[1] ولسن ان یکون السورۃ المضمومۃ للفاتحۃ من طوال المفصل فی الفجر والظہر ومن اوساطہ فی العصر والعشاء ومن قصارہ فی المغرب لو کان مقیما او للفرد فی الجہر ای سورۃ شاء لو کان مسافرا ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۱۵۳

[2] ثم رفع راسہ وطمأن قائلا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد لو کان اماما او تولہا او منفردا علی الاصح عن الامام موافقۃ لہما وعنہ یکتفی بالتحمید وعنہ یکتفی بالتسمیع والمقتدی یکتفی بالتحمید ثم کبر خار جا للسجود ۱۲ مراقی صفحہ ۱۶۴

[3] ثم وضع رکبتیہ ثم یدیہ ثم وجہہ بین کفیہ ویسجد بانفہ وجبہتہ وجافی البطنہ عن فخذیہ وعضدیہ عن البطنیہ موجہا اصابع یدیہ ویضمہا کل الضم وموجہا اصابع رجلیہ نحو القبلہ ۱۲ مراقی صفحہ ۱۶۵

[4] یعنی سورۂ والناس ۱۲ مخلصی۔

اور پیٹ زانو سے علیحدہ اور بازو بغل سے جدا ہوں۔ پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا بہت چھوٹا بچہ درمیان سے نکل سکے۔

مسئلہ ۵۔ فجر۔ مغرب۔ عشا کے وقت پہلی[1] دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور منفرد کو قرأت میں تو اختیار ہے مگر سمع اللہ لمن حمدہ اور تکبیریں آہستہ کہے اور ظہر عصر کے وقت امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ اور سب تکبیریں بلند آواز سے کہے اور منفرد آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔

مسئلہ ۶۔ بعد نماز ختم کر چکنے کے دونوں[2] ہاتھ سینے تک اٹھا کر پھیلائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے اور امام ہو تو تمام مقتدیوں کے لئے بھی اور بعد دعا مانگ چکنے کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔ مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو خواہ سب آمین کہتے رہیں۔

مسئلہ ۷۔ جن نمازوں کے بعد سنتیں[3] ہیں جیسے ظہر۔ مغرب۔ عشا ان کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا مانگ کر ان سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہو جاوے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر۔ عصر ان کے بعد جتنی دیر تک چاہے دعا مانگے اور امام ہو تو مقتدیوں کی طرف داہنی یا بائیں طرف کو منہ پھیر کر بیٹھ جائے اس کے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی مسبوق اس کے مقابلے میں نماز نہ پڑھ رہا ہو۔

مسئلہ ۸۔ بعد فرض نمازوں کے بشرطیکہ ان کے بعد سنتیں[4] نہ ہوں ورنہ سنت کے بعد مستحب ہے کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تین مرتبہ۔ آیۃ الکرسی قل ہو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق۔ اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھ کر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اسی قدر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔

مسئلہ ۹۔ عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں صرف چند مقامات پر ان کو اس کے خلاف کرنا چاہیے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں

[1] ویجب جہر الامام بقرءۃ رکعتی الفجر وقرءۃ اولی العشائین المغرب والعشاء ولو قضاء ۱۲ صفحہ ۱۴۶ ویسن جہر الامام بالتکبیر والتسمیع لحاجۃ الی الاعلام ولا حاجۃ لمنفرد کالماموم ۱۲ صفحہ ۱۵۰ والمنفرد بفرض مخیر فیما یجہر الامام فیہ ۱۲ صفحہ ۱۴۷ مراقی۔

[2] ثم یدعون لانفسہم وللمسلمین رافع ایدیہم ثم یمسحون بہا وجوہہم فی آخرہ ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صفحہ ۸۴

[3] القیام الی اداء السنۃ متصلا بالفرض مسنون غیر ان الفصل بینہما یستحب کما کان صلی اللہ علیہ وسلم یمکث قدر ما یقول اللہم انت السلام الخ ویستحب ان یستقبل بعدہ الناس ان لم یکن فی مقابلہ مصل الخ ۱۲ حوالہ بالا

[4] ویستغفر ان اللہ ثلثا ویقرءون آیۃ الکرسی والمعوذات ویسبحون اللہ ثلاثا وثلثین ویحمدونہ کذلک ویکبرونہ کذلک ثم یقولون لا الہ الا اللہ وحدہ الخ ۱۲ حوالہ بالا

کو چادر[1] وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیے اگر کوئی ضرورت مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیے[2]۔ (۲) بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں[3] کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیے اور عورتوں کو سینے پر (۳) مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیے اور حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیے (۴) مردوں[4] کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیے کہ سر اور سرین اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیے بلکہ صرف اسی قدر جس میں ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیں اور عورتوں کو بغیر کشادہ کئے ہوئے بلکہ ملا کر (۶) مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملی ہوئی (۷) مردوں کو سجدے[5] میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنا چاہئیں اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی۔ (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیے اور عورتوں کو نہیں (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے[6] پیر کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہیے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہئیں اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر جائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر۔ (۱۱) عورتوں کو کسی وقت[7] بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیے۔

تحیۃ المسجد

مسئلہ[1]۔ یہ نماز اس شخص کے[8] لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو۔

[1] بخلاف المرأۃ وحال الضرورۃ کھا بیناہ

[2] والمرأۃ الحرۃ حذو منکبیہا

[3] وتضع المرأۃ والخنثی الکف علی الکف تحت ثدیہا ۱۲ درمختار صفحہ ۴۵۴

[4] اما المرأۃ فتنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تفرج ولکن تضم وتضع یدیہا علی رکبتیہا وضعا وتنحنی رکبتیہا ولا تجافی عضدیہا لان ذلک استر لہا ۱۲ شامی صفحہ ۴۶۱

[5] والمرأۃ تنخفض فلا تبدی عضدیہا وتلصق بطنہا بفخذیہا ۱۲ درمختار قال المحشی وذکر فی البحر انہا لا تنصب اصابع القدمین ۱۲ درمختار صفحہ ۴۷۱

[6] وتتورک فی التشہد بان تخرج رجلہا الیسری من الجانب الایمن ولا تجلس علیہا بل علی الارض ۱۲ شامی صفحہ ۴۷۴

[7] ولا تجہر فی الجہریۃ بل لو قیل بالفساد بجہرہا لا یمکن ۱۲ شامی صفحہ ۴۷۱ عاجز محمد حیات غفرلہ سنبلی۔

[8] سن تحیۃ المسجد برکعتین قبل الجلوس لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یرکع رکعتین مراقی صفحہ ۴۱۶۔

مسئلہ ۲۔ اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم[1] ہے جو درحقیقت خدا ہی[ع] کی تعظیم ہے اس لئے کہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوتی ہے پس غیر خدا کی تعظیم کسی طرح اس سے مقصود نہیں۔ مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے بشرطیکہ کوئی مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ ۳۔ اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ[2] ان کلمات کو کہہ لے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اور بعد اس کے کوئی درود شریف پڑھ لے اس نماز کی نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ تَحِیَّۃِ المسجد یا اردو میں اس طرح کہہ لے خواہ دل ہی میں سمجھ لے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھوں۔

مسئلہ ۴۔ دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں اگر چار[3] رکعت پڑھی جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض نماز پڑھی جائے یا اور کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی یعنی اس کے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی ملجائے گا اگرچہ اس میں تحیۃ المسجد کی نیت نہیں کی گئی۔

مسئلہ ۵۔ اگر مسجد میں جاکر کوئی شخص بیٹھ جائے[4] اور اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے۔

حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم[5] نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد پایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

مسئلہ ۶۔ اگر مسجد میں کئی مرتبہ[6] جانے کا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں۔

نوافل سفر

مسئلہ ۱۔ جب کوئی شخص اپنے[7] وطن سے سفر کرنے لگے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے

ع من تحیۃ المسجد ای ..... الصاحب المکان۔

[1] لانہا لتعظیما وحرمۃ وقد حصل ذلک بما صلاہ ولا تفوت بالجلوس عندنا ۱۲ حوالہ بالا۔

[2] فی القہستانی اذا دخل المسجد بعد الفجر او العصر لا یتاتی بالتحیۃ بل یسبح ویہلل ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانہ یودی حق المسجد ۱۲ الطحطاوی صہ ۲۲۱۔

[3] لو ان شاء ہا ربع والثنتان افضل قہستانی ۱۲ طحطاوی صہ ۲۹ او کذا کل صلوۃ اداہا ای فعلہا عند الدخول بلا نیۃ التحیۃ ۱۲ مراقی صہ ۲۱۹

[4] قبل الجلوس ہذا بیان للاولی کما یاتی وہذا قول العامۃ وہو الصحیح ۱۲ طحطاوی صہ ۲۳

[5] مضی لفظہ فی ہذہ الصحیفۃ ۱۲

[6] واذا تکرر وقولہ یکفیہ رکعتان ۱۲ مراقی صہ ۲۳۰ عاجز محمد حیات غفرلہ

[7] وقتہا رکعتا القدوم من السفر عن کعب بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من السفر الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدء بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ ۱۲ صغیری صہ ۲۱۶

مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے۔
حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑ جاتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں (طبرانی)
حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے (صحیح مسلم)

نماز قتل

مسئلہ۔ جب کوئی مسلمان قتل[1] کیا جاتا ہو تو اس کو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھکر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تاکہ یہی نماز و استغفار دنیا میں اس کا آخر عمل رہے۔
حدیث۔ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا اثنائے راہ میں کفار مکہ نے انھیں گرفتار کیا سوا حضرت خبیب کے اور سب کو وہیں قتل کر دیا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لے جاکر بڑی دھوم اور بڑے اہتمام سے شہید کیا جب یہ شہید ہونے لگے تو ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز پڑھی اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہو گئی۔

تراویح کا بیان

مسئلہ۔ وتر کا بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے[2] اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے
مسئلہ۔ نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد[3] اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو خاصۃً جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے۔ اس بیٹھنے میں اختیار

[1] عن معظم بن المقدام قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما خلف احد کم عند اہلہ افضل من رکعتین یرکعہما عندہم حین یرید سفرا ۱۲ عالمگیریہ بالا
[2] ومن المندوب صلوۃ القتل فاذا ابتلی بہ مسلم یستحب ان یصلے رکعتین لیستغفر لعبد بما من ذنوبہ فتکون الصلوۃ والاستغفار لعبد آخر اعمالہ ۱۲ طحطاوی ص ۲۳۲
[3] ویصح تقدیم الوتر علی التراویح وتاخیرہ عنہا ۱۲ نور الایضاح ص ۲۴۲
[4] ویستحب الجلوس بعد کل اربع رکعات بقدر ہاد کذا بین الترویحۃ الخامسۃ والوتر ۱۲ مراقی ص ۲۴۱
[5] ویہم مخیرون فی الجلوس بین التسبیح والقراءۃ والصلوۃ فرادی والسکوت ۱۲ مراقی ص ۲۴۱

ہے چاہے تنہا نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چپ بیٹھا رہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی شخص عشا کی نماز کے بعد تراویح[1] پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہو کہ عشاء کی نماز میں کوئی بات ایسی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو اس کو عشاء کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۴۔ اگر عشاء کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ تراویح عشاء کے تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھکر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں ان کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائے گا جس نے عشا کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اس لئے کہ وہ ان لوگوں کا تابع سمجھا جائے گا جن کی جماعت درست ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت[2] پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو ان کو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے۔

مسئلہ ۶۔ مہینے میں ایک مرتبہ قرآن[4] مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے لوگوں کی کاہلی یا سستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا ان کو بہت ناگوار ہو گا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گزرے اسی قدر پڑھا جائے الم ترکیف سے اخیر تک کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انھیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے

مسئلہ ۷۔ ایک قرآن مجید سے زیادہ[5] نہ پڑھے تاوقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے

[1] ولو ترکوا الجماعۃ فی الفرض لم یصلوا التراویح جماعۃ لانہا تبع فمصلیہ وحدہ یصلیہا معہ ۱۲ درمختار صفحہ ۶۹ ج ۱

[2] حتی لو دخل بعد ما صلی الامام الفرض وشرع فی التراویح فانہ یصلی الفرض اولا وحدہ ثم یتابعہ فی التراویح ۱۲ صغیری صفحہ ۲۱۰

[3] وقال بعدہم وہو روایۃ الحسن عن ابی حنیفۃ یقرء فی کل رکعۃ عشر آیات وہو الصحیح لان فیہ تخفیفا وبہ تحصل السنۃ وہو الختم مرۃ واحدۃ وفی الہدایۃ السنۃ فیہا الختم مرۃ فلا یترک لکسل القوم ۱۲ صفحہ ۲۰۰ صغیری

[4] ویکرہ ان یعجل بختم القرآن فی لیلۃ احدی وعشرین او قبلہا اذا کان القوم یملون ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۱۱۴

عہ وعن ابی حنیفۃ کان یختم فی رمضان فی کل لیلۃ ختمۃ الخ ۱۲ مراقی صفحہ ۲۴۱

مسئلہ۔ ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ ان کو گراں نہ گزرے اگر گراں گزرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے

مسئلہ۔ تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے پڑھ دینا چاہیئے اس لئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیۃ ہے اگرچہ کسی صورت کا جز نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے گی تو قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جاوے گی اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ تراویح کا رمضان کے پورے مہینے میں پڑھنا سنت ہے اگرچہ قرآن مجید قبل مہینہ تمام ہونے کے ختم ہو جائے مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن شریف پڑھ دیا جائے تو باقی زمانے میں بھی تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

مسئلہ۔ صحیح یہ ہے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آج کل دستور ہے مکروہ ہے۔

نماز کسوف و خسوف

مسئلہ۔ کسوف (سورج گرہن) کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔

مسئلہ۔ نماز کسوف جماعت سے ادا کی جائے بشرطیکہ امام جمعہ یا حاکم وقت یا اس کا نائب امامت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر امام مسجد اپنی مسجد میں نماز کسوف پڑھا سکتا ہے۔

مسئلہ۔ نماز کسوف کے لئے اذان یا اقامت نہیں بلکہ لوگوں کا جمع کرنا مقصود

علے وعن ابی حنیفۃ انہ کان یختم فی شہر رمضان احدی و ستین ختمۃ فی الایام والثلثین فی اللیالی وواحدۃ فی التراویح ۱۲ حوالہ بالا

۲ے والحق انہا من القرآن لتواتر ھا فی المصحف وھو دلیل کونہا قرآنا الخ ۱۲ شامی ص ۴۵۹ ج ۱

۳ے ثم اذا ختم قبل آخرہ قیل لا یکرہ لہ ترک التراویح فیما بقی وقیل یصلیہا ولا یترک فیہا ماشار ۱۲ صغیری صفحہ ۲۰۸ الاصح انہ یکرہ الترک کذا فی السراج ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۸ ج ۱

۴ے وقرءۃ سورۃ الاخلاص ثلث مرات عند ختم القرآن لیست بمستحسنۃ مشائخ العراق الا ان یکون الختم فی المکتوبۃ ۱۲ قاضی خاں ص ۳ اور کسی مباح یا مستحسن چیز کو ضروری جاننا کہ جو اس کو ترک کرے اس پر طعن کئے جائیں موجب بدعت ہے لہذا قابل ترک ہے۔

۵ے اذا انکسفت الشمس صلے الامام بالناس رکعتین کہیئۃ النافلۃ ۱۲ قدوری ص ۲۹

۶ے یفہم مما آنفا ۱۲

۷ے دیناوی الصلوٰۃ جامعۃ لیجتمعوا ملا در مختار ص ۷۸

۸ے شبینہ معارف اس حکم میں داخل نہیں ہے اس کا حکم اصلاح الرسوم میں دیکھو۔ ۱۲

۹ے وجہ کراہت یہ ہے کہ آجکل عوام نے اس کو لوازم ختم سے سمجھ لیا ہے جیسا کہ ان کے طرز عمل سے ظاہر ہے لہذا مکروہ ہے نہ یہ کہ اعادہ سورہ فی نفسہ مکروہ ہے جیسا کہ حضرت مولانا مدظلہم العالی نے تتمہ ثالثہ امداد الفتاوی ص ۱۱۵ میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے پس اعادہ سورہ حزانہ فی نفسہ جائز ہوا مکروہ رسم ہذا قابل ترک ہے ۱۲ تصحیح الاغلاط

ہو تو اَلصَّلٰوۃ جَامِعَۃ پکار دیا جائے۔

مسئلہ۔ نماز کسوف میں بڑی بڑی سورتوں[1] کا مثل سورۂ بقر وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر دیر تک ادا کرنا مسنون ہے اور قرأت آہستہ پڑھے۔[2]

مسئلہ۔ نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں جب تک گرہن موقوف نہ ہو جائے دعا میں مشغول رہنا چاہیئے ہاں اگر ایسی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے یا کسی نماز کا وقت آجائے تو البتہ دعا کو موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔

مسئلہ۔ خسوف (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے[3] مگر اس میں جماعت مسنون نہیں سب لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھیں اور اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں مسجد میں جانا بھی مسنون نہیں۔

مسئلہ۔ اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت[4] پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے بہت لوٹیں یا برف بہت گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرض عام مثل ہیضے وغیرہ کے پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو مگر ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں اُن میں جماعت نہ کی جاوے ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تنہا پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

مسئلہ۔ جس قدر نمازیں یہاں بیان ہو چکیں ان کے علاوہ بھی جس قدر کثرت نوافل کی کی جاوے باعث ثواب و ترقی درجات ہے خصوصاً ان اُوقات میں جن کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور ان میں عبادت کرنے کی ترغیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے مثل رمضان کے اخیر عشرے کی راتوں اور شعبان کی پندرہویں تاریخ کے ان اوقات کی بہت فضیلتیں اور ان میں عبادت کا بہت ثواب احادیث میں وارد ہوا ہے ہم نے اختصار کے خیال سے ان کی تفصیل نہیں کی۔

---

[1] ویطیل فیہا الرکوع والقرأۃ ۱۲۔ حوالہ بالا

[2] ثم یدعو بعدھا جالسا مستقبل الناس والقوم یؤمنون ۱۲ حوالہ بالا۔

[3] کالخسوف للقمر ای حیث یصلون فرادی سواء حضر الامام اولا کما فی البرجندی الخ شامی ص ۷۹

[4] کالخسوف والریح الشدیدۃ والظلمۃ القویۃ نہارا او الصفرۃ القوی لیلا او الغبرۃ الغالب ونحو ذلک من الآیات المخوفۃ کالزلازل والصواعق والثلج والمطر الدائمین وعموم الامراض ومنہ الجراد برفع الطاعون ۱۲ درمختار ص ۷۹

[5] وندب احیاء لیالی العشر الاخیر من رمضان واحیاء لیلتی العیدین ولیالی عشر ذی الحجۃ ولیلۃ النصف من شعبان ویکرہ الاجتماع علی احیاء لیلۃ من ہذہ اللیالی ۱۲ مراقی ص ۲۳۵

استسقاء کی نماز کا بیان

جب پانی کی ضرورت ہو[1] اور پانی نہ برستا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرنا مسنون ہے استسقاء کے لئے دعا کرنا اس طریقہ سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان ملکر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پاپیادہ خشوع و عاجزی کے ساتھ معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں اور توبہ کی تجدید کریں اور اہل حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لے جائیں پھر دو رکعت بلا اذان اور اقامت کے جماعت سے پڑھیں امام جہر سے قرأت پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس طرح عید[2] کے روز کیا جاتا ہے پھر امام قبلہ رُو ہو کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے پانی برسانے کی دعا کرے اور سب حاضرین بھی دعا کریں تین روز متواتر ایسا ہی کریں تین دن کے بعد نہیں کیونکہ اس سے زیادہ ثابت نہیں[3] اور اگر نکلنے سے پہلے یا ایک دن نماز پڑھکر بارش ہو جائے تو جب بھی تین دن پورے کر دیں اور تینوں دنوں میں روزہ بھی رکھیں تو مستحب ہے اور جانے سے پہلے صدقہ خیرات کرنا بھی مستحب ہے۔

فرائض و واجبات صلوٰۃ کے متعلق بعض مسائل

مسئلہ ۱۔ مدرک پر قرأت نہیں امام کی قرأت[4] سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے اور حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۔ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتوں سے ایک یا دو[5] رکعت میں قرأت کرنا فرض ہے

مسئلہ ۳۔ حاصل یہ ہے کہ امام کے ہوتے ہوئے مقتدی کو قرأت نہ چاہیئے ہاں مسبوق کے لئے چونکہ اُن گئی ہوئی رکعتوں میں امام نہیں ہوتا اس لئے اس کو قرأت چاہیئے۔

مسئلہ ۴۔ سجدے کے مقام کو پیروں کی جگہ سے[6] آدھ گز سے زیادہ اونچا نہ ہونا چاہیئے۔

---

[1] الاستسقاء لہ صلوۃ بلا کراہۃ من غیر جماعۃ عند الامام وقال ابو یوسف ومحمد یصلی الامام رکعتین یجہر فیہما بالقرءۃ کالعید ولہ استسقاء ویستحب الخروج لہ ثلاثۃ ایام مشاۃ فی ثیاب خلقۃ غسلۃ او مرقعۃ متذللین متواضعین ویستحب اخراج الدواب والشیوخ الکبار والاطفال ویخرجون للصحراء الخ ہذا صـ۳۲ نور الایضاح مع الشرح۔

[2] لان تعوذ للقرءۃ ولا القرءۃ المقتدی ۱۲ راقی۔ وقال محمد لا قراءۃ خلف الامام فیما یجہر فیہ ولا فیما لم یجہر فیہ الخ ۱۲ موطا امام محمد صـ۷۶

[3] وحکم المسبوق انہ یقضی اول صلوۃ فی حق القرءۃ وہو منفرد فیما یقضیہ ۱۲ طحطاوی صـ۱۸۰

[4] معنی دلیلہ انتہا ۱۲

[5] وعن سجد علی ظہر رجل ہو فی الصلوۃ التی یصلیہا الساجد یجوز سجودہ وان سجد علی ظہر رجل لیس فی الصلوۃ التی ہو فیہا لا یجوز سجودہ لان الضرورۃ انما تتحقق عند الاشتراک لو کان موضع السجود افع ای من موضع القدمین ان کان ارتفاعہ مقدار لبنتین منصوبتین جاز وان یکن ارتفاعہا زیدہ منہ فلا یجوز وارادوا باللبنۃ لبنۃ بخارا وہی ربع ذراع عرضہ ست اصابع الخ ۱۲ صغیری صـ۵۵۔

اگر آدھ گز سے زیادہ اونچے مقام پر سجدہ کیا جائے تو درست نہیں۔ ہاں اگر کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آجائے تو جائز ہے مثلاً جماعت زیادہ ہو اور لوگ اس قدر مل کر کھڑے ہوں کہ زمین پر سجدہ ممکن نہ ہو تو نماز پڑھنے والوں کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کی پیٹھ پر سجدہ کیا جائے وہ بھی وہی نماز پڑھتا ہو جو سجدہ کرنے والا پڑھ رہا ہے۔

مسئلہ ۵۔ عیدین کی نماز[1] میں علاوہ معمولی تکبیروں کے چھ تکبیریں کہنا واجب[ع] ہیں

مسئلہ ۶۔ امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب کی اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضا ہوں یا ادا اور جمعہ اور عیدین اور تراویح کی نماز میں اور رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۷۔ منفرد کو فجر کی دونوں[2] رکعتوں میں اور مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اختیار ہے چاہے بلند آواز سے قراءت کرے یا آہستہ آواز سے۔ آواز بلند ہونے کی فقہا نے یہ حد لکھی ہے کہ کوئی دوسرا شخص سن سکے اور آہستہ آواز کی یہ حد لکھی ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن[عہ] سکے۔

مسئلہ ۸۔ امام اور منفرد کو ظہر عصر کی کل رکعتوں میں اور مغرب[3] عشا کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قراءت کرنا واجب ہے

مسئلہ ۹۔ جو نفل نمازیں دن کو پڑھی جائیں ان میں آہستہ[4] آواز سے قرأت کرنا چاہئے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں ان میں اختیار ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ منفرد اگر فجر مغرب عشا کی قضا[5] دن میں پڑھے تو ان میں بھی اس کو آہستہ آواز سے قراءت کرنا واجب ہے اگر رات کو قضا پڑھے تو اسے اختیار ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کوئی شخص مغرب کی عشاء[6] کی پہلی دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول جائے تو اسے تیسری چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ

عہ یجب تکبیرات العیدین وکل تکبیرۃ منہا واجبۃ یجب بترکہا سجود السہو ۱۲ مراقی صفحہ ۱۴۶

عہ یعنی جو شخص دور کھڑا ہو وہ نہ سن سکے اور یہ غرض نہیں ہے کہ جو بالکل پاس ہو وہ بھی نہ سن سکے ۱۲ محشی۔

---

[1] ثم یکبر الامام والقوم تکبیرات الزوائد ثلاثۃ برفع یدیہ فی کل منہا تنویر الخ صفحہ ۳۰۹ مراقی

[2] والمنفرد مخیر فیما یجہر الامام فیہ ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صفحہ ۱۴۷ والجہر اسماع الغیر والاسرار اسماع النفس ۱۲ حوالہ بالا

[3] ویجب الاسرار فی جمیع رکعات الظہر والعصر ۱۲ حوالہ بالا

[4] ویجب الاسرار فی نفل النہار وقال بعد عبارۃ متنفل باللیل فانہ مخیر ویکتفی بادنی الجہر فلا یضر نائما لانہ صلی اللہ علیہ وسلم جہر فی التہجد الخ ۱۲ شرح نور الایضاح صفحہ ۱۴۷

[5] وظاہرہ ولو قضاہ نہارا وہو ما فی الکافی وغیرہ واختار فی الہدایۃ انہ یخفی حتما لعدم الجماعۃ والوقت ۱۲ حوالہ بالا

[6] ومن قرء فی العشاء فی الاولیین السورۃ ولم یقرء بفاتحۃ الکتاب لم یعد الفاتحۃ فی الآخریین وان قرء الفاتحۃ ولم یزد علیہا قرء فی الاخریین الفاتحۃ والسورۃ یجہر بہما ہو الصحیح ۱۲ عالمگیری صفحہ ۷۱ ج ۱

کے بعد دوسری سورت پڑھنا چاہیئے اور ان رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرنا۔

نماز کی بعض سنتیں

مسئلہ ۱ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں[1] ہاتھوں کا اُٹھانا مَردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو شانوں تک سنت ہے عذر کی حالت میں مَردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اُٹھانے میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۲ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں[2] کا باندھ لینا مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر سنت ہے

مسئلہ ۳ مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی[3] ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لینا اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا سنت ہے۔

مسئلہ ۴ ۔ امام اور منفرد کو بعد سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے[4] کے آہستہ آواز سے آمین کہنا اور قرأت بلند آواز سے ہو تو سب مقتدیوں کو بھی آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت ہے

مسئلہ ۵ ۔ مَردوں کو رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھکجانا کہ پیٹھ اور سر اور سُرین[5] سب برابر ہو جائیں سنت ہے۔

مسئلہ ۶ ۔ رکوع میں مردوں کو دونوں[6] ہاتھوں کا پہلو سے جُدا رکھنا سنت ہے۔

قومے میں امام کو صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۔ سجدے کی حالت میں[7] مَردوں کو اپنے پیٹ کا رانوں سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا اور ہاتھوں کی باہوں کا زمین سے اُٹھا ہوا رکھنا سنت ہے

مسئلہ ۔ قعدۂ اولیٰ اور اخیری دونوں میں مَردوں[8] کو اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پیر انگلیوں

---

[1] وثنائی المسبحۃ ورفع الیدین عند تکبیرۃ الافتتاح مع التکبیر وتقدم الکلام علیہ فی صفۃ الصلوٰۃ ۱۲ صغیری صفحہ ۱۹۸

[2] وعاشرها وضع الیمین من الیدین علی الشمال وهادی عشرها کون ذلک الوضع تحت السرۃ للرجل وکونہ علی الصدر للمرأۃ ۱۲ صغیری صفحہ ۱۹۸

[3] ووضع الرجل کفیہ علی الیسارہ تحت سرۃ الاذفار سفها بحضرۃ والہا الخ ۱۲ درمختار صفحہ ۴۵۲

[4] وامن ہو سنۃ للحدیث الآتی ۱۲ شامی صفحہ ۴۹

[5] وسیبط ظہرہ غیر رافع رأسہ ولا منکس راسہ الخ ۱۲ درمختار مع المحاشیہ صفحہ ۴۶۱

[6] وینبغی ان یزاد مجافیا عضدیہ مستقبلا افخالہ فانہا سنۃ کما فی الزاہدی ۱۲ صفحہ ۴۶۱ شامی۔

[7] ثم یرفع راسہ من رکوعہ سمعا وی قائلا سمع اللہ لمن حمدہ ملائما فی المحیط انہ سنۃ و یکتفی بہ الامام وبالتحمید المؤتم ویجمع بینہما المنفرد ۱۲ درمختار مع المحاشیہ صفحہ ۴۶۲

[8] واذا فرغ الرجل من سجدتی الرکعۃ الثانیۃ افترش رجلہ الیسری وجلس علیہا ونصب یمناہ اوجہ اصابعہا نحو القبلۃ ووضع یدیہ علی فخذیہ وبسط اصابعہ ۱۲ مراقی صفحہ ۱۶۵

کے بل کھڑا ہو اور اس کی انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہو اور اسی پر بیٹھے ہوں اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں یہ سنت ہے۔

مسئلہ - امام کو سلام بلند آواز[1] سے کہنا سنت ہے۔

مسئلہ - امام کو اپنے سلام میں[2] اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا خواہ مرد ہوں یا عورت یا لڑکے ہوں اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی نیت کرنا اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی اور اگر امام داہنی طرف ہو تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہو تو بائیں سلام میں اور محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا سنت ہے۔

مسئلہ - تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو[3] اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا بشرطیکہ کوئی عذر مثل سردی وغیرہ کے نہ ہو سنت ہے۔

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ[4] ہے اس لئے اس کا ذکر بھی نماز کے واجبات و سنن کے بعد اور مکروہات وغیرہ سے پہلے مناسب معلوم ہوا اور مسائل کے زیادہ اور قابل اہتمام ہونے کے سبب سے اس کے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا گیا جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے ملکر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع - متبوع کو امام اور تابع کو مقتدی کہتے ہیں۔

مسئلہ - امام کے سوا ایک آدمی[5] کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد بالغ ہو یا سمجھدار نابالغ بچہ ہاں جمعہ و عیدین[6] کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔

---

[1] قالمراد انه يجهر بها ازيد بجهر قي باشاني دون از ۱۲ اشامی ص۴۹۱

[2] ونوى الامام السلام على من في يمينه ويساره ممن معه في صلوته ولو صبيا اوفي والحفظة وعلى الموتم السلام على امامه في الثلثية الاولى ان كان فيها والا في الثانية ونواه فيها لو محاذ يا ونوى المنفرد الحفظة فقط ۱۲ درمختار ملتحصا ص۴۹۱

[3] اذا اراد الرجل الدخول اخرج كفيه عن كميه الخ ۱۲ نورالایضاح ص۱۶۲

[4] والصلوة بالجماعة سنة مؤكدة للرجال ۱۲ نورالایضاح ص۱۶۶

[5] واذا زاد على الواحد في غير الجمعة فهو جماعة ۱۲ عالمگیری ص۸۳

[6] عه یعنی بعضوں کے نزدیک واجب اور بعضوں کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے جس کا مفصل بیان آگے آتا ہے ۱۲ محشی

عه والشرط السادس للجمعة الجماعة وهم ثلاثة رجال غير الامام ۱۲ نورالایضاح ص۲۹۶ مع الشرح۔

مسئلہ جماعت کے ہونے میں[1] یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو البتہ جماعت کی نفل کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجے کی شرط ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ حالت مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی تارک جماعت پر آپ کو سخت غصہ آتا تھا اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا بے شبہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیئے تھا نماز جیسی عبادت کی مثال بھی اسی کو چاہیئے تھی کہ جس چیز سے اس کی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلیٰ درجے پر پہنچا دی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھکر جس سے بعض مفسرین اور فقہا نے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں قولہ تعالیٰ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ملکر یعنی جماعت سے (مواطا ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ خازن۔ ابوسعود۔ مدارک۔ تفسیر کبیر وغیرہ) اس آیت میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنی بعض مفسرین نے خضوع کے بھی لکھے ہیں لہٰذا فرضیت ثابت نہ ہوگی۔ حدیث (۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کی نماز میں تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں

---

[1] واما دلیل غیرہ ولنطوعہ ذکرتہ فیہا علی سبیل التداعی قال شمس الائمۃ الحلوانی ان اقتدی بہ ثلثۃ لایکون مذہبا فلا مکروہ التفاقا وان اقتدی بہ اربعۃ فالاصح الکراہۃ ۱۲ لمحطاوی صفحہ ۱۶۶

[2] لفظہ فی حدیث طویل ثم بن النبی صلے اللہ علیہ وسلم وجد فی نفسہ خفۃ وخرج بین رجلین احدہما عباس لصلوۃ الظہر وابو بکر یصلی بالناس فلما راٰہ ابو بکر ذہب لیتاخر فاومی الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لایتاخر قال اجلسانی الی جنبہ فاجلساہ الی جنب ابی بکر والنبی صلے اللہ علیہ وسلم قاعد ۱۲ مشکوۃ شریف از بخاری ومسلم صفحہ ۱۰۲

[3] لفظ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ ۱۲ مشکوۃ از بخاری و مسلم۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ) حدیث (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جسقدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (ابوداؤد وغیرہ) حدیث (۳) انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اپنے قدیمی مکانات سے (چونکہ وہ مسجد نبوی سے دور تھے) اُٹھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آکر قیام کریں تب اُن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اپنے قدموں میں جو زمین پر پڑتے ہیں ثواب نہیں سمجھتے (صحیح بخاری) ف اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جتنی دور سے چل کر مسجد میں آئے گا اُسی قدر زیادہ ثواب[عہ] ملے گا حدیث (۴) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے[لہ] حدیث (۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز عشاء کے وقت اپنے اُن اصحابؓ سے جو جماعت میں مشغول تھے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ پڑھ کے سو رہے اور تمھارا وہ وقت جو انتظار میں گزرا سب نماز میں محسوب[عہ] ہوا (صحیح بخاری) حدیث (۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بشارت دو اُن لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کے لئے مسجد جاتے ہیں۔ اس بات کی کہ قیامت میں ان کے لئے پوری روشنی ہوگی (ترمذی) حدیث (۷) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھے گا اس کو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملے گا اور جو عشا اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے گا اُسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا (ترمذی) حدیث (۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں

لہ ویؤیدہ ما عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علے ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلے یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علے المکارہ وکثرۃ الخطے الے المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ ید لکم الرباط ۱۲ مشکوۃ شریف ص ۱۳۸

عہ لیکن اگر کسی کے محلّے میں مسجد ہو تو اس کو چھوڑ کر دور نہ جاوے کیونکہ محلّے کی مسجد کا حق ہے بلکہ اگر وہاں جماعت بھی نہ ہوتی ہو وہاں ہی جاکر اذان و اقامت کہکر تنہا نماز پڑھے (ص ۶۹۰ ج ۱) شامی احکام المساجد ۱۲ محشے عہ یعنی شمار کیا گیا ۱۲ محشے۔

جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور اُن کے گھروں کو جلا دوں (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیث (۹) ایک روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے بچوں[1] اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں مشغول ہوتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ اُن کے گھروں کے مال و اسباب کو مع اُن کے جلا دیویں (مسلم) عشاء کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونے کا وقت ہوتا ہے اور غالباً تمام لوگ اس وقت گھروں میں ہوتے ہیں امام ترمذیؒ اس حدیث کو لکھکر فرماتے ہیں کہ یہی مضمون ابن مسعود اور ابو درداء اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے یہ سب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معزز اصحاب میں ہیں حدیث (۱۰) ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آبادی یا جنگل میں تین مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بیشک اُن پر شیطان غالب ہو جائے گا پس اے ابو درداء جماعت کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو دیکھو بھیڑیا (شیطان) اُسی بکری (آدمی) کو کھاتا (بہکاتا) ہے جو اپنے گلے (جماعت) سے الگ ہو گئی ہو (ابو داؤد) حدیث (۱۱) ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سن کر جماعت میں نہ آئے اور اُسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول[2] نہ ہوگی صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوف یا مرض (ابو داؤد) اس حدیث میں خوف یا مرض کی تفصیل نہیں کی گئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے۔ حدیث (۱۲) حضرت مجنّ[3] رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ اتنے میں اذان ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور میں اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا حضرت نے نماز سے فارغ

[1] لفظ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لولا ما فی البیوت من النساء والذریۃ اقمت صلوٰۃ العشاء وامرت فتیاتی بحرقون ما فی البیوت بالنار رواہ احمد شریف مشکوٰۃ

[2] لفظ عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من ثلثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوٰۃ الا قد استحوذ علیہم الشیطان فعلیک بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ رواہ احمد و ابو داؤد النسائی

[3] لفظ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلوٰۃ التی صلی رواہ ابو داؤد والدار قطنی ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۹۶

[1] یعنی پورا ثواب نہ ملے گا یہ غرض نہیں ہے کہ فرض ادا نہ ہوگا کبھی کوئی اس خیال سے نماز ہی چھوڑ دے کہ نماز قبول تو ہوگی ہی نہیں پھر تنہا بھی نہ پڑھیں کیونکہ فائدہ نہیں ایسا خیال ہرگز نہ چاہیئے ۱۲ منہ

[2] بالکسر و فتح جیم۔ ۱۲ منہ۔

ہو کر فرمایا کہ اے محجن تم[1] نے جماعت سے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان تو ہوں مگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہے تو لوگوں کے ساتھ ملکر نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ پڑھ چکے ہو[2] (مؤطا امام مالک ونسائی) ذرا اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے برگزیدہ صحابی محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو چند حدیثیں نمونے کے طور پر ذکر ہو چکیں اب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال سنئے کہ انھیں جماعت کا کس قدر اہتمام مدنظر تھا اور ترک جماعت کو وہ کیسا سمجھتے تھے اور کیوں نہ سمجھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور ان کی مرضی کا اُن سے زیادہ کس کو خیال ہو سکتا ہے۔

(اثر ۱) اسود کہتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اس کی فضیلت و تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت عائشہ رضی[3] نے تائیداً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض وفات کا قصہ بیان کیا کہ ایک دن نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی سے کہو نماز پڑھا دیں عرض کیا گیا کہ ابوبکر رضی ایک نہایت رقیق القلب آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو بے طاقت ہو جائیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے پھر وہی فرمایا پھر وہی جواب دیا گیا تب آپ نے فرمایا کہ تم ویسی باتیں کرتی ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں

---

[1] محجن بن اروع بڑے پرانے مسلمان صحابہ میں سے ہیں معاویہ کی خلافت کے اخیر زمانہ میں ان کی وفات ہوئی بڑے بڑے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں جیسے حنظلہ بن علی اور مرجا اور سعید بن ابی سعید عمران کی بہت ہوئی ہے ۱۲

[2] ومعنی لفظ الحدیث الذی ہو قریب من ہذا فی الصفحۃ السابقۃ ۱۲

[1] مگر فجر اور عصر اور مغرب کی نماز اگر تنہا پڑھ لی ہو اور پھر جماعت ہو تو اب جماعت کے شامل نہ ہونا چاہیئے اس لئے کہ فجر اور عصر کے بعد تو نوافل نہ پڑھنا چاہئیں اور مغرب میں اس لئے کہ تین رکعت نفل کی شریعت میں نہیں ہیں ۱۲ محشی

[2] یہاں پر حضرت عائشہ رضی کو تشبیہ دی حضرت زلیخا سے وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جب حضرت زلیخا کے عشق کی شہرت ہوئی کہ وہ حضرت یوسف کو چاہتی ہیں جو اس وقت میں اُن کے خاوند کے غلام تھے تو انھوں نے عورتوں کی ضیافت کی اور مراد اُن کی علاوہ ضیافت کے اور بھی تھی اور وہ یہ تھی کہ یہ عورتیں حضرت یوسف کے حسن بے نظیر کو دیکھیں اور مجھے انکے ساتھ عشق میں معذور سمجھیں اور لعن طعن سے باز آویں اسی طرح حضرت عائشہ رضی کی مراد بھی علاوہ اسکے جو انھوں نے عذر کیا اور بھی تھی اور وہ یہ کہ لوگ حضرت ابوبکر رضی کے حضور کی جگہ کھڑے ہونے کو بدفالی نہ سمجھیں اور اس بنا پر حضرت ابوبکر رضی سے لوگوں کو حضور کے بعد کدورت نہ ہو کذا فی فتح الباری وغیرہ ۱۲ محشی۔

کرتی تھیں ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھاویں خیر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھانے کو نکلے اتنے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے میری آنکھوں میں اب تک وہ حالت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اٹھا سکیں۔ وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور انھیں سے نماز پڑھوائی (صحیح بخاری)

(اثر ۲) ایک دن حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو ان کے گھر گئے اور ان کی ماں سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا انھوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اس وجہ سے اس وقت ان کو نیند آگئی تب حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام شب عبادت کروں (موطا امام مالک) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز باجماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اس کا اولیٰ ہے (اشعۃ اللمعات)

(اثر ۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک ہم نے آزما لیا اپنے کو اور صحابہؓ کو کہ ترک جماعت نہیں کرتا مگر وہ منافق جس کا نفاق[1] کھلا ہوا ہو یا بیمار مگر بیمار بھی تو دو آدمیوں کا سہارا دے کر جماعت کے لئے حاضر ہوتے تھے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی راہیں بتلائیں اور منجملہ ان کے نماز ہے اُن مسجدوں میں جہاں اذان ہوتی ہو یعنی جماعت ہوتی ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا جسے خواہش ہو کہ کل (قیامت میں) اللہ تعالیٰ کے سامنے مسلمان جائے اُسے چاہیے کہ پنج وقتی نمازوں کی پابندی کرے اُن مقامات میں جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی جماعت سے نماز پڑھی جاتی

---

[1] لفظ مالک عن ابن شہاب ..... عن ابی بکر بن سلیمان ابن ابی حثمۃ ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ فی صلوۃ الصبح وان عمر بن الخطاب غدا الی السوق وسکن سلیمان بین السوق والمسجد النبوی فمر علی الشفالم سلیمان فقال لہ الم ار سلیمان فی الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشہد صلوۃ الصبح فی الجماعۃ احب الی من ان اقوم لیلۃ ۱۲ انہ شرح موطا امام مالک للزرقانی ص ۲۴۲

[1] یعنی خلل انداز ۱۲ محشی

[2] یعنی بظاہر مسلمان ہونا اور حقیقت میں کافر ہونا ۱۲ محشی۔

ہو) بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے نکالے ہیں اور یہ نماز بھی انہیں طریقوں میں سے ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو گے جیسے کہ منافق پڑھ لیتا ہے تو بیشک تم سے چھوٹ جائے گی تمہارے نبی کی سنت[1] اور اگر تم چھوڑ دو گے اپنے پیغمبر کی سنت کو تو بے شبہ گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے مسجد نہیں جاتا مگر اس کے ہر قدم پر ایک ثواب ملتا ہے اور ایک مرتبہ عنایت ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ہم نے دیکھ لیا کہ جماعت سے الگ نہیں رہتا مگر منافق ہم لوگوں کی حالت تو یہ تھی کہ بیماری کی حالت میں دو آدمیوں پر تکیہ لگا کر جماعت کے لئے لائے جاتے تھے اور صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے (مشکوٰۃ شریف)

(اثر ۴) ایک مرتبہ ایک شخص مسجد سے بعد اذان[2] کے بے نماز پڑھے ہوئے چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور ان کے مقدس حکم کو نہ مانا (مسلم شریف) دیکھو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تارک جماعت کو کیا کہا۔ کیا کسی مسلمان کو اب بھی عذر ترک جماعت کی جرأت ہو سکتی ہے کیا کسی ایماندار کو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی گوارا ہو سکتی ہے

(اثر ۵) حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ نہایت غضبناک تھے میں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کیوں غصہ آیا کہنے لگے اللہ کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اب کوئی بات نہیں دیکھتا مگر یہ کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں یعنی اب اس کو بھی چھوڑنے لگے (صحیح بخاری)

(اثر ۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت اصحاب سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی اذان سنکر جماعت میں نہ جائے اس کی نماز ہی نہ ہوگی یہ لکھکر امام ترمذی لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حکم تاکیدی ہے مقصود یہ ہے کہ بے عذر ترک

[1] لم یقط عن عبداللہ بن مسعود قال لقد رأیتنا وما یتخلف عن الصلوٰۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلوٰۃ وقال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا سنن الہدی وان من سنن الہدی الصلوٰۃ فی المسجد الذی یؤذن وفی روایۃ قال من سرہ ان یلقی اللہ غدا مسلما فلیحافظ علی ہؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بہن فان اللہ شرع لنبیکم سنن الہدی وانہن من سنن الہدی ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ہذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم ومامن رجل یتطہر فیحسن الطہور ثم یعمد الی مسجد من ہذہ المساجد الا کتب اللہ لکل خطوۃ یخطوہا حسنۃ ویرفع بہا درجۃ ویحط عنہا سیئۃ ولقد رأیتنا وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یہادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف رواہ مسلم ۱۲۔ مشکوٰۃ شریف باب الجماعۃ وفضلہا۔

[2] وقریب منہ ما رواہ الدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سمع النداء فلم یجبہ فلا صلوٰۃ لہ الا من عذر رواہ الدارقطنی مشکوٰۃ ص ۹۷ باب الجماعۃ۔

[3] بعد اذان کے مسجد سے ایسے شخص کو کہ پھر اس مسجد میں اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہو جانا منع ہے ہاں کوئی قوی عذر ہو اور سخت مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں ۱۲ منہ۔

جماعت جائز نہیں[ع] (جامع ترمذی)

(اثر ۷) مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعے اور جماعت میں نہ شریک ہوتا ہو اُسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائے گا (ترمذی) امام ترمذی اس حدیث کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ جمعہ و جماعت کا مرتبہ کم سمجھکر ترک[ع] کرے تب یہ حکم کیا جائے گا لیکن اگر دوزخ میں جانے سے مراد تھوڑے دن کے لئے جان لیا جائے تو اس تاویل کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔

(اثر ۸) سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت ترک ہو جاتی سات دن تک اس کی ماتم پرسی کرتے (احیاء العلوم) صحابہ رضؓ کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ اب ذرا علمائے اُمت اور مجتہدین ملت کو دیکھئے کہ ان کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور ان احادیث کا مطلب اُنھوں نے کیا سمجھا ہے۔ (۱) ظاہریہ[ع] اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مقلدین کا مذہب ہے کہ جماعت نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے بغیر اُس کے نماز نہیں ہوتی۔ (۲) امام احمدؒ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ جماعت فرض عین ہے اگرچہ نماز کے صحیح ہونے کی شرط نہیں۔ امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا بھی یہی مذہب ہے (۳) امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا یہ مذہب ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے امام طحاویؒ جو حنفیہ میں ایک بڑے درجے کے فقیہ اور محدث ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے (۴) اکثر محققین[ع] حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم اسی طرف ہیں (۵)

[ع] اور بے عذر تنہا نماز پڑھنے سے گو نماز ہو جاوے گی مگر کامل نہ ہوگی ۱۲۔

[ع] اس لئے کہ احکام شرعیہ کو ہلکا اور حقیر سمجھنا کفر ہے اور اس تاویل کی حاجت جب ہوگی کہ جب حضرت ابن عباسؓ کے فرمانے کا یہ مطلب ہو کہ ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہے گا ۱۲ محشی۔

[ع] ظاہریہ ایک اسلامی فرقہ کا نام ہے ۱۲ محشی۔

[ع] وفی البدائع عامۃ المشائخ علی الوجوب وبہ جزم فی الخف وغیرہا فی جامع الفقہ اعدل الاقوال ماقولہا الوجوب ۱۲ عطاوی ص ۱۶۶

[ع] فی الاصح الجماعۃ سنۃ مؤکدۃ شبیہۃ بالواجب فی القہوۃ ۱۲ مراقی ص ۱۶۶

اکثر حنفیہ[عہ] کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں[1] اور درحقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالفت نہیں (۶) ہمارے فقہہ لکھتے ہیں[2] کہ اگر کسی شہر میں لوگ جماعت چھوڑ دیں اور کہنے سے بھی نہ مانیں تو ان سے لڑنا حلال ہے (بحر الرائق وغیرہ) (۷) قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب[3] ہے اور اس کے پڑوسی اگر اس کے فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں[عہ] تو گنہ گار ہوں گے۔ (بحر الرائق وغیرہ) (۸) اگر مسجد جانے کے لئے اقامت سننے کا انتظار کرے تو گنہ گار ہوگا (بحر الرائق وغیرہ) یہ اس لئے کہ اگر اقامت سن کر چلا کریں گے تو ایک دو رکعت یا پوری جماعت چلے جانے کا خوف ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جمعہ اور جماعت کے لئے تیز قدم جانا درست ہے بشرطیکہ زیادہ تکلیف نہ ہو (۹) تارک جماعت ضرور گنہ گار ہے اور اس کی گواہی[4] قبول نہ کی جائے بشرطیکہ اس نے بے عذر صرف سہل انگاری سے جماعت چھوڑی ہو (بحر الرائق وغیرہ) (۱۰) اگر کوئی شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو معذور نہ سمجھا جائے[5] گا اور اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی (بحر الرائق وغیرہ)

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

اس بارے میں حضرات علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ بیان کیا ہے مگر جہاں تک میری[6]

عہ حکم جماعت کے بارے میں عبارات فقہا میں اختلاف ہوا ہے بعض نے کہا ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ واجب ہے اس کے بعد بعض فقہا نے تو اس کو اختلاف آراء پر محمول کیا اور تطبیق کی فکر نہیں کی اور بعض نے تطبیق کی فکر کی جن لوگوں نے تطبیق کی فکر کی ان میں سے بعض نے کہا کہ سنت مؤکدہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ واجب ہے اور اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے اور بعض نے کہا کہ اس پر مداومت سنت مؤکدہ ہے اور کبھی کبھی پڑھنا واجب ہے یہ وہ تطبیقیں تھیں جو کہ کتب فقہ میں میری نظر سے گزری ہیں رہی وہ تطبیق جو سہم الفقہ میں بیان کی گئی ہے اور اس سے بہشتی گوہر میں منقول ہوئی ہے نہ وہ میری نظر سے گزری اور نہ اس کا صحیح مطلب میری سمجھ میں آیا اس میں غور کر لیا جاوے ۱۲

عہ یعنی اس کو اس فعل سے نہ روکیں اور نصیحت حسب قدرت نہ کریں یہ جب کہ ان کو اس شخص سے کسی ضرر کا بھی اندیشہ نہ ہو تو وہ پڑوسی گنہ گار ہوں گے ۱۲

عہ یعنی سستی سے ۱۲ محشی۔

[1] فی الاصح الجماعۃ سنۃ موکدۃ شبیہۃ بالواجب فی القوۃ ۱۲ مراقی صفحہ ۱۶۶

[2] ولو ترکہا اہل مصر بلا عذر یؤمرون بہا فان قبلوا والا قوتلوا علیہا لانہا من شعائر الاسلام ومن خصائص ہذا الدین ۱۲ مراقی صفحہ ۳۶۷

[3] والاحکام تدل علی الوجوب من ان تارکہا بلا عذر یعذر وترد شہادتہ ویاثم الجیران بالسکوت عنہ ۱۲ شامی صفحہ ۵۱۶ ج ۱

[4] ولذا قال فی الاجناس التقبل شہادتہ اذا ترکہا استخفافا وقانتہ الخ ۱۲ حوالہ بالا۔

[5] ورمز فی القنیۃ منجم الائمۃ فیمن لا یحضرہا لاستغراق اوقاتہ فی تکریر الفقہ لا یعذر قبل شہادتہ ۱۲ شامی صفحہ ۵۲۰ ج ۱

[6] احقر کہتا ہے کہ بہشتی گوہر میں وجہ تطبیق صراحۃً مذکور نہیں ہاں اشارۃً لفظ (مگر واجب کے حکم میں) سے مفہوم ہو سکتی اور اس سے مراد وہی ہے جو کہ حاشیہ نمبر ۲ میں مراقی سے منقول ہے پس اس وجہ تطبیق کا ماخذ بھی معلوم ہو گیا اور مطلب بھی واضح ہو گیا ۱۲ صدیق احمد مدرس مدرسہ تکمیل العلوم کانپور

نظر قاصر پہنچی ہے حضرت شاہ مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر جامع اور لطیف تقریر کسی کی نہیں اگرچہ زیادہ لطف یہی تھا کہ انھیں کی پاکیزہ عبارت سے وہ مضامین سنے جائیں مگر بوجہ اختصار کے میں حضرت موصوف کے کلام کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں۔ (۱) کوئی چیز اس سے زیادہ سود مند نہیں کہ کوئی عبادت رسم عام کر دی جائے یہاں تک کہ وہ عبادت ایک ضروری عبادت ہو جائے کہ اس کا چھوڑنا ترک عادت کی طرح ناممکن ہو جائے اور کوئی عبادت نماز سے زیادہ شاندار نہیں کہ اس کے ساتھ یہ خاص اہتمام کیا جائے (۲) مذاہب[1] میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی لہٰذا یہ بڑی مصلحت کی بات ہے کہ سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کے سامنے اس عبادت کو ادا کریں اگر کسی سے کچھ غلطی ہو جائے تو دوسرا اسے تعلیم کر دے گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک زیور ہوتی کہ تمام پرکھنے والے اسے دیکھتے ہیں جو خرابی اس میں ہوتی ہے بتلا دیتے ہیں اور جو عمدگی ہوتی ہے اسے پسند کرتے ہیں پس یہ ایک عمدہ ذریعہ نماز کی تکمیل کا ہوگا (۳) جو لوگ بے نمازی ہوں گے ان کا حال بھی اس سے کھل جائے گا اور ان کے وعظ و نصیحت کا موقع ملے گا (۴) چند مسلمانوں کا مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس سے دعا مانگنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے (۵) اس امت سے اللہ تعالیٰ کا یہ مقصود ہے کہ اس کا کلمہ بلند اور کلمہ کفر پست ہو اور زمین پر کوئی مذہب اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے کہ تمام مسلمان عام اور خاص مسافر اور مقیم چھوٹے بڑے اپنے کسی بڑی اور مشہور عبادت کے لئے جمع ہوا کریں اور شان و شوکت اسلام کی ظاہر کریں۔ انھیں سب مصالح سے شریعت کی پوری توجہ جماعت کی طرف مصروف ہوئی اور اس کی ترغیب دی گئی اور اس کے چھوڑنے کی سخت مبالغت کی گئی (حجۃ اللہ البالغہ) (۶) جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہے گی اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت[2] میں شریک ہو سکے گا جس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار و استحکام ہوگا جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جس کی تاکید

[1] ومن حکمۃ مشروعیتہا قیام نظام الالفۃ بین المصلین وتعلم من العالم افادہ فی الشرح ۱۲ طحطاوی صفحہ ۱۳۷

[2] اسی لئے بزرگوں کا یہ طریقہ تھا جیسا کہ احیاء العلوم سے کتاب میں مذکور ہو چکا ہے کہ جب کسی کو جماعت میں کسی وقت نہیں پاتے تھے تو سات دن تک اس کی ماتم پرسی کرتے تھے گویا مسجد میں نہ حاضر ہونا دل بیماری کی سمجھتے تھے اور پنجوقتہ جماعت میں تو اہل محلہ اور عزیز و اقارب کا حال معلوم ہوتا ہے جن کے حال کے معلوم رہنے کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ وہ بہت زیادہ قریب ہیں پھر بستی کے مسلمانوں کا حال جمعہ کے دن جامع مسجد میں ملاقات سے معلوم ہوگا کیونکہ وہ کچھ بعید نہیں اس لئے ان کی ملاقات ہفتہ میں ایک دفعہ کافی ہے اور قریب قریب کے مواضعات کے مسلمانوں کا حال عید کی نماز سے سال بھر میں دو دفعہ معلوم ہو جاتا ہے اور دنیا کے مسلمانوں کا حال حج میں جمع ہونے سے معلوم ہو جاتا ہے سبحان اللہ کیا اسلام کی شان ہے ۱۲

اور فضیلت جابجا قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) میں بیان فرمائی گئی ہے۔ افسوس ہمارے زمانے میں ترک جماعت ایک عام عادت ہوگئی ہے جاہلوں کا کیا ذکر ہم بعضے لکھے پڑھے لوگوں کو اس بلا میں مبتلا دیکھ رہے ہیں افسوس یہ لوگ احادیث پڑھتے ہیں اور ان کے معنی سمجھتے ہیں مگر جماعت کی سخت تاکیدیں ان کے پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر کچھ اثر نہیں کرتیں قیامت میں جب قاضی روز جزا کے سامنے سب سے پہلے نماز کے مقدمات پیش ہوں گے اور اس کے نہ ادا کرنے والے یا ادا میں کمی کرنے والوں سے باز پرس شروع ہوگا یہ لوگ کیا جواب دیں گے۔

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مرد ہونا۔ عورتوں پر جماعت واجب نہیں (۲) بالغ ہونا نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں (۳) آزاد ہونا غلام[1] پر جماعت واجب نہیں (۴) تمام عذروں سے خالی ہونا۔ ان عذروں[2] کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرلے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہے گا ترک جماعت کے عذر حوزہ ہیں (۱) لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا (۲) مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو امام یوسف نے حضرت حضرت امام اعظمؒ سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں (۳) پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمدؒ نے مؤطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جاکر نماز پڑھے (۴) سردی سخت ہو تاکہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہوجانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو (۵) مسجد جانے میں مال واسباب کے چوری ہوجانے کا خوف ہو (۶) مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو (۷) مسجد جانے میں کسی قرضخواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اس کے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اس کو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی۔ (۸) اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھلائی دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان

[1] لان العبد مشغول بخدمۃ المولیٰ ۱۲ مراقی ص ۱۶۷

[2] القادرین علی الصلوٰۃ بالجماعۃ من غیر حرج قال المحشی فباطرح یرتفع الاثم ویرخص فی ترکہا ولکنہ یفوتہ الافضل ۱۲ درمختار مع الرد ص ۵۱۸

[3] یسقط حضور الجماعۃ بواحد من مطر وبرد شدید وخوف ظالم وظلمۃ شدیدۃ وحبس معسر ومظلوم وعمی وفلج وقطع ید ولہ جل وسقام واقعاد ووجل وزمانۃ وشیخوخۃ وتکرار فقہ بجماعۃ تفوتہ وحضور طعام یتوقہ نفسہ کمدافعۃ احد الاخبثین او الریح او ارادۃ سفر تھیأ لہ وقیامہ بمریض وشدۃ ریح لیلا ۱۲ لانہارا الخ نور الایضاح مع الشرح ص ۱۷۳ و ص ۱۷۴

خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے (۹) رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو (۱۰) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اُس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو (۱۱) کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو (۱۲) پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو (۱۳) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی قافلہ نکل جائے گا ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں ہماری شریعت سے حرج اٹھا دیا گیا ہے (۱۴) کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اُس کو ترک جماعت نچاہیئے۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط (۱) اسلام[۱] - کافر کی جماعت صحیح نہیں (شرط ۲) عاقل ہونا۔ مست۔ بیہوش۔ دیوانے کی جماعت صحیح نہیں (شرط ۳) مقتدی[۳] کو نماز کی نیت کے ساتھ امام کے اقتدا کی بھی نیت کرنا یعنی یہ ارادہ دل میں کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے (شرط ۴) امام اور مقتدی[۴] دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقۃً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد[ع] یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً متحد ہوں کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام پل کے اُس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اور اُن مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اُس پار ہیں دریا حائل ہے اور اس وجہ سے دونوں کا مکان حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں اس لئے

ع یعنی جب کہ وہ مسجد یا گھر بہت بڑے نہ ہوں کیونکہ بڑی مسجد اور بڑے گھر کا حکم آگے آئے گا ۱۲ حبیب احمد۔

[۱] قال فی باب الجمعۃ بل یظہر لی وجوبہا ای الجمعۃ علی بعض العمیان الذی یمشی فی الاسواق و یعرف الطرق بلا قائد ولا کلفۃ ویعرف ای مسجد ارادہ بلا سؤال احد الخ ۱۲ شامی صفحہ ۷۶۴

[۲] وشروط صحۃ الامامۃ للرجال الاصحاء ستۃ اشیاء الاسلام والبلوغ والعقل والذکورۃ الخ ۱۲ نور الایضاح صفحہ ۱۶۷

[۳] شروط صحۃ الاقتداء اربعۃ عشر شیئا نیۃ المقتدی المتابعۃ مقارنۃ تحریمۃ ۱۲ نور الایضاح

[۴] ولم یختلف المکان حقیقۃ لمسجد وبیت فی الاصح فیغیر ولا حکما عند اتصال الصفوف قال المحشی ای فی الصفوف او علی جسر النہر فانہ مع وجود النہر او الطریق یختلف المکان الخ ۱۲ شامی صفحہ ۵۴۹ مع در المختار۔

دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتداء صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۔ اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہو[1] اور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اس لئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے اور یہ دونوں مقام حکماً متحد سمجھے جائیں گے اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائے گی اور اس کے اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتدا کرنا جو مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے درست ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا[2] یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہے اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائیں گے اور اقتداء درست نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۔ اسی طرح اگر امام اور مقتدی[3] کے درمیان کوئی نہر ہو جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام رہ گذر ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ دونوں متحد نہ سمجھے جائیں گے اور اقتداء درست نہ ہوگی البتہ بہت چھوٹی گول اگر حائل ہو جس کی برابر تنگ راستہ[ع] نہیں ہوتا وہ مانع اقتداء نہیں۔

مسئلہ ۴۔ اسی طرح[4] اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسا رہ گذر واقع ہو جائے تو اس صف کی اقتداء درست نہ ہوگی جو ان چیزوں کے اس پار ہے۔

مسئلہ ۵۔ پیادے[5] کی اقتداء سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اس لئے کہ دونوں کے مکان متحد نہیں ہاں اگر ایک ہی سواری پر دونوں سوار ہوں تو درست ہے۔

شرط ۵۔ مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغایر نہ ہونا۔ اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مغائر ہوگی تو اقتداء درست نہ ہوگی مثلاً امام ظہر کی پڑھتا ہو اور مقتدی عصر

ع تنگ سے تنگ راستہ وہ ہے جس کے عرض میں اونٹ آسکے تو جو گول یا راجیہا عرض میں اس سے کم ہو وہ مانع اقتداء نہیں کذا فی الشامیہ عن ابی یوسف ۱۲ ظ

[1] ولو اقتدای من سطح دارہ المتصلۃ بالمسجد لم یجز لاختلاف المکان دار قال المحشی وفی التاتارخانیہ وان صلے علے سطح بیتہ المتصل بالمسجد ذکر شمس الائمہ الحلوانی انہ یجوز الخ ۱۲ حوالہ بالا

[2] ویمنع من الاقتداء خلاء فی الصحراء او فی مسجد کبیر جدا قال المحشی وحاصلہ ان الدار الکبیرۃ کالصحراء والصغیرۃ کالمسجد الخ ۱۲ حوالہ بالا۔

[3] ویمنع من الاقتداء طریق تجری فیہ العجلۃ او نہر تجری فیہ السفن ولو زورقا قال المحشی واما البرکۃ والحوض فحاصل القول فیہ انہ یمنع مالم تتصل الصفوف حق وفی الملتقط اذا کان النہر کافیق الطریق یمنع وان بحیث لایکون طریق مثلہ لایمنع الخ حوالہ بالا۔

[4] مضی آنفا

[5] ویشترط فی الاقتداء ان لایکون الامام راکبا والمقتدی راجلا او بالقلب او راکبا دابۃ غیر دابۃ امامہ لا اختلاف المکان واذا کان علے دابۃ امامہ صح ۱۲ مراقی ص ۱۵۲

[6] وان لایکون الامام مصلیا فرضا غیر فرضہ ای فرض المأموم مظہر وعصر وظہرین من یومن للمشارکۃ ۱۲ حوالہ بالا۔

کی نماز کی نیت کرے یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کے ظہر کی ہاں اگر دونوں کل کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست البتہ امام اگر فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتداء صحیح ہے اس لئے کہ امام کی نماز قوی ہے

مسئلہ۔ مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتداء نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے۔

شرط ۶۔ امام کی نماز کا صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوئی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد ختم ہونے کے مثل اس کے کہ امام کے کپڑوں میں نجاست غلیظ ایک درم سے زیادہ تھی اور بعد نماز ختم ہونے کے یا اثناء نماز میں معلوم ہوئی یا امام کو وضو نہ تھا اور بعد نماز کے یا اثناء نماز میں اس کو خیال آیا۔

مسئلہ۔ امام کی نماز اگر کسی وجہ[1] سے فاسد ہو گئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے مقتدیوں کو حتی الامکان اس کی اطلاع کر دے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ کر لیں خواہ آدمی کے ذریعے سے کی جائے یا خط کے ذریعے سے۔

شرط ۷۔ مقتدی کا امام[2] سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اس کی اقتداء درست نہ ہوگی۔ امام سے آگے کھڑا ہونا اس وقت سمجھا جائے گا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑے ہونے کے سبب سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائے گا اور اقتداء درست ہو جائے گی۔

شرط ۸۔ مقتدی کو امام[3] کے انتقالات کا مثل رکوع۔ قومے۔ سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اس کی یا کسی مکبر (تکبیر کہنے والے) کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر۔ اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونے کے سبب سے یا اور کسی وجہ سے تو اقتداء صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتداء درست ہے۔

[1] وصح اقتداء متنفل بمفترض ۱۲ حوالہ بالا

[2] وان لا یعلم المقتدی من حال امامہ مفسدا فی زعم المأموم وغیرہ وتیقن انہ لم یعد بعد لعدۃ وضوءہ ۱۲ حوالہ بالا

[3] ویلزم الامام الذی یتبین فساد صلوۃ اعلام القوم باعادۃ صعوبتہم بالقدر الممکنۃ ۱۲ حوالہ بالا

[4] وشرط صحۃ الاقتداء تقدم الامام بعقبہ عن المأموم حتی لو تقدم اصابع المقتدی مع تاخیر عقبہ عن عقب الامام لطول قدمہ ای المقتدی لا یضر ۱۲ طحطاوی علی المراقی شرح نور الایضاح ص ۱۶۹

[5] ویشترط ان لا یفصل بینہما حائط کبیر یشتبہ معہ العلم بانتقالات الامام فان لم یشتبہ العلم انتقالات الامام لسماع او رؤیۃ صح فی البحر الخ ۱۲ مراقی ص ۱۷۰

مسئلہ اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا[1] معلوم نہ ہو لیکن قرائن سے اُس کے مقیم ہونے کا خیال ہو بشرطیکہ وہ شہر یا گاؤں کے اندر ہو اور نماز پڑھاوے مسافر کی سی یعنی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقتدی کو اس سلام سے امام کے متعلق سہو کا شبہہ ہو تو اس مقتدی کو اپنی چار رکعتیں پوری کر لینے کے بعد امام کی حالت کی تحقیق کرنا واجب ہے کہ امام کو سہو ہوا یا وہ مسافر تھا۔ اگر تحقیق سے مسافر ہونا معلوم ہوا تو نماز صحیح ہو گئی اور اگر سہو کا ہونا متحقق ہوا تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر کچھ تحقیق نہیں کیا بلکہ مقتدی اسی شبہہ کی حالت میں نماز پڑھکر چلا گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۲ اگر امام کے متعلق مقیم ہونے[2] کا خیال ہے مگر وہ نماز شہر یا گاؤں میں نہیں پڑھا رہا بلکہ شہر یا گاؤں سے باہر پڑھا رہا ہے اور اس نے چار رکعت والی نماز میں مسافر کی سی نماز پڑھائی اور مقتدی کو امام کے سہو کا شبہہ ہوا اس صورت میں بھی مقتدی اپنی چار رکعت پوری کرے اور بعد نماز کے امام کا حال معلوم کرے تو اچھا ہے اگر نہ معلوم کرے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ شہر یا گاؤں سے باہر امام کا مسافر ہونا ہی ظاہر ہے اور اس کے متعلق مقتدی کا یہ خیال کہ شاید اس کو سہو ہوا ہے ظاہر کے خلاف ہے لہذا اس صورت میں تحقیق حال ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر امام چار رکعت والی نماز شہر یا گاؤں میں پڑھائے یا جنگل وغیرہ میں اور کسی مقتدی کو اس کے متعلق مسافر ہونے کا شبہہ ہو لیکن امام نے پوری چار رکعت پڑھائیں تب بھی مقتدی کو بعد نماز کے تحقیق حال امام واجب نہیں اور فجر اور مغرب کی نماز میں کسی وقت بھی امام کے مسافر یا مقیم ہونے کی تحقیق ضروری نہیں کیونکہ ان نمازوں میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اس تحقیق کی ضرورت صرف ایک صورت میں ہے جب کہ امام شہر یا گاؤں میں یا کسی جگہ چار رکعت کی نماز میں دو رکعت پڑھائے اور مقتدی کو امام پر سہو کا شبہہ ہو۔

شرط ۹ مقتدی کو تمام ارکان[3] میں سوا قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اس کے بعد یا اس سے پہلے بشرطیکہ اُسی رکن کے اخیر تک امام اس کا شریک ہو جائے۔ پہلی صورت کی مثال۔ امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔ دوسری صورت

[1] نعم ذکر فی البحر عن المبسوط والقنیۃ ما حاصلہ انہ اذا صلی فی مصر او قریۃ رکعتین وہم لا یدرون حالہ فصلاتہم فاسدۃ وان کانوا مسافرین لان الظاہر من حال من کان فی موضع الاقامۃ انہ مقیم الخ ۱۲ شامی ص ۷۴۱

[2] والحاصل انہ یشترط العلم بحال الامام اذا صلی ہم رکعتین فی موضع اقامۃ والا فلا ۱۲ حوالہ بالا وہذا فیما اصلی الرباعیۃ رکعتین فی مصر او قریۃ فلو خارجہا لا تفسد لان الظاہر انہ مسافر فلا یحمل علی السہو وکذا لو اتم مطلقا ۱۲ شامی اسبتولی ص ۵۱۵ ج ۱۔

[3] قولہ ومشارکتہ فی الارکان ای فی اصل فعلہا اعم من ان یاتی بہا معہ او بعدہ لا قبلہ الا اذا ادرکہ امامہ فیہا فالاول ظاہر والثانی کما لو رکع امامہ ورفع ثم رکع ہو فیصح والثالث عکسہ فلا یصح الا اذا رکع وبقی راکعا حتی ادرکہ امامہ فیصح لوجود المتابعۃ التی ہی حقیقۃ الاقتداء وقد حققنا الکلام علی المتابعۃ فی اواخر واجبات الصلوۃ فراجعہ ۱۲ شامی ص ۶۱۹ ج ۱

کی مثال امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔ تیسری صورت کی مثال امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے ملجائے

مسئلہ[1]۔ اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتدا امام سے پہلے کی جائے اور آخر تک امام اس میں شریک نہ ہو مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اس کے کہ امام رکوع کرے کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتداء درست نہ ہوگی۔

شرط ۱۰۔ مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا۔

مثال ۱۔ قیام کرنے والے کی اقتدا قیام سے عاجز[2] کے پیچھے درست ہے شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے (۲) تیمم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنے والے کی اقتدا درست ہے اس لئے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں (۳) مسح کرنے والے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پٹی پر دھونے والے کی اقتدا درست ہے اس لئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک ہی درجے کی طہارت ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں (۴) معذور[3] کی اقتدا معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں مثلاً دونوں کو سلس البول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض ہو (۵) اُمی[4] کی اقتدا اُمی کے پیچھے درست[5] ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو (۶) عورت یا نابالغ[6] کی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے (۷) عورت کی اقتداء عورت کے پیچھے درست ہے (۸) نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے (۹) نفل پڑھنے والے کی اقتدا واجب پڑھنے والے[7] کے پیچھے درست ہے۔ مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہو جائے

---

[1] ویشترط ان لایکون الامام ادنی حالا من الماموم کافتراضہ وتنفل الامام ۱۲ مراقی ص ۱۶۹

[2] وصح اقتداء متوضئ بمتیمم و غاسل بمالح وقائم بقاعد و یا حدب ۱۲ نور الایضاح معہ الشرح ص ۱۰۲

[3] وصح الاقتداء کاقتداء معذور بمثلہ ۱۲ درمختار ص ۵۴۱ ج ۱

[4] اما اقتداء اخرس باخرس او امی بامی فصحیح ۱۲ شامی ص ۵۴۲

[5] وکاقتداء امرأۃ بمثلہا وصبی بمثلہ ۱۲ درمختار ص ۵۴۱

[6] وصح اقتداء متنفل بمفترض لانہ بناء للضعیف علی القوی ۱۲۔

عہ اُمی وہ شخص ہے جو بقدر قرأت مفروضہ یعنی ایک آیت قرآن مجید زبانی نہ پڑھ سکتا ہو اور قاری سے مراد وہ شخص ہے جو بقدر قراءت مفروضہ زبانی قرآن مجید پڑھ سکے ۱۲ محشی۔

(۱۰) نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے (۱۱) قسم کی نماز پڑھنے[1] والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اس لئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی متنفل کے پیچھے اس نے دو رکعت پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی اور قسم پوری ہو جائے گی (۱۲) نذر[2] کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔ بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جس کی فلاں شخص نے نذر کی ہے اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ ایک نے دو رکعت کی مثلاً الگ نذر کی اور دوسرے نے الگ تو ان میں سے کسی کو دوسرے کی اقتدا درست[3] نہ ہوگی۔ حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتدا درست ہو جائے گی۔ اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتدا درست نہیں (۱) بالغ کی اقتدا[4] خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں (۲) مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں (۳) خنثیٰ کی خنثیٰ کے پیچھے درست نہیں۔ خنثیٰ اس کو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اس کا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ و نادر ہوتی ہے (۴) جس عورت[5] کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اس کی اقتدا اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں[6] ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے اس لئے اقتداء جائز نہیں کیونکہ پہلی صورت[7] میں جو خنثیٰ امام ہے شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہے شاید مرد ہو اسی طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید یہ زمانہ اس کے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اس کی طہارت کا (۵) خنثیٰ کی اقتدا عورت[8] کے پیچھے درست اس خیال سے کہ شاید وہ خنثیٰ مرد ہو (۶) ہوش و حواس والے کی اقتدا مجنون[9] مست بے ہوش بے عقل کے پیچھے درست نہیں (۷) طاہر کی اقتدا معذور کے پیچھے[10] مثل اس شخص کے جس کو سلسلبول وغیرہ کی شکایت ہو درست

---

[1] وبمتنفل ای صح اقتداء الحالف بمتنفل لان المحلوف علیہا نفل از حلبی ۱۲ شامی صفحہ ۹۴۳

[2] فلا یصح اقتداء ناذر بناذر لم ینذر عین نذر الامام ۱۲ مراقی صفحہ ۷۹۹

[3] الا اذا نذر احدہما عین منذور الآخر للاتحاد ۱۲ درمختار صفحہ ۵۴۲

[4] ولا یصح اقتداء رجل بامرأۃ قال المحشی الحاصل ان کلا من الامام والمقتدی اما ذکر او انثی او خنثی وکل منہما اما بالغ او غیرہ فالذکر البالغ تصح امامتہ للکل ولا یصح اقتداءہ الا بمثلہ وانثی البالغۃ تصح امامتہا للانثی مطلقا فقط مع الکراہۃ ویصح اقتداءہا بالرجل وبمثلہا وبالخنثی البالغ ویکرہ لاحتمال انوثتہ الخ ۱۲ شامی مختصر صفحہ ۵۴۲ ج ۱

[5] یعنی دلیلین مما مر فی الصفحۃ السابقۃ ۱۲

[6] الاقتداء بالمماثل صحیح الا ثلاثۃ الخنثی المشکل والضالۃ والمستحاضۃ ای لاحتمال الحیض ۱۲ درمختار صفحہ ۵۴۱

[7] ایضاً ۱۲

[8] وکذا لا یجوز الاقتداء بمجنون مطبق او منقطع فی غیر حالتہ افاقۃ ۱۲ حوالہ بالا۔

[9] ولا طاہر بمعذور ۱۲ حوالہ بالا۔

---

[1] اس سے مراد وہ عورت ہے جس کو اول ایک خاص عادت کے ساتھ حیض آتا ہو اس کے بعد کسی مرض کی وجہ سے اس کا خون جاری ہو جاوے اور جاری رہے اور وہ عورت اپنے عادت حیض کو بھول جاوے ۱۲ حبیب احمد

نہیں (۸) ایک عذر والے کی اقتدا دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح کا مرض ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتدا کرے جس کو خروج ریح اور سلسلول دو بیماریاں ہوں (۹) ایک طرح کے عذر والے کی اقتدا دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً سلسلول والا ایسے شخص کی اقتدا کرے جس کو تکبیر بہنے کی شکایت ہو (۱۰) قاری کی اقتدا اُمی کے پیچھے درست نہیں اور قاری وہ کہلاتا ہے جس کو اتنا قرآن صحیح یاد ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے اور اُمی وہ جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو (۱۱) اُمی کی اقتدا اُمی کے پیچھے جب کہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو درست نہیں کیونکہ اس صورت میں اس امام اُمی کی نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اس کی قرارت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتی اور جب امام کی نماز فاسد ہو گئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جن میں وہ امی مقتدی بھی ہے (۱۲) امی کی اقتدا گونگے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ اُمی اگرچہ بالفعل قرارت نہیں کر سکتا مگر قادر تو ہے اس وجہ سے کہ وہ قرارت سیکھ سکتا ہے گونگے میں تو یہ قدرت بھی نہیں (۱۳) جس شخص کا جس قدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اس کی اقتدا برہنہ کے پیچھے درست نہیں (۱۴) رکوع سجود کرنے والے کی اقتدا ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں اور اگر کوئی شخص صرف سجدے سے عاجز ہو اُس کے پیچھے بھی اقتدا درست نہیں (۱۵) فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں (۱۶) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے (۱۷) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا اُس قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھوں گا اور کسی نے نذر کی تو وہ نذر کرنے والا اگر اس کے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہ ہوگی اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نفل کیونکہ قسم سے تو بری ہی واجب ہوتا ہے اور اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کفارہ دے دے اور وہ نماز نہ پڑھے (۱۸) جس شخص سے صاف حروف نہ ادا نہ ہو سکتے ہوں مثلاً سین کو ثے یا رے کو غین پڑھتا ہو یا کسی اور حروف میں ایسا

---

۱ وصح الاقتدا بمعذور بمثلہ وبمن عذرہ اخف لا بمن عذرہ اکثر درمختار وغیرہ حوالہ بالا

۲ ولا بحافظ آیۃ من القرآن بغیر حافظ لہا وہو الامی ۱۲ حوالہ بالا۔

۳ بخلاف الامی اذا ام امیا وقاریا فان صلوۃ الکل فاسدۃ عند الامام لان الامی لیس من اہل صلوۃ القراءۃ اذا اقتدی بقاریٔ ۱۲ حوالہ بالا۔

۴ ولا امی بامی بخرس والعذرۃ الامی علی التحریمۃ ۱۲ حوالہ بالا

۵ ولا مستور عورۃ لعار ۱۲ حوالہ بالا

۶ ولا قادر علی رکوع وسجود لعاجز عنہما ۱۲ حوالہ بالا

۷ ولا مفترض بمتنفل ۱۲

۸ ولا ناذر بمتنفل ولا مفترض

۹ ولا ناذر بحالف ۱۲ حوالہ بالا

۱۰ والشرط السادس السلامۃ من الاعذار کالتمتمۃ للتمتم بتحریک اللسان من السین الی الثاء ومن الراء الی الغین ونحوہ لایکون اماما بغیرہ الا لمثلہ ۱۲ طحطاوی علی المراقی ص۱۶۵

ہی تبدل تغیر ہوتا ہو تو اس کے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتدا صحیح ہو جائے گی۔

شرط (۱۱) امام کا واجب الانفراد نہ ہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتدا درست نہیں جس کا اس وقت منفرد رہنا ضروری ہے جیسے مسبوق کہ اس کو امام کی نماز ختم ہو جانے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے پس اگر کوئی شخص کسی مسبوق کی اقتدا کرے تو درست نہ ہوگی۔

شرط ۱۲۔ امام کو کسی کا مقتدی[1] نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقۃً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتدا کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتدا کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ بارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتدا صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتدا صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتدا ادا کیا ہے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ[1]۔ جماعت جمعہ اور عیدین کی نمازوں[2] میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں پنجوقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو۔ اور تراویح میں سنت موکدہ[3] ہے اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہو چکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف کے لئے اور رمضان[4] کے وتر میں مستحب ہے اور سوا رمضان کے اور کسی زمانہ کے وتر میں مکروہ تنزیہی ہے یعنی جب کہ مواظبت کی جائے اور اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت سے پڑھ لیں تو مکروہ نہیں اور نماز خسوف[5] میں اور تمام نوافل میں مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس اہتمام سے ادا کی جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے

[1] ولا ان یکون الامام مسبوقا بشبہ اقتدارہ ای حال تحریمۃ وانما لزمۃ القرارۃ لشبہ الانفراد ۱۲ حوالہ بالا۔

[2] ولا اقتدار لاصحیح ملن نوی ابتداء صلوۃ علی غیرہ شامی ص۹۲۳ ولا لاحق ولا مسبوق بمثلہا لما تقرر ان الاقتدار فی موضع الانفراد مفسد کنک ۱۲ درمختار مع الحاشیہ ص۵۴۳

[3] واعلم انہ اذا فسد الاقتدار بای وجہ کان لا یصح شروعہ فی صلوۃ نفسہ علی المذہب ۱۲ درمختار مع الحاشیہ ص۵۴۵

[4] والسادس من الشرائط الجمعۃ والجماعۃ ۱۲ نور الایضاح ص۹۶ فتجب صلوۃ العبد علی من تجب علیہ الجمعۃ لبشراکطہا ۱۲ حوالہ بالا

[5] وصلوتہا بالجماعۃ سنۃ علی الکفایۃ قال المحشی وقال المرغینانی انہا سنۃ عین ۱۲ مراقی مع الحاشیہ ص۲۳۹

[6] والاولی وتر رمضان فانہا فیہ مستحبۃ واما وتر غیرہ فتطوعہ فمکروہۃ فیہا علی سبیل التداعی ۱۲ طحطاوی علی المراقی ص۱۶۶

[7] وتکرہ فی الخسوف ازبجر ۱۲ حوالہ بالا۔

یعنی اذان و اقامت کے ساتھ یا اور کسی طریقے سے لوگوں کو جمع کر کے ہاں اگر بے اذان و اقامت کے اور بے بلائے ہوئے دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور پھر بھی دوام نہ کریں اور اسی طرح مکروہ تحریمی ہے ہر فرض کی دوسری جماعت مسجد میں ان چار شرطوں سے (۱) مسجد محلے کی ہو اور عام رہ گزر پر نہ ہو اور مسجد محلے کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی معین ہو (۲) پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو (۳) پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں رہتے ہوں اور جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے (۴) دوسری جماعت اسی ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی شرط صرف امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام صاحبؒ کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شرط ان چار شرطوں میں سے نہ پائی جائے مثلاً مسجد عام رہ گزر پر ہو محلے کی نہ ہو جس کے معنی اوپر معلوم ہو چکے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں یا پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں نہیں رہتے نہ ان کو مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔ یا بقول ابو یوسفؒ کے دوسری جماعت اس ہیئت سے نہ ادا کی جائے جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہو تو ہیئت بدل جائے گی اور جماعت مکروہ نہ ہوگی۔

تنبیہ۔ ہر چند کہ بعض لوگوں کا عمل امام ابو یوسفؒ کے قول پر ہے لیکن امام صاحب کا قول دلیل سے بھی قوی ہے اور اس وقت دینیات میں اور خصوص امر جماعت میں

[1] ویکرہ تکرار الجماعۃ باذان واقامۃ فی مسجد محلۃ لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام لہ ولا مؤذن قال الحلبی عبارتہ فی الخزائن اجمع مما ھنا وشبھا یکرہ تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان واقامۃ الا اذا صلی بھا فیہ اولا غیر اھلہ او اھلہ لکن بتخالفۃ الاذن الخ ۱۲ شامی ص ۵۱۶

[2] وقدمنا فی باب الاذان عن آخر شرح المنیۃ عن ابی یوسف انہ اذا لم یمکن الجماعۃ علی الھیئۃ الاولے لا تکرہ وھذا یکرہ وھو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الھیئۃ ۱۲ حوالہ بالا۔

جو تہاون اور تکاسل ہو رہا ہے اُس کا مقتضا بھی یہی ہے کہ باوجود تبدل ہیئت کراہت پر فتویٰ دیا جاوے ورنہ لوگ قصداً جماعت اولیٰ کو ترک کریں گے کہ ہم اپنی دوسری کرلیں گے۔

مقتدی اور امام کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱ مقتدیوں کو چاہئے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اس کو امام بنادیں اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جو امامت کی لیاقت میں برابر ہوں تو غلبۂ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنادیں اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے زیادہ لائق ہے کسی ایسے شخص کو امام کردیں گے جو اس سے کم لیاقت رکھتا ہے تو ترک سنت کی خرابی میں مبتلا ہوں گے۔

مسئلہ ۲ سب سے زیادہ استحقاق امامت اُس شخص کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو اور جس قدر قرارت مسنون ہے اُسے یاد ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی قرارت کے قواعد کے موافق پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خلیق ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ شریف ہو پھر وہ جس کی آواز سب سے عمدہ ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ پھر وہ شخص جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے پھر وہ شخص جو اصلی آزاد ہو پھر وہ شخص جس نے حدث اصغر سے تیمم کیا ہو بہ نسبت اس کے جس نے حدث اکبر سے تیمم کیا ہو اور بعض کے نزدیک حدث اکبر سے تیمم کرنے والا مقدم ہے۔ اور جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس کے جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہے

لہ اذا اجتمع قوم ولم یکن بین الحاضرین صاحبہ منزل ولا ذو سلطان فالاعلم باحکام الصلوٰۃ احق بالامامۃ اذا کان حافظا لما بہ سنۃ القراءۃ یجتنب الفواحش الظاہرۃ ثم الاقرء ثم الاورع ثم الاسن ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجہا ثم الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا ثم الانظف ثوبا فالاحسن زوجۃ لشدۃ عفتہ فاکبرہم ارسا واصغرہم عضوا فاکثرہم مالا فاکرہم جاہا واختلف فی المسافر مع المقیم قیل ہما سواء وقیل المقیم اولی قال المحشی ویقدم الحر الاصلی علی العتیق ۱۲ طحطاوی علی المراقی صفحہ ۱۷۵

۲ المتیمم من الجنابۃ اولی من المتیمم من الحدث ۱۲ عالمگیری صفحہ ۸۴

بہ نسبت اس کے جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو قرآن مجید اچھا نہ پڑھتا ہو۔

مسئلہ اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے اس کے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنا دے ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو پھر انھیں کو استحقاق ہوگا۔

مسئلہ جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنا دے تو پھر مضائقہ نہیں

مسئلہ قاضی یعنی حاکم شرع یا بادشاہ اسلام کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔

مسئلہ بے رضامندی قوم کے امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاق امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے اوصاف اس کے برابر کسی میں نہ پائے جاویں تو پھر اس کے اوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اس کی امامت سے ناراض ہو وہی غلطی پر ہے۔

مسئلہ فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر بدعتی و فاسق زور دار ہوں جو کہ ان کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنہ عظیم برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں۔

مسئلہ غلام کا یعنی جو فقہ کے قاعدے سے غلام ہو وہ نہیں جو قحط وغیرہ میں خرید لیا جاوے اس کا امام بنانا اگرچہ وہ آزاد شدہ ہو اور گنوار یعنی گاؤں کے رہنے والے کا اور نابینا کا جو پاکی ناپاکی کی احتیاط نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کا جسے رات کو کم نظر آتا ہو اور ولد الزنا یعنی حرامی کا امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر یہ لوگ صاحب علم و فضل ہوں اور لوگوں کو ان کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح کسی ایسے حسین نوجوان کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا

۱؎ امامہ ذو الوظیفۃ فی بلدۃ فان مطلقا سواہ اجتمع فیہما فیہ الفضائل المذکورۃ اولا فصاحب البیت والمجلس امام المسجد احق بالامامۃ من غیرہ وان کان الغیر افقہ واقرا وورع وافضل من ان شاء تقدم وان شاء تقدم وان شاء تقدم من یریدہ ویستحب لصاحب البیت ان یاذن لمن ہو افضل ۱۲ طحطاوی ص۲۱۱

۲؎ تقدم ولیلۃ آنفا ۱۲

۳؎ واذا اجتمع القوم السلطان فالامیر وقال المشی وزر السلطان اولی من الجمع حتی من ساکن المنزل الخ ۱۲ طحطاوی ص۲۱۱

۴؎ وفیہ وارام قوما وہم لہ کارہون ضرعلی ثلثۃ اوجہ ان کانت الکراہۃ لفساد فیہ او کان احق منہ بکثیر وان کان ہو احق بالامامۃ منہ لا یکرہ والتقدم ۱۲ مراقی صفحہ ۱۶۵

۵؎ والذاکرہ امامۃ الفاسق والمبتدع قال المشی فیجب ان تتقید مفادہ کون الکراہۃ فی الفاسق تحریمیۃ ۱۲ طحطاوی ص۲۱۶

۶؎ اکرہ امامۃ العبد والاعمی والاعرابی وولد الزنا اذا کان الاکثر من الجاہل حتی اذا کان احدہم افقہ من الآخر فالحکم بالعکس ۱۲ مراقی معنا

۷؎ وکذا اکرہ خلف امرد وان امن الفتنۃ لعدم الرضی المراد بہ الصحیح الرجح ۱۲ شامی ص۵۲۵

واجب ہے ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں پس امام شافعی المذہب ہو اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت ہاتھوں کو اُٹھائے تو حنفی مقتدی کو ہاتھوں کا اٹھانا ضروری[عہ] نہیں اس لئے کہ ہاتھوں کا اٹھانا ان کے نزدیک بھی سنت ہے اسی طرح فجر کی نماز میں شافعی مذہب قنوت پڑھے گا تو حنفی مقتدیوں کو ضروری نہیں ہاں وتر میں البتہ چونکہ قنوت پڑھنا واجب ہے لہذا اگر شافعی امام اپنے مذہب کے موافق بعد رکوع کے پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو بھی بعد رکوع کے پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰۔ امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی رعایت کر کے قرارت وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرارت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو یا نابالغ لڑکا تو اس کو امام کے داہنی جانب سے امام کے برابر یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر بائیں جانب یا امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہو تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کے داہنے جانب کھڑا ہوا اس کے بعد اور مقتدی آ گئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی ملکر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر وہ نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیئے

عہ اور بہتر بھی نہیں بلکہ مکروہ ہے ۱۲ محشی۔

[1] والمعنی انہ یجوز فی المراعی بلا کراہۃ وفی غیرہ معہا ثم لا واضع المہمۃ فی المراعات ان یتوضا من الفصد والحجامۃ والقئ والرعاف ونحو ذلک لا فیما ہو سنۃ عندہ مکروہ عندنا کرفع الیدین فی الانتقالات ۱۲ شامی ج ۱ صفحہ ۵۲۶

ولو بشافعی یقنت بعد الرکوع لانہ مجتہد فیہ لا الفجر لانہ منسوخ ۱۲ درمختار مجتبائی صفحہ ۹۴ ج ۱

[2] ویکرہ تحریما تطویل الصلوۃ علی القوم زائدا علی قدر السنۃ فی قراءۃ واذا کان رضی القوم اولا لاطلاق الامر بالتخفیف ۱۲ درمختار صفحہ ۵۲۷۔

[3] ویقف الواحد ولو صبیا معاذیا لیمین امامہ علی المذہب ولا عبرۃ بالراس بل بالقدم خلو صغیرا فالاصح ما لم یتقدم اکثر قدم المؤتم لا تفسد ۱۲ درمختار صفحہ ۵۳

[4] والزائد خلفہ فلو توسط اثنین کرہ تنزیہا وتحریما لو اکثر ۱۲ حوالہ بالا۔

[1] اذا اقتدی بامام فجاء آخر یتقدم الامام موضع سجودہ وفی الفتح لو اقتدی واحد بآخر فجاء ثالث یجذب المقتدی بعد التکبیر ولو جذبہ قبل التکبیر لا یضر وقیل یتقدم الامام والذی تظہر انہ ینبغی للمقتدی التاخر اذا جاء ثالث فان تاخر والا جذبہ الثالث ان لم یخش افساد الصلوۃ ۱۲ شامی صفحہ ۵۳۱۔

کہ اس کو کھینچ لیں اور اگر نادانستگی سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہیے کہ وہ آگے بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب مل نہ جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں اسی طرح اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو جیسا ہمارے زمانے میں غالب ہے تو اس کو ہٹانا مناسب نہیں کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو۔

مسئلہ ۱۴۔ اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد کچھ عورت کچھ نابالغ تو امام کو چاہیے کہ اس ترتیب سے ان کی صفیں قائم کرے پہلے مردوں سے صفیں پھر نابالغ لڑکوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی۔

مسئلہ ۱۶۔ امام کو چاہیے کہ صفیں سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے صف میں ایک کو دوسرے سے ملکر کھڑا ہونا چاہیے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۷۔ تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کرے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرے گا یا برا مانے گا تو جانے دے[ع]

مسئلہ ۱۸۔ پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے ہاں جب صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۱۹۔ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل اس کی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے موجود ہو ہاں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

ع چونکہ اس میں بہت سے مسائل سے واقفیت ضروری ہے اور اس زمانے میں ناواقفیت غالب ہے اس لئے جانے دے نہ کھینچے ۱۲

---

[1] اما الواحدۃ فتتاخر ۱۲ در مختار صفحہ ۵۲ مع الحاشیہ۔

[2] ویصف الرجال ثم الصبیان ثم الخناثی ثم النساء ۱۲ مراقی نور الایضاح صفحہ ۱۷۵

[3] فیامرھم الامام بذلک قال المحشی ویامرھم ایضا بان تراضوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبھم وصدورھم ۱۲ طحطاوی صفحہ ۱۷۵

[4] ویکرہ ان یقف الواحد عن یسارہ وکذا خلیفہ فی الصحیح ۱۲ مراقی صفحہ ۱۷۷

وان لم یجئ حتی رکع الامام یختار اعلم الناس بھذہ المسئلۃ فیجذبہ ویقفان خلفہ وان لم یجد عالما یقف خلف الصف بحذاء الامام ۱۲ شامی صفحہ ۵۳۱ ج ۱

[5] کرہ لقیامہ فی صف خلف صف فیہ فرجۃ ۱۲ در مختار مع الحاشیہ صفحہ ۵۳۳

[6] کما تکرہ امامۃ الرجل لھن فی بیت لیس معھن رجل وغیرہ ولا محرم منہ کاختہ او زوجتہ او امتہ اما اذا کان معھن واحد ممن ذکر لا یکرہ ۱۲ در مختار صفحہ ۵۲۹

مسئلہ ۲۰ - اگر کوئی شخص تنہا فجر یا مغرب یا عشا کا فرض آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہو اسی اثنا میں کوئی شخص اس کی اقتدا کرے تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ شخص دل میں قصد کرے کہ میں اب امام بنتا ہوں تاکہ نماز جماعت سے ہو جاوے۔ دوسری صورت یہ کہ یہ قصد نہ کرے بلکہ بدستور اپنے کو یہی سمجھے کہ گویا میرے پیچھے آ کھڑا ہوا لیکن میں امام نہیں بنتا بلکہ بدستور تنہا پڑھتا ہوں پس پہلی صورت میں تو اس پر اسی جگہ سے بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے پس اگر سورۂ فاتحہ یا کسی قدر دوسری سورت بھی آہستہ آواز سے پڑھ چکا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اسی جگہ سے بقیہ فاتحہ اور بقیہ سورت کو بلند آواز سے پڑھے اس لئے کہ امام کو فجر مغرب عشا کے وقت بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے اور دوسری صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں اور اس مقتدی کی نماز بھی درست رہے گی کیونکہ صحت صلوٰۃ مقتدی کے لئے امام کا نیت امامت کرنا ضرور نہیں۔

مسئلہ ۲۱ - امام کو اور ایسا ہی منفرد کو جبکہ وہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنی ابرو کے سامنے خواہ داہنے جانب یا بائیں جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کرلے جو ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گزر نہ ہوتا ہو تو اس کی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہو جانے کے سترہ کے آگے سے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن اگر سترہ کے اندر کوئی شخص نکلے گا تو وہ گنہگار ہوگا

مسئلہ ۲۲ - لاحق وہ مقتدی ہے جس کی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہونے کے جاتی رہیں خواہ بعذر مثلاً نماز میں سو جائے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کر سکے یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کے لئے جائے اور اس درمیان میں اس کی رکعتیں جاتی رہیں (نماز خوف میں پہلا گروہ لاحق ہے اسی طرح جو مقیم مسافر کی اقتدا کرے اور مسافر قصر کرے تو وہ مقیم بعد امام کے نماز ختم کرنے

عہ یہ مسئلہ در مختار سے ماخوذ ہے اور گو اس میں فی الجملہ اختلاف کیا گیا ہے مگر حضرت مؤلف مدظلہم العالی کے نزدیک راجح وہی ہے جو کہ انھوں نے تحریر فرمایا ۱۲

لہ ائتم بہ بعد الفاتحۃ یجہر بالسورۃ ان قصد الامامۃ والا فلا یلزمہ الجہر فی الفجر واولی العشائین اداء وقضاء جمعۃ وعیدین وتراویح ووتر بعدھا ای فی رمضان فقط الخ فقال قیل لعل ہذہ العبارۃ عن شرح المنیۃ ولو ائتم بہ بعد الفاتحۃ او بعضہا سرا اعادھا جہرا (الجو)۔

۲ اذا ظن مرید الصلوۃ مرور الماء یستحب لہ ان یفرز سترۃ تکون طول ذراع فصاعدا فی غلظ الاصبع والسنۃ ان یقرب منہا ویجعلہا علی احد احد جنبیہ ولا یصمد الیہا صمدا قال الشارح وسترۃ الامام سترۃ لمن خلفہ ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صفحہ ۲۹۴

۳ واللاحق ہو من دخل معہ وفاتہ کلہا او بعضہا بان عرض لہ نوم او غفلۃ او زحمۃ او سبق حدث او کان مقیما خلف مسافر وحکمہ کموتم حقیقۃ فعلا یاتی فیما یقضی بقراءۃ ولا سہو ولا یتغیر فرضہ اولی بنیۃ الاقامۃ ویبدء بقضاء ما فاتہ ثم یتبع امامہ ان امکنہ ان یدرکہ بعد ذلک الخ ۱۲ مراقی شرح نور الایضاح صفحہ ۱۷۹

کے لاحق ہے) یا بے عذر جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ[عہ] کرلے اور اس وجہ سے یہ رکعت اُس کی کالعدم سمجھی جائے تو اس رکعت کے اعتبار سے وہ لاحق سمجھا جائے گا پس لاحق کو واجب ہے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو اس کی جاتی رہی ہیں بعد ان کے ادا کرنے کے اگر جماعت باقی ہو تو شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے۔

مسئلہ ۲۳۔ لاحق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں بھی مقتدی سمجھا جائے گا یعنی جیسے مقتدی قرارت نہیں کرتا ویسے ہی لاحق بھی قرارت نہ کرے بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ویسے ہی لاحق کو بھی۔

مسئلہ ۲۴۔ مسبوق[۳] یعنی جس کی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اس کو چاہیئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونے کے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔

مسئلہ ۲۵۔ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرارت کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اور اگر ان رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے تو اس کو سجدۂ سہو بھی کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہیئے کہ پہلے قرارت والی پھر بے قرارت کی اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے اُن کے حساب سے قعدہ کرے یعنی ان رکعتوں کے حساب سے جو دوسری ہو اس میں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور نماز تین رکعت والی ہو تو اس میں اخیر قعدہ کرے وعلیٰ ہذا القیاس۔

مثال۔ ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہوا تو اس کو چاہیئے کہ بعد امام کے سلام پھیر دینے کے کھڑا ہو جائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملا کر رکوع سجدہ کر کے پہلا قعدہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اُس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس کے بعد قعدہ نہ کرے اس لئے کہ

عہ یعنی امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں چلا جاوے اور پہلے ہی اُٹھ بھی کھڑا ہو ۱۲ محشی۔

[۱] مضی فیما مر آنفا ۱۲
[۲] ای ان محل قضائہ لما سبق بہ انما ہو بعد متابعتہ للامام فیما ادرکہ عکس اللاحق ۱۲ شامی صفحہ ۵۹۸ ج ۱
[۳] ویقضی اول صلوۃ فی حق قراءۃ وآخرہا فی حق تشہد وقال المعنت قبل ذلک ہو منفرد فیما یقضیہ ۱۲ درمختار مع الحاشیہ صفحہ ۵۵۸
[۴] ویلزمہ السجود واذا سہا فیما یقضیہ ۱۲ شامی صفحہ ۵۵۸
[۵] مضی دلیلہ فیما مر فتنبہ ۱۲

یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت نہ ملائے کیونکہ یہ رکعت قراءت کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے۔

مسئلہ ۲۷۔ اگر کوئی شخص لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا ہو اور بعد شرکت کے پھر کچھ رکعتیں اس کی چلی جائیں تو اس کو چاہیئے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شرکت کے گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے مگر ان کے ادا کرنے میں اپنے کو ایسا سمجھے جیسا وہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے یعنی قراءت نہ کرے اور امام کی ترتیب کا لحاظ رکھے بعد اگر جماعت[عہ] باقی ہو تو اس میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے بعد اس کے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں مسبوق ہے

مثال۔ عصر[۲] کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہوا اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اس کو چاہیئے کہ پہلے ان تینوں رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شریک ہونے کے گئی ہیں پھر اس رکعت کو جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قراءت نہ کرے اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی دوسری رکعت ہے اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا پھر دوسری رکعت میں قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی تیسری رکعت ہے پھر تیسری میں بھی قعد کرے اس لئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس میں بھی قعدہ کرے اس لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں اس کو قراءت بھی کرنا ہوگی اس لئے کہ اس رکعت میں وہ مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے۔

عہ لما مر منا قبل ہذہ الصفحۃ ان اللاحق یبدء بقضاء ما فاتہ ثم یتابع امامہ ان امکنہ ادراکہ ۱۲ درمختار صفحہ ۵۵۷

عہ ہذا المثال موجود فی شرح المنیۃ وشرح المجمع کما نقلہ الشامی ج ۱ صفحہ ۵۵۷ ۱۲ عاجز محمد حیات غفرلہ۔

[۱] فان کان اللاحق مسبوقا ایضا فقام للقضاء فانہ یصلی اولا ما نام فیہ مثلا بلا قرءۃ ثم یصلی ما سبق بہ بہا ولو عکس صح عندنا خلافا لزفر واثم لترک الترتیب کما فی الفتح وغیرہ ۱۲ طحطاوی صفحہ ۱۸۰

[۲] ہو متفرع علی قانون مر منا آنفا عن الطحطاوی کما یلوح من اوفی تفکر ۱۲۔

مسئلہ ۲۸ - مقتدیوں کو ہر رکن کا امام[1] کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے تحریمہ بھی امام کے تحریمہ کے ساتھ کریں رکوع بھی امام کے ساتھ قومہ بھی اس کے قومے کے ساتھ سجدہ بھی اس کے سجدے کے ساتھ غرضکہ ہر فعل اس کے ہر فعل کے ساتھ ہاں اگر قعدۂ اولیٰ میں امام قبل اس کے کھڑا ہو جائے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے کھڑے ہوں۔ اسی طرح قعدۂ اخیر میں اگر امام قبل اس کے کہ مقتدی التحیات تمام کریں سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیریں ہاں رکوع سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو تو بھی امام کے ساتھ ہی کھڑا ہونا چاہیئے۔

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

مسئلہ ۱ - اگر کوئی شخص اپنے محلے یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اُس کو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں بتلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے۔

مسئلہ ۲ - اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اس کے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر عشا کا وقت ہو۔ اور فجر عصر مغرب کے وقت شریک جماعت نہ ہو اس لئے کہ فجر عصر[2] کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت اس لئے کہ یہ دوسری نماز نفل ہو گی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔

عہ اگرچہ یہ احتمال ہو کہ امام رکوع میں چلا جاوے گا اور اگر ایسا واقع ہو جاوے تو بعد تشہد کے تین تسبیح کی قدر قیام کر کے رکوع میں جاوے اور اسی طرح ترتیب وار سب ارکان ادا کرتا رہے خواہ امام کو کتنی ہی دور جا کر پاوے یہ اقتدا کے خلاف نہ ہو گا کیونکہ اقتدا جیسے امام کے ساتھ رہنے کو کہتے ہیں اسی طرح امام کے پیچھے پیچھے جانے کو بھی کہتے ہیں امام سے پہلے کوئی کام کرنا یہ اقتدا کے خلاف ہے ۱۲ محشی

عہ یعنی رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ بالکل نہ پڑھا ہو یا تین بار سے کم پڑھا ہو ۱۲ محشی۔

[1] ویسن مقارنۃ احرام المقتدی لاحرام امامہ ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صفحہ ۱۴۹ والمتابعۃ المقارنۃ بلا تعقیب ولا تراخ سنۃ عندہ ۱۲ شامی صفحہ ۴۴ ج ۱ کما لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشہد فانہ یتمہ ثم یقوم ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۴۳۹ کما لو رفع الامام قبل تسبیح المقتدی ثلاثا فالاصح انہ یتابعہ ۱۲ حوالہ بالا

[2] ولو فاتتہ ندب طلبہا فی مسجد آخر الا المسجد الحرام ونحوہ قال المحشی وذکر القدوری یجمع باہلہ ویصلی بہم یعنی وینال ثواب الجماعۃ کذا فی الفتح ۱۲ درمختار مع الحاشیہ صفحہ ۵۱۸

[3] لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلیت فی الملک ثم ادرکت الصلوۃ فصلہا الا الفجر والمغرب وقولہ فصلہا ای نفلا وقال المصنف قبل ذلک ثم بعد الاتمام اقتدی متنفلا الا فی العصر والفجر والمغرب ۱۲ طحطاوی علی المراقی صفحہ ۲۶

[4] الا فی العصر والفجر للنہی عن التنفل بعدہما وفی المغرب للمخالفۃ ۱۲۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسے فجر کی نماز تو اس کا حکم ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعت پوری کرے اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو اپنی نماز کو پوری کرے اور بعد میں جماعت کے اندر شریک نہ ہو کیونکہ نفل تین رکعت کے ساتھ جائز نہیں اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر عصر و عشا تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں ملجاوے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو اور اس کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کرے اور جن صورتوں میں نماز پوری کر لی جاوے ان میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشا میں شریک ہو جاوے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی[1] شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت سے ہونے لگے تو نفل نماز کو نہ توڑے بلکہ اس کو چاہیئے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو۔

مسئلہ۔ ظہر اور جمعہ کی سنت مؤکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر شریک جماعت ہو جائے اور بہت سے فقہا کے نزدیک راجح[ع] یہ ہے کہ چار رکعت پوری کرے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی تو اب چار کا پورا کرنا ضروری ہے۔

ع۱ یعنی قوی مذہب ۱۲ محشی۔

لہ اذا شرع المصلی فی اداء فرض او قضائہ منفردا واقیمت الجماعۃ قطعت واقتدی ان لم یسجد لما شرع فیہ وسجد فی غیر رباعیۃ بان کان فی الفجر او المغرب فینقطع السجود بتسلیمۃ لانہ لو اضاف فی الثنائیۃ رکعۃ اخری ثم الفرض وتفوتہ الجماعۃ فی الفجر ولا یتنفل بعدہا مطلقا وفی المغرب للاکثر حکم الکل فتفوتہ الجماعۃ ولا یتنفل مع الامام فیہما لمنع التنفل بالتبرا وان سجد وہو فی رباعیۃ کالظہر ضم رکعۃ ثانیۃ صیانۃ للمودی عن البطلان وتشہد وسلم لتصیر الرکعتان لہ نافلۃ ثم اقتدا مفترضا وان صلی صلوٰۃ اتمہا ثم اقتدا متنفلا الا فی العصر والفجر والمغرب وان قام لثالثۃ فاقیمت قبل سجودہ قطع قائما بتسلیمۃ ۱۲ مراقی

لہ خرج بہ النفل فانہ لا یقطعہ بالاقامۃ بل یتمہ شفعا ۱۲ طحطاوی

لہ وان کان شرع فی سنۃ الجمعۃ فخرج الخطیب او فی سنۃ الظہر فاقیمت سلم علی راس رکعتین وہو الاوجہ وصح جماعۃ من المشائخ انہ یتمہا اربعا ۱۲ مراقی ص ۲۶۱

مسئلہ ۱؎ اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بلکہ فرض ہی میں شریک ہو جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے پائے گی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جائے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت جاتی رہے گی تو پھر سنتیں مؤکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے پھر ظہر اور جمعہ میں بعد فرض کے بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنت مؤکدہ اول پڑھ کر ان سنتوں کو پڑھ لے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکد ہیں لہذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تو تب بھی ادا کر لی جائیں بشرطیکہ ایک رکعت ملنے کی امید ۲؎ ہو اور اگر ایک رکعت کے ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر اگر چاہے بعد سورج نکلنے کے پڑھے۔

مسئلہ ۳؎ اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہ ملے گی تو ایسی حالت میں چاہیے کہ فرائض اور واجبات پر اقتصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔

مسئلہ ۴؎ فرض ہونے کی حالت میں جو سنتیں پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علیحدہ ہو اس لئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر کوئی دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھ لے۔

مسئلہ ۵؎ اگر جماعت کا قعدہ ۶؎ مل جائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

مسئلہ ۷؎ جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جائے گا کہ وہ رکعت مل گئی ہاں اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہوگا۔

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

۱؎ ومن حضر وان الامام فی صلوٰۃ الفرض اقتدی به ولا یشتغل عنه بالسنة فی المسجد ولم یفته شیء وان کان خارج المسجد وخاف فوت رکعة اقتدی والا صلی السنة ثم اقتدی لو امکن جمعه بین الفضیلتین ۱۲ مراقی صـ۲۶۲ الا فی الفجر فانه یصلی سنته ان امن فوته ۱۲ حوالہ بالا واذا خاف فوت رکعتی الفجر لا شتغاله بسنتها ترکها والا بان رجی ادراک رکعة فی ظاہر المذہب لا تیمم کما ۱۲ وقال محمد وجب اداء ان لم یقضیها الی الزوال ۱۲ شامی و درمختار صـ۶۷۲ و صـ۶۷۳

۲؎ قال فی القنیة لو خاف انه لو صلی سنة الفجر لو جا تفوته الجماعة ولو اقتصر فیها بالفاتحة وتسبیح فی الرکوع والسجود یدرکها فله ان یقتصر علیها ۱۲ شامی صـ۲۷۳۔

۳؎ اما القبلیة السنن ان امکنه اتیانها قبل ان یرکع الامام اتی بها خارج المسجد ثم اقتدی وان خاف فوت رکعة اقتدی ۱۲ شامی صـ۶۷۱

۴؎ وکذا الواردة کتحیة المسجد والتشدید بکرہ مدرکا لفضیلتها علی قولهم ۱۲ شامی صـ۶۷۱۔

۵؎ وحاصله ان الاقتداء ثبت فی الابتداء علی وجه یدرک به الرکعة مع الامام او بادراک جزء من القیام او ممانی حکمه وهو الرکوع ۱۲ شامی صـ۶۷۹ ج۱

۶؎ ظاہر مذہب یہی ہے کہ جب تک کم از کم ایک رکعت ملنے کی امید ہو اس وقت تک پڑھ لے ورنہ چھوڑ دے اور ایک قول یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ ملنے تک سنتیں پڑھ لے مگر راجح ظاہر مذہب ہے ۱۲ ظفر احمد۔

مسئلہ ۱۔ حالت نماز میں[1] اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا یعنی قرآن مجید کے غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا مفسد نماز ہے۔

تنبیہ۔ چونکہ لقمہ دینے کا مسئلہ فقہا کے درمیان میں اختلافی ہے بعض علماء نے اس مسئلہ میں مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں اس لئے ہم چند جزئیات اُس کے اِس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔

مسئلہ ۲[2]۔ صحیح یہ ہے کہ مقتدی اگر اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہ ہوگی خواہ امام بقدر ضرورت قرارت کر چکا ہو یا نہیں۔ قدر ضرورت سے وہ مقدار قرارت کی مقصود ہے جو مسنون ہے البتہ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ رکوع کر دے جیسا اِس سے اگلے مسئلے میں آتا ہے۔

مسئلہ ۳[3]۔ امام اگر بقدر ضرورت قرارت کر چکا ہو تو اس کو چاہیئے کہ رکوع کر دے مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے (ایسا کرنا مکروہ ہے) اور مقتدیوں کو چاہیئے کہ جب تک ضرورت شدیدہ نہ پیش آئے امام کو لقمہ نہ دیں (یہ بھی مکروہ ہے) ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھکر آگے پڑھنا چاہتا ہو یا رکوع نہ کرتا ہو یا سکوت کر کے کھڑا ہو جاوے اور اگر بلا ضرورت شدیدہ بھی تبلا دیا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی جیسا اس سے اوپر مسئلے میں گزرا۔

مسئلہ ۴[4]۔ اگر کوئی شخص کسی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دے اور وہ لقمہ دینے والا اس کا مقتدی نہ ہو خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں تو یہ شخص اگر لقمہ لے لیگا تو اس لقمہ لینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی ہاں اگر اس کو خود بخود یاد آجائے خواہ اس کے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے یا پیچھے اس کے لقمہ دینے کو کچھ دخل نہ ہو اور اپنی یاد پر اعتماد کر کے پڑھے تو جس کو لقمہ دیا گیا ہے اس کی نماز میں فساد نہ آئے گا۔

مسئلہ ۵[5]۔ اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام نہیں خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں ہر حال میں اس لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ ۶[6]۔ مقتدی اگر کسی دوسرے شخص کا پڑھنا سن کر یا قرآن مجید میں دیکھکر امام کو لقمہ

[1] وفتحہ علی غیر امامہ الا اذا اراد تلاوۃ ۱۲ درمختار مفسدات صلوٰۃ۔

[2] بخلاف فتحہ علی امامہ فانہ لا یفسد مطلقا لفاتح و آخذ بکل حال ۱۲ حوالہ بالا

[3] ویکرہ ان یفتح امن ساعتہ کما یکرہ للامام ان یلجئہ الیہ بل تنتقل الی آیۃ اخری ۱۲

[4] لا یلزم من وصلہا بالفساد الصلوٰۃ ادائے سورۃ اخری او رکع اذا قرأ قدر الفرض ۱۲ رد المحتار ص ۵۸۲

[5] وکذا الاخار مفسد الا اذا تذکر فتلا قبیل تمام الفتح ۱۲ درمختار ص ۵۸۲ مع الحاشیہ للشامی۔

[6] وفتحہ علی غیر امامہ ۱۲ درمختار مفسدات نماز۔

[7] وجہہ ان الملوتم لما تلقن من خارج لبطلت صلوتہ فاذا فتح علی امامہ واخذ منہ لبطلت صلوتہ ۱۲ شامی ص ۵۸۲ ج ۱

دے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور امام اگر لے گا تو اس کی نماز بھی اور اگر مقتدی کو قرآن میں دیکھکر یا دوسرے سے سن کر خود بھی یاد آگیا اور پھر اپنی یاد پر لقمہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ - اسی طرح اگر حالت نماز میں قرآن مجید دیکھکر ایک آیت قرارت کی جائے تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر وہ آیت جو دیکھکر پڑھی ہے اس کو پہلے سے یاد تھی تو نماز فاسد نہ ہوگی یا پہلے سے یاد تو نہ تھی مگر ایک آیت سے کم دیکھکر پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ - عورت کا مرد کے ساتھ اس طرح کھڑا ہو جانا کہ ایک کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جاوے ان شرطوں سے نماز کو فاسد کرتا ہے یہاں تک کہ اگر سجدے میں جانے کے وقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کے محاذی ہو جاوے تب بھی نماز جاتی رہے گی (۱) عورت بالغ ہو چکی ہو (خواہ جوان ہو یا بوڑھی) یا نابالغ ہو مگر قابل جماع ہو تو اگر کوئی مکسن نابالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی (۲) دونوں نماز میں ہوں پس اگر ایک نماز میں ہو دوسرا نہ ہو تو اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی (۳) کوئی حائل درمیان میں نہ ہو پس اگر کوئی پردہ درمیان میں ہو یا کوئی سترہ حائل ہو یا بیچ میں اتنی جگہ چھوٹی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلف کھڑا ہو سکے تو بھی فاسد نہ ہوگی (۴) عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں پس اگر عورت مجنون ہو یا حالت حیض و نفاس میں ہو تو اس کی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ ان صورتوں میں وہ خود نماز میں نہ سمجھی جائے گی (۵) نماز جنازے کی نہ ہو پس جنازے کی نماز میں محاذات مفسد نہیں (۶) محاذات بقدر ایک رکن کے[ع] باقی رہے اگر اس سے کم محاذات رہے تو مفسد نہیں مثلاً اتنی دیر تک محاذات رہے کہ جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اس کے بعد جاتی رہے تو اس قلیل محاذات سے نماز میں فساد نہ آئے گا۔ (۷) تحریمہ دونوں کی ایک ہو

---

[1] وقرءۃ ما لا یحفظہ من مصحف وان لم یحمل المتلقی من غیرہ اما اذا کان حافظا لہ وطم یحملہ فلا تفسد لانتفاء العمل والتلقی مراقی ص۱۹۶

[2] واذا حاذتہ ولو لعضو واحد لغیرۃ مشتہاۃ ولا حائل بینہما فی صلوۃ مطلقۃ مشترکۃ تحریمۃ وادا ارد الکرت الجہۃ فسلمت صلوتہا ان لم یکن امامہا والا فسدت صلوتہا ۱۲ درمختار مختصر اص۵۳۸ فوائد القیود یقید باقی المسائل متنہ ۱۲۔

[ع] لم ارہ صریحا ولکن جزم بہ فی الدر فی مسئلۃ النظر من المصحف عموما وفی مسئلۃ استماع فی حق الامام والظاہر ان الموتم مثلہ ۱۲ ظفر۔

[ع] رکن نماز کے رکن چار ہیں قیام۔ قرارت۔ سجدہ۔ رکوع اور بقدر رکن سے یہ مراد ہے کہ جس میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے ۱۲ محشی

یعنی یہ عورت اُس مرد کی مقتدی ہو یا دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں (۸) امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت یا درمیان میں جب وہ آکر ملی کی ہو اگر امام نے اس کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو پھر اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اسی عورت کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۹۔ اگر امام بعد حدث کے بے خلیفہ[1] کئے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۰۔ امام نے کسی ایسے شخص کو خلیفہ کر دیا[2] جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے کو یا کسی عورت کو تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر مرد نماز میں ہو اور عورت[3] اُس مرد کا اسی حالت نماز میں بوسہ لے تو اُس مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر اس کے بوسہ لیتے وقت مرد کو شہوت ہو گئی ہو تو البتہ نماز فاسد ہو جاوے گی اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اس کا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز جاتی رہے گی خواہ مرد نے شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت اور خواہ عورت کو شہوت ہوئی ہو یا نہیں۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر کوئی شخص نماز کے سامنے[4] سے نکلنا چاہے تو حالت نماز میں اس سے مزاحمت کرنا اور اس کو اس فعل سے باز رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اس روکنے میں عمل کثیر نہ ہو اور اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز فاسد ہو گئی۔

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے

مسئلہ ۱۔ حالت نماز میں کپڑے کا خلاف دستور[5] پہننا یعنی جو طریقہ اس کے پہننے کا ہو اور جس طریقے سے اس کو اہل تہذیب پہنتے ہوں اُس کے خلاف اس کا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

عہ یعنی سب کی نماز فاسد ہوگی امام کی بھی خلیفہ کی بھی سب مقتدیوں کی بھی ۱۲ محشی۔

---

[1] ولو قدم الخلیفۃ غیرہ ان قبل ان یقوم مقام الاول وھو ای الاول فی المسجد جاز وان قدم القوم واحدا لو تقدم بنفسہ لعدم استخلاف الامام جاز ان قام مقام الاول قبل ان یخرج من المسجد ولو خرج منہ فسدت صلوۃ الکل دون الامام کذا فی الخانیہ ۱۲ ردمحتار صفحہ ۵۹۲

[2] ولم یستخلف الامام غیر صالح لہا قال المحشی کصبی وامرأۃ وامی فاذا استخلف احدہم فسدت صلوۃ وصلوۃ القوم ۱۲ شامی صفحہ ۵۹۱

[3] قال الشامی ناقلا عن الخلاصۃ لو کانت المرأۃ فی الصلوۃ فجامعہا زوجہا تفسد صلوتہا وان لم ینزل منی وکذا لو قبلہا بشہوۃ او بغیر شہوۃ او مسہا لانہ فی معنی الجماع اما لو قبلت المرأۃ المصلی ولم یشتہہا لم تفسد صلاتہ ۱۲ صفحہ ۵۸۸ شامی۔

[4] قولہ ولا ابراء علیہا ای علی الاشاعۃ بما ذکر فلا یدرء باخذ الثوب ولا بالضرب الوضع کما فی القہستانی عن التمرتاشی ویؤخذ منہ فساد الصلوۃ لو یعمل کثیر الخ ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۲۲

[5] وکرہ بدل تحریما للنہی ثوبہ ای ارسالہ بلا لبس معتاد وکذا القباء وبکم الی وراء ۱۲ درمختار صفحہ ۵۹۸

مثال کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ[1] شانہ پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۔ برہنہ سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل[1] اور خشوع کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۳۔ اگر کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھنے[2] میں گر جائے تو افضل یہ ہے کہ اُسی حالت میں اُسے اٹھا کر پہن لے لیکن اگر اس کے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے پھر نہ پہنے

مسئلہ ۴۔ مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں[3] کی کہنیوں کا سجدے کی حالت میں زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۵۔ امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ[4] تنزیہی ہے ہاں اگر محراب سے باہر کھڑا ہو مگر سجدہ محراب میں ہوتا ہو تو مکروہ نہیں

مسئلہ ۶۔ صرف امام کا بے ضرورت کسی اونچے مقام[5] پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو مکروہ تنزیہی ہے اگر امام کے ساتھ چند مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں اگر امام کے ساتھ صرف ایک مقتدی ہو تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ایک ہاتھ سے کم ہو اور سرسری نظر سے اس کی اونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہو تب بھی مکروہ ہے

مسئلہ ۷۔ کل مقتدیوں کا امام سے بے ضرورت کسی[6] اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت زیادہ ہو اور جگہ کفایت نہ کرتی ہو تو مکروہ نہیں یا بعض مقتدی امام کی برابر ہوں اور بعض اونچی جگہ ہوں تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۸۔ مقتدی کو اپنے امام[1] سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۹۔ مقتدی کو جب کہ امام قیام[2] میں قرارت کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرارت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورت ہو مکروہ تحریمی ہے۔

---

[1] یعنی دونوں کنارے چھوٹے ہوں اگر ایک کنارہ چھوٹا ہو اور دوسرا شانہ پر پڑا ہو تو نماز مکروہ نہ ہوگی ۱۲ محشی۔

[1] وکرہ صلوٰۃ حاسرا ای کاشفا راسہ للتکاسل ولا باس بہ للتذلل ۱۲ حوالہ بالا

[2] ولو سقطت قلنسوتہ فاعادتہ افضل الا اذا احتاجت لنکو براد عمل کثیر ۱۲ حوالہ بالا

[3] وافتراش الرجل ذراعیہ ۱۲ حوالہ بالا

[4] وقیام الامام فی المحراب لا سجودہ فیہ وقدماہ خارجہ لان العبرۃ للقدم ۱۲ حوالہ بالا صـ ۶۰۴

[5] وانفراد الامام علی الدکان للنہی وقدر الارتفاع بذراع ولا باس بما دونہ وقیل ما یقع بہ الامتیاز وہو الاوجہ ۱۲ حوالہ بالا

[6] وکرہ عکسہ فی الاصح وہذہ کلہ عند عدم العذر ۱۲ حوالہ بالا

[7] قولہ یکرہ للمصلی ترک واجب او سنۃ عمدا ہذا کالامر الکلی المنطبق علی جزئیات کثیرۃ کترک الاطمینان فی الارکان وکمسابقۃ الامام لما فیہا من الوعید ۱۲ مراقی صـ ۲۰۱

[8] والفتات المقتدی فلو قرء خلف امامہ کرہ تحریما ولا تفسد ۱۲ درمختار صـ ۴۳۸

نماز میں حدث ہو جانے کا بیان

نماز میں اگر حدث ہو جائے تو اگر حدث اکبر[1] ہوگا جس سے غسل واجب ہو جاوے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر حدث اصغر[ع] ہوگا تو دو حال سے خالی نہیں اختیاری ہوگا یا بے اختیاری یعنی اس کے وجود میں یا اس کے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہوگا یا نہیں۔ اگر اختیاری ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہے کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکال لے یا عمداً اخراج ریح کرے یا کوئی شخص چھت کے اوپر چلے اور اس چلنے کے سبب سے کوئی پتھر وغیرہ چھت سے گر کر کسی نماز پڑھنے والے کے سر میں لگے اور خون نکل آئے ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں اور اگر بے اختیاری ہوگا تو اس میں دو صورتیں ہیں یا نادر الوقوع ہوگا جیسے جنون بیہوشی یا امام کا مر جانا وغیرہ یا کثیر الوقوع جیسے خروج ریح پیشاب۔ پاخانہ۔ مذی وغیرہ پس اگر نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر نادر الوقوع نہ ہوگا تو نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اس شخص کو شرعاً اختیار اور اجازت ہے کہ بعد اس حدث کے رفع کرنے کے اسی نماز کو تمام کرے اور اس کو بناء کہتے ہیں لیکن اگر نماز کا اعادہ کرلے یعنی پھر شروع سے پڑھے تو بہتر ہے اور اس بناء کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند شرطیں ہیں (۱) کسی رکن کو حالت حدث میں ادا نہ کرے (۲) کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے اس لئے کہ قرآن مجید کا پڑھنا نماز کا رکن ہے (۳) کوئی ایسا فعل جو نماز کے منافی ہو نہ کرے نہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے احتراز ممکن ہو (۴) بعد حدث کے بغیر کسی عذر کے بقدر ادا کرنے کسی رکن کے توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے جائے ہاں اگر کسی عذر سے دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں مثلاً صفیں زیادہ ہوں اور خود پہلی صف میں ہو اور صفوں

[1] من سبقہ حدث توضأ وبنی والاستیناف افضل ثم لجواز البناء شروط منہا ان یکون الحدث موجبا للوضوء ولا یندر وجودہ ان یکون سماویا لا اختیار للعبد فیہ ولا فی سببہ فاذا احدث فی الصلوۃ من بول او خائط او ریح او رعاف متعمد افسدت صلوۃ ولا تبنی وان لم یتعمد فان کان الحدث موجبا للغسل فکذالک وان کان موجبا للوضوء فان کان بفعل الآدمی فکذالک ولو اصاب المصلی حدث بغیر فعلہ کما لو اصابتہ بندق او باہ انسان بحجر او مدر فشج راسہ او مس اخذا قرحۃ فاوماہ لا یجوز بہ البناء ولو سقط من السطح مدر او لو فشج راسہ ان کان بمرور الماء استقبل الصلوۃ وکذلک لو کان تحت شجرۃ فسقطت منہا ثمرۃ فجرحتہ ومنہا ان ینصرف من ساعتہ حتی لو اولی رکنا مع الحدث او مکث مکانہ قدر ما یؤدی رکنا فسدت صلوۃ ولو قرء ذاہبا القصد صلوۃ الخ ۱۲ عالمگیری صفحہ ۹۳ و صفحہ ۹۴ و درمختار مع الشامی صفحہ ۵۶۱

ع یعنی وہ حدث جس سے وضو واجب ہوتا ہے ۱۲ محشی۔

کو پھاڑ کر آنا مشکل ہو۔

مسئلہ ۱۔ منفرد کو اگر حدث ہو جائے تو اس کو چاہیئے[1] کہ فوراً وضو کرلے اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو سے فراغت کرے مگر وضو تمام سنن اور مستحبات[2] کے ساتھ چاہیئے اور اس درمیان میں کوئی کلام وغیرہ نہ کرے پانی اگر قریب نہ مل سکے تو دور نہ جائے حاصل یہ کہ جس قدر حرکت سخت ضروری ہو اُس سے زیادہ نہ کرے بعد وضو کے چاہے وہیں اپنی بقیہ نماز تمام کرلے اور یہی افضل ہے اور چاہے جہاں پہلے تھا وہاں جاکر پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ قصداً پہلی نماز کو سلام پھیر کر قطع کردے اور بعد وضو کے از سر نو نماز پڑھے۔

مسئلہ ۲۔ امام کو اگر حدث ہو جائے[3] اگرچہ قعدۂ اخیر میں ہو تو اس کو چاہیئے کہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے مقتدیوں میں جس کو امامت کے لائق سمجھتا ہو اس کو اپنی جگہ کھڑا کردے مدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے اگر مسبوق کو کردے تب بھی جائز ہے اور اس مسبوق کو اشارہ سے بتلادے کہ میرے اوپر اتنی رکعتیں وغیرہ باقی ہیں۔ رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہو تو ایک انگلی اٹھادے دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی۔ رکوع باقی ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھدے۔ سجدہ باقی ہو تو پیشانی پر۔ قرارت باقی ہو تو منہ پر۔ سجدۂ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر۔ سجدۂ سہو کرنا ہو تو سینے پر۔ جبکہ وہ بھی سمجھتا ہو ورنہ اُس کو خلیفہ نہ بنائے پھر جب خود وضو کر چکے[4] تو اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں آکر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے اور اگر وضو کرکے وضو کی جگہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تو اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز یا اتنا فصل حائل ہو جس سے اقتدا صحیح نہیں ہوتی تو درست نہیں ورنہ درست[5] ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو اپنی نماز

---

[1] پس اس صورت میں اگر بقدر رکن کے آنے میں دیر لگ جاوے کہ مشکل سے صفوں سے نکلکر آوے تو مضائقہ نہیں اور جسطرح اس شخص کو صفیں پھاڑ کر اپنی جگہ جانا جائز ہے اسی طرح وضو کرنے کے لئے جس کا وضو جاتا رہے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی اس کو بھی صفوں کو پھاڑ کر نکل جانا اور بضرورت قبلہ سے پھر جانا بھی جائز ہے ۱۲ محشی۔

[2] وہذا کلہ ان فرغ خلیفۃ والا عاد الی مکانہ حتما لو بینہما ما یمنع الاقتداء کالمقتدی اذا سبقہ الحدث ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۵۶۷

[3] یعنی وضو کی جگہ بھی صورت میں کھڑا ہونا درست ہے اور اُس کا جماعت میں شریک ہونا صحیح ہو جاوے گا ۱۲ محشی۔

[1] مصل سبقہ الحدث توضاء واتم ولو بعد التشہد والاستیناف افضل والامام یجر آخر الی مکانہ ثم یتوضاء ویتم شاء او یعود کالمنفرد وان فرغ امامہ والا عاد وکذا المقتدی صفحہ ۲۴ مختصرہ

[2] سبق امام حدث غیر مانع للبناء ولو بعد التشہد استخلف ای جاز لہ ذلک ولو فی جنازۃ باشارۃ او جر المحراب ولو لمسبوق ویشیر باصبع لبقاء رکعۃ وباصبعین لرکعتین ویضع یدہ علی رکبتہ لترک رکوع وعلی جبہتہ لسجود وعلی فمہ لقرءۃ وعلی جبہتہ ولسانہ لسجود وتلاوۃ او صدرہ لسہو قال المحشی قولہ ولو لمسبوق اشار الی ان استخلاف المدرک اولی ۱۲ رد المحتار صفحہ ۵۶۲

[3] وہذا کلہ ان فرغ خلیفۃ والا عاد الی مکانہ حتما لو بینہما ما یمنع الاقتداء کالمقتدی اذا سبقہ الحدث ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۵۶۷

تمام کرے خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں یا جہاں پہلے تھا وہاں۔

مسئلہ ۳۔ اگر پانی مسجد کے فرش کے اندر موجود[1] ہو تو پھر خلیفہ کرنا ضروری نہیں چاہے کرے اور چاہے نہ کرے بلکہ جب خود وضو کر کے آئے پھر امام بن جائے اور اتنی دیر تک مقتدی اس کے انتظار میں رہیں۔

مسئلہ خلیفہ کر دینے کے بعد امام نہیں رہتا[2] بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہذا اگر جماعت ہو چکی ہو تو امام اپنی نماز لاحق کی طرح تمام کرے۔ اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی لوگ کسی کو اپنے میں سے خلیفہ کر دیں یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور امام ہونے کی نیت کرے تب بھی درست ہے بشرطیکہ اُس وقت تک امام مسجد سے باہر[3] نہ نکل چکا ہو اور اگر نماز مسجد میں نہ ہوتی ہو تو صفوں سے یا سُترے سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا۔

مسئلہ ۵۔ اگر مقتدی کو حدث ہو جائے[4] اس کو بھی فوراً وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ اپنی نماز تمام کرے اور مقتدی کو اپنے مقام پر جا کر نماز پڑھنا چاہیئے اگر جماعت باقی ہو لیکن اگر امام کی اور اس کے وضو کی جگہ میں کوئی چیز مانع اقتدا نہ ہو تو یہاں بھی کھڑا ہونا جائز ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو مقتدی کو اختیار ہے چاہے محل اقتدا میں جا کر نماز پوری کرے یا وضو کی جگہ میں پوری کرے اور یہی بہتر ہے

مسئلہ ۶۔ اگر امام مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے[5] تو اس کو چاہیئے کہ جس قدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں ان کو ادا کر کے کسی مدرک کو اپنی جگہ کر دے تاکہ وہ مُدرک سلام پھیر دے اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مصروف ہو۔

---

[1] ولو کان الماء فی المسجد لم للاستخلاف ۱۲۔

[2] قولہ استخلف اشار الی ان الاستخلاف حق الامام حتی لو استخلف القوم فالخلیفۃ خلیفتہ فمن اقتدا بخلیفتہ ثم فسدت صلوتہ ولو قدم الخلیفۃ غیرہ ان قبل ان یقوم مقام الاول وہو ای الاول فی المسجد جاز وان قدم القوم واحدا او تقدم بنفسہ لعدم استخلاف الامام جاز ان قام مقام الاول قبل ان یخرج من المسجد ولو خرج منہ فسدت صلوۃ الکل دون الامام ۱۲ شامی ص ۵۶۲

[3] ولو استخلف الامام مسبوقا صح فلو اتم المسبوق صلوۃ الامام قدم مدرکا للسلام ۱۲ درمختار ص ۹۷

[4] کالمقتدی اذا سبقہ الحدث ۱۲ درمختار ص ۵۶۷ ج ۱ مع الشامی

---

[1] یعنی وضو کی جگہ ایسی صورت میں کھڑا ہونا درست ہے اور اس کا جماعت شریک ہونا صحیح ہو جاوے گا ۱۲ محشی۔

[2] استخلف مالم یجاوز الصفوف ومالم یخرج من المسجد ۱۲ تنویر الابصار مع الشرح ص ۵۶۲

[3] یعنی اس نماز کے پورا کرنے کو کوئی امام نہیں بن سکتا ہاں دوبارہ جماعت سے پڑھی جاوے ۱۲ محشی۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں بعد[1] اس کے کہ بقدر التحیات کے بیٹھ چکا ہو جنون ہو جائے یا حدث اکبر ہو جائے یا بلا قصد حدث اصغر ہو جاوے یا بیہوش ہو جاوے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہوگا۔

مسئلہ۔ چونکہ یہ مسائل باریک ہیں اور آجکل علم کی کمی ہے ضرور غلطی کا احتمال ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ بنا نہ کرے بلکہ وہ نماز سلام کے ساتھ قطع کر کے پھر از سر نو نماز پڑھے۔

سہو کے بعض مسائل

مسئلہ۔ اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد بلند آواز سے قراءت کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ[2] آواز سے قراءت کرے تو اس کو سجدۂ سہو کرنا چاہیئے ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی قراءت بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ دے تو سجدہ سہو لازم نہیں یہی اصح ہے۔

نماز قضا ہو جانے کے مسائل

مسئلہ۔ اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو گئی ہو تو ان کو چاہیئے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند آواز سے قراءت کی جائے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی نابالغ لڑکا عشا کی نماز پڑھکر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اس کو احتلام ہو گیا ہے تو بقول راجح اس کو چاہیئے کہ عشا کی نماز کا پھر اعادہ کرے اور اگر قبل طلوع فجر بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے تو بالاتفاق عشا کی نماز قضا پڑھے۔

---

[1] اور اس صورت میں منفرد پر سجدۂ سہو نہیں ۱۲ محشی۔

[1] وتعیین الاستیناف ان لم یکن تشہد لجنون یعنی ان لم یکن قعد قدر التشہد فلو خصلت بعدہ لا تفسد صلوتہ لانہا قد تمت حتی علی القول بفرضیۃ الخروج بصنعہ اما فی الحدث العمد فظاہر و اما فی الجنون والاغماء و الاحتلام فلان الموصوف بہا لا یخلو عن اضطراب الخ لکن اعتراض بان المراد وجود عمل ینافی الصلوٰۃ عمد او لا عمد من ہولاء کما فی شرح العلامۃ المقدسی۔

[2] واستیناف افضل تحرزا عن الخلاف ای بان یعمل عملا یقطع الصلوٰۃ ثم یشرع بعد الوضوء ۱۲ شرنبلالیہ ۱۲

[3] ومنہا جہر الامام فیما یجہر فیہ والاسرار فی محلہ مطلقا واختلف فی القدر الموجب للسہو والاصح انہ قدر ما تجوز بہ الصلوٰۃ فی الفضلین ۱۲ طحطاوی صفحہ ۲۶۷

[4] وحتی قضی الفوائت ان قضاہا بجماعۃ فان کانت صلوتہ یجہر فیہا یجہر فیہا الامام بالقراءۃ وان کانت فیما یخافت فیہ حتما وکذا الامام ۱۲ عالمگیری صفحہ ۱۲۱ ج ۱۔

مریض کے بعض مسائل

مسئلہ ۱ اگر کوئی معذور اشارے سے[1] رکوع سجدہ ادا کر چکا ہو اس کے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدے پر قدرت ہو گئی تو وہ نماز اس کی فاسد ہو جائے گی پھر نئے سرے سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر ابھی اشارے سے رکوع سجدہ نہ کیا ہو کہ تندرست ہو گیا تو پہلی نماز صحیح ہے اس پر بنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی شخص قرارت کے طویل[2] ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا مکروہ نہیں تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اکثر اس کی ضرورت پیش آتی ہے

مسافر کی نماز کے مسائل

مسئلہ ۱ یہ کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنے[3] کی نیت کرے مگر دو مقام میں اور ان دو مقاموں میں اس قدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام کے اذان کی آواز دوسرے مقام پر نہ جا سکتی ہو مثلاً دس روز مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز منیٰ میں مکے سے منیٰ تین میل کے فاصلے پر ہے تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہو گا۔

مسئلہ ۲ اور اگر مسئلہ مذکور میں رات[4] کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات کو ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ اس کا وطن اقامت ہو جائے گا وہاں اس کو قصر کی اجازت نہ ہو گی اب دوسرا موضع جس میں دن کو رہتا ہے اگر اس پہلے موضع سے سفر کی مسافت پر ہے تو وہاں جانے سے مسافر ہو جاوے گا ورنہ مقیم رہے گا۔

مسئلہ ۳ اور اگر مسئلہ مذکور میں[5] ایک موضع دوسرے موضع سے اس قدر قریب ہو کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جا سکتی ہے تو وہ دونوں موضعے ایک سمجھے جائیں گے اور ان دونوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادے سے مقیم ہو جائے گا۔

[1] ومؤم صح فی الصلوٰۃ استانف وقاعد یرکع ویسجد وصح فیہا بنی قائما ۱۲ مختصر وقایہ صفحہ ۳۵

[2] وان قدر علی بعض القیام ولو متکئا علی عصا او حائط قام قدر ما ۱۲ درمختار صفحہ ۷۱۰ ج ۱

[3] او نوی فیہ ولکن بموضعین مستقلین کمکۃ ومنی فیقصر ۱۲ درمختار صفحہ ۷۳۷ ج ۱ مع الشامی

[4] لما نوی بیتہ باحدہما او کان احدہما تبعا للآخر بحیث تجب الجمعۃ علی ساکنہ للاتحاد قال الحشی ای کالقریۃ التی قربت من المصر بحیث یسمع النداء علی ما یاتی فی الجمعۃ وفی البحر لو کان الموضعان من مصر واحد او قریۃ واحدۃ فانہا صحیحۃ لانہما متحدۃ حکما الا تری انہ لو خرج الیہ مسافرا لم یقصر ۱۲ ہر طحطاوی

[5] مضی دلیلہ فیما مر آنفا ۱۲

مسئلہ ۴۔ مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے[1] خواہ ادا نماز ہو یا قضا اور مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھکر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہیے کہ اپنی نماز اٹھکر تمام کرے اور اس میں قراءت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اس لئے کہ وہ لاحق ہے اور قعدۂ اولیٰ اس مقتدی پر بھی متابعت امام کی وجہ سے فرض ہوگا مسافر امام کو مستحب ہے کہ اپنے مقتدیوں کو بعد دونوں طرف سلام پھیرنے کے فوراً اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کر دے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ قبل نماز شروع کرنے کے بھی اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کر دے۔

مسئلہ ۵۔ مسافر بھی مقیم کی اقتدا کر سکتا ہے[2] مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو فجر اور مغرب میں کر سکتا ہے اور ظہر عصر عشا میں نہیں اس لئے کہ جب مسافر مقیم کی اقتدا کرے گا تو بہ تبعیت امام کے پوری چار رکعت یہ بھی پڑھے گا اور امام کا قعدۂ اولیٰ فرض نہ ہوگا اور اس کا فرض ہوگا پس فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض والے[3] کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں[عہ]۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی مسافر حالت نماز میں اقامت کی نیت کرنے خواہ اول میں یا درمیان میں یا اخیر میں مگر سجدۂ سہو یا سلام سے پہلے تو اس کو وہ نماز پوری پڑھنا چاہیے اس میں قصر جائز نہیں۔ ہاں اگر نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نیت کرے یا لاحق ہونے کی حالت میں نیت کرے تو اس کی نیت کا اثر اس نماز میں ظاہر نہ ہوگا اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اس کو قصر کرنا اسمیں واجب ہوگا۔

مثال (۱) کسی مسافر نے ظہر کی نماز شروع کی بعد ایک رکعت پڑھنے کے وقت گزر گیا بعد اس کے اس نے اقامت کی نیت کی تو یہ نیت اس نماز میں اثر نہ کرے گی اور یہ نماز اس کو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

مثال (۲) کوئی مسافر کسی مسافر کا مقتدی ہوا اور لاحق ہو گیا پھر اپنی گئی ہوئی رکعتیں ادا کرنے لگا[عہ] اس

[1] وان اقتدی مسافر بمقیم فی الوقت صح اقتداءہ واتمھا اربعا وبعدہ لا یصح ولو کان احرام المقیم قبل خروج الوقت لان فرضہ لا یتغیر بعد خروجہ وبعکسہ بان اقتدی مقیم بمسافر صح الاقتداء فیھما وندب للامام ان یقول اتموا صلوتکم فانی مسافر وینبغی ان یقول ذلک قبل شروعہ فی الصلوۃ ولا یقرء المؤتم المقیم فیما یتمہ بعد فراغ امامہ المسافر فی الاصح ۱۲ مراقی۔

[2] وان لا یکون الامام مقیما لمسافر بعد الوقت فی باعیۃ وقال المحشی اما الثنائیۃ والثلاثیۃ فلا یتغیران سفرا ولا حضرا لما قدمناہ فیکون اقتداء مفترض بمتنفل فی حق القعدۃ او القراءۃ ۱۲ مراقی ص ۴۴۸

[3] او ینوی ویوفی الصلوۃ اذا لم یخرج وقتھا ولم یک لاحقا ۱۲ المحشی قولہ فی الصلوۃ یشمل ما اذا کان فی اولھا او اوسطھا او آخرھا او کان منفردا او مقتدیا او رکا او مسبوقا ۱۲ درمختار مع رد المحتار ص ۷۳۶

عہ اور وقت کے اندر یہ بات نہیں ہے کہ اقتدا مفترض کی متنفل کے پیچھے لازم آوے اس لئے کہ بوجہ اقتداء کے مسافر کے ذمہ چار رکعت فرض ہو گئیں اور وقت گزرنے کے بعد یہ حکم نہیں دونوں صورتوں کا فرق کتب فقہ میں مذکور ہے۔ ۱۲ محشی

عہ یعنی لاحق نے ۱۲ محشی۔

نے اقامت کی نیت کرلی تو اس نیت کا اثر نماز پر کچھ نہ پڑے گا اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اس کو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

خوف کی نماز

جب کسی دشمن کا سامنا ہونے[1] والا ہو خواہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدھا وغیرہ اور ایسی حالت میں سب مسلمان یا بعض لوگ بھی ملکر جماعت سے نماز نہ پڑھ سکیں اور سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو سب لوگوں کو چاہیئے کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں استقبال قبلہ بھی اس وقت شرط نہیں ہاں اگر دو آدمی ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کرلیں اور اگر اس کی بھی مہلت نہ ہو تو معذور ہیں اس وقت نماز نہ پڑھیں اطمینان کے بعد اس کی قضا پڑھ لیں۔ اور اگر یہ ممکن ہو کہ کچھ لوگ مل کر جماعت سے نماز پڑھ سکیں اگرچہ سب آدمی نہ پڑھ سکتے ہوں تو ایسی حالت میں ان کو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے اس قاعدے سے نماز پڑھیں یعنی تمام مسلمانوں کے دو حصے کردیے جائیں ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ نماز شروع کردے اگر تین یا چار رکعت کی نماز جیسے ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا جب کہ یہ لوگ مسافر نہ ہوں اور قصر نہ کریں پس جب امام دو رکعت نماز پڑھکر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے اور اگر یہ لوگ قصر کرتے ہوں یا دو رکعت والی نماز ہو جیسے فجر۔ جمعہ۔ عیدین کی نماز یا مسافر کی ظہر۔ عصر۔ عشا کی نماز تو ایک ہی رکعت کے بعد یہ حصہ چلا جاوے اور دوسرا حصہ وہاں سے آکر امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھے امام کو ان لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہیئے پھر جب بقیہ نماز امام تمام کرچکے تو سلام پھیر دے اور یہ لوگ بدون سلام پھیرے ہوئے دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور پہلے لوگ پھر یہاں آکر اپنی بقیہ نماز بے قرأت کے تمام کرلیں اور سلام پھیر دیں اس لئے کہ وہ لوگ لاحق ہیں پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں دوسرا حصہ یہاں آکر اپنی نماز قرأت کے ساتھ تمام کرے اور سلام پھیرے اس لئے کہ وہ لوگ مسبوق ہیں۔

[1] صلوٰۃ الخوف جائزۃ بحضور عدو یخوف غرق او حرق و اذا تنازع القوم فی الصلوٰۃ خلف امام واحد نجعلهم طائفتین و یقیم واحدۃ بازاء العدو و یصلی الامام بالطائفۃ الاخری رکعۃ من الثنائیۃ و رکعتین من الرباعیۃ او المغرب تمضی هذه الی جہۃ العدو و تاتی تلک فتصلی بهم ما بقی و یسلم وحدہ فتذهب الی وجہ العدو ثم تجی الاخری فتصلی امامہ آخر مثل حالۃ الامن ۱۲ مراقی صفحہ ۲۲۰۔

[2] فان رکبوا او عشوا لغیر جہۃ الامن صفوا بمقابلۃ العدو بطلت ۱۲ حوالہ۔

مسئلہ ۱ حالت نماز میں دشمن[1] کے مقابلے میں جاتے وقت یا وہاں سے تمام کرنے کے لئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہیئے اگر سوار ہو کر چلیں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔

مسئلہ ۲۔ دوسرے حصے کا امام کے ساتھ بقیہ[2] نماز پڑھکر چلا جانا اور پہلے حصے کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا اس کے بعد دوسرے حصے کا یہیں آکر نماز تمام کرنا مستحب اور افضل ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصہ نماز پڑھکر چلا جائے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھکر اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آوے۔

مسئلہ ۳۔ یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اس وقت[3] کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہوں مثلاً کوئی بزرگ شخص ہو اور سب چاہتے ہوں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے اور دشمن کے مقابلے میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے

مسئلہ ۴۔ اگر یہ خوف ہو کہ دشمن بہت[4] ہی قریب ہے اور جلد یہاں پہنچ جائے گا اور اس خیال سے ان لوگوں نے پہلے قاعدے سے نماز پڑھی بعد اس کے یہ خیال غلط نکلا تو امام کی نماز تو صحیح ہو گئی مگر مقتدیوں کو اس نماز کا اعادہ کر لینا چاہیئے اس لئے کہ وہ نماز نہایت سخت ضرورت کے لئے خلاف قیاس عمل کثیر کے ساتھ مشروع کی گئی ہے بے ضرورت شدیدہ اس قدر عمل کثیر مفسد نماز ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اس وقت[5] اس طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مثلاً باغی لوگ بادشاہ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی ناجائز غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس قدر عمل کثیر معاف نہ ہوگا۔

مسئلہ ۶۔ نماز خلاف جہت قبلے کی طرف[6] شروع کر چکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو ان کو چاہیئے کہ فوراً قبلے کی طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۷۔ اگر اطمینان سے قبلے کی طرف نماز پڑھ رہے ہوں اور اسی حالت میں دشمن آجائے تو فوراً ان کو دشمن کی طرف پھر جانا جائز ہے اور اس وقت استقبال قبلہ شرط

[1] وان ارادوا اتموا فی مکانہم ۱۲ بلا قراءۃ لانہم لاحقون وسلموا ومضوا الخ ۱۲ حوالہ بالا

[2] مضی دلیلہ فی الصفحۃ السابقۃ ۱۲

[3] فلو صلوا علی ظنہ فبان خلافہ اعادوا قال المحشی ای القوم اذا صلوا بصفۃ الذہاب والمجیئ وجازت صلوۃ الامام کما فی الحجۃ ۱۲ شامی صفحہ ۷۹۳

[4] لا تشرع صلوۃ الخوف للعاصی لانہا انما شرعت لمن یقاتل احداً اللہ تعالیٰ ومن فی حکمہم لا لمن یعادیہ افادہ ابو السعود ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۷۹۴

[5] شرعوا ثم ذہب العدو ا یجز انحرافہم وبعکسہ جاز ۱۲ درمختار صفحہ ۷۹۴

[6] مضی دلیلہ ۱۲ وقال المحشی فی شرح قولہ وبعکسہ جاز ای لہم الانحراف فی ادائہ لوجود الضرورۃ از طحطاوی ۱۲ صفحہ مذکورہ شامی۔

نہ رہے گا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص دریا میں بہہ رہا ہو[1] اور نماز کا وقت اخیر ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے یہاں تک پنج وقتی نمازوں کا اور ان کے متعلقات کا ذکر تھا اب چونکہ بحمداللہ اس سے فراغت ملی لہذا نماز جمعہ کا بیان لکھا جاتا ہے اس لئے کہ نماز جمعہ بھی اعظم شعائر اسلام سے ہے اس لئے عیدین کی نماز سے اس کو مقدم کیا گیا ہے۔

جمعے کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی اس قدر سخت تاکید اور فضیلت شریعت صافیہ میں وارد نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اس عبادت کو اپنے ان غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کے لئے جن کا سلسلہ ابتدائے پیدائش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور جمعہ کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائض ہوئی ہیں حتی کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کے لئے اصل اول ہیں اسی دن پیدا کئے گئے ہیں لہذا اس دن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم جماعت کی حکمتیں اور فائدے بھی بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جس قدر جماعت زیادہ ہو اسی قدر ان فوائد کا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ اور اس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا ان سب وجوہ سے شریعت نے مقتضی ہیں ایک دن ایسا مقرر فرمایا جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان آپس میں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں اور چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل و اشرف تھا لہذا یہ تخصیص اسی دن کے لئے کی گئی ہے۔ اگلی امتوں کو بھی خدائے تعالیٰ نے اس دن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگر انھوں نے اپنی بدنصیبی سے اس میں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ

[1] والسابح فی البحر ان اکثر ان یرسل اعضاءہ ساعۃ صلی بالایماء والا لا ۱۲ درمختار صفحہ ۹۲ ج ۱

اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی اُمت کے حصے میں پڑی۔ یہود نے سنیچر کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی نصاریٰ نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش کا ہے چنانچہ اب تک یہ دونوں فرقے ان دونوں دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دنیا کے کام کو چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ نصرانی سلطنتوں میں اتوار کے دن اسی سبب سے تمام دفاتر میں تعطیل ہو جاتی ہے۔

جمعے کے فضائل

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ[1] تمام دنوں سے بہتر جمعے کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا۔

(۲) امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا شب جمعے کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اس لئے کہ اسی شب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کر سکتا۔

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ[2] جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اُس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو علماء مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گزرا کس وقت ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے۔ ایک[1] یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت آخر دن میں ہے اور اس دوسرے قول کو ایک[2] جماعت کثیرہ نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اس کی مؤید ہیں۔ شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے

[1] عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن الآخرون السابقون یوم القیٰمۃ بید انہم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناہ من بعدہم ثم ہذا یومہم الذی فرض علیہم یعنی یوم الجمعۃ فاختلفوا فیہ فہدانا اللہ لہ والناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاریٰ بعد غد علیہ متفق مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۹

[2] وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۹

[3] وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ متفق علیہ ۱۲۔

تو ان کو خبر دے تاکہ وہ اس وقت ذکر اور دعا میں مشغول ہو جائیں۔

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے[1] سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن[ع] میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہوں گی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کا بدن حرام[ع] کر دیا ہے۔

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے کوئی دن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں اس[2] میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے شاہد کا لفظ سورۂ بروج میں واقع ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن کی قسم کھائی ہے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ ۝ قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا[3] ہے اور قسم ہے دن موعود (قیامت) کی اور قسم ہے شاہد (جمعہ) کی اور مشہود (عرفہ) کی۔

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عظمت ہے۔

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعے کے دن یا شب جمعہ[4] کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۸) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تلاوت فرمائی اُن کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اس نے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اترتی

---

[1] عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم فیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی قالوا یا رسول اللہ کیف تعرض صلوتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد والنسائی ۱۲ مشکوۃ شریف ص ۱۲۰ عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی

[2] وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیمۃ والیوم المشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مومن یدعو اللہ بخیر الا استجاب الیہ ولا یستعیذ من شیء الا اعاذہ اللہ منہ رواہ احمد۔ والترمذی ۱۲

[3] عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر رواہ احمد والترمذی مشکوۃ ص ۱۲۰ و ص ۱۲۱

ع اسی دن کی قید اس حدیث میں نہیں ہے ۱۲ محشی

ع یعنی زمین انبیاء کے بدن میں کچھ تصرف نہیں کر سکتی جیسا کہ دنیا میں ویسا ہی رہتا ہے ۱۲ محشی۔

ع یعنی بڑے بڑے ستاروں والا برجوں کے یہاں یہ معنی ہیں ۱۲ محشی۔

تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری تھی جمعے کا دن اور عرفے کا دن یعنی ہم کو بنانے کی کیا حاجت اُس دن تو خود ہی دو عیدیں تھیں (۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعے کی رات سفید رات ہے اور جمعہ کا دن روشن[ع] دن ہے

(۱۰) قیامت کے بعد جب اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو جنت میں اور مستحقین دوزخ کو دوزخ میں بھیج دیں گے اور یہی دن وہاں بھی ہوں گے اگرچہ وہاں دن رات نہ ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ اُن کو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرما دے گا پس جب جمعے کا دن آئے گا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دنیا میں جمعے کی نماز کے لئے نکلتے تھے ایک منادی آواز دے گا کہ اے اہل جنت مزید کے جنگل میں چلو وہ ایسا جنگل ہے جس کا طول و عرض سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وہاں مشک کے ڈھیر ہوں گے آسمان کے برابر بلند انبیاء علیہم السلام نور کے منبروں پر بٹھائے جائیں گے اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے حق تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اُڑے گا وہ ہوا اس مشک کو اُن کے کپڑوں میں لے جائے گی اور منہ میں اور بالوں میں لگائے گی وہ ہوا اس مشک کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جس کو تمام دنیا کی خوشبوئیں دی جائیں پھر حق تعالیٰ حاملان عرش کو حکم دے گا کہ عرش کو اُن لوگوں کے درمیان میں لیجا کر رکھو پھر اُن لوگوں کو خطاب کر کے فرمائے گا کہ اے میرے بندو جو غیب پر ایمان لائے ہو حالانکہ مجھ کو دیکھا نہ تھا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو یہ دن مزید یعنی زیادہ انعام کرنے کا ہے سب لوگ ایک زبان ہو کر کہیں گے کہ اے پروردگار ہم تجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اے اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا اور کچھ مانگو یہ دن مزید کا ہے تب سب لوگ متفق اللسان ہو کر عرض کریں گے کہ

[ع] حدیث میں اغر کا لفظ ہے جس کا ترجمہ روشن ہے ۱۲ منہ۔

۱؎ عن ابن عباس انہ قرء الیوم اکملت الخ عندہ یہودی فقال لو نزلت ہذہ الآیۃ علینا لاتخذنا ہا عیدا فقال ابن عباس فانہا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ رواہ الترمذی مشکوۃ شریف ص ۱۲۱

۲؎ ولفظ فان اللہ تعالیٰ اذا صیر اہل الجنۃ الی الجنۃ واہل النار الی النار جیء بہا یعنی ہذہ الایام وہذہ اللیالی لیس فیہا لیل ولا نہار فاعلم اللہ عزوجل مقدار ذلک وساعۃ فساعۃ فاذا کان یوم الجمعۃ حین یخرج اہل الجمعۃ نادی اہل الجنۃ منادیا یا اہل الجنۃ اخرجوا الی وادی المزید لاعلم سعۃ الوادی المزید الا اللہ فیہ کثبان المسک ورؤسہا السمار فیخرج علمان الانبیاء بمنابر من نور ویخرج علمان المومنین بکرسی من یاقوت فاذا وضعت لہم واخذ القوم مجالسہم بعث اللہ علیہم ریحا تدعی المثیرۃ تثیر المسک وتدخلہ تحت ثیابہم وتخرجہ فی وجوہہم واشعارہم فیزدادون بہ طیبا فیقول ربنا قد اتینا ما وعدتنا فاعط کل امرأۃ احدکم ما لو وضع الیہا علی وجہ الارض الی آخر

۱۲ شرح سفر السعادت ص ۱۷۰

اے پروردگار ہم کو اپنا جمال دکھا دے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پس حق سبحانہ پردے اٹھا دے گا اور ان لوگوں پر ظاہر ہو جاوے گا اور اپنے جمال جہاں آرا سے ان کو گھیر لے گا اگر اہل جنت کے لئے یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلائے نہ جائیں تو بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لا سکیں اور جل جائیں پھر ان سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہو گیا ہو گا یہ لوگ اپنی بی بیوں کے پاس آئیں گے نہ بیبیاں ان کو دیکھیں گی نہ یہ بی بیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جو ان کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جاویگا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے ان کی بی بیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمھاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزارہا درجہ اس سے اچھی ہے یہ لوگ جواب دیں گے ہاں یہ اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی (۱۱) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے[عہ] مگر جمعہ کی برکت سے جمعے کے دن نہیں تیز کی جاتی (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانوں اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کر لو

جمعے کے آداب

(۱) ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جمعے کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اسی دن لا رکھے تاکہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اس کو مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعے کا فائدہ اس کو ملے گا جو اس کا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبے سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے

عہ۔ حدیث ۱۰ کو اور اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۱۲ محشی۔

جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جا کر رہتے تھے۔ (۲) پھر جمعے کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت رکھتا ہے (۳) جمعے کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کتروائے (۴) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائے گا اسی قدر اس کو ثواب زیادہ ملے گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن فرشتے دروازے پر اس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو پھر اس کے بعد دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں سب سے پہلے جو آیا اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو اس کے بعد پھر جیسے گائے کی قربانی کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کے واسطے مرغ کے ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ دیا جائے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں اگلے زمانے میں صبح کے وقت اور بعد فجر کے راستے گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے اور سخت اژدھام ہوتا تھا جیسے عید کے دنوں میں پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی یہ لکھکر امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ

[1] وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المہجر کمثل الذی یہدی بدنۃ ثم کالذی یہدی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ فاذا خرج الامام طووا صحفہم ویستمعون الذکر متفق علیہ ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۳۔

[2] عن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلے ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتے یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینہا وبین جمعۃ التی قبلہا ۱۲ رواہ ابو داؤد ومشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۴

[3] یعنی سویرے نہ جانا اور یہاں بدعت سے لغوی بدعت مراد ہے یعنی نئی بات اور شرعی بدعت مراد نہیں ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ دین میں عبادت سمجھ کر نئی بات پیدا کرنا کیونکہ یہ حرام ہے اور سویرے نہ جانا حرام نہیں ۱۲ محشی۔

فرماتے ہیں کہ کیوں نہیں شرم آتی مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادت خانوں اور گرجا گھروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور طالبانِ دنیا کتنے سویرے بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے پہنچ جاتے ہیں پس طالبانِ دین کیوں نہیں پیش قدمی کرتے درحقیقت مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے افسوس وہ دن جو کسی زمانہ میں مسلمانوں کے نزدیک عید سے بھی زیادہ تھا اور جس دن پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی اُمتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اُس کی ایسی ذلت اور ناقدری ہو رہی ہے خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو اس طرح ضائع کرنا سخت ناشکری ہے جس کا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (۵) جمعے کی نماز کے لئے پیادہ[1] پا جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے (۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعے کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور ہل اتیٰ علی الانسان پڑھتے تھے لہٰذا ان سورتوں کو جمعے کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک بھی کر دے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو۔ (۷) جمعے کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا سبح اسم[ع] ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے (۸) جمعے کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھنے[2] میں بہت ثواب ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اُس کے کام آوے گا اور اس جمعے سے پچھلے جمعے تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جائیں گے علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اس لئے کہ کبیرہ بے توبہ کے نہیں معاف ہوتے واللہ اعلم و ہو ارحم الراحمین (۹) جمعے کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ

[1] عن اوس ابن اوس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من غسل یوم الجمعۃ واغتسل وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا رواہ الترمذی صـ ۱۲۲

[2] وہم خاصیت روز جمعہ این است کہ دریں روز سورۂ کہف خواندہ شود چہ پیغمبر خدا فرمود من قرء سورۃ الکہف فی یوم الجمعۃ سطع لہ نور من تحت قدمہ او الی عنان السماء ویضیٔ بہ یوم القیمۃ وغفر لہ ما بین الجمعتین ۱۲ شرح سفر السعادت صـ ۱۸۶ این حدیث را سیوطی در جمع الجوامع از ابن مردویہ از ابن عمر آوردہ ۱۲

[3] عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوٰۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشہود تشہدہ الملائکۃ الخ مشکوٰۃ شریف صـ ۱۲۱

ع یعنی کبھی اُوپر کی دونوں سورتیں اور کبھی یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے ۱۲ محشی۔

ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جمعے کے دن درود شریف کی کثرت کرو

جمعے کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت[1] ہے اور اعظم شعائر اسلام سے ہے منکر اس کا کافر اور بے عذر اس کا تارک فاسق ہے (۱) قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؕ یعنی جب نماز جمعہ کے لئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ ذکر سے مراد اس آیت میں نماز جمعہ اور اس کا خطبہ ہے دوڑنے سے مقصود نہایت اہتمام کے ساتھ جانا ہے (۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعے کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد اس کے اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اس کے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اُٹھا کر نہ بیٹھے پھر جس قدر نوافل اس کی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام خطبہ[2] پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گزشتہ جمعے سے اس وقت تک کے گناہ اس شخص کے معاف ہو جائیں گے۔ (۳) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن خوب[3] غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سُنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملے ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا (۴) ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے

[1] عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدھن من دھنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم نصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری ۱۲

[2] عن ابن عمر وابی ہریرۃ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین ۱۲ رواہ مسلم

[3] مضی لفظہ فی الصفحۃ السابقۃ ۱۲۔

[1] یہ کلمہ ترغیب کے لئے ہے کہ تم مسلمان تو جاننے والے ہو جاننے والوں کو تو اس کے خلاف نہ کرنا چاہیے ۱۲ محشی

[2] دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت امام منبر پر آ کر بیٹھ جاوے اسی وقت سے نماز پڑھنا اور کلام کرنا ناجائز ہے اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے ۱۲ محشی۔

ہوئے سُنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ خدائے تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر کردے گا پھر وہ سخت غفلت[ع] میں پڑ جائیں گے (۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سُستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے اس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم اس سے بیزار ہو جاتا ہے (۶) طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر واجب ہے مگر چار پر۔ غلام[ل] یعنی جو قاعدۂ شرع کے موافق مملوک ہو عورت۔ نابالغ لڑکا۔ بیمار (۷) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم[ع] ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں بھی وارد ہوئی ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں (۸) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعے کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ منافق لکھدیا جاتا ہے ایسی کتاب میں کہ جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے یعنی اس کے نفاق کا حکم ہمیشہ رہے گا ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاملہ فرمائے تو وہ دوسری بات ہے (۹) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو جمعے کے دن نماز جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر مریض[ن] اور مسافر اور عورت اور لڑکا اور غلام۔ پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہو جائے تو خداوند عالم بھی اس سے اعراض[س] فرماتا ہے اور وہ بے نیاز اور محمود ہے یعنی اس کو کسی کی عبادت

[ع] یعنی مہر کرنے کا یہ نتیجہ ہوگا خدا تعالیٰ کی پناہ جب غفلت مسلط ہو گئی تو جہنم سے چھٹکارا نہایت دشوار ہے ۱۲ محشی

[ع] یعنی مصمم اور مستقل ارادہ ہو گیا مگر بعض وجوہات سے آپ نے ایسا کیا نہیں ۱۲ محشی۔

[س] یہ غرض نہیں ہے کہ وہ کافر ہو گیا جو کہ حقیقی معنی منافق کے ہیں بلکہ یہ منافق کی سی خصلت ہے، جو گناہ ہے ۱۲ محشی۔

[س] یعنی اس سے بے توجہ ہو جاتا ہے اور وہ تو بے پرواہ ہے ہی ہر ملتی کا محتاج نہ کسی سے نفع حاصل کرنے والا بندہ جو بہتری کرتا ہے اپنے ہی نفع کے لئے کرتا ہے پس جب بندہ نے خود ہی اپنی نالائقی سے دوزخ میں جانے کا سامان کیا تو خدا تعالیٰ کو بھی اس کی کچھ پرواہ نہیں ۱۲ محشی

[ل] لفظہ عن ابی جعد الضمری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابوداؤد ۱۲

[م] لفظہ عن طارق بن شہاب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض رواہ ابوداؤد ۱۲

[ن] لفظہ عن ابن مسعود ان اقواما منی صلے اللہ علیہ وسلم لتقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم ۱۲۔

[ن] وعن جابر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعۃ یوم الجمعۃ الا مریض او مسافر او امرأۃ او صبی او مملوک فمن استغنی بہو او تجارۃ استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید ۱۲

کی پرواہ نہیں نہ اس کا کچھ فائدہ ہے۔ اُس کی ذات بہمہ صفت موصوف ہے کوئی اس کی حمد و ثنا کرے یا نہ کرے (۱۰) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا جس شخص نے پے در پے کئی جمعے ترک کر دیئے پس اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ (۱۱) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا اس کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر وہ شخص ایک مہینے تک برابر اُن سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے ان احادیث سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ نماز جمعے کی سخت تاکید شریعت میں ہے اور اس کے تارک پر سخت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کیا اب بھی کوئی شخص بعد دعوٰی اسلام کے اس فرض کے ترک کرنے پر جرأت کر سکتا ہے۔

نماز جمعے کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مقیم ہونا پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں (۲) صحیح ہونا پس مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اسی مرض کا اعتبار ہے بوڑھاپے کی وجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا ہو کہ مسجد تک نہ جا سکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائیں گے اور نماز جمعہ ان پر واجب نہ ہوگی (فتح القدیر) (۳) آزاد ہونا غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں (۴) مرد ہونا عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں (۵) جماعت کے ترک کرنے کے لئے جو عذر اوپر بیان ہو چکے ہیں ان سے خالی ہونا۔ اگر ان عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہ ہوگی۔ مثال (۱) پانی بہت زور سے برستا ہو (۲) کسی مریض کی تیمارداری کرنا ہو (۳) مسجد جانے میں کسی دشمن کا خوف ہو (۴) اور نمازوں کے واجب ہونے کی جو شرطیں اوپر ہم ذکر کر چکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں یعنی عاقل ہونا۔ بالغ ہونا۔ مسلمان ہونا یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعے کے واجب

ع۱۵ اس سے پہلے یہ مضمون کچھ تغیر کے ساتھ مع اس کی تاویل کے گزر چکا ہے ۱۲ منہ

۱۲۶۵

ع۱۵ صلوٰۃ الجمعۃ فرض عین علی من اجتمع فیہ سبعۃ شرائط الذکورۃ والحریۃ والاقامۃ وسلامۃ البصر والرجلین والصحۃ خرج بہ المریض والشیخ الکبیر الذی یخاف بالمریض والزمن من لا یمکن قلا تجب علی من اتصف بواحد منہا ولیحق بالمفلس الخائف من الحبس کما جاز لہ التیمم والشرط السادس سلامۃ العینین فلا تجب علی الاعمی عند ابی حنیفۃ خلافا لہما اذا وجد قائدا ابو صلہ وہی مسئلۃ القادر بقدرۃ الغیر والسابع سلامۃ الرجلین فلا تجب علی المقعد حجر وعن ابی یوسف اذا وجد مرکوبا ابو صلہ وہی مسئلۃ القادر بقدرۃ الغیر والثامن الوقت فلا تجب علی النائم والناسی والمغمی علیہ والمجنون والصبی والمسافر والمریض والمحبوس والخائف والمقعد والزمن والاعمی والمقطوع الرجلین والمرأۃ والخنثی المشکل والعبد والمتیمم بالصعید والمومی والمتنفل راکبا والمتنفل علی الدابۃ بالثلج والمتنفل بالاستلقاء والمتنفل بالایماء والمتنفل علی الدابۃ بالوحل

ہونے کی تھیں اگر کوئی شخص باوجود[1] نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی یعنی ظہر کا فرض اس کے ذمے سے اُتر جائے گا مثلاً کوئی مسافر یا کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے۔

جمعے کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) مصر یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں[عہ] کی آبادی قصبے کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہو وہاں جمعہ درست ہے (۲) ظہر کا وقت پس وقت ظہر سے پہلے اور اُس کے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتیٰ کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعے کی قضا نہیں پڑھی جاتی (۳) خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ کہہ دیا جائے اگرچہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے (۴) خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی (۵) خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھ لیا جائے تو نماز نہ ہوگی (۶) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبے سے سجدۂ رکعت اولیٰ تک موجود رہنا گو وہ تین آدمی جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کے وقت اور مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت[سہ] کر سکیں پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی (۷) اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں

عہ اگرچہ عورت کو شریک جماعت نہ ہونا چاہیے ۱۲ محشی۔

عہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس بستی کو اس وجہ سے کہ اس کی آبادی قصبے کی سی ہے عرف میں قصبہ کہہ سکیں اس میں نماز جمعہ درست ہے، مردم شماری کی جو تعداد لکھی گئی ہے وہ بطور تمثیل کے ہے نہ کہ بطور تحدید کے اس مطلب کو حضرت مولانا نے تتمہ جلد اول فتاویٰ امدادیہ مطبوعہ مجتبائی ص۲۰ میں ایک سوال کے جواب میں واضح فرما دیا ہے ۱۲ محشی۔

سہ یعنی ان میں سے کسی کو امام بنا دیا جائے تو شرعاً اُس کی امامت درست ہو جاوے ۱۲ محشی۔

---

[1] ومن لا جمعة علیه کمریض و مسافر۔ رقیق وامراءة واعمیٰ ومقعد ان اداها جاز عن فرض الوقت لان سقوط الجمعة عند للتخفیف ۱۲ حوالہ بالا

[2] ویشترط لصحتها ستة اشیاء المصر او فناءه والثانی من شروط صحة الصلوة السلطان او نائبه والثالث وقت الظهر فلا تصح قبله وتبطل بخروجه والرابع الخطبة قبلها بقصدها فی وقتها وحضور احد لسماعها ممن تنعقد بهم الجمعة ولو واحدا فی الصحیح والخامس الاذن العام والسادس الجماعة وهم ثلثة رجال وان لم یحضروا الخطبة غیر الامام ۱۲ مراقی ص۲۱۶

[3] فان نفروا ای افسدوا صلوتهم بعد سجوده ای الامام اتمها وحده جمعة وان نفروا قبل سجوده بطلت ولا تصح بامرأة او صبی مع رجلین ۱۲ مراقی ملخصا ص۴۹۷۔

سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی ہاں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو پھر کچھ حرج نہیں (۷) عام اجازت[1] کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعے کا پڑھنا پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جاویں تو نماز نہ ہوگی یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی، نماز ظہر پھر اس کو پڑھنا ہوگی اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعے کے خطبے کے مسائل

مسئلہ[1]۔ جب سب[2] لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہیئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اس کے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے بعد اذان کے فوراً امام کھڑا ہو کر خطبہ شروع کر دے۔

مسئلہ[2]۔ خطبے میں بارہ چیزیں مسنون[3] ہیں (۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا (۲) دو خطبے پڑھنا (۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (۴) دونوں حدثوں سے پاک ہونا (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا (۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا (۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں (۸) خطبہ میں ان آٹھ قسم کے مضامین کا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی تعریف[2]۔ خداوند عالم کی وحدت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت نبی[5] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود۔ وعظ و نصیحت، قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا۔ دوسرے[7] خطبہ میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا دوسرے خطبے میں بجائے وعظ و نصیحت کے مسلمانوں کیلئے دعا کرنا۔ یہ آٹھ قسم کے

[1] حتی لو غلق الامام باب قصرہ او المحل الذی یصلی فیہ باصحابہ لم یجز وان اذن للناس بالدخول فیہ صحت ۱۲ حوالہ بالا

[2] واذا جلس علی المنبر اذن بین یدیہ واقیم بعد تمام الخطبۃ بذلک جبری التوارث ۱۲ عالمگیری صفحہ ۱۴۹

[3] وسنن الخطبۃ التی فی ذات الخطیب والتی فی نفس الخطبۃ ثمانیۃ عشر شیئا بل یزاد علیہا الطہارۃ حال الخطبۃ والجلوس علی المنبر قبل الشروع فی الخطبۃ والاذان بین یدیہ کالاقامۃ ثم قیامہ بعد الاذان فیہا واذا قام یکون السیف بیسارہ وبدونہ فی کل بلدۃ فتحت صلحا واستقبال القوم بوجہہ وبداءتہ بحمد اللہ والثناء علیہ بما ہو اہلہ والشہادتان وصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعظۃ والتذکر وقراءۃ آیۃ من القرآن وسن خطبتان والجلوس بین الخطبتین وعادۃ الحمد والثناء والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ابتداء الخطبۃ الثانیۃ والدعاء فیہا وان یسمع القوم الخطبۃ وتخفیف الخطبتین ۱۲ مراقی ملخصاً صفحہ ۲۹۸ - ۲۹۹

مضامین کی فہرست تھی آگے بقیہ فہرست ہے اُن امور کی جو حالت خطبے میں مسنون ہیں (۹) خطبے کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا (۱۰) خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر سہارا دیکر کھڑا ہونا اور منبر کے ہوتے ہوئے کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھکر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے منقول نہیں (۱۱) دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سنت موکدہ اور مکروہ تحریمی ہے (۱۲) خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ دوسرے خطبے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل واصحاب وازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ وعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے دعا کرنا مستحب ہے بادشاہ اسلام کے لئے بھی دعا کرنا جائز ہے مگر اس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۳ جب امام خطبے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اس وقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں قضا نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کے لئے اس وقت بھی جائز بلکہ واجب ہے پھر جب تک امام خطبہ ختم نہ کر دے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔

مسئلہ ۴ جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو اس کا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا چلنا پھرنا۔ سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ حالت نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتا دے۔

مسئلہ ۵ اگر سنت نفل پڑھنے میں خطبہ شروع ہو جاوے تو راجح یہ ہے کہ سنت موکدہ تو پوری کرلے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔

عہ والنائی کالقریب ۱۲ کنز

۱ اس کی دلیلیں امداد الفتاوے جلد یکم صہ ۲۵ پر دیکھو اور باقی سنتوں کی دلیلیں گزر گئیں ۱۲

۲ اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام قال المحشی ای لا صلوٰۃ سواء کانت قضاء فائتۃ او صلوٰۃ جنازۃ او تلاوۃ او نذورۃ الخ ۱۲ مراقی صفحہ ۳۰۰

۳ وفی النہر یجب علیہ ان یستمع ویسکت الخ وفی شرح الزاہدی یکرہ لمستمع الخطبۃ ما یکرہ فی الصلوٰۃ من اکل و شرب وعبث والتفات ونحو ذلک الخ حوالہ بالا مع الطحطاوی

۴ واختلف فی سنۃ الجمعۃ فقیل یقطع علی راس الرکعتین کالنفل المطلق والصحیح انہ یتمہا ۱۲ حوالہ بالا

مسئلہ[۶]۔ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت[۱] میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بے ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے بشرطیکہ زبان سے کچھ نہ کہے نہ آہستہ نہ زور سے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں۔ رمضان کے اخیر جمعے کے خطبے میں وداع وفراق کے مضامین پڑھنا بوجہ اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے اور اس پر مداومت کرنے سے عوام کو اس کے ضروری ہونے کا خیال ہوتا ہے اس لئے بدعت ہے تنبیہ ہمارے زمانے میں اس خطبے پر ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اور اس خطبے کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے۔

مسئلہ۔ خطبے کا کسی کتاب[۲] وغیرہ سے دیکھکر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبے میں آئے تو مقتدیوں[۳] کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ نقل کرنے سے یہ غرض نہیں کہ لوگ اسی خطبے پر التزام کرلیں بلکہ کبھی کبھی بغرض تبرک واتباع اس کو بھی پڑھ لیا جایا کرے۔ عادت شریفہ تھی کہ جب سب لوگ جمع ہو جاتے اس وقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کہتے جب اذان ختم ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور معاً خطبہ شروع فرما دیتے جب تک منبر نہ بنا تھا کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے تکیہ لگا لیتے تھے بعد منبر بن جانے کے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان میں کچھ تھوڑی دیر

---

[۱] واختلفا فی جلوسہ اذا سکت فعند ابی یوسف یباح وعند محمد لا یباح ۱۲ امحالہ بالا عاجز محمد حیات غفرلہٗ

[۲] لانہ لا یوجد فیہ دلیل المنع ۱۲ واللہ اعلم

[۳] وافاد الامر الخطیب بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلہ اذا کثیث یسمع لفقہ کذا افادہ الغنیمانی ۱۲ مراقی مع الشرح صفحہ ۲۰۶

[۴] وفیہ اشارۃ الی انہ یکرہ الانکار علی خبرہ کما ذکرہ ابن قیس خلاصہ لازخلاف السنۃ بحیط وناقش فیہ ابن امیر حاج بانہ ثبت انہ صلے اللہ علیہ وسلم قام خطیبا بالمدینۃ متکئا علی عصا او قوس کما فی ابی داؤد وکذا رواہ ابن ماجہ عنہ صلے اللہ علیہ وسلم وصحیحہ ابن السکن ۱۲ الطحطاوی علی مراقی

بیٹھ جاتے اور اس وقت کچھ کلام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپ کو فراغت ہوتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے خطبہ پڑھتے وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور مبارک آنکھیں سُرخ ہو جاتی تھیں مسلم شریف میں ہے کہ خطبہ پڑھتے وقت حضرت کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو عنقریب آنا چاہتا ہو اپنے لوگوں کو خبر دیتا ہو آپ اکثر خطبے میں فرمایا کرتے تھے کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ (میں اور قیامت[1] اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں) اور بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا دیتے تھے اور بعد اس کے فرماتے تھے اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُؤْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ مَكْتُوْبَةً فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا فِيْ عَامِيْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَّجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ بَعْدِيْ جُحُوْدًا بِهَا وَاسْتِخْفَافًا بِهَا وَلَهٗ اِمَامٌ جَائِرٌ اَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَهٗ اَلَا وَلَا زَكٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا حَجَّ لَهٗ اَلَا وَلَا بِرَّ لَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَاِنْ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَا وَلَا تَؤُمَّنَّ امْرَاَةٌ رَجُلًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ اَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَّقْهَرَهٗ سُلْطَانٌ يَّخَافُ سَيْفَهٗ وَسَوْطَهٗ (ابن ماجہ) اور کبھی بعد حمد وصلوٰۃ کے یہ خطبہ پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ

[1] یعنی حمد وصلوٰۃ کے بعد بہتر بات خدا کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بُری چیز ایجاد کی ہوئی باتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے میں ہر ایمان والے سے اس کی جان سے زیادہ نزدیک ہوں جس نے مال چھوڑا سو وہ اس کے اہل کا ہے اور جس نے اپنے اوپر قرض چھوڑا یا اولاد چھوڑی اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے ۱۲

[2] یعنی اے ایمان والو توبہ کرو اس سے پہلے کہ مرو اور نیک اعمال کی طرف بڑھو اور اپنے اور اپنے رب کے درمیان وصل کرو اس طور سے کہ اس کا بکثرت ذکر کرو۔ چھپوا اور علانیہ صدقہ زیادہ دو تم کو اجر ملے گا اور تمہاری تعریف ہوگی اور تم کو روزی دی جائے گی اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے میرے اس مقام میں اور اس مہینہ میں اور اس سال میں قیامت تک کے لئے ۱۲

[1] مطلب آپ کا یہ تھا کہ قیامت بہت قریب ہے میرے بعد جلد آوے گی ۱۲ محشی۔

نَذِیْرًا ۱؎ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاھْتَدٰی وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت سورۂ قٓ خطبے میں اکثر پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ میں نے سورۂ قٓ حضرتؐ ہی سے سن سن کر یاد کی ہے جب آپؐ منبر پر اس کو پڑھا کرتے تھے اور کبھی سورۂ والعصر اور کبھی لَا یَسْتَوِیْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ط وَنَادَوْا یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ ط۔

نماز کے مسائل

مسئلہ ۱۔ بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز بھی پڑھائے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۲۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے۔ خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جاوے تو اس کے بعد خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے ہاں کوئی دینی کام ہو مثلاً کسی کو شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا بعد خطبے کے معلوم ہو کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادے کی ضرورت۔

مسئلہ ۳۔ نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْفَرْضِ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھوں۔

مسئلہ ۴۔ بہتر یہ ہے کہ جمعے کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی متعدد مسجدوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی مسبوق قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدۂ سہو کے بعد آکر ملے تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی اور اس کو جمعے کی نماز تمام کرنا چاہیئے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

۱؎ لا ینبغی ان یصلی غیر خطیب لانہا کشئ واحد ۱۲ اور مختار مع الحاشیۃ للشامی ص ۱۷۱

۲؎ فاذا اتم اقیمت ویکرہ الفصل بامر الدنیا ذکر العینی قال المحشی حتی لو طال الفصل استانف الخطبۃ کما مر ۱۲ حوالہ بالا

۳؎ ویرجع الی منزلہ او جامع او تغدی ثم اغتسل وصلی بالناس لا یجوز الا ان یعید الخطبۃ ۱۲ قاضی خان ص ۸۷ ج ۱

۴؎ وہی فرض مستقل اکدمن الظہر ولیست بدلا عنہ ۱۲ درمختار مع الشامی ص ۴۷۰

۵؎ ویجوز الجمعۃ فی موضعین فی مصر واحد فی قول ابی حنیفۃ وابی یوسف رح ۱۲ قاضیخاں ص ۹۰

۵؎ ومن ادرکہا فی التشہد او سجود سہو تمہا جمعۃ ۱۲ تنویر تن درمختار ص ۶۷۔

مسئلہ ۶۔ بعضے لوگ جمعے کے بعد[1] ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بہت بگڑ گیا ہے ان کو مطلقاً منع کرنا چاہئے البتہ اگر کوئی ذی علم موقع شبہ میں پڑھنا چاہے تو اپنے پڑھنے کی کسی کو اطلاع نہ کرے۔

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ ۱۔ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں ان دونوں دنوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے جمعے کی نماز کی صحت[2] و وجوب کے لئے جو شرائط اوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں سوا خطبے کے کہ جمعے کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت[4] ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے۔ مگر عیدین کے خطبے کا سننا بھی مثل جمعے کے خطبے کے واجب[5] ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے عید الفطر کے دن[6] تیرہ چیزیں مسنون ہیں۔ شرع کے موافق اپنی آرائش[1] کرنا یعنی غسل[2] کرنا۔ مسواک[3] کرنا۔ عمدہ[4] سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو[5] لگانا۔ صبح[6] کو بہت سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ[7] میں بہت سویرے جانا۔ قبل[8] عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا۔ قبل[9] عیدگاہ جانے کے صدقہ فطر دے دینا۔ عید[10] کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔ جس[11] راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا پیادہ[12] پا جانا اور راستے[13] میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۔ عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْوَاجِبِ صَلٰوۃَ عِیْدِ الْفِطْرِ مَعَ سِتِّ تَکْبِیْرَاتٍ وَّاجِبَۃٍ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں یہ نیت کر کے

[1] ولفعل الاربع مفسدۃ اعتقاد والجہلۃ عدم فرض الجمعۃ او تعدد المفروض فی وقتہا ولا یفتی بالاربع الا للخواص ویکون فعلہم ایاہا فی منازلہم ۱۲ مراقی ص ۲۶۳

[2] وتجب صلوۃ العید علی کل من تجب علیہ صلوۃ الجمعۃ ۱۲ ہدایہ ص ۱۵۳

[3] فتجب علی من تجب علیہ الجمعۃ بشرائطہا فلا بد من شرائط الوجوب جمیعہا وشرائط الصحۃ ۱۲ ص ۳۰۷ مراقی۔

[4] سوی الخطبۃ لانہا لما اخرت عن الصلوۃ لم تکن شرطا لہا بل سنۃ ۱۲ حوالہ بالا

[5] ویجب الاستماع لسائر خطب کخطبۃ النکاح وخطبۃ عید الخ ۱۲ درمختار ص ۷۶۹

[6] وندب فی الفطر ثلاثۃ عشر شیئا ان یاکل وان یکون الماکول تمرا وترا ویغتسل ویستاک ویتطیب ویلبس احسن ثیابہ ویظہر الفرح والبشاشۃ وکثرۃ الصدقۃ حسب طاقتہ والتکبیر وہو سرعۃ الانتباہ والابتکار وصلوۃ الصبح فی مسجد حیہ ثم یتوجہ الی المصلی ماشیا کمبرا سرا ویقطعہ اذا انتہی الی المصلی فی روایۃ ویرجع من طریق آخر ۱۲ نور الایضاح مع الشرح ص ۳۰۹

[7] ویصلی الامام بالناس رکعتین یکبر فی الاولی للافتتاح وثلثا بعدہا ثم یقرء الفاتحۃ وسورۃ ویکبر تکبیرۃ یرکع بہا ثم یبتدی فی الرکعۃ الثانیۃ بالقرءۃ ثم یکبر ثلثا بعدہا ویکبر رابعۃ یرکع بہا ویرفع یدیہ فی تکبیرات العیدین ویخطب بعد الصلوۃ خطبتین یعلم الناس فیہا صدقۃ الفطر واحکامہا ۱۲ ہدایہ ص ۱۵۴

ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھکر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ[عہ] سبحان اللہ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھکر حسب دستور رکوع سجدے کرکے کھڑا ہو اور اس دوسری رکعت میں پہلے سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے

مسئلہ[۳]۔ بعد نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعے کے خطبے میں۔

مسئلہ[۴]۔ بعد نماز عیدین کے دعا مانگنا گو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا۔

مسئلہ[۵]۔ عیدین کے خطبے[۱] میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے پہلے خطبے میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے دوسرے میں سات مرتبہ۔

مسئلہ[۶]۔ عید الضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اُس میں[۱] بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں فرق اس قدر ہے کہ عید الضحیٰ کی نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الضحیٰ کا لفظ داخل کرے۔ عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں اور عید الفطر میں راستہ میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے اور عید الفطر کی نماز[عہ] دیر کرکے پڑھنا مسنون ہے اور عید الضحیٰ کی سویرے اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر اور اذان واقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں۔

مسئلہ[۷]۔ جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اس دن اور کوئی[عہ] نماز پڑھنا مکروہ ہے

عہ ویستحب تعجیل الامام الصلوٰۃ فی الاول وقتہا فی الاضحی وتاخیرہا قلیلا عن اول وقتہا فی الفطر ۱۲ عہ اس مسئلہ میں نماز سے مراد نفل نماز ہے ۱۲ محشی۔

---

[۱] ویستحب ان یستفتح الاولی بسبع تکبیرات تتری والثانیۃ بسبع ۱۲ تنویر تنن در مختار ص ۷۸۳

[۲] واحکام عید الاضحیٰ کالفطر لکنہ فی الاضحی یؤخر الاکل عن الصلوٰۃ ویکبر فی الطریق جہرا ویعلم الاضحیۃ وتکبیر التشریق فی الخطبۃ وتؤخر بعذر الی ثلاثۃ ایام ۱۲ نور الایضاح مع الشرح ص ۳۱۲

[۳] ولا یتنفل فی المصلی قبل صلوٰۃ العید ثم قیل الکراہۃ فی المصلی خاصۃ وقیل فیہ وفی غیرہ عامۃ ۱۲ ہدایہ ملخصا ص ۱۵۲

نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی۔ ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۸۔ عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید[1] نہ پڑھیں اُن کو قبل نماز عید کے کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۔ عید الفطر کے خطبے میں صدقہ فطر کے احکام اور عید الضحیٰ[2] کے خطبے میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہئے۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی لیکن اگر منفرد اور عورت[3] اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین رح کے نزدیک ان سب پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ یہ تکبیر عرفے یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرہویں[4] تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیے سب تیئس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اس تکبیر کا بلند آواز سے وکہنا واجب[5] ہے ہاں عورتیں آہستہ آواز سے کہیں

مسئلہ ۱۲۔ نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیے

مسئلہ ۱۳۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول[6] جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہدیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں۔

مسئلہ ۱۴۔ عید الضحیٰ[7] کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ عیدین[8] کی نماز بالاتفاق متعدد مساجد میں جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر کسی کو عید[9] کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اس لئے کہ جماعت اس میں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا ہو اور کسی وجہ سے اس کی نماز فاسد فاسد ہو گئی ہو وہ بھی اس کی قضا

غہ یجب فور کل فرض علی من صلاہ ولو منفردا او مسافرا او فردیا الی عصر الخامس ۱ لخ مراقی صفحہ ۳۱۴

---

[1] وسواء من تجب علیہ صلوۃ العید وغیرہ حتی یکرہ للنساء ان یصلین الضحی یوم العید قبل صلوۃ الامام ۱۲ طحطاوی صفحہ ۳۰۹

[2] مضی دلیلہ ۱۲

[3] ویبدء بتکبیرات التشریق بعد صلوۃ الفجر من یوم عرفۃ و یختم عقیب صلوۃ العصر من یوم النحر والتکبیر ان یقول مرۃ واحدۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ۱۲ ہدایہ صفحہ ۵۵ وہو عقیب الصلوۃ المفروضات علی المقیمین فی الامصار فی الجماعات المستحبۃ عند ابی حنیفۃ ولیس علی جماعات النساء اذا لم یکن معہن رجل ولا علی جماعۃ المسافرین اذا لم یکن معہن مقیم ۱۲ ہدایہ صفحہ ۱۵۵۔

[4] مضی دلیلہ ۱۲

[5] والتشریق ہو الجہر بالتکبیر کذا نقل عن الخلیل ابن احمد ولان الجہر بالتکبیر خلاف السنۃ والشرع ورد بہ عند استجماع ہذہ الشرائط ۱۲ ہدایہ صفحہ ۱۵۵

[6] دل ان الامام وان ترک التکبیر لا یترکہ المقتدی ۱۲ حوالہ بالا

[7] ولا باس بالتکبیر عقیب صلوۃ العیدین ۱۲ مراقی صفحہ ۳۱۵

[8] علی ان صلوۃ العیدین فی موضعین جائزۃ بالاتفاق وان لم یستخلف فلہ ذلک اھ ۱۲ شامی صفحہ ۷۷ ج ۱

[9] ویصلیہا وحدہ ان فاتت مع الامام ولو بالافساد اتفاقا ۱۲ درمختار صفحہ ۷۸۳

نہیں پڑھ سکتا نہ اس پر اُس کی قضا واجب ہے ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اُس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷ - اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر[۱] کی نماز دوسرے دن اور عید الضحےٰ کی بارھویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۸ - عید الضحےٰ کی نماز میں بے عذر بھی بارھویں تاریخ تک تاخیر کرنے[۲] سے نماز ہو جاویگی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر کے تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہی نہیں ہوگی عذر کی مثال (۱) کسی وجہ[۳] سے امام نماز پڑھانے نہ آیا ہو (۲) پانی برس رہا ہو (۳) چاند کی تاریخ محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہو جائے (۴) ابر کے دن نماز پڑھی گئی ہو اور بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہو کہ بے وقت نماز پڑھی گئی۔

مسئلہ ۱۹ - اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع[۴] میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع ملجائیگا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اُس کے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح تکبیریں کہہ لے مگر حالت رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر قبل اس کے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اُٹھا لے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اِس سے معاف ہیں۔

مسئلہ ۲۰ اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اسکو ادا کرنے[۵] لگے تو پہلے قرأت کر لے اس کے بعد تکبیر کہے اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہیے لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں میں تکبیریں پے در پے ہو جاتی ہیں اور یہ کسی صحابی کا مذہب نہیں ہے۔ اس لئے اس کے خلاف حکم دیا گیا اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اُس کو خیال آئے تو اُس کو چاہیئے کہ حالتِ رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے

---

[۱] فان غم الهلال عن الناس شهدا عند الامام برؤية الهلال بعد الزوال صلى العيد من الغد فان حدث عذر منع الناس من الصلوة فى اليوم الثانى لم يصلها بعده فان حدث عذر منع الناس من الصلوة يوم الاضحى صلاها من الغد وبعد الغد لا يصليها بعد ذلك ۱۲ قدوری صـ ۳۱ [۲] فلا تؤخر من غير عذر ۱۲ شامی صـ ۷۸۳ فالعذر هنا لنفى الكراهة وفى الفطر للصحة ۱۲ درمختار صـ ۷۸۲

[۳] ولو ادرك الامام فى القيام بعد ما كبر فى الحال برأى نفسه لانه مسبوق ولو سبق بركعة يقرء ثم يكبر فلو لم يكبر حتى ركع الامام قبل ان يكبر لا يكبر فى القيام لكن يركع ويكبر فى الركوع ويرفع يديه فى الزوائد الا اذا كبر ماكعا ۱۲ درمختار صـ ۷۸۲

[۴] مضى دليله فيما ذكرناه من درالمختار ۱۲

[۵] مراد وہ امام ہے جس کے بدون نماز پڑھنے میں فتنہ کا اندیشہ ہو خواہ صاحب حکومت ہو یا نہ ہو اور اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو پھر مسلمان کسی کو امام بنا کر نماز پڑھ لیں امام راتب کے نہ آنیکی وجہ سے دیر نہ کریں ۱۲ ظفر

تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہو گی۔ لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت ازدہام کے سجدۂ سہو نہ کرے۔

کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۱۔ جیسا[1] کعبہ شریف کے باہر اُس کے رُخ پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبۂ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے استقبال قبلہ ہو جائیگا خواہ جس طرف پڑھے اس وجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جس طرف مُنہ کیا جائے کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی۔

مسئلہ ۲۔ کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اگر نماز پڑھی[2] جائے تو وہ بھی صحیح ہے اس لئے کہ جس مقام پر کعبہ ہے وہ زمین اور اُس کے محاذی جو حصہ ہوا کا آسمان تک ہے سب قبلہ ہے قبلہ کچھ کعبہ کی دیواروں میں منحصر نہیں ہے اسی لئے اگر کوئی شخص کسی بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جہاں کعبہ کی دیواروں سے بالکل محاذات نہ ہو تو اسکی نماز بالاتفاق درست ہے۔ لیکن چونکہ اسمیں کعبے کی بے تعظیمی ہے اور کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے اسلئے مکروہ تحریمی ہو گی۔

مسئلہ ۳۔ کعبے کے اندر تنہا نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور جماعت[3] سے بھی اور وہاں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کا مُنہ ایک ہی طرف ہو اس لئے کہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نہ کھڑے ہوں اگر مقتدی کا مُنہ امام کے مُنہ کے سامنے ہو تو تب بھی درست ہے اس لئے کہ اس صورت میں وہ مقتدی امام سے آگے نہ کہا جائیگا آگے جب ہوتا جب دونوں کا مُنہ ایک ہی طرف ہوتا اور پھر مقتدی آگے بڑھا ہوا ہوتا مگر ہاں اس صورت میں نماز مکروہ ہو گی اس لئے کہ کسی آدمی کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی چیز بیچ میں حائل کر لی جائے تو یہ کراہت نہ رہے گی۔

مسئلہ ۴۔ اگر امام کعبہ[4] کے اندر اور مقتدی کعبے سے باہر حلقہ باندھے ہوئے

[1] الصلوٰۃ فی الکعبۃ جائزۃ فرضہا ونفلہا ۱۲ قدوری۔ ص ۳۶ [2] وکذا صح فرض ونفل فوقہا وان لم یتخذ سترۃ لما ذکرنا من ان القبلۃ اسم لوقعۃ الکعبۃ المحدودۃ وہواءھا الی عنان السماء لکنہ مکروہ لہ الصلوٰۃ فوقہا لاساءۃ الادب باستعلائہ علیہا وترک تعظیمہا ۱۲ مراقی ص ۲۴۲ عاجز محمد حیات غفرلہ ولاسلافہ [3] وسن جعل ظہرہ الی غیر وجہ امامہ فیہا او فوقہا بان کان وجہہ الی ظہر امامہ او الی جنب امامہ او ظہرہ الی جنب امامہ او ظہرہ الی ظہر امامہ او جنبہ الی وجہ امامہ او جنبہ الی جنب امامہ متوجہا الی غیر جہتہ او وجہہ الی وجہ امامہ صح اقتداءہ فی ہذہ السبع وان جعل ظہرہ الی وجہ امامہ لا یصلح اقتداء الا انہ یکرہ اذا قابل وجہہ وجہ امامہ ولیس بینہما حائل لما تقدم ۱۲ مراقی مع تغیر ترتیب۔ [4] وصح الاقتداء لمن کان خارجہا بامام فیہا سواء کان معہ جماعۃ فیہا اولا قال المحشی وہل یکرہ ذلک الظاہر نعم ۱۲ حوالہ بالا مع الشرح

کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جائے گی۔ لیکن اگر صرف امام کعبے کے اندر ہوگا اور کوئی مقتدی اُس کے ساتھ نہ ہوگا تو نماز مکروہ ہوگی۔ اس لئے کہ اس صورت میں بوجہ اس کے کہ کعبے کے اندر کی زمین اُونچی ہے۔ امام کا مقام بقدر ایک قد کے مقتدیوں سے اُونچا ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی نماز درست ہے بشرطیکہ مقتدی امام سے آگے نہ ہوں۔

مسئلہ۔ اور اگر سب باہر ہوں[1] اور ایک طرف امام ہو اور چاروں طرف مقتدی حلقہ باندھے ہوئے ہوں جیسا کہ عام عادت وہاں اسی طرح نماز پڑھنے کی ہے تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس طرف امام کھڑا ہے اُس طرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانہ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہ ہو کیونکہ اس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائے گا جو کہ مانع اقتدا ہے۔ البتہ اگر دوسری طرف کے مقتدی خانہ کعبہ سے بہ نسبت امام کے نزدیک بھی ہوں تو کچھ مضر نہیں اور یہ اُس کی صورت ہے۔

ب	ز
	ہ
ز	و

آ ب تو کعبہ ہے اور ہ امام ہے جو کعبے سے دو گز[2] کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور و اور ز مقتدی ہیں جو کعبے سے ایک گز کے[ج] فاصلے پر کھڑے ہیں مگر و تو ہ کی طرف کھڑا ہے اور ز دوسری طرف کھڑا ہے و کی نماز نہ ہوگی ز کی ہو جاویگی۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ[1]۔ اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سُنے اُسکے بعد اُسکی اقتدا کرے تو اُسکو امام کیساتھ سجدہ کرنا چاہیئے اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو اسمیں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جس رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت امام نے کی ہو وہی رکعت اگر اُس کو ملجائے تو اسکو سجدے کی ضرورت نہیں اس رکعت کے ملجانے سے سمجھا جائے گا کہ وہ سجدہ بھی مل گیا۔

[1] وان تخلفوا حولہا والامام خارجہا صح اقتدار جمیعہم الا من کان اقرب الیہا من امامہ ہو فی جہۃ امامہ لتقدمہ علی امامہ ولا من کان اقرب الیہا من امامہ وہو فی جہۃ امامہ لتقدمہ علی امامہ وامامن کان اقرب الیہا من امامہ ولیس فی جہۃ فاقتداؤہ صحیح لان التقدم والتاخر لا یظہر الا عند اتحاد الجانب ۱۲ منہ ص ۲۴۳

[2] ولو سمع الآیۃ من امام فلم یاتم بہ او ائتم فی رکعۃ اخری سجد خارج الصلوۃ فی الاظہر وان ائتم السامع قبل سجود امامہ لما سجد معہ فان اقتدی بہ بعد سجودہا فی رکعتہا صار مدرکا لہا حکما فلا یسجدہا اصلا ۱۲ نور الایضاح ص ۲۸۵ مع الحاشیہ

دوسرے یہ کہ وہ رکعت نہ ملے تو پھر اس کو بعد نماز تمام کرنے کے خارج نماز میں سجدہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ مقتدی سے اگر آیت سجدہ سُنی جائے تو سجدہ واجب نہ ہوگا نہ اُسپر نہ اُسکے امام پر نہ اُن لوگوں پر جو اس نماز میں شریک ہیں ہاں جو لوگ اِس نماز میں شریک نہیں خواہ وہ لوگ نماز ہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نماز پڑھ رہے ہوں تو اُن پر سجدہ واجب ہوگا

مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا لیکن سجدہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ عورت کی محاذات مفسد سجدۂ تلاوت نہیں۔

مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت اگر نماز میں واجب ہوا ہو تو اُس کا ادا کرنا فوراً واجب ہے تاخیر کی اجازت نہیں۔

مسئلہ۔ خارج نماز کا سجدہ نماز میں اور نماز کا خارج میں بلکہ دوسری نماز میں بھی نہیں ادا کیا جا سکتا۔ پس اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو اُس کا گناہ اُس کے ذمے ہوگا اور اُس کے سوا کوئی تدبیر نہیں کہ توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دے۔

مسئلہ۔ اگر دو شخص علیحدہ علیحدہ گھوڑوں پر نماز پڑھتے ہوئے جا رہے ہوں اور ہر شخص ایک ہی آیت سجدے کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو نماز ہی میں سُنے تو ہر شخص پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا جو نماز ہی میں ادا کرنا واجب ہے اور اگر ایک ہی آیت کو نماز میں پڑھا اور اُسی کو نماز سے باہر سُنا تو دو سجدے واجب ہوں گے ایک تلاوت کے سبب سے دوسرا سُننے کے سبب سے مگر تلاوت کے سبب سے جو ہوگا وہ نماز کا سمجھا جائے گا اور نماز ہی میں ادا کیا جائے گا اور سُننے کے سبب سے جو ہوگا وہ خارج نماز کے ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے اور اس رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کر لی جائے تو سجدہ ادا ہو جائے گا اگر اسی طرح آیت سجدہ تلاوت

---

۱ المؤتم اذا قرء آیۃ السجدۃ فسمعھا الامام والقوم لا تجب السجدۃ لا فی الصلوۃ ولا اذا فرغوا عنھا ۱۲ قاضی خان ص۷۸ ج۱

۲ وان ضحک فیھا لا یبطل طھارتہ ۱۲ حوالہ بالا

۳ ولا تبطلھا محاذاۃ المرأۃ وان نوی ان یوھا ۱۲ حوالہ بالا

۴ وھی علی التراخی ان لم تکن صلوتہ فعلی الفور قال المشی ہو جواب شرط مقدر تقدیرہ فان کانت صلوتہ فعلی الفور ۱۲ شامی ص۷۲۲ ج۱

۵ ولو تلاھا فی الصلوۃ سجدھا فیھا لا خارجھا لما مر وفی البدائع واذا لم یسجدا ثم فتلزمہ التوبۃ ۱۲ در مختار مع الحاشیہ ص۷۲۲ ج۱

۶ اذا قرء المصلی علی الدابۃ عشر مرات ورجل آخر علی الدابۃ قرء کذلک وسمع کل واحد منھا سجدۃ التلاوۃ وعشر سجدات لتلاوۃ صاحبہ وھذا علی روایۃ النوادر امافی ظاھر الروایۃ کیفیہ سجدۃ واحدۃ لتلاوۃ ۱۲ قاضی خان ص۷۸ ج۱

۷ رجل قرء آیۃ السجدۃ فی الصلوۃ فان کانت السجدۃ فی آخر السورۃ او قریبا من اخرھا بعدھا آیۃ او آیتان الی آخر السورۃ فھو بالخیار ان شاء رکع بھا نوی للتلاوۃ ان شاء سجد ثم یعود الی القیام فیختم السورۃ وان وصل بھا سورۃ اخری کان افضل وان لم یسجد للتلاوۃ علی الفور حتی ختم السورۃ ثم رکع وسجد للصلوۃ یسقط عنہ سجدۃ التلاوۃ ولو رکع للصلوۃ علی الفور وسجد یسقط عنہ سجدۃ التلاوۃ نوی فی السجدۃ السجدۃ للتلاوۃ او لم ینو ھکذا اذا قرء بعض آیتین اجمعوا علی ان سجدۃ التلاوۃ تتادی بسجدۃ الصلوۃ وان لم للتلاوۃ ۱۲ قاضی خان ص۷۸ ج۱

کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع و قومہ کے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائے گا اور اُسمیں نیت کی بھی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۹ جمعے اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت[1] سجدہ نہ پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے۔

میّت کے غسل کے مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی[2] شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اُس کا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہ ہوگا اس لئے کہ میّت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی اُن کا فعل نہیں ہوا ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دیجائے تو غسل ہو جائے گا اِسی طرح اگر میّت کے اُوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہونچ جائے تب بھی اِس کا غسل دینا فرض رہے گا۔

مسئلہ ۲۔ اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اُس کو غسل[3] نہ دیا جائیگا بلکہ یونہی دفن کر دیا جائے گا اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اس کا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے گا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی میّت کہیں دیکھی[4] جائے اور کسی قرینے سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر دار الاسلام[1] میں یہ واقعہ ہوا تو اُس کو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔

مسئلہ ۴۔ اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں ملجائیں اور کوئی تمیز نہ باقی رہے اِن سب کو غسل دیا جائیگا اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لیجائیں اور صرف

[1] ویکرہ للامام ان یقرءھا فی مخافتہ ونحو جمعۃ وعید ۱۲ درمختار ص ۷۳۱ مع الشامی

[2] والغریق یغسل ثلثا فی قول ابی یوسف وعن محمد فی روایۃ ان نوی الغسل عند الاخراج من الماء یغسل مرتین وان لم ینو یغسل ثلاثا وعند فی روایۃ یغسل مرۃ واحدۃ ۱۲ قاضی خان

[3] وافطر وجد اکثر البدن او نصفہ مع الراس غسل و صلے علیہ الا لا ۱۲ مراقی ص ۳۳۴

[4] ولو لم یدر اسلم ام کافر ولا علامۃ فان فی دارنا غسل وصلے علیہ والا لا اختلط موتانا بکفار ولا علامۃ اعتبر الاکثر فان استووا غسلوا قال المحشی وکیفیۃ العلم بالاکثر ان یحصے عدد المسلمین ویعلم ما ذہب منہم ویعد الموتے فیظہر الحال ۱۲ شامی ص ۸۰۵

[1] لیکون حجۃ علیہ لا تطہیر الہ حتی لو وقع فی ہار انجہ ۱۲ مراقی ص ۳۹

اُنہیں کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے۔

مسئلہ۔ اگر کسی مسلمان[1] کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مرجائے تو اُس کی نعش اُسکے ہم مذہب کو دیدی جائے اگر اُس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نکرے تو بدرجۂ مجبوری وہ مسلمان اُس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اُسکو وضو نہ کرائے اور سر اُس کا نہ صاف کرایا جائے کافور وغیرہ اُس کے بدن میں نہ ملا جائے۔ بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اُسی طرح اُس کو دھوئیں اور کافر دھونے سے پاک نہ ہوگا حتی کہ اگر کوئی شخص اُس کو لیئے ہوئے نماز پڑھے تو اسکی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ باغی لوگ یا کہ ڈاکہ زن اگر مارے جائیں تو اُن کے مردوں[2] کو غسل نہ دیا جائے بشرطیکہ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہوں۔

مسئلہ۔ مرتد اگر مرجائے تو اُس کو بھی غسل[3] نہ دیا جائے اور اگر اُس کے اہلِ مذہب اُسکی نعش مانگیں تو اُن کو بھی نہ دی جائے۔

مسئلہ۔ اگر پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میّت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی[4] ملجائے تو اُس کو غسل دیدینا چاہیئے۔

میّت کے کفن کے بعض مسائل

مسئلہ۔ اگر انسان[5] کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جائے تو اُس کو بھی کسی نہ کسی کپڑے[6] میں لپیٹ دینا کافی ہے ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ حصہ جسم کا ہو گو سر بھی نہ ہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہیئے۔

مسئلہ۔ کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اور کسی وجہ سے اُس کی نعش[7] باہر نکل آئے اور کفن نہ ہو تو اُس کو بھی کفن مسنون دینا چاہیئے بشرطیکہ وہ نعش پھٹی نہ ہو اور اگر پھٹ گئی ہو تو صرف کسی کپڑے[8] میں لپیٹ دینا کافی ہے۔

---

[1] وان کان الکافر قریب مسلم حاضر ولا ولی لہ کافر غسلہ المسلم کغسل خرقۃ نجسۃ وکفنہ فی خرقۃ والقاہ فی حفرۃ او دفعہ الی اہل ملتہ قال المحشی قولہ قریب مسلم اطلقہ فشمل ما اذا کان لہ قریب غیر کافر اولا غیرانہ ان کان فالاولی للمسلم بخبثہ کما فی السراج ۱۲ مراقی مع الطحطاوی صفحہ ۲۵

[2] ولا یصلی علی باغ اتفاقا وان کان مسلما ولا علی قاطع طریق اذا قتل کل واحد منہم حالۃ المحاربۃ ولا یغسل ۱۲ حوالہ بالا [3] اما المرتد فیلقی فی حفرۃ ولا یغسل ولا یکفن ولا یدفع الی من انتقل الی دینہم ۱۲ شامی صفحہ ۸۳۱

رجل مات ولم یجدوا ما یغسلونہ وصلوا علیہ ثم وجدوا ما یغسل ویصلی علیہ ثانیا فی قول ابی یوسف ۱۲ قاضی خان صفحہ ۹۰ ج ۱

[5] ان وجد نصف من غیر الراس او وجد نصف مشقوقا طولا یلف فی خرقۃ ولو وجد اکثر البدن او نصفہ مع الراس یکفن بقدر الحاجۃ ۱۲ ملخصا عالمگیری صفحہ ۱۵۹

[6] اذا نبش المیت وہو طری کفن ثانیا من جمیع المال ۱۲ قاضی خان صفحہ ۹۱ ج ۱

[7] یعنی مسنون کفن کی حاجت نہیں صرف لپیٹ کر دفن کردے ۱۲ محشی

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازہ درحقیقت اس میت[1] کے لئے دعا ہے ارحم الراحمین سے۔

مسئلہ[1]۔ نماز جنازے کے واجب[2] ہونیکی وہی سب شرطیں ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ ہاں اسمیں ایک شرط اور زیادہ ہے وہ یہ کہ اس شخص کی موت کا علم بھی ہو پس جسکو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے نماز جنازہ اس پر ضروری نہیں۔

مسئلہ[2]۔ نماز جنازے[3] کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں ایک قسم کی وہ شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کیلئے اوپر بیان ہو چکیں یعنی طہارت۔ ستر عورت استقبال قبلہ۔ نیت۔ ہاں وقت اسکے لئے شرط نہیں۔ اور اس کے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے۔ مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائیگی تو تیمم کرلے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ[3] آجکل بعضے[4] آدمی جنازے کی نماز جوتہ پہنے ہوئے پڑھتے ہیں ان کیلئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے اکثر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔ دوسری قسم کی وہ شرطیں[5] ہیں جن کو میت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں **شرط** (۱) میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں۔ مسلمان اگرچہ فاسق[6] یا بدعتی ہو اسکی نماز صحیح ہے سوا ان لوگوں کے جو بادشاہ برحق سے بغاوت کریں یا ڈاکہ زنی کرتے ہوں بشرطیکہ یہ لوگ بادشاہ وقت سے لڑائی کی حالت میں مقتول ہوں اور اگر بعد لڑائی کے یا اپنی موت سے مرجائیں تو پھر انکی نماز پڑھی جائیگی۔ اسی طرح جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اس کی سزا میں مارا جاوے تو اسکی نماز بھی نہ پڑھی جائیگی اور ان لوگوں کی نماز زاجراً نہیں پڑھی جاتی اور جس شخص نے اپنی جان خودکشی کرکے دی ہو اسپر نماز پڑھنا صحیح یہ ہے کہ درست ہے۔

[1] لانہ لیس بصلوۃ لعدم الارکان بل ہو دعاء ر۱۲ شرح وقایہ ص۶۱ ۵۲ اما شروط وجوبہا وہی شروط طہارۃ الصلوات من القدرۃ والعقل والبلوغ والاسلام مع زیادۃ العلم بموتہ تامل ر۱۲ شامی ص۸۱۱

[3] ۵ وامام الشروط التی ترجع الی المصلی فہی شروط طہارۃ الصلوات من الطہارۃ الحقیقیۃ بزاد ثوبا ومکانا والحکمیۃ وستر العورۃ والاستقبال والنیۃ سوی الوقت ر۱۲ حوالہ بالا

[4] ۵ لوقام علی النجاسۃ وفی رجلیہ نعلان لم یجز ولو افترش نعلیہ وقام علیہما جاز ت ر۱۲ بحر الرائق ص۱۷۹

[5] وشرائط اسلام المیت وطہارتہ وتقدمہ وحضورہ او حضور اکثر بدنہ او نصفہ مع راسہ وکون المصلی علیہا غیر راکب بلا عذر وکون المیت علی الارض ر۱۲ مراقی ص۳۴۰

[6] ۵ اہل البغی اذا قتلوا فی الحرب لا یصلی علیہم وان قتلوا ابتداء وضع الحرب اوزارہا یصلی علیہم وکذلک قطاع الطریق اذا قتلوا فی الحرب لا یصلی علیہم وان اخذہم الامام عن ابی حنیفۃ فیہ روایتان ر۱۲ قاضی خان ص۹۳ وقاتل نفسہ عمدا یغسل ویصلی علیہ لا علی قاتل احد ابویہ عمدا ر۱۲ مراقی ص۳۵۱

مسئلہ ۴ جس لڑکے کے باپ یا ماں[1] مسلمان ہوں وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا اور اُس کی نماز پڑھی جائے گی۔

مسئلہ ۵ میّت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا ہو اور اگر مرا ہوا لڑکا پیدا ہو تو اُس کی نماز درست نہیں۔ **شرط** (۲) میّت کا بدن اور کفن نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے طاہر ہو، ہاں اگر نجاست حقیقیہ اُسکے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اُس کے سبب سے اُسکا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔

مسئلہ ۶ اگر کوئی میّت[2] نجاست حکمیہ سے طاہر نہ ہو یعنی اُس کو غسل نہ دیا گیا یا در صورت ناممکن ہونے غسل کے تیمم نہ کرایا گیا ہو اُس کی نماز درست نہیں ہاں اگر اُس کا طاہر ہونا ناممکن ہو مثلاً بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کر چکے ہوں اور قبر پر مٹّی بھی پڑ چکی ہو تو پھر اُس کی نماز اُس کی قبر پر اُسی حالت میں پڑھنا جائز ہے اگر کسی میّت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کر دیا گیا ہو اور بعد دفن کے خیال آئے کہ اُسکو غسل نہ دیا گیا تھا تو اُسکی نماز دوبارہ اُسکی قبر پر پڑھی جائے اِس لئے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی ہاں اب چونکہ غسل ممکن نہیں ہے لہذا نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۷ اگر کوئی مسلمان[3] بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اُسکی نماز اُس کی قبر پر پڑھی جائیگی جب تک کہ اُسکی نعش کے پھٹ جانیکا اندیشہ نہ ہو جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہو گی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے اور نعش پھٹنے کی مدّت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے اس کی تعیین نہیں[4] ہو سکتی یہی اصح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک ماہ مدّت بیان کی ہے۔

مسئلہ ۸ میّت[5] جس جگہ رکھی ہو اُس جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں اگر میّت پاک پلنگ یا تخت پر ہو اور اگر پلنگ یا تخت بھی ناپاک ہو یا میت بدون پلنگ و تخت کے ناپاک زمین پر رکھدی جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک طہارت مکان میّت شرط ہے اسلئے

[1] الا ان یسلم احدہما للحکم باسلامہ بالتبعیۃ لہ ۱۲ حوالہ بالا [2] فلا تصح علی من لم یغسل ولا علی من علیہ نجاسۃ وہذا الشرط عند الامکان فلو دفن بلا غسل ولم یمکن اخراجہ الا بالنبش سقط الغسل للضرورۃ بخلاف ما اذا لم یہل علیہ التراب بعد فانہ یخرج ویغسل ولو صلی علیہ بلا غسل جہلا او نسیانا ثم دفن لا یخرج الا بالنبش اعیدت علی قبرہ استحسانا لفساد الاول یشرط طہارۃ الکفن الا اذا اشتد ذلک لما فی الخزانۃ انہ ان تنجس الکفن بنجاسۃ المیت لا یضر فیخرج بخلاف الکفن المتنجس ابتداء اھ طحطاوی علی المراقی ص ۳۳۹ [3] وان دفن بلا صلوۃ صلی علی قبرہ وان لم یغسل لم ینفخ ۱۲ نور الایضاح مع المراقی ص ۳۴۵ [4] والمعتبر فیہ اکبر الرای علی الصحیح ۱۲ مراقی ص ۳۴۵ [5] قال فی القنیۃ الطہارۃ من النجاسۃ فی الثوب والبدن والمکان وستر العورۃ شرط فی حق الامام یعنی المصلی والمیت جمیعا اھ وفی السید الامکنۃ ای اذا کان نجاسۃ فان کان المیت علی الجنازۃ تجوز الصلوۃ وان کان علی الارض ففی الفوائد یجوز وجزم فی القنیۃ بعدمہ ۱۲ طحطاوی ص ۳۳۹

نماز نہ ہوگی اور بعض کے نزدیک شرط نہیں اس لئے نماز صحیح ہوجاویگی شرط (۳) میّت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اسکی نماز درست نہیں شرط (۴) میّت[1] کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا۔ اگر میّت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو درست نہیں شرط (۵) میّت[2] کا یا جس چیز پر میّت ہو اُس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اُٹھائے ہوں یا کسی گاڑی[3] یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اس کی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی شرط (۶) میّت[4] کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میّت وہاں نہ موجود ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

[1] والثالث تقدمہ ۱۲
[2] ولسادیں کون المیت موضوعا علی الارض ۱۲ نور الایضاح صہ ۲۲۹ مع شرح
[3] فان کان علی دابۃ او ایدی الناس لم تجز الصلوۃ علی المختار الامن عذر ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صہ ۳۴۰
[4] والرابع حضورہ او حضور اکثر بدنہ او نصفہ مع راسہ ۱۲ نور الایضاح مع الشرح صہ ۳۳۹

مسئلہ[5]۔ نماز جنازے میں دو چیزیں[5] فرض ہیں (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے (۲) قیام یعنی کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔ عذر کا بیان اُوپر ہوچکا ہے۔

مسئلہ[10]۔ رکوع۔ سجدہ۔ قعدہ وغیرہ اس نماز میں نہیں۔

مسئلہ[11]۔ نماز جنازے میں تین چیزیں[6] مسنون ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا (۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا (۳) میّت کے لئے دُعا کرنا۔ جماعت اس میں شرط نہیں ہے پس اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہوجائے گا خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔ بالغ ہو یا نابالغ۔

[5] الثانیۃ الصلوۃ علی النبی بعد الثانیۃ ۱۲ والرابع الدعاء للمیت بعد الثالثۃ ۱۲ حوالہ بالا
[6] وستہا رابع قیام الامام بحذاء المیت ان کان انثی والثانیۃ الثنا بعد التکبیرۃ الاولی والثالثۃ بعد الثانیۃ

مسئلہ[12]۔ ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اس لئے کہ یہ دُعا ہے میّت کے لئے اور چند مسلمانوں کا جمع ہوکر بارگاہِ الٰہی میں کسی چیز کے لئے دُعا کرنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے۔

مسئلہ[13]۔ نماز جنازے کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میّت کو آگے رکھکر امام اُسکے سینے کے محاذی کھڑا ہوجائے اور سب لوگ یہ نیت کریں نَوَیْتُ اُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَدُعَاءً لِلْمَیِّتِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے اور میّت کے لئے دُعا ہے یہ نیت کرکے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک

اُٹھا کے ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھیں اس کے بعد پھر ایک بار اللہ اکبر کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اُٹھائیں بعد اسکے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اُٹھائیں اس تکبیر کے بعد میّت کے لئے دُعا کریں اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دُعا پڑھیں[1] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ[2] اور بعض احادیث میں یہ دُعا بھی وارد ہوئی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ اور اگر ان دونوں دُعاؤں کو پڑھ لے تب بھی بہتر ہے بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رد المحتار میں دونوں دُعاؤں کو ایک ہی میں ملا کر لکھا ہے ان دونوں دُعاؤں کے سوا اور دُعائیں بھی احادیث میں آئی ہیں اور انکو ہمارے فقہا نے بھی نقل کیا ہے جس دُعا کو چاہے اختیار کرے اور اگر میّت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا[3] اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دُعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں اجْعَلْهُ کی جگہ اجْعَلْهَا اور شَافِعًا وَمُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً پڑھیں جب یہ دُعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اُٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں۔ اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے۔

مسئلہ نماز جنازہ امام اور مقتدی[3] دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اس قدر

[1] یعنی اے خدا بخشدے ہمارے زندہ اور مردہ حاضر اور غائب چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو اے خدا جسکو تو زندہ رکھے ہم میں سے تو اُسکو زندہ رکھ اسلام پر اور جسکو تو وفات دے ہم میں سے تو اُسکو وفات دے ایمان پر ۱۲ سہ

[2] یعنی اے خدا اس کو بخشدے اور اس پر رحم کر اور اسکو عافیت اور اس سے درگذر کر اسکی مہمانی باعزت کر اور اس کے مقام کو وسیع کر اور پانی اور برف اور اولے سے اُسکو دھو ڈال اور خطاؤں سے اُسکو صاف کر جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور اسکو اس کے گھر سے اچھا گھر اور اسکے اہل سے اچھا اہل اور اسکے شوہر سے اچھا شوہر عنایت فرما اور اسکو جنت میں داخل فرما اور قبر اور دوزخ کے عذاب سے پناہ دے ۱۲

[3] ولا یثنی ان یرفع صوتہ بالتسلیم فیہا کما یرفع فی سائر الصلوات ویجہر بالتکبیر قال المحشی قال محمد ویہنا تاخذ فیسلم عن یمینہ ویسارہ ویسمع من بلیہ ہو قول ابی حنیفۃ ۱۲ طحطاوی فی المراقی ص ۳۴۳

[4] یعنی پاک ہے تو اے خدا اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تو برکت والا ہے۔

فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دُعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۵ جنازے[1] کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کردی جائیں۔ یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی اُن میں سے امام بنادیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دُوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔

مسئلہ ۱۶۔ جنازے کی نماز بھی اُن چیزوں[2] سے فاسد ہوجاتی ہے جن چیزوں سے دُوسری نمازوں میں فساد آتا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازے کی نماز میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات سے بھی اس میں فساد نہیں آتا۔

مسئلہ ۱۷۔ جنازے کی نماز اُس مسجد[3] میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنج وقتی نمازوں یا جمعے یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں ہاں جو خاص جنازے کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو اُسمیں مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۱۸۔ میّت کی نماز میں اس[4] غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہوجاوے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ جنازے[ع] کی نماز بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں جبکہ کوئی عذر نہو۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر ایک[5] ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہوجائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اُس وقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کردی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دُوسرا جنازہ رکھ دیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف اور یہ صورت اِس لئے بہتر ہے کہ اِس میں سب کا سینہ امام کے محاذی ہوجائے گا

[1] ویستحب ان یصفوا ثلثۃ صفوف حتی یکانوا سبعۃ یتقدم احدہم للامامۃ وتقف وراءہ ثلثۃ دوارہم اثنان ثم واحد ۱۲ صغیری ص ۱۹۱

[2] وتفسد صلوۃ الجنازۃ بما تفسد بہ سائر الصلوۃ الا محاذاۃ المرءۃ ۱۲ عالمگیری مصری ص ۱۶۴ ج ۱

[3] وتکرہ الصلوۃ علیہ فی مسجد جماعۃ عندنا ۱۲ حوالہ بالا وتکرہ الصلوۃ علیہ فی المسجد الجماعۃ وہو فیہ او خارجہ وبعض الناس فی المسجد علی المختار ۱۲ نور الایضاح مع الشرح ص ۲۴۸

[4] وکرہ تاخیر صلوتہ ودفنہ لیصلی علیہ جمع عظیم بعد صلوۃ الجمعۃ ۱۲ صغیری مع تغییر ص ۲۶۶

[5] واذا اجتمعت الجنائز فالافراد بالصلوۃ لکل منہا اولی ویقدم الافضل فالافضل وان اجتمعن وصلی مرۃ جعلہا صفا طویلا فما یلی القبلۃ بحیث یکون صدر کل قدم الامام وراعی الترتیب فیجعل الرجال مما یلی الامام ثم الصبیان بعدہم الخ مراقی ص ۳۴۶

[ع] ولم یجز الصلوۃ علیہما راکبا ولا قاعدا بغیر عذر ۱۲ درمختار ص ۱۲۳ ج ۱

جو مسنون ہے۔

مسئلہ ۲۱ - اگر جنازے مختلف[1] اصناف کے ہوں تو اِس ترتیب سے اُنکی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے اُن کے بعد لڑکوں کے بعد بالغ عورتوں کے اُن کے بعد نابالغہ لڑکیوں کے۔

مسئلہ ۲۲ - اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں ایسے وقت[2] پہونچا کہ کچھ تکبیریں اُسکے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو چکی ہیں اُن کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائیگا اور اُسکو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہکر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اُسکے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہو گی پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت پہونچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اِس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائیگا اُسکو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے اور بعد ختم نماز کے اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۲۳ - اگر کوئی شخص تکبیر[3] تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کے لئے مستعد تھا مگر سُستی یا اور کسی وجہ سے شریک نہ ہوا تو اُس کو فوراً تکبیر کہہ کر شریک نماز ہو جانا چاہیئے امام کی دوسری تکبیر کا اُسکو انتظار نہ کرنا چاہیئے اور جس تکبیر کے وقت حاضر تھا اُس تکبیر کا اعادہ اُس کے ذمے نہ ہو گا بشرطیکہ قبل اس کے کہ امام دُوسری تکبیر کہے یہ اس تکبیر کو ادا کرے گو امام کی معیت نہو۔

مسئلہ ۲۴ جنازے کی نماز کا مسبوق[4] جب اپنی گئی ہوئی تکبیرونکو ادا کرے اور خوف ہو کہ اگر دُعا پڑھے گا تو دیر ہو گی اور جنازہ اسکے سامنے سے اُٹھا لیا جاویگا تو دُعا نہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۵ جنازے کی نماز میں اگر کوئی شخص لاحق[5] ہو جائے تو اسکا وہی حکم ہے جو

[1] مضی دلیلہ آنفا ۱۲

[2] ولو کبر الامام تکبیرۃ او تکبیرتین لایکبر الآتی حتی یکبر اخری بعد حضورہ عنہ ابی حنیفۃ ومحمد وقال ابو یوسف یکبر حین یحضر لان الاولے للافتتاح والمسبوق باقی بہ ۱۲ ہدایہ صفحہ ۱۶

[3] ولو کان حاضرا فلم یکبر مع الامام لاینتظر الثانیۃ بالاتفاق لانہ بمنزلۃ المدرک ۱۲ ہدایہ صفحہ ۶۱

[4] ولو افقہ فی دعائہ ثم کان ما فاتہ قبل رفع الجنازۃ من الدعاء ان امن رفع الجنازۃ والا بر قبل وضعہا علی الاکتاف متتابعا اتقاء عن بطاء ابہا بذہابہا ۱۲ مراقی صفحہ ۳۴۶

[5] واما اللاحق فیہا کا للاحق فی سائر الصلوات ۱۲ طحطاوی صفحہ ۳۲۷

اور نمازوں کے لاحق کا ہے۔

مسئلہ ۲۶ ۔ جنازے کی نماز میں امامت[1] کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہِ وقت کو ہے گو تقویٰ اور درع[2] میں اُس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں اگر بادشاہِ وقت وہاں نہ ہو تو اُسکا نائب یعنی جو شخص اُسکی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو درع اور تقویٰ میں اس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر وہ بھی نہ ہو تو اُسکا نائب اِن لوگوں کے ہوتے ہوئے دُوسرے کا امام بنانا بلا اُن کے اذن کے جائز نہیں اُنہیں کا امام بنانا واجب ہے اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہ ہوں تو اُس محلّے کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میّت کے اعزّہ میں کوئی شخص اُس سے افضل نہ ہو ورنہ میّت کے وہ اعزّہ جنکو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جسکو وہ اجازت دیں اگر بے اجازت ولی میّت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتّٰی کہ اگر میّت دفن ہو چکی ہو تو اُس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ تاوقتیکہ نعش کے پھٹ جانے کا خیال نہ ہو۔

مسئلہ ۲۷ ۔ اگر بے اجازت ولی میّت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جسکو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اسی طرح اگر ولی میّت نے بحالت نہ موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھادی ہو تو بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر ولی میّت[2] بحالت موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھ لے تب بھی بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہ ہوگا گو ایسی حالت میں بادشاہِ وقت کے امام نہ بنانے سے ترک واجب کا گناہ اولیائے میّت پر ہوگا۔ حاصل یہ کہ ایک جنازے کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میّت کو جبکہ اُس کی بے اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھادی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔

---

[1] والاولی بالامامۃ فیہا السلطان ثم القاضی ثم امام الجمعۃ ثم امام الحی ثم الولی علی ترتیب الارث ولہ ان یاذن لغیرہ لذا انتہی الحق الیہ ولیس لغیر المذکورا ن یتقدم بلا اذنہ فان تقدم فیہ ان یعید الخ ۲ صغیری صـ ۲۸۵ عاجز محمد حیات غفرلہ

[2] فان صلی غیر الولی او السلطان اعاد الولی یعنی ان شاء لما ذکرنا ان الحق للاولیاء وان صلی الولی لم یجز لاحد ان یصلی بعدہ لان الفرض یتادی بالاول والنفل بہا غیر مشروع الخ ہدایہ صـ ۱۶۰

[2] یہاں تقویٰ اور درع دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی پرہیزگاری ۱۲ محشی

دفن کے مسائل

مسئلہ ۱۔ میّت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اُسکا غسل اور نماز۔

مسئلہ ۲۔ جب میّت کی نماز سے فراغت ہوجائے تو فوراً اُس کو دفن کرنے کے لئے جہاں قبر کھُدی ہو لیجانا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۔ اگر میّت کوئی شیر خوار بچہ یا اُس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اُسکو دست بدست لیجائیں یعنی ایک آدمی اُسکو اپنے دونوں ہاتھوں پر اُٹھالے پھر اُس سے دُوسرا آدمی لے اسی طرح بدلتے ہوئے لیجائیں اور اگر میّت کوئی بڑا آدمی ہو تو اُسکو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھ کر لیجائیں اور اُس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اُٹھائے میّت کی چارپائی ہاتھوں سے اُٹھا کر کندھوں پر رکھنا چاہیئے مثل مال اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے اسی طرح بلا عذر اُسکا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھکر لے جانا بھی مکروہ ہے اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔ مثلاً قبرستان بہت دُور ہو۔

مسئلہ ۴۔ میّت کے اُٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اُسکا اگلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھکر کم سے کم دس قدم چلے بعد اُسکے پچھلا داہنا پایا داہنے شانہ پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے بعد اُس کے بایاں پایا اپنے بائیں شانہ پر رکھ کر پھر پچھلا بایاں پایا بائیں شانہ پر رکھ کر کم سے کم دس دس قدم چلے تاکہ چاروں پایونکو ملا کر چالیس قدم ہوجائیں

مسئلہ ۵۔ جنازے کا تیز قدم لیجانا مسنون ہے مگر نہ اس قدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔

مسئلہ ۶۔ جو لوگ جنازہ کے ہمراہ جائیں اُن کو قبل اس کے کہ جنازہ شانوں سے اُتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۷۔ جو لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوئے ہوں اُن کو جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہوجانا نہ چاہیئے۔

---

۱ والصلوٰۃ علیہ فرض کفایۃ۔ کذا فی ۱۲ درمختار ص ۸۱۱

۲ والافضل ان یعجل بتجہیزہ کلہ من حین یموت ۱۲ شامی ص ۸۳۳

۳ والصبی الرضیع اولی بتعظیم اوفوق ذلک قلیلا یحملہ واحد علی یدیہ ولو راکبا ۱۲ درمختار ص ۸۳۳ ج امع الحاشیۃ وقال المحشی ویتداولہ الناس باحمل علی ایدیہم ۱۲ حوالہ بالا

۴ واذا حمل الجنازۃ وضع مقدمہا عند یمینہ ثم مؤخرہا ثم مقدمہا علی یسارہ ثم مؤخرہا کذلک ۱۲ حوالہ بالا

۵ ویسرعون فی المشی بہا دون الخبب المراد الاسراع من غیر ان تضطرب ۱۲ صغیری ص ۲۹۲ ۶ بکرہ الجلوس قبل ان توضع عن الاعناق واذا وضعت یجلسون ۱۲ حوالہ بالا

۷ لایقوم احد للجنازۃ اذا مرت بہ الا اذا اراد ان یتبعہا ۱۲ حوالہ بالا

۸ ویکرہ عند نا حملہ بین عمودی السریر بل یرفع کل رجل قائمۃ بالید علی العنق کالامتعۃ ولذا یکرہ حملہ علی ظہر دابۃ ۱۲ درمختار ص ۸۳۳ مع الحاشیہ

ع یعنی ہر ایک کا اُٹھانا چاروں آدمیوں میں سے چالیس چالیس قدم ہوجائے ۱۲ محشی

مسئلہ ۸۔ جو لوگ جنازے کے ہمراہ ہوں اُنکو جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے[1] اگرچہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہے ہاں اگر سب لوگ جنازے کے آگے ہو جائیں تو مکروہ ہے اسی طرح جنازے کے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۔ جنازے[2] کے ہمراہ پیادہ پا چلنا مستحب ہے اور اگر کسی سواری پر ہو تو جنازے کے پیچھے چلے۔

مسئلہ ۱۰۔ جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں[3] اُن کو کوئی دُعا یا ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت[4] کی قبر کم سے کم اُسکے نصف قد کے برابر گہری کھودی جائے اور قد سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے اور موافق اُسکے قد کے لمبی ہو اور بغلی قبر بہ نسبت صندوقی کے بہتر ہے ہاں اگر زمین بہت نرم ہو کہ بغلی کھودنے میں قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے۔

مسئلہ ۱۱۔ یہ[5] بھی جائز ہے کہ اگر بغلی قبر نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کر دیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر بہتر یہ ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔

مسئلہ ۱۲۔ جب قبر تیار ہو چکے[6] تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اُتار دیں اسکی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اُتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو اُٹھا کر قبر میں رکھدیں۔

مسئلہ ۱۳۔ قبر میں اُتارنے والوں[7] کا طاق یا جُفت ہونا مسنون نہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اُتارا تھا۔

مسئلہ ۱۴۔ قبر میں رکھتے وقت[8] بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو[9] پر اُسکو قبلہ رو کر دینا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ قبر میں رکھنے[10] کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دیگئی تھی کھول دیجائے۔

مسئلہ ۱۷۔ بعد[11] اسکے کچی اینٹوں یا نرکل سے بند کر دیں پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے

---

[1] ولا یکرہ المشی قدامہا الا ان المشی خلفہا افضل عندنا والراکب یسیر خلفہا ولا یقدمہا ۱۲ حوالہ بالا [2] والمشی افضل ۱۲ حوالہ بالا [3] ویکرہ رفع الصوت فیہا بالذکر وقراءۃ القرآن ۱۲ حوالہ بالا [4] ومقدار عمق القبر قیل قدر نصف قامۃ وفی الذخیرۃ الی صدر الرجل او وسط القامۃ فان زادوا فہو افضل وان عمقوا مقدار قامۃ فہو احسن فعلم ان الادنی نصف القامۃ والاعلی تمامہا ۱۲ حوالہ بالا [5] حتی اجازوا الآجر والخشب واتخاذ التابوت ولو من حدید ومثلہ فی المبسوط ویکون التابوت عن راس المال اذا کانت الارض رخوۃ او ندیۃ مع کون التابوت فی غیرہا مکروہا فی قول العلماء قاطبۃ وینبغی ان یفرش فیہ التراب ۱۲ حوالہ بالا ص ۲۹۳ محمد حیات غفرلہ [6] ویوضع المیت فی قبرہ وضعا من جہۃ القبلۃ ۱۲ حوالہ بالا [7] ولا تعین فی عدد الواضعین من وتر او شفع ۱۲ حوالہ بالا [8] ویقول واضعہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ۱۲ حوالہ بالا [9] ویوجہ الیہا وجوبا وینبغی کونہ علی شقہ الایمن ولا ینبش لیوجہ الیہا وتحل العقدۃ للاستغناء عنہا ۱۲ درمختار ص ۸۳۷ [10] مضی دلیلہ آنفا ۱۲ [11] ویسوی اللبن علی اللحد ویکرہ الآجر والخشب ولا باس بالقصب وفی الجامع الصغیر ویستحب اللبن والقصب ۱۲ ص ۶۳ ہدایہ اولین وباقی المسئلۃ مضی ... دلیلہ فی الصفحۃ السابقۃ۔

بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کہ قبر کے بیٹھ جانیکا خوف ہو تو پختہ اینٹ یا لکڑی کے تختے رکھدینا یا صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ عورت کو قبر میں[1] رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پردہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ مردوں[2] کے دفن کے وقت قبر پر پردہ کرنا نہ چاہیئے ہاں اگر عذر ہو مثلاً پانی برس رہا ہو یا برف گر رہی ہو یا دھوپ سخت ہو تو پھر جائز ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ جب میت[3] کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اسکی قبر سے نکلی ہو وہ سب اسپر ڈالدیں اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو جائے اور اگر تھوڑی سی ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت[4] مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈالدے اور پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ۔

مسئلہ ۲۲۔ بعد[5] دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن پڑھ کر اس کا ثواب اس کو پہونچانا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی[6] چھڑک دینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ کسی میت کو چھوٹا ہو یا بڑا[7] امکان کے اندر دفن کرنا نہ چاہیئے اسلئے کہ یہ بات انبیا علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔

مسئلہ ۲۵۔ قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے[8] مستحب یہ ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کوہان شتر کے بنائی جائے اسکی بلندی[9] ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۶۔ قبر کا ایک بالشت[10] سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر پر گچ کرنا یا اس پر مٹی لگانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۷۔ بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت[11] مثل گنبد یا قبے وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے۔ اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے میت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت

---

[1] ویسجی قبر المرأۃ بثوب حتی یجعل اللبن علی اللحد ولا یسجی قبر الرجل ۱۲ حوالہ بالا [2] معنی دلیلہ ۱۲ [3] ثم یہال التراب ولا یزاد علی التراب الذی خرج من القبر وفی المحیط تسنیم القبر قدر اربع اصابع او شبر وفی البدائع قدر شبر او اکثر قلیلا ۱۲ صغیری ملخصا ص ۱۹۴ [4] ویقول فی الحثیۃ الاولی منہا خلقناکم وفی الثانیۃ وفیہا نعیدکم وفی الثالثۃ ومنہا نخرجکم تارۃ اخری ۱۲ شامی ماخوذ از جوہرہ ص ۸۳۸ وطحطاوی علی المراقی ص ۳۵۶ [5] ویستحب جلوس ساعۃ بعد وفنہ لدعاء وقراءۃ بقدر ما ینحرا بجزور ۱۲ در مختار مع الشامی ص ۸۳۸ [6] یحثو مرتفعا عن الارض قدر شبر او اکثر بقلیل ولا یرجع بہ قال الشوری واللیث ومالک واحمد والجمہور ۱۲ الطحطاوی علی المراقی ص ۳۵۶ وصغیری ص ۲۶۲ [7] ویکرہ تخصیص القبر وتطیینہ ۱۲ حوالہ بالا [8] یکرہ ان یبنی علیہ بناء من بیت او قبۃ او نحو ذلک وکرہ ابو یوسف الکتابۃ ایضا ۱۲ حوالہ بالا ویحرم البناء علیہ للزینۃ ویکرہ للاحکام بعد الدفن ولا باس بالکتابۃ فی حجر جعین بہ القبر ووضع علیہ الملاین ہبا الاثر ۱۲ مراقی ص ۳۵۷

[9] ولا باس برش الماء قال محمد بل ینبغی ان یکون مندوبا ۱۲ الطحطاوی علی المراقی ص ۳۵۶ [10] ویکرہ الدفن فی البیوت لاختصاصہ

کے لکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو بہت خراب کر لیا ہے اور ان مفاسد سے مباح بھی ناجائز ہوتا ہے اس لئے ایسے امور بالکل ناجائز ہوں گے اور جو جو ضرورتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہانے ہیں جن کو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں۔

شہید کے احکام

اگرچہ شہید بھی بظاہر میت ہے مگر عام موتی کے سب احکام اس میں[1] جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اس کے بہت سے ہیں اس لئے اس کے احکام علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوئے۔ شہید کے اقسام احادیث میں بہت وارد ہوئے ہیں بعض علماء نے ان اقسام کے جمع کرنے کے لئے مستقل رسالے بھی تصنیف فرمائے ہیں مگر ہم کو شہید کے جو احکام یہاں بیان کرنا مقصود ہیں وہ اس شہید کے ساتھ خاص ہیں جس میں یہ چند شرطیں پائی جائیں۔ **شرط** (۱) مسلمان ہونا پس غیر اسلام کے لئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی **شرط** (۲) مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا پس جو شخص حالت جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں[2] تو اس کے لئے شہادت کے احکام جن کا ہم ذکر آگے کریں گے ثابت نہ ہوں گے **شرط** (۳) حدث اکبر سے پاک ہونا اگر کوئی شخص حالت جنابت میں یا کوئی عورت حیض و نفاس میں شہید ہو جائے تو اس کے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے **شرط** (۴) بیگناہ مقتول ہونا پس اگر کوئی شخص بیگناہ نہیں مقتول ہوا بلکہ کسی جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یوں ہی مر گیا ہو تو اس کے لئے بھی شہید کے[3] احکام ثابت نہ ہوں گے **شرط** (۵) اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کسی آلہ جارحہ سے مارا گیا ہو۔ اگر

[1] والشہید الحکمی علی قول ابی حنیفۃ مسلم مکلف ظاہر علیہ انہ قتل ظلما فبلا لم یجب لہ مال ولم یرث ش ۱۲ صغیری ص ۲۹۵

[2] صحیح حدیث میں تصریح کچھ لکھنے سے مبالغت آئی ہے ۱۲ محشی۔

[3] وخرج الصبی والمجنون والجنب والحائض والنفساء علی قول ابی حنیفۃ ۱۲ حوالہ بالا

[4] وخرج من قتل من البغاۃ وقطاع الطریق واہل المعصیۃ والمقتول بحد او قصاص لانہم لم یقتلوا ظلما ۱۲ حوالہ بالا

کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے بذریعہ آلہ غیر جارحہ کے مارا گیا ہو مثلاً کسی پتھر وغیرہ[1] سے مارا جاوے تو اس پر شہید کے حکم جاری نہ ہوں گے لیکن لوہا مطلقاً آلۂ جارحہ کے حکم میں ہے گو اس میں دھار نہ ہو اور اگر کوئی شخص حربی کافر[2] یا باغیوں یا ڈاکہ زنوں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو یا ان کے معرکۂ جنگ میں مقتول ملے تو اس میں آلۂ جارحہ سے مقتول ہونے کی شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کسی پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور مر جائے تو شہید کے احکام اس پر جاری ہو جائیں گے بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ وہ لوگ خود ہی قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب قتل بھی ہوئے ہوں یعنی ان سے وہ امور وقوع میں آئیں جو باعث قتل ہو جائیں تب بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے مثال[3] (۱) کسی حربی وغیرہ نے اپنے جانور سے کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود بھی اس پر سوار تھا (۲) کوئی مسلمان کسی جانور پر سوار تھا اس جانور کو حربی وغیرہ نے بھگایا جس کی وجہ سے مسلمان اس جانور سے گر کر مر گیا (۳) کسی حربی وغیرہ نے کسی مسلمان کے گھر یا جہاز میں آگ لگا دی جس سے کوئی جل کر مر گیا بشرطیکہ[4] اقتل کی بنا ابتداءً شریعت کی طرف[5] سے کوئی مالی عوض نہ مقرر ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو پس اگر مالی عوض مقرر ہوگا تب بھی اس مقتول پر شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے[6] ظلماً مارا جاوے۔ مثال[7] (۱) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلۂ جارحہ سے قتل کر دے (۲) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلۂ جارحہ سے قتل کر دے مگر خطاءً مثلاً کسی جانور پر یا کسی نشانے پر حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے (۳) کوئی شخص کسی جگہ سوا معرکۂ جنگ کے مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اس کا معلوم نہ ہو ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے قصاص نہیں واجب ہوتا اس لئے یہاں شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے مالی عوض کے مقرر ہونے میں ابتداءً کی قید اس وجہ سے لگائی گئی کہ اگر ابتداءً قصاص مقرر ہوا ہو مگر کسی مانع کے سبب سے قصاص معاف ہو کر اس کے بدلے میں مال واجب ہوا ہو تو وہاں شہید کے احکام جاری ہو جاویں گے۔

[1] او رمقتولہ مسلم خطأ او عمداً بما لیقتل غالبا بالمثقل کحجر وخشبۃ کبیرۃ ۱۲ طحطاوی ص ۳۶۹

[2] وہو من قتلہ اہل الحرب او اہل البغی او قطاع الطریق او اللصوص فی منزلۃ العلاء او بمثقل او جد فی المعرکۃ سواء کان بسلاح او بحجر او بمثقل کحجر وخشبۃ کبیرۃ او بحدید او بسبب کسقوط من علو او بالقاء حیۃ او عقرب او بمنع طعام او شراب او دواء او بحبس او بتغریق او بالقاء فی نار او بتجویع او بتعطیش او بتخویف او بالقاء علی سبع او بالقاء فی لجۃ ماء او بمنع مسجد او بمنع طریق او بمنع ماء عن بئر او بمنع علف عن دابۃ

مثال (۱) کوئی شخص آلۂ جارحہ سے قصداً ظلماً مارا گیا لیکن قاتل میں اور ورثہ مقتول میں کچھ مال کے عوض صلح ہوگئی ہو تو اس صورت میں چونکہ ابتداءً قصاص واجب ہوا تھا اور مال ابتداءً میں واجب نہیں ہوا تھا بلکہ صلح کے سبب سے واجب ہوا اس لئے یہاں شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے (۲) کوئی باپ اپنے بیٹے کو آلۂ جارحہ سے مار ڈالے تو اس صورت میں ابتداءً قصاص ہی واجب ہوا تھا مال ابتداءً واجب نہیں ہوا لیکن باپ کے احترام و عظمت کی وجہ سے قصاص معاف ہو کر اس کے بدلہ میں مال واجب ہوا ہے لہٰذا یہاں بھی شہید کے احکام جاری ہو جاویں گے۔ **شرط** (۱) بعد زخم کھلنے کے پھر کوئی راحت و تمتع زندگی کا مثل کھانے پینے سونے دوا کرنے خرید و فروخت وغیرہ کے اس سے وقوع میں نہ آئیں اور نہ بمقدار وقت ایک نماز کے اس کی زندگی حالت ہوش و حواس میں گزرے اور نہ اس کو حالت ہوش میں معرکہ میں معرکہ سے اٹھا کر لائیں ہاں اگر جانوروں کے پامال کرنے کے خوف سے اٹھا لائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا پس اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل نہ ہوگا اس لئے کہ زیادہ کلام کرنا زندوں کی شان سے ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملہ میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہو جائے گا اور اگر دینی معاملے میں ہو تو نہ خارج ہوگا اگر کوئی شخص معرکۂ جنگ میں شہید ہوا اور اس سے یہ باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہو جائے گا ورنہ نہیں لیکن یہ شخص اگر محاربہ میں مقتول ہوا ہے اور ہنوز حرب ختم نہیں ہوئی تو باوجود تمتعات مذکورہ کے بھی وہ شہید ہے۔

مسئلہ[1] جس شہید میں یہ سب شرائط پائے جائیں اس کا ایک حکم یہ ہے کہ اس کو غسل نہ دیا جائے اور اس کا خون اس کے جسم سے زائل نہ کیا جائے اسی طرح اس کو دفن کر دیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہو ان کپڑوں کو اس کے جسم سے نہ اتاریں ہاں اگر اس کے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون کے پورا کرنے کے لئے اور کپڑے زیادہ کر دئے جائیں اسی طرح اگر اس کے کپڑے کفن مسنون سے زیادہ ہوں تو

[1] ثم حکم الشہید المذکور ان لا یغسل بل یدفن بدمہ وثیابہ التی قتل فیہا الا ما لیس من جنس الکفن کالفرد والخشو والخف والسلاح وکذا لو دیل فان کان ما علیہا قصا عن کفن السنۃ یزاد علیہ بان لم یکن فیہ ازار ولفافۃ وان کان اکثر من ذلک ینقص منہ ویصلی علی الشہید عندنا خلافا لمالک ۱۲ احوالہ بالا محمد حیات غفرلہ۔

زائد کپڑے اتار لئے جاویں اور اگر اس کے جسم پر ایسے کپڑے ہوں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے پوستین وغیرہ تو ان کو بھی اتار لینا چاہیئے۔ ہاں اگر ایسے کپڑوں کے سوا اس کے جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اتارنا چاہیئے، ٹوپی۔ جوتہ، ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اتار لیا جائے گا اور باقی سب احکام جو اور موتی کے لئے ہیں مثل نماز وغیرہ کے وہ سب ان کے حق میں بھی جاری ہوں گے اگر کسی شہید میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جاوے تو اس کو غسل بھی دیا جائے اور مثل دوسرے مردوں کے نیا کفن بھی پہنایا جاویگا۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر میت کو قبر میں قبلہ رو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈال دینے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رو کرنے کے لئے اس کی قبر کھولنا جائز نہیں ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو وہاں تختے اٹھا کر اس کو قبلہ رو کر دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۔ عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۳۔ رونے والی عورتوں کا یا بیان کرنے والیوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ۴۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو حنفی مقتدیوں کو چاہیئے کہ ان زائد تکبیروں میں اس کا اتباع نہ کریں بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیر لے تو خود بھی سلام پھیر دیں ہاں اگر زائد تکبیریں امام سے نہ سنی جائیں بلکہ مکبر سے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ اتباع کریں اور تکبیر کو تکبیر تحریمہ سمجھیں یہ خیال کر کے کہ شاید اس سے پہلے جو چار تکبیریں مکبر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی شخص کشتی پر مر جائے اور زمین وہاں سے اس قدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہو جانے کا خوف ہو تو اس وقت چاہیئے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فارغ ہو کر

۱؎ معنی دلیلہ سابقا ملا

۲؎ ولا ینبغی لاحد ان یتعمد وضع میتہ لغیر القبلۃ او وضعہ علی یسارہ او جعل راسہ موضع قدمیہ ولو سوی اللبن علیہ وسلم لہیل التراب نزع اللبن وراعی السنۃ ۱۲ مراقی ص ۳۵۹

۳؎ ولا یصلی للنساء ان یخرجن معہا بل یکرہ کراہۃ تحریم فی زماننا ۱۲ صغیری ص ۲۹۳

۴؎ وان کان مع الجنازۃ نوحۃ صیاحۃ او نائحۃ تزجر فان لم تنزجر لا تترک اتباع الجنازۃ لذلک ۱۲ حوالہ بالا

۵؎ ولو کبر الامام خمسا لم یتابعہ المؤتم وینتظر تسلیمۃ الامام فی رقایۃ وہو المختار ۱۲ ہدایہ صفحہ ۱۶ ج ۱ و قاضی خاں ص ۹۳ ج ۱

۶؎ ومن مات فی سفینۃ وکان البر بعیدا وخیف الضرر غسل وکفن والقی فی البحر قال الحلبی اما اذا لم یخف علیہ التغیر ولو بعد البر او کان البر قریبا امکن خروجہ فلا یرمی ۱۲ المحطاوی ص ۳۵۵

۷؎ ولا یسن الاذان عند ادخال المیت فی قبرہ کما ہو المعتاد الآن وقد صرح ابن حجر فی فتاواہ بانہ بدعۃ ۱۲ شامی ص ۸۲۷

اس کو دریا میں ڈال دیں اور اگر کنارہ اس قدر دور نہ ہو اور وہاں جلدی اترنے کی امید ہو تو اس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کر دیں۔

مسئلہ - اگر کسی شخص کو نماز جنازہ کی وہ دعا جو منقول[1] ہے یاد نہ ہو تو اس کو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہہ لینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہو جائے گی اس لئے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے۔

مسئلہ[2] - جب قبر میں مٹی پڑ چکے تو اس کے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے۔ **مثال**[3] (۱) جس میں اس کو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اس کے دفن پر راضی نہ ہو (۲) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔

مسئلہ[4] - اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کا پیٹ چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مر جائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اس کا پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اس کے ترکے میں سے وہ مال ادا کر دیا جائے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے۔

مسئلہ[5] - قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کیلئے لیجانا خلافِ اولیٰ ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھود کر لے جانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔

مسئلہ[6] - میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اس میں نہ ہوں۔

مسئلہ - میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اس کا ثواب ان کو سنا کر ان کو صبر پر رغبت دلانا اور ان کے اور نیز میت کے لئے دعا کرنا جائز ہے اسی کو تعزیت کہتے ہیں تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت

---

[1] والاصح ان لا یعین لہ دعاء معین بل یدعو بما شاء سوی الدعاء بامور الآخرۃ ۱۲ مراقی ص ۲۹۲۔

[2] وینبش القبر لما یقرب دورہم سقطت فیہ وقیل لا ینبش بل یکفر من جملۃ المتاع ویجوز ذلک وینبش للکفن مغصوب ومال مع المیت ۱۲ مراقی ص ۲۹۹

[3] وان اضطرب الولد فی بطن امراۃ حامل قد مات یشق من الجانب الایسر واذا تبلغ الانسان درۃ انسان دمات ویسیل لمال غیر ولک علیہ یمشہ ولا یشق بطنہ لان حرمۃ المال دون حرمۃ النفس ۱۲ قاضیخان ص ۱۱۹ ج ۴

[4] وان نقل قبل الدفن الی قدر میل او میلین فلا باس بہ ۱۲ حوالہ بالا ص ۹۴

[5] لکن یکرہ الافراط فی مدحہ لا سیما عند جنازتہ ۱۲ درمختار ص ۱۱۸۔

[6] وتستحب التعزیۃ للرجال والنساء اللاتی لا یفتتن ۱ لخ ۱۲ مراقی ص ۳۶۰

ع الا ان تکون الارض مغصوبۃ فیخرج لمن صاحبہا ان طلبہ ۱۲ حوالہ بالا۔

کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اس کو پھر دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۲ اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۳ میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہد نامہ وغیرہ کے لکھنا یا اس کے سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں ہے اس لئے اس کے مسنون یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۴ قبر پر کوئی سبز شاخ رکھ دینا مستحب ہے اور اگر اس کے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اس کا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۵ ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعش کا دفن کرنا نہ چاہئے مگر بوقت ضرورت شدید جائز ہے پھر اگر سب مرد ہوں تو سب کو ایک ہی قبر میں داخل کر دیں اور اگر سب عورتیں ہوں تو سب کو ایک ہی قبر میں داخل کر دیں باقی سب کو اس کے پیچھے درجہ بدرجہ رکھ دیں اور اگر کچھ مرد ہوں کچھ عورتیں تو مردوں کو آگے رکھیں اور ان کے پیچھے عورتوں کو۔

مسئلہ ۱۶ قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جا کر دیکھنا مردوں کے لئے مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعے کا ہو بزرگوں کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے جب کہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا آج کل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

مسجد کے احکام

یہاں ہم کو مسجد کے وہ احکام بیان کرنا مقصود نہیں جو وقف سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے کہ ان کا ذکر وقف کے بیان میں مناسب ہوتا ہے ہم یہاں ان احکام کو بیان کرتے ہیں جو نماز سے یا مسجد کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱؎ قال الحلبی والذی ینبغی انہ لا یکرہ تہیئۃ نحو الکفن لان الحاجۃ الیہ تحقیق غالبا بخلاف القبر ۱۲ لطحطاوی ص ۳۵۱

۲؎ نقل بعض المحشین عن فتاوی الشرجی ان ما یکتب علی جبہۃ المیت بغیر مداد بالاصبع لیس بشئ نعم البسملۃ والحوقلۃ علی الصدر لا بأس بہا الا التدائی ۱۲ شامی

۳؎ وقد افتی بعض الائمۃ من متاخری اصحابنا بان ما اعتید من وضع الریحان والجرید سنۃ لہذا الحدیث ۱۲ طحطاوی ص ۳۶۱ وکرہ قطع النبات الرطب من اعلی القبر ۱۲ صغیری ص ۲۹۹

۴؎ وکرہ الجلوس والوطی بین القبور ۱۲ شامی

۵؎ وکرہ الجلوس علی القبر والاتکاء علیہ ۱۲ شامی

۶؎ ویستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء ۱۲ حوالہ بالا عن محمد بن واسع قال بلغنی ان الموتی یعلمون من یزورہم یوم الجمعۃ ویوما قبلہ ویوما بعدہ ۱۲ طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۲

۷؎ کرہ الصلوٰۃ علی باب المسجد الا عند الضرورۃ ۱۲ عالمگیری ص ۶۱۲ وصغیری ص ۲۰۴ مصری۔

مسئلہ ۱ مسجد کے دروازے کا بند کرنا مکروہ تحریمی[1] ہے ہاں اگر نماز کا وقت نہ ہو اور مال و اسباب کی حفاظت کے لئے دروازہ بند کر لیا جائے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲ مسجد کی چھت پر پائخانہ[2] پیشاب یا جماع کرنا ایسا ہی ہے جیسا مسجد کے اندر

مسئلہ ۳ جس گھر میں مسجد[3] ہو اُس پورے[4] گھر کو مسجد کا حکم نہیں[عہ] اسی طرح اس جگہ کو بھی مسجد کا حکم نہیں جو عیدین یا جنازے کی نماز کے لئے مقرر کی گئی ہو۔

مسئلہ ۴ مسجد کے در و دیوار[5] کا منقش کرنا اگر اپنے خاص مال سے ہو تو مضائقہ نہیں مگر محراب اور محراب والی دیوار پر مکروہ ہے اور اگر مسجد کی آمدنی سے ہو تو ناجائز ہے۔

مسئلہ ۵ مسجد کی در و دیوار پر قرآن مجید کی آیتوں یا سورتوں کا لکھنا اچھا نہیں۔

مسئلہ ۶ مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں[6] پر تھوکنا یا ناک صاف کرنا بہت بری بات ہے اگر نہایت ضرورت درپیش آئے تو اپنے کپڑے وغیرہ میں تھوک وغیرہ لے لے

مسئلہ ۷ مسجد[7] کے اندر وضو یا کلی وغیرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۸ جنب[8] اور حائض کو مسجد کے اندر جانا گناہ ہے۔

مسئلہ ۹ مسجد[9] کے اندر خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اعتکاف کی حالت میں بقدر ضرورت مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا جائز ہے ضرورت سے زیادہ اس وقت بھی جائز نہیں مگر وہ چیز مسجد کے اندر موجود نہ ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۱۰ اگر کسی کے پیر میں مٹی وغیرہ بھر جائے تو اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا مکروہ ہے۔

عہ بلکہ وہ خاص جگہ جس کو نماز کے لئے خاص کر لیا ہے صاف پاک رکھنے کے قابل ہے گو سب احکام اس میں بھی مسجد کے نہ ہونگے ۱۲ منہ

عہ واما المتخذ لصلوٰۃ جنازۃ وعید فہو مسجد فی حق جواز الاقتداء فی حق غیرہ ۱۲ درمختار ص۱۹ مصری

صہ مگر ایسا نقش و نگار نہ کیا جاوے جس سے نمازیوں کا نماز میں خیال رہے اور وہ اُن نقش و نگار کے دیکھنے میں مشغول ہوں اور نماز اچھی طرح نہ ادا کر سکیں اگر ایسا کرے گا جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر رواج ہے تو گناہگار ہوگا ۱۲ محشی۔

للعہ۔ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا احل لم المسجد لجنب ولا حائض وحکم النفساء کالحائض ۱۲ مراقی ص۴۸۳

صہ یعنی جس چیز کو فروخت کرتا ہے وہ مسجد میں نہ لائی جاوے اور اگر صرف قیمت کا روپیہ مسجد میں لے آیا جاوے تو مضائقہ نہیں ۱۲ محشی

سہ وکذا یکرہ مسح الرجل ونحوہا من الطین المسجد الخ صغیری و قاضی خان ص۸۳ ج۱

---

[1] ذکرہ تحریما الوطی فوقہ والبول والقعود ۱۲ حوالہ بالا۔

[2] ولو اتخذ فی بیتہ موضعا للصلوٰۃ فلیس لہ حکم المسجد اصلا ۱۲

[3] ولا باس بنقش المسجد بالجص والساج وماء الذہب ونحوہ لکن ترکہ اولی ہذا اذا فعل من مال نفسہ اما المتولی فلا یجوز ان یفعل من مال الوقف ۱۲ صغیری ص۳۰۴

[4] ویکرہ کتابۃ القرآن واسماء اللہ تعالیٰ علی المصلی وکذا علی المحاریب والجدران ۱۲ کبیری ص۹۸

[5] ولا یبرق فی المسجد لا فوق البواری ولا تحت الحصیر لانا امرنا بتعظیم المسجد وصونہا عن النجاسۃ فیاخذ النجاسۃ بثوبہ ولا یلقیہا فی المسجد ۱۲ قاضی خان ص۳۲ وصغیری ص۳۰۱

[6] یکرہ المضمضۃ والوضوء الخ ۱۲ حوالہ بالا یلغنی قاضی خان ص۳۲

[7] ویباح البیع والشراء بقدر الحاجۃ للمعتکف لا للتجارۃ والکسب ۱۲ صغیری ص۳۰۱

مسئلہ ۱۱ مسجد کے اندر درختوں کا لگانا مکروہ[1] ہے اس لئے کہ یہ دستور اہل کتاب کا ہے ہاں اگر اس میں مسجد کا کوئی فائدہ ہو تو جائز ہے مثلاً مسجد کی زمین میں نمی زیادہ ہو کہ دیواروں کے گر جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں اگر درخت لگایا جائے تو وہ نمی کو جذب کرے گا

مسئلہ ۱۲ مسجد کو راستہ قرار دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے گاہے ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر نکل جانا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳ مسجد میں کسی پیشہ ور کو اپنا پیشہ کرنا جائز نہیں اس لئے کہ مسجد دین کے کاموں خصوصاً نماز کے لئے بنائی جاتی ہے اس میں دنیا کے کام نہ ہونا چاہئیں حتی کہ جو شخص قرآن وغیرہ تنخواہ لے کر پڑھاتا ہو وہ بھی پیشہ والوں میں داخل ہے اس کو مسجد سے علیحدہ بیٹھکر پڑھانا چاہیئے ہاں اگر کوئی شخص مسجد کی حفاظت کے لئے مسجد میں بیٹھے اور ضمناً اپنا کام بھی کرتا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کوئی کاتب یا درزی مسجد کے اندر بغرض حفاظت بیٹھے اور ضمناً اپنی کتابت یا سلائی بھی کرتا جائے تو جائز ہے۔

تتمہ حصۂ دوم بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصۂ سوم کا شروع ہوتا ہے

[1] دیکرہ غرس الشجرۃ فیہ الا ان کانت ارضہ نزۃ لا تستقر فیہ الاساطین ۱۲ حوالہ بالا

[2] واتخاذہ طریقا کرہ تحریما ۱۲ درمختار مصری صفحہ ۱۱۴

[3] وکذا الخیاطۃ فیہ مکروہ الا اذا کان لضرورۃ حفظہ عن الصبیان ونحوہم واما الکاتب ومعلم الصبیان فان کان باجرہ یکرہ وان کان حسبۃ لللہ فقیل لا یکرہ ۱۲ منیری صفحہ ۳۰۱۔

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور

روزے کا بیان

مسئلہ ۱[1] - ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فصل کیوں نہ ہو حتی کہ ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اس کی خبر معتبر طریقے سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہنچ جائے تو اُن پر اُس دن کا روزہ ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۲[2] - اگر دو ثقہ آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھیں پھر بعد تیس روزے پورے ہو جانے کے عید الفطر کا چاند نہ دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہیں تو اکتیسویں دن افطار کر لیا جاوے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے۔

مسئلہ ۳[3] - اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آئندہ کا سمجھا جائے گا شب گذشتہ کا نہ سمجھا اور وہ دن آئندہ ماہ کی تاریخ نہ قرار دیا جائے گا خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد۔

مسئلہ ۴[4] - جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اس کی شہادت شرعاً قابل اعتبار نہ قرار پائے اُس پر اُن دونوں دنوں کا روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۵[5] - کسی شخص نے بہ سبب اس کے کہ اس کو روزے کا خیال نہ رہا کچھ کھا پی لیا یا جماع کر لیا اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اس خیال سے قصداً کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہو جائے گا۔ اور کفارہ لازم نہ ہوگا صرف قضا واجب ہے اور اگر مسئلہ جانتا ہو اور پھر بھول کر ایسا کرنے کے بعد عمداً افطار کر دے تو جماع کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا اور کھانے کی صورت میں اس وقت بھی صرف قضا ہی ہے۔

---

[1] واذا ثبت الہلال فی بلدۃ مطلع قطرا لزم سائر الناس فی ظاہر المذہب وعلیہ الفتوی ۱۲ نور الایضاح ہے الشرح مصری صفحہ ۳۰۲

[2] واختلف الترجیح فی حل الفطر فیما اذا کان ثبوت رمضان بشہادۃ عدلین وتم العدد ولم یر ہلال شوال مع الصحو صحیح فی الدرایۃ والخلاصۃ والبزازیۃ حل الفطر الخ ۱۲ مراقی صفحہ ۳۰۲

[3] ولا عبرۃ برویۃ الہلال نہارا سواء کان قبل الزوال او بعدہ وہو اللیلۃ المستقبلۃ فی المختار ۱۲ مراقی علی نور الایضاح صفحہ ۳۰۲

[4] ومن رای ہلال رمضان وحدہ او ہلال الفطر وحدہ ورد قولہ لزمہ الصیام ولا یجوز لہ الفطر بتیقنہ ہلال شوال ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۳۰۲

[5] اذا اکل او شرب او جامع ناسیا فظن ان ذلک افطرہ فاکل متعمدا لا کفارۃ علیہ وفی بعض الروایات فرق بین العالم والجاہل فاوجب الکفارۃ علی الجاہل دون العالم ۱۲ قاضی خان ج ۱ صفحہ ۱۰۲

عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی۔

مسئلہ ۶۔ کسی کو بے اختیار قے ہوگئی یا احتلام ہوگیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہوگیا اور مسئلہ نہ معلوم[1] ہونے کے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمداً اس نے کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہوگیا اور صرف قضا لازم ہوگی نہ کفارہ۔ اور اگر مسئلہ معلوم ہو کہ اس سے روزہ نہیں جاتا اور پھر عمداً افطار کر دیا تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔

مسئلہ ۷۔ مرد اگر اپنے خاص حصے کے سوراخ میں کوئی چیز[2] ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچتی اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا

مسئلہ ۸۔ کسی نے مردہ عورت سے یا ایسی کمسن نابالغہ لڑکی سے جس[3] کے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہوگیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور کفارہ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ ۹۔ کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سونے کی حالت[4] میں یا بحالت جنون جماع کیا تو عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور عورت پر صرف قضا لازم آئے گی اور مرد بھی اگر روزہ دار ہو تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

مسئلہ ۱۰۔ وہ شخص جس میں روزے کے واجب ہونے[5] کے تمام شرائط پائے جاتے ہوں، رمضان کے اس ادائی روزے میں جس کی نیت صبح صادق سے پہلے کر چکا ہو عمداً منہ کے ذریعے سے جوف میں کوئی ایسی چیز پہنچائے جو انسان کی دوا میں یا غذا میں مستعمل ہوتی ہو یعنی اس کے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت متصور ہو اس کے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتیٰ کہ ایک تل کی برابر یا جماع کرے یا کرائے لواطت بھی اسی حکم میں ہے۔ جماع میں خاص حصے کے سر کا داخل ہو جانا کافی ہے منی کا خارج ہونا بھی شرط نہیں۔ ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قلیل جماع ہو بہت کمسن لڑکی نہ ہو جس میں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کوئی شخص سر میں تیل ڈالے یا سرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے اور اس کا سرا باہر رہے یا تر چیز داخل کرے اور وہ

[1] وکذا فی الذی ذرعہ القیٔ فاکل متعمدا علیہ القضاء والکفارۃ ان کان عالما فی قولہم وان کان جاہلا فکذلک فی قول ابی حنیفۃ خلافا لابی یوسف الخ ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۱۰۳

[2] ولو اقطر فی احلیلہ لم یفطر ۱۲ متن ہدایہ صفحہ ۲۰۰ ج ۱

[3] ولو جامع میتۃ او بہیمۃ فلا کفارۃ انزل او لم ینزل ۱۲ حوالہ بالا او انزل بتفخیذ او عبث بالکف او انزل من قبلۃ او لمس لا کفارۃ علیہ لما ذکرنا ۱۲ مراقی صفحہ ۳۹۳

[4] او اکرہت علی الجماع وقال بعد صفحۃ او وطئت وہی نائمۃ وبعد طرو الجنون علیہا وقد نوت لیلا فسد بالوطاء ولا کفارۃ علیہا ۱۲ مراقی صفحہ ۳۹۲ و صفحہ ۳۹۳

[5] اذا فعل المکلف الصائم فیہا النیۃ فی اداء رمضان ولم یطرء ما یبیح الفطر بعدہ کمرض او قبلہ کسفر وکان فعلہ شیئا فیہا طائعا متعمدا غیر مضطر لزمہ القضاء والکفارۃ وہی الجماع فی احدی السبیلین علی الفاعل والمفعول بہ وکذا الاکل والشرب سواء فیہ ما یتغذی بہ او یتداوی بہ قال المحشی قولہ احدی السبیلین ای سبیلی آدمی حی ولا بد ان یکون مشتہی فلا یجب الکفارۃ بجماع صغیرۃ وفاقا علی الاوجہ ۱۲ حوالہ بالا۔

موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو چونکہ یہ چیزیں[1] جوف تک نہیں پہنچتیں اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا اور نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضا اور اگر خشک چیز مثلاً روئی یا کپڑا وغیرہ مرد نے اپنی دُبر میں داخل کی اور وہ ساری اندر غائب کردی یا تر چیز داخل کی اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جاوے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۲ جو لوگ حقہ[2] پینے کے عادی ہوں یا کسی نفع کی غرض سے حقہ پئیں روزے کی حالت میں تو ان پر بھی کفارہ اور قضا دونوں واجب ہوں گے

مسئلہ ۱۳ اگر کوئی عورت[3] کسی نابالغ بچے یا مجنوں سے جماع کرائے تب بھی اس کو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

مسئلہ ۱۴ جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں حتی کہ اگر ایک مجنوں ہو اور دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا۔

مسئلہ ۱۵ سونے کی حالت میں منی[4] کے خارج ہونے سے جس کو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی عورت کے یا اس کا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دل میں کرنے سے منی خارج ہو جائے جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶ مرد کا اپنے خاص[6] حصے کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعے سے یا ویسے ہی۔ یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانے تک پہنچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا

مسئلہ ۱۷ کسی شخص نے بہ سبب[1] اس کے کہ اس کو روزے کا خیال نہیں رہا یا ابھی کچھ رات باقی تھی اس لئے جماع شروع کردیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اس کے جیسے ہی روزے کا خیال آگیا یا جوں ہی صبح صادق ہوئی فوراً علیحدہ ہوگیا یا لقمے کو منہ سے پھینک دیا اگرچہ بعد علیحدہ ہو جانے کے منی بھی خارج ہو جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اور یہ انزال احتلام کے حکم میں ہوگا۔

مسئلہ ۱۸ مسواک کرنے سے اگرچہ بعد زوال[5] کے ہو تازی لکڑی سے ہو یا خشک سے

[1] او ادہن لم یفسد صومہ او اکتحل ولو وجد طعمہ فی حلقہ ۱۲ مراقی بیان ما لا یفسد الصوم او ادخل قطنۃ او خرقۃ فی دبرہ او فی فرجہا الداخل وفیہا لانہ تم الدخول ۱۲ باب ما یفسد الصوم ویوجب القضاء مراقی صفحہ ۳۹۴

[2] او ادخل دخانا بصنعۃ متعمدا الی جوفہ او دماغہ از باب مذکور مراقی ۱۲

[3] ولو کمنت من صبی او مجنون فزنی بہا فعلیہا الکفارۃ ۱۲ عالمگیری صفحہ ج ۱

[4] ہی الجماع فی احد السبیلین علی الفاعل والمفعول بہ ۱۲ مراقی صفحہ ۳۸۷

[5] او انزل بنظر او فکر وان ادام النظر والفکر حتی انزل الخ ۱۲ مراقی صفحہ ۳۸۴ ج ۱

[6] مضی ولیلۃ فتنبہ ۱۲

[7] ولو نزع خشبۃ طلوع الفجر فامنی بعد الفجر والنزع لیس علیہ شیء لعدم الجماع صورۃ ومعنی ۱۲ مراقی صفحہ ۳۸۳

[8] ولا باس بالسواک الرطب بالغداۃ والعشی للصائم ۱۲ ہدایہ صفحہ ۲۱۰ و مراقی صفحہ ۳۹۶

روزے میں کچھ نقصان نہ آوے گا

مسئلہ ۱۹۔ عورت[1] کا بوسہ لینا اور اس سے بغلگیر ہونا مکروہ ہے جبکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہو جانے کا اور اس حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اور اگر خوف و اندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ۔ کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منہ میں[2] لینا اور مباشرت فاحشہ یعنی خاص بدن سے بدن ملانا بدون دخول کے ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہیں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم[3] کے مسافر بن جائے اور تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان واپس آئے اور وہاں پہنچ کر روزے کو فاسد کر دے تو اس کو کفارہ دینا ہوگا اس لئے کہ اس پر اس وقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھہرنے کی نیت سے نہ گیا تھا اور نہ وہاں ٹھہرا۔

مسئلہ ۲۰۔ سوا جماع[4] کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے اگرچہ دونوں کفارے دو رمضانوں کے ہوں ہاں جماع کے سبب سے جو دو رمضان

---

[1] وکرہ لہ القبلۃ والمباشرۃ ان لم یامن فیہما علی نفسہ الانزال او الجماع نے ظاہر الروایۃ ۱۲ مراقی ص ۲۹۵

[2] وکرہ التقبیل الفاحش بموضع شفتہا قال بعد ذلک وعن محمد انہ کرہ الفاحشۃ وہی روایۃ الحسن عن الامام لانہا لا تخلو عن فتنۃ ۱۲ ع الہ بالا۔

[3] فان رجع الی وطنہ لحاجۃ لبثہا فاکل فی منزلہ عمدا او قبل انفصالہ عن العمران لزمتہ الکفارۃ لانتقاض السفر بالرجوع ۱۲ مراقی ص ۳۶۲

[4] واختار بعضہم للفتوی ان کان الفطر بغیر الجماع تداخلت والا لا وقد تقدم ۱۲ الطحطاوی ص ۳۹۰

---

[1] اس مسئلہ میں تین مسلک ہیں ایک یہ کہ قبل کفارہ مطلقاً تداخل ہو سکتا ہے دوم یہ کہ ایک رمضان میں مطلقاً تداخل ہو سکتا ہے اور دو رمضان میں مطلقاً نہیں ہو سکتا سوم یہ کہ کفارہ جماع میں مطلقاً تداخل نہیں ہو سکتا۔ اور کفارہ غیر جماع میں مطلقاً تداخل ہو سکتا ہے بہشتی زیور میں مسلک دوم کو اختیار کیا ہے۔ اور بہشتی گوہر میں مسلک سوم کو بہ اختلاف رائے مولوی احمد علی صاحب مولف بہشتی زیور و مولوی عبدالشکور صاحب مولف علم الفقہ ہے اور حضرت مولانا مدظلہ العالی نے تتمہ ثانیہ امداد الفتاوی ص ۳۷ میں ایک سوال کے جواب میں مسئلہ بہشتی زیور کو غیر معلوم السند اور مسئلہ بہشتی گوہر کو مستند الی الدر المختار و رد المحتار خیال فرمایا ہے اور ہم نے اس کی اصلاح میں ثابت کیا ہے کہ مسئلہ بہشتی زیور ماخوذ از رد المحتار ہے اور وہی ان کے نزدیک راجح ہے من شاء التفصیل فلیرجع الی اصلاحنا المتعلق بالتتمہ المذکورہ ۱۲ تصحیح الاغلاط پھر بعد میں بہشتی گوہر کے مسلک پر بھی ترمیم کر دی گئی اب حاصل مسئلہ کا یہ ہے کہ غیر جماع میں تو مطلقاً تداخل ہو سکتا ہے اور جماع میں ایک رمضان کے کفارات تداخل ہو سکتے ہیں دو رمضان کے نہیں کیونکہ جماع مطلقاً تداخل نہ ہونا خلاف ظاہر روایت ہے کما یظہر من الشامیۃ و مراقی الفلاح فلیرجع خلاصہ یہ کہ ظاہر روایت میں ایک رمضان کے کفارات تداخل ہو سکتے ہیں جبکہ ابھی کوئی کفارہ ادا نہ کیا ہو دو رمضان کے تداخل نہیں ہو سکتے اور اس میں جماع وغیرہ سب مساوی ہیں ہمارے زمانہ میں جماع میں قول صحیح و معتمد کو لے لیا ہے ۱۲ ظفر احمد۔

فاسد ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی رمضان کے روزے ہیں تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور دو رمضان کے ہیں تو ہر ایک رمضان کا کفارہ علیحدہ دینا ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ ۱۔ اعتکاف کے لئے تین[1] چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد جماعت میں ٹھیرنا (۱) بہ نیت اعتکاف ٹھیرنا پس بے قصد و ارادہ ٹھیر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کے لئے نیت کرنے والے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا (۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا۔

مسئلہ ۲۔ سب سے افضل[2] وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی کعبہ مکرمہ میں کیا جائے اس کے بعد مسجد نبوی ﷺ کا اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا اس کے بعد اس جامع مسجد کا جس میں جماعت کا انتظام ہو اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلے کی مسجد اس کے بعد وہ مسجد جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔

مسئلہ ۳۔ اعتکاف کی تین قسمیں[3] ہیں واجب۔ سنت موکدہ۔ مستحب واجب ہے اگر نذر کی جائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو اعتکاف کروں گا اور سنت موکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالالتزام اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے مگر یہ سنت موکدہ بعض کے کر لینے سے سب کے ذمے سے اتر جائے گی اور مستحب ہے اس عشرہ رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانہ میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔

مسئلہ ۴۔ اعتکاف واجب کے لئے صوم شرط ہے جب کوئی شخص اعتکاف کریگا تو

[1] والرکن اللبث والشرط المسجد المخصوص والنیۃ والاسلام والعقل لا البلوغ والطہارۃ من حیض ونفاس فی المنذور لاشتراط الصوم لہ ولا تشترط الطہارۃ من الجنابۃ لصحۃ الصوم معہا قال المحشی قولہ من الجنابۃ ای لصحۃ الاعتکاف بل لحلہ ۱۲ طحطاوی علی المراقی ص ۲۷

[2] افضل الاعتکاف کان فی المسجد الحرام ثم فی مسجدہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم فی المسجد الاقصی ثم فی الجامع ۱۲ طحطاوی ص ۴۰۷

[3] والاعتکاف علی ثلثۃ اقسام واجب فی المنذور وسنۃ موکدہ فی العشر الاخیر من رمضان والقسم الثالث مستحب فیما سواہ ۱۲ مراقی ص ۴۷ و ص ۴۰۸

[4] والصوم شرط لصحۃ الاعتکاف المنذور فلو قال للہ علی ان اعتکف شہرا لغیر صوم علیہ ان یعتکف و یصوم ۱۲۔

اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جاوے گی کیونکہ رات روزے کا محل نہیں ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہو جائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی۔ روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے۔ ہاں اس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزے اس کے لئے کافی نہیں۔ مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور بعد اس کے اسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں۔ اگر کوئی شخص پورے رمضان[1] کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کر سکے تو کسی اور مہینے میں اس کے بدلے کر لینے سے اس کی نذر پوری ہو جاوے گی مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۵۔ اعتکاف مسنون میں[2] تو روزہ ہوتا ہی ہے اس لئے اس کے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۶۔ اعتکاف مستحب میں بھی احتیاط[3] یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اور معتمد یہ ہے کہ شرط نہیں۔

مسئلہ ۶۔ اعتکاف[4] واجب کم سے کم ایک دن ہو سکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف مسنون ایک عشرہ اس لئے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرے میں ہوتا ہے اور اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۷۔ حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائے گا اور اس کی

[1] ومن نذر ان یعتکف رمضان صح نذرہ فان اعتکف فیہ اجزہ فان صام رمضان ولم یعتکف علیہ ان یعتکف شہرا آخر یصومہ عند ابی حنیفۃ ومحمد ۱۲ قاضیخان صفحہ ۱۰۸ ج ۱

[2] لانہ فی رمضان ۱۲ مراقی ۳۰۷

[3] ولیس شرطا فی النفل وروی الحسن انہ یلزمہ الصوم لتقدیرہ علیہا بالصوم کالمنذور اقلہ یوم للصوم ۱۲ حوالہ بالا

[4] وشرط الصوم لصحۃ الاول اتفاقا ۱۲ درمختار صفحہ ۱۳۱ واقلہ نفلا ساعۃ ۱۲ فلو شرع فی نفلہ ثم قطعہ لا یلزمہ قضاؤہ ۱۲ حوالہ بالا۔

[5] بلا عذر فسد فیقضیہ ای لو واجبا بالنذر اما التطوع لو قطعہ قبل تمام الیوم فلا ۱۲ شامی صفحہ ۱۳۳ ج ۱

قضا کرنا پڑے گی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہو جائے گا اس لئے کہ اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں پس اس کی قضا بھی نہیں۔

پہلی قسم۔ اعتکاف کی جگہ سے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت[1] عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی طبعی جیسے پائخانہ پیشاب غسل جنابت کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہے جبکہ کوئی شخص کھانا لانے والا نہ ہو۔ شرعی ضرورت جیسے جمعہ کی نماز۔

مسئلہ[2] جس ضرورت کے لئے اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر جائے بعد اس کے فارغ ہونے کے وہاں قیام نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اس مسجد سے زیادہ قریب ہو مثلاً پائخانے کے لئے اگر جائے اور اس کا گھر دور ہو اور اس کے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائے ہاں اگر اس کی طبیعت اپنے گھر سے مانوس[3] ہو دوسری جگہ جانے سے اس کی ضرورت رفع نہ ہو تو پھر جائز ہے اگر جمعے کی نماز کے لئے کسی مسجد میں جائے اور بعد نماز کے وہیں ٹھہر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

مسئلہ[4] بھولے سے بھی اپنے اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے کم بھی چھوڑ دینا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ جو عذر کثیر الوقوع نہ ہوں ان کے لئے اپنے معتکف کو چھوڑ دینا منافی اعتکاف ہے مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لئے یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنے کے خوف سے گو ان صورتوں میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ اگر کسی شرعی[5] یا طبعی ضرورت کے لئے نکلے اور اس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونے کے پہلے یا

---

[1] وحرم لیلۃ الخروج الا لحاجۃ الانسان طبیعۃ کبول وغائط و غسل لو احتلم او شرعیۃ کجمعۃ واذان لو منارتہ ۱۲ درمختار صـ ۱۲۲ مصری مع الحاشیہ

[2] ولا یمکث بعد فراغہ من الطہور واحدہ فیما اذا کان لہ بیتان فاتی البعید منہما قیل یفسد وقیل لا الخ ۱۲ شامی صـ ۱۳۲ و قاضی خاں صـ ۱۰۷

[3] ای فاذا کان لا بالف غیرہ بان لا تتیسر لہ الا فی بیتہ فلا یبعد بجواز بلا خلاف ۱۲ حوالہ بالا

[4] فلو خرج ولو ناسیا ساعۃ بلا عذر فسد ۱۲ و درمختار مصری مع الحاشیہ صـ ۱۲۳ و قاضی خاں صـ ۱۰۷

[5] لا یعود المعتکف مریضا ولا یشہد جنازۃ وقال الحدادی وکذا اذا ہدم المسجد فانتقل الی مسجد آخر اداخرجہ السلطان کرہا او اخرجہ الغریم او خرج ہو لبول او غائط فحب الغریم سائلۃ فسد اعتکافہ فی قول ابی حنیفۃ رح ۱۲ قاضی خاں صـ ۱۰۷ ج ۱

[6] مطلب یہ کہ جتنے دنوں کا اعتکاف فوت ہو گیا اس کو قضا کرنا پڑے گا واجب کی قضا واجب ہے اور سنت کی سنت ہے اور رمضان کے اعتکاف کیلئے رمضان ہونا ضروری نہیں ہے البتہ روزہ ہونا ضروری ہے ۱۲ محشی۔

[7] ولیس کالمکث لبعدہا ما لو خرج لہا ثم ذہب لعیادۃ مریض او صلوۃ جنازۃ من غیر ان یکون خرج لذلک قصدا خانہ جائز ۱۲ شامی صـ ۱۳۳ ج ۱

اس کے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازے میں شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۱۲۔ جمعے کی نماز کے لئے ایسے وقت جاوے[1] کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھ سکے اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھہرنا جائز ہے اس مقدار وقت کا اندازہ اس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے پہنچ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف[2] قائم نہ رہے گا مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہوا اور سپاہی اس کو گرفتار کر کے جائیں یا کسی کا قرض چاہتا ہو اور وہ اس کو باہر نکالے۔

مسئلہ ۱۴۔ اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرضخواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔

دوسری قسم۔ ان افعال کی جو اعتکاف میں ناجائز ہیں جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً[3] اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر، ہر حال میں اعتکاف باطل ہو جائے گا جو افعال کے تابع[4] جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی حالت اعتکاف میں ناجائز ہیں مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی نہ خارج ہو۔ ہاں اگر ان افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو پھر اعتکاف فاسد ہو جائے گا البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۔ حالت اعتکاف میں بے ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول[5] ہونا مکروہ تحریمی ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہاں جو کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان

---

[1] ویاتی الجمعۃ حین تزول الشمس فیصلی قبلہا اربعا وبعدہا اربعا وقال ابوالحسن الکرخی یاتی الجمعۃ فی مقدار ما یصلی قبلہا اربعا ادناہا اربع عشرۃ الجمعۃ ورکعتان تحیۃ المسجد ۱۲ قاضی خاں ج ۱ ص ۱۴۱

[2] وبطل الاعتکاف بوطی ولو نزال بدواعیہ سواء کان عامدا او ناسیا او مکرہا لیلا او نہارا ۱۲ مراقی ص ۴۱۰

[3] وحرم الوطی ودواعیہ لقولہ تعالیٰ ولا تباشروہن الخ فالتحق بہ اللمس والقبلۃ لان الجماع محظور فیہ فنبدی الی دواعیہ ۱۲ حوالہ بالا ص ۹ ولو امنی بالتفکر او بالنظر لا یفسد الاعتکاف ۱۲ حوالہ بالا ص ۱۰

[4] واکل المعتکف وشربہ ونومہ وعقدہ البیع لما یحتاج لنفسہ ولعیالہ لا تکون الا فی المسجد وکرہ احضار المبیع فیہ ذکرہ عقدہ کان للتجارۃ ۱۲ مراقی ص ۴۱۰

[5] عہ۔ مضی دلیلہ من قاضی خان فی ہذہ الصفحۃ فتنبہ ۱۲ محمد حیات غفرلہ۔

خریدنے والا نہ ہو ایسی حالت میں خرید و فروخت کرنا جائز ہے مگر مبیع کا مسجد میں لانا کسی حال میں جائز نہیں بشرطیکہ اس کے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو ہاں اگر مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو ہاں اگر مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رگ جانے کا خوف نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ[۱۱] - حالتِ اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہاں بری باتیں زبان[۱] سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں۔

زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ[۱] - سال[۲] گزرنا سب میں شرط ہے۔

مسئلہ[۲] - ایک قسم جانوروں کی جن میں زکوٰۃ فرض ہے سائمہ ہے اور سائمہ وہ جانور[۳] ہیں جن میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں (۱) سال کے اکثر حصے میں اپنے منہ سے چر کے اکتفا کرتے ہوں اور گھر میں ان کو کھڑے کر کے نہ کھلایا جاتا ہو اگر نصف سال اپنے منہ سے چر کے رہتے ہوں اور نصف سال ان کو گھر میں کھڑے کر کے کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں اسی طرح اگر گھاس ان کے لئے گھر میں منگائی جاتی ہو خواہ وہ بے قیمت یا بے قیمت تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں (۲) دودھ[۴] کی غرض سے یا نسل کے زیادہ ہونے کے لئے یا فربہ کرنے کے لئے رکھے گئے ہوں اگر دودھ اور نسل اور فربہی کی غرض سے نہ رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے تو پھر سائمہ نہ کہلائیں گے۔

سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ[۱] - سائمہ[۵] جانوروں کی زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ وہ اونٹ اونٹنی یا گائے بیل بھینس بھینسا۔ بچھڑا۔ بکری۔ بھیڑ دنبہ ہو۔ جنگلی جانوروں پر جیسے ہرن وغیرہ زکوٰۃ

---

[۱] ذکرہ الضمت ان اعتقد قربۃ لا منہی عنہ ۱۲ حوالہ بہا

[۲] وشرط حوب ادائہا حولان الحول علی النصاب لاصلی ۱۲

[۳] ثم السائمۃ ہی التی تکتفی بالرعی فی اکثر الحول کمتے لو علفہا نصف الحول او اکثر کانت علوفۃ لان القلیل تابع الاکثر ۱۲ ہدایہ صفحہ ۱۷۲ ج ۱۔

[۴] لقصد الدر والنس والزیادۃ والسمن لکن فی البدائع لو اسامہا للحم فلا زکوٰۃ فیہا ۱۲ درمختار ص ۱۵ مع الشامی مصری

[۵] وفی التی تسارم لقصد البیع زکوٰۃ تجارۃ اطلقہا فشمل المتولدۃ من اہلی وحشی لکن بعد کون الام الاہلیۃ کالمتولدۃ من شاۃ وظبی وبقرۃ وحشی واہلی فتجب الزکوٰۃ بہا ۱۲ شامی ج ۲ ص ۲۰

فرض نہیں ہاں اگر تجارت کی نیت سے خرید کر رکھے جائیں تو ان پر تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی۔ جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے ملکر پیدا ہوں گے تو اگر ان کی ماں دیسی ہے تو وہ دیسی سمجھے جائیں گے اور اگر جنگلی ہے تو جنگلی سمجھے جائیں گے مثال بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہوا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے اور نیل گاؤ اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۲۔ جو جانور سائمہ ہو اور سال کے درمیان میں اس کو تجارت کی نیت سے بیع کر دیا جائے تو اس سال اس کی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی اور جب سے اس نے تجارت کی نیت کی ہے اُس وقت سے اُس کا تجارتی سال شروع ہوگا۔

مسئلہ ۳۔ جانوروں کے بچوں میں اگر وہ تنہا ہوں زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر ان کے ساتھ بڑا جانور بھی ہو تو پھر ان پر بھی زکوٰۃ فرض ہو جائے گی اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائے گا اور سال پورا ہونے کے بعد اگر وہ بڑا جانور مر جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی۔

مسئلہ ۴۔ وقف کے جانوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

مسئلہ ۵۔ گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط ہوں زکوٰۃ ہے یا تو فی گھوڑا ایک دینار یعنی پونے تین روپے دیدیئے اور یا سب کی قیمت لگا کر اسی قیمت کا چالیسواں حصہ دے دے۔

مسئلہ ۶۔ گدھے اور خچر پر جب کہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اونٹ کا نصاب

یاد رکھو کہ پانچ اونٹ میں زکوٰۃ فرض ہے اس سے کم میں نہیں۔ پانچ اونٹ میں ایک بکری اور دس میں دو اور پندرہ میں تین اور بیس میں چار بکری دینا فرض ہے خواہ نر ہو یا مادہ مگر ایک سال سے کم نہ ہو اور درمیان میں کچھ نہیں پھر پچیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو دوسرا برس شروع ہو اور چھبیس سے پینتیس تک کچھ نہیں پھر چھتیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو تیسرا برس شروع ہو چکا ہو اور سینتیس سے پینتالیس تک

۱ ولو باع السائمۃ فی وسط الحول او قبلہ بیوم فانہ یستقبل حولا ۱۲ درمختار مجتبائی صفحہ ۱۳۱

۵ ولیس فی الفصلان والعجاجیل والحملان صدقۃ عند ابی حنیفۃ الا ان یکون معہا کبار اہذا آخر اقوالہ ۱۲ ہدایہ صفحہ ۱۷۱ ج ۱

۳ ولیس فی سور لہم الوقف زکوٰۃ ۱۲ درمختار صفحہ ۱۳۱

۴ اذا کانت الخیل سائمۃ وکورا واناثا فصاحبہا بالخیار ان شاء اعطی من کل فرس دینارا وان شاء قومہا واعطی من کل مائتی خمسۃ دراہم ۱۲ متن ہدایہ صفحہ ۱۷۱

۵ ولیس فی البغال والحمیر الا ان یکون للتجارۃ ۱۲ حوالہ بالا

۶ قال لیس فی اقل من خمس ذود صدقۃ فاذا بلغت خمسا سائمۃ وحال علیہا الحول ففیہا شاۃ الی تسع فاذا کانت عشرا ففیہا شاتان الی اربع عشرۃ فاذا کانت خمس عشرۃ ففیہا ثلث شیاہ الی تسع عشرۃ فاذا کانت عشرین ففیہا اربع شیاہ الی اربع وعشرین فاذا بلغت خمسا وعشرین ففیہا بنت مخاض وہی التی طعنت فی الثانیۃ الی خمس وثلثین فاذا کانت ستا واربعین ففیہا حقۃ وہی التی طعنت فی الرابعۃ الی ستین فاذا کانت احدی وستین ففیہا جذعۃ وہی التی طعنت فی الخامسۃ الی خمس وسبعین فاذا کانت ستا وسبعین ففیہا بنتا لبون الی تسعین فاذا کانت احدی وتسعین ففیہا حقتان الی مائۃ وعشرین ثم تستانف الفریضۃ ۱۲ ہدایہ صفحہ ۱۶۰ ج ۱ ولا تجزی ذکور الابل الا بالقیمۃ للاناث ۱۲ درمختار صفحہ ۱۳۱

کچھ نہیں پھر چھیالیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو چوتھا برس شروع ہو اور سینتالیس سے ساٹھ تک کچھ نہیں پھر اکسٹھ اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو پانچواں برس شروع ہو اور باسٹھ سے پچھتر تک کچھ نہیں پھر چھتر اونٹ میں دو ایسی اونٹنیاں جن کو تیسرا برس شروع ہو اور ستتر سے نوّے تک کچھ نہیں پھر اکانوے اونٹ میں دو ایسی اونٹنیاں جن کو چوتھا برس شروع ہو۔ اور بانوے سے ایک سو بیس تک کچھ نہیں پھر جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو پھر نیا حساب کیا جائے گا یعنی اگر چار زیادہ ہیں تو کچھ نہیں جب زیادتی پانچ تک پہنچ جائے یعنی ایک سو پچیس ہو جائیں تو ایک بکری اور دو وہ اونٹنیاں جن کو چوتھا سال شروع ہو جاوے اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری بڑھتی رہے گی ایک سو چوالیس تک اور ایک سو پینتالیس ہو جائیں تو ایک دو برس والی اونٹنی اور دو تین برس والی ایک سو اونچاس تک اور ایک سو پچاس ہو جائیں تو تین اونٹنیاں چوتھے برس والی واجب ہوں گی جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو پھر نئے سرے سے حساب ہوگا یعنی پانچ اونٹوں میں چوبیس تک فی پانچ اونٹ ایک بکری تین چوتھی برس والی اونٹنی کے ساتھ اور پچیس میں ایک دوسرے برس والی اونٹنی اور چھتیس میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی پھر جب ایک سو چھیانوے ہو جاویں تو چار تین برس والی اونٹنی دو سو تک پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اسی طرح حساب چلے گا جیسا کہ ڈیڑھ سو کے بعد سے چلا ہے۔

مسئلہ۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو مادہ ہونا چاہیے البتہ نر اگر قیمت میں مادہ کے برابر ہو تو درست ہے۔

گائے اور بھینس کا نصاب

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم میں ہیں دونوں کا نصاب بھی ایک ہے اور اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہو[1] تو دونوں کو ملا لیں گے۔ مثلاً بیس گائے ہوں اور دس بھینس تو دونوں کو ملا کر تیس کا نصاب پورا کر لیں گے مگر زکوٰۃ میں وہی

[1] لیس فیما دون الثلثین من البقر صدقۃ وفی الثلثین من البقر السائمۃ تبیع او تبیعۃ وہی التی طعنت فی الثانیۃ وفی اربعین من البقر مسنۃ وہی التی طعنت فی الثالثۃ وفی الزیادۃ علی الاربعین عن ابی حنیفۃ ثلث روایات وروی اسد بن عمر عن ابی حنیفۃ انہ لاشئ فی الزیادۃ علی الاربعین حتی یبلغ ستین ففیہا تبیعان وبہ اخذ ابو یوسف ومحمد والشافعی اتفقوا علی ان فیما زاد علی الستین الاوقاص تسع تسع وتجب فی کل اربعین مسنۃ وفی کل ثلثین تبیع او تبیعۃ ففی سبعین یجب مسنۃ وتبیع وفی ثمانین مسنتان وفی تسعین ثلثۃ اتبعۃ وفی مائۃ مسنۃ وتبیعتان وفی مائۃ وعشرۃ مسنتان وتبیع وفی مائۃ وعشرین ان شاء ادی ثلث مسنات وان شاء اربع اتبعۃ والجوامیس بمنزلۃ البقر ۱۲ قاضی خان ج ۱ ص ۱۱۸

جانور دیا جائے گا جس کی تعداد زیادہ ہو یعنی اگر گائے زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں گائے دی جائے گی اور اگر بھینس زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں بھینس دی جائے گی اور جو دونوں برابر ہوں تو قسم اعلیٰ میں جو جانور کم قیمت کا ہو یا قسم ادنیٰ میں جو جانور زیادہ قیمت کا ہو دیا جائے گا پس تیس گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو نر ہو یا مادہ تیس سے کم میں کچھ نہیں اور تیس کے بعد انتالیس تک بھی کچھ نہیں۔ چالیس گائے بھینس میں پورے دو برس کا بچہ نر یا مادہ اکتالیس سے اُنسٹھ تک کچھ نہیں جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک ایک برس کے دو بچے دیئے جائیں گے پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک برس کا بچہ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک برس کا بچہ اور ایک دو برس کا بچہ کیونکہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا اور جب اسّی ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے کیونکہ اسّی میں چالیس کے دو نصاب ہیں اور نوّے میں ایک ایک برس کے تین بچے کیونکہ نوّے میں تیس کے تین نصاب ہیں اور سو میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا کیونکہ سو میں دو نصاب تیس تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے ہاں جہاں کہیں دونوں نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے چاہے جس کا اعتبار کریں مثلاً ایک سو بیس میں چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کر کے ایک ایک برس کے چار بچے دیں خواہ چالیس کے نصاب کا اعتبار کر کے دو دو برس کے تین بچے دیں

بکری۔ بھیڑ کا نصاب

زکوٰۃ کے بارے میں بکری۔ بھیڑ سب یکساں ہیں خواہ بھیڑ دُمدار ہو جس کو دُنبہ کہتے ہیں یا معمولی اور اگر دونوں کا نصاب الگ الگ پورا ہو تو دونوں کی زکوٰۃ ساتھ دی جائے گی اور مجموعہ ایک نصاب ہوگا اور اگر ہر ایک[ع] کا نصاب پورا نہ ہو مگر دونوں

ع اس مسئلہ میں بہت سی تحقیق کے بعد منقح ہو گیا کہ اس صورت میں بھی مجموعہ کو ایک ہی قسم قرار دے کر ایک قسم میں (باقی ص ۱۴۹ پر)

۱ لیس فی اقل من اربعین من الغنم السائمۃ صدقۃ فاذا کانت اربعین سائمۃ وحال علیہا الحول ففیہا شاۃ الی مائۃ وعشرین فاذا زادت ففیہا شاتان الی مائتین فاذا زادت واحدۃ ففیہا ثلث شیاہ فاذا بلغت اربع مائۃ ففیہا اربع شیاہ ثم فی کل مائۃ شاۃ والضان والمعز سواء ویوخذ فی زکوۃ الغنم الذکور والاناث ۱۲ ہدایہ ص ۱۷۱ ج ۱

کے ملا لینے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تو جب بھی دونوں کو ملا لیں گے اور جو زیادہ ہوگا تو زکوٰۃ میں وہی دیا جائے گا اور دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ، چالیس کے بعد ایک سو بیس تک زائد میں کچھ نہیں پھر دو سو ایک میں تین بھیڑ یا بکریاں پھر تین سو ننانوے تک زائد میں کچھ نہیں پھر چار سو میں چار بکریاں یا بھیڑیں پھر چار سو سے زیادہ میں ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ دینا ہوگی سو سے کم میں کچھ نہیں۔

مسئلہ - بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں زیادہ کی قید نہیں ہاں ایک سال سے کم کا بچہ نہ ہونا چاہیئے خواہ بھیڑ ہو یا بکری۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱ - اگر کوئی[1] شخص حرام مال کو حلال کے ساتھ ملا دے تو سب کی زکوٰۃ اس کو دینا ہوگی۔

مسئلہ ۲ - اگر کوئی شخص زکوٰۃ[2] واجب ہونے کے بعد مر جائے تو اس کے مال کی زکوٰۃ نہ لیجائے گی ہاں اگر وہ وصیت کر گیا ہو تو اس کا تہائی مال زکوٰۃ میں لے لیا جائے گا۔ گو یہ تہائی پوری زکوٰۃ کو کفایت نہ کرے اور اگر اس کے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر وہ اپنی خوشی سے دیدیں لے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۳ - اگر ایک سال کے بعد قرضخواہ[3] اپنا قرض مقروض کو معاف کر دے تو قرضخواہ کو زکوٰۃ اس ایک سال کی نہ دینا پڑے گی۔ ہاں اگر وہ مدیون مالدار ہے تو اس کو معاف کرنا مال کا ہلاک کرنا سمجھا جائے گا اور دائن کو زکوٰۃ دینا پڑے گی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہی مجموعہ پر ہوگی مثلاً چالیس بکری ہیں اور چالیس بھیڑ تو ایسا ہی ہوگا جیسے اسّی بکریاں یا اسّی بھیڑیں ہوں اور زکوٰۃ میں ایک ہی واجب ہوگی لیکن اگر بکری دیگا تو ادنیٰ درجہ کی اور اگر بھیڑ دے گا تو اعلیٰ درجہ کی غرض اس کو دو نصاب نہ کہیں گے اور دو جانور واجب نہ کہیں گے جیسا کہ المغتنم فی زکوٰۃ الغنم میں اس کی تفصیل مذکور ہے ۱۲ محشی۔

[1] یعنی حرمت احد المالین مانع زکوٰۃ نہیں ہے لیکن اگر کوئی اور وجہ مانع ہو تو یہ دوسری بات ہے ۱۲ تصحیح الاغلاط

[1] معنی ولیلہ آلقا ۱۲
[2] ولو خلط السلطان المال المغصوب بمال ملکہ فتجب الزکوٰۃ فیہ ۱۲ درمختار مجتبائی ص ۱۳۳ ج ۱
[3] مات من علیہ الزکوٰۃ سقط الزکوٰۃ ولا تصیر دینا فی الترکۃ الا انہ لو اوصی باداء الزکوٰۃ یجب تنفیذ الوصیۃ من ثلث مالہ والمرودۃ بمنزلۃ الموت ۱۲ قاضی خان ص ۱۳۳ ج ۱
[4] اذا وہب الدین من المدیون لعدالحول نوی بہ الزکوٰۃ ان کان المدیون غنیا لایجوز لعدم تضمن الواہب قدر الزکوٰۃ استحسانا وان کان المدیون فقیرا فوہب الدین نوی بہ زکوٰۃ مال عین عند الواہب لایسقط عنہ زکوٰۃ ذلک المال ولو وہب جمیع الدین من المدیون ولم ینو بہ الزکوٰۃ کان مودیا زکوٰۃ ہذا الدین استحسانا ۱۲ حوالہ بالا

کیونکہ زکوٰتی مال کے ہلاک کر دینے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔

مسئلہ:- فرض و واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اسی وقت میں مستحب ہے جبکہ مال اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں[1] سے زائد ہو ورنہ مکروہ ہے اسی طرح اپنے کل مال کا صدقہ میں دے دینا بھی مکروہ ہے ہاں اگر وہ اپنے نفس میں توکل اور صبر کی صفت بہ یقین جانتا ہو اور اہل و عیال کو بھی تکلیف کا احتمال نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ:- اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا[2] جائے اور وہ شوہر کے گھر میں رخصت کر دی جائے تو اگر وہ مالدار ہے تب تو اس کے مال میں صدقہ فطر واجب ہے اور اگر مالدار نہیں تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر قابل خدمت شوہر کے یا اس کے موالنت کے ہے تو اس کا صدقہ فطر نہ باپ پر واجب ہے نہ شوہر پر نہ خود اس پر اور اگر وہ قابل خدمت کے اور قابل موالنت کے نہ ہو تو اس کا صدقہ فطر اس کے باپ کے ذمے واجب رہے گا اور اگر شوہر کے گھر میں رخصت نہیں کی گئی تو وہ قابل خدمت کے اور قابل موالنت ہو ہر حال میں اس کے باپ پر اس کا صدقہ فطر واجب ہوگا۔

[1] رجل محتاج ارادان یتصدق بالدراہم التی معہ علی الفقراء قالولان کان لو تصدق علی الفقراء یصیر علی الشدۃ فالصدقۃ افضل لانہ نزکت فیہ وہو قولہ تعالیٰ ویؤثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصۃ وان کان لا یصبر علی الشدۃ فالانفاق علی نفسہ افضل لحدیث الخ ۱۲ قاضی خان صفحہ ۲۹۲

[2] ولو تزوج طفلۃ الصائمۃ لخدمۃ الزوج فلا فطرۃ ۱۲ وموا خوذ من الدر ردیا تی التفصیل فی حاشیۃ الرد فتنبہ ۱۲

تمتہ حصہ سوم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ چہارم کا تمتہ نہیں ہے آگے تمتہ حصہ پنجم کا شروع ہوتا ہے

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ[1] - پورے[1] سر پر بال رکھنا نرمۂ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنت ہے اور اگر سر منڈائے تو پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کتروانا بھی درست ہے مگر سب کتروانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آجکل کا فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصہ منڈوانا کچھ رہنے دینا درست نہیں اسی سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ آج کل بابری رکھنی یا چندوا کھلانے یا اگلے حصے سر کے بال بغرض گلائی بنوانے کا جو دستور ہے درست نہیں۔

مسئلہ[2] - اگر بال بہت[2] بڑھا لئے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔

مسئلہ[3] - عورت کو سر[3] منڈانا بال کتروانا حرام ہے حدیث میں لعنت آئی ہے۔

مسئلہ[4] - لبوں[4] کا کتروانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جاوے سنت ہے اور منڈوانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے اجازت دیتے ہیں لہٰذا نہ منڈانے میں احتیاط ہے۔

مسئلہ[5] - مونچھ[5] دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہی بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔

مسئلہ[6] - داڑھی[6] منڈانا۔ کتروانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کتروا دینا درست ہے اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جاوے درست ہے۔

مسئلہ - رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جاویں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا

ع۱ اس حصے کا تمام مضمون صفائی معاملات مصنفہ حضرت مولانا مدظلہم العالی سے ماخوذ ہے ۱۲ محشی۔

---

[1] ان السنۃ فی شعر الراس الفرق واما الحلق ولا باس ان یحلق وسط راسہ ویرسل شعرہ من غیر ان یفعلہ قزاک مکروہ لانہ یصیر مشبہا ببعض الکفرۃ ویکرہ القزع وہو ان یحلق البعض ویترک البعض الخ ۱۲ شامۃ ص ۳۵۹ ج ۵

[2] مفہی ولیلہ فیما مر سابقا ۱۲

[3] قطعت شعر راسہا تحرمت ولعنت ۱۲ درمختار ص ۳۵۹ ج ۵

[4] ویندبی ان یاخذ الرجل من شاربہ حتی یواری الطرف العلیا من الشفۃ العلیا ۱۲ عمر مثل الحاجب ۱۲ قاضی خان ص ۲۹

[5] وکان بعض السلف یترک السبالۃ وہی اطراف الشوارب ۱۲ شامی ص ۳۵۹ ج ۵

[6] ولذا یحرم علی الرجل حلق لحیتہ ۱۲ درمختار ص ۳۵۹ ج ۵

ولا باس باخذ اطراف اللحیۃ والسنۃ فیہا القبضۃ ۱۲ حوالہ بالا۔

ع۲ ولا باس باخذ ما تحاجن وشعر وجہہ ۱۲ شامی ص ۳۵۸ ج ۵

درست ہے اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لی جاویں اور درست کر دی جاویں یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ حلق کے بال منڈوانا نہ چاہیئے مگر ابو یوسفؒ[1] سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ۔ ریش بچہ کے جلد نہیں لب زیریں کے بال[2] منڈوانے کو فقہا نے بدعت لکھا ہے اس لئے نہ چاہیئے اسی طرح گدی کے بال بنوانے کو بھی فقہا نے مکروہ لکھا ہے

مسئلہ۔ بغرض زینت سفید بال کا چننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب و ہیبت ہونے[3] کے لئے دور کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ ناک کے بال اکھیڑنا نہ چاہیئے قینچی سے کتر ڈالنا چاہیئے۔

مسئلہ۔ سینہ[5] اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر اولیٰ ہے۔

مسئلہ۔ موئے زیر ناف میں مرد کے لئے استرے سے دور کرنا بہتر ہے مونڈتے وقت ابتدا ناف کے نیچے سے کرے اور ہرتال وغیرہ کوئی دوا لگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے اور عورت[عہ] کیلئے موافق سنت کے یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے استرہ نہ لگے

مسئلہ۔ موئے بغل میں اولیٰ تو یہ[عہ] ہے کہ موچنے وغیرہ سے دور کئے جاویں اور استرے سے منڈوانا بھی جائز ہے۔

مسئلہ۔ اس کے علاوہ اور تمام بدن[7] کے بالوں کا مونڈنا رکھنا دونوں درست ہے

مسئلہ۔ پیر کے ناخن[6] دور کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کٹوانا مستحب ہے۔

مسئلہ۔ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کتروانا بہتر ہے۔ دائیں ہاتھ کے انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیا تک بہ ترتیب کتروا کر بائیں چھنگلیا سے بہ ترتیب کٹوائے اور دائیں انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں دائیں چھنگلیا سے شروع

عہ والسنۃ فی عانۃ المرأۃ النتف ۱۲ صفحہ ۳۵۸

عہ ویجوز فیہ الحلق والنتف اولے ۱۲ حوالہ بالا۔

[1] ولا یحلق شعر صفحہ ۱۲ حوالہ بالا

[2] نتف الصلبین بدعۃ وہما جانبا العنفقۃ وہی شعر الشفۃ السفلی حوالا بالا

[3] الباس بنتف الشیب قیدہ فی البزازیۃ بان لا یکون

[4] وجہ التزیین شامی صفحہ ۳۵۸

[4] ولا ینتف شعر انفہ ۱۲

[5] جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سارے بدن کے بال نورہ یعنی چونا سے دور کیا کرتے تھے ۱۲

[6] ای لاطلاق اقوال الفقہاء مثلا قال صاحب التنویر ویستحب قلم اظافیرہ من غیر تقیید بالایدی ۱۲ محمد حیات غفرلہ الا المجاہد فی دار الحرب فیستحب توفیر شاربہ واظفارہ ۱۲ در مختار صفحہ ۳۶۰

[7] روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم بدا بسبحتہ الیمنی الی الخنصر ثم بخنصر الیسری الی الابہام وختم بابہام الیمنی ولم یثبتہ فی تقلیم اظفار اصابع الرجل شیئ والاولی تقلیمہا کتخلیلہا ۱۲ حوالہ بالا۔

کر کے بائیں چنگلیا پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولیٰ ہے اس کے خلاف بھی بہتر وارست ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ کٹے ہوئے ناخن اور بال[1] دفن کر دینا چاہیئے دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈال دے۔ یہ بھی جائز ہے مگر نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ ناخن کا دانت[2] سے کاٹنا مکروہ[3] ہے اس سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے

مسئلہ ۲۰۔ حالت جنابت[4] میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیر ناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۱۔ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف[5] موئے بغل لبیں ناخن وغیرہ دور کر کے نہا دھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کر کے نماز کو جاوے ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن یہی انتہا درجہ چالیسویں دن اس کے بعد رخصت نہیں اگر چالیس دن گزر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار ہوگا۔

شفعہ کا بیان

مسئلہ ۱۔ جس وقت شفیع کو خبر بیع[6] کی پہنچی اگر فوراً منہ سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو شفعہ باطل ہو جائے گا پھر اس شخص کو دعوٰی کرنا جائز نہیں حتی کہ اگر شفیع کے پاس خط پہنچا اور اس کے شروع میں یہ خبر لکھی ہے کہ فلاں مکان فروخت ہوا اور اس وقت اس نے زبان سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا یہاں تک کہ تمام خط پڑھ گیا اور پھر کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو اس کا شفعہ باطل ہو گیا۔

مسئلہ ۲۔ اگر شفیع نے کہا کہ مجھکو اتنا روپیہ دو تو اپنے حق شفعہ سے دست بردار ہو جاؤں تو اس صورت میں چونکہ اپنا حق ساقط کرنے پر رضامند گیا۔ اس لئے شفعہ تو

ع پس یہ کراہت طبی ہے جس سے بچنا اچھا ہے ۱۲ منہ۔

[1] وینبغی ان یدفن ذلک النظفر والشعر المجزوز فان الرمی بہ فلا باس بہ وان القاوتی الکنتف او فی المغتسل کرہ ذلک لان ذلک یورث داء ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۳۶۶ ج ۴

[2] وقلمہا بالاسنان مکروہ یورث البرص ۱۲ شامی ج ۵ صفحہ ۳

[3] حلق الشعر حالۃ الجنابۃ مکروہ ۱۲ شامی صفحہ ۳۵۷ ج ۵

[4] ویستحب حلق عانتہ وتنظیف بدنہ بالاغتسال فی کل اسبوع مرۃ والافضل یوم الجمعۃ وجاز فی کل خمسۃ عشر وکرہ ترکہ فوق الاربعین ۱۲ درمختار ہے الی آخرہ مصری صفحہ ۳۶۱

[5] ان طلب المواثبۃ فرفعہ فور علم الشفیع بالبیع ان اخبر بالبیع رجلان او رجل وامرأتان او رجل عدل فسکت ساعۃ ولم یطلب الشفعۃ بطلت شفعتہ ۱۲ قال فی الہدایۃ اخبر بکتاب والشفعۃ فی الدور وسائر ما لا ینقل والحیوان ما لم یقبض الثمن او یحضر المشتری او یشہد علی العرض بطلت شفعتہ در والعرض لان حق الشفعۃ لیس بحق مستقر فی المحل بل ہو مجرد حق التملک فلا یصح الاعتیاض عنہ ہدایہ صفحہ ۳۱۰ ج ۴ شرح وقایہ صفحہ ۲۰ ج ۴۔

ساقط ہوا لیکن چونکہ یہ رشوت ہے اس لئے یہ روپیہ لینا دینا حرام ہے۔

مسئلہ ۳ - اگر ہنوز حاکم نے شفعہ نہیں دلایا تھا کہ شفیع مرگیا اس کے وارثوں کو شفعہ نہ پہونچے گا اور اگر خریدار مرگیا شفعہ باقی رہے گا۔

مسئلہ ۴ - شفیع کو خبر پہنچی کہ اس قدر قیمت کو مکان بکا ہے اس نے دست برداری کی پھر معلوم ہوا کہ کم قیمت کو بکا ہے اس وقت شفعہ لے سکتا ہے۔ اسی طرح پہلے سنا تھا کہ فلاں شخص خریدار ہے پھر سنا کہ نہیں بلکہ دوسرا خریدار ہے یا پہلے سنا تھا کہ نصف بکا ہے، پھر معلوم ہوا کہ پورا بکا ہے ان صورتوں میں پہلی دست برداری سے شفعہ باطل نہ ہوگا۔

مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی اور مساقاۃ یعنی پھل کی بٹائی کا بیان

مسئلہ ۱ - ایک شخص نے خالی زمین کسی کو دے کر کہا کہ تم اس میں کھیتی کرو جو پیدا ہوگا اس کو فلاں نسبت سے تقسیم کرلیں گے یہ مزارعت ہے اور جائز ہے۔

مسئلہ ۲ - ایک شخص نے باغ لگایا اور دوسرے شخص سے کہا کہ تم اس باغ کو سینچو خدمت کرو جو پھل آوے گا خواہ ایک دو سال یا دس بارہ سال تک نصف نصف یا تین تہائی تقسیم کرلیا جاوے گا یہ مساقاۃ ہے اور یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳ - مزارعت کی درستی کے لئے اتنی شرطیں ہیں نمبر (۱) زمین کا قابل زراعت ہونا (۲) زمیندار و کسان کا عاقل و بالغ ہونا (۳) مدت زراعت کا بیان کرنا (۴) بیج کا بیان کردینا کہ زمیندار کا ہوگا یا کسان کا۔ (۵) جنس کاشت کا بیان کردینا کہ گیہوں ہوں گے یا جو مثلاً (۶) کسان کے حصے کا ذکر ہوجانا کہ کل پیداوار میں کس قدر ہوگا (۷) زمین کو خالی کرکے کسان کے حوالے کرنا (۸) زمین کی پیداوار میں کسان اور مالک کا شریک رہنا (۹) زمین اور تخم ایک شخص کا ہونا اور بیل اور محنت وغیرہ امور دوسرے کے ہونے یا ایک کی فقط زمین اور باقی چیزیں دوسرے کے متعلق ہوں۔

---

۱ وقت الشفیع لا المشتری ۱۲ شرح وقایہ ص ۳۲۸

۲ فان سمح شراء ک فلم فظہر شراء غیرک او بیعہ بالف فلم وکان باقل لا یبطل الشفعۃ ۱۲ حوالہ بالا۔

۳ ہی عقد الزرع ببعض الخارج ولا تصح عند ابی حنیفۃ وصحت عندہما وبہ یفتی ۱۲ حوالہ بالا۔

۴ ہی دفع الشجر الی من یصلحہ بجزء من ثمرہ وہی کالمزارعۃ حکما وخلافا وشروطا ۱۲ حوالہ بالا

۵ بشرط صلاحیۃ الارض للزرع واہلیۃ العاقدین وذکر المدۃ وحد البذر وجنسہ وقسط الآخر والتخلیۃ بین الارض والعاقد والشرکۃ فی الخارج ۱۲ حوالہ بالا۔

مسئلہ۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مزارعت[1] فاسد ہو جاوے گی۔

مسئلہ۔ مزارعت فاسدہ میں سب پیداوار بیج والے کی ہوگی اور دوسرے شخص کو اگر وہ زمین والا ہے تو زمین کا کرایہ موافق دستور کے ملے گا اور اگر وہ کاشتکار ہے تو مزدوری موافق دستور کے ملے گی مگر یہ مزدوری اور کرایہ اس قدر سے زیادہ نہ دیا جاوے گا جو آپس میں دونوں کے ٹھیر چکا تھا یعنی اگر مثلاً بالمناصفہ[2] مزارعت ٹھہری تھی تو کل پیداوار کی نصف سے زیادہ نہ دیا جاوے گا۔

مسئلہ۔ بعد معاملہ[3] مزارعت کے اگر دونوں میں سے کوئی شرط کے بموجب کام کرنے سے انکار کرے تو اس سے بزور کام لیا جائے گا لیکن اگر بیج والا انکار کرے تو اس پر زبردستی نہ کیجائیگی۔

مسئلہ۔ اگر دونوں عقد کرنے والوں میں سے کوئی مر جاوے تو مزارعت باطل ہو جاویگی۔

مسئلہ۔ اگر مدت معینہ[4] مزارعت کی گذر جاوے اور کھیتی پکی نہ ہو تو کسان کو زمین کی اُجرت اس جگہ کے دستور کے موافق دینی ہوگی ان زائد ایام کے عوض میں۔

مسئلہ۔ بعض جگہ دستور ہے کہ بٹائی کی زمین میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اس کو تو حسب معاہدہ باہم تقسیم کر لیتے ہیں اور جو اجناس چری وغیرہ پیدا ہوتی ہے اس کو تقسیم نہیں کرتے بلکہ بیگھوں کے حساب سے کاشتکار سے نقد لگان وصول کرتے ہیں سو ظاہراً تو بوجہ اس کے کہ یہ شرط خلاف مزارعت ہے ناجائز معلوم ہوتا ہے مگر اس تاویل سے کہ اس قسم کے اجناس کو پہلے ہی سے خارج از مزارعت کہا جاوے اور بہ اعتبار عرف کے معاملہ سابقہ میں یوں تفصیل کی جاوے کہ دونوں کی مراد یہ تھی کہ فلاں اجناس میں عقد مزارعت کرتے ہیں اور فلاں اجناس میں زمین بطور اجارہ کے دیجاتی ہے اس طرح جائز ہو سکتا ہے مگر اس میں جانبین کی رضامندی شرط ہے

مسئلہ۔ بعض زمینداروں کی عادت ہے کہ علاوہ اپنے حصے بٹائی کے کاشتکار سے

---

[1] فتبطل ان شرط لاحدہما نفز ان مسماۃ او ما یخرج من موضع معین او رفع رب البذر بذرہ الخ حوالہ بالا

[2] وہی فسدت الخارج لرب البذر والآخر مثلہا ارضہ او عملہ ولا یزاد علی ما شرط ۱۲ حوالہ بالا۔

[3] وجبر من ابی عن المضی الارب البذر ۱۲ حوالہ بالا

[4] وتبطل بموت احدہما ۱۲ حوالہ بالا۔

[5] فان مضت المدۃ ولم یدرک الزرع فعلی العامل اجر مثل نصیبہ من الارض حتی یدرک ۱۲ ای اجر مثل ما فیہ نصیبہ ۱۲ حوالہ بالا۔

[6] کاجر الحصاد والکرفاع والدرس والتذریۃ فانہ علیہما بقدر حصتہ کل واحد منہما فان شرط علی العامل فسدت لانہ شرط ما لف لمقتضی العقد ۱۲ حوالہ بالا

عہ۔ یعنی ہر ایک کو آدھا آدھا ٹھیرا تھا ۱۲

عہ البین بینہما ایضاً لاعتبار العرف فیہما ام بیض علیہ المتعاقدان ۱۲ ہدایہ ص ۲۱۱ ج ۲ البتن لصاحب البذر وعند البعض مشترک تبعاً للحب ۱۲ شرح وقایہ صفحہ ۲۳۲۔

حصّے میں سے کچھ اور حقوق ملازموں اور کمینوں کے بھی نکالتے ہیں سو اگر بالمقطع ٹھہرایا کہ ہم دو من یا چار من ان حقوق کا لیں گے یہ تو ناجائز ہے اور اگر اس طرح ٹھیرایا کہ ایک من میں ایک سیر مثلاً تو یہ درست ہے

مسئلہ ۱۱ بعض لوگ اس کا تصفیہ[1] نہیں کرتے کہ کیا بویا جاوے گا پھر بعد میں تکرار و قضیہ ہوتا ہے یہ جائز نہیں یا تو اس تخم کا نام تصریحاً لے یا عام اجازت دیدے کہ جو چاہے بونا۔

مسئلہ ۱۲ بعض جگہ رسم ہے کہ کاشتکار[2] زمین میں تخم پاشی کر کے دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ شرط ٹھیرتی ہے کہ تم اس میں محنت و خدمت کرو جو کچھ حاصل ہوگا ایک تہائی مثلاً ان محنتوں کا ہوگا سو یہ بھی مزارعت ہے جس جگہ زمیندار اصلی اس معاملے کو نہ روکتا ہو وہاں جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۳ اس اوپر کی صورت میں بھی مثل صورت سابقہ[3] عرفاً تفصیل ہے بعض اجناس تو اُن عاملوں کو بانٹ دیتے ہیں اور بعض میں فی بیگہ کچھ نقد دیتے ہیں پس اس میں بھی ظاہراً وہی شبہ عدم جواز کا اور وہی تاویل جواز کی جاری ہے۔

مسئلہ ۱۴ اجارہ یا مزارعت میں بارہ سال یا کم و بیش مدت تک زمین سے منتفع ہو کر مورو ثیت کا دعویٰ کرنا جیسا اس وقت رواج ہے محض باطل اور حرام اور ظلم[4] و غصب ہے بدون طیب خاطر مالک کے ہرگز اُس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اس کا پیداوار بھی خبیث ہے اور کھانا اس کا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۵ مساقاۃ[5] کا حال سب باتوں میں مثل مزارعت کے ہے۔

مسئلہ ۱۶ اگر پھل لگے ہوئے درخت[6] پرورش کو دیئے اور پھل ایسے ہوں کہ پانی دینے اور محنت کرنے سے بڑھتے ہوں تو درست ہے اور اگر ان کا بڑھنا پورا ہو چکا ہو تو مساقات درست ہوگی جیسے مزارعت کہ کھیتی تیار ہونے کے بعد درست نہیں۔

مسئلہ ۱۷ اور عقد مساقاۃ[7] جب فاسد ہو جاوے تو پھل سب درخت والے کے ہوں گے اور کام کرنے والے کو معمولی مزدوری ملے گی جس طرح مزارعت میں بیان ہوا۔

---

[1] شرط ثالث بیان جنس البذر لان الاجارۃ لا تصح عند جہالۃ الاجر ولا اجر لہاشمی سوی الخارج فیشترط بیان جنس البذر ولان لبعض الزرع یضر بالارض فلا بد من بیانہ ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۲۲۳ ج ۴

[2] رجل دفع ارضہ مزارعۃ فدفعہا العامل الی غیر مزارعۃ فان کان صاحب الارض قال للعامل وعمل فیہ برأیک یجوز دفع العامل الی غیرہ علی کل حال وان لم یقل صاحب الارض ذلک فان کان البذر من قبل صاحب الارض کان للعامل ان یزرعہا بنفسہ واجرائہ دیسیئ لہ ان یدفعہا الی غیرہ مزارعۃ ۱۲ قاضی خان صفحہ ۲۲۳

[3] حوالہ بالا۔

[4] کیونکہ کرایہ دار یا کاشتکار زمین کا مالک نہیں ہے پھر کیسے مورو ثی ہو سکتی ہے لہٰذا صریح ظلم ہے ۱۲

[5] وہی کالمزارعۃ حکماً وخلافاً الخ ۱۲ شرح وقایہ صفحہ ۲۳۳

[6] ثم اذا صحت تصح وان کانت الثمر علی الشجر الا ان یکون الثمر مدرکا لا یحتاج الی العمل قبل الادراک کالبقلۃ کالمزارعۃ الخ ۱۲ شرح وقایہ صفحہ ۲۳۳

[7] فاذا فسدت المساقاۃ فللعامل اجر مثلہ وصارت کالمزارعۃ اذا فسدت ۱۲ ہدایہ صفحہ ۴۱۶ ج ۲۔

نشے دار چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱ - جو چیز پتلی بہنے والی نشے دار ہو خواہ شراب ہو یا تاڑی یا اور کچھ اور اس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اسی طرح دواؤں میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہے خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر رہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے ہر حال میں ممنوع ہے یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔

مسئلہ ۲ - اور جو چیز نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو۔ جائفل افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے یا اس سے ضرر شدید ہو تو وہ حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لاوے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضماد وغیرہ میں استعمال کیا جاوے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

شرکت کا بیان

شرکت دو طرح کی ہے ایک شرکت املاک کہلاتی ہے جیسے ایک شخص مر گیا اور اس کے ترکہ میں چند وارث شریک ہیں یا روپیہ ملا کر دو شخصوں نے ایک چیز خرید کی یا ایک شخص نے دو شخصوں کو کوئی چیز ہبہ کر دی اس کا حکم یہ ہے کہ کسی کو کوئی تصرف بلا اجازت دوسرے شریک کے جائز نہیں دوسری شرکت عقود ہے یعنی دو شخصوں نے باہم معاہدہ کیا کہ ہم تم شرکت میں تجارت کریں گے اس شرکت کے اقسام و احکام یہ ہیں۔

مسئلہ ۴ - ایک قسم شرکت عقود کی شرکت عنان ہے یعنی دو شخصوں نے تھوڑا تھوڑا روپیہ بہم پہنچا کر اتفاق کیا کہ اس کا کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید کر تجارت کریں اس میں یہ شرط ہے۔ کہ دونوں کا راس المال نقد ہو خواہ روپیہ یا اشرفی یا پیسے سو اگر دونوں آدمی کچھ اسباب غیر نقد شامل کر کے شرکت سے تجارت کرنا چاہیں یا ایک کا راس المال

---

۱ محمد و الشافعی قولہ علیہ السلام کل مسکر حرام و قولہ علیہ السلام ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام ۱۲ قاضی خاں صفحہ ۲۵۶۔

۲ و من صرح بجرمۃ ارادیہ القدر المسکر منہ یدل علیہ ما فی غایۃ البیان عن شرح شیخ الاسلام اکل قلیل السمونیاد البیض مباح للتداوی و مازاد علی ذلک اذا کان یقتل او یذہب العقل حرام ۱۲ شامی صفحہ ۲۹۴ ج ۵

۳ الشرکۃ نوعان شرکۃ املاک و شرکۃ عقود اما شرکۃ الاملاک فہی علی نوعین احدہما ان یصیر المالان مال کل واحد منہما مشترکا بینہما بغیر اختیار ہما بان اختلط مال احدہما بمال الآخر من غیر اختیار ہما خلط لا یمکن التمییز بینہما اصلا او اذا لا یمکن الا بحرج کتخلط الحنطۃ بالشعر و الثانی ان یصیر المالان مشترکا بینہما باختیار ہما بان ملکا مالہ بالشراء او بالہبۃ او بالصدقۃ او بالاستیلاء فی النوع الاول لو باع احدہما نصیبہ من اجنبی بغیر اذن الشریک لا یجوز فی النوع الثانی اذا باع احدہما نصیبہ من اجنبی بغیر اذن الشریک اما شرکۃ العقود علی نوعین شرکۃ فی المال و شرکۃ فی العمل اما شرکۃ المال عنان و مفاوضۃ و شرط جواز ہما ان یکون راس مالہما من الاثمان ۱۲ قاضی خان۔

۴ مضی دلیلہ۔

نقد ہو اور دوسرے کا غیر نقد یہ شرکت صحیح نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱ - شرکت عنان میں جائز ہے کہ ایک کا مال زیادہ ہو ایک کا کم اور نفع کی شرکت باہمی رضامندی پر ہے یعنی اگر یہ شرط ٹھہرے کہ مال تو کم و زیادہ ہے مگر نفع برابر تقسیم ہوگا یا مال برابر ہے مگر نفع تین تہائی[ع] ہوگا تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۲ - اس شرکت عنان میں ہر شریک کو مال شرکت میں ہر قسم کا تصرف متعلق تجارت کے جائز ہے بشرطیکہ خلاف معاہدہ نہ ہو لیکن ایک شریک کا قرض دوسرے سے نہ مانگا جاوے گا۔

مسئلہ ۳ - اگر بعد قرار پانے اس شرکت کے کوئی چیز خریدی نہیں گئی اور مال شرکت تمام یا ایک شخص کا مال تلف ہوگیا تو شرکت باطل ہو جائے گی اور ایک شخص بھی کچھ خرید چکا ہے اور پھر دوسرے کا مال ہلاک ہوگیا تو شرکت باطل نہ ہوگی مال خرید دونوں کا ہوگا اور جس قدر اس مال میں دوسرے شریک کا حصہ ہے اس حصے کے موافق زر ثمن اس دوسرے شریک کا حصہ ہے اس حصے کے موافق زر ثمن اس دوسرے شریک سے وصول کر لیا جاوے گا مثلاً ایک شخص کے دس روپئے تھے اور دوسرے کے پانچ دس روپئے والے نے مال خرید لیا تھا اور پانچ روپیہ والے کے روپے ضائع ہوگئے سو پانچ روپے والا اس مال میں ثلث کا شریک ہے اور دس روپے والا اس سے دس روپے کا ثلث نقد واپس کرے گا یعنی تین روپئے پانچ آنے چار پائی۔ اور آئندہ یہ مال شرکت پر فروخت ہوگا۔

مسئلہ ۴ - اس شرکت میں دونوں شخصوں[ع] کو مال کا مخلوط کرنا ضرور نہیں صرف زبانی ایجاب و قبول سے یہ شرکت منعقد ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۶ - نفع نسبت سے مقرر ہونا چاہئے یعنی آدھا آدھا یا تین تہائی[ع] مثلاً اور اگر یوں ٹھہرا کہ ایک شخص کو سو روپے ملیں گے باقی دوسرے کا یہ جائز نہیں۔

مسئلہ ۷ - ایک قسم شرکت عقود کی شرکت صنائع کہلاتی ہے اور شرکت تفصیل بھی

ع یعنی ایک کو دو تہائی اور دوسرے کو ایک تہائی ۱۲ محشی۔

---

۱ ولا یشترط المساواۃ فی راس المال فی ہذہ الشرکۃ عندنا ۱۲ وہل یشترط المساواۃ فی الربح عندعلمائنا الثلثۃ لا یشترط ذلک ۱۲ قاضی خاں ص ۴۹۱ ج ۲

۲ فان ہلک مال احدہما بعد شراء الآخر بحالہ فشریہ لہما ورجع علی الآخر بحصتہ من ثمنہ ۲ شرح وقایہ ص ۱۸۶ ج ۲

۳ ارکان الکل دراہم ادونانیر ناشری کل واحد منہما بما لا قبل الخلط بجمیع المشتری یکون مشترکا بینہما عندنا ۱۲ قاضی خان ص ۴۹۱ ج ۲

۴ کما اذا شرط فی الشرکۃ دراہم مسماۃ من الربح لاحدہما فتفسید الشرکۃ ۱۲ شرح وقایہ ص ۱۹۷

کہتے ہیں[1]۔ جیسے دو درزی یا دو رنگریز باہم معاہدہ کرلیں کہ جو کام جس کے پاس آوے اُس کو قبول کرے اور جو مزدوری ملے وہ آپس میں آدھوں آدھ یا تین تہائی یا چوتھائی وغیرہ[عہ] کے حساب سے بانٹ لیں یہ جائز ہے۔

مسئلہ ۸۔ جو کام ایک نے لے لیا دونوں پر لازم ہوگیا مثلاً ایک شریک نے ایک کپڑا سینے[2] کے لئے لیا تو صاحب فرمائش جس طرح اس پر تقاضا کرسکتا ہے دوسرے شریک سے بھی سلوا سکتا ہے اسی طرح جیسے یہ کپڑا سینے والا مزدوری مانگ سکتا ہے دوسرا بھی مزدوری لے سکتا ہے اور جس طرح اصل کو مزدوری دینے سے مالک سبکدوش[عہ] ہوجاتا ہے۔ اسی طرح اگر دوسرے شریک کو دے دی تو بھی بری الذمہ ہوسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۔ ایک قسم شرکت کی شرکت وجوہ[3] ہے یعنی نہ اُن کے پاس مال ہے نہ کوئی ہنر و پیشہ ہے صرف باہمی یہ قرار دیا کہ دکانداروں سے اُدھار مال لے کر بیچا کریں اس شرکت میں بھی ہر شریک دوسرے کا وکیل ہوگا اور اس شرکت میں جس نسبت سے شرکت ہوگی اسی نسبت سے نفع کا استحقاق ہوگا یعنی اگر خریدی ہوئی چیزوں کو بالنصف مشترک قرار دیا گیا تو نفع بھی نصفا نصف تقسیم ہوگا اور اگر مال کو تین تہائی مشترک ٹہرایا گیا تو نفع بھی تین تہائی تقسیم ہوگا۔

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ ششم ہفتم ہشتم دہم کا تتمہ نہیں ہے آگے حصہ نہم کا تتمہ آتا ہے۔

[1] صورتہا ان یشترک خیاطان او قصارن او خیاط و قصار علی ان یتقبلا الاعمال جاز عندنا ۱۲ قاضی خان ص ۴۹۷

[2] حکم ہذہ الشرکۃ ان یصیر کل واحد منہما وکیلا عن صاحبہ بتقبل العمل واکتوکیل بتقبل العمل جائز ۱۲ حوالہ بالا۔

[3] صورتہا ان یشترک الرجلان من غیر مال علی ان یبیعا و یشتریا بوجوہہما علی ان ما اشتریا کان بینہما فقالا علی ان ما اشتریاہ من الیسر فہو بینہما نصفین او شرطا لاحدہما الثلثین وللآخر الثلث فہو کما شرط والربح یکون علی قدر الملک وان قالا علی ان ما اشتریا فلاحدہما الثلثان وللآخر الثلث علی ان الربح بینہما نصفان لا یجوز وانما یکون الربح بینہما علی قدر الملک فاذا شرط لاحدہما اکثر من ربح ملکہ لا یجوز ۱۲ قاضی خان ص ۴۹۷ ج ۴

عہ یعنی چار حصوں میں سے ایک کو تین حصے اور دوسرے کو ایک حصہ ملے گا۔ ۱۲۔ محشی۔

عہ ویبرء الدافع بالدفع الیہ ای بدفع الاخر الی کل واحد منہما ۱۲ شرح وقایہ ص ۱۸۷۔

تتمہ حصہ نہم بہشتی زیور

تمہید

چونکہ بہشتی زیور میں مسائل مخصوص[1] بالرجال اسی طرح اس کے حصّہ نہم میں امراض مخصوص بالرجال نہیں لکھے گئے اور اُن کی تتمیم و تکمیل کے لئے بہشتی گوہر لکھا گیا ہے اس لئے حصہ مسائل کے ختم ہونے کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ معالجات[2] مخصوص بالرجال بھی اس میں شامل کر دیئے جاویں اس کے کاتب بھی مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب ہیں۔

کتبہ اشرف علی عفی عنہ۔

[1] جو مردوں کے ساتھ خاص ہوں ۱۲۔

[2] یعنی علاجات ۱۲

مَردوں کے امراض

جریان۔ اس کو کہتے ہیں کہ پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد چند قطرے سفید دودھ کے سے رنگ کے گریں اس سے ضعف دن بدن بڑھتا ہے اور چاہے کیسی ہی عمدہ غذا کھائی جاوے مگر بدن کو نہیں لگتی آدمی ہمیشہ دُبلا اور کمزور زرد رہتا ہے اور جب بڑھ جاتا ہے تو معدہ بھی خراب ہو جاتا ہے بھوک نہیں لگتی اور جو کچھ کھایا جائے ہضم نہیں ہوتا دست آجاتے ہیں قبض ہو جاتا ہے۔ جریان کے مریض کو جب قبض بہت ہو جاتا ہے تو علاج بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اکثر دوائیں جریان کی قابض ہوتی ہیں ان سے قبض بڑھتا ہے اور قبض سے جریان کو زیادتی ہوتی ہے اس واسطے اس کے علاج سے غفلت مناسب نہیں شروع ہی

[2] اور دسویں حصہ کا تتمہ رسالہ آداب المعاشرت کو سمجھنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ۔

میں غور سے علاج کرلیں۔ جریان کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ مزاج میں گرمی بڑھکر خون اور منی میں حدت آجائے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ قطرے جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتے ہیں بالکل سفید نہ ہوں بلکہ کسی قدر زردی مائل ہوں اور سوزش کے ساتھ نکلیں بلکہ پیشاب میں بھی جلن پیدا ہوتی ہو اور علامات بھی خون کی گرمی کی موجود ہوں جیسے گرمی کے موسم میں جریان کی یا دقی ہونا اور سردی میں کم ہوجانا یا سرد پانی سے نہانے سے آرام پانا **علاج** یہ سفوف کھائیں۔ گوند ببول۔ کتیرا۔ چنی گوند طباشیر کشتہ قلعی۔ ست بہروزہ۔ دانہ الائچی خرد۔ پھلی ببول۔ ستاور۔ تالمکھانہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ موچرس۔ گوند نیم۔ اندر جو شیریں۔ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ پونے چار تولہ ملاکر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز گائے کی تازی چھاچھ پاؤ بھر کے ساتھ پھانکیں اگر گائے کی چھاچھ میسر نہ ہو تو بھینس کی سہی اگر یہ بھی نہ ملے تو مصری کے شربت کے ساتھ کھائیں۔ یہ سفوف سوزاک کے لئے بھی مفید ہے۔ پرہیز گائے کے گوشت اور جملہ گرم چیزوں سے جیسے میتھی بیگن۔ مولی گڑ تیل۔ وغیرہ جریان کی اس قسم میں کسی قدر ترشی کا استعمال چنداں مضر نہیں بشرطیکہ بہت پرانا ہوگیا ہو۔ دوسرا سفوف نہایت مقوی اور سوزش پیشاب اور اس جریان کو مفید ہے جو گرمی سے ہو۔ چھوٹی مائیں۔ طباشیر زہر مہرہ خطائی۔ تالمکھانہ۔ بیجبند[1] سرخ گلاب۔ زیرہ۔ دھنیا۔ پوست بیرون پستہ۔ دانہ الائچی خرد۔ چھالیہ کے پھول۔ سب چھ چھ ماشہ۔ املی کے بیجوں کی گری دو تولہ کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کرلیں پھر موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری سب چار چار ماشہ کوٹ چھان کر ملاکر مصری چار تولہ پیسکر ملاکر چھ چھ ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیہ ہر روز دودھ کی لسی کے ساتھ پھانکیں تیسرا سفوف گرم جریان کے لئے اور بھوک بڑھاتا ہے اور ممسک بھی ہے۔ ثعلب مصری۔ تخم خرفہ۔ کشتہ قلعی۔ تنبلوچن۔ کہربا شمعی۔ گلنار۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ بہمن سرخ۔ سب چھ چھ ماشہ۔ مصطگی رومی دو ماشہ مازو۔ تخم ریحاں تین تین ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ آٹھ ماشہ پیس کر ملاکر تین تین

[1] یہ درخت جھاؤ کا پھل ہے چنے کے برابر بلکہ چنے سے کچھ بڑا ۱۲ جامع الادویہ۔

[2] اس کا رنگ سیاہ اور چمکدار ہوتا ہے ممسک ہے اور تولید کرتا ہے ۱۲ حوالہ بالا اور اس کا ایک سفوف بنام سفوف بیجبند مشہور ہے جس ترکیب یہ ہے بیجبند سیاہ تخم ہلیل ہر ایک ۳ درہم کوکہرد تالمکھانہ اندر جو شیریں ہر ایک چھ درم لسوڑہ ۲۴ درم کوٹ چھان کر آدس میں درچند شکر ملاکر ہر روز ٹھنڈے پانی کے ہمراہ پیویں۔ ۱۲۔ یہ سفوف بھی جریان کے لئے بہت مفید ہے از جامع الفنون ص ۱۲۲

ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیہ صبح اور ایک شام مصری کے شربت کے ساتھ پھانکیں۔

جریان کی دوسری قسم - وہ ہے کہ مزاج میں سردی اور رطوبت بڑھکر پٹھے کمزور ہوکر پیدا ہو علامت یہ ہے کہ مادہ منی نہایت رقیق ہو اور احتلام اگر ہو تو ہونے کی خبر بھی نہ ہو اور منی ذرا ارادے سے یا بالکل بے ارادہ خارج ہو جاتی ہو علاج یہ دوا کھائیں۔

اندرجو شیریں سمندر پھل تخم کونچ۔ تخم پیاز۔ تخم اوٹنگن۔ عاقرقرحا۔ ریوند چینی سب ساڑھے دس دس ماشہ کوٹ چھان کر بیس پڑیاں بنالیں پھر ایک انڈا لیں اور سفیدی اس کی نکال ڈالیں اور زردی اسی میں رہنے دیں پھر ایک پڑیہ دوائی مذکور کی لے کر اس انڈے میں ڈالیں اور سوراخ آٹے سے بند کرکے بھوبل میں انڈے کو نیم برشت کرکے کھالیں اسی طرح بیس دن تک کھائیں۔

سفوف مغلظ منی اور ممسک[۱] سنگھاڑا خشک۔ گوند ببول چھ چھ ماشہ۔ مازو مصطگی رومی تین تین ماشہ۔ نشاستہ۔ تالمکھانہ۔ ثعلب مصری چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری ڈھائی تولہ ملاکر سفوف بنالیں اور پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک تازے پانی کے ساتھ کھائیں اور اس قسم میں جوارش کمونی ایک تولہ ہر روز کھانا بہت مفید ہے۔

ایک قسم جریان - کی وہ ہے کہ گردہ بہت ضعیف ہو جاوے اور چربی اس کی پگھلکر بصورت منی نکلنے لگے یہ حقیقت میں جریان نہیں ہے ——— صرف جریان کے مشابہ ہونے سے اس کو جریان کہدیتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ بعد پیشاب یا قبل ایک سفید چیز بلا ارادہ نکلے اور مقدار بہت زیادہ ہو اور اس کے نکلنے سے ضعف بہت محسوس ہو نیز امراض گردہ پہلے سے موجود ہوں جیسے درد گردہ۔ پتھری۔ ریگ وغیرہ

علاج معجون لبوب کبیر بہت مفید ہے گردہ کو طاقت دیتی ہے اور ضعف باہ اور چربی پیشاب میں آنے کو دور کرتی ہے اور مقوی تمام بدن ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ مغز پستہ مغز فندق۔ مغز بادام شیریں۔ حبۃ الخضراء۔ مغز اخروٹ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز حب الزلم ماہی روبیاں۔ خولنجان۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ بہمن سفید تودری سرخ۔ تودری زرد۔ سونٹھ۔ تل چھلے ہوئے۔ دارچینی فلفلی۔ سب پونے نو نو ماشہ۔ بالچھڑ۔ ناگرموتھ۔ نوشادر

[۱] یہ ایک بیج ہے کتان کے بیج کے ہم شکل اور اس کا ذائقہ پھیکا و بدمزہ ہوتا ہے ۱۲ از جامع الادویہ صفحہ ۳۰

کبابہ۔ حب القلقل۔ تخم گاجر۔ تخم شلغم۔ تخم ترب۔ تخم پیاز۔ تخم اسپست[1]۔ تخم ہلیون اصیل۔ اندرجو شیریں۔ دروخ عقربی۔ نرکچور۔ سوا پانچ پانچ ماشہ۔ جوزبوا۔ جوتری۔ چھڑیلہ پیپل۔ ساڑھے تین تین ماشہ۔ لعاب مصری۔ مغز نارجیل۔ چڑوں کا مغز یعنی بھیجا تخم خشخاش سفید۔ ساڑھے سترہ سترہ ماشہ۔ سورنجان شیریں۔ بوزیدان۔ پودینہ خشک۔ سب سات سات ماشہ۔ عود غرقی ساڑھے چار ماشہ۔ زعفران۔ مصطگی رومی۔ تودری سفید۔ سات سات ماشہ مایہ شتر اعرابی لونے سات ماشہ۔ سب سینتالیس دوائیں ہیں کوٹ چھان کر شہد خالص ایک سو پانچ تولہ کا قوام کرکے ملالیں اور عنبر ساڑھے چار ماشہ اور مشک اصلی سوا دو ماشہ پیس کر ملالیں اور ورق نقرہ پچیس عدد اور ورق طلا پندرہ عدد تھوڑے شہد میں حل کرکے خوب ملالیں اور چھ ماشہ ہر روز کھائیں۔ یہ معجون نہایت مقوی اور باہ کو بڑھانے والی ہے مگر کسی قدر گرم ہے جن کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو وہ اس دوسرے معجون کو کھائیں اس کا نام معجون لبوب کبیر ہے

معجون لبوب بارد۔ مغز بادام شیریں۔ تخم خشخاش سفید۔ مغز تخم خیارین ایک ایک تولہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ سونٹھ۔ خولنجان۔ شقاقل مصری۔ دس دس ماشہ۔ مغز تخم خربزہ تخم خرفہ چھ چھ ماشہ۔ کتیرا۔ چار ماشہ۔ مغز چلغوزہ۔ تودری زرد۔ تودری سرخ۔ تخم گلنار تخم ہلیون اصیل دو دو ماشہ کوٹ چھان کر تربجبین خراسانی بائیس تولے کا قوام کرکے ملالیں خوراک ۷ ماشہ۔

معجون لبوب کا ایک اور نسخہ اس کا نام معجون لبوب صغیر ہے قیمت میں کم اور نفع میں معجون لبوب کبیر کے قریب ہے مقوی دماغ و گردہ و مثانہ اور دافع نسیان اور رنگ نکالنے والی اور منی پیدا کرنے والی ہے مغز بادام شیریں۔ مغز اخروٹ۔ مغز پستہ۔ مغز جبۃ الخضرا۔ مغز چلغوزہ۔ حب الزلم۔ مغز فندق۔ مغز نارجیل۔ مغز حب القلقل۔ تخم خشخاش سفید۔ تودری سرخ۔ تودری سفید۔ تل دھوئے ہوئے تخم جرجیر۔ تخم بیاز۔ تخم شلجم۔ تخم اسپست اصیل۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ کبابہ۔ قرفہ۔ زاج یعنی قلمی خولنجان۔ شقاقل مصری۔ تخم ہلیون اصیل سب ایک ایک تولہ (کل ستائیس دوائیں

[1] اور معجون لبوب صغیر کا ایک نسخہ اس سے مختصر ہے مگر مفید اسی درجہ کا ہے وہ یہ کہ شکر سفید و شہد خالص آدھ آدھ سیر باہم ملا کر قوام کریں دارچینی خولنجان زنجبیل تخم ہالم بہمنین تودری ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ تودینہ خشک ایک تولہ مرچ سیاہ عاقرقرحا جاتقل جاوتری لونگ چھ چھ ماشہ سب کا سفوف کرکے قوام میں ملائیں اس کے بعد مغز بادام شیریں مغز اخروٹ مغز فندق مغز چلغوزہ مغز پستہ ہر ایک ۳ تولہ چرونجی چھ تولہ نرم کوٹ کے ملادیں اور کام میں لائیں خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک ۱۲

جامع الادویہ ۱۲

ہیں) خوب کوٹ کر شہد کیاسی تولہ میں ملالیں پھر سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھائیں۔

ضعف باہ اور سرعت کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ خواہش بدستور رہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ رہے بعضوں کو ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت پیش آتی ہے اور بعضوں میں دونوں جمع ہو جاتی ہیں جس کو صرف پہلی صورت پیش آوے اُس کو کھانے کی دوا کی ضرورت ہے اور جن کو صرف دوسری صورت پیش آوے ان کو لگانے کی دوا کی احتیاج ہے۔ اور اگر دونوں صورتیں جمع ہوں تو کھانے اور لگانے دونوں قسموں کی ضرورت ہے ضعف باہ کا بالکل صحیح باقاعدہ علاج طبیب ہی بہت غور کے ساتھ کر سکتا ہے اس لئے اقسام اور اسباب چھوڑ کر یہاں کثیر الوقوع قسمیں اور سہل سہل علاج لکھے جاتے ہیں۔

ضعف باہ کی پہلی صورت یعنی خواہش نفسانی کا کم ہو جانا اس کے کئی سبب ہوتے ہیں ایک یہ کہ آدمی بوجہ غذا خاطر خواہ نہ ملنے یا عرصے تک بیمار رہنے یا کسی صدمے کے دبلا اور کمزور ہو جائے جب تمام بدن میں ضعف ہوگا تو قوت باہ میں ضرور ضعف ہو جائے گا۔

علاج[1] یہ ہے کہ غذا عمدہ کھائیں اور دل سے صدمہ اور رنج کو جس طرح ممکن ہو ہٹائیں اور سو یا زیادہ کریں اور جب تک قوت بحال ہو عورت سے علیحدہ رہیں اور معجون لبوب کبیر اور معجون صغیر اور معجون لبوب بارد اس کے لئے نہایت مفید ہیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گزر چکے ہیں۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دل کمزور ہو اس کی علامت یہ ہے کہ ذرا سے خوف اور صدمے سے بدن میں لرزہ سا محسوس ہونے لگے اور مزاج میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہو۔

علاج یہ ہے۔ کہ دواء المسک اور مفرح دوائیں کھائیں اور زیادہ شرم کو تکلف

عہ طب اکبر ۱۲۔

---

[1] سرعت انزال کی دفع کیلئے ایک مختصر اور نہایت مجرب نسخہ یہ ہے کہ آرد مسور کو چڑے کے خون میں خمیر کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح اور ایک شام کو تازہ پانی سے کھا لیا کریں ضرورت کے وقت تین گولی ایک گھنٹہ قبل مجامعت سے کھالیں اکثر جگہ اس کا تجربہ صحیح ثابت ہوا ہے ۱۲۔ از جامع الفنون صفحہ ۱۲۲ اور یہ گولیاں بھی مقوی دماغ اور مقوی باہ دافع درد سر اور تمام اعضا کو قوت بخشتی ہیں اس نسخہ کی بہت تعریف لکھی ہے اکثر پیٹنٹ دوا ٹانک وغیرہ امیکا ۵ گرین کاربانیٹ آف گولڈ ایسڈ سوڈیم آرسین کوئین سلفیٹ ایک ایک گرام

کم کریں۔ دواء المسک کا نسخہ حصّہ نہم بہشتی زیور میں گزر چکا اور مفرح نسخے آگے آتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دماغ زیادہ ہو جائے علامت یہ ہے کہ مجامعت سے دوسرا یا قلق سماعت یا پریشانی حواس پیدا ہو۔

علاج ۔ قوت دماغ کے لئے حریرہ پئیں یا میوہ کھایا کریں۔ **حریرے کا نسخہ** جو مقوی دماغ اور مغلظ منی اور مقوی باہ ہے۔ مغز تخم کدو ۷ تیریں۔ مغز تخم تربوز مغز تخم پیٹھا۔ مغز بادام شیریں سب چھ چھ ماشہ پانی میں پیس کر سنگھاڑے کا آٹا ۷ تولہ شکر مصری پسی ہوئی چھ چھ ماشہ ملا کر گھی چار تولہ سے بگھار کر مصری سے میٹھا کر کے پیا کریں۔ میوے کی ترکیب یہ ہے کہ ناریل اور چھوارہ اور مغز بادام شیریں اور کشمش اور مغز چلغوزہ پاؤ پاؤ بھر اور پستہ آدھ پاؤ ملا کر رکھ لیں اور تین چار تولے ہر روز کھایا کریں اور اگر مرغوب ہو تو بھنے ہوئے چنے ملا کر کھائیں کہ نہایت مجرب ہے اور چند نسخے مقوی دماغ حلوے وغیرہ کے آگے آتے ہیں۔

ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ گردے میں ضعف ہو یہ قسم ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کو کوئی مرض گردے کا رہتا ہے جیسے پتھری ریگ وغیرہ۔

علاج ۔ اگر پتھری یا ریگ کا مرض ہو تو اس کا علاج باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور اگر پتھری یا ریگ کی شکایت نہ ہو تو گردے کی طاقت کے لئے معجون لبوب کبیر ع یا معجون لبوب صغیر یا معجون لبوب بارد کھائیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گزر چکے۔

کبھی خواہش نفسانی کم ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ یا جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے علامت اس کی بھوک نہ لگنا اور کھانا ہضم نہ ہونا ہے اس کا علاج بھی باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور ان امراض سے صحت ہو جانے کے بعد معجون زرعونی کھائیں اس کا نسخہ آگے آتا ہے۔

ع ۔ طب اکبر ۔ ۱۲ ۔

ضعف باہ کے لئے چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان

حلوا مقوی باہ مغلظ منی دافع سرعت مقوی دل و دماغ و گردہ

ثعلب مصری دو تولہ۔ چھوارہ آدھ پاؤ۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ ثقاقل مصری۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ۔ ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سیب ولایتی عمدہ کدو کش میں نکالے ہوئے آدھ سیر ان سب کو گائے کے پانچ سیر دودھ میں پکائیں کہ کھویہ سا ہو جائے پھر آدھ سیر گھی میں بھون لیں کہ پانی بالکل نہ رہے اور سرخ ہو جائے پھر بیس انڈوں کی زردی کو علیحدہ ہلکا سا جوش دے کر ملا لیں اور خوب یک ذات کر لیں پھر کچی کھانڈ ڈیڑھ سیر ڈال کر ایک جوش دے لیں کہ حلوہ بن جائے گا پھر ناریل اور پستہ اور مغز بہدانہ چار چار تولہ مغز بادام شیریں پانچ تولہ۔ مغز فندق دو تولہ خوب کوٹ کر ملا لیں اور جوزبوا جوتری چھ چھ ماشہ۔ زعفران دو ماشہ۔ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ۔ عرق کیوڑہ چار تولہ میں کھرل کر کے خوب آمیز کر لیں خوراک دو تولہ سے چھ تولہ تک جس کو انڈا موافق نہ ہو نہ ڈالے۔

حلوا مقوی باہ مقوی معدہ بھوک لگانے والا دافع خفقان مقوی دماغ چہرے پر رنگ لانے والا

سوجی پاؤ بھر گھی آدھ سیر میں بھونیں پھر مصری آدھ سیر ملا کر حلوا بنا لیں۔ پھر بنسلوچن دانہ الائچی خورد دار چینی قلمی چھ چھ ماشہ۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان ایک ایک تولہ ثعلب مصری چار تولہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور مغز بادام شیریں تین تولہ۔ مغز ناریل۔ مغز تخم کدو شیریں چار چار تولہ خوب کوٹ کر ملا لیں اور مشک ڈیڑھ ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ عرق کیوڑہ چار تولہ میں گھس کر ملا لیں اور چاندی کے ورق تین ماشہ تھوڑے شہد میں حل

لہ انجمادمنی کا بہترین نسخہ ہرن کے سینگ کی گلی کو سوہان کر کے کھرل میں خوب باریک کریں اور اس کے ہموزن مصری ملا کر رکھ چھوڑیں اس میں سے بقدر ۳ ماشہ ہر روز صبح کے وقت بکری کے دودھ کے ساتھ چھ ماہ تک لیا کریں کم از کم اس کا استعمال ۲۱ یوم تک کریں ۱۲ از جامع المفردات صفحہ ۱۶۵۔ روغن شنگرف نامردی کیلئے اکسیر ہے شنگرف خالص دو تولہ کو ۸ روز تک آک کے دودھ میں برابر کھرل کریں پھر چار تولہ موم خالص پگھلا دیں اور شنگرف مذکور کو اس میں ڈالکر نرم نرم آگ پر پکا دیں کہ بالکل حل ہو جاوے اس کے بعد ایک آتشی شیشہ میں ڈالکر غرنی مٹی کا لیپ کریں پھر ایک اور آتشی شیشہ لے کر اوس کے منھ سے ملا دیں پھر ایک کڑھائی میں ریت ڈال کر کوئلے کی انگیٹھی پر رکھیں یہاں تک کہ ریت خوب گرم ہو جاوے پھر سمنٹ شدہ آتشی شیشی کو ریت میں رکھدیں دوسری شیشی کو کڑھائی کے باہر رکھدیں اب عرق کیطور پر روغن نکلے گا روغن شنگرف یہ ہی ہے کہ جو ہر قسم کی کمزوری کے لئے بے بہا اکسیر ہے خوراک دو چاول ہمراہ مکھن یا دودھ کے ۱۲۔

کر کے سارے حلوے میں خوب ملالیں اور دو تولہ سے چار تولہ تک کھائیں اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں یہ حلوہ زچہ عورتوں کو بھی نہایت موافق ہے۔ یہ حلوہ ضعف باہ کی اس قسم میں بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو۔

گاجر کا حلوا۔ مقوی باہ۔ مغلظ منی مقوی دل و دماغ فربہی لانے والا دافع سرعت و مقوی گردہ۔ گاجر دیسی سُرخ۔ رنگ تین سیر چھیل کر ہڈی دور کر کے کدوکش میں نکالیں اور مغز تارجیل اور چھوارہ پاؤ بھر ان دونوں کو بھی کدوکش میں نکال لیں پھر ثعلب مصری۔ شقاقل مصری بہمن سُرخ۔ بہمن سفید۔ موصلی سیاہ سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر ان سب کو گائے کے دودھ چار سیر میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر ایک سیر گھی میں بھونیں اور شکر سفید دو سیر ڈال کر حلوا بنالیں پھر گوند کتیرا گوری چار تولہ کشتہ قلعی۔ جوزبوا۔ جوتری چھ چھ ماشہ۔ اندرجو شیریں۔ تاورد دو دو تولہ الائچی خرد چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں مغز پستہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں پانچ پانچ تولہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں۔ مغز پستہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں پانچ پانچ تولہ کوٹ چھان کر ڈالیں اور زعفران تین ماشہ۔ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ۔ عرق کیوڑہ میں حل کر کے خوب آمیز کرلیں خوراک دو تولہ سے پانچ تولہ تک۔ اگر کم قیمت کرنا ہو مشک نہ ڈالیں یہ حلوا بھی ضعف باہ کی اس قسم میں جو ضعف قلب سے ہو مفید ہے۔

گھیکوار کا حلوا۔ مقوی باہ و مغلظ[1] نافع درد کمر و درد ریحی۔ گھاڑھے کا آٹا۔ مغز گھیکوار آدھ آدھ سیر گھی آدھ سیر میں بھونیں اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر حلوا کرلیں اور چار تولہ روز چالیس دن تک کھائیں۔ یہ حلوا ان لوگوں کے لئے ہے جن کے مزاج میں بہت سردی ہو یا جوڑوں میں درد رہتا ہو یا فالج یا لقوہ کبھی ہو چکا ہو سرد مزاج عورتوں کے لئے بھی بیحد مفید ہے بعض لوگوں کو سرعت انزال کی شکایت بہت زیادہ ہو جاتی ہے اس میں علاوہ اور خرابیوں کے ایک یہ بھی نقصان ہے کہ اولاد نہیں ہوتی وہ اس گولی کو استعمال کریں۔ طباشیر۔ مصطگی رومی۔ جدوار شیریں۔ جوتری

دارچینی قلمی ثعلب مصری شقاقل مصری بہمن سرخ بہمن سفید۔ درونج عقربی۔ پوست بیرون پستہ نشاستہ جند بیدستر[1] مغز چلغوزہ سونٹھ۔ بزرالبنج سفید۔ سب چار چار رتی۔ ماہی روبیان تین ماشہ مغز بادام شیریں ایک دانہ۔ زعفران دو رتی خوب باریک پیسکر افیون خالص ساڑھے چار ماشہ پانی میں گھول کر ادویہ مذکورہ ملالیں پھر مشک خالص دو رتی۔ عنبر خالص دو رتی۔ ورق نقرہ سات عدد ورق طلا ساڑھے تین عدد کھرل کر کے خوب ملالیں اور کالی مرچ کی برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی تین گھنٹے قبل مجامعت سے کھائیں اگر دودھ موافق ہو دودھ کے ساتھ ورنہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ جن کو نزلہ زکام اکثر رہتا ہو وہ زکام سے آرام ہونے کے بعد چند روز تک ایک گولی ہر روز بوقت صبح کھاتے رہیں تو آئندہ زکام نہ ہو اور اگر افیون کھانے والا افیون چھوڑ کر چند روز اسے کھائے تو افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے پھر بہ تدریج اس کو بھی چھوڑ دے۔

دوسری کم قیمت گولی۔ مانع سرعت۔ عاقرقرحا۔ مازوے سبز چھ چھ ماشہ دانہ الائچی کلاں دو تولہ۔ تخم ریحاں تین تولہ مصطگی رومی ایک تولہ کوٹ چھان کر پانی سے گوندھ کر دو دو ماشہ کی گولیاں بنالیں پھر تین گولی مجامعت سے دو تین گھنٹے پہلے گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

غذا مقوی باہ اور مغلظ منی۔ اروکی دال پاؤ بھر لیں اور پیاز کا عرق اس میں ڈالیں کہ اچھی طرح تر ہو جاوے ایک رات بھیگا رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کر لیں اسی طرح تین دفعہ تر و خشک کر کے چھلکے دور کر کے رکھ لیں پھر ہر روز پونے دو تولہ اس دال میں سے لے کر پیسکر کچی کھانڈ پونے دو تولہ اور گھی پونے دو تولہ ملا کر بلا پکائے ہوئے[2] کھایا کریں چالیس دن کھائیں اور عورت سے علیحدہ رہیں پھر اثر دیکھیں۔ جریان کے واسطے بھی از بس مفید ہے۔

---

[1] جند بیدستر کا کھانا جائز نہیں بجائے اس کے کچلہ مدبر اور کشتہ فولاد چار چار رتی ڈالیں ۱۲ منہ۔

[2] اگر پکا کر کھائیں تب بھی کچھ حرج نہیں اور نہایت مزہ دار ہوتا ہے ۱۲۔

[1] ان میں سے ایک گولی قبل مجامعت کھا کر قوت باہ اور امساک کا اندازہ ہوگا کہ کس قدر زیادہ ہوئی پھر لطف یہ ہے کہ آدمی کو اس کام کے بعد تھکن ذرا محسوس نہیں ہوتی اسپند سوختنی ایک تولہ ۱/۲۵ ماشے آدھا بھون لیں اور آدھا کچا رکھیں پوست خشخاش ۷ ماشہ کنجد سیاہ ۷ ماشہ قند سیاہ کہنہ ۶ تولہ سب دواؤں کو پیس کر قند سیاہ میں ملا کر خوب کوٹیں تاکہ ایک ذات ہو جائیں اور سات گولیاں بنائیں ایک گولی اس وقت کھالیں یعنی ہم بستری سے پہلے بہت مفید ہوگی جامع الفنون۔

غذا مقوی باہ مولد منی[1] **دافع درد کمر مقوی گردہ وغیرہ**۔ گائے کا گھی اور گائے کا دودھ اور پستے کا تیل پاؤ پاؤ بھر لیں اور ملا کر پکائیں یہاں تک کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ایک صاف برتن میں رکھ لیں اور ہر روز صبح کو دو تولہ سے چار تولہ تک کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ و گردہ مولد منی اور قریب باعتدال چنے عمدہ بڑے دانے کے لیں اور پیاز کے پانی میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کریں اسی طرح سات دفعہ اور کم از کم تین دفعہ کر کے پیسکر مصری ہموزن ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ صبح کو اور چھ ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ سرد مزاجوں کیلئے۔ پیاز کا پانی نچوڑا ہوا پاؤ بھر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر پکائیں کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ڈیڑھ تولہ سے تین تولہ تک گرم پانی یا چائے کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ و مقوی بدن مولد منی اور قریبی لانے والی۔ مغز حب القلقل۔ مغز بادام شیریں۔ مغز فندق۔ مغز اخروٹ[2]۔ پانچ پانچ تولہ۔ مغز نارجیل۔ مغز چلغوزہ۔ سات سات تولہ سب کو الگ الگ کوٹیں پھر اڑسٹھ تولہ قند سفید کا گاڑھا قوام کریں اور ایک ماشہ مشک خاص اور تین ماشہ زعفران عرق کیوڑہ میں حل کر کے اسی قوام میں ملا کر مغزیات مذکورہ بالا خوب ملا لیں اور ڈیڑھ تولہ ہر روز کھایا کریں۔ اگر کم قیمت کرنا ہو مشک نہ ڈالیں۔

حلوا مقوی باہ و معدہ۔ چنے عمدہ پاؤ بھر لیں اور پیاز کے پانی میں یا خالص پانی میں بھگوئیں جب پھول جائیں گائے کے گھی میں یا کسی گھی میں خفیف بھون لیں پھر برابر ان کے چلغوزہ لیں اور دونوں کو اتنے شہد میں ملا لیں کہ جس میں گوندھا جاوے پھر مصطگی رومی

ع۔ فی القانون ص۵۲۴ جلد ۳ مکانہ البندق لکن وجدنا فی المخزن البندق ہو الجوز وفی القانون ایضاً فی ہذہ النسخۃ الجوز فوضعنا مکان البندق بدلہ اعنی الجوز ومکان الجوز ایضاً بدلہ اعنی حسب الصنوبر ۱۲ منہ

ع۔ قانون جلد ۳ ۱۲ منہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

اور دارچینی قلمی ایک ایک تولہ باریک پیس کر ملالیں اور سینی میں ڈال کر جمائیں اور قتلیاں کاٹ کر رکھ لیں اور دو تولہ سے پانچ تولہ تک کھایا کریں۔

دوا کم خرچ مقوی باہ چنے عمدہ بڑے بڑے چھانٹ کر دو تولہ رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو چنے پانی میں سے نکال کر ایک ایک کر کے کھالیں بعد ازاں وہ پانی شہد ملا کر پی لیں۔ بعض لوگوں کو اس سے بیحد نفع ہوا۔

بطور اختصار چند مقوی باہ غذاؤں کا ذکر

گوشت مرغ۔ گوشت گوسپند نر فربہ۔ پرندوں کا گوشت۔ نیم برشت انڈا۔ خاصکر دارچینی اور کالی مرچ اور خولنجان کے ساتھ یا نمک سلیمانی کے ساتھ۔ مچھلی کے انڈے۔ چڑوں اور کبوتروں کے سر۔ گھی۔ دودھ۔ دودھ چاول۔ انڈوں کا خریزہ یعنی خاگینہ[1]

معجون زرعونی کالنسخہ کالی مرچ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ خرفہ۔ دارچینی قلمی۔ لونگ ایک ایک ماشہ۔ تودری سرخ۔ تودری سفید۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ۔ بوزیدان۔ اندرجو شیریں قسط شیریں۔ ناگرموتھ بالچھڑ تین تین ماشہ۔ کوٹ چھان کر شہد خالص ساڑھے بارہ تولے میں ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ روز کھایا کریں یہ معجون طبیعت میں جوش پیدا کرتی ہے اور جس کو پیشاب زیادہ آتا ہو اس کو بیحد مفید ہے۔

معجون مقوی باہ مولد منی مقوی اعصاب و دماغ۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز بادام شیریں۔ مغز اخروٹ۔ مغز فندق۔ مغز انجیر۔ مغز نارجیل۔ حب السمنہ۔ تخم خشخاش سفید ایک ایک تولہ۔ کشمش پانچ تولہ۔ خوبانی چھ ماشہ۔ خوب کوٹ کر مرہم سا کر کے رکھ لیں پھر بہدانہ دو تولہ۔ حب القرطم تین تولہ۔ نبولہ تین تولہ۔ ان تینوں کو کچل کر آدھ سیر پانی میں پکائیں جب جوش خوب آجاوے اتار کر چھان کر شہد ۲۴ تولہ قند سفید اڑتالیس تولہ اور وہ پسے ہوئے میوے ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کر لیں پھر شقاقل مصری۔ خولنجان۔ ستاور۔ بج قلمی ایک ایک تولہ۔ لبسباسہ لونگ۔ جائفل۔ عاقرقرحا یا لکنگنی چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں پھر

[1] نہایت مقوی باہ خاگینہ کا طریقہ یہ ہے کہ زردی بیضۂ مرغ ۳ عدد عرق پیاز ہموزن زردی بیضہ اور کٹ نصف وزن عرق پیاز میں پسکر انڈوں کی زردی میں ملا کر نیم بخت کریں اور لعاب مصری ایک درم دارچینی تر نفل دانہ الائچی ہر ایک نیم درم باریک پیس کر داخل کر کے قدرے نمک کے ساتھ کھاویں چند روز صبح کے وقت اس کا استعمال کریں ۱۲ از جامع الفنون۔

عہ۔ تانزن ۱۲ منہ عہ قادری ۱۲۔ سہ طب اکبر منہ

چاندی کے ورق ڈیڑھ ماشہ سونے کے ورق چھ رتی یا گنتی میں بیس عدد ذرا سے شہد میں خوب حل کر کے ملا لیں۔ خوراک ایک تولہ ہر روز دودھ کے ساتھ یا بلا دودھ کے۔ یہ معجون قریب باعتدال ہے ہر مزاج کے موافق ہے اگر اس میں ایک ماشہ کشتہ فولاد اور ایک ماشہ کچلہ مدبر اور ملا لیں اور ایک تولہ ہر روز ایک مربے آملہ کے ساتھ کھائیں اور اوپر سے عرق کیوڑہ چار تولہ پئیں اور غذا صبح کو انڈے کا خاگینہ اور شام کو فیرنی جسمیں چھوارے بھی پڑے ہوں کھایا کریں اسی طرح ایک چلہ پورا کر لیں اور عورت سے علیحدہ رہیں تو بیسیوں ازقیاس نفع دیکھیں یہ معجون مقوی قلب بھی بہت ہے اس لئے اس ضعف باہ کو بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو۔

معجون مقوی باہ مولد منی اور کم قیمت بھونے اور چھلے ہوئے چنوں کا آٹا۔ انڈے کی زردی پانچ عدد پانی میں پکائیں جب حلوا سا ہو جائے گائے کا گھی یا جو گھی مل جائے پانچ تولہ شہد خالص[ع] پانچ تولہ ملا کر معجون کا سا قوام کر لیں اور چار تولہ روز کھایا کریں مجرب ہے۔

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان

وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔ **علاج یہ ہے**۔ کہ یہ طلا بنا لیں اور حسب ترکیب مندرجہ لگائیں۔ ہرتال طبقی سنکھیا سفید، ملٹھا تیلیہ۔ نوشادر۔ چاروں دوائیں دو دو تولہ لیں اور خوب باریک پیسکر گائے کے خالص گھی پاؤ بھر میں ملائیں اور پارہ دو تولہ اس میں خوب حل کر لیں[ع] پھر لوہے کے کرچھے میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ دوائیں جلکر کوئلہ ہو جائیں پھر اوپر کا گھی

ع عوام میں مشہور ہے کہ گھی اور شہد ملانے سے زہر ہو جاتا ہے یہ محض غلط ہے ۱۲

ع۱ ۔اس کی اصلی ترکیب یہ ہے کہ سب دوا کو تیار کر کے ایک بالشت چوڑے اور ایک بالشت لمبے کپڑے پر مرہم کی طرح لگا کر لپیٹ کر بتی بنا کر ایک طرف سے جلائیں جو تیل ٹپکے اس کو چینی کے برتن میں لے لیں وہ طلا ہے (نظر ثالث)

ع۱ ایک مجرب معجون مقوی باہ یہ ہے کہ موصلی سیاہ موصلی سفید تخم اٹنگن خارخسک ابریشم مقرحہ ہموزن کوٹ چھان کر سفید قند میں گھی اور شہد خالص ہموزن میں قوام کر کے دو وقتہ گائے کے دودھ کے ساتھ دو تولہ کھایا کریں ۱۲ از بیاض حکیم حیدر علی ۱۲

ع۲ جلق زدہ کے لئے یہ طلا نہایت مفید ہے زہر مہرہ کچلہ گھونگچی سفید بلا نواں ہموزن بیر بھوئی ۵ ماشہ بھیڑ کا دودھ ۳ پاؤ سب دواؤں کو تھوڑے دودھ میں خوب حل کریں جب دودھ خشک ہو جانے کے قریب بنے تو آتشی شیشہ میں رکھکر نطور چوبہ ٹپکا دیں اور جھاڑ کی سینک لگا دیں اور پان باندھکر کچا سوت لپیٹ دیں تین روز تک اس طرح کریں اثنائے علاج میں صحبت سے پرہیز کریں ۱۲ اور ایک طلا مقوی باہ یہ ہے کہ مغز پستہ ۵ تولہ مغز حب الملوک ۱۰ تولہ دونوں کو نیمکوب کر کے ایک نئے کپڑے میں پوٹلی باندھکر گرم طباق پر رکھیں اور روغن نخودیں اس میں سے دو چار قطرے لیکر رات کو سوتے وقت عضو مخصوص پر حشفہ چھوڑ کر مالش کیا کریں یہ روغن جسقدر دیرینہ ہوگا اسی قدر زیادہ مفید ہوگا ۱۲ از جامع الفنون۔

نتھار کر چھان کر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقت شب اس میں پھریری ڈبو کر ملکا ملکا عضو تناسل پر لگائیں اس طرح کہ حشفہ یعنی سپیاری اور نیچے کی جانب جسے سیون کہتے ہیں بچی رہے اور اوپر سے بنگلہ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کر کے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں سات روز یا چودہ روز یا اکیس روز ایسا ہی کریں اور زمانۂ استعمال تک ٹھنڈے پانی اور جماع سے پرہیز رکھیں اور اگر اس کے استعمال کے زمانہ میں روٹی اور پیر غذا رکھیں تو بہت مفید ہے اس طلا سے تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور آبلہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا بعضوں کو بالکل بھی تکلیف نہیں ہوتی اگر کسی کو اتفاقاً تکلیف ہو تو ایک دو دن کو ناغہ کریں یا کافور گائے کے مسکے میں ملا کر ملدیں۔

اور ایک صورت یہ ہے۔ کہ عضو تناسل میں خم پڑ جاوے اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ کے نرم کرنے کی تدبیر کی جاوے بعد ازاں قوت کی۔

نرم کرنے کی دوا یہ ہے۔ بیج سوسن چھ ماشہ۔ آدھ پاؤ پانی میں پکائیں جب خوب جوش ہو جائے ملکر چھان کر روغن بابونہ دو تولہ ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر تیل رہ جائے پھر مرغی کی چربی۔ بط کی چربی گائے کی نلی کا گودہ۔ موم زرد دو دو تولہ ملا کر آگ پر رکھ کر ایک کر لیں اور شیشی میں حفاظت سے رکھ لیں پھر صبح کے وقت گرم کر کے عضو تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں اور آدھے گھنٹے کے بعد گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ بنفشہ چھ چھ ماشہ آدھ سیر پانی میں پکا کر چھان کر اس پانی سے دھاریں تین چار دن یا ایک ہفتہ غرض جب تک کجی دور ہو اس کو استعمال کریں پھر قوت کے واسطے وہ طلا جو پہلی قسم میں گزر چکا ہے بہ ترکیب مذکور لگائیں نہایت مجرب ہے۔

اور یہ طلا بھی مفید ہے۔ مغز تخم کربوزہ۔ جائفل۔ لونگ۔ عاقرقرحا۔ دو دو ماشہ باریک پیس کر سیندھ کے دودھ سے گھونٹ کر گولیاں بنالیں پھر وقت ضرورت ذرا سی گولی ملکے تین چار بوند چمبیلی کے تیل میں گھس کر لگائیں اوپر سے بنگلہ پان گرم کر کے باندھ دیں ایک ہفتہ یا چودہ دن ایسا ہی کریں۔

اور ایک صورت یہ ہے۔ کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جاوے

یہ مرض اکثر جلق[1] سے یا لواطت سے پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج مینڈک[2] کی چربی سوا تولہ عاقرقرحا ساڑھے دس ماشہ۔ گائے کا گھی ساڑھے تین تولہ اول گھی کو گرم کریں پھر چربی ملا کر تھوڑی دیر تک آنچ پر رکھکر اتار لیں اور عاقرقرحا باریک پیس کر ملا کر ایک گھنٹہ تک خوب حل کریں کہ مرہم سا ہو جائے پھر نیم گرم لیپ کر کے پان رکھکر کچے سوت سے لپیٹ دیں رات کو لپیٹیں اور صبح کو کھول ڈالیں ایک ہفتہ تک ایسا ہی کریں **تنبیہ** مینڈک دریائی لینا چاہیئے کیونکہ خشکی کے مینڈک کی چربی ناپاک ہے استعمال اس کا جائز نہیں دریائی[2] کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے بیچ میں پردہ ہوتا ہے جیسا بطخ کی انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اگر دریائی ملنا دشوار ہو تو بجائے اس کی چربی ڈالیں

اس مرض کے واسطے سینک کا نسخہ ہاتھی دانت کا برادہ دو تولہ۔ مال کنگنی کا تیل نو ماشہ آبنہ ہلدی ایک تولہ۔ میدہ لکڑی مصطگی رومی۔ دارچینی قلمی۔ عاقرقرحا تین ماشہ لونگ دو ماشہ کچ پانچ ماشہ کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھکر تل کے تیل میں بھگو کر گرم کر کے سینک کریں ایک ہفتہ یا کم از کم تین دن سینک کریں ایک پوٹلی تین دن کام آسکتی ہے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ پہلے ایک ہفتہ وہ لیپ کریں جسمیں مینڈک کی چربی ہے اس کے بعد ایک ہفتہ یا تین دن یہ سینک کریں اگر کچھ کسر باقی رہے تو ایک ہفتہ یا چودہ دن وہ طلا لگائیں جو پہلی قسم میں گزرا جس میں لونشادر اور پارہ بھی ہے۔

تیسری قسم ضعف باہ کی یہ ہے کہ خواہش نفسانی بھی کم ہو اور عضو میں بھی فرق ہو

---

[1] لیکن بغیر ضرورت شدیدہ کے اس کا استعمال جائز نہیں اور مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب مقیم میرٹھ نے ناجائز دواؤں کی ایک مکمل فہرست ایک رسالہ میں تحریر فرمائی ہے جس کا نام طبی جوہر ہے ۱۲ محشی

[2] الا آنکہ باقاعدہ ذبح کر دیا جاوے کیونکہ ذبح کرنے سے تمام اجزا پاک ہو جاتے ہیں اور خارجی استعمال درست ہو جاتا ہے یا بہت چھوٹا ہو کہ وہ غیر ذی دم میں شمار ہوتا ہے اور بلا ذبح بھی پاک ہے خارجی استعمال اس کا درست ہے اور دریائی مینڈھک چھوٹا اور بڑا سب پاک ہیں مگر مینڈک کا مارنا کراہت سے خالی نہیں اسکی بحث طبی جوہر ضمیمہ حصہ پنجم میں مفصل گزری ۱۲۔ (نظر ثالث)

[3] مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون سے یہ رسالہ اور دیگر حضرات کی کل تصانیف بکفایت مل سکتی ہیں ۱۲ منیجر مطبع۔

---

۱ اس کے لئے ایک طلا تو پہلے مجرب حاشیہ میں ہم نے لکھدیا ہے ایک دو طلا اس کے لئے دیگر نامردی دور درازی کے لئے یہ بہت مفید ہے شیطرج سرمہ مازو مچھلی کے استخوان جلا کر زاک سرخ شنگرف ہر ایک ایک تولہ کیچوے سات تولہ افیون مصری بیر بہوٹی زبر میٹھا ہر ایک دو تولہ سب کو پیس کر سرمہ ساگر لیں پھر دو رتی پانچ تولہ سانڈھ کے سر کی چربی لونگ جنگلی دستورہ مال کنگنی ہر ایک سات تولہ مولی کے بیج گاجر کے بیج ہر ایک چار تولہ ہر جنگلی پانچ تولہ ان سب کو بطریق چوبیہ کے خشکی میں روغن کھینچیں ۱۲ شہد میں یہ سب دوائیں ملا کر استعمال کریں اور بقدر نصف رتی کے عمل میں لائیں اس واسطے کہ دوا بہت تیز ہے ۱۲ از قرابادین اعظم۔

۲ نامردی اور سطبری اور جلق زدہ کے لئے ایک اور طلا حکیم کلو صاحب سے منقول ہے وہ یہ کہ عاقرقرحا مرچ دکھنی کوٹ مال کنگنی سیاہ دستورہ کے بیج کنیر سطبل کی جڑ کالا دھتورا گھونگچی سفید نیلی کنگنی نوشادر ہر ایک ساوتری کچلہ تجھاک سیاہ بیر بہوٹی انگوزہ دو دو ماشہ مساوی لیکر کوٹ کپڑ چھان کر تیل میں چرب کر کے پیتے ہیں روغن کھینچیں پھر قدرے جنبدر سہل کر کے استعمال کریں ۱۲ از قرابادین اعظم مجامعت کی لذت کیلئے ایک طلا یہ مجرب ہے کہ سیاہ بنے کا خایہ سرخ رنگ بکری کی چربی گھی میں بریاں

اس کے لئے کھانے کی دوا کی بھی ضرورت ہے اور لگانے کی بھی کھانے کی دوائیں قسم اول میں اور لگانے کی قسم دوم میں بیان ہوئیں غور کر کے ان ہی میں سے نکال لیں۔

چند کام کی باتیں

باہ کی دوائیں بسا اوقات ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں کچلہ یا اور کوئی زہریلی دوا ہوتی ہے لہٰذا احتیاط رکھیں کہ مقدار سے زیادہ نہ کھائیں اور ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں بچوں کا ہاتھ پہنچ جائے مبادا کوئی کھالے خاص کر طلاء وغیرہ خارجی استعمال کی دواؤں میں ضرور اس کا خیال رکھیں کیونکہ طلا بہت کم زہر سے خالی ہوتے ہیں طلا کی شیشی پر اس کا نام بلکہ لفظ (زہر) لکھدیں اگر کوئی غلطی سے کھانے کی زہریلی دوا یا طلا کھالے تو سب سے بہتر یہ ہے کہ جس سے وہ دوا یا طلا منگایا ہو اُس سے دریافت کریں کہ اس میں کون سا زہر تھا پھر طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

کثرت خواہش نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس واسطے یہ علاج بھی لکھا جاتا ہے اگر خواہش نفسانی کی زیادتی بوجہ جوش جوانی اور تجرد کے ہو تو سب سے عمدہ علاج شادی کرنا ہے اور اگر میسر نہ ہو تو یہ دوا کھائیں تخم کاہو[1] تخم خرفہ پینتیس پینتیس ماشہ۔ دھنیا ساڑھے دس ماشہ۔ گلنار۔ گل نیلوفر۔ گل سرخ سات سات ماشہ۔ کافور ایک ماشہ۔ کوٹ چھان کر اسپغول مسلم ساڑھے دس ماشہ ملا کر سفوف بنالیں اور نو ماشہ ہر روز کھائیں اور سیسے کا ایک ٹکڑا کمر پر گردے کی جگہ باندھیں اور ترش چیزیں زیادہ کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ اگر جماع کا اتفاق ہو تو بیحد ضعف ہو جاتا ہے یا احتلام کی کثرت ہوتی ہے یا خفیف بخار آنے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہوتا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ پہلے تولید منی کی کمی کی کوشش کریں بعد ازاں قوت اور غلظت کی اس طرح کہ پہلے وہ سفوف کھائیں جو گرم جریان کے علاج میں بیان ہوا جسمیں پہلی دوا گوند ببول ہے

[1] یہ سفوف کثرت احتلام میں بہت فائدہ مند ہے حکیم صفدر علی صاحب کے مجربات سے ہے۔ شورہ ست گلو ہر ایک تین تولہ ست بہروزہ دو تولہ مصری آٹھ تولہ کا سفوف بنا کر گائے کا دودھ ڈیڑھ پاؤ پانی ڈیڑھ پاؤ چھوارے پانچ عدد اوس میں ڈال کر جوش دیں کہ چوتھائی رہ جائے صاف کر کے شیرینی مناسب سے میٹھا کر لیں پہلے ایک تولہ سفوف مذکورہ کھائیں اس کے بعد اس کو پئیں دیگر کیکر کا گوندھ گوند چنیہ موچرس ست سلاجیت ست گلو طباشیر سفید مصطگی املی کے چئے کشتہ قلعی ہموزن شکر سفید برابر خوراک ایک تولہ پاؤ سیر گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ ۱۲ حوالہ بالا اور یہ سفوف بھی بہت مغلظ ہے کیکر کی پھلی بہت چھوٹی لہسوڑہ کے پھل بہت چھوٹے دودھی چھوٹی بڑی کونپل چاروں کو سایہ میں خشک کریں تالمکھانہ خرد موصلی سفید موصلی سیاہ گوکھرو بیجبند ثعلب مصری اونٹ کٹارہ کی جڑ کا پوست سورنجان سب مساوی شکر سفید ملا کر سفوف بنائیں ایک ہتھیلی بھر گائے کے دودھ کے ساتھ اکیس دن کھائیں ۱۲ حوالہ بالا

اور گائے کی چھاچھ کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ اس میں تخم خرفہ۔ تخم کاہو۔ گل نیلوفر۔ تخم خیارین تین تین ماشہ اور بڑھالیں اور کم از کم ایک ماہ تک جماع سے بالکل پرہیز رکھیں اگرچہ اس اثنا میں جریان کی یا کثرت احتلام کی شکایت پیدا ہو لیکن ایک ماہ کے غلظت اور قوت کے لئے معجون لبوب بارد یا گاجر کا حلوا مقوی کھائیں ان کے نسخے ضعف باہ کے بیان میں گزر چکے ہیں۔

کثرت احتلام

یہ کبھی گرمی سے ہوتا ہے کبھی سردی سے اس کا علاج وہی ہے جو جریان کا تھا جریان کے باب میں سے غور کر کے نکال لیں اور سوتے وقت بیسے کا ٹکڑا کمر میں گردوں کے برابر باندھنا مجرب ہے۔ **فائدہ** جماع فعل طبعی ہے اور بقائے نسل کے لئے ضروری ہے مگر کثرت اس کی اتنے امراض پیدا کرتی ہے ضعف بصر۔ ثقل سماعت۔ جگر۔ رعشہ۔ درد کمر۔ درد گردہ۔ کثرت پیشاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف قلب خصوصاً جس کو ضعف بصر یا ضعف معدہ یا سینے کا کوئی مرض ہو اس کو جماع نہایت مضر ہے غذا سے کم از کم تین گھنٹہ کے بعد جماع کا عمدہ وقت ہے اور زیادہ پیٹ بھرے پر اور بالکل خلو اور تکان میں مضر ہے اور بعد فراغ فوراً پانی پی لینا سخت مضر ہے خصوصاً اگر ٹھنڈا ہو۔

فائدہ جس کو کثرت جماع سے نقصان پہنچا ہو وہ سردی اور گرمی سے بچے اور آرام اور سونے میں مشغول ہو اور خون بڑھانے اور خشکی دور کرنے کی تدبیر کرے مثلاً دودھ پیے یا حلوائے گاجر کھائے یا نیم برشت انڈا یا گوشت کی یخنی استعمال کرے اگر ہاتھ پیروں میں رعشہ محسوس ہو دماغ اور کمر پر بلکہ تمام بدن پر چمبیلی کا تیل یا بالو نہ کا تیل ملے۔ اور رعشہ کے لئے یہ دوا مفید ہے شہد دو تولہ لے کر چاندی کے ورق تین عدد اس میں خوب حل کر کے چاٹ لیا کریں جس کو جماع سے ضعف بصر ہو گیا ہو وہ دماغ پر بکثرت روغن بادام یا روغن بنفشہ یا روغن چمبیلی ملے اور آنکھ پر بالائی باندھے اور گلاب ٹپکائے اگر ہمیشہ بعد

عہ قادری ۱۲ عہ کل ذالک من الطب الاکبر با لقانون ۱۲ منہ۔

جماع کوئی مقوی چیز جیسے دودھ یا حلوا کھایا کریں گا جریا انڈا کھا لیا کریں یا ماء اللحم[1] پی لیا کریں اور ان تدابیر کے پابند رہیں جو ابھی ذکر ہوئیں تو ضعف کی نوبت بھی نہ آئے اور رعشہ وغیرہ کوئی مرض پیدا نہ ہو۔ اس بارے میں سب سے عمدہ وہ دودھ ہے جس میں سونٹھ کی ایک گرہ یا چھوارے اوٹائے گئے ہوں۔

فائدہ۔ امساک کی زیادہ ہوس اخیر میں نقصان لاتی ہے خصوصاً اگر کچلہ یا دستورہ وغیرہ زہریلی دوائیں کھائی جاویں امساک کیلئے وہ گولی کافی سمجھیں جو سرعت کے بیان میں مذکور ہوئیں جس میں سونے کے ورق بھی ہیں۔

چند متفرق نسخے

طلا مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانے والا

چونے[2] کے ٹکڑے سات سیر دو تولہ میں سے ایک ایک کو مار کر فی لیٹر تولہ وغیرہ چمیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں کر کے کاگ مضبوط لگا کر ایک رات بکری کے لیگنوں میں دفن کریں پھر نکال کر خوب رگڑیں کہ چونے تیل میں حل ہو جائیں۔ پھر نیم گرم ملیں۔ ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب سرخی پیدا ہو جائے تو زائد تیل ملکر چھوڑ دیں۔ پندرہ بیس روز ایسا ہی کریں۔

دوا مجفف رطوبت و مضیق۔ مازو دو ماشہ شگوفہ اذخر ایک ماشہ کوٹ چھان کر ایک کپڑا گلاب میں بھگو کر اس دوا سے آلودہ کر کے استعمال کریں۔

لدو قوی باہ۔ چھوارے چنے ہوئے پانچ تولہ کو ایک پاؤ پانی میں ابال کر پانی سے گوندھ کر اخروٹ کے برابر لڈو بنا لیں اور ایک صبح ایک شام کھایا کریں چھوارے کو مع گٹھلی کے کوٹیں یا گٹھلی علیحدہ نکال کر آٹا کر کے ملا لیں۔

[1] یہ ماء اللحم ضعف دل اور نقاہت کے واسطے بہت مفید ہے کبوتر ۱ عدد دراج بٹیر ہر ایک پندرہ عدد مرغ جوان تین عدد چڑے پچاس عدد گوشت حلوان تین سیر زرشک پاؤ سیر بہی کا پانی سیب کا پانی انار شیریں کا پانی ناسپاتی کا پانی ہر ایک ایک سیر صندل سفید پیس کر چار تولہ دھنیا خشک گلاب خشک پھول ہر ایک تین تولہ گاؤزبان نو تولہ اسطوخودوس ڈھائی تولہ گاؤزبان کے پھول آٹھ تولہ بادرنجبویہ چھ تولہ ابریشم خام چالیس تولہ مشک کے بیج بالنگو ہر ایک تین تولہ نیلوفر کے پھول چھ تولہ عود غرقی ترنج گاؤپوست ہر ایک چار تولہ گلاب ایک سیر بید مشک دو سیر عرق گاؤزبان عرق نیلوفر ہر ایک ایک سیر مشک خالص نو ماشہ عنبر اشہب پانچ ماشہ زعفران نو ماشہ طباشیر سفید پانچ ماشہ چھوٹی الائچی کے دانے تین ماشہ لونگ دار چینی ہر ایک ایک تولہ بدستور مروج تیار کریں اور اگر مزاج گرم ہو تو کافور اور زیادہ کریں اور بعضے گرم دوائیں کم کر دیتے ہیں ۱۲ قرابادین اعظم۔

[2] من قادری ۱۲ منہ

[3] قانون صفحہ ۵۵ جلد ۳ [4] امراض الباہ ردیف الدال ۱۲ منہ۔

معجون نہایت مقوی باہ شہد پنتیس تولہ کا قوام کریں۔ بیضہ مرغ بیس عدد اُبال کر ان کی زردی نکال لیں اور سفیدی پھینک دیں پھر زردی کو اس شہد میں ملا کر خوب حل کریں کہ معجون سے ہو جائے پھر عاقرقرحا۔ لونگ۔ سونٹھ ہر ایک پونے چونتیس ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور ایک تولہ ہر روز کھایا کریں۔

آتشک[1]

یہ نہایت خبیث مرض ہے اس میں پیشاب کے مقام پر اور اس کے آس پاس آبلے یا زخم ہو جاتے ہیں اور بہت سوزش ہوتی ہے اُس کے آبلے پھیلاؤ میں زیادہ اور ابھار میں کم ہوتے ہیں اور زخموں کے آس پاس نیلاپن یا اودہ پن ہوتا ہے اکثر پہلے یہ زخم پیشاب کے مقام سے شروع ہوتا ہے پھر تمام بدن میں ہوتے جاتے ہیں اس کے ساتھ گٹھیا بھی ہو جاتی ہے یہ مرض کئی کئی پشت تک چلا جاتا ہے اس کے لئے ایک مفتہ تک یہ دوا پئیں۔ افتیموں پوٹلی میں باندھا ہوا۔ مہندی خشک منڈی۔ برادہ چوب چینی۔ عشبہ برمدنڈی۔ ہزکھری سب پانچ پانچ ماشہ۔ برگ شاہترہ۔ بیخ خنظل۔ لسفاج۔ فستقی چھ چھ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ نونو ماشہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں پکائیں جب آدھا رہ جائے چھان کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں اگر گٹھیا بھی ہو تو اسی میں سورنجان شیریں تین ماشہ اور بڑھا لیں اگر اس سے دست آویں تو غذا کھچڑی کھائیں ورنہ شوربہ چاپتی۔ بعد سات دن یہ گولی کھائیں۔

مغز جمال گوٹہ دودھ میں پکایا ہوا اور بیج کا پردہ نکالا ہوا۔ پرانا ناریل۔ پرانا چھوارا سب ایک ایک ماشہ پرانا گڑ ڈیڑھ ماشہ۔ خوب باریک پیس کر جب مرہم سا ہو جائے چنے کی برابر گولیاں بنا لیں اور دو گولی ہر روز بوقت صبح تازے پانی کے ساتھ کھائیں اس سے دست ہوں گے ہر دست کے بعد بھی تازہ پانی پئیں اگلے دن گولی نہ کھائیں بلکہ یہ دوا پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں۔

[1] از قادری امراض باہ۔

[1] آتشک کے لئے یہ نسخہ بھی بہت مجرب ہے کہ ملیلہ کتھہ سفید چھالیہ کتھہ رسکپور طوطیا زنجبز الائچی سفید مع پوست مردار سنگ ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر بادیر گائے کے دہی میں ملا کر کانسی کے برتن میں ڈالیں اور کانسی کے دستہ سے چار پہر تک حل کریں جب گولیاں بنانے کے قابل ہو جائیں تو چنے کے دانہ کی برابر گولیاں بنائی جائیں اور شیشی میں رکھیں ان میں سے ایک گولی صبح ایک شام کے وقت تازہ پانی سے کھایا کریں اور ایک گولی پانی میں گھس کر آتشک کے زخموں پر لیپ دیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ میں مرض مذکور دور ہو جائے گا اس نسخہ سے سوزاک بھی دور ہو جاتا ہے ۱۲ از جامع الفنون۔

[2] ہزکھری یہ ایک قسم کا لانگا ہے زیادہ صاف اور مشابہ سم ہرن کے سفید و شفاف اور کھپکا کسیلا ہوتا ہے ۱۲ از جامع الادویہ۔

پھر تیسرے دن گولی حسب ترکیب مذکور کھائیں اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن گولی اور چھٹے دن ٹھنڈائی استعمال کریں اور احتیاطاً مناسب ہے کہ ساتویں اور آٹھویں دن بھی ٹھنڈائی پی لیں غذا ان آٹھوں دنوں میں سوائے کھچڑی اور ساگودانہ کے اور کچھ نہ ہو۔ اس کے بعد مہینہ بیس روز یہ عرق پئیں۔ چوب چینی۔ برادہ کی ہوئی۔ عشبہ پانچ پانچ تولہ۔ برگ شاہترہ۔ چرائتہ سرپھوکہ۔ دانہ الائچی خرد۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی نیلکنٹھی۔ برمڈنڈی۔ برادہ صندلین دو دو تولہ۔ سنا مکی تین تولہ۔ رات کو پانچ سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو دو سیر دودھ گائے کا ڈال کر عرق ساڑھے پانچ سیر کشید کر لیں اور تین دن رکھنے کے بعد چھ تولہ ہر روز شربت عناب دو تولہ ملا کر پیا کریں۔ ان تدبیروں سے آتشک[1] کے زخم بھی بلا خارجی دوا کے بھر جاتے ہیں۔ اور اگر خارجی دوا کی ضرورت ہو تو یہ مرہم لگائیں۔ چھالیہ۔ کچلہ۔ پونے چار چار تولہ۔ کتھا پاپڑیا۔ ساڑھے آٹھ ماشہ۔ دانہ الائچی کلاں سوا تولہ۔ مردار سنگ۔ سنگجراحت مرچ سیاہ سوا چار چار ماشہ۔ نیلا تھوتہ ساڑھے آٹھ رتی دھوالنسہ بھڑبوجے کے یہاں کا تین ماشہ سب دواؤں کو اس طرح بھونیں کہ جل نہ جائیں پھر باریک پیس کر گائے کے گھی اکیس تولہ میں ملا کر کافور سوا چار ماشہ پیس کر ملا لیں اور زخموں پر لگائیں یہ مرہم چھاجن کے لئے نہایت مفید ہے۔

فائدہ۔ آتشک والے کو زیادہ گرم چیزوں سے گائے کا گوشت تیل بیگن۔ میتھی وغیرہ ہمیشہ کو پرہیز چاہیئے اور زیادہ ٹھنڈی چیزیں بھی جیسے تربوز ککڑی وغیرہ بھی کم کھائے اور چنا بہت مفید ہے۔

سوزاک کا بیان

پیشاب کے مقام میں اندر زخم پڑ جانے کو سوزاک کہتے ہیں اس کا علاج شروع میں آسانی سے ہو سکتا ہے اور پرانا ہو جانے کے بعد نہایت دشوار ہے **علاج۔** پہلے زخم کے صاف کرنے کی بعد ازاں بھرنے کی تدبیر کریں اس طرح کہ ارنڈی کا تیل چار تولہ دودھ میں ملا کر شکر سے میٹھا کر کے پئیں اور ہر دست کے بعد گرم پانی پئیں دوپہر کو ساگودانہ دودھ میں

[1] یہ ٹیکہ سوزاک کے زخموں کو بھر دیتی ہے بارسنگھ کے سینگ جلے ہوئے پھٹکری کنیر گل ارمنی گلنار خرفہ کے بیج مساوی الوزن چھان کر خرفہ کے ساتھ قرص بنا دیں ۱۲ از قرابادین اعظم اور پرانے سوزاک کے لئے یہ نسخہ مجرب ہے گندھک آملہ سار مصفی ایک ماشہ پکھان بید دو ماشہ سلاجیت آفتابی مغز ۴ رتی تخم خیارین ۵ ماشہ نیم کوفتہ ان تمام دواؤں کو ایک دیگچی قلعی میں تین پاؤ پختہ پانی ڈال کر پکاویں جب قریب آدھ پاؤ کے رہے چھان کر ۳ تولہ شہد خالص ملا کر پئیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک روز کے استعمال سے جملہ تکالیف دور ہو جائیں گی ورنہ تین روز کے استعمال کی ضرورت ہوگی غذا ہر دو وقت گیہوں کی روٹی گھی کے ساتھ بے نمک و بے شیرینی کے کھائیں نمک مرچ ترشی وغیرہ سے سخت پرہیز رکھیں ۱۲ از جامع الفنون مولفہ مولوی محمد بشیر میرٹھی۔

پکا ہوا۔ شام کو دودھ چاول کھائیں۔ اگلے دن یہ ٹھنڈائی پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ تخم خرفہ پانچ ماشہ۔ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ حل کر کے پئیں اور اگر بہروزہ کا تیل ملجائے تو دو بوند وہ بھی بتاشے میں کھائیں تیسرے دن پھر ارنڈی کا تیل بموجب ترکیب مذکور اور چوتھے دن ٹھنڈائی کور پانچویں دن پھر ارنڈی کا تیل بموجب ترکیب مذکور اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن پھر ارنڈی کا تیل اور چھٹے دن ٹھنڈائی پئیں غذا برابر ساگودانہ اور دودھ چاول رہے۔ تینوں مسہلوں کے بعد یہ سفوف کھائیں۔ شورہ قلمی تین تولہ۔ سنگجراحت۔ مغز تخم خیارین۔ تخم خرفہ تخم کاسنی۔ خار خشک۔ نشاستہ لوز نو ماشہ گل ارمنی۔ صمغ عربی۔ ریوند چینی۔ حب کاکنج[1] ست بہروزہ۔ مغز تخم تربوز۔ دم الاخوین[2] چھ چھ ماشہ۔ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ گیارہ تولہ ملا کر لوز نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیہ کھا کر اوپر سے تخم خیارین پانچ ماشہ پانی میں پیس کر چھان کر شربت بزوری بار دو دو تولہ ملا کر پئیں پندرہ دن یا کم از کم ایک ہفتہ کھائیں غذا دودھ چاول یا ٹھنڈی ترکاریاں اور گوشت ہو بعد ازاں یہ سفوف کھائیں اگر کچھ ضرورت باقی رہی ہو۔ طباشیر۔ گندک زرد سات سات ماشہ۔ مغز تخم خیارین چودہ ماشہ۔ تخم خرفہ۔ کتیرا۔ ہلدی۔ چار چار رتی۔ مرمکی دو رتی۔ گلنار چھ رتی۔ زرشک۔ افیون خالص۔ زراوند مدحرج ایک ایک ماشہ تل دھلے ہوئے ساڑھے تیرہ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ برابر ملا کر لوز نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیہ ہر روز تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں اگر قبض کرے تو دو تولہ منقے رات کو سوتے وقت کھالیا کریں کم از کم پندرہ دن یہ سفوف کھائیں۔ بعد صحت مہینہ بیس دن وہ عرق مصفی پئیں جو آتشک کے بیان میں گزرا جس میں پہلا جزو چوب چینی ہے۔ سوزاک والے کو مرچ کم کھانی چاہیئے اور کچنال کی کلی بہت مفید ہے اور جو پرہیز آتشک کے بیان میں گزرا وہ یہاں بھی ہے۔

پچکاری نافع سوزاک۔ توتیا کھیل کیا ہوا تیں ماشہ۔ سُرما پسا ہوا۔ دم الاخوین پھٹکری سفید بریاں۔ سنگجراحت۔ چھ چھ ماشہ خوب باریک پیس کر انگور کے پتوں کے پانی اور مہندی کے پتوں کے پانی چھٹانک چھٹانک بھر اور بکری کے دودھ آدھ پاؤ

[1] کاکنج سرخ و سیاہ و زرد تینوں طرح کا ہوتا ہے قدرے شیریں مکوہ کے مشابہ ہوتا ہے مگر یہاں اس کے دانہ مراد ہیں ۱۲ از جامع الادویہ۔

[2] اس کو ہندی میں ہیرا کسی کہتے ہیں اور فارسی خون سیاوشان اس کا رنگ سرخ و براق ہوتا ہے ذائقہ قدرے تلخ یہ ایک درخت کا گوند ہے مشہور مگر بعض اطبا کے نزدیک اس کی شکل میں اختلاف ہے ۱۲ از جامع الادویہ۔

[3] پرانے سوزاک کے لئے یہ نسخہ بھی مفید ثابت ہے بیری کی لاکھ تیسو کے پھول ہر ایک ایک تولہ ست تکموست سلاجیت لاودن طباشیر سفید ہر ایک چھ ماشہ بڑی الائچی کے دانے جواکھار شورہ قلمی ہر ایک چار ماشہ مصری چار تولہ کوٹ چھان کر دو مثقال ہر روز پانی نیم کے ساتھ کھائیں ۱۲ از قرابادین اعظم۔

میں ملا کر دو تہ کپڑے میں چھانکر کانچ کی پچکاری سے صبح و شام پچکاری لیں یہ ایک نسخہ چار دن کو کافی ہے۔ توتیا کی کھیل اس طرح ہوتی ہے کہ اس کو پیس کر کسی برتن میں ملکی آگ پر رکھیں اور چلاتے رہیں جب رنگ ہلکا پڑ جائے کام میں لائیں

فائدہ کبھی سوزاک میں پیشاب کا مقام بند ہو جاتا ہے اس صورت میں گرم پانی سے دھاریں یا بالو نہ پانی میں پکا کر دھاریں اگر کسی طرح نہ کھلے ڈاکٹر سے سلائی ڈلوائیں۔

خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا[1]

اس مرض سے چنک بھی ہو جاتی ہے اور پیشاب میں تکلیف ہوتی ہے۔ **علاج** گل[2] یا بونہ۔ اکلیل الملک تخم کتان۔ سبوس گندم۔ دو سیر پانی میں پکا کر دھاریں اور ہینگ۔ مرزنجوش۔ فرفیون۔ اکلیل الملک گل بابونہ تین تین ماشہ۔ کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر نیم گرم لیپ کریں اور معجون کمونی یا جوارش زرعونی کھائیں۔ اس کا نسخہ ضعف باہ کے بیان میں گزرا۔ غذا بھی مقوی کھائیں۔

آنت اترنا اور فوطے کا بڑھنا

پیٹ میں آنتوں پر چاروں طرف سے کئی جھلیاں لپٹی ہوئی ہیں انمیں سے بیچ کی ایک جھلی میں فوطوں کے قریب دو سوراخ ہیں ان سوراخوں کے بڑھ جانے یا پھٹ جانے سے اندر کی جھلی مع آنتوں کے یا بلا آنتوں کے یا اندر کی جھلی بھی پھٹکر آنتیں فوطوں میں لٹک پڑتی ہیں اس کو آنت اُترنا کہتے ہیں عربی میں اس کا نام قیل اور فتق ہے اور کبھی فوطوں میں پانی آجاتا ہے اس کو عربی میں اُدارہ کہتے ہیں اور کبھی صرف ریاح آجاتے ہیں اس کو قیلہ ریحی کہتے ہیں اس بحث کو تین قسم میں بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اوّل آنت اُترنے کے بیان میں۔ یہ مرض بہت بوجھ اُٹھانے یا کود نے یا بہت شکم سیری پر جماع کرنے وغیرہ سے ہو جاتا ہے۔ **علاج** چت لیٹ کر آہستہ آہستہ دبا کر اوپر

[1] یہ ضماد خصیہ کے ورم کو تحلیل کرتا ہے موز منقی موم مرغ کی چربی یا بکری کے گردہ کی چربی ہر ایک دس درم مرغ کا انڈا ایک عدد مصطگی نصف درم اجزا کو سوائے مویز کے پگھلا کر مویز کو داخل کر کے ہاروں میں ملیں تاکہ ہموار ہو ضماد کریں یہ ضماد واسطے چھوٹا کرنے بڑے خصیہ کے مفید ہے ابتدا میں ادویہ سرد مخدر مانند تفاح کی جڑ پوست خشخاش حکاکہ سنگ مس حکاکہ اسرب حکاکہ سنگ آسیا سبز دھنیا کے پانی کے ساتھ ضماد کریں ۱۲۔ یہ ضماد فتق میں معمول ہے قشار کندر مصطگی جوز السرد غرقی السمک انزروت مساوی غرقی السمک کو سرکہ میں پگھلا کر دوسری دوائیوں کے ساتھ جمع کر کے ضماد کریں دیگر جوز السرد ودحز سعد گوتی مرکی کیکر کا گوند مرزنجوش مازو اقاقیا کندر ہر ایک ایک جزو گوند کو شراب میں حل کریں اور سب کے ساتھ ملا کر ضماد کریں اور عضا سے باندھیں اور کموتی اور سنجر متیا اور بادھرج وغیرہ کو جو ریاح کو توڑتی ہیں۔ کھانے کی مداومت کریں ۱۲ قرابادین اعظم۔

[2] طب اکبر ۱۲ منہ۔

کو چڑھائیں اگر دبانے سے نہ چڑھے تو گرم پانی سے دھاریں اور روغن بابونہ گرم کر کے ملیں اور حظمی پانی میں پکا کر باندھیں جب نرم ہو جائے دبا کر اوپر کو چڑھائیں جب چڑھ جائے یہ لیپ کریں۔ تاکہ آئندہ نہ اُترے۔ گلنار۔ اقاقیا۔ مازوے سبز۔ ایلوا کندر۔ جوز السرو رسال گوگل۔ ابہل۔ سب چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر سریش۔ ہری مکوہ کے پانی میں پکا کر ملا کر کپڑے پر لگا کر چپکائیں۔ اور پٹی باندھ دیں اور تین روز تک چت لٹائے رکھیں یہ لیپ لغق کی جملہ قسموں کو مفید ہے خواہ آنت اتری ہو یا ریاح ہوں یا پانی ہو۔ اور غذا صرف شوربہ دیں بعد تین کے آہستہ اُٹھا دیں اور ٹہلنے دیں اور یہ لیپ دوبارہ کریں اور لنگوٹ باندھے رہا کریں ایک تدبیر نہایت مفید یہ ہے۔ کہ ایک پٹی میں ایک ڈبل پیسہ یا اور کوئی سخت چیز اتنے وزن کی سی کر اس پٹی کو لنگوٹ کی طرح ایسا باندھیں کہ پیسہ اس جگہ رہے جہاں آنت اُترنے کے وقت پھولاپن معلوم ہوتا تھا کہ اس سے وہ جگہ ہر وقت دبی رہے اس سے چند روز میں وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے اور آنت اترنے کا اندیشہ بالکل نہیں رہتا اس ترکیب کو تالہ لگانا کہتے ہیں ایسی پٹیاں انگریزی بنی ہوئی بھی بکتی ہیں[ع]۔

آنت اُترنے کے واسطے پینے کی دوا۔ معجون فلاسفہ[ع] سات ماشہ یا معجون مکرنی ایک تولہ کھا کر اوپر سے سولف پانچ ماشہ پانی میں پیسکر گلقند آفتابی دو تولہ ملا کر پئیں معجون فلاسفہ متواتر چند روز تک کھانا جملہ اقسام فتق کو مفید[ع] ہے۔ بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ **قسم دوم قیلہ ریحی یعنی فوطے میں ریاح آجانے کے بیان میں۔** باجرہ[ع] اور نمک اور بھوسی دو دو تولہ لیکر دو پوٹلی بنا کر گلاب میں ڈال کر سینکیں اور دار چینی[ع] قلمی پیس کر بابونہ کے تیل میں ملا کر اکثر ملا کریں اور پرہ گوئی کھایا کریں۔ تخم کرفس۔ انیسون۔ رازیانہ۔ اسپند۔ مصطگی۔ زعفران۔ سب سات سات ماشہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست بلیلہ آملہ ساڑھے دس دس ماشہ۔ بیخ بید۔ گوکل ساڑھے تین تین ماشہ۔ پودینہ خشک۔ قسط شیریں

[ع] معجون فلاسفہ بنانے کی یہ ترکیب ہے کہ زنجبیل فلفل دراز دار چینی آملہ شنبلیلہ ہندی زراوند مدحرج ثعلب مصری مغز چلغوزہ بیج بابونہ تارجیل ایک ایک تولہ تخم بابونہ خبث الحدید چھ چھ ماشہ مویز منقی تین تولہ سب کو ٹھ چھان ڈھائی گنے شہد میں معجون بنا دیں خوراک ایک تولہ ہوتی ہے لیکن اس بیماری میں سات ماشہ ہے از جامع الفنون۔

[ع] پٹیاں مختلف شکلوں کی اور مختلف ناپ کی ہوتی ہیں بہتر یہ ہے کہ ڈاکٹر سے مشورہ کر کے پٹی لیں (نظر ثالث)

[ع] حب کچلہ بھی مفید ہے ترکیب یہ ہے کچلہ بدم۔ فلفل سیاہ چھ چھ ماشہ۔ گھیکوار کے پانی میں خوب پیسکر گولیاں کالی مرچ کی برابر بنا لیں اور ایک گولی روز کھا دیں ٹھنڈے مزاج والے کو یہ گولی بہت مفید ہے (نظر ثالث)

نرکچور۔ وردوخ عقربی۔ اسارون[1]۔ پونے دو دو ماشہ سکبینج اور گوگل کو پانی میں گھول کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملا کر گولیاں چنے کی برابر بنالیں اور ساڑھے چار ماشہ ہر روز پھانک لیا کریں اور معجون فلاسفہ یا معجون کمونی بھی کافی ہے چند روز متواتر کھائیں غذا میں بتھوا اور مولی زیادہ مفید ہیں اور بادی چیزوں سے پرہیز ضرور ہے۔

قسم سوم فوطوں میں پانی آجانے کے بیان میں۔ پانی کم پیا کریں اور دوا وہی کھائیں جو قبلہ قبض میں گزری اور یہ لیپ کریں۔ عاقرقرحا دو تولہ۔ زیرۂ سیاہ ایک تولہ باریک پیسکر۔ مویز منقے چھ تولہ ملا کر اتنا کوٹیں کہ یکذات ہو کر مثل ہریسہ کے ہو جائے پھر گرم کر کے صبح شام لیپ کریں جب پانی زیادہ آجائے تو عمدہ علاج ڈاکٹر سے نکلوا دینا ہے

فائدہ چونکہ ان تینوں قسموں کے علاج میں زیادہ فرق نہیں ہر قسم کی علامتیں تفصیل کے ساتھ نہیں بیان کیں مختصر سا فرق یہ ہے کہ اگر قسم اول ہو خواہ فقط جھلی لٹک آئی ہو یا مع آنت کے اتری ہو تو مشکل سے اوپر کو چڑھتی ہے اور اگر ریاح ہوں تو ذرا دبانے سے چڑھ جاتی ہے اور اگر پانی ہو تو کسی طرح نہیں چڑھ سکتا اور فوطہ چمکدار معلوم ہوتا ہے اور جلد جلد بڑھتا ہے لنگوٹ باندھے رہنا جملہ اقسام میں مناسب ہے اور حرکت قوی اور بوجھ اٹھانے اور زیادہ چلانے اور بادی چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

فتق کی اور بھی چند قسمیں ہیں جن کا علاج بلا رائے طبیب کے نہیں ہو سکتا آنت اتر نے کے علاج میں کبھی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے اس میں طبیب سے رائے لینا ضرور ہے۔

فائدہ۔ کبھی فوطے بڑھ جاتے ہیں[1] بدون اس کے کہ آنت اتر ے یا ریاح آجائیں یا پانی ہو علامت اس کی یہ ہے کہ تکلیف مطلق نہ ہو اور نہ فوطوں کی کھال چمکدار ہو نہ دبانے سے سخت معلوم ہوں۔

علاج معجون فلاسفہ کچھ عرصے تک کھائیں اور پھٹکری سفید[2] تیل میں گھس کر لیپ کریں

---

[1] فوطہ بڑھنے کی ایک اور دوا جو سب قسموں میں مفید ہے۔ تمباکو کے ہرے پتے کا پانی پاؤ بھر موم زرد آدھ پاؤ دونوں کو ملا کر پکائیں کہ پانی جلکر موم رہ جائے پھر اس موم کی ٹکیہ بنا کر رکھ لیں اور صرف اسی کو ذرا گرمی دیکر باندھا کریں مجرب ہے ۱۲

[2] قانون ۱۲ منہ

[1] اسارون ایک گھاس ہوتی ہے جس میں جڑ کے پاس بہت سے بیج گچھے ہوتے ہیں نیلی کے شابہ ہوتی ہے خوشبودار ہوتی ہے ۱۲ از بحر الجواہر صہ ۱۲

[2] حنفیہ کے بڑے ہونے کو یہ ضماد بھی بہت نافع ہے بکری کی مینگنیوں کی راکھ جلی ہوئی اجوائن خراسانی دونوں پیسکر ضماد کریں ۱۲ اگر حنفیہ میں گرم ورم ہو اور درد بھی ہو تو یہ ضماد استعمال کریں مغز بید انجیر زیرہ کرمانی بابونہ کے پھول اکلیل الملک یا تلا جوکا آٹا بھنگ کے پتوں کا ثقل ہر ایک ایک جز مویز منقی بیتھی ہر ایک نصف جز ضماد کریں ۱۲

دوسرا لیپ[عہ]۔ پنڈول بیس ماشہ۔ شوکران[عہ] دو ماشہ۔ سرکہ میں خوب پیسکر لیپ کریں یہ مرض بعض مقامات میں کثرت سے ہوتا ہے اور مشکل سے جاتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ شروع ہی میں علاج کریں اور کچھ عرصہ تک نہ چھوڑیں۔

فوطے یا عضو تناسل کا درد۔ کبھی ان اعضا میں درد ہونے لگتا ہے بدون اس کے کہ ورم ہو یا آنت اُترے۔

علاج۔ ارنڈی[عہ] کا تیل ملیں کہ اکثر اقسام میں مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو طبیب سے پوچھیں۔

فوطوں یا جنگاسوں میں خراش ہو جانا

یہ اکثر پسینے کی شوریت سے ہو جاتا ہے اسی واسطے گرمی کے موسم میں زیادہ ہو جاتا ہے۔

علاج۔ گرم پانی اور صابون سے دھویا کریں تاکہ میل نہ جمے اور سفیدہ کاشغری۔ روغن گل ملا کر لگائیں اور اگر خراش بڑھ گیا ہو اور زخم ہو گیا یہ مرہم لگائیں[للعہ]۔ کندر۔ دم الاخوین۔ مرمکی نو نو ماشہ ایلوا۔ مردار سنگ۔ انزروت۔ سات سات ماشہ باریک پیسکر روغن گل سات تولہ میں ملا کر خوب گھونٹیں کہ مرہم ہو جائے جس کو فوطوں اور جنگاسوں میں پسینہ زیادہ آتا ہو منہدی کا پانی یا ہرے دھنیے کا پانی یا سرکہ پانی میں ملا کر لگایا کرے۔

عضو تناسل[۲] کا ورم۔ اگر اس میں سوزش و تکلیف زیادہ ہو تو سرکہ اور روغن گل ملا کر ملیں اور اگر زیادہ سوزش نہ ہو تو چھوارے[عہ] کی گٹھلی اور خطمی سرکہ میں گھس کر لگائیں۔

قد وقع الفراغ عنہ للخامس عشر من ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ فی میرٹھ فالحمد للہ الذی بعزتہ و جلالہ تتم الصلحت وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ بعدد الکائنات ووقع الفراغ عن النظر الثالث للسابع والعشرین من الربیع الثانی ۱۳۴۴ھ فی میرٹھ ایضاً امتثالاً لامر لاخی فی اللہ ومحبی المولوی شبیر علی التھانوی مالک اشرف المطابع

عہ من القانون جلد ۳ صفحہ ۲۰۸ کان فی مویزج فبدلناہ بعاقرقرحا بتضعیف الوزن ہکذا فی بستان المفردات و وزن الترتیب اما ہو برالیا ۱۲ منہ عہ قادری منہ۔ اگر شوکران نہ ملے تو اجوائن خراسانی ڈالیں ۱۲ منہ۔

عہ طب اکبر یا قادری ۱۲ منہ للعہ طب اکبر عہ طب اکبر ۱۲ منہ۔

لہ حضیہ کی خارش کے لئے یہ ضماد بھی بہت مفید ہے۔ نوشادر ایک درم مردار سنگ دو درم گلنار نشاستہ ہر ایک تین درم شیاف باشیا اقاقیا ہر ایک پانچ درم گلاب میں پیسکر طلا کریں ۱۲ دیگر مہندی کے پتے خطمی کے پھول ایلوا شاہترہ کوٹ چھان کر روغن گل اور سرکہ انگوری کے ساتھ ضماد کریں ۱۲۔

۲ قضیب کے اورام کی واسطے یہ ضماد مخصوص ہے اگر ورم گرم ہو تو مسور گلنار گلاب کے پھول انار کا پوست پانی میں پکا کر پیسیں اور روغن گل ملا کر ضماد کریں ورم سرد میں جو آٹا خطمی چھوارہ کی گٹھلی روغن بابونہ اور سرگین ملا کر ضماد کریں ۱۲ از قرابادین اعظم ۱۲

۳ پندرہ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ میں میرٹھ کے اندر یہ مضمون ختم ہوا لہذا اس پر خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کی بزرگی اور بڑائی کے ساتھ نیکیاں کامل ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے بہتر ذات ہمارے سید محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب بہ شمار مخلوقات کے رحمت بھیجے اور تیسری نظر ستائیس ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ میں میرٹھ ہی کے اندر ختم ہوئی جو میں نے اپنے اللہ واسطے کے بھائی مولوی شبیر علی تھانوی مالک اشرف المطابع کی تعمیل حکم کے لئے کی۔ ۱۲

التماس مؤلف

احقر نے حسب ارشاد حضرت سیدی و مولائی جناب مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ العالی سنہ ۱۳۲۴ھ میں مردانہ امراض کے علاج ان چند ورقوں میں لکھے تھے اور یہ رسالہ بہشتی گوہر کے اخیر میں ملحق ہو کر چھپ گیا تھا اس کے بعد بہت جگہ چھپکر شائع ہوتا رہا حیال ہوتا ہے کہ ایک بار احقر نے نظر ثانی بھی اس پر کی تھی۔ اب ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ میں پھر اشرف المطابع تھانہ بھون میں چھپا ہے اس دفعہ پھر غور کے ساتھ نظر ڈالی ہے اور بعض بعض جگہ کوئی نسخہ نیا اور کہیں بطور حاشیہ کچھ بڑھایا ہے ان اضافات کے ساتھ نظر ثالث کا لفظ بڑھا دیا ہے تاکہ جس کے پاس پہلے کا چھپا ہوا یہ رسالہ ہو وہ بھی ان کو نقل کر لیں۔

بہشتی جوہر

ضمیمہ

بہشتی گوہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وسلم اجمعین۔

موت اور اس کے متعلقات اور زیارت قبور کا بیان

فرمایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کثرت سے موت کو یاد کرو اس لئے

۱؎ اور فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لذتوں کی توڑنے والی موت کو بکثرت یاد کیا کرو اور ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا کہ موت کو تم بکثرت یاد کیا کرو کیونکہ اگر تم اس غنا اور مالداری میں یاد کرو گے تو اس مالداری کو وہ تم پر مکدر کر دے گی اور اگر تنگی کے وقت یاد کرو گے تو اس کو تم پر وسیع کر دے گی یعنی وہ تنگی نہ معلوم ہو گی بلکہ وہ فراخی معلوم ہونے لگے گی اور فرمایا کہ تم میں سے زیادہ عقلمند ہوشیار وہ شخص ہے جو موت کو بکثرت یاد کرے اور اس کے سامان کی تیاری میں زیادہ لگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی علامات کیا ہیں فرمایا وہ ہو کہ کی جگہ دنیا سے دوری رسا اور ہمیشگی کی جگہ آخرت کی طرف رجوع کرنا یہ ماخوذ از قلیۃ الطالبین للشیخ عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ وعلی ذالک ۱۲ محمد حیات غفرلہ سنبھلی۔

کہ وہ (یعنی موت کا یاد کرنا) گناہوں کو دور کرتا ہے اور دنیائے (مذموم اور غیر مطلوب اور فضول) سے بیزار کرتا ہے (یعنی جب انسان موت کو بکثرت یاد کرے گا تو دنیا میں جی نہ لگے گا اور طبیعت دنیا کے سامان سے نفرت کرے گی اور زاہد ہو جاوے گا اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی خواہش اور وہاں کے عذاب دردناک کا خوف ہو گا پس ضرور ہے کہ نیک اعمال میں ترقی کرے گا اور معاصی سے بچے گا اور تمام نیکیوں کی جڑ زہد ہے یعنی دنیا سے بیزار ہونا جب تک دنیا سے اور اس کی زینت سے علاقہ نہ ترک ہو گا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہو سکتی اور بارہا عرض کیا جا چکا ہے کہ امور ضروریہ دنیا وہ جو موقوف علیہا ہیں عبادت کے وہ مطلوب ہیں اور دین میں داخل ہیں لہٰذا اس مذمت سے وہ خارج ہیں بلکہ جس دنیا کی مذمت کی جاتی ہے اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالیٰ سے غافل کریں گو کسی درجہ میں سہی جس درجہ کی غفلت ہو گی اسی درجہ کی مذمت ہو گی پس معلوم ہوا کہ موت کی یاد اور اس کا دھیان رکھنا اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کے لئے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو بیس بار روزانہ موت کو یاد کرے تو درجہ شہادت کا پاوے گا) سو اگر تم اس کو یاد کرو گے تو انگری کی حالت میں تو وہ (یاد کرنا) اُس غنا کو گراوے گا (یعنی جب غنی آدمی موت کا دھیان رکھے گا تو اس غنا کی اس کے نزدیک وقعت نہ رہے گی جو باعث غفلت ہے کیونکہ یہ سمجھے گا کہ عنقریب یہ مال تجھ سے جدا ہونے والا ہے اس سے علاقہ پیدا کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے کیونکہ محبوب کا فراق باعث اذیت ہوتا ہے ہاں وہ کام کرلیں جو وہاں کام آوے جہاں ہمیشہ رہنا ہے پس ان خیالات سے مال کا کچھ بُرا اثر نہ پڑے گا) اور اگر تم اُسے فقر اور تنگی کی حالت میں یاد کرو گے تو وہ (یاد کرنا) تم کو راضی کر دے گا تھارکی بسر اوقات[1] سے (یعنی جو کچھ تمھاری تھوڑی سی معاش ہے اسی سے راضی ہو جاؤ گے کہ چند روزہ قیام ہے پھر کیوں غم کریں اس کا عوض حق تعالیٰ عنقریب

[1] رواہ ابن ابی الدنیا عن انس مرفوعاً ۱۲ کذا فی کنز العمال ج ۸ صفحہ ۷۵ مؤلف۔

[1] اور ایک حدیث میں مشکوٰۃ شریف کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موت تحفہ ہے ایماندار کا شارحوں نے بیان کیا کہ تحفہ اس وجہ سے ہے کہ یہ ایماندار کے سعادت کبریٰ اور بلند مرتبہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اسی سے ہمیشہ کی نعمتیں اور دائمی کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں تو موت ظاہر تو فنا ہونا اور مٹ جانا ہے مگر درحقیقت یہ دوسری پیدائش ہے ورنہ موت نہ ہوتی تو جنت کے عیش کیسے حاصل ہوتے شیخ دہلوی رحمہ نے فرمایا کہ موت حق تعالیٰ کی طرف سے احسان اور بھلائی ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا کی تکلیف اور مشقت دور ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر مومن کے لئے ایسا ہی کرے۔ ۱۲۔

نہایت عمدہ مرحمت فرمائیں گے)

فرمایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک زمین البتہ پکارتی ہے ہر دن ستر بار اے بنی آدم کھا لو جو چاہو اور جس چیز سے رغبت کرو پس خدا کی قسم البتہ میں ضرور تمہارے گوشت اور تمہارے پوست[عہ] کھاؤں گی (اگر شبہ ہو کہ ہم تو آواز زمین کی سنتے نہیں تو ہم کو کیا فائدہ۔ جواب یہ ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشاد عالی سے جب یہ معلوم ہو گیا کہ زمین اس طرح کہتی ہے تو جیسے زمین کی آواز سے دنیا دلیر سرد ہو جاتی اسی طرح اب بھی اثر ہونا چاہیئے کسی چیز کے علم کے واسطے یہ کیا ضرور ہے کہ اس کی آواز ہی سے علم ہو بلکہ مقصود تو اس کا علم ہونا ہے خواہ کسی طریق سے ہو مثلاً کوئی شخص دشمن کے لشکر کو آتا دیکھکر جیسا گھبراتا ہے اور اس سے مدافعت کے سامان کرتا ہے اسی طرح کسی معتبر شخص کے خبر دینے سے بھی گھبراتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں اس کو دشمن کے لشکر کا آنا معلوم ہو گیا جو گھبرانے اور مدافعت کے سامان کا باعث ہے اور کوئی مخبر جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے بڑھکر بلکہ آپ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا پس جب اور لوگوں کے کہنے کا اعتبار کیا جاتا ہے تو آپ کے فرمودہ کا تو بطریق اولیٰ اعتبار ہونا چاہیئے کیونکہ آپ نہایت سچے ہیں) حدیث میں ہے کفی بالموت واعظا وبالیقین غناء[عہ] ترجمہ یہ ہے کہ کافی ہے موت باعتبار واعظ ہونے کے (یعنی موت کا وعظ کافی ہے کہ جو شخص اس کی یاد رکھے اُس کو دنیا سے بے رغبت کرنے کے لئے اور کسی چیز کی حاجت نہیں) اور کافی ہے یقین (روزی ملنے کا) باعتبار غنا کے (یعنی جب انسان کو حق تعالیٰ کے وعدہ پر یقین ہے کہ ہر ذی حیات کو اس اندازہ سے جو اس کے حق میں بہتر ہے رزق ضرور دیا جاتا ہے تو یہ کافی غنی ہے ایسا شخص پریشان نہیں ہو سکتا بلکہ جو مال سے غنا حاصل ہوتا ہے اُس سے یہ اعلیٰ ہے کہ اسکو فنا نہیں اور مال کو فنا ہے کیا معلوم ہے کہ جو مال اس وقت موجود ہے وہ کل کو بھی باقی رہے گا یا نہیں

عہ رواہ الحکیم والترمذی عن ثوبان مرفوعاً کذا فی کنز العمال ج ۸ صفحہ ۷۵ مؤلف۔

عہ رواہ الطبرانی عن عمار مرفوعاً کذا فی کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۷۶ مولف۔

اور خداوند کریم کے وعدہ کو لبھا ہے جس قدر کہ رزق موعود ہے ضرور ملے گا خوب سمجھ لو)۔
حدیث میں ہے جو شخص پسند کرتا ہے خدا تعالیٰ سے ملنا[1] تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے وصل چاہتے ہیں۔ اور جو حق تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے[2] (اور دُنیا کے مال وجاہ اور ساز وسامان سے جدائی نہیں چاہتا) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتے ہیں (اور ظاہر ہے کہ بغیر موت کے خدا تعالیٰ سے ملاقات غیر ممکن ہے پس موت چونکہ ذریعۂ ملاقات محبوب حقیقی ہے لہٰذا مومن کو محبوب ہونی چاہیئے اور ایسے سامان پیدا کرے جس سے موت ناگوار نہ ہو یعنی نیک اعمال کرے تاکہ بہشت کی خوشی میں موت محبوب معلوم ہو اور معاصی سے اجتناب کرے تاکہ موت مبغوض نہ معلوم ہو کیونکہ گنہگار کو بوجہ خوف عذاب شدید موت سے نفرت ہوتی ہے اس لئے کہ موت کے بعد عذاب ہوتا ہے اور نیک بخت کو بھی گو عذاب کا خوف ہوتا ہے اور جنّت کی بھی اُمید ہوتی ہے مگر تجربہ ہے کہ نیک بخت کو باوجود اس دہشت کے نفرت نہیں ہوتی اور پریشانی نہیں ہوتی اور اُمید کا اثر بمقابلہ خوف کے غالب ہو جاتا ہے اور اسی طرح یہ بھی تجربہ ہے کہ کافر و فاسق پر اثر اُمید غالب نہیں ہوتا اس لئے وہ موت سے نہایت گھبراتا ہے)

حدیث میں ہے جو نہلاوے مُردے کو پس ڈھک لے اس کو (یعنی کوئی بُری بات مثلاً صورت بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو اور اس کے متعلق پورے احکام بہشتی زیور حصّہ دوم میں گذر چکے ہیں وہاں ضرور دیکھ لینا چاہیئے) چھپا لیگا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ (یعنی آخرت میں گناہوں کی وجہ سے اس کی رسوائی نہ ہوگی) اور جو کفن دے مردے کو تو اللہ تعالیٰ اس کو سندس[3] (جو ایک باریک ریشمین کپڑے کا نام ہے) پہناوے گا (آخرت میں بعضے جاہل مُردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اس کو منحوس سمجھتے ہیں یہ سخت بیہودہ بات ہے کیا اُن کو مرنا نہیں ہے چاہیئے کہ خوب مُردے کی خدمت انجام دے اور ثواب جزیل حاصل کرے اور اپنا مرنا یاد کرے کہ اگر ہم سے بھی لوگ ایسے بچیں جیسے کہ

[1] لفظہ عن عبادۃ ابن الصامت قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ اور اخیر حصہ حدیث کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے وہ یہ کہ اس پر حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ موت کو تو ہم سب بُرا جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ جیسا مومن کی موت نزدیک ہوتی ہے تو وہ خدا تعالےٰ کی رضامندی کی خوشخبری دیا جاتا ہے اس لئے اس کو موت سے زیادہ پیاری چیز اس وقت کچھ نہیں ہوتی اور کافر کو خدا تعالےٰ کے عذاب و سزا کی خبر دی جاتی ہے اس لئے اس کو اس سے زیادہ بُری کوئی چیز نہیں معلوم ہوتی یوں مومن خدا تعالےٰ سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور کافر بُرا جانتا ہے ۱۲۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۹

[1] رواہ احمدؒ وغیرہ کذا فی کنز العمال ۱۲ منہ

[2] رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ مرفوعاً کذا فی کنز العمال ج ۸ ص ۱۵ مولف ۱۲

ہم بچتے ہیں تو ہمارے جنازے کی کیا کیفیت ہوگی اور عجب نہیں کہ حق تعہ بدلہ دینے کو اس کو ایسے ہی لوگوں کے حوالہ کر دیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا جناب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو غسل دے مُردے کو اور اُسے کفن دے اور اس کے حنوط لگاوے (حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے اس کے بجائے کافور بھی کافی ہے) اور اٹھاوے اس (کے جنازے) کو اور اس پر نماز پڑھے اور نہ افشا کرے اس کی وہ (بُری بات جو دیکھے اس سے (دور ہو جاوے گا اپنے گناہوں سے اس طرح جیسے کہ اُس دن جبکہ اس کی ماں نے اُس کو جنا تھا (گناہوں سے) دور تھا (یعنی صغائر معاف ہو جاویں گے علیؑ ما قالوا)

حدیث میں ہے جو نہلاوے مُردے کو پس چھپالے اُس (کے عیب) کو تو اس کے چالیس کبیرہ (یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر ہیں) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو اُسے کفن دے اللہ تعالےٰ اس کو جنت کا سندس اور استبرق[عہ] پہناوے گا اور جو میت کے لئے قبر کھودے پس اس کو اس میں دفن کرے جاری فرماوے گا اللہ تعالےٰ اس شخص کے لئے اس قدر اجر جو مثل اس مکان کے ثواب کے ہوگا جس میں قیامت تک اس شخص کو رکھتا (یعنی اس کو اس قدر اجر ملے گا جتنا کہ اُس مردے کو رہنے کے لئے قیامت تک مکان عاریت دینے کا اجر ملتا[سہ]۔ واضح ہو کہ جس قدر فضیلت اور ثواب مردے کی خدمت کا اس وقت تک بیان کیا گیا سب اُس صورت میں ہے جبکہ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے خدمت کی جاوے۔ ریاء۔ اُجرت وغیرہ مقصود نہ ہو اور اگر اُجرت لی تو ثواب نہ ہوگا اگرچہ اُجرت لینا جائز ہے گناہ نہیں مگر جواز اُجرت امر دیگر ہے اور ثواب امر دیگر اور تمام دینی کام جو اُجرت لے کر کئے جاتے ہیں بعضے تو ایسے ہیں جن پر اُجرت لینا حرام ہے اور اُن کا ثواب بھی نہیں ہوتا اور بعضے ایسے ہیں جن پر اُجرت لینا جائز ہے

عہ رواہ النسائی مرفوعاً فی کنز العمال ۸ صفحہ ۸۲ مولف

عہ - دبیز ریشم ۱۲ منہ۔

سہ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی رافع مرفوعاً وسندہ صحیح کذا فی کنز العمال صفحہ ۸۲ ج ۸ مولف ۱۲۔

اور وہ مال حلال ہے مگر ثواب نہیں ہوتا خوب تحقیق کر کے اس پر عمل درآمد کرنا چاہیئے
یہ موقعہ تفصیل کا نہیں ہے مگر ان امور کے متعلق ایک مفید ضروری بات عرض کرتا
ہوں تاکہ اہل بصیرت کو تنبیہ ہو وہ یہ ہے کہ جن اعمال دینیہ پر اُجرت لینا جائز ہے اُن
کے کرنے سے بالکل ثواب نہیں ملتا مگر بچند شروط ثواب بھی ملے گا خوب غور سے سنو
کوئی غریب آدمی جس کی بسر اوقات اور نفقات واجبہ کا سوائے اس اُجرت کے اور
کوئی ذریعہ نہیں وہ بقدر حاجت ضروریہ دینی کام کر کے اُجرت لے اور یہ خیال کرے
سچی نیت سے کہ اگر ذریعۂ معیشت کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اُجرت نہ لیتا اور حسبۃً للہ
کام کرتا یا اب حق تعالیٰ کوئی ذریعہ ایسا پیدا کر دیں تو میں اُجرت چھوڑ دوں اور مفت
کام کروں تو ایسے شخص کو دینی خدمت کا ثواب ملے گا کیونکہ اس کی نیت اشاعت دین
ہے مگر معاش کی ضرورت مجبور کرتی ہے اور چونکہ طلب معاش بھی ضروری ہے اور اس
کا حاصل کرنا بھی ادائے حکم الٰہی ہے اس لئے اس نیت یعنی تحصیل معاش کا بھی ثواب
ملے گا اور نیت بخیر ہونے سے یہ دونوں ثواب ملیں گے مگر ان قیود پر نظر غائر کر کے
عمل کرنا چاہیئے خواہ مخواہ کے خرچ بڑھا لینا اور غیر ضروری اخراجات کو ضروری سمجھ لینا
اور اس پر حیلہ کرنا اُس عالم الغیب کے ہاں نہیں چلے گا وہ دل کے ارادوں سے خوب
واقف ہے یہ تدقیق نہایت تحقیق سے قلمبند کی گئی ہے اور ماخذ اس کا شامی وغیرہ ہے
اور ظاہر ہے کہ جسمیں توکل کے شرائط جمع ہوں اور پھر وہ نیک کام پر اُجرت لے تو
اگر وہ اُن نیتوں کو بھی جمع کرلے جن کے اجتماع سے ثواب تحریر ہوا ہے تب بھی اس کو
گو ثواب ملے گا مگر توکل کی فضیلت فوت ہو جاوے گی تامل فانہ دقیق مسلمانوں کو
خصوص ان میں سے اہل علم کو اس باب میں خاص توجہ و احتیاط کی ضرورت ہے کہ
خالق اکبر کے دین کی خدمت کر کے اس کی رضا حاصل نہ کرنا اور بغیر کسی سخت مجبوری
کے ایک منفعت قلیلہ عاجلہ پر نظر کرنا کیا حق تعالیٰ کے ساتھ کسی درجہ کی بے مروتی
نہیں ہے ہمارا کام ترغیب اور دفع مغالطہ ہے اور امور مباحہ میں تضییق کا ہم کو
حق حاصل نہیں ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ ثواب کی ہم کو سخت حاجت ہے فمن

شاء فلیقلل ومن شاء فلیکثر واللہ تعالیٰ اعلم بحبوب عبادہ وکفی بہ خبیرا بصیرا۔

حدیث میں[1] ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ وہ مرجائے اور اس (کے جنازے) پر تین صفیں مسلمانوں کی نماز پڑھیں مگر واجب[2] کرلیا (اس نے جنت کو یعنی اس کی بخشش ہوجاوے گی) **حدیث** میں ہے کہ نہیں ہے کوئی ایسا مسلمان کہ وہ مرجاوے پس کھڑے ہوں (یعنی نماز پڑھیں) اس کے جنازے پر چالیس مرد ایسے[3] جو شرک نہ کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر یہ بات ہے کہ وہ (لوگ) شفاعت قبول کئے جاویں گے اس مردے کے بارے میں **حدیث** میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مردہ کہ اس پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھیں جو (عدد میں) سو ہوں پس سفارش کریں وہ (نمازی یعنی دعا پڑھیں) اس کے لئے مگر یہ بات ہے کہ وہ سفارش قبول کئے جاویں گے اس کے بارے میں (یعنی اُن کی دعا قبول ہوگی اور اُس مردے کی مغفرت ہوجاوے گی) **حدیث** میں ہے جو اٹھاوے چاروں طرفیں چارپائی (جنازے کی) تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جاویں[4] گے (اس کی تحقیق اوپر گذر چکی) حدیث میں ہے افضل اہل جنازے (یعنی جو جنازے کے ہمراہ ہوتے ہیں) ان میں وہ ہے جو ان میں بہت زیادہ ذکر (اللہ تعالیٰ) کرے اُس جنازے کے ساتھ اور جو نہ بیٹھے یہاں تک کہ جنازہ (زمین پر) رکھدیا جائے اور زیادہ پورا کرنے والا پیمانہ (ثواب) کا وہ ہے جو ان میں بار اس پر بھی بھر کر چلے ڈالے[5] (یعنی ایسے شخص کو خوب ثواب ملے گا) **حدیث** میں ہے کہ اپنے مردوں

[1] لفظ قال عبداللہ بن عباس اخرجوہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعہم اللہ فیہ رواہ مسلم ۱۲۔

[2] لفظ قال عبداللہ بن عباس اخرجوہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعہم اللہ فیہ رواہ مسلم ۱۲

---

[1] رواہ الحکیم عن انس مرفوعا کذا فی کنز العمال ج ۸ صفحہ ۸۲ مولف

[2] رواہ احمد وابو داؤد وکذا فی کنز العمال ۱۲ منہ۔

[3] رواہ احمد وابو داؤد ۱۲ منہ [4] رواہ احمد وغیرہ ۱۲ منہ [5] رواہ مسلم ۱۲ منہ (ا ۵) رواہ ابن عساکر ۱۲ منہ

کو نیک قوم کے درمیان میں دفن کرو اس لئے کہ بیشک مُردہ اذیت پاتا ہے بوجہ بُرے پڑوسی کے (یعنی فاسقوں یا کافروں کی قبروں کے درمیان ہونے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے اور صورت اذیت کی یہ ہے کہ فساق و کفار پر جو عذاب ہوتا ہے اور وہ اس کی وجہ سے روتے اور چلاتے ہیں اس واویلا کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے) جیسا کہ اذیت پاتا ہے زندہ بوجہ بُرے پڑوسی کے۔ حدیث میں ہے کہ جنازے کے ہمراہ کثرت سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھو[ع] (جنازے کے ہمراہ اگر ذکر کرے تو آہستہ کرے اس لئے کہ زور سے ذکر کرنا جنازے کے ساتھ شامی میں مکروہ لکھا ہے) صحیح حدیث میں ہے جس کو حاکم نے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب[ل] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے (ایک خاص وجہ سے جواب باقی نہیں رہی) آگاہ ہو جاؤ پس (اب) زیارت کرو اُن کی (یعنی قبروں کی) اس لئے کہ وہ (زیارت قبور) دل کو نرم کرتی ہے (اور دل کی نرمی سے نیکیاں عمل میں آتی ہیں) اور رلاتی ہے آنکھ کو اور یاد دلاتی ہے آخرت کو اور تم نہ کہو کوئی غیر مشروع بات (قبر پر) حدیث میں ہے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے پس (اب) اُن کی زیارت کرو اس لئے کہ وہ (زیارت) بے رغبت کرتی ہے دنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت[ع] کو (زیارت قبور سنت ہے اور خاص کر جمعہ کے روز) اور حدیث میں ہے کہ جو ہر جمعہ کو والدین کی یا والد یا والدہ کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کی جائے گی اور وہ خدمت گزار والدین کا لکھ دیا جائے گا (نامۂ اعمال میں) رواہ البیہقی مرسلاً مگر قبر کا طواف کرنا یا بوسہ لینا منع ہے خواہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی یا کسی کی ہو اور قبروں پر جا کر اول اس طرح سلام کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ جیسا کہ ترمذی اور طبرانی میں یہ الفاظ سلام موتی کے لئے آئے ہیں اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میّت کی جانب منہ کر کے قرآن مجید پڑھے جس قدر ہو سکے۔ حدیث میں ہے کہ جو قبروں

ل وعن ابن مسعودؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا فانہا تزہد فی الدنیا وتذکر الآخرۃ رواہ ابن ماجۃ ۱۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۴

ع رواہ فی الحلیۃ ۱۲ منہ

ع رواہ الدیلمی مرفوعاً ۱۲ منہ

س رواہ ابن ماجہ ۱۲ منہ

پر گزرے اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھکر مُردوں کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اس کو بھی ثواب دیا جاوے گا۔ نیز حدیث میں ہے کہ جو قبرستان میں داخل ہو پھر سورۂ الحمد شریف اور سورۂ اخلاص اور سورۂ تکاثر پڑھکر اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشے مردے اس کی شفاعت کریں گے اور نیز حدیث میں ہے کہ جو کوئی سورۂ یٰسین قبرستان میں پڑھے تو مُردوں کے عذاب میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرمائے گا اور پڑھنے والے کو بشمار ان مردوں کے ثواب ملے گا یہ تینوں حدیثیں مع سند ذیل میں عربی میں لکھدی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مرد کہ گذرے کسی (ایسے شخص کی قبر پر جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا پھر اس پر سلام کرے مگر یہ بات ہے کہ وہ میت) اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتا ہے (اگر اس جواب کو سلام کرنے والا نہیں سنتا (۱) اخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ھو اللہ احد عن علی مرفوعاً من مر علی المقابر وقراء قل ھو اللہ احد احد عشرة مرة ثم وھب اجرہ للاموات اعطی من الاجر لعدد الاموات (۲) اخرج ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ عن ابی ھریرة مرفوعاً من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الکتاب وقل ھو اللہ احد والھٰکم لتکاثر ثم قال اللھم انی جعلت ثواب ما قرأت من کلامک لاھل المقابر من المؤمنین والمؤمنات کانوا شفعاء لہ الی اللہ تعالیٰ (۳) اخرج عبد العزیز صاحب الخلال لسندہ عن انس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل المقابر فقراء سورة یٰس خفف اللہ عنھم وکان لہ بعدد من فیھا حسنات۔ ھذا الاحادیث اوردھا الامام السیوطی فی شرح الصدور لشرح احوال الموتیٰ والقبور ص ۱۲۳ مطبوع مصر۔ قال المعلق علی رسالة بہشتی گوہر الحدیث الاول والثالث یدل کان ظاھراً علی ان الثواب الحاصل من الاحیاء للاموات یصل الیھم علی السواء ولا یتجزی تامل

(۱) یعنی ہر یہ سورتیں پڑھکر یوں کہے کہ الٰہی جو کچھ میں نے تیرا کلام پڑھا اس کا ثواب تمام قبرستانوں کے مؤمن مرد اور عورتوں کو بخش دیا تو وہ سب مومن قیامت کے دن خدا تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرائیں گے ۱۲

(۲) ادرک الامام فی القیام ثنتین ما لم یرکع بالقرة وقیل فی المنی فثنتہ ثنتین ولو ادرکہ راکعا او ساجدا ان اکبر رایہ انہ یدرکہ اتحاب ۱۲ درمختار صفحہ ۴۵۶ مصری

مسائل

س۔ جماعت میں امام کے قرارت شروع کرنے کے بعد کوئی شخص آکر شریک ہوا تو اب اس کو ثنا یعنی سبحانک اللھم پڑھنا چاہیئے یا نہیں اگر چاہیئے تو نیت باندھنے کے ساتھ ہی یا کس وقت؟

(۲) رواہ التمام وغیرہ مرفوعاً بسند جید کذا فی کنز العمال ۱۲ منہ۔

ج۔ نہیں پڑھنا چاہیئے۔

س۔ کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوا اب رکعت تو اس کو مل گئی[1] مگر ثنا فوت ہوئی اب اس کو دوسری رکعت میں ثنا پڑھنا چاہیئے یا کسی اور رکعت میں یا ذمے سے ساقط ہو گئی؟

ج۔ کہیں نہ پڑھے۔

س۔ رکوع کی تسبیح سہو سے سجدہ[2] میں کہی یعنی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ کے سبحان ربی العظیم کہتا رہا یا برعکس اس کے تو سجدہ سہو نہ ہوگا؟ یا نماز میں کوئی خرابی تو نہ ہوگی؟

ج۔ اس میں ترک سنت ہوا اس سے سجدۂ سہو نہیں لازم آتا۔

س۔ رکوع کی تسبیح سجدۂ سہو میں کہہ چکا تھا اور پھر سجدے ہی میں خیال آیا کہ یہ رکوع کی تسبیح ہے تو اب سجدے کی تسبیح یاد آنے پر کہنا چاہیئے یا رکوع کی تسبیح کافی ہوگی؟

ج۔ اگر امام یا منفرد ہے تو تسبیح سجدے کی کہے اور اگر مقتدی ہے تو امام کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو۔

س۔ نماز میں جمائی[3] جب نہ رکے تو منہ میں ہاتھ دے لینا چاہیئے یا نہیں؟

ج جب ویسے نہ رکے تو ہاتھ سے روک لینا جائز ہے۔

س۔ ٹوپی اگر سجدے[4] میں گر پڑے تو اسے پھر ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا چاہیئے یا ننگے سر نماز پڑھے؟

ج۔ سر پر رکھ لینا بہتر ہے اگر عمل کثیر کی ضرورت نہ پڑے۔

س۔ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورت شروع کرے تو بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اگر دو رکوع والی سورت پڑھے تو شروع سورت پر بسم اللہ کہے اور دوسری رکعت میں جب اسی سورت کا دوسرا رکوع شروع کرے تو بسم اللہ کہے یا نہیں؟

ج سورت کے شروع میں مندوب ہے اور رکوع پر نہیں۔ واللہ اعلم۔ کتبہ اشرف علی التھانوی

(۱) امام کو بغیر کسی ضرورت کے محراب کے سوا اور کسی جگہ مسجد میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مگر

[1] حوالہ بالا ویستفتح بکمل مفصل سواء المقتدی وغیرہ مالم یعد الامام بالقہقرۃ ولو سہویۃ علی المعتمد وان ادرکہ راکعا تحری ان اکبر رایہ انہ اذا تحابر یدرکہ فی شئی انی بہ والا لا ۱۲ الطحطاوی علی المراقی صفحہ ۱۶۲ محمد جان غفرلہ

[2] لانہ لان الصلوٰۃ لا توصف بالنقصان علی الاطلاق تیرک سنۃ ۱۲ مراقی صفحہ ۶۶۶

[3] ویکرہ التثاؤب لانہ من التکاسل والامتلاء فان غلبہ فلیکظمہا ما استطاع ولو بوضع ظہر یمینہ اوکمہ فی القیام ولیسارہ فی غیرہ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ حوالہ بالا صفحہ ۲۰۶

[4] ولو سقطت قلنسوتہ فاعادہا وتہا افضل الا اذا احتاجت لتکویر او عمل کثیر ۱۲

محراب میں کھڑے ہونے کے وقت پیر باہر ہونے چاہئیں۔

(۲) جو دعوت نام آوری کے لئے کی جاوے تو اس کا قبول نہ کرنا بہتر ہے

(۳) گواہی پر اُجرت لینا حرام ہے لیکن گواہ کو بقدر ضرورت اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خرچ لے لینا جائز ہے بقدر اس وقت کے جو صرف ہوا ہے جبکہ اس کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔ (۴) اگر مجلس دعوت[1] میں کوئی امر خلاف شرع ہو سو اگر وہاں جانے کے قبل معلوم ہو جاوے تو دعوت قبول نہ کرے البتہ اگر قوی اُمید ہو کہ میرے جانے سے بوجہ میری شرم ولحاظ کے وہ امر موقوف ہو جاوے گا تو جانا بہتر ہے اور اگر معلوم نہ تھا اور چلا گیا اور وہاں جا کر دیکھا سو اگر یہ شخص مقتدائے دین ہے تب تو لوٹ آوے اور اگر مقتدا نہیں عوام الناس سے ہے سو اگر عین کھانے کے موقعہ پر وہ امر خلاف شرع ہے تو وہاں نہ بیٹھے اور اگر دوسرے موقعہ پر ہے تو خیر بہ مجبوری بیٹھ جاوے اور بہتر ہے کہ صاحب مکان کو فہمائش کرے اور اگر اس قدر ہمت نہ ہو تو صبر کرے اور دل سے اُسے بُرا سمجھے اور اگر کوئی شخص مقتدائے دین نہ ہو لیکن ذی اثر و صاحب وجاہت ہو کہ لوگ اس کے افعال کا اتباع کرتے ہوں تو وہ بھی اس مسئلہ میں مقتدائے دین کے حکم میں ہے۔

(۵) بعض سودی بنکوں میں روپیہ امانت جمع کر دیتے ہیں اور اُس کا نفع نہیں لیتے سو چونکہ بالیقین بنک میں روپیہ بعینہ محفوظ نہیں رہتا کاروبار میں لگا رہتا ہے اس لئے وہ امانت نہیں رہتا بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور گو اس شخص نے سود نہیں لیا مگر سود لینے والوں کی اعانت قرض سے کی اور اعانت گناہ کی گناہ ہے اس لئے روپیہ داخل کرنا بھی درست نہیں اور یعنی یہ جمع کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے سود لینے کے لئے جمع کرنا۔

(۶) جو شخص پاخانہ پھر رہا ہو یا پیشاب کر رہا ہو تو اُس کو سلام کرنا حرام ہے اور اس کا جواب[1] دینا بھی جائز نہیں۔

(۷) اگر کوئی شخص چند لوگوں میں کسی کا نام لے کر اس کو سلام کرے[2] مثلاً یوں کہے السلام علیک یا زید تو جس کو سلام کیا ہے اُس کے سوا کوئی اور جواب دیوے تو وہ جواب نہ سمجھا جاوے گا اور جس کو سلام کیا ہے اُس کے ذمہ جواب فرض باقی رہے گا اگر جواب نہ دے گا

[1] ثم ہذا یخص بما اذا قرء السورۃ من اولہا او یشمل ما اذا قرء من اوسطہا آیات وظاہر تعلیمہم کون الاتیان بہا بشبہۃ الخلاف فی کونہا آیۃ من کل سورۃ تفید الاول ۱۲ طحطاوی علی المراقی صفحہ ۱۹۱

[2] رجل اتخذ ضیافۃ للفراتہ او ولیمۃ واتخذ مجلسا لاہل الفساد فدعا رجلا صالحا الی الولیمہ قالوا ان کان ہذا الرجل بحال لو امتنع عن الاجابۃ منعہم عن فسقہم لا یباح لہ الاجابۃ بل یجب علیہ ان لا یجیب لانہ نہی عن المنکر وان کان بحال لو لم یذہب لا یترکون الفسق ویترکون عند حضورہ کان علیہ ان یذہب الخ ۱۲ قاضیخان صفحہ ۳۶۶ ج ۴

[3] ومن ہو فی حال التغوط اشنع ۱۲ در مختار مصری صفحہ ۵۷۷ مع الحاشیہ

[4] رجل کان جالسا فی قوم مسلم علیہ رجل فقال السلام علیک یا فلان فرد علیہ السلام بعض القوم سقط عمن سلم علیہ قیل ان سمی رجلا فقال السلام علیک یا زید مثلا فرد علیہ عمرو لا یسقط رد السلام عن زید وان لم یسم وقال السلام علیک واشار الی رجل فرد غیرہ سقط السلام عن المشار الیہ ۱۲ قاضی خاں جلد ۴ صفحہ ۳۷

تو گناہ گار ہوگا مگر اس طرح سلام کرنا خلاف سنت ہے۔ سنت کا طریق یہ ہے کہ جماعت میں کسی کو خاص نہ کرے اور السلام علیکم کہے (مؤلف) اور اگر کسی ایک ہی شخص کو سلام کرنا ہو جب بھی یہی لفظ استعمال کرے اور اسی طرح جواب میں بھی خواہ جواب جس کو دیا جاتا ہے ایک ہی شخص ہو یا زیادہ ہوں وعلیکم السلام کہنا چاہئیے۔

(۸) سوار کو پیدل چلنے والے پر سلام کرنا چاہئیے اور جو کھڑا ہو وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ بہت سے لوگوں کو سلام کریں اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ اور ان سب صورتوں میں اگر بالعکس کرے مثلاً بہت سے لوگ تھوڑوں کو یا بڑا چھوٹے کو سلام کرے تو یہ بھی جائز ہے مگر بہتر وہی ہے جو پہلے بیان ہوا۔

(۹) غیر محرم مرد کے لئے کسی جوان یا درمیانی عمر کی عورت کو سلام کرنا ممنوع ہے اسی طرح خطوں میں لکھکر بھیجنا یا کسی کے ذریعہ سے کہلا کر بھیجنا اور اسی طرح نامحرم عورتوں کے لئے مردوں کو سلام کرنا بھی ممنوع ہے اس لئے کہ ان صورتوں میں سخت فتنہ کا اندیشہ ہے اور فتنہ کا سبب بھی فتنہ ہوتا ہے ہاں اگر کسی بڈھی عورت کو یا بڈھے مرد کو سلام کیا جائے تو مضائقہ نہیں مگر غیر محارم سے ایسے تعلقات رکھنا ایسی حالت میں بھی بہتر نہیں ہاں جہاں کوئی خصوصیت اس کو مقتضی ہو اور احتمال فتنہ کا نہ ہو تو وہ اور بات ہے۔

(۱۰) جب تک کوئی خاص ضرورت نہ ہو کافروں کو سلام نہ کرے اور اسی طرح فاسقوں کو بھی اور جب کوئی حاجت ضروری ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر اس کے سلام و کلام کرنے سے ان کے ہدایت پر آنے کی امید ہو تو بھی سلام کرلے۔

(۱۱) جو لوگ علمی مذاکرہ کر رہے ہوں یعنی مسائل کی گفتگو کرتے ہوں پڑھتے پڑھاتے ہوں یا ان میں سے ایک علمی گفتگو کر رہا ہو اور باقی سن رہے ہوں تو ان کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اسی طرح تکبیر اور اذان کے وقت بھی (مؤذن یا غیر مؤذن کو) سلام کرنا مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان تینوں صورتوں میں جواب نہ دیوے۔

۱؎ وان سلمت المرأة الاجنبية على رجل ان كانت عجوزة رد السلام عليها لتسمع وان كانت شابة رد عليها في نفسه والرجل اذا سلم على امرأة اجنبية فالجواب فيه يكون على العكس ۱۲ حواله بالا۔

۲؎ هذا اذا لم يكن للمسلم حاجة اليه فان كان فلا باس بالسلام عليه ۱۲ حواله بالا

۳؎ يكره السلام على المصلي والقاري والجالس للقضاء اذا البحث في الفقه وفي البزازية لا يجب الرد على الامام والمؤذن والخطيب عند الثاني وهو الصحيح وقال قبل ذالك وفي معاني البحران كل محل لا يشرع فيه السلام لا يجب رده وفي شرح الشريعة صرح الفقهاء لعدم وجوب الرد في بعض المواضع القاضي اذا سلم عليه الخصمان والاستاذ الفقيه اذا سلم عليه تلميذه او ان الدرس وسلام السائل والمشتغل بقراءة القرآن والدعاء حال اشتغاله والجالسين في المسجد لتسبيح او قراءة او ذكر حال التكبير از شامی ص ۵۷۸ ج ۱ عاجز محمد حیات عفرلہ سنبھلی۔

ضمیمہ ثانیہ بہشتی گوہر مسماۃ بہ تعدیل حقوق الوالدین

از جانب محشی بہشتی گوہر التماس ہے کہ یہ مضمون جو بعنوان ضمیمہ ثانیہ درج کیا جاتا ہے۔ حضرت قبلہ وکعبہ مولانا شاہ اشرف علی صاحب کا تحریر فرمودہ ہے جس میں والدین کے حقوق کی تحقیق و تفصیل کی گئی ہے ہر چند کہ بہشتی زیور حصہ پنجم میں ضمن حقوق والدین کے حقوق کا بھی اجمالی تذکرہ آچکا ہے لیکن چونکہ وہ مشترک تھا عورتوں اور مردوں کے درمیان اور اس موجودہ مضمون کا تعلق زیادہ تر مردوں سے ہے اس لئے بہشتی گوہر میں اس کا ملحق کرنا مناسب معلوم ہوا پس اس کو حصہ پنجم بہشتی زیور کا تتمہ سمجھنا چاہئے اور مضمون مذکور یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یأمرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل الآیۃ۔ اس آیت کے عموم سے دو حکم مفہوم ہوئے ایک یہ کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق واجبہ کا ادا کرنا واجب ہے۔ دوسرے یہ کہ ایک حق کے لئے دوسرے شخص کا حق ضائع کرنا ناجائز ہے ان دونوں حکم کلی کے متعلقات میں سے وہ خاص دو جزئی مواقع بھی ہیں جن کے متعلق اس وقت تحقیق کرنے کا قصد ہے ایک ان میں سے والدین کے حقوق واجبہ کی تعیین ہے دوسرے والدین کے حقوق اور زوجہ یا اولاد کے حقوق میں تعارض و تزاحم کے وقت ان حقوق کی تعدیل ہے اور ضرورت اس تحقیق کی یہ ہوئی کہ واقعات غیر محصورہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح بعض بے قید لوگ والدین

کے حق میں تفریط کرتے ہیں اور اُن کے وجوب اطاعت کی نصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے حقوق کا وبال اپنے سر پر لیتے ہیں اسی طرح بعضے دیندار والدین کے حق میں افراط کرتے ہیں جس سے دوسرے صاحب حق کے حقوق مثلاً زوجہ کے یا اولاد کے تلف ہوتے ہیں اور ان کے وجوب رعایت کی نصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے اتلاف حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں اور بعضے کسی صاحب حق کا حق تو ضائع نہیں کرتے لیکن حقوق غیر واجبہ کو واجب سمجھکر ان کے ادا کا قصد کرتے ہیں اور چونکہ بعض اوقات ان کا تحمل نہیں ہوتا اس لئے تنگ ہوتے ہیں اور اس سے وسوسہ ہونے لگتا ہے کہ بعض احکام شرعیہ میں ناقابل برداشت سختی و تنگی ہے اس طرح سے ان بیچاروں کے دین کو ضرر پہنچتا ہے اور اس حیثیت سے اس کو بھی صاحب حق کے حقوق واجبہ ضائع کرنے میں داخل کر سکتے ہیں اور وہ صاحب حق اس شخص کا نفس ہے کہ اُس کے بھی حقوق واجب ہیں کما قال صلی اللہ علیہ وسلم ان[1] لنفسک علیک حقا اور ان حقوق واجبہ میں سب سے بڑھکر حفاظت اپنے دین کی ہے پس جب والدین کے حق غیر واجب کو واجب سمجھنا مفضی ہوا اس معصیت مذکورہ کی طرف اس لئے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کا امتیاز واجب ہوا۔ اس امتیاز کے بعد پھر اگر عملاً ان حقوق کا التزام کرے گا مگر اعتقاداً واجب نہ سمجھے گا تو وہ معذور تو لازم نہ آوے گا اس تنگی کو اپنے ہاتھوں کی خریدی ہوئی سمجھے گا اور جب تک برداشت کرے گا اس کی عالی ہمتی ہے اور اس تصور میں بھی ایک گونہ خط ہوگا کہ میں باوجود میرے ذمہ نہ ہونے کے اس کا تحمل کرتا ہوں اور جب چاہے گا سبکدوش ہو سکے گا غرض علم احکام میں ہر طرح کی مصلحت ہی مصلحت اور جہل میں ہر طرح کی مضرت ہی مضرت ہے پس اسی تمیز کی غرض سے یہ چند سطور لکھتا ہوں اب اس تمہید کے بعد اول اس کے متعلق ضروری روایات حدیثیہ وفقہیہ جمع کر کے پھر اُن سے جو احکام ماخوذ ہوتے ہیں اُن کی تقریر کردوں گا اور اس کو اگر تعدیل حقوق الوالدین کے لقب سے نامزد کیا جاوے تو نازیبا نہیں واللہ المستعان وعلیہ التکلان فی المشکوٰۃ عن ابن عمرؓ[2] قال کانت تحتی امراۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی تیرے نفس کا تجھپر حق ہے ۱۲

[2] یعنی مشکوٰۃ شریف میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس کو میں محبوب رکھتا تھا اور والد صاحب حضرت عمر اس کو برا جانتے تھے تو انھوں نے مجھے حکم دیا کہ اس کو طلاق دیدے میں نے انکار کیا تو والد صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر یہ بیان کیا تو رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھے یہی حکم دیا کہ اس کو طلاق دے دے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا مرقات میں ہے کہ یہ حکم استحباب تھا یا وجوب کا اگر وہاں کوئی اور وجہ طلاق کی تھی۔ امام غزالی سے احیا میں فرمایا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ والد کا حق مقدم ہے۔ ۱۲

فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا رواہ الترمذی فی المرقاۃ طلقہا امر ندب او وجوب ان کان ہناک باعث آخر وقال الامام الغزالی فی الاحیاء ج ۲ ص ۲۶۔ کشوری فی ہذا الحدیث فہذا یدل علی ان حق الوالد مقدم ولکن والد یکرہہا لا لغرض فاسد مثل عمر۔ فی المشکوٰۃ عن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث وفیہ ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اہلک و مالک الحدیث فی المرقاۃ شرط للمبالغۃ باعتبار الاکمل ایضا اما باعتبار اصل الجواز فلا یلزمہ طلاق زوجۃ امراۃ بفراقہا وان تاذیا بقاءہا ایذاء شدیداً لانہ قد یحصل لہ ضرر بہا فلا یکلفہ لاجلہما اذا من شان تشفقہما انہما لو تحققا ذلک لم یأمراہ بہ فالزامہما لہ بمع ذلک حمق منہما ولا یلتفت الیہ وکذالک اخراج مالہ انتہی مختصرا قلت والقرینۃ علی کونہ للمبالغۃ اقترانہ بقولہ علیہ السلام فی ذلک الحدیث لا تشرک باللہ وان قتلت او حرقت فہذا للمبالغۃ قطعا والا فنفس الجواز تبلغظ کلمۃ الکفر وان لم یفعل بالقضی الکفر ثابت بقولہ تعالے من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ الآیۃ فافہم فی المشکوٰۃ عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعاً للہ فی والدیہ الحدیث وفیہ قال رجل وان ظلماہ قال وان ظلماہ وان ظلماہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان فی المرقاۃ فی والدیہ ای فی حقہما وفیہ ان طاعۃ الوالدین لم تکن طاعۃ مستقلۃ بل ہی طاعۃ اللہ التی بلغت توصیتہا من اللہ تعالی بحسب طاعتہا لطاعۃ الی ان قال ویؤیدہ انہ ورد لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ لخالق وفیہا وان ظلماہ قال الطیبی یراد بالظلم ما یتعلق بامور الدنیویۃ لا الاخرویۃ قلت وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا وان ظلماہ کقولہ علیہ السلام فی ارضاء المصدق ارضوا مصدقیکم وان ظلمتم رواہ ابو داؤد وکقولہ علیہ السلام فیہم وان ظلموا فعلیہم الحدیث رواہ ابو داؤد ومعناہ علی ما فی اللمعات قولہ وان ظلموا ای بحسب زعمہم او علی الفرض والتقدیر مبالغۃ ولو کانوا ظالمین حقیقۃ کیف یأمرہم بارضاہم۔ فی المشکوٰۃ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ ثلثۃ نفر یتماشون واخذہم المطر فمالوا الی غار فی الجبل فانحطت علی فم غارہم

لہ یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے والدین کے بارہ میں خدا تعالے کی اطاعت کرنے والا ہو کر صبح کرے آخر حدیث تک اور اسی حدیث میں رہے کہ ایک شخص بولا کہ اگرچہ والدین اس پر ظلم کریں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں اس کو بیہقی نے روایت کیا ۱۲

صخرۃ فاطبقت علیہم فذکر احدہم من امرہ فقمت عند رؤسہما (ای الوالدین الذین کانا شیخین کبیرین کما فی ہذا الحدیث) اکرہ ان اوقظہما واکرہ ان ابدأ بالصبیۃ قبلہما والصبیۃ تتضاغون عند قدمی الحدیث متفق علیہ فی المرقاۃ تقدیما لاحسان الوالدین علی المولودین لتعارض صغرہم بکبرہما فان الرجل الکبیر یبقی کالطفل الصغیر قلت وہذا التضاغی کما فی قصۃ اضیاف ابی طلحۃ قال فعلیہم لبتئی ولو میہم فی جواب قول امراتہ لما سئلہا ہل عندک شئی قالت لا الا قوت صبیانی ومعاہ کما فی اللمعات قالوا وہذا محمول علی ان الصبیان لم یکونوا محتاجین الی الطعام وانما کان طلبہم علی عادۃ الصبیان من غیر جوع والا وجب تقدیمہم وکیف تیسر کان واجبا قد اثنی اللہ علیہما اھ قلت ایضاً ومما یؤید وجوب الاضطراری الی ہذا التاویل تقدم حق الولد الصغیر علی حق الوالد فی نفسہ کما فی الدر المختار باب النفقہ ولولہ اب وطفل فالطفل احق بہ قیل (بصیغۃ التمریض) لقسیمہا فیہما۔ فی کتاب الآثار للامام محمد رح عن عائشہ قالت افضل ما اکلتم کسبکم وان اولادکم من کسبکم قال محمد لا باس بہ اذا کان محتاجا ان یاکل من مال ابنہ بالمعروف فان کان غنیا فاخذ منہ شیئا فہو دین علیہ وہو قول ابی حنیفہ رح محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال لیس للاب من مال ابنہ ان یحتاج الیہ من طعام او شراب او کسوۃ قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفہ رح فی کنز العمال ج ۸ ص ۲۸۳ عن الحاکم وغیرہ ان اولادکم ہبۃ اللہ تعالے لکم یہب لمن یشاء اناثا ویہب لمن یشاء الذکور فہم واموالہم لکم اذا احتجتم الیہا اھ قلت دل قولہ علیہ السلام فی الحدیث اذا احتجتم علی تقیید الامام محمد قول عائشہ رض ان اولادکم من کسبکم بما اذا کان محتاجا ویلزم التقیید کونہ دینا علیہ اذا اخذ من غیر حاجتہ کما ہو ظاہر قلت وایضاً فسر ابو بکر الصدیق بہذا قولہ علیہ السلام انت ومالک لابیک قال ابو بکر وانما یعنی بذلک النفقۃ رواہ البیہقی کذا فی تاریخ الخلفاء ص ۶۵ وفی الدر المختار لا یفرض (اتصال) علی صبی وبالغ لہ ابوان او احدہما لان اطاعتہما فرض عین الا ان قال لا یحل مضر فیہ خطر الا باذنہما ومالا خطر فیہ یحل بلا اذن ومنہ السفر فی طلب العلم فی رد المحتار انہما فی سعۃ من منعہ اذا کان یدخلہما من ذلک مشقۃ

۱ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جو کچھ تم لوگ کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم نے خود کمایا ہو اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی ہے ۱۲

۲ حاکم سے روایت ہے کہ تمہاری اولاد خدا تعالیٰ کا تمکو یہ ہے کہ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں ہبہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکے ہبہ کرتا ہے تو اولاد اور ان کے مال سب تمہارے ہیں بشرطیکہ تم کو حاجت ہو ۱۲

۳ یعنی رد المحتار میں ہے کہ والدین لڑکے کو طلب علم سے منع کر سکتے ہیں اگر ان کو اس سے سخت مشقت پہنچے اور یہ حکم اس صورت کو بھی شامل ہے کہ جب ماں باپ دونوں یا صرف ایک کافر ہو ۱۲

شدیدۃ وشمل الکافرین ایضا او احدہما اذا کرہ خروجہ مخافۃ ومشقۃ والا بل لکراہتہ قتال اہل مدینتہ فلا یطیعہ مالم یخف علیہ الضیعۃ اذ لو کان معسراً محتاجا الی خدمتہ فرضت علیہ ولو کافرا ولیس من الصواب ترک فرض عین لیتوصل الی فرض کفایۃ قولہ فیہ خطر کالجہاد وسفر البحر قولہ ومالا خطر کالسفر للتجارۃ والحج والعمرۃ یحل بلا اذن الا ان خیف علیہما الضیعۃ سرخسی قولہ ومنہ السفر فی طلب العلم لانہ اولی من التجارۃ اذا کان الطریق آمنا ولم یخف علیہما الضیعۃ سرخسی آہ قلت ومثلہ فی البحر الرائق والفتاوی الہندیۃ وفیہا فی مسئلۃ فلا بد من الاستیذان فیہ اذا کان لہ منہ بد ج ۶ ص ۲۴۲ فی الدر المختار باب النفقۃ وکذا تجب لہا[1] السکنی فی بیت خال عن اہلہ وعن اہلہا الخ وفی رد المحتار بعد ما نقل الاقوال المختلفۃ ما نصہ ففی الشرعیۃ ذات الیسار لا بد من افراد ہا فی دار متوسط الحال یکفیہا بیت واحد من دار واطال الی ان قال واہل بلادنا الشامیۃ لا یسکنون فی بیت من دار مشتملۃ علی اجانب وہذا فی اوساطہم فضلا عن اشرافہم الا ان تکون دار امورو ثۃ بین اخوۃ مثلا فیسکن کل منہم فی جہۃ منہا مع الاشتراک فی مرافقہا ثم قال لا شک ان المعروف یختلف باختلاف الزمان والمکان فعلی المفتی ان ینظر الی حال اہل زمانہ وبلدہ اذ بدون ذلک لا تحصل المعاشرۃ بالمعروف آہ۔ ان روایات سے چند مسائل ظاہر ہوئے اول جو امر شرعاً واجب ہو اور ماں باپ اُس سے منع کریں اس میں ان کی اطاعت جائز بھی نہیں واجب ہونے کا تو کیا احتمال ہے اس قاعدہ میں یہ فروع بھی آ گئے مثلاً اُس شخص کے پاس مالی وسعت اس قدر کم ہے کہ اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو جائز نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور مثلاً بیوی کا حق ہے کہ وہ شوہر سے ماں باپ سے جدا رہنے کا مطالبہ کرے پس اگر وہ اس کی خواہش کرے اور ماں باپ اس کو شامل رکھنا چاہیں تو شوہر کو جائز نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو ان کے شامل رکھے بلکہ واجب ہوگا کہ اُس کو جدا رکھے یا مثلاً حج وعمرہ کو یا طلب علم بقدر الفریضہ کو نہ جانے دیں تو اس میں بھی ان کی اطاعت جائز نہیں۔ مثلاً وہ

[1] یعنی بیوی کے لئے ایسا گھر رہنے کو دینا ضروری ہے جس میں نہ مرد کے رشتہ دار ہوں نہ خود بیوی کے اور شامی نے اقوال مختلفہ نقل کر کے کہا ہے کہ اگر شوہر مالدار ہو تو اس کو بالکل علیحدہ حویلی دینا ضروری ہے اور متوسط درجہ کا ہو تو گھر میں ایک کوٹھری الگ کافی ہے ۱۲۔

کسی ناجائز نوکری کا حکم کریں یا رسوم جہالت اختیار کراویں وعلیٰ ہذا بسوم جو امر شرعاً نہ واجب ہو اور نہ ممنوع ہو بلکہ مباح ہو بلکہ خواہ مستحب ہی ہو اور ماں باپ اس کے کرنے یا نہ کرنے کو کہیں تو اس میں تفصیل ہے دیکھنا چاہیئے کہ اس امر کی اس شخص کو ایسی ضرورت ہے کہ بدون اس کے تکلیف ہوگی مثلاً غریب آدمی ہے پاس پیسہ نہیں بستی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں مگر ماں باپ نہیں جانے دیتے یا یہ کہ اس شخص کو ایسی ضرورت نہیں اگر اس درجہ کی ضرورت ہے تب تو اس میں ماں باپ کی اطاعت ضروری نہیں اور اگر اس درجہ ضرورت نہیں تو پھر دیکھنا چاہیئے کہ اس کام کرنے میں کوئی خطرہ واندیشہ ہلاک یا مرض کا ہے یا نہیں اور یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ اس شخص کے اس کام میں مشغول ہو جانے سے بوجہ کوئی خادم وسامان نہ ہونے کے خود ان کے تکلیف اٹھانے کا احتمال قوی ہے یا نہیں پس اگر اس کام میں خطرہ ہے یا اس کے غائب ہو جانے سے ان کو بوجہ بے سروسامانی تکلیف ہوگی تب تو ان کی مخالفت جائز نہیں۔ مثلاً غیر واجب لڑائی میں جاتا ہے یا سمندر کا سفر کرتا ہے یا پھر کوئی ان کا خبر گیراں نہ رہے گا اور اس کے پاس اتنا مال نہیں جس سے انتظام خادم ونفقہ کافیہ کا کر جاوے اور وہ کام یا سفر بھی ضروری نہیں تو اس حالت میں ان کی اطاعت واجب ہوگی اور اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں یعنی نہ اس کام یا سفر میں اس کو کوئی خطرہ ہے اور نہ ان کی مشقت وتکلیف ظاہری کا کوئی احتمال ہے تو بلا ضرورت بھی وہ کام یا سفر باوجود ان کی ممانعت کے جائز ہے گو مستحب یہی ہے کہ اس وقت بھی اطاعت کرے اور اسی کلیہ سے ان فروع کا بھی حکم معلوم ہوگیا کہ مثلاً وہ کہیں کہ اپنی بی بی کو بلا وجہ معتد بہ طلاق دے دے تو اطاعت واجب نہیں وحدیث ابن عمر یحمل علی الاستحباب[1] او علی ان

---

[1] ۔ یعنی حدیث ابن عمر استحباب پر محمول ہے یا اس پر کہ حضرت عمرؓ کا حکم طلاق کا دینا کسی صحیح سبب کی بناء پر تھا ۱۲ عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی ثم اسرائی ترمینی۔

[1] وقد ورد فی الحدیث الصحیح ابغض المباحات الی اللہ الطلاق اھ فتامل ۱۲ منہ۔

عمر[1] کان عن سبب صحیح اور مثلاً وہ کہیں کہ تمام کمائی اپنی ہم کو دیا کر تو اس میں بھی اطاعت واجب نہیں اور اگر وہ اس پر جبر کریں گے تو گنہگار ہوں گے وحدیث انت ومالک لابیک محمول علی الاحتیاج کیف وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایحل بہ مال امرئ الا لطیب لفس منہ اور اگر وہ حاجت ضروریہ سے بلا اذن زائد لیں گے وہ ان کے ذمے دین ہوگا جس کا مطالبہ دنیا میں بھی ہو سکتا ہے اگر یہاں نہ دیں گے قیامت میں دینا پڑے گا فقہا کی تصریح اس کے لئے کافی ہے وہ احادیث کے معانی کو خوب سمجھتے ہیں خصوص جب کہ حدیث حاکم میں بھی اذا اجتحتم کی قید مصرح ہے واللہ اعلم

کتبہٗ

اشرف علی

۲۷- جمادی الاخری ۱۳۳۴ھ مقام تھانہ بھون

[1] یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا مال حلال نہیں مگر اس کی خوشی اور اجازت سے ۱۲۔

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ

مغربی پاکستان میں

ایچ ایم سعید کمپنی - پاکستان چوک کراچی

مشرقی پاکستان میں

قرآن منزل - بابو بازار ڈھاکہ

۱۳۶۴